

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2019



سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

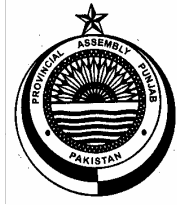
مباحثات 2019

(بدھ 18، جمعرات 19، جمعۃ المبارک 20، سوموار 23- دسمبر 2019)

(یوم الاربعاء 20، یوم النہیس 21، یوم الجمع 22، یوم الاثنین 25- ربیع الثانی 1441ھ)

سترہویں اسمبلی: سترہواں اجلاس

جلد 17 (حصہ اول): شماره جات: 1 تا 4



صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

ستر ہواں اجلاس

بدھ، 18- دسمبر 2019

جلد 17 : شماره 1

صفحہ نمبر	مندرجات	نمبر شمار
1	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	1-
3	ایجنڈا	2-
5	ایوان کے عہدے دار	3-
13	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	4-
14	نعت رسول مقبول ﷺ	5-
15	چیئر مینوں کا پینل	6-

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سوالات (حکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن)	
7-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	15
8-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	41
9-	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	53
	تحریر استحقاق	
10-	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)	57
	پوائنٹ آف آرڈر	
11-	صوبہ میں غیر معیاری ایندھن کی وجہ سے لوگوں کو پریشانی کا سامنا	57
	تحریر التوائے کار	
12-	ٹی وی چینلز پر دکھائے جانے والے ڈرامے اور ڈانس	
62	سے نئی نسل کے بگاڑ کا اندیشہ (--- جاری)	
	سرکاری کارروائی	
	مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)	
13-	مسودہ قانون (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2019	66
14-	کورم کی نشاندہی	72
15-	مسودہ قانون (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2019 (--- جاری)	72
16-	مسودہ قانون پروڈیوشن اینڈ پیرول سروس پنجاب 2019	81
17-	مسودہ قانون (ترمیم) دیہی پنچائیتیں اور نیبر ہڈ کو نسلیں پنجاب 2019	87
	زیر وارنٹس	
18-	(کوئی زیر وارنٹس پیش نہ ہوا)	96

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	جمعات، 19- دسمبر 2019	
	جلد 17 : شمارہ 2	
19-	ایجنڈا	99
20-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	101
21-	نعت رسول مقبول ﷺ	102
	تعزیت	
22-	معزز ممبر جناب منیر مسیح کی وفات پر اظہار افسوس کے لئے	
	ایوان میں ایک منٹ کے لئے خاموشی	103
	سوالات (محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)	
23-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	104
24-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	153
25-	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	173
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
26-	سپیشل کمیٹی نمبر 6 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	182
	توجہ دلاؤ نوٹس	
27-	پتوکی: مرزا شفاق بیگ نامی شخص کا ڈاکوؤں کے ہاتھوں قتل و دیگر تفصیلات	183
28-	ملتان: 16 سالہ لڑکی کا زیادتی کے بعد قتل	184
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
29-	پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی لاہور اور ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ	
	انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس کی مئی 2003	
186-	سے جون 2008 کے عرصہ تک کی سپیشل آڈٹ رپورٹ کا پیش کیا جانا	

صفحہ نمبر	مندرجات
186	30- ایم، اے جوہر ٹاؤن ہاؤسنگ سکیم، ایل ڈی اے، لاہور اور ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای ڈی پارٹمنٹ، حکومت پنجاب کی سپیشل آڈٹ رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا
187	پوائنٹ آف آرڈر
187	31- کرسمس کیچ کی بحالی کا مطالبہ
	تھارک الٹوائے کار
188	32- نکانہ صاحب میں زگ زگ ٹیکنالوجی کے بغیر بھٹے چلنے کا انکشاف
	33- پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کے اعلیٰ افسران
189	کے استغنیٰ کے بعد ایڈز کیسز کی تعداد میں اضافہ
190	34- غیر معیاری گھی اور کوکنگ آئل کی سرعام فروخت (--- جاری)
	35- گوجرانوالہ میں ہوٹلوں پر حرام پرندوں کے گوشت
191	کی خرید و فروخت (--- جاری)
	36- گندے پلاسٹک سے تیار شدہ بوتلوں کے استعمال
192	سے خطرناک بیماریوں کا پھیلنا (--- جاری)
	37- الانکھوں سے تیار کردہ خوردنی تیل کی فروخت پر
193	پابندی کا مطالبہ (--- جاری)
	38- قصور کے علاقے مصطفیٰ آباد میں مضر صحت گوشت
198	کی سرعام فروخت (--- جاری)
199	39- پبلک پراسیکیوٹرز کو ریگولر کرنے کا مطالبہ (--- جاری)
200	40- قواعد کی معطلی کی تحریک

صفحہ نمبر	نمبر شمار مندرجات
	قرارداد
201	41- بھارت کی جانب سے مسلمانوں اور کشمیریوں کے خلاف حالیہ اقدامات کی پُر زور مذمت زیر و آرنوٹس
202	42- پنجاب میں لمبرداری سسٹم ختم نہ کرنے کا مطالبہ
	جمعۃ المبارک، 20- دسمبر 2019 جلد 17 : شمارہ 3
211	43- ایجنڈا
213	44- تلاوت قرآن پاک و ترجمہ
214	45- نعت رسول مقبول ﷺ
	سوالات (حکمہ اوقاف و مذہبی امور)
215	46- نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات
253	47- نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)
264	48- غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)
278	49- حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس اور پراجیکٹ کی سپیشل آڈٹ رپورٹیں برائے سال 17-2016 کا ایوان میں پیش کیا جانا
278	50- کورم کی نشاندہی

صفحہ نمبر	مندرجات
	سوموار، 23- دسمبر 2019
	جلد 17 : شماره 4
283	51- ایجنڈا
285	52- تلاوت قرآن پاک و ترجمہ
286	53- نعت رسول مقبول ﷺ
	سوالات (حکمہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر)
287	54- نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات
326	55- نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)
357	56- غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات
	سرکاری کارروائی
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)
371	57- مسودہ قانون یونیورسٹی آف نار تھ پنجاب، چکوال 2019
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)
	58- حکومت پنجاب کے مختلف اضلاع اور پراجیکٹ کی آڈٹ رپورٹس
372	برائے سال 17-2016 اور 18-2017 کا ایوان میں پیش کیا جانا
	توجہ دلاؤ نوٹس
373	59- لاہور: پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں مریضوں کی ہلاکتیں
374	60- خوشاب: آدمی کوٹ کی رہائشی صدف شاہین کا قتل

صفحہ نمبر	نمبر شمار	مندرجات
		تحریر ایک التوائے کار
377	61-	نارو وال یونیورسٹی کے کنٹریکٹ اساتذہ کو فارغ کرنے سے طلباء کو تشویش کا سامنا (--- جاری)
377	62-	لاہور کالج یونیورسٹی برائے خواتین میں وائس چانسلر کی خلاف پالیسی تعیناتی (--- جاری)
378	63-	صوبہ میں اقساط پر اشیاء کے کاروبار کے لئے واضح پالیسی تشکیل دینے کا مطالبہ (--- جاری)
378	64-	کوٹ لکھپت قبرستان میں تین نومولود بچوں کی تدفین شدہ میتیں برآمد ہونے کا انکشاف (--- جاری)
379		پوائنٹ آف آرڈر
379	65-	پنجاب اسمبلی کی پروسیڈنگز الیکٹرانک میڈیا پر دکھانے کا مطالبہ
381		تحریر ایک التوائے کار (--- جاری)
381	66-	چیف آفیسر ضلع کونسل راجن پور کا سرکاری خزانے سے رقم خورد برد کرنا (--- جاری)
381	67-	سبزہ زار ڈی بلاک لاہور میں مویشیوں کی وجہ سے مکینوں کو پریشانی کا سامنا (--- جاری)
382	68-	قیدی محمد اقبال اور محمد انور کی عمر کم ہونے کی وجہ سے سزائے موت ختم کرنے کا مطالبہ (--- جاری)
382	69-	ٹیچنگ ہسپتال شاہدرہ میں کتے کے کاٹنے کی ویکسین نہ ہونے کی وجہ سے بچے کی ہلاکت

صفحہ نمبر	مندرجات
384	70- زائد المیعا دا نمجشن لگانے سے بچے کی ہلاکت
	71- پاکپتن میں محکمہ کے عملہ کی ملی بھگت سے
385	ریت مافیا کا ریت مقررہ ریٹ سے زیادہ میں فروخت کرنا
	72- سادگی کی اہمیت اور مقروض قوموں کے مسائل اُجاگر
386	کرنے کے موضوع پر بحث کے انعقاد کا مطالبہ
389	73- ٹاؤن کمیٹی ماموں کا نمجن میں ناقص صفائی کا انتظام
	پوائنٹ آف آرڈر
391	74- میانوالی کے طلباء کے لئے میڈیکل کی چار سیٹیں بحال کرنے کا مطالبہ
	زیر و آرنوٹس
	75- سرگودھا یونیورسٹی میں زیر تعلیم طلباء کو بھیرہ
392	اور ملحقہ علاقوں سے آنے جانے میں شدید مشکلات (--- جاری)
	76- جام پور کے علاقے گوپانگ کالونی میں سیوریج سسٹم
393	کی عدم موجودگی (--- جاری)
	77- انڈکس

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(54)/2019/2176. Dated: 16th December, 2019. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Mohammad Sarwar**, Governor of the Punjab, hereby summon Provincial Assembly of the Punjab to meet on **Wednesday, 18th December, 2019 at 03.00 pm** in the Provincial Assembly Chambers, Lahore.

**Dated: Lahore, the
14th December, 2019**

**MOHAMMAD SARWAR
GOVERNOR OF THE
PUNJAB"**

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 18- دسمبر 2019

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

مسودات قانون پر غور و خوض اور ان کی منظوری

1- مسودہ قانون (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2019 (مسودہ قانون نمبر 34 بابت 2019)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2019، جیسا کہ سینیٹنگ کمیٹی برائے مقامی حکومت و سماجی ترقی نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2019 منظور کیا جائے۔

2- مسودہ قانون پروٹیشن اینڈ پیرول سروس پنجاب 2019 (مسودہ قانون نمبر 32 بابت 2019)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون پروٹیشن اینڈ پیرول سروس پنجاب 2019، جیسا کہ سینیٹنگ کمیٹی برائے داخلہ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون پروٹیشن اینڈ پیرول سروس پنجاب 2019 منظور کیا جائے۔

4

3- مسودہ قانون (ترمیم) دیہی پنچائیتیں اور نیبرہڈ کونسلیں پنجاب 2019 (مسودہ قانون نمبر 35 بابت 2019)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) دیہی پنچائیتیں اور نیبرہڈ کونسلیں پنجاب 2019، جیسا کہ سٹیڈنگ کمیٹی برائے مقامی حکومت و سماجی ترقی نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) دیہی پنچائیتیں اور نیبرہڈ کونسلیں پنجاب 2019 منظور کیا جائے۔

صوبائی اسمبلی پنجاب

ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	جناب پرویز الہی
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار دوست محمد مزاری
وزیر اعلیٰ	:	جناب عثمان احمد خان بزدار
قائد حزب اختلاف	:	جناب محمد حمزہ شہباز شریف

چیرمینوں کا پینل

- 1- میاں شفیع محمد، ایم پی اے پی پی-258
- 2- جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے پی پی-29
- 3- سردار محمد اولیس دریٹک، ایم پی اے پی پی-296
- 4- جناب کاشف محمود، ایم پی اے پی پی-241

کابینہ

- 1- ملک محمد انور : وزیر مال
- 2- جناب محمد بشارت راجا : وزیر قانون و پارلیمانی امور، سماجی بہبود و بیت المال
- 3- راجہ راشد حفیظ : وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم
- 4- جناب فیاض الحسن چوہان : وزیر کالونیز / اطلاعات

6

- 5- جناب یاسر ہمایوں : وزیر ہائر ایجوکیشن
پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ*
- 6- جناب عمار یاسر : وزیر کاشت و معدنیات
- 7- جناب محمد اخلاق : وزیر خصوصی تعلیم
- 8- جناب محمد رضوان : وزیر تحفظ ماحول
- 9- سید سعید الحسن : وزیر اوقاف و مذہبی امور
- 10- جناب عنصر مجید خان نیازی : وزیر محنت و انسانی وسائل
- 11- جناب محمد اجمل : وزیر چیف منسٹر اسپینٹ ٹیم
- 12- چودھری ظہیر الدین : وزیر پبلک پراسیکیوشن
- 13- جناب ممتاز احمد : وزیر آبکاری، محصولات و نار کوئکس کنٹرول
- 14- محترمہ آشفہ ریاض : وزیر ترقی خواتین
- 15- جناب محمد تیمور خان : وزیر امور نوجوانان، کھیلین، آثار قدیمہ و سیاحت
- 16- مہر محمد اسلم : وزیر امداد باہمی
- 17- میاں خالد محمود : وزیر ڈیزاسٹر منیجمنٹ
- 18- میاں محمد اسلم اقبال : وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری
- 19- جناب مراد اس : وزیر سکولز ایجوکیشن
- 20- میاں محمود الرشید : وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
- 21- ملک اسد علی :

7

- 22- جناب محمد ہاشم ڈوگر : وزیر بہبود آبادی
- 23- سردار محمد آصف نکئی : وزیر مواصلات و تعمیرات
- 24- سید مصصام علی شاہ بخاری : وزیر اشتغال املاک
- 25- ملک نعمان احمد لنگڑیال : وزیر زراعت
- 26- سید حسین جہانیاں گردیزی : وزیر مینجمنٹ و پرو فیشنل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ
- 27- جناب محمد اختر : وزیر توانائی
- 28- جناب زوار حسین وڑائچ : وزیر جیل خانہ جات
- 29- جناب محمد جہانزیب خان کھچی : وزیر ٹرانسپورٹ
- 30- جناب شوکت علی لالیکا : وزیر زکوٰۃ و عشر
- 31- جناب سمیع اللہ چودھری : وزیر خوراک
- 32- مخدوم ہاشم جواں بخت : وزیر خزانہ
- 33- جناب محمد محسن لغاری : وزیر آبپاشی
- 34- سردار حسنین بہادر : وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ
- 35- محترمہ یاسمین راشد : وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر /
سیٹلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
- 36- جناب اعجاز مسیح : وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور

9

4۔ پارلیمانی سیکرٹریز

- 1۔ راجہ صفیر احمد : جیل خانہ جات
- 2۔ چودھری محمد عدنان : مال
- 3۔ جناب اعجاز خان : چیف منسٹر اسپکشن ٹیم
- 4۔ ملک تیمور مسعود : ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
- 5۔ راجہ یاور کمال خان : سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن
- 6۔ جناب سلیم سرور جوڑا : سماجی بہبود
- 7۔ میاں محمد اختر حیات : داخلہ
- 8۔ چودھری لیاقت علی : صنعت، تجارت و سرمایہ کاری
- 9۔ جناب ساجد احمد خان : سکولز ایجوکیشن
- 10۔ جناب محمد مامون تارڑ : سیاحت
- 11۔ چودھری فیصل فاروق چیمہ : آبکاری، محصولات و نارکوٹکس کنٹرول
- 12۔ جناب فتح خالق : سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
- 13۔ جناب احمد خان : لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ
- 14۔ جناب تیمور علی لالی : اوقاف و مذہبی امور
- 15۔ جناب عادل پرویز : تحفظ ماحول
- 16۔ جناب شکیل شاہد : محنت
- 17۔ جناب غضنفر عباس شاہ : کالونیز
- 18۔ جناب شہباز احمد : لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ

10

- 19- جناب عمر آفتاب : منصوبہ بندی و ترقیات
- 20- جناب نذیر احمد چوہان :
- 21- جناب محمد امین ذوالقرنین : امداد باہمی
- 22- جناب احمد شاہ کھگہ : توانائی
- 23- سید عباس علی شاہ : قانون و پارلیمانی امور
- 24- جناب محمد ندیم قریشی : اطلاعات و ثقافت
- 25- میاں طارق عبداللہ : ٹرانسپورٹ
- 26- جناب نذیر احمد خان : خصوصی تعلیم
- 27- رائے ظہور احمد : خوراک
- 28- سید افتخار حسن : مینجمنٹ و پروموشنل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ
- 29- جناب محمد عامر نواز خان : کالکٹی و معدنیات
- 30- جناب محمد شفیق : زکوٰۃ و عشر
- 31- جناب محمد سبطین رضا : ہائر ایجوکیشن
- 32- جناب محمد رضا حسین بخاری : جنگلات، جنگلی حیات و مانی پروری
- 33- جناب محمد عون حمید : خواندگی
- 34- جناب محمد اشرف خان رند : آبپاشی
- 35- جناب شہاب الدین خان : مواصلات و تعمیرات
- 36- جناب محمد طاہر : زراعت
- 37- سردار محمد محی الدین خان کھوسہ : خزانہ
- 38- جناب مہندر پال سنگھ : انسانی حقوق

11

ایڈووکیٹ جنرل

سردار احمد جمال سکھیرا

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی : جناب محمد خان بھٹی

ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ) : جناب عنایت اللہ لک

13

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا سترہواں اجلاس

بدھ، 18- دسمبر 2019

(یوم الاربعاء، 20- ربیع الثانی 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4 بج کر 5 منٹ پر زیر صدارت

جناب سپیکر جناب پرویز الہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لِذَا التَّمَاءِ أَنْفَعَتْ ۖ وَإِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَفَتْ ۖ وَإِذَا الْبُحَارُ
مُجِرَتْ ۖ وَإِذَا الْقُبُورُ بُعِثَتْ ۖ عَلِمْتَ لَوْ أَنَّ مَا قَدَّ مَتَّ وَخَرَجَتْ
يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ مَا عَزَّكَ يَرْثِكَ الْكَرِيمُ ۖ الَّذِي خَلَقَكَ
فَسَوِّدَكَ فَقَدَّكَ ۖ فِي آخِي صُورَةٍ مَّا شَاءَ رَكَّبَكَ ۖ كَلَّا
بَلْ تَكَذِّبُونَ يَا لَيْدِيْنَ ۖ وَلَنْ عَلَيْكُمْ لِحِظَتَيْنِ ۖ كِرَامًا
كَانِيْنَيْنِ ۖ يَعْلَمُونَ مَا تَعْمَلُونَ ۖ إِنَّ الْآيَاتِ لَكُنَّ عَاجِلًا
وَأَنَّ الْعَجَالَ لَكُنَّ نَجِيْنًا ۖ يَصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّينِ ۖ وَمَا هُمْ
عَنْهَا بِغَائِبِينَ ۖ وَمَا أَكْذَرُكَ مَا يَوْمَ الدِّينِ ۖ لَعَنَ مَا أَكْذَرُكَ
مَا يَوْمَ الدِّينِ ۖ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ سَعِيْدًا
وَالْآخِرُ يَوْمَئِذٍ يَلْلَوُ

سورة الانفطار 1 تا 19

جب آسمان پھٹ جائے گا (1) اور جب تارے جھڑ پڑیں گے (2) اور جب دریا بہہ (کر ایک دوسرے سے مل جائیں گے) (3) اور جب قبریں اکھڑ دی جائیں گی (4) تب ہر شخص معلوم کر لے گا کہ اس نے آگے کیا بھیجا تھا اور پیچھے کیا چھوڑا تھا (5) اے انسان تجھ کو اپنے پروردگار کرم کستر کے باب میں کس چیز نے دھوکا دیا؟ (6) (وہی تو ہے) جس نے تجھے بنایا اور (تیرے اصناف کو) ٹھیک کیا اور (تیرے قامت کو) معتدل رکھا (7) اور جس صورت میں چاہا تجھے جوڑ دیا (8) مگر بیہوش تم لوگ جزا کو بھلا تے ہو (9) حالانکہ تم پر نگہبان مقرر ہیں (10) عالی قدر (جہادی باتوں کے) لکھنے والے (11) جو تم کرتے ہو وہ اسے جانتے ہیں (12) بے شک نیکو کار نعمتوں (کی بھشت) میں ہوں گے۔ (13) اور بدکردار دوزخ میں (14) (یعنی) جزا کے دن اس میں داخل ہوں گے (15) اور اس سے چھپ نہیں سکیں گے (16) اور جنہیں کیا معلوم کہ جزا کا دن کیا ہے؟ (17) پھر جنہیں کیا معلوم کہ جزا کا دن کیا ہے (18) جس روز کوئی کسی کا بھلا نہ کر سکے گا اور حکم اس روز صرف اللہ ہی کا ہوگا (19)
وَالْعَالِيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

فُرقت کی نہیں ہے یا احمد اب تاب تیرے پیاروں میں
 دیدار کا جلدی جام پلا ہے شور تیرے میخاروں میں
 ہو ہاتھ میں میرے کاسہ دل طیبہ کی سہانی ہو منزل
 میں بن کے بھکاری پھر تا پھروں طیبہ کے بڑے بازاروں میں
 ٹھکرائے کوئی دھنکارے کوئی دیوانہ سمجھ کر مارے کوئی
 سرکار دو عالم لیجئے خبر ہوں آپ کے خدمت گاروں میں
 تعریف نبیؐ کی کوئی بشر کیا لکھے ریاض خستہ جگر
 وہ سب نبیوں میں ایسے ہیں جیسے چاند چمکتا تاروں میں

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں سیکرٹری پنجاب اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے اس اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے:-

- (1) میاں شفیع محمد، ایم پی اے پی پی-258
 - (2) جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے پی پی-29
 - (3) سردار محمد اویس دریغ، ایم پی اے پی پی-296
 - (4) جناب کاشف محمود، ایم پی اے پی پی-241
- شکریہ

سوالات

(محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن سے متعلق سوالات کئے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 153 محترمہ مسرت جمشید کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ جناب محمد بشارت راجا! ویسے سوال کے جواب میں جو ٹوٹل خرچہ دیا ہوا ہے یہ مہینے کا ہے یا سال کا ہے؟ محترمہ مسرت جمشید کے سوال کے جواب میں دیا ہوا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ ٹوٹل خرچہ 2013 سے لے کر 2018 تک کا ہے۔ میں اس میں تھوڑا سا عرض کرنا چاہوں گا کہ یہ بھی خرچ ہوئے اور اس کے علاوہ آپ کو یاد ہو گا کہ اس معزز ایوان میں کوئی پنجاب ہاؤس کے

بقایا جات کی بھی بات ہوئی تھی تو وزیر اعلیٰ نے اس وقت بریفنگ لی تھی تو یہ بھی سارا اس میں assess کر رہے ہیں اور بقایا جات کی وصولی کے لئے بھی کام کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: اس میں جو ٹوٹل خرچہ دیا ہوا ہے یہ ایک سال کا ہے یا سارے سالوں کا ہے؟
وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ 2013 سے لے کر 2018 تک کا ہے۔

جناب سپیکر: اس کا ٹوٹل خرچہ کیا آ رہا ہے؟
وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں جواب پڑھ دوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ جواب پڑھ دیں۔
ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! آپ نے یہ سوال dispose of کر دیا ہے۔۔۔
جناب سپیکر: جی، آپ تھوڑا سن لیں۔ یہ آپ کی انفارمیشن میں اضافہ کرے گا۔
وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر!
(الف) وزیر اعلیٰ ہاؤس کے احکامات کی روشنی میں مندرجہ ذیل رہائشگاہوں کو جون 2013 تا مئی 2018 تک، وزیر اعلیٰ کیمپ آفس بنانے کا نوٹیفیکیشن جاری کیا گیا۔ تفصیل ذیل میں ہے:

(i) ہاؤس نمبر H-96، ماڈل ٹاؤن لاہور

22.04.2010 سے 08.06.2018 تک وزیر اعلیٰ کا کیمپ آفس رہا۔

(ii) ہاؤس نمبر H-180، ماڈل ٹاؤن لاہور

25.06.2011 سے 30.08.2017 تک وزیر اعلیٰ کا کیمپ آفس رہا۔

(iii) جاتی امرا، رانیوٹ لاہور 14.11.2017 سے 15.11.2017 تک وزیر اعلیٰ کا

کیمپ آفس رہا۔

(iv) ہاؤس نمبر 7/8 بلاک A، گلی نمبر 31، فیز V، ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی، لاہور

20.04.2018 سے 08.06.2018 تک وزیر اعلیٰ کا کیمپ آفس رہا۔

(ب) ہر غیر سرکاری عمارت جسے وزیر اعلیٰ کیمپ آفس یا وزیر اعلیٰ ہاؤس بنایا گیا تھا اس کی سکیورٹی و دیگر معاملات پر اٹھنے والے اخراجات کی سال وار کے حساب سے مکمل تفصیل دی گئی ہے۔ جون 2013 سے مئی 2018 تک جو اخراجات ہوئے ان کی مالیت -/148,466,157 روپے ہے۔ پولیس ڈیپارٹمنٹ کا اس پر تقریباً 45½ کروڑ روپیہ خرچ ہوا اور جون 2013 سے مئی 2018 تک بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کا 60 کروڑ روپے کے قریب خرچ ہوا۔ اگر یہ تینوں اخراجات کو ملایا جائے تو یہ 1½ سے 2 ارب روپیہ بنتا ہے جو خرچ کیا گیا۔

جناب سپیکر: یہ کتنے سالوں کا بنتا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں نے year wise بتایا ہے اور یہ تین سالوں کا ہے۔

جناب سپیکر: یہ تین سالوں کا خرچہ تقریباً گوئی 2 ارب روپے کے قریب ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جی، یہ ساری تفصیل دی گئی ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اصولی طور پر ایک گھر کو کیمپ آفس declare کیا جاسکتا ہے بیک وقت ایک سے زیادہ گھر declare نہیں کئے جاسکتے تو اس کو دیکھتے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ اس پر کام کریں گے۔

وزیر اطلاعات و ثقافت / کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! میرا اس پر ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، اس پر ضمنی سوال نہیں ہو سکتا ہے۔

وزیر اطلاعات و ثقافت / کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! ویسے سوال کر لیتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: ویسے بھی نہیں ہو سکتا ہے۔

وزیر اطلاعات و ثقافت / کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: پوائنٹ آف آرڈر بھی نہیں ہو سکتا۔ یہ ریکارڈ میں آگیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں نے گزارش کی ہے کہ اس پر کام کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ جناب محمد بشارت راجا نے کہا ہے کہ اس پر میں نے ہاؤس کو مزید جواب دینا ہے اس لئے اس سوال کو pending کر دیتے ہیں۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! آپ نے پہلے اس سوال کو dispose of کر دیا تھا۔

جناب سپیکر: جی، ہاں، dispose of کے بعد مجھے یہ خیال آیا ہے اور آپ میری بات سنیں ویسے بھی یہ ریکارڈ کا حصہ بن گیا ہے اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے آپ کو اس کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! جناب محمد بشارت راجا نے اس کی تفصیل بتادی ہے۔ آپ نے خود کہا ہے کہ اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے یہ سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال محترمہ فردوس رعنا کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ فردوس رعنا: جناب سپیکر! سوال نمبر 1080 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں وفاقی اور صوبائی سروسز

کے حامل افسران کی تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

*1080: محترمہ فردوس رعنا: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اس وقت صوبہ بھر میں وفاقی سروسز اور صوبائی سروسز کے افسران کو ٹا کے مطابق کتنے تعینات ہیں؟

- (ب) کن وجوہ کی بناء پر صوبائی سروسز کے لئے مختص کردہ اسامیوں پر طے شدہ کوٹے کے برعکس وفاقی سروسز کے کیڈرز کے افسران تعینات چلے آ رہے ہیں؟
- (ج) کیا حکومت طے شدہ کوٹے کے مطابق صوبائی سروسز کے لئے وضع کردہ عہدہ جات پر اس کے کوٹے کے مطابق افسران کو تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا):

- (الف) صوبہ پنجاب میں PAS اور PMS کے افسران کی تعیناتی Inter Provincial Coordination Committee (IPCC) فارمولا کے تحت کی جاتی ہے جو کہ وفاقی اور چاروں صوبائی حکومتوں نے متفقہ طور پر 1993 میں منظور کیا تھا۔ PAS اور PMS افسران کی تعیناتی کی تفصیل طے شدہ فارمولے کے تحت درج ذیل ہے:

سروس	PAS	(PMS)ex- PCS/ ex-PSS
بنیادی پے سکیل 17	25 فیصد	75 فیصد
بنیادی پے سکیل 18	40 فیصد	60 فیصد
بنیادی پے سکیل 19	50 فیصد	50 فیصد
بنیادی پے سکیل 20	40 فیصد	60 فیصد
بنیادی پے سکیل 21	65 فیصد	35 فیصد

- (ب) اس وقت صوبہ میں PMS افسران کی کل پوسٹیں 868 ہیں تاہم 2001 میں اسسٹنٹ کمشنرز کی 288 پوسٹوں کا 25 فیصد یعنی پوسٹیں وفاقی سروسز کے افسران (PAS/BS-17) کے لئے مخصوص کی گئی ہیں اور صوبہ میں ان افسران کی تعداد کبھی بھی 72 پوسٹوں سے تجاوز نہ کی ہے۔ اس وقت بھی 72 پوسٹوں کے محاذ PAS کے 56 افسران تعینات ہیں ان کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

- (ج) حکومت پہلے ہی طے شدہ IPCC فارمولا کے تحت صوبہ میں PAS اور PMS افسران کو تعینات کرتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فردوس رعنا: جناب سپیکر! یہ جو تمام قواعد ہیں جن کے میں نے جواب مانگے تھے وہ میری ٹیبل پر دے دیئے گئے ہیں تو میں ان جوابات سے مطمئن ہوں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 1096 محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1097 بھی محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1247 جناب علی عباس خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کا ہے۔

MS ANEEZA FATIMA: Mr Speaker! On her behalf.

جناب سپیکر: جی، محترمہ! سوال نمبر پڑھ دیں۔

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 1369 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: وحدت کالونی میں الاٹیوں کی گھروں کے باہر تجاوزات سے متعلقہ تفصیلات

*1369: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وحدت کالونی میں الاٹیوں کی جانب سے اپنے کوارٹر کی حدود سے باہر قبضہ کی گئی جگہوں کو واگزار کروانے کی ذمہ داری ایس اینڈ جی اے ڈی کے انٹی انکروچمنٹ سیل کی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جی او آر اور دوسرے بلاکوں میں سکیورٹی کے لئے جو گلیاں بند کی گئی تھیں ان پر چند الاٹیوں نے محکمہ مواصلات و تعمیرات کے اہلکاروں کے ساتھ ملی بھگت کر کے سرکاری فنڈ سے گیراج، باتھ روم اور شیڈ بنوا کر قبضہ کر لیا ہے جس سے دوسرے ملحقہ الاٹیز نہایت پریشان ہیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہیں تو کیا محکمہ کا انٹی انکروچمنٹ سیل ان کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتا ہے اگر ہاں تو کب تک نیز انٹی انکروچمنٹ سیل کی جانب سے پچھلے پانچ سالوں میں جو کارروائی اس بابت کی گئی اس کی تفصیل فراہم کریں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) الاٹمنٹ پالیسی کے Para-8 کے مطابق تمام جملہ سرکاری رہائش گاہوں کے SDOs نگہبان ہیں اور کسی بھی قسم کی انکروچمنٹ کو واگزار کروانے کے پابند ہیں تاہم انفورسمنٹ اینڈ ویجیلنس سیل ان کی مدد کے لئے ہمہ وقت تیار ہوتا ہے۔ تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ سی اینڈ ڈبلیو کے متعلقہ ایس ڈی او صاحبان جو کے الاٹمنٹ پالیسی کے Para-8 کے مطابق سرکاری رہائش گاہوں کے نگہبان ہیں اس لئے تمام انکروچمنٹ کے ذمہ دار ہیں۔ تاہم حکومت اس ضمن میں کچھ اقدامات کر رہی ہے تاکہ ایسے تمام عناصر کو اس کام سے روکا جاسکے۔ اس کے تحت ایڈیشنل چیف سیکرٹری نے ایک میٹنگ کی اور کمشنر لاہور کی سربراہی میں ایک سب کمیٹی تشکیل دی جو کہ ایسے تمام عناصر کی نشاندہی کرنے کے بعد اگلا لمحہ عمل کیا ہونا چاہئے کے بارے میں مطلع کرے گی۔

(ج) E&V Cell ایسی تمام انکروچمنٹ کے خلاف کارروائی کرتا ہے جن کی نشاندہی متعلقہ ایس ڈی او (بلڈنگ) کرتا ہے۔ مزید اقدامات کمشنر کی سب کمیٹی کی سفارشات کے مطابق جلد عمل میں لائے جائیں گے اور E&V Cell ان کی معاونت کرے گا۔ نیز پچھلے پانچ سال میں کی گئی کارروائی کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (الف) کا جواب انہوں نے جواب دیا ہے کہ تمام جملہ سرکاری رہائش گاہوں کے SDOs نگہبان ہیں لیکن ایس ڈی او نے ہی تو خود سارے قبضے کر وائے ہیں اور رولز کے مطابق سب الاٹیوں کے رولز یکساں ہوتے ہیں اور یہ جو ایس اینڈ جی اے ڈی

کانٹی انکروچمنٹ سیل ہے وہ independent ہوتا ہے اس میں سیل کو ایس ڈی او کی طرف سے انفارمیشن کی ضرورت نہیں ہوتی تو اس کے اوپر انہوں نے کوئی کارروائی نہ کی ہے لہذا اس سوال کو pending کیا جائے۔

جناب سپیکر: سوال اس طرح pending تو نہیں ہو سکتا۔ جناب محمد بشارت راجا! آپ بتادیں اس کا کیا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اس میں بنیادی طور پر محترمہ کا سوال یہ تھا کہ جو سرکاری کوارٹرز الاٹ کئے جاتے ہیں ان کے بعد وہاں لوگ انکروچمنٹ کر لیتے ہیں تو اس کے متعلق محکمہ نے یہ جواب دیا تھا کہ انکروچمنٹ کو دیکھنا اس علاقے کے متعلق ایس ڈی او کا کام ہے وہی ان کی دیکھ بھال کا کام کرتا ہے انکروچمنٹ کو remove کروانا اس کا کام ہے لیکن اس کے باوجود ہم نے کمشنر صاحب کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنائی ہے جو کمیٹی assessment کر رہی ہے کہ کہاں کہاں انکروچمنٹ ہوئی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اس کو remove کروانے کے لئے ہم اقدامات کر رہے ہیں۔

محترمہ عنیدہ فاطمہ: جناب سپیکر! وہی تو وہاں ساری گڑبڑ کر رہا ہے یہی ہمارا سوال بھی تھا۔ جناب سپیکر: جی، محترمہ! وزیر قانون نے کہا ہے کہ جو کمیٹی بنائی گئی ہے اس کو کہہ دیا گیا ہے کہ یہ ساری چیزیں ٹھیک کرے۔ اگلا سوال نمبر 1720 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1771 جناب محمد ایوب خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ ویسے معزز ممبران کو سوال دے کر آنا چاہئے سوال دے کر نہ آنا غلط بات ہے۔ اگلا سوال چودھری اختر علی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! سوال نمبر 1856 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: انٹی کرپشن کے تھانہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*1856: چودھری اختر علی: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ انٹی کرپشن لاہور کے کتنے تھانہ جات کس کس جگہ کام کر رہے ہیں ان تھانہ جات میں تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ب) ان تھانہ جات کے کتنے ملازمین کے خلاف محکمہ انکوائریاں ہو رہی ہیں۔ ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) محکمہ انٹی کرپشن لاہور کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے لاہور ریجن A اور لاہور ریجن B۔ لاہور ریجن A میں دو تھانہ جات ہیں جبکہ لاہور ریجن B میں تین تھانہ جات ہیں جو کہ ضلع قصور، ننگانہ صاحب اور شیخوپورہ میں واقع ہیں ان تھانہ جات میں 26 ملازمین کام کر رہے ہیں جن کے عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، عرصہ تعیناتی اور جگہ کی تفصیل پرچم (الف، ب، ت اور ٹ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان تھانہ جات میں صرف ایک ملازم فیاض حسین کا نیشنل گریڈ 7 جو کہ تھانہ انٹی کرپشن ضلع لاہور 2-C کینال برگ سوسائٹی لاہور میں تعینات ہے اس کے خلاف پنجاب پولیس (ای اینڈ ڈی) رولز 1975 کے تحت انکوائری ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا سوال جز (الف) سے ہے جو لاہور کے تھانوں کے متعلق ہے جس کا محکمہ نے جواب دیا ہے اُس میں انہوں نے کہا ہے کہ ہم نے لاہور ریجن کو A اور B میں تقسیم کیا ہے اور ریجن B میں تھانہ جات ضلع قصور، ننگانہ صاحب اور شیخوپورہ میں ہیں اور میرے سوال کے جواب میں ہی انہوں نے یہ کہا ہے کہ اس میں ٹوٹل 26 ملازمین مختلف گریڈ کے ہیں تو میرا سوال یہ ہے کہ آیا یہ جو تھانہ جات کی تعداد ہے ان میں جو 26 مختلف گریڈ کے ملازمین ہیں یہ ان تھانہ جات اور انٹی کرپشن کے حوالے سے جو معاملات ہیں اُن کے لئے کافی ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میرے خیال میں آج تک جو محکمہ supervising officer ہوتا ہے مثال کے طور پر جو ہمارے ڈی جی انٹی کرپشن ہیں اگر ان کو متعلقہ تھانہ کی طرف سے کوئی ریکورڈیشن آتی ہے کہ یہاں سٹاف کی کمی ہے تو وہ اس کو پورا کرتے رہتے ہیں ابھی تک ہمارے پاس اس قسم کی کوئی ریکورڈیشن نہیں آئی اگر کہیں سے ریکورڈیشن آئے گی تو انشاء اللہ اس کی کوپورا کیا جائے گا۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! اسی سلسلہ میں ان تھانہ جات کے حوالہ سے ہی یہ گزارش ہے کہ ان تھانوں میں آیا پنجاب یا ان تھانوں کے جو محل وقوع ہیں اس میں کسی 19 گریڈ یا 19 گریڈ کے اوپر کے کسی آفیسر پر بھی کوئی مقدمہ آج تک درج ہوا ہے؟

جناب سپیکر: یہ تو fresh question بنتا ہے کیونکہ یہ جو آپ پوچھ رہے ہیں یہ ایک نیا سوال ہے یہ ضمنی سوال نہیں بنتا۔ آپ دوبارہ سوال کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! سوال میں انہوں نے تھانہ، تھانے کے سٹاف اور محل وقوع کا پوچھا تھا اگر مقدمات کا پوچھتے تو میں ضرور جواب دیتا۔

جناب سپیکر: جی، آپ نے اگر کوئی اور ضمنی سوال پوچھنا ہے تو پوچھ لیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ انہوں نے سوال کے جز (ب) میں جواب دیا ہے کہ ان تھانہ جات کے صرف ایک کانسٹیبل کے خلاف جو کینال برگ سوسائٹی کا تھانہ ہے اس کانسٹیبل کے خلاف انکوائری put up کی گئی ہے آیا یہ جو محکمہ انٹی کرپشن میں inquiries ہوتی ہیں ان کے محکمہ انٹی کرپشن کے اپنے TORs ہیں یا پنجاب کے لاء ڈیپارٹمنٹ کے قانون کے مطابق ان کی انکوائری کی جاتی ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میرے خیال میں معزز ممبر نے سوال کا جواب پڑھا نہیں ہے اس میں لکھا ہے کہ صرف ایک ملازم فیض حسین کانسٹیبل گریڈ 7 جو کہ تھانہ انٹی کرپشن ضلع لاہور 2-C کینال برگ سوسائٹی لاہور میں تعینات ہے اس کے خلاف پنجاب پولیس (ای اینڈ ڈی) رولز 1975 کے تحت انکوائری ہو رہی ہے ڈپٹی ڈائریکٹر انوسٹی گیشن انکوائری کر رہے ہیں اور یہ 2019 سے ہی انکوائری شروع ہوئی ہے انشاء اللہ تعالیٰ یہ جلد مکمل بھی ہو جائے گی۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا سوال ہے کہ یہ ایک کانسٹیبل کے خلاف انکوائری جو ریجن A اور ریجن B کے تھانوں میں ہو رہی ہے پچھلے دنوں میں نے ایک اخبار جو شاید نوائے وقت تھا اُس میں یہ پڑھا کہ جو ملازمین پولیس ڈیپارٹمنٹ سے انٹی کرپشن میں deputation میں جاتے ہیں اُن کی اپنے ڈیپارٹمنٹ میں اچھی reputation نہیں ہوتی وہ انٹی کرپشن میں چلے جاتے ہیں اور انٹی کرپشن کہہ رہا کہ ایک کانسٹیبل ہے جس کے خلاف انکوائری put up ہو رہی ہے آیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ جو ملازمین پولیس ڈیپارٹمنٹ سے انٹی کرپشن میں جاتے ہیں اُن کے خلاف بھی کوئی inquiries کی رپورٹ ان کے پاس ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! انہوں نے باقاعدہ تھانوں کا ذکر کر کے specifically یہ پوچھا تھا کہ ان تھانوں میں کوئی ایسا ملازم تعینات ہے جس کے خلاف انکوائری ہو رہی ہو تو میں نے اُس کے جواب میں یہ کہا ہے کہ صرف ایک ملازم ہے جس کے خلاف ای اینڈ ڈی رولز کے تحت انکوائری ہو رہی ہے اگر باقیوں کے خلاف آپ اجتماعی طور پر پوچھیں گے کہ جس محکمہ سے وہ ملازم آئے ہیں وہاں کوئی انکوائری ہو رہی ہو تو وہ بھی میں بتا دوں گا ان تھانوں میں کوئی ایسا آدمی تعینات نہیں ہے ماسوائے اس کے جس کے خلاف انکوائری ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ جی، اگلا سوال ملک خالد محمود بابر کا ہے۔

CH IFTIKHAR HUSSAIN CHHACHHAR: Mr Speaker! On his behalf.

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری افتخار حسین چھپھر: جناب سپیکر! سوال نمبر 1904 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب اسمبلی سیکرٹریٹ اور ہائی کورٹ

کے ملازمین کو کوارٹر الاٹ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*1904: ملک خالد محمود بابر: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب اسمبلی سیکرٹریٹ اور ہائی کورٹ کے ملازمین کو ہی لاہور میں گورنمنٹ کوارٹر الاٹ کئے جا رہے ہیں؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ صوبائی محکمہ جات کے ملحقہ ڈیپارٹمنٹ / ادارہ جات کے ملازمین ماضی کی طرح گورنمنٹ کوارٹر کی الاٹمنٹ کا استحقاق نہیں رکھتے ہیں؟
- (ج) ملحقہ محکمہ جات کے ملازمین جو گورنمنٹ کوارٹر میں رہائش پذیر ہیں، کیا ریٹائرمنٹ پر اپنے گورنمنٹ ملازم بچوں کو Parent Scheme کے تحت گورنمنٹ کوارٹر الاٹ کروانے کا استحقاق رکھتے ہیں یا نہیں۔ اگر نہیں رکھتے تو اس کا جواز کیا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا):

- (الف) الاٹمنٹ پالیسی 1997 (ترمیمہ 2018) کے Para-7 کے مطابق صرف وہ ملازمین جو کہ لاہور ہائی کورٹ، پنجاب اسمبلی اور ایس اینڈ جی اے ڈی میں ہوں کوارٹر کی الاٹمنٹ کے اہل ہیں۔ تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) الاٹمنٹ پالیسی 1997 (ترمیمہ 2018) کے Para-7 میں درج شدہ محکمہ جات کے علاوہ کوئی دیگر ملازمین گورنمنٹ کوارٹر کی الاٹمنٹ کا استحقاق نہیں رکھتے۔

(ج) الاٹمنٹ پالیسی 1997 (ترمیمہ 2018) کے Para-30 کے مطابق صرف اُن ملازمین کے بچے الاٹمنٹ کے اہل ہیں جو الاٹمنٹ پالیسی 1997 (ترمیمہ 2018) کے Para-7 کے زمرے میں آتے ہوں۔ تاہم اُن ملازمین کے بچے جو ملحقہ محکمہ جات میں بھرتی ہیں وہ Parent Concession Scheme کے تحت اہل نہ ہیں۔ تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری افتخار حسین چھپھر: جناب سپیکر! میرا ایک ہی ضمنی سوال ہے کہ پنجاب اسمبلی سیکرٹریٹ اور ہائی کورٹ کے ملازمین ہی لاہور میں سرکاری کوارٹر لینے کے لئے eligible ہیں تو کیا موجودہ حکومت کے باقی سرکاری ملازمین جو کہ لاہور میں serve کر رہے ہیں اور ان کے پاس کوئی رہائش گاہ نہیں ہے ان کو لاہور میں سرکاری کوارٹر دینے کی کوئی پالیسی زیر غور ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ وسائل پر منحصر ہے لیکن فی الحال ہمارے وسائل کے مطابق جتنی ہمارے پاس رہائش گاہیں موجود ہیں وہ ان محکمہ جات کے افسران کو الاٹ کی جاتی ہیں۔ اگر وسائل زیادہ ہوئے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس چیز پر غور کیا جاسکتا ہے لیکن وسائل حاصل ہونے کے بعد۔۔۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ خالدہ منصور کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ خالدہ منصور: جناب سپیکر! سوال نمبر 2336 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اسٹیٹ آفس سول سیکرٹریٹ لاہور میں ملازمین کی تعداد عرصہ تعیناتی

اور سال 19-2018 میں سرکاری رہائش گاہوں کی الاٹمنٹ سے متعلقہ تفصیلات

*2336: محترمہ خالدہ منصور: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اسٹیٹ آفس سول سیکرٹریٹ لاہور میں کل کتنے ملازمین کتنے عرصہ سے تعینات ہیں

ان کا عرصہ تعیناتی، عہدہ اور گریڈ کے حساب سے تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سپریم کورٹ آف پاکستان نے 2018 میں سرکاری گھروں کی الاٹمنٹ کو میرٹ کے مطابق الاٹ کرنے کا حکم دیا ہے۔ سپریم کورٹ لاہور رجسٹری کے اس حکم کی کاپی فراہم فرمائیں؟

(ج) اسٹیٹ آفس سول سیکرٹریٹ لاہور نے سال 2018 سے یکم جون 2019 تک لاہور میں موجود سرکاری رہائش گاہوں میں کورٹ کے حکم کے مطابق تمام کیٹگریز کی کل کتنی رہائش گاہیں کہاں کہاں کن کن ملازمین کو میرٹ پر الاٹمنٹ کی ہیں۔ ان ملازمین کا عہدہ، مدت ملازمت رجسٹریشن نمبر ہے سال اور الاٹ کے نام و محلہ سے بھی آگاہ کریں؟

(د) اسٹیٹ آفس میں کتنے ملازمین ایسے ہیں جن کو آؤٹ آف ٹرن الاٹمنٹ کی گئی اور ان کو 2017 تا 2019 میں ابھی تک قبضہ نہیں دیا اور کورٹ کے حکم کے مطابق ان کی الاٹمنٹ کینسل کر دی گئی ہے مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) اسٹیٹ آفس سول سیکرٹریٹ لاہور میں کل 27 ملازمین ہیں ان کی مطلوبہ تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سپریم کورٹ آف پاکستان نے HRC NO. 30827-P/2018 & 20746/2018 میں Suo Moto نوٹس لیتے ہوئے وفاق اور تمام صوبوں میں سرکاری گھروں کی الاٹمنٹ میں کی گئی بے ضابطگیوں کی تفصیلات طلب کی۔ اسٹیٹ آفس S&GAD نے بھی S&GAD پول کے گھروں سے متعلق تمام مطلوبہ تفصیلات سپریم کورٹ آف پاکستان میں جمع کروائیں ہیں۔ معاملہ ابھی تک عدالت میں زیر سماعت ہے تاہم اسٹیٹ آفس میں عدالتی حکم نامے کے بعد تمام الاٹمنٹس میرٹ پر کی جا رہی ہیں۔

(ج) سال 2018 سے یکم جون 2019 تک میرٹ پر تمام کیٹگریز میں کل 139 الاٹمنٹ کی ہیں جن کی مطلوبہ تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) اسٹیٹ آفس میں تعینات کسی بھی ایسے ملازم کو آؤٹ آف ٹرن الاٹمنٹ نہیں کی گئی جس کو 2017 تا 2018 تک قبضہ نہیں دیا گیا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ خالدہ منصور: جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ میں محکمے کو appreciate کرنا چاہتی ہوں کہ میرے سوال کا جواب دیا گیا ہے میں اس سے satisfied ہوں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: اگلا سوال بھی محترمہ خالدہ منصور کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ خالدہ منصور: جناب سپیکر! سوال نمبر 2337 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اسٹیٹ آفس سول سیکرٹریٹ پنجاب میں 2007 تا 2019 تک

سرکاری گھروں کی الاٹمنٹ کے لئے ملازمین کی رجسٹریشن سے متعلقہ تفصیلات

*2337: محترمہ خالدہ منصور: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اسٹیٹ آفس سول سیکرٹریٹ لاہور میں کتنے سرکاری ملازمین نے 2007 سے 2019 تک اپنی رجسٹریشن کروائی ہے؟

(ب) ان ملازمین کے نام، عہدہ اور رجسٹریشن نمبر مع کیٹنگ ریز کی تفصیل علیحدہ علیحدہ بیان فرمائیں؟

(ج) 2017 سے مئی 2019 تک جو نیئر کلرک اور اسٹنٹ کے عہدہ تک عدالتی حکم کے مطابق کن کن ملازمین کی الاٹمنٹ کینسل کی گئی؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) اسٹیٹ آفس سول سیکرٹریٹ لاہور میں 2007 سے لے کر 2019 تک کل 6741 ملازمین نے اپنی رجسٹریشن کروائی ہے۔

(ب) مطلوبہ تفصیل تہہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ایسا کوئی عدالتی حکم نامہ ابھی تک موصول نہ ہوا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ خالدہ منصور: جناب سپیکر! میرا پھر وہی بیان ہے کہ محکمے نے میرے اس سوال کا جواب دیا ہے میں اس سے بھی satisfied ہوں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 2700 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2743 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔

سیدہ فرح اعظمی: جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

سیدہ فرح اعظمی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2743 ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال بھی جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ آپ اس پر بات کر لیں کیونکہ اس سوال کو میں نے dispose of کر دیا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

سیدہ فرح اعظمی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2743 ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! نہیں، نہیں، یہ سوال نمبر 2762 ہے۔

سیدہ فرح اعظمی: جناب سپیکر! میں سوال نمبر 2743 پر بات کرنا چاہ رہی ہوں۔

جناب سپیکر: محترمہ! اس سوال کو میں نے dispose of کر دیا ہے لہذا آپ سوال نمبر 2762 پر بات کریں۔

سیدہ فرح اعظمی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز (ج) کے حوالے سے یہ ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ پنجاب حکومت ویلفیئر اسٹیٹ ہونے کی دعوے دار ہے اگر ہاں تو کیا حکومت صوبہ خیبر پختونخوا کے مطابق صوبہ پنجاب کے ملازمین کو یہ سہولت دینے کو تیار ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

جناب سپیکر: محترمہ! یہ آپ سوال نمبر 2743 کی بات کر رہی ہیں جبکہ میں نے اس سوال کو dispose of کر دیا ہے لہذا آپ آگے چلیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں ان کے سوال کا جواب دے دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں، ہم نے پہلے dispose of ہونے والے سوال کا جواب لیا ہے لہذا اس کا جواب بھی لے لیتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں جواب دے دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ گروپ انشورنس سکیم دوران سروس اگر کوئی فوت ہو جاتا تو اس کو ادا کی جاتی تھی اور باقی ملازمین کو نہیں دی جاتی تھی۔ آپ کو یاد ہو گا کہ اس حوالے سے ایک تحریک التوائے کار بھی آئی تھی اور آپ کے حکم کے مطابق ہم نے اس پر کام شروع کیا ہوا ہے۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ قانون میں ترمیم لارہے ہیں کہ اگر کوئی ملازم ریٹائرڈ ہو جائے تو اس کو بھی گروپ انشورنس کی رقم ملے لہذا اس پر ہم ترمیم لے کر آرہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 2762 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا ان کا سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری اختر علی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 2869 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈی سی آفس لاہور اور خانیوال میں زیر التواء سکالرشپ

کے درخواست گزاروں کو تاحال چیک جاری نہ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*2869: چودھری اختر علی: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی سی او آفس لاہور اور خانیوال میں سال 9-2018 میں سکالرشپ کی کتنی

درخواستیں بنیوولینٹ فنڈز سے وصولی کی سرکاری ملازمین کی موصول ہوئیں ان

درخواستوں کے movers کے نام بتائیں؟

(ب) کتنی درخواستوں پر عملدرآمد کرتے ہوئی سکالرشپ فنڈز سے چیک جاری ہو چکے ہیں اور

کتنی درخواستیں زیر التواء ہیں تفصیل لاہور اور خانیوال کی علیحدہ علیحدہ دی جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ان اضلاع میں سکالرشپ کی سینکڑوں درخواستیں زیر التواء ہیں اور

فنڈز نہ ہونے کی بناء پر چیک جاری نہیں کئے جا رہے ہیں؟

(د) کیا حکومت ان اضلاع کی تمام سکالرشپ کی درخواستوں کے چیک جاری کرنے کا ارادہ

رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) ڈی سی آفس لاہور اور خانیوال سے سال 2018 میں دائر شدہ سکالرشپ درخواستوں

کی تفصیل منگوائی ہے جو کہ بالترتیب ضمیمہ (الف اور ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی

ہے۔

(ب) ڈی سی آفس لاہور اور خانیوال سے موصول شدہ تفصیل کے مطابق سال 19-2018

میں لاہور میں 7653 اور ضلع خانیوال میں 3698 سکالرشپ کی درخواستیں موصول

ہوئی ہیں درج بالا درخواستوں میں لاہور میں 6348 اور ضلع خانیوال میں 1444

درخواستوں کے چیک جاری کئے گئے ہیں۔

- (ج) یہ درست نہ ہے۔ نامکمل درخواستیں جیسے مکمل ہوتی ہیں ان کو بعد از منظوری ضلعی بہبود فنڈ بورڈ سے بلا تاخیر چیک جاری کر دیئے جاتے ہیں مذکورہ اضلاع میں بہبود فنڈ کے اکاؤنٹ میں فنڈز موجود ہیں جیسے ہی کسی ضلع سے فنڈز کی فراہمی کی ڈیمانڈ آتی ہے فنڈز فوری طور پر جاری کر دیئے جاتے ہیں۔
- (د) جی، ہاں! جیسے جیسے نامکمل درخواستیں مکمل ہوتی رہتی ہیں مجاز اتھارٹی کی منظوری سے ان کو فوراً چیک جاری کر دیئے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال سرکاری ملازمین کے متعلق ہے کہ بنیوولینٹ فنڈز کے ذریعے سرکاری ملازمین کے بچوں کو سکالرشپ release کیا جاتا ہے۔ میں نے اپنے سوال میں پوچھا تھا کہ لاہور اور خانیوال میں سال 19-2018 میں سکالرشپ کی کتنی درخواستیں بنیوولینٹ فنڈز کے لئے موصول ہوئیں اور ان کے عوض کتنے چیک تقسیم کئے گئے؟

جناب سپیکر! انہوں نے اس کے جواب میں بتایا ہے کہ سال 19-2018 میں لاہور میں 7653 اور ضلع خانیوال میں 3698 سکالرشپ کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں درج بالا درخواستوں میں لاہور میں 6348 اور ضلع خانیوال میں 1444 درخواستوں کے عوض چیک جاری کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا فاضل منسٹر صاحب سے ضمنی سوال یہ ہے کہ آیا کوئی ایسا نظام ہو سکتا ہے کہ اگر کوئی سرکاری ملازم بچوں کی تعلیم کے لئے سکالرشپ کی درخواست دے تو اس پر فوری طور پر چیک issue کیا جائے کیونکہ میرے پاس ایک ایسی example بھی ہے کہ ایک بچے کے والد نے سکالرشپ کے لئے درخواست دی اور اس کا بچہ ایف اے سے بی اے میں چلا گیا لیکن پھر بھی اس کو سکالرشپ کی رقم ادا نہیں کی گئی تو بقیہ درخواستوں پر کب تک عملدرآمد ہو جائے گا اور کب تک ان کے cheques کا اجراء ہو جائے گا؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جو معزز ممبر نے فرمایا ہے اس کے ضمن میں گزارش ہے کہ ان کے پاس اس حوالے سے کوئی specific example موجود ہے تو یہ مجھے دے دیں کیونکہ ان کو سکالرشپ دینے میں ہمیں کوئی دقت نہیں کیونکہ ہمارے پاس اس حوالے سے فنڈز موجود ہیں۔ ہمیں جو بھی درخواستیں موصول ہوتی ہیں ہم اس پر سکالرشپ جاری کرتے ہیں لیکن صرف اس حوالے سے اس لئے وقت لگ جاتا ہے کہ ان درخواستوں کو scrutinize کرنا اور جو درخواستیں نامکمل ہوتی ہیں ان کی deficiency دور کرواتے ہیں جیسے ہی وہ deficiency پوری ہوتی ہے ہم سکالرشپ جاری کر دیتے ہیں۔ اگر آپ کے علم میں کوئی ایسا کیس ہے کہ جہاں delay ہوا ہے اور inordinate delay ہوا ہے ہم انشاء اللہ اس کو دور کرنے کے لئے تیار ہیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! ایک درخواست میرے ہاتھ میں پکڑی ہوئی ہے یہ علی یوسف ولد محمد یوسف نے 2019-03-29 کو دی اور اس کو آج تقریباً 9 ماہ کا عرصہ گزر چکا ہے۔ میرے خیال میں یہ بچہ اگلی کلاس میں جانے والا ہے۔

جناب سپیکر! میں فاضل منسٹر سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ یہ سرکاری ملازمین کا مسئلہ ہے اور آپ کا بھی اتنا ہی مسئلہ ہے جتنا کہ ہمارا ہے۔ اس پر آپ کوئی ایسی رولنگ دیں کہ یہ سرکاری ملازمین کے بچوں کے تعلیم کے مسئلے کو حل کریں اور ان ملازمین کو بروقت چیک دیئے جائیں نہ کہ ان کو ڈیڑھ ڈیڑھ اور دو دو سال بعد جو ان کے بچے دو دو کلاسیں آگے چلے جائیں تو پھر ان کو سکالرشپ ملے جن کا ان کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر: وزیر قانون! اس کو speed up کرنے کے حوالے سے کوئی اگر اقدامات کئے جاسکتے ہیں تو اس کو ضرور دیکھ لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! معزز ممبر نے ابتدائی طور پر فرمایا تھا کہ دو دو سال سے سکالرشپ نہیں دیا جاتا لیکن جب انہوں نے مثال دی تو وہ پانچ یا چھ ماہ پرانی دی۔ میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جن کے documents complete ہیں ان کو سکالرشپ ملنے میں قطعی طور پر کوئی تاخیر نہیں ہوگی۔

جناب سپیکر! انہوں نے جس specific case کا بتایا ہے اس کے documents مجھے دے دیں، اگر اس کی documentation complete ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ ایک ہفتے کے اندر اس کو چیک جاری کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: وزیر قانون! آپ اس چیز کو دیکھ لیں کیونکہ ان میں کئی بے چارے واقعی غریب لوگ ہوتے ہیں تو اس طرح delay کرنا ٹھیک نہیں اس سے ان کا نقصان ہوتا ہے۔ کیا اس حوالے سے کوئی time frame fix ہو سکتا ہے کہ تین ماہ کے اندر اندر چیک جاری ہو جائے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جی، ہم بالکل time fix کر دیں گے۔ لیکن اگر آپ prudence دیکھیں تو 300 درخواستیں اگر موصول ہوئی ہیں تو ان میں سے صرف چھ درخواستیں pending ہیں تو اس سے دیکھا جاسکتا ہے کہ prudence زیادہ نہیں ہے لیکن اس کے باوجود آپ کے حکم کے مطابق ہم کوئی time line بنا دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: وزیر قانون! آپ اس حوالے سے کوئی تین ماہ تک کی time line بنادیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! آپ ان کے جواب میں دیکھیں کہ 3700 کے قریب درخواستیں ہیں اور 1400 کو چیک جاری ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ آپ کا پوائنٹ آگیا ہے اسی لئے جناب محمد بشارت راجا نے کہا ہے کہ ہم تین مہینے کے اندر اندر فیصلہ کر دیں گے۔

چودھری اختر علی: شکریہ

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 3300 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: اورنج ٹرین منصوبہ کی تعمیر کے دوران پونچھ ہاؤس سٹاف کالونی چوہدری کے گرائے گئے کوارٹرز کی تعمیر اور سابق الاٹیوں سے متعلقہ تفصیلات

*3300: محترمہ عنیزہ فاطمہ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اورنج لائن ٹرین منصوبہ کی تعمیر میں پونچھ ہاؤس سٹاف کالونی چوہدری لاہور کے کتنے سرکاری کوارٹرز جن کو گرایا گیا ان کوارٹرز نمبر، الاٹیوں کے نام، عہدہ، محکمہ اور ٹیلیفون نمبرز مہیا کریں؟

(ب) پونچھ ہاؤس سٹاف کالونی چوہدری لاہور کے گرائے گئے کوارٹرز کے الاٹیوں کو کس کس کالونی میں ایڈجسٹ کیا گیا ان تمام کے کوارٹرز نمبر مع کالونی نام بتائیں؟

(ج) گرائے گئے کوارٹرز کے الاٹیوں میں سے کتنوں کو below entitlement اور کتنوں کو above entitlement کس کس کالونی میں ایڈجسٹ کیا گیا ہے ان کے نام، کوارٹرز نمبر، کالونی کا نام مع الاٹمنٹ آرڈرز تفصیل وار علیحدہ علیحدہ بتائیں؟

(د) کیا گرائے گئے کوارٹرز کی جگہ پر نئے کوارٹرز تعمیر ہو چکے ہیں اگر جواب اثبات میں ہے تو نئے تعمیر شدہ کوارٹرز میں حکومت سابق الاٹیوں کو ہی الاٹ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

(ه) کیا اب تک گرائے گئے کوارٹرز کی جگہ نئے تعمیر شدہ کوارٹرز کتنے پرانے الاٹیوں کو کوارٹرز الاٹ کر دیئے گئے ہیں ان کے نام و عہدہ، گریڈ اور محکمہ سے آگاہ کریں؟

(و) کیا کوارٹرز نمبر A-62 پونچھ ہاؤس سٹاف کالونی چوہدری لاہور بھی گرائے جانے والے کوارٹروں میں شامل تھا اور اس کے الاٹی کو عارضی طور پر وحدت کالونی کوارٹر نمبر FA-14 فلیٹ میں ایڈجسٹ کیا گیا اس سابق الاٹی کو نئے تعمیر شدہ کوارٹر پونچھ ہاؤس سٹاف کالونی چوہدری لاہور میں الاٹ کرنے کا ارادہ حکومت رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) اورنج لائن ٹرین منصوبہ کی تعمیر میں پونچھ ہاؤس سٹاف کالونی چوہدری لاہور کے کل دس سرکاری کوارٹرز گرائے گئے جن کی مطلوبہ تفصیل تہہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مطلوبہ تفصیل تہہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) گرائے گئے سرکاری کوارٹرز لائٹمنٹ پالیسی کے مطابق 3-4 روم کیٹنگری کے تھے۔

ان کوارٹرز کے لائٹوں میں سے کسی کو بھی below entitlement کوارٹرز میں ایڈجسٹ نہیں کیا گیا تاہم کچھ لائٹوں کو متعلقہ کیٹنگری کے کوارٹر دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے عارضی طور پر above entitlement کیٹنگری (سی) کے کوارٹرز میں ایڈجسٹ کیا گیا جن کی مطلوبہ تفصیل تہہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) گرائے گئے کوارٹرز کی جگہ نئے کوارٹرز تعمیر ہو چکے ہیں۔ تاہم ان میں چھ کوارٹرز کا قبضہ Estate Office, S&GAD کو دیا گیا ہے جبکہ بقیہ چار کوارٹرز کا ابھی قبضہ نہیں ملا ہے مزید برآں حکومت تعمیر شدہ کوارٹرز کو سابقہ متاثرین لائٹوں کو الاٹ کر دیئے گئے ہیں۔

(ہ) مطلوبہ تفصیل تہہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) کوارٹر نمبر A-62 پونچھ ہاؤس سٹاف کالونی چوہدری لاہور بھی گرائے جانے والے کوارٹروں میں شامل تھا جبکہ اس کا الاٹی محمد عمران منیر اس کوارٹر کے متاثرین میں شامل نہیں تھا کیونکہ اس کو اس کا کوارٹر گرائے جانے سے قبل ہی اس کی درخواست پر اس کو کوارٹر نمبر FA-14 وحدت کالونی الاٹ کر دیا گیا تھا اور اس نے اُس کا قبضہ بھی لے لیا تھا یعنی وہ عارضی طور پر نہیں بلکہ باقاعدہ الاٹ کیا گیا تھا لہذا یہ پونچھ ہاؤس سٹاف کالونی چوہدری لاہور میں تعمیر شدہ نئے گھر کے لئے حقدار نہ ہے۔ مزید یہ کہ الاٹی کو کوارٹر نمبر A-62 پونچھ ہاؤس سٹاف کالونی چوہدری لاہور وزیر اعلیٰ کی ہدایت پر مورخہ 02-02-2012 کو الاٹ کیا گیا تھا جس کا قبضہ اس نے مورخہ 01-08-2015 کو لیا۔ پونچھ ہاؤس سٹاف کالونی چوہدری لاہور گرانے سے قبل اُس کی اپنی درخواست

مورخہ 26-02-2016 اُسے وحدت کالونی میں کوارٹر نمبر 14-FA الاٹ کیا۔
مزید برآں اس کا نام۔

HRC Case No. 20746 (in the matter of irregularities in allotment of official residences by different government departments) and Case No. 30827

کے تحت سپریم کورٹ آف پاکستان کو باقی دوسرے ناموں کے ساتھ بکھوایا گیا ہے جو کہ آؤٹ آف ٹرن الاٹمنٹ کے زمرے میں شامل تھے۔ کیس ابھی تک زیر سماعت ہے آخری پیشی 07-11-2019 پر عدالت عظمیٰ نے حکم نامہ جاری کیا ہے کہ تمام صوبائی حکومتیں نئی پراگرس رپورٹ جمع کروائیں اور آئندہ پیشی دسمبر میں متوقع ہے۔ جب تک اُس کیس کا فیصلہ نہیں ہو جاتا اُس کو اس وقت کوئی دوسرا گھر متبادل کے طور پر بھی نہیں دیا جاسکتا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب سپیکر! میں نے جزی (و) میں پوچھا تھا کہ کیا کوارٹر نمبر 62-A پونچھ ہاؤس سٹاف کالونی چوہدری لاہور بھی گرائے جانے والے کوارٹروں میں شامل تھا اور اس کے الاٹی کو عارضی طور پر وحدت کالونی کوارٹر نمبر 14-FA فلیٹ میں ایڈجسٹ کیا گیا اس سبب الاٹی کو نئے تعمیر شدہ کوارٹر پونچھ ہاؤس سٹاف کالونی چوہدری لاہور میں حکومت الاٹ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں۔

جناب سپیکر! اس کے جواب میں ڈیپارٹمنٹ نے لکھا ہے کہ کوارٹر نمبر 62-A پونچھ ہاؤس سٹاف کالونی چوہدری لاہور بھی گرائے جانے والے کوارٹروں میں شامل تھا۔ اس کا الاٹی affectees میں نہیں ہے لیکن یہ کوارٹر affectees میں آتا ہے۔

جناب سپیکر! میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ جس شخص کو وہ کوارٹر الاٹ ہوا تھا وہ شخص affectees کی لسٹ میں شامل کیوں نہیں ہے؟ ہماری اطلاع کے مطابق جس شخص کو یہ کوارٹر الاٹ ہوا تھا اس نے یہ کوارٹر الاٹ ہونے کے بعد اس کا -/68000 روپے بجلی کا بل جمع کرایا تھا

پھر اس نے اپنی جیب سے تین لاکھ روپے اس کی renovation پر بھی خرچ کئے لیکن تین ماہ بعد یہ کوارٹرز اور نچ ٹرین کی زد میں آ گئے۔

جناب سپیکر! وزیر موصوف صرف یہ بتادیں کہ A-62 کا الائی پہلے independent گھر میں رہتا رہا ہے اور مجبوری کے تحت اسے FA-14 وحدت کالونی میں شفٹ کیا گیا جو کہ اس کی فیملی کے لئے ناکافی ہے لیکن وہ مجبوراً اس انتظار میں وہاں رہا ہے کہ نئے تعمیر شدہ کوارٹروں میں سے کوئی ایک کوارٹر اسے مل جائے گا۔

جناب سپیکر! اب متعلقہ افسران کہتے ہیں کہ اسے کوارٹر نہیں مل سکتا لیکن اس کے ساتھ باقی affectees کو مل سکتے ہیں اور انہوں نے انہیں الاٹ کئے بھی ہیں۔
جناب سپیکر: وزیر قانون! اس کو دیکھ لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! ٹوٹل دس کوارٹرز effect ہوئے تھے ان دس میں سے چھ نئے تعمیر ہو چکے ہیں اور وہ affectees کو دے دیئے گئے ہیں لیکن ابھی چار کوارٹرز under construction ہیں جیسے ہی مکمل ہوں گے وہ بھی ان لوگوں کو دے دیئے جائیں گے۔ اس میں دو چیزیں ہیں جس طرح محترمہ affectee کا فرما رہی تھیں، infact affecty، تو خود حکومت یا ڈیپارٹمنٹ تھا جن کی وہ ملکیت تھے جو وہاں رہ رہے تھے ان کی entitlement تھی اور انشاء اللہ entitlement کے مطابق ہی ان کو کوارٹر الاٹ کیا جائے گا۔ ہم ایک بات سختی سے کر رہے ہیں کہ کسی کو below entitlement کوارٹر دے رہے ہیں اور نہ ہی کسی کو above entitlement دے رہے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ انہیں اپنی entitlement کے مطابق گھر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! جب میاں محمد شہباز شریف کے دور میں یہ ٹرین بن رہی تھی وہاں بے شمار دکانیں اور گھر اس کی زد میں آئے اب ان دکانوں اور گھروں کے مالکان کو روتے ہوئے بھی دس سال ہو گئے ہیں لیکن ابھی کچھ لوگوں کو پیسے نہیں ملے حالانکہ انہیں تو پہلے ہی یہ payment ہو جانی چاہئے تھی۔

آپ کو یاد ہو گا کہ جب ہم نے رنگ روڈ بنایا تھا تو ہم نے پہلے payment کی تھی اور مارکیٹ ریٹ سے بھی تین گنا زیادہ کی تھی اس کے بعد کام شروع ہوا تھا لیکن یہاں تو ابھی تک دنیا رو رہی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! چونکہ یہ سوال specific پوچھ ہاؤس سے متعلق تھا۔

جناب سپیکر: آپ کی بات ٹھیک ہے لیکن میں generally بات کر رہا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جہاں تک پرائیویٹ پراپرٹی کا تعلق ہے جو لوگ متاثر ہوئے تھے ان متاثرین کو امداد ملنی چاہئے تھی۔ میں یہ چیک کروالیتا ہوں کہ۔۔۔

MR SPEAKER: Please order in the House.

جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں چیک کروالیتا ہوں کہ کتنے متاثرین کو امداد ملی ہے اور کتنے ابھی باقی ہیں۔ جن لوگوں کو نہیں ملی میں ان کی وجوہات لے کر آپ کو پیش کر دوں گا۔

جناب سپیکر: بہت زیادہ affectees ہیں۔ پچھلی حکومت کو ان متاثرین کو payment کرنی چاہئے تھی لیکن نہیں کی۔

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب سپیکر! اب جو کوارٹرز رہ گئے ہیں ان کی الاٹمنٹ پر مسئلہ آرہا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! کوارٹرز کی بات ہو گئی ہے میں اب ان لوگوں کی بات کر رہا ہوں جن کی payments رہتی ہیں جن کے گھر، دکانیں اور کاروبار ختم ہو گئے تھے وہ تو ابھی تک رو رہے ہیں کیونکہ ان کو کچھ نہیں ملا۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوا اور سوالات بھی ختم ہو گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جوابان کی میز پر رکھے گئے)

غیر سرکاری عمارات کو وزیر اعلیٰ "کیمپ آفس بنانے سے متعلقہ تفصیلات

* 153: محترمہ مسرت جمشید: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں جون 2013 تا مئی 2018 کتنی غیر سرکاری عمارات کو وزیر اعلیٰ کیمپ آفس یا وزیر اعلیٰ ہاؤس بنانے کا نوٹیفکیشن کیا گیا تھا؟

(ب) ہر غیر سرکاری عمارت جیسے وزیر اعلیٰ کیمپ آفس یا وزیر اعلیٰ ہاؤس بنایا گیا تھا اس کی سیوریٹی و دیگر معاملات پر اٹھنے والے اخراجات کی سال وار کے حساب سے مکمل تفصیل سے آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) وزیر اعلیٰ ہاؤس کے احکامات کی روشنی میں مندرجہ ذیل رہائش گاہوں کو جون 2013 تا مئی 2018 تک، وزیر اعلیٰ کیمپ آفس بنانے کا نوٹیفکیشن جاری کیا گیا۔ تفصیل ذیل میں ہے:

(i) ہاؤس نمبر H-96، ماڈل ٹاؤن لاہور

22.04.2010 سے 08.06.2018 تک وزیر اعلیٰ کیمپ آفس رہا۔

نوٹیفکیشن کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ii) ہاؤس نمبر H-180، ماڈل ٹاؤن لاہور

25.06.2011 سے 30.08.2017 تک وزیر اعلیٰ کیمپ آفس رہا۔

نوٹیفکیشن کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(iii) جاتی امرا، رانیوٹ لاہور 14.11.2017 سے 15.11.2017 تک وزیر اعلیٰ کیمپ

آفس رہا، نوٹیفکیشن کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(iv) ہاؤس نمبر 8/7 بلاک A، گلی نمبر 31، فیز V، ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی، لاہور

20.04.2018 سے 08.06.2018 تک وزیر اعلیٰ کیمپ آفس رہا۔

نوٹیفکیشن کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ہر غیر سرکاری عمارت جیسے وزیر اعلیٰ کیمپ آفس یا وزیر اعلیٰ ہاؤس بنایا گیا تھا اس کی سیوریٹی و دیگر معاملات پر اٹھنے والے اخراجات کی سال وار کے حساب سے مکمل تفصیل وزیر اعلیٰ آفس، پولیس ڈیپارٹمنٹ اور مواصلات و تعمیرات ڈیپارٹمنٹ سے وصول کی گئی ہے۔ تفصیل ذیل میں ہے:

- i- وزیر اعلیٰ آفس ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
جون 2013 سے مئی 2018 تک جو اخراجات ہوئے ان کی مالیت -/148,466,157 روپے ہے۔
- ii- پولیس ڈیپارٹمنٹ ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے
جون 2013 سے مئی 2018 تک وزیر اعلیٰ آفس میں اخراجات کی کل مالیت /تفصیل درج ذیل ہے:
تنخواہ مع الاؤنس ملازمان: -/410044041 روپے
کنٹینجمنسی (عارضی): -/45087418 روپے
کل مالیت: -/455131459 روپے
- iii- مواصلات و تعمیرات ڈیپارٹمنٹ ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے
جون 2013 سے مئی 2018 تک بلڈنگز ڈیپارٹمنٹ مواصلات و تعمیرات کی طرف سے سیوریٹی و دیگر معاملات کی مد میں کوئی خرچہ نہ کیا گیا ہے۔
- iv- کل اخراجات: -/603597616 روپے

پنجاب بنیوولینٹ فنڈ کی مد میں موجود رقم سے متعلقہ تفصیلات

*1096: محترمہ شازیہ عابد: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت کو یکم جنوری 2017 سے آج تک سالانہ کتنی رقم بنیوولینٹ فنڈ کی مد سے وصول ہوئی تفصیل سال وار بتائیں؟

(ب) اس عرصہ کے دوران کتنی رقم کی بنیوولینٹ فنڈ سے ادائیگی کس کس مد میں کی گئی؟

(ج) اس وقت کتنی رقم بقایا کس کے اکاؤنٹ میں کہاں پڑی ہوئی ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) پنجاب بنیوولینٹ فنڈز کو یکم جنوری 2017 سے آج تک جو سالانہ رقم بنیوولینٹ فنڈ کی مد سے وصول ہوئی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	رقم وصولی
2017	4,682,549,306
2018	6,205,841,635
کل رقم	10,888,390,941

(ب) اس عرصہ کے دوران جو رقم بنیوولینٹ فنڈ سے مختلف گرانٹس کی مد میں ادا کی گئی اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

گرانٹس	2017	2018	کل رقم
ماہانہ امداد	688,819,293	1,734,035,182	2,422,854,475
شادی گرانٹ	210,516,912	416,360,104	626,877,016
کفن دفن	32,068,303	123,997,336	156,065,639
سکالرشپ	887,977,176	1,301,591,968	2,189,569,144
الوداعی گرانٹ	191,397,065	211,723,052	403,120,117
ضلعی بنیوولینٹ فنڈ کے اخراجات	2,050,000	7,617,400	9,667,400
اخراجات ایل ڈی اے پلازہ	24,000,000		24,000,000
اخراجات بنیوولینٹ فنڈ بورڈ	76,589,799	84,868,216	161,458,015
کل اخراجات	2,113,418,548	3,880,193,258	5,993,611,806

(ج) اس وقت مبلغ -/7,927,867,576 روپے پروانٹشل بنیوولینٹ فنڈ بورڈ کے بینک آف پنجاب کے اکاؤنٹ میں ہیں۔

راجن پور: بنیوولینٹ فنڈز کی مد میں

وصول درخواستوں پر کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

*1097: محترمہ شازیہ عابد: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جنوری 2017 سے آج تک ضلع راجن پور کے کتنے ملازمین نے بنیوولینٹ فنڈ سے سکالرشپ، ماہانہ امداد، جہیز فنڈ اور جہیز و تکفین چارجز کے لئے درخواستیں جمع کروائیں؟

- (ب) کتنے درخواست دہندگان کو ادائیگی ہو چکی ہے اور کتنوں کو ابھی ادائیگی کرنی ہے؟
- (ج) جن کو ادائیگی کرنی ہے ان کی درخواستیں کس کس آفس میں کن کن مراحل میں پڑی ہوئی ہیں؟

- (د) کیا حکومت ان درخواست دہندگان کو ایک سال کا عرصہ گزرنے کے باوجود ادائیگی نہ کرنے کی وجوہات بتانے اور اس کی تحقیقات کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

- (الف) مالی سال 2017 میں ضلع راجن پور میں سے جو درخواستیں سکالرشپ، شادی گرانٹ، کفن دفن گرانٹ اور ماہانہ امداد کی وصول ہوئیں۔ ان کی تفصیل یوں ہے:

گرانٹ	سکالرشپ	شادی گرانٹ	کفن دفن	ماہانہ امداد
256	41	21	6	

- (ب) جن درخواستوں پر فیصلہ ہو چکا ہے اور ان کی رقم تقسیم ہو چکی ہے۔ جو درخواستیں اعتراضات کی وجہ سے پینڈنگ ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

گرانٹ	سکالرشپ	شادی گرانٹ	کفن دفن	ماہانہ امداد
منظور شدہ درخواستیں	211	30	13	3
زیر التواء درخواستیں	45	11	8	3

- (ج) جن درخواستوں کی ادائیگی کرنی ہے وہ درخواستیں بنیوولینٹ فنڈ آفس الفلاح بلڈنگ میں موجود ہیں جیسے ہی ان درخواستوں کے اعتراضات کے جوابات موصول ہوں گے مطلوبہ کارروائی کے بعد ان کو بھی رقم تقسیم کر دی جائے گی۔

- (د) زیر التواء درخواستوں پر کاغذات نامکمل ہونے کی وجہ سے اعتراضات لگے ہوئے ہیں ان اعتراضات کے متعلق درخواست گزار کو بذریعہ لیٹر آگاہ کر دیا گیا ہے۔ جیسے ہی ان درخواستوں کے اعتراضات کے جوابات موصول ہوں گے مطلوبہ کارروائی کے بعد ان کو بھی رقم تقسیم کر دی جائے گی۔

صوبہ میں سرکاری افسران کی ذہری شہریت سے متعلقہ تفصیلات

*1247: جناب علی عباس خان: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) صوبہ میں اس وقت کتنے سرکاری افسران ہیں جن کی دُہری شہریت ہے؟
- (ب) گریڈ 18 سے 21 تک کے ایسے سرکاری افسران جن کی دُہری شہریت ہے ان کے نام مع محکمہ جات کی لسٹ فراہم کی جائے؟
- (ج) کیا حکومت ایسے افسران کے خلاف کسی قسم کی کارروائی کر رہی ہے تو حالیہ پیشرفت سے آگاہ فرمائیں مزید حکومت اس سلسلہ میں کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟
- وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

- (الف) اس وقت صوبہ بھر میں 17 سرکاری افسران (PAS(PMS(EX-PCS)) (PMS(EX-PSS)) دُہری شہریت کے حامل ہیں۔
- (ب) گریڈ 18 سے 21 تک کے ایسے سرکاری افسران (PAS(PMS(EX-PCS)) (PMS(EX-PSS)) جن کی دُہری شہریت ہے ان کے نام مع محکمہ جات کی فہرست "A" Flag ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) کیس سپریم کورٹ میں زیر سماعت تھا۔ اس سلسلہ میں سپریم کورٹ نے مورخہ 15.12.2018 کو فیصلہ جاری کر دیا ہے۔ جس پر محکمہ آئی و سی ونگ، S&GAD نے تمام محکمہ جات کو فیصلہ پر عملدرآمد کے لئے ہدایات جاری کر دی ہیں جس کی کاپی "B" Flag ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: جی او آر II بہاولپور ہاؤس کا رقبہ اور ناجائز قابضین سے متعلقہ تفصیلات

*1720: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) جی او آر II بہاولپور ہاؤس لاہور کتنے رقبہ پر مشتمل ہے؟
- (ب) جی او آر II میں کتنی رہائش گاہیں ہیں؟
- (ج) کیا یہ درست ہے کہ جی او آر II کی کچھ زمین پر ناجائز قابضین نے قبضہ کر کے مکان تعمیر کر لئے ہیں؟
- (د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان ناجائز قابضین سے سرکاری زمین واگزار کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

- (الف) جی او آر-II بہاولپور ہاؤس لاہور 63.45 ایکڑ پر مشتمل ہے۔
- (ب) جی او آر-II میں 158 سرکاری رہائشگاہیں ہیں۔
- (ج) جی او آر-II ایس ڈی او (بلڈنگز) کے مطابق کسی بھی ناجائز قابضین نے کوئی مکان تعمیر نہ کیا ہے۔
- (د) E & V Cell ایسی تمام انکروچمنٹ کے خلاف کارروائی کرتا ہے جن کی نشاندہی متعلقہ ایس ڈی او (بلڈنگز) کرتا ہے۔ تاہم حکومت اس ضمن میں کچھ اقدامات کر رہی ہے تاکہ ایسے تمام عناصر کو اس کام سے روکا جاسکے۔ اس کے تحت ایڈیشنل چیف سیکرٹری نے ایک میٹنگ کی اور کمشنر لاہور کی سربراہی میں ایک سب کمیٹی تشکیل دی جو کہ ایسے تمام عناصر کی نشاندہی کرنے کے بعد اگلا لائحہ عمل کیا ہونا چاہئے کے بارے میں مطلع کرے گی۔

محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی میں

سٹیونو ٹائپسٹ اور سٹیونو گرافر کی خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

* 1771: جناب محمد ایوب خان: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی میں سٹیونو گرافر کی کتنی سیٹیں اس وقت خالی ہیں؟
- (ب) کیا حکومت سٹیونو ٹائپسٹ اور سٹیونو گرافر کی خالی سیٹوں پر بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

- (الف) محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی میں اس وقت سٹیونو گرافر کی 195 سیٹ خالی ہیں۔
- (ب) پنجاب میں سٹیونو ٹائپسٹ نام کی کوئی سیٹ نہ ہے جبکہ سٹیونو گرافر کی بھرتی پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے کی جاتی ہے۔
- جی، ہاں! ایس اینڈ جی اے ڈی کا بجٹ 2019 کے فوری بعد قواعد و ضوابط کے مطابق سٹیونو گرافر کی بھرتی کرنے کا ارادہ ہے۔

لاہور: جی او آر-II کے رہائشی افسران کے تحفظ کے لئے
داخلہ پوائنٹس پر وزٹر کی چیکنگ اور کیمرے لگانے سے متعلقہ تفصیلات

*2700: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) جی او آر-II بہاولپور ہاؤس لاہور کے کتنے داخلہ پوائنٹس ہیں؟
- (ب) کیا یہ درست ہے کہ جی او آر-II کی قریبی رہائشی کالونیوں سے جو لوگ آتے ہیں ان کو انٹری پوائنٹس پر نہیں روکا جاتا ہے اس کی وجوہات کیا ہیں؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ داخلہ پوائنٹس پر چیکنگ نہ ہونے کی وجہ سے چوری کی واردات میں آئے روز اضافہ ہوتا جا رہا ہے جس سے رہائشی افسران پریشان ہیں؟
- (د) مذکورہ جی او آر-II کے مین داخلہ پوائنٹس پر کتنے اہلکاران ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں کیا یہ بھی درست ہے کہ ان گیٹس پر کیمرے بھی نہ ہیں؟
- (ه) کیا حکومت مین داخلہ پوائنٹس پر کیمرے لگانے اور آؤٹ سائیڈ وزٹر کا داخلہ روکنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

- (الف) جی او آر-II بہاولپور ہاؤس لاہور کے کل تین داخلہ پوائنٹس ہیں۔
- (ب) داخلہ پوائنٹس پر تعینات پروٹوکول سٹاف اور پنجاب پولیس کے اہلکار تمام آمدورفت پر نظر رکھتے ہیں۔
- (ج) ایسا ایک واقعہ ہی رونما ہوا تھا جس کی متعلقہ تھانہ میں ایف آئی آر درج کروائی گئی تھی۔
- (د) مین داخلہ پوائنٹس پر پروٹوکول کے چھ اور پنجاب پولیس کے اہلکار تعینات ہیں قرطبہ چوک والے گیٹ پر سیف سٹی اتھارٹی کے کیمرے لگے ہیں تاہم جی او آر-II میں کیمرے نصب نہ ہیں۔
- (ه) حکومت نے جی او آر-II کے مین انٹری پوائنٹس پر پروٹوکول سٹاف اور پنجاب پولیس کے اہلکاران تعینات کئے ہیں جو کہ تمام آمدورفت پر نظر رکھتے ہیں جہاں تک کیمرے لگانے کا تعلق ہے تو وہ سیف سٹی اتھارٹی کی جانب سے قرطبہ چوک والے داخلہ پوائنٹ

لگائے گئے ہیں تاہم دوسرے داخلہ پوائنٹس پر کیمرے لگانے کے لئے سیف سٹی اتھارٹی کی معاونت سے کوششیں جاری ہیں مزید یہ کہ ایڈیشنل چیف سیکرٹری نے ایک میٹنگ کی اور کمشنر لاہور کی سربراہی میں ایک سب کمیٹی تشکیل دی جو کہ ایسے تمام عناصر کی نشاندہی کرنے کے بعد اگلا لائحہ عمل کیا ہونا چاہئے کے بارے میں مطلع کرے گی۔

صوبہ میں ریٹائرڈ ملازمین کو گروپ انشورنس کی رقم کی ادائیگی سے متعلق تفصیلات

*2743: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ اس وقت صرف دوران سروس وفات پانے والے سرکاری ملازمین کے لواحقین کو گروپ انشورنس سکیم کے تحت رقم ادا کی جاتی ہے؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سپریم کورٹ آف پاکستان اپنے حکم کے تحت دوران سروس وفات پانے والے ملازمین کے علاوہ اپنی عمر کی حد تک پہنچ کر ریٹائرڈ ہو جانے والے ملازمین کو بھی مذکورہ رقم کی ادائیگی کا حکم دے چکی ہے؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت صوبہ خیبر پختونخوا اس سلسلے میں مذکورہ بالا دونوں کمیٹیگریوں کے ملازمین کو گروپ انشورنس کی رقم ادائیگی کا نوٹیفیکیشن کر چکی ہے؟
- (د) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت پنجاب کی جانب سے اس سلسلے میں ابھی تک احکامات جاری نہیں ہوئے اگر ہاں تو حکومت کب تک اس سلسلے میں احکامات جاری کرنے کو تیار ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

- (الف) یہ درست نہ ہے۔ پنجاب گورنمنٹ ایمپلائز ویلفیئر فنڈ آرڈیننس 1969 کے تحت گروپ انشورنس کی سکیم جاری کی ہوئی ہے جس کے تحت سرکاری ملازمین کے دوران سروس یا ریٹائرمنٹ کے پانچ سال کے اندر وفات پا جانے پر اس کے اہل خانہ کو گروپ انشورنس کی رقم ادا کی جاتی ہے۔

- (ب) یہ درست نہ ہے۔ محکمہ قانون پنجاب کے مطابق قابل احترام سپریم کورٹ کے فیصلہ بتاریخ 15-02-2018 ضمیمہ (الف) اور بتاریخ 17-04-2018 ضمیمہ (ب) کا اطلاق صرف صوبہ خیبر پختونخوا میں ہوتا ہے۔
- (ج) یہ درست ہے کہ حکومت صوبہ خیبر پختونخوا نے مورخہ 06-11-2014 کو پاس کئے گئے قانون کے تحت بوقت ریٹائرمنٹ بھی retirement benefit دینے کا سلسلہ شروع کیا ہے۔
- (د) یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب کی جانب سے اس سلسلے میں ابھی کوئی احکام موصول نہ ہوئے ہیں۔ جیسے ہی کوئی احکام موصول ہوں گے ان پر عملدرآمد کیا جائے گا۔

پنجاب گورنمنٹ ایمپلائز سروسٹ ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کے قیام

کے اغراض و مقاصد سے متعلقہ تفصیلات

*2762: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) پنجاب گورنمنٹ ایمپلائز سروسٹ ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کب قائم کی گئی تھی اس کے قیام کے اغراض و مقاصد کیا تھے؟
- (ب) اس فاؤنڈیشن نے اپنے اغراض و مقاصد کو کہاں تک achieve کیا ہے؟
- (ج) اس فاؤنڈیشن کے ممبران کی تعداد کتنی ہے اور ان سے ماہانہ کتنی رقم حاصل ہو رہی ہے؟
- (د) اس فاؤنڈیشن نے آج تک کتنے پلاٹ اور گھر اپنے ممبران کو الاٹ کئے ہیں کس کس شہر میں دیئے ہیں؟
- (ه) یہ فاؤنڈیشن اپنے کتنے فیصد ممبران کو پلاٹ اور گھر الاٹ آج تک فراہم کر سکی ہے؟
- (و) کیا حکومت اس فاؤنڈیشن کی کارکردگی سے مطمئن ہے؟
- (ز) اس فاؤنڈیشن کے کس کس شہر میں ہاؤسنگ سکیم یا کالونی ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) پنجاب گورنمنٹ سروسز ہاؤسنگ فاؤنڈیشن صوبائی اسمبلی پنجاب کے ایکٹ مجریہ 2004 کے تحت قائم ہوئی اس ادارے کا مقصد ریٹائرڈ ملازمین یا ان کے لواحقین کو

سنیاری کی مطابق، No loss no profit کی بنیاد پر گھریا پلاٹ فراہم کرنا ہے۔

(ب) ادارہ اپنے قیام سے لے کر اب تک اپنے قواعد و ضوابط کے مطابق ریٹائرڈ سرکاری ملازمین / رجسٹرڈ ممبران کو گھریا پلاٹ فراہم کرنے کے لئے پوری طرح سرگرم عمل اور کوشاں ہے۔ فاؤنڈیشن کے اغراض و مقاصد کے حصول کے لئے 9 مختلف اضلاع بشمول لاہور، فیصل آباد، ملتان، راولپنڈی، بہاولپور، ڈیرہ غازی خان، ساہیوال، خانیوال اور سیالکوٹ میں اراضیات حاصل کی جا چکی ہیں۔ جن میں سے آٹھ اضلاع میں ہاؤسنگ سکیموں کا ترقیاتی و تعمیراتی کام مکمل کیا جا چکا ہے جبکہ ہاؤسنگ سکیم سیالکوٹ میں ترقیاتی کام تیزی سے جاری ہے۔ تیار شدہ سکیموں میں 13701 دستیاب گھر و پلاٹ تیار کئے گئے ہیں جن میں سے 12114 گھر و پلاٹ اہل ممبر ریٹائرڈ سرکاری ملازمین کو بمطابق سنیاری بذریعہ قرعہ اندازی الاٹ کئے جا چکے ہیں۔ سیالکوٹ سکیم کی تکمیل پر مزید 1928 رہائشی پلاٹ ریٹائرڈ سرکاری ملازمین کو الاٹ کرنے کے لئے دستیاب ہوں گے۔ پنجاب گورنمنٹ سروسز ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کے تحت تمام ریٹائرڈ ملازمین کو خالصتاً میرٹ / سنیاری کی بنیاد پر اور ان کی آپشن کو ملحوظ رکھتے ہوئے فاؤنڈیشن کے قواعد و ضوابط کے عین مطابق پلاٹ یا گھر الاٹ کئے جاتے ہیں جس کا طریق کار انتہائی شفاف ہے۔

(ج) پنجاب گورنمنٹ سروسز ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کے ممبران کی موجودہ تعداد 95269 ہے اور ان سے اوسطاً 10 کروڑ روپے ماہانہ موصول ہو رہے ہیں جو کہ ہاؤسنگ سکیموں کے ترقیاتی و تعمیراتی کاموں پر خرچ کئے جا رہے ہیں۔ مزید برآں ماہانہ کٹوتی کی مدد میں حاصل ہونے والی رقم فاؤنڈیشن کی انکم نہ ہے بلکہ ترقیاتی و تعمیراتی کاموں کی صورت میں ممبران کو واجب الادا ہے۔

(د) فاؤنڈیشن آج تک 12114 گھر و پلاٹ اہل ممبر ریٹائرڈ سرکاری ملازمین کو بمطابق سناریٹی بذریعہ قرعہ اندازی الاٹ کر چکی ہے۔ جن میں سے 1341 تعمیر شدہ گھر موہلنوال لاہور سکیم پائلٹ پراجیکٹ میں اور 10773 رہائشی پلاٹ فیصل آباد، ملتان، راولپنڈی، بہاولپور، ڈیرہ غازی خان، ساہیوال اور خانیوال میں مستحق ریٹائرڈ سرکاری ملازمین کو بذریعہ قرعہ اندازی الاٹ کئے گئے ہیں۔ کل تیار شدہ گھر و پلاٹ (13701) میں سے بقیہ 1587 پلاٹ اگلی قرعہ اندازی میں مستحق ریٹائرڈ سرکاری ملازمین کو بمطابق سناریٹی الاٹ کر دیئے جائیں گے۔ مزید برآں سیالکوٹ سکیم میں ترقیاتی کام تیزی سے جاری ہے جس کی تکمیل پر 1928 مزید اہل ممبران کو ان کی آپشن برائے گھر یا پلاٹ حاصل کرنے کے بعد الاٹ کر دیئے جائیں گے۔

(ه) فاؤنڈیشن اپنے رجسٹرڈ ممبران کو بعد از ریٹائرمنٹ گھریا پلاٹ بمطابق سناریٹی (تاریخ ریٹائرمنٹ و ترجیح ضلع) الاٹ کرتی ہے۔ اب تک ریٹائرڈ ہونے والے 39812 ممبران میں سے 12114 ممبران کو گھر و پلاٹ الاٹ کر چکی ہے جس کی شرح 30 فیصد بنتی ہے۔

(و) پنجاب گورنمنٹ سروس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن حکومت پنجاب کا خود مختار ادارہ ہے جو کہ S&GAD کے ماتحت اپنے فرائض بخوبی سرانجام دے رہا ہے۔ ادارہ اپنے قیام سے لے کر اب تک اپنے قواعد و ضوابط کے مطابق ریٹائرڈ سرکاری ملازمین / رجسٹرڈ ممبران کو گھریا پلاٹ فراہم کرنے کے لئے پوری طرح سرگرم عمل اور کوشاں ہے۔ فاؤنڈیشن کی کارکردگی گورنمنٹ کی طرف سے زمینوں کی فراہمی سے مشروط ہے۔ مجریہ ایکٹ 2004 کے تحت ہاؤسنگ سکیموں کی تکمیل کے لئے فاؤنڈیشن گورنمنٹ کی جانب سے فراہم کردہ زمینوں پر انحصار کرتی ہے۔ جیسے جیسے حکومت پنجاب کی طرف سے اراضیات فراہم ہوتی رہی ہیں فاؤنڈیشن ان کو ڈویلپ کر کے اہل سرکاری ریٹائرڈ ممبران کو ان کی آپشن کے مطابق گھریا پلاٹ فراہم کرتی رہی ہے۔ اب تک فراہم کی جانے والی تمام اراضیات ماسوائے سیالکوٹ پر ہاؤسنگ سکیمیں مکمل کی جا چکی ہیں۔ سیالکوٹ سکیم میں ترقیاتی کام تیزی سے جاری ہے۔ مختلف اضلاع میں تقریباً

17000 ہزار کنال اراضی کے حصول کے لئے کیسز مجاز اتھارٹی سے منظوری کے مختلف مراحل میں ہیں۔ حصول اراضی کی منظوری کے فوراً بعد مجوزہ سکیموں میں ترقیاتی و تعمیراتی کاموں کا آغاز کر دیا جائے گا۔ حصول اراضیات برائے پی جی ایس ایچ ایف میں رکاوٹ کی بڑی وجہ Compulsory لینڈ ایکویزیشن پر عائد پابندی ہے جو کہ مورخہ 28.06.2011 کو پنجاب گورنمنٹ نے عائد کی ہے۔ فاؤنڈیشن کی کارکردگی چیف سیکرٹری پنجاب کی سربراہی میں بورڈ آف ڈائریکٹرز کی ہر میٹنگ میں پیش کی جاتی ہے اور بورڈ آف ڈائریکٹرز نے فاؤنڈیشن کی کارکردگی کو تسلی بخش قرار دیا ہے۔ تاہم چیف سیکرٹری پنجاب نے بورڈ آف ڈائریکٹرز کی میٹنگ منعقدہ 03.09.2019 میں فاؤنڈیشن کی کارکردگی کو تیز تر کرنے کے لئے ایڈیشنل چیف سیکرٹری پنجاب کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دی ہے تاکہ زمینوں کے حصول کو تیز تر بنایا جائے۔

(ز) پنجاب گورنمنٹ سروسز ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کی 9 مختلف اضلاع بشمول لاہور، فیصل آباد، ملتان، راولپنڈی، بہاولپور، ڈیرہ غازی خان، ساہیوال، خانیوال اور سیالکوٹ میں ہاؤسنگ سکیمیں ہیں۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

صوبہ بھر میں ڈی ایم جی، پولیس

اور دیگر گروپس کے افسران کی پنجاب میں تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

426: محترمہ فردوس رحمان: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) اس وقت صوبہ بھر میں ڈسٹرکٹ مینجمنٹ گروپ، پولیس سروسز اور دیگر وفاقی سروسز کے کون کون سے افسران کتنے عرصے سے تعینات چلے آ رہے ہیں۔ ایسے تمام افسران کے نام بشمول عہدہ جات کی تفصیلات فراہم فرمائیں؟
- (ب) کیا یہ درست ہے کہ وضع کردہ قواعد و ضوابط کی روح سے کسی بھی عہدے پر وفاقی کیڈر کے حامل افسران ڈی ایم جی، او ایم جی، پی ایس پی و دیگر کیڈرز کے بیک وقت پانچ سال سے زائد تعینات نہیں کئے جاسکتے؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ ہذا اور اس کے ذیلی محکمہ جات میں وفاقی سروسز کے افسران اہم عہدہ جات پر پانچ سال سے زائد کی ملازمت کا عرصہ گزار چکے ہیں؟
- (د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا محکمہ ہذا ایسے تمام افسران جو پانچ سال سے زائد عرصہ سے صوبہ میں کام کر رہے ہیں ان کو واپس وفاق میں بھیجنے کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

- (الف) تفصیل افسران پرچہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) جی، ہاں! یہ بات درست ہے کہ عام طور پر وفاقی کیڈر کے افسران ایک خاص مدت سے زائد ایک عہدے پر تعینات نہیں رہ سکتے اور اس کے لئے rotation policy کو follow کیا جاتا ہے۔ مزید برآں یہ کہ حکومت پنجاب کو ٹرانسفر پالیسی کے تحت کسی بھی سرکاری ملازم کو مندرجہ ذیل وجوہات کی بناء پر ٹرانسفر کیا جاتا ہے:

- (1) کسی ہارڈ پوسٹنگ سیشن پر مقررہ مدت کی تکمیل پر
 - (2) کسی مخصوص سیشن پر تین سال کی مدت مکمل ہونے پر
 - (3) ہمدردانہ وجوہات پر
 - (4) انضباطی وجوہات پر
 - (5) ترقی یا تزیلی کی وجہ سے
 - (6) انتظامی ضروریات کے تحت
 - (7) کسی آفیسر / ملازم اگر وہ سپیشل رپورٹ کے تحت ہونہ ٹرانسفر کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی استحقاقیہ رخصت دی جاسکتی ہے۔ ماسوائے مجاز اتھارٹی کی اجازت کے جس نے سپیشل رپورٹ پر ڈالا ہو۔
- (ج) جی، ہاں! یہ بات درست ہے کہ وفاقی سروسز کے افسران اہم عہدہ جات پر پانچ سال سے زائد کی ملازمت کا عرصہ گزار چکے ہیں۔
- (د) وفاقی سروسز کے افسران کی ٹرانسفر اور پوسٹنگ کے لئے rotation policy کو follow کیا جاتا ہے وفاقی افسران rotation policy کے مطابق ہی تمام صوبوں میں تعینات ہوتے ہیں جیسے ہی ایک افسر اپنی مدت پوری کرتا ہے وفاقی حکومت اس کو صوبے سے ٹرانسفر کر دیتی ہے۔

محکمہ انٹی کرپشن ریجن فیصل آباد میں دفاتر،

گاڑیوں کی تعداد اور افسران کے استعمال میں گاڑیوں سے متعلقہ تفصیلات

713: محترمہ خالدہ منصور: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) محکمہ انٹی کرپشن ریجن فیصل آباد کے کل کتنے دفاتر کہاں کہاں واقع ہیں؟
- (ب) ان میں کتنے ملازمین کے خلاف یکم جنوری 2016 سے یکم جون 2019 تک رشوت وصول کرنے کی شکایت وصول ہوئیں؟
- (ج) کتنے ملازمین کے خلاف شکایت درست پائی گئیں اور کتنے ملازمین کے خلاف محکمہ کارروائی کی گئی، کس کس ملازم کو سزا اور جرمانہ کیا گیا۔ ان ملازمین کا عہدہ اور گریڈ کی مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(د) محکمہ ہذا کے پاس کل کتنی گاڑیاں ہیں یہ گاڑیاں کس کس ماڈل کی ہیں اور یہ کن کن آفیسرز کے زیر استعمال ہیں؟

(ه) ان گاڑیوں پر پٹرول اور maintenance کی مد میں 2017 تا 2019 کے دوران کل کتنا خرچہ ہوا۔ مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) محکمہ انٹی کرپشن ریجن فیصل آباد میں کل چھ دفاتر کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل پرچم (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان میں 7387 ملازمین کے خلاف یکم جنوری 2016 سے یکم جون 2019 تک رشوت وصول کرنے کی شکایت وصول ہوئیں۔

(ج) 2279 ملازمین کے خلاف شکایت درست پائی گئیں اور 90 ملازمین کے خلاف محکمہ کارروائی کی گئی۔ جن میں پانچ ملازمین کو سزا اور جرمانہ مبلغ -/1255000 روپے کیا گیا۔ ان ملازمین کا عہدہ اور گریڈ کی مکمل تفصیل پرچم (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) محکمہ ہذا کے پاس کل پندرہ عدد گاڑیاں ہیں تفصیل ماڈل اور کن کن آفیسرز کے زیر استعمال ہیں ان کی تفصیل ہمراہ پرچم (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ه) محکمہ انٹی کرپشن فیصل آباد ریجن فیصل آباد کی گاڑیوں میں پٹرول کی مد میں مالی سال 2017 تا 2019 مبلغ -/6296089 کی مد میں مالی سال 2017 تا 2019 مبلغ -/1642797 روپے خرچ ہوئے مکمل تفصیل پرچم (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ میں کمشنرز اور ڈی سی آفس میں

تنصیب کردہ انٹرکٹڈ لیشنز کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

771: محترمہ فردوس رعنا: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈپٹی کمشنر اور کمشنر صاحبان اپنے دفتر اور گھروں میں کتنے اے سی لگا سکتے ہیں اور کس قاعدہ کے تحت لگا سکتے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ڈپٹی کمشنر اور کمشنر صاحبان کے گھروں اور دفاتر میں 20/20 اے سی لگے ہوئے ہوتے ہیں جو دن رات چلتے رہتے ہیں اسی طرح ان کے دفاتر میں جو پنکھے اور لائٹ تمام جگہوں پر دن رات چلتے رہتے ہیں خاص کر واش روم، ری ٹائرنگ رومز اور اس طرح کے دیگر رومز میں لائٹس اور پنکھے مع اے سی بغیر ضرورت چلتے رہتے ہیں جس سے خزانہ سرکار پر غیر ضروری بوجھ پڑتا ہے؟

(ج) کیا حکومت ایسے غیر ضروری غیر اخلاقی اور فضول خرچی پر قابو پانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(د) صوبہ بھر کے تمام اضلاع اور ڈویژنل کمشنر کے گھر اور دفاتر کے بجلی کے اخراجات کی تفصیل یکم جنوری 2019 سے آج تک کی پیش کی جائے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) ڈپٹی کمشنر اور کمشنر صاحبان کے دفاتر اور گھروں میں اے سی کی تعداد کا تعین بلڈنگ کی ہیٹ / ڈھانچہ کے مطابق کیا جاتا ہے۔

(ب) سوال میں درج کی گئی اے سی کی تعداد درست نہ ہے۔ متعلقہ کمشنرز / ڈپٹی کمشنرز صاحبان سے رپورٹ طلب کی گئی جس کی تفصیل (تتمہ الف اور ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ تمام دفاتر میں متعلقہ چوکیدار اور دوسرا سٹاف اس کا پابند ہوتا ہے کہ وہ آفیسران کی غیر موجودگی میں غیر ضروری لائٹس اور اے سی بند رکھے۔

(ج) حکومت نہ صرف بجلی کے اخراجات بلکہ تمام غیر ضروری اخراجات کو کم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اس حوالے سے حکومت پنجاب ایس اینڈ جی اے ڈی نے

بذریعہ سرکلر لیٹر (No.SO(W-I)S&GAD/CT/11-1/97(P-III)

6-04-2019 تتمہ (ج) اور فنانس ڈیپارٹمنٹ نے سرکلر نمبر No.FD.SO

44-4/2016 (Goods) بتاریخ 09.08.2019 تتمہ (د) کے تحت خصوصی

ہدایات جاری کر رکھی ہیں۔

(د) بجلی کے بلوں کی مد میں دفاتر نے جو اخراجات کئے وہ درج ذیل ہیں:

نمبر شمار نام دفتر کل اخراجات تفصیل

نمبر شمار	نام دفتر	کل اخراجات	تفصیل
1	9 ڈویژنل کمشنرز	15,056,498 /-	تمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
2	36 ڈپٹی کمشنرز	47,313,920 /-	تمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

تحریک استحقاق

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب سپیکر: اب ہم تحریک استحقاق لیتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق نمبر 26 خواجہ محمد وسیم کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس تحریک استحقاق کو pending کیا جاتا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

سیدہ میمنت محسن: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

صوبہ میں غیر معیاری ایندھن کی وجہ سے لوگوں کو پریشانی کا سامنا

سیدہ میمنت محسن: جناب سپیکر! فیض احمد فیض نے کہا ہے کہ:

جنوں میں جتنی بھی گزری بے کار گزری ہے

گرچہ دل پہ خرابی ہزار گزری ہے

جناب سپیکر! میں آج آپ کو اس جنوں کے بارے میں نہیں بتانا چاہتی جس کی وجہ سے

ہم جیسے بہت سارے لوگ صحافت میں آئے کیونکہ وہ جنوں جو جنوں تھا اس کے بارے میں صرف

بہادر شاہ ظفر کی ایک بات کروں گی:

بات کرنی مجھے مشکل کبھی ایسی تو نہ تھی
جیسی اب ہے تیری محفل کبھی ایسی تو نہ تھی
(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! پھر میں اس جنوں کے بارے میں بھی بات نہیں کروں گی جس کی وجہ سے
مجھ جیسے لوگ اپنے آبائی گھر کئی سال پہلے کمیونٹی ورک کرنے گئے کہ شاید ان لاچاروں کی زندگیاں
بدل جائیں گی، میں اس جنوں کے بارے میں بھی بات نہیں کروں گی جس کی وجہ سے مجھ جیسے کچھ
لوگوں نے پچھلے سال الیکشن میں آزاد امیدوار بن کر الیکشن لڑا۔

جناب سپیکر! میں آج اس جنوں کی بات نہیں کرنا چاہتی لیکن ”دل پہ خرابی ہزار گزری
ہے“ اور ہم آج اس صوبے میں رہتے ہیں جہاں سانس لینا مشکل ہے This is a national
emergency ہم میں سے کسی نے اس پر بات نہیں کی، ہمیں بتایا گیا ہے کہ پنجاب اسمبلی میں
9۔ جنوری 2020 کو ماحولیات اور ماحول کے تحفظ کے بارے میں بات ہوگی۔

جناب سپیکر! میں آج اس پر لوگوں کی تھوڑی سی attention دلوانا چاہتی ہوں تاکہ اس
دن ہمارے پاس جواب ہو۔

I hope you will excuse me if I say this in English
because I've prepared this report in English. The
substandard fuel that is being used in the Punjab
province, Mr Speaker, is the main culprit in causing
this health emergency. The Environment Protection
Department of Government of the Punjab is not doing
its work, Mr Speaker and Punjab's Environmental
Quality Standards say that during the smog season.

جناب سپیکر! جو آج کل اس وقت ہم پر طاری ہے

We would see a daily average value frequently
exceeding 200 micrograms per cubic meter of the
volume of air. This is extremely dangerous for our
health

جناب سپیکر! یہ غریب اور امیر میں امتیاز نہیں کرتا، یہ بچوں، بڑوں اور بوڑھوں میں امتیاز نہیں کرتا بلکہ یہ سب کے لئے زہر ہے۔

Why are we not even talking about the health hazards?

Not just respiratory issues but we are also talking about heart disease, cancer, genetic problems. Our fuel quality is amongst the worst in the world, Mr Speaker.

Substandard diesel and petrol are the main culprits in Punjab's air pollution.

جناب سپیکر! بھٹیاں تے جھڑے بے چارے مزدور نہیں، جھڑے اپنی فصلیں ساڑ دے نہیں اوہناں تے حکومت قدغناں لگا کے چپ کرالیندی اے لیکن اوہناں داں تے دس فیصد قصور نہیں اے بلکہ

43 percent is of fuel quality and until we meet international standards we will not improve this. The Prime Minister has said that we will meet Euro 4 Standards.

Those are insufficient. Mr Speaker, we have to meet Euro 6 Standards and something has to be done about this.

جناب سپیکر! میں آپ کو ایک مثال دیتی ہوں کہ جب ایران میں 146 کوالٹی ہوتی ہے تو وہ سکول بند کر دیتے ہیں، دہلی میں بھی یہی ہوتا ہے لیکن لاہور میں یہ 200 سے زیادہ ہے اور ہمارے بچے سکولوں میں جا رہے ہیں اور ہمارے پاس کوئی پالیسی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے امید کرتی ہوں کہ جب 9- جنوری 2020 کو ایوان میں تحفظ ماحول پر بات ہو تو متعلقہ وزیر اور متعلقہ افسران اس کا ضرور جواب دیں گے کہ اس بارے میں Environment Protection Department Punjab Government نے کیا سوچا ہے۔ آپ کی بڑی مہربانی۔

جناب سپیکر: آپ کی بات ٹھیک ہے واقعی یہ alarming issue ہے اس پر کام ہو رہا ہے انشاء اللہ 9 جنوری کو اس پر پالیسی بھی دیں گے اور اس پر بات بھی ہوگی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں اس میں ایک اضافہ کرنا چاہوں گا۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جناب سپیکر! شاید محترمہ کے نوٹس میں یہ بات نہیں ہے یا ان سے درگزر ہوئی ہوگی کہ چند دن پہلے وزیر اعظم لاہور میں Euro 5 کے حوالے سے پریس کانفرنس کر کے گئے ہیں اور اس پر already حکومت کا concern موجود ہے اور ہم اس پر کام کر رہے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

سیدہ میمنت محسن: جناب سپیکر! اس حوالے سے جو پہلے کام ہوئے تھے وہ reverse ہو چکے ہیں، میں چاہوں گی کہ رضوان صاحب یہاں ایوان میں آکر بطور Environment Minister اس کا جواب دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! ہم اس بارے میں general discussion رکھ سکتے ہیں اور ہمیں اس میں کوئی problem نہیں ہے۔

سیدہ میمنت محسن: جناب سپیکر! اس بارے میں general discussion ضرور رکھیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میری colleague سیدہ میمنت محسن نے ابھی فیض احمد فیض کا ایک شعر پڑھا ہے کہ:

جنوں میں جتنی بھی گزری ہے بے کار گزری ہے

اگرچہ دل پہ خرابی ہزار گزری ہے

جناب سپیکر! فیض احمد فیض کا ایک شعر یہ بھی ہے کہ:
نہ گل کھلے ہیں نہ اُن سے ملے نہ مے پی ہے
عجب رنگ میں اب کے بہار گزری ہے

سیدہ مہمنت محسن! آپ نے بہت اچھی بات کی ہے لیکن اتنے زیادہ اجلاس گزر جانے کے بعد آج آپ نے پہلی دفعہ خطاب فرمایا ہے تو آپ جب نہیں آئیں تو اندازہ کریں کہ:
"عجب رنگ میں اب کے بہار گزری ہے۔" (قیقے)

تحریک التوائے کار

جناب سپیکر: چلیں، مشاعرہ کسی اور دن رکھ لیں گے۔ اب ہم تحریک التوائے کار لیتے ہیں۔
محترمہ خدیجہ عمر کی تحریک التوائے کار نمبر 2019/1 ہے۔ محرک نے اپنی تحریک پڑھ دی تھی
لیکن اُس وقت متعلقہ وزیر تشریف فرما نہیں تھے اور اس تحریک التوائے کار کو pending کیا گیا
تھا۔ آج منسٹر صاحب تشریف رکھتے ہیں اور میرا خیال ہے کہ وہ اس تحریک التوائے کار کا جواب
دیں گے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر خوراک (جناب سميع اللہ چودھری): جناب سپیکر! میں فائل ساتھ نہیں لاسکا کیونکہ کہیں اور
سے سیدھا اجلاس میں آیا ہوں۔ اس کی فائل میرے دفتر میں پڑی ہوئی ہے لہذا میں گزارش کروں
گا کہ اس تحریک التوائے کار کو کل تک کے لئے pending فرمادیں اور میں کل اس کا جواب دے
دوں گا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے
کار نمبر 2019/18 محترمہ راحیلہ نعیم کی ہے۔ یہ تحریک التوائے کار پڑھی جا چکی ہے اور اس کا
جواب وزیر ٹرانسپورٹ جناب محمد جہانزیب خان کھچی نے دینا ہے۔ منسٹر صاحب!۔۔ موجود نہیں
ہیں تو اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 2019/24
محترمہ سیمابہ طاہر کی ہے۔ یہ تحریک التوائے کار پڑھی جا چکی ہے اور اس کا جواب آتا تھا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ تحریک التوائے کار already dispose of ہو چکی ہے اور میں نے اس کا جواب دے دیا تھا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب دیا جا چکا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 28/2019 محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں تو اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 71/2019 چودھری اشرف علی کی ہے۔ یہ تحریک التوائے کار پڑھی جا چکی ہے اور اس کا جواب وزیر صنعت میاں محمد اسلم اقبال نے دینا ہے۔ منسٹر صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 72/2019 بھی چودھری اشرف علی کی ہے۔ یہ تحریک التوائے کار pending ہوئی تھی اور جناب سمیع اللہ چودھری نے اس تحریک التوائے کار کا جواب دینا ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 84/2019 محترمہ نیلم حیات ملک کی ہے۔ یہ تحریک التوائے کار پڑھی جا چکی ہے اور اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا تھا۔ جی، وزیر قانون!

ٹی وی چینلز پر دکھائے جانے والے ڈرامے اور ڈانس سے نئی نسل کے بگاڑ کا اندیشہ
(۔۔۔ جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! محترمہ نیلم حیات ملک نے یہ تحریک التوائے کار پیش کی ہے اور یہ لاہور شہر میں پارکنگ سے متعلق ہے۔ لاہور شہر میں گاڑیوں کی پارکنگ کے حوالے سے واقعی لوٹ مار ہو رہی ہے۔ ہسپتال، پلازے اور مارکیٹ سے گاڑیوں کی پارکنگ کے حوالے سے غنڈہ ٹیکس وصول کیا جا رہا ہے۔ جتنا بڑا مافیاء ہے اتنا زیادہ غنڈہ ٹیکس وصول کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ایک لحاظ سے محترمہ کا concern بالکل درست ہے۔ آپ کو یاد ہو گا کہ لاہور میں پارکنگ کمپنی کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا گیا تھا اور سارے لاہور شہر کی پارکنگ کا انتظام اس کے سپرد کر دیا گیا تھا۔

جناب سپیکر! اس میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ پورے لاہور کی پارکنگ کا انتظام اس کمپنی کے پاس ہے لیکن انہوں نے کہیں بھی نیلام نہیں کیا بلکہ self-collection ہو رہی ہے۔ یہ self-collection بھی ان لوگوں کے ذریعے کروائی جا رہی ہے جو کہ دھاڑی دار ہیں۔

جناب سپیکر! ہم نے چند دن پہلے اس حوالے سے briefing لی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اس کو streamline کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ جدید تقاضوں کے مطابق پارکنگ کا انتظام کیا جائے گا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ فی الحال یہاں پر اس حوالے سے زیادتی ہو رہی ہے اور عوام کو مشکلات کا سامنا ہے۔

جناب سپیکر: چونکہ اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ محترمہ ذکیہ خان! آپ کوئی بات کرنا چاہتی ہیں؟

محترمہ ذکیہ خان: جناب سپیکر! میں environment پر بات کرنا چاہتی ہوں جیسا کہ سیدہ مینمنت محسن نے بتایا ہے کہ یہ بہت serious issue ہے۔ اس حوالے سے ہماری حکومت نے بھی بہت کام کیا تھا۔ جب چاول کی فصل تیار ہوتی ہے تو لوگ مونجی حاصل کرنے کے بعد اس کے کھیت جلا دیتے ہیں کیونکہ انہوں نے اسی زمین میں گندم کاشت کرنی ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! حکومت کو چاہئے کہ کسانوں کو اس حوالے سے incentive دے تاکہ وہ چاول کے کھیت کو جلانے کی بجائے ploughing کریں۔ اسی طرح لاہور شہر کے ارد گرد جو چھوٹی کٹنگ انڈسٹریز چل رہی ہیں ان کو یہاں سے باہر شفٹ کیا جائے۔ جب تک حکومت اپنی ذمہ داری ادا نہیں کرے گی اور ماحول کو بہتر کرنے کے لئے عملی اقدامات نہیں اٹھائے گی تو اس وقت تک ماحول میں بہتری نہیں آئے گی۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ آپ کا پوائنٹ آگیا ہے۔ میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ already اس حوالے سے کافی کام ہو رہا ہے۔ مونجی کی فصل کی پرالی کو fuel کے طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے لہذا اسے کسانوں سے مناسب قیمت پر خریداجائے تاکہ اس کا نقصان نہ ہو، کسانوں کو اس کے بدلے میں cash مل جائے گا اور ماحول بھی بہتر رہے گا۔ حکومت نے اس بابت پلاننگ کی ہوئی ہے اور 9 تاریخ کو اس بارے میں آپ کو brief کیا جائے گا۔

سیدہ میمنت محسن: جناب سپیکر! میں چاہتی ہوں کہ environment کے حوالے سے ایوان میں ایک دن debate رکھیں تاکہ ہم بھی آپ کو تھوڑا سا brief کر سکیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ بے فکر رہیں جو لوگ environment بہتر کرنے کے حوالے سے پالیسی بنا رہے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ آپ کو ان لوگوں میں شامل کراؤں گا۔

سیدہ میمنت محسن: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں ایک چیز مزید عرض کروں گی کہ Consumer has already been charged a tax جو کہ consumer کو نظر نہیں آتا لیکن وہ already tax دے چکا ہے۔ وہ کہاں fritter away ہو گیا اور وہ tax consumer کے اوپر کیوں خرچ نہیں ہوا؟

جناب سپیکر: یہ صرف حکومت کا مسئلہ نہیں بلکہ یہ سب کا مسئلہ ہے اور ہم سب کو مل جل کر اسے ٹھیک کرنا پڑے گا۔ سیدہ میمنت محسن! ہم آپ کو اس کمیٹی کا ممبر بنائیں گے۔ آپ اس بارے میں ذرا مزید home work کر لیں۔

سیدہ میمنت محسن: جناب سپیکر! میں گزارش کروں گی کہ environment پر بحث کے لئے کوئی time fix کر دیں تاکہ ہمارے پاس ایک deadline ہو۔ ہم پریس والے لوگ deadline پر کام کرتے ہیں۔

محترمہ ذکیہ خان: جناب سپیکر! ورلڈ بینک نے environment کے حوالے سے حکومت پنجاب کو ایک بہت بڑی رقم قرض کے طور پر دی ہے اور اگر اس رقم کا صحیح استعمال کرنا شروع کر دیں تو environment میں great improvement ہو سکتی ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ ذکیہ خان! حکومت پنجاب اس بارے میں آگاہ ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ جی، سردار اولیس احمد خان لغاری!

سردار اولیس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! آپ کی بہت مہربانی کہ آپ نے مجھے ٹائم عنایت فرمایا اور میں آپ کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں کہ آپ نے اسی اجلاس کے اندر environment کے اہم مسئلے پر discussion کے وقت کا تعین کیا۔

جناب سپیکر! آج سے دو تین دن پہلے میڈیا کے اندر ایک issue آیا تھا۔ پنجاب حکومت کے ایک وزیر نے بیان دیا تھا کہ جس کی وجہ سے پنجاب کے ایک بہت بڑے خطے کے اندر پبلک کی طرف سے بڑا سخت قسم کا reaction آرہا ہے۔ اُس وزیر کی طرف سے بیان آیا ہے کہ حکومت جنوبی پنجاب صوبہ بنانے سے ہاتھ کھڑے کر چکی ہے۔

جناب سپیکر! ہم نے پہلے بھی ایک گزارش کی تھی کہ جنوبی پنجاب اور بہاولپور کے صوبوں کے جو issues ہیں پاکستان تحریک انصاف خود اس چیز کو پہلے pioneer کر چکی ہوئی ہے اُن issues کے اوپر اس ہاؤس کے اندر ایک debate کے لئے ہم نے in writing بھی ایک درخواست آپ کے دفتر میں پیش کی ہوئی ہے تو اگر اسی اجلاس کے دوران ایک دن اُس پر debate کے لئے بھی تعین کر دیں تاکہ حکومت اور حزب اختلاف کی تمام جماعتیں اس معزز ایوان کے اندر اس معاملے پر بات کر سکیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: اب محترمہ نیلم حیات کی تحریک التوائے کار ہے لیکن جناب فیاض الحسن چوہان!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں سردار اویس احمد خان لغاری سے پہلے بھی یہی بات کرنا چاہتا تھا کہ ہم نے صوبہ جنوبی پنجاب کا وعدہ کیا تھا تو میں اُس حوالے سے سردار اویس احمد خان لغاری کی بات کو second کرتا ہوں کہ اس معاملے پر discussion کے لئے ایک دن مقرر کیا جائے۔ ابھی بھی یہاں سے آوازیں آرہی ہیں اور میں بھی اسے ہمیشہ تخت لاہور کہتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پچھلے پانچ سال بھی میں اسی floor پر چلاتا رہا ہوں کہ دریائے سندھ جسے شیر دریا کہتے ہیں اس کا river erosion میانوالی سے لے کر کشمور تک ہوتا ہے اس میں بھکر، لیہ، مظفر گڑھ، راجن پور اور ڈی جی خان چار اضلاع آتے ہیں۔ دریائے ستلج،

دریائے راوی، دریائے جہلم اور دریائے چناب کے پانچ ایکڑ، دس ایکڑ یا پندرہ ایکڑ زمین کے متاثرین کو میرے ضلع میں زمینیں الاٹ ہو چکی ہیں لیکن دریائے سندھ کے متاثرین کی بات نہیں سنی جاتی۔ میں on the floor of the House آپ سے یہ رولنگ چاہوں گا کہ دریائے سندھ کے دریا برد بے زمین کاشتکاروں کو بھی گزارہ الاؤنس کے طور پر زمینیں الاٹ کی جائیں۔۔۔

(اذانِ مغرب)

پارلیمانی سپیکر ٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! میں عرض کر رہا تھا۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی بات on record آگئی ہے۔ آپ یہ تجویز وزیر قانون کو دیں کیونکہ اس کے لئے وہ forum زیادہ بہتر ہے۔ اب نماز مغرب کے لئے پندرہ منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر وقفہ برائے نماز مغرب)

پندرہ منٹ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(نماز مغرب کے وقفہ کے بعد)

جناب سپیکر 5 بج کر 37 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

سرکاری کارروائی

مسودات قانون

(جو زیر غور لائے گئے)

جناب سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی take up کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر درج ذیل گورنمنٹ بزنس ہے۔

مسودہ قانون (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2019

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2019. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Community Development, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Community Development, be taken into consideration at once."

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں اسے oppose کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: پہلے مجھے پڑھ تو لینے دیں۔ ناں!

There are two Amendments in this motion. The first Amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mian Manazar Hussain Ranjha, Rana Munawar Hussain, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-ur-Rehman, Rana Mashhood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Mr Naseer Ahmad, Mr Ramzan Saddique, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood Babar, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din,

Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-haq, Mr Naveed Ali, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Yousaf, Mr Khalid Mehmood, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Muhammad Jamil, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Zaheer Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Sardar Awais Ahmad Khan Laghari, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Azma Zahid Bokhari, Ms Ishrat Ashraf, Ms Hina Pervaiz Butt, Ms Sania Ashiq Jabeen, Ms Tahia Noon, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Faiza Mushtaq, Ms Bushra Anjum Butt, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan, Ms Rukhsana Kausar, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid.

جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ یہ ترمیم جو ہے Rule 105 کے تحت نہیں آسکتی کیونکہ انہوں نے یہ وقت پر جمع نہیں کروائی اس لئے میری استدعا ہے کہ اس ترمیم کو مسترد کیا جائے۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا کا خیال ہے کہ رولز کے اندر اس کا جو period ہے اس کے اندر یہ ترمیم اسمبلی سیکرٹریٹ میں جمع نہیں کروائی گئیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ یہ ترمیم rule 105 پر پوری اترتی ہے اور rule 105 یہ ہے کہ:

105. Amendments:-

- 1) When a motion that the Bill be taken into consideration has been carried, any member may propose such amendment to the Bill as is within the scope of, and relevant to, the subject matter of the Bill.

جناب سپیکر! اس میں دوسرا rule یہ ہے کہ:

- 2) If a notice of a proposed amendment has not been given two clear days before the day on which the Bill, the relevant Clause or the Schedule is to be considered, any member may object to the moving of the amendment.

جناب سپیکر! جناب محمد بشارت راجا نے اس rule کے تحت object کیا ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ discretion سپیکر صاحب کی ہے اور اسی بل میں پہلے بھی اسی طرح ہوا تھا کہ technicalities کی بناء پر، کیونکہ آج کل تو کورٹس بھی technicalities پر کیسز کے فیصلے نہیں کرتیں وہ بھی میرٹ پر کرتی ہیں۔

محترمہ سنبھل مالک حسین: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کے ممبر ہی بول رہے ہیں پہلے ان کو توبت کر لینے دیں۔ کورم کی نشاندہی کو بعد میں کرتے ہیں یہ آپ کے ممبر ہی بول رہے ہیں۔ جی، جناب محمد وارث شاد!

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ ہم نے یہ تزام سو موافقہ کو جمع کروائیں اور میرے پاس ٹائم بھی لکھا ہوا ہے لہذا آج 3:00 بجے یہ تزام اس کے تحت آئی ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ آپ اس objection کو rule out کریں کیونکہ ہمیں یہ تزام جمع کرائے ہوئے 48 گھنٹے سے زیادہ ہو گئے ہیں۔ اس میں جناب کی discretion بھی ہے اور ہم نے within 48 hours جمع کروائیں جو دو دن بنتے ہیں اس طرح ہم نے requirement بھی پوری کی ہے۔

جناب سپیکر! میں ویسے بھی وزیر قانون کو یہ عرض کروں گا کہ جس طریقے سے ہمیں پہلے بھی اسی لوکل گورنمنٹ اور پنچایت بل پر technicalities کی بنیاد پر روکا گیا تھا اور اُس دن مجھے یاد ہے کہ ہمارا بندہ اتوار کے دن ٹرامیم جمع کرانے گیا تو آپ کے آفس نے کہا کہ آج اتوار ہے آپ سوموار کو آجانا اور سوموار کو صبح 9:00 بجے ہماری ٹرامیم جمع ہو گئیں۔

جناب سپیکر! یہاں جناب محمد بشارت راجا سے decide بھی ہو گیا تھا کہ ہم objection نہیں کریں گے لیکن جب اتنا بڑا بل جس کے 58 ہزار public کے representative تھے ان کو ذبح کیا جا رہا تھا اور ٹرامیم بھی proper طریقے سے نہیں سنی گئیں۔ میں آپ کے سامنے عرض کروں گا کہ آج آپ ان کا objection rule out کریں اور ہمیں allow کریں۔ ان کے پاس ویسے بھی majority ہے وہ majority سے ہماری ٹرامیم کو kill کر لیں گے لیکن اس طرح سے technical ground پر ہمیں knockout نہ کیا جائے، آپ کی مہربانی۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ جس طرح جناب محمد وارث شاد فرما رہے ہیں کہ ہم technical grounds پر کر رہے ہیں تو آپ کی نااہلی کو چھپانے کے لئے ہم condone کیوں کرتے رہیں؟
(نعرہ ہائے تحسین)

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! یہ نااہلی والی بات نہیں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! میری بات سنیں۔ جب آپ بات کر رہے تھے تو کیا وہاں سے کوئی بولا تھا؟ جب وہاں سے کوئی نہیں بولا، میں نے آپ کو بات کرنے دی اور اب آپ کا پورا پوائنٹ آگیا ہے۔ آپ تشریف رکھیں اور وزیر قانون کو بات کرنے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ رولز کے مطابق یہ ترامیم نہیں دی گئیں اور یہ ہمارا right ہے کہ ہم یہ point out کریں کہ یہ ترامیم رولز کے مطابق نہیں ہیں۔ اب یہ کہنا کہ اس کو condone کر دیا جائے۔۔۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں condonation کی بات ہی نہیں کر رہا میں تو سپیکر صاحب کی discretion کی بات کر رہا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ آپ کی discretion کی بات کر رہے ہیں۔ اگر وہ یہ کہیں گے کہ آپ اپنی discretion استعمال کرتے ہوئے اسے allow کریں تو اس معزز ایوان کی اکثریت یہ کہے گی کہ آپ وہ discretion ہمارے حق میں استعمال کریں جو قانون کے مطابق بھی بنتی ہے، اُن کے لئے تو قانون کے مطابق بنتی ہی نہیں ہے۔ اگر ان کو اتنی sincerity تھی تو جس دن ہم نے یہ Bills lay کئے تھے تو اس کے بعد یہ کسی دن بھی آکر ترامیم دے سکتے تھے۔ یہ کیوں آخری دن کا انتظار کرتے ہیں؟ جب اپنی نااہلی سامنے آتی ہے تو پھر کہتے ہیں کہ ہمیں تو پتا ہی نہیں چلا یہ 48 گھنٹے اس وقت پورے ہوئے ہیں۔ یہ اس وقت کی بات نہیں ہے بلکہ جب سے آپ کی ترامیم آئی ہیں یہ ٹائم اس وقت سے count ہو گا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ چونکہ یہ رولز کے مطابق نہیں ہے اس لئے میری آپ سے استدعا ہوگی کہ بل کو take up کیا جائے۔

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! میں نے دوبارہ ابھی چیک کیا ہے میرے پاس اس کی date ہے۔ آپ لیٹ ہو گئے ہیں جب یہ بل lay ہوا تھا تو آپ کو clear days بھی دیئے گئے تھے لیکن آپ نے کچھ نہیں کیا اس لئے یہ discretion آپ کے حق میں استعمال نہیں ہو سکتی۔ چونکہ آپ کی بات valid نہیں ہے لہذا میں اس کو reject کر رہا ہوں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! پھر ہم واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف واک آؤٹ کر کے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That Punjab Local Government (Amendment) Bill
2019 be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill
Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration.
Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

کورم کی نشاندہی

جناب محمد وارث شاہ: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

مسودہ قانون (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2019

(--- جاری)

CLAUSE 3

MR SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration.

There is an amendment in it. The amendment is from: Mr Tanveer
Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan
Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar,
Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mian Manazar
Hussain Ranjha, Rana Munawar Hussain, Mr Muhammad Waris Shad,
Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan,

Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-ur-Rehman, Rana Mashhood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Mr Naseer Ahmad, Mr Ramzan Saddique, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood Babar, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Mr Naveed Ali, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Yousaf, Mr Khalid Mehmood, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Muhammad Jamil, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Zaheer Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Sardar Awais Ahmad Khan Laghari, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Azma Zahid Bokhari, Ms Ishrat Ashraf, Ms Hina Pervaiz Butt, Ms Sania Ashiq Jabeen, Ms Tahia Noon, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Faiza Mushtaq, Ms Bushra Anjum Butt, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneez Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan, Ms Rukhsana Kausar, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali And Ms Shazia Abid. Any mover may move it. Since there is no mover.

Now, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 4 to 11

MR SPEAKER: Now, Clauses 4 to 11 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 4 to 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 12

MR SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mian Manazar Hussain Ranjha, Rana Munawar Hussain, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-ur-Rehman, Rana Mashhood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Mr Naseer Ahmad, Mr Ramzan Saddique, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood Babar, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Mr Naveed Ali, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Yousaf, Mr Khalid Mehmood, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Muhammad Jamil, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Zaheer Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Sardar Awais Ahmad Khan Laghari, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Azma

Zahid Bokhari, Ms Ishrat Ashraf, Ms Hina Pervaiz Butt, Ms Sania Ashiq Jabeen, Ms Tahia Noon, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Faiza Mushtaq, Ms Bushra Anjum Butt, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneez Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan, Ms Rukhsana Kausar, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali And Ms Shazia Abid. Any mover may move it. Since there is no mover.

Now, the question is:

"That Clause 12 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 13 to 15

MR SPEAKER: Now, Clauses 13 to 15 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 13 to 15 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 16

MR SPEAKER: Now, Clause 16 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mian Manazar Hussain Ranjha, Rana Munawar Hussain, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-ur-Rehman,

Rana Mashhood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Mr Naseer Ahmad, Mr Ramzan Saddique, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood Babar, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Mr Naveed Ali, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Yousaf, Mr Khalid Mehmood, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Muhammad Jamil, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Zaheer Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Sardar Awais Ahmad Khan Laghari, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Azma Zahid Bokhari, Ms Ishrat Ashraf, Ms Hina Pervaiz Butt, Ms Sania Ashiq Jabeen, Ms Tahia Noon, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Faiza Mushtaq, Ms Bushra Anjum Butt, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan, Ms Rukhsana Kausar, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali And Ms Shazia Abid. Any mover may move it. Since there is no mover.

Now, the question is:

"That Clause 16 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 17 to 20

MR SPEAKER: Now, Clauses 17 to 20 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 17 to 20 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 21

MR SPEAKER: Now, Clause 21 of the Bill is under consideration.

There is an amendment in it. The amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mian Manazar Hussain Ranjha, Rana Munawar Hussain, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-ur-Rehman, Rana Mashhood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Mr Naseer Ahmad, Mr Ramzan Saddique, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood Babar, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-Ul-Haq, Mr Naveed Ali, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Yousaf, Mr Khalid Mehmood, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Muhammad Jamil, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Zaheer Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Sardar Awais Ahmad Khan Laghari, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Azma Zahid Bokhari, Ms Ishrat Ashraf, Ms Hina Pervaiz Butt, Ms Sania Ashiq Jabeen, Ms Tahia Noon, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Faiza Mushtaq, Ms Bushra Anjum Butt,

Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan, Ms Rukhsana Kausar, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid. Any mover may move it. Since there is no mover.

Now, the question is:

"That Clause 21 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 22 to 25

MR SPEAKER: Now, Clauses 22 to 25 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 22 to 25 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 26

MR SPEAKER: Now, Clause 26 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mian Manazar Hussain Ranjha, Rana Munawar Hussain, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja Ur Rehman, Rana Mashhood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Mr Naseer Ahmad, Mr Ramzan

Saddique, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood Babar, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Mr Naveed Ali, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Yousaf, Mr Khalid Mehmood, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Muhammad Jamil, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Zaheer Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Sardar Awais Ahmad Khan Laghari, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Azma Zahid Bokhari, Ms Ishrat Ashraf, Ms Hina Pervaiz Butt, Ms Sania Ashiq Jabeen, Ms Tahia Noon, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Faiza Mushtaq, Ms Bushra Anjum Butt, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneez Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan, Ms Rukhsana Kausar, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid. Any mover may move it. Since there is no mover.

Now, the question is:

"That Clause 26 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 27 to 47

MR SPEAKER: Now, Clauses 27 to 47 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 27 to 47 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2019, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2019, be passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2019, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

مسودہ قانون پروبیشن اینڈ پیرول سروس پنجاب 2019

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Probation and Parole Service Bill 2019. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Probation and Parole Service Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Home, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Probation and Parole Service Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Home, be taken into consideration at once."

There are two Amendments in this motion. First amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja Ur Rehman, Rana Mashhood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Khalid

Mehmood Babar, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Ishrat Ashraf, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan, Ms Rukhsana Kausar, Khawaja Sulman Rafiq, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid. Any mover may move it. Since there is no mover so, it is taken as withdrawn.

Second amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-ur-Rehman, Rana Mashhood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Khalid Mehmood Babar, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Ishrat Ashraf, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima,

Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan, Ms Rukhsana Kausar, Khawaja Sulman Rafiq, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

Since there is no mover so it is taken as withdrawn.

Now, the question is:

"That the Punjab Probation and Parole Service Bill
2019 be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 to 5

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 to 5 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 3 to 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-ur-Rehman, Rana Mashhood Ahmad Khan, Malik Muhammad

Waheed, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Khalid Mehmood Babar, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Ishrat Ashraf, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan, Ms Rukhsana Kausar, Khawaja Sulman Rafiq, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid. Any mover may move it. Since there is no mover. It is taken as withdrawn.

Now, the question is:

That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 7 to 10

MR SPEAKER: Now, Clauses 7 to 10 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 7 to 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 11

MR SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-ur-Rehman, Rana Mashhood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Khalid Mehmood Babar, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Ishrat Ashraf, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan, Ms Rukhsana Kausar, Khawaja Sulman Rafiq, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid. Any mover may move it. Since there is no mover. It is taken as withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 12 to 22

MR SPEAKER: Now, Clauses 12 to 22 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 12 to 22 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Probation and Parole Service Bill
2019, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Probation and Parole Service Bill
2019, be passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Probation and Parole Service Bill
2019, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

مسودہ قانون (ترمیم) دیہی پنچائیتیں اور نیبرہڈ کونسلیں پنجاب 2019

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Village Panchayats and Neighborhood Councils (Amendment) Bill 2019. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Village Panchayats and
Neighborhood Councils (Amendment) Bill 2019, as
recommended by the Standing Committee on Local
Government and Community Development, be taken
into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Village Panchayats and
Neighborhood Councils (Amendment) Bill 2019, as
recommended by the Standing Committee on Local
Government and Community Development, be taken
into consideration at once."

There are two Amendments in this motion. First amendment is
from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah
Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal

Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-ur-Rehman, Rana Mashhood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Malik Nadeem Kamran, Mr Khalid Mehmood Babar, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Ishrat Ashraf, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneez Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid. Any mover may move it. Since there is no mover. It is taken as withdrawn.

Second amendment in from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja Ur Rehman, Rana Mashhood Ahmad Khan, Malik Muhammad

Waheed, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo-ud- Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Malik Nadeem Kamran, Mr Khalid Mehmood Babar, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Ishrat Ashraf, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid. Any mover may move it. Since there is no mover. It is also taken as withdrawn.

Now, the question is:

"That Punjab Village Panchayats and Neighborhood Councils (Amendment) Bill 2019 be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it.

The amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik,

Mr Muhammad Waris Shad, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-ur-Rehman, Rana Mashhood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Malik Nadeem Kamran, Mr Khalid Mehmood Babar, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Ishrat Ashraf, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneez Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid. Any mover may move it. Since there is no mover. It is taken as withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it.

The amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali,

Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-ur-Rehman, Rana Mashhood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Malik Nadeem Kamran, Mr Khalid Mehmood Babar, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Ishrat Ashraf, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneez Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid. Any mover may move it. Since there is no mover. It is taken as withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it.

The amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-ur-Rehman, Rana Mashhood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Malik Nadeem Kamran, Mr Khalid Mehmood Babar, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Ishrat Ashraf, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid. Any mover may move it. Since there is no mover. It is taken as withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it.

The amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-ur-Rehman, Rana Mashhood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Malik Nadeem Kamran, Mr Khalid Mehmood Babar, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Ishrat Ashraf, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid. Any mover may move it. Since there is no mover. It is taken as withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 6 to 8

MR SPEAKER: Now, Clauses 6 to 8 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 6 to 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 9

MR SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it.

The amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-ur-Rehman, Rana Mashhood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Malik Nadeem Kamran, Mr Khalid Mehmood Babar, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada,

Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Ishrat Ashraf, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid. Any mover may move it. Since there is no mover. It is taken as withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 10 to 22

MR SPEAKER: Now, Clauses 10 to 22 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 10 to 22 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Village Panchayats and
Neighborhood Councils (Amendment) Bill 2019, be
passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Village Panchayats and
Neighborhood Councils (Amendment) Bill 2019, be
passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Village Panchayats and
Neighborhood Councils (Amendment) Bill 2019, be
passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

زیر وار نوٹس

(کوئی زیر وار نوٹس پیش نہ ہوا)

جناب سپیکر: جی، اب ہم زیر وار نوٹس شروع کرتے ہیں۔ پہلا زیر وار نوٹس نمبر 92 جناب بابر حسین عابد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس زیر وار نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیر وار نمبر 93 بھی جناب بابر حسین عابد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس زیر وار نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہوا لہذا اب اجلاس انشاء اللہ کل بروز جمعرات 19- دسمبر 2019 سے پہر 3:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔



سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2019

جمعرات، 19- دسمبر 2019

(یوم انجیس، 21- ربیع الثانی 1441ھ)

سترہویں اسمبلی: سترہواں اجلاس

جلد 17 : شماره 2

99

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 19- دسمبر 2019

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

درج ذیل رپورٹیں ایوان کی میز پر رکھیں گے:

ایک وزیر

(i) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی لاہور اور ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ

حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس کی مئی 2003 سے جون 2008 کے عرصہ تک کی سچل آڈٹ رپورٹ برائے سال 2016-17

(ii) ایم، اے جوہر ٹاؤن ہاؤسنگ سکیم، ایل ڈی اے، لاہور اور ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای ڈیپارٹمنٹ، حکومت پنجاب کی سچل آڈٹ رپورٹ برائے سال 2016-17

نوٹ: درج بالا آڈٹ رپورٹوں کی نقول مورخہ 29- نومبر 2019 کو پہلے ہی فراہم کر دی گئی ہیں۔

101

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا سترہواں اجلاس

جمعرات، 19- دسمبر 2019

(یوم النہیس، 21- ربیع الثانی 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیئر زلاہور میں سہ پہر 3 بج کر 58 منٹ پر زیر صدارت

جناب چیئر مین میاں شفیق محمد منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مَنْ

كَانَ يُرِيدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللَّهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا بَصِيرًا ﴿١٣٤﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا

قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ أَوَالِدَافِ

وَالْأَقْرَبِينَ إِنْ يَكُنْ غَنِيًّا أَوْ فَقِيرًا فَاللَّهُ أُولَىٰ بِهِمَا فَاذْكُرُوا

فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوَىٰ أَنْ تَعْدِلُوا وَإِنْ تَلَوْا أَوْ نَعِصُوا

فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ﴿١٣٥﴾

سورة النساء آیات 134 تا 135

جو شخص دنیا (میں عملوں) کی جزاء کا طالب ہو تو اللہ کے پاس دنیا اور آخرت (دونوں) کے لئے اجر (موجود) ہیں۔

اور اللہ سنا دیکھتا ہے (134) اے ایمان والو! انصاف پر قائم رہو اور اللہ کے لئے سچی گواہی دو خواہ (اس میں)

تمہارا یا تمہارے ماں باپ اور رشتہ داروں کا نقصان ہی ہو۔ اگر کوئی امیر ہے یا فقیر تو اللہ ان کا خیر خواہ ہے۔ تو تم

خواہش نفس کے پیچھے چل کر عدل کو نہ چھوڑ دینا۔ اگر تم پیچیدار شہادت دو گے یا (شہادت سے) بچنا چاہو گے تو (جان

رکھو) اللہ تمہارے سب کاموں سے واقف ہے (135) وما علینا الا البلاغ

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

ادھر بھی کوئی ابر رحمت کا چھینٹا
 ادھر بھی نظر بے سہاروں کے والی
 نگاہوں میں ہے تیری بخشش کا عالم
 کھڑے ہیں تیرے در پہ تیرے سوا
 ہمیں پھر عطا ہو جلال ابوزر
 ہمیں پھر عنایت ہو شان بلالی
 دکتے رہیں تیرے گنبد کے جلوے
 سلامت رہے تیرے روضے کی جالی
 جہاں سے ملی تھی بومیری کو چادر
 جہاں کیف ساماں تھی روح غزالی
 وہاں لے کر آیا ہوں کلیوں کے گجرے
 وہاں لے کے پہنچا ہوں پھولوں کی ڈالی

جناب چیئرمین: اب ہم وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔۔۔

تعزیت

معزز ممبر جناب منیر مسیح کی وفات پر

اظہار افسوس کے لئے ایوان میں ایک منٹ کے لئے خاموشی

جناب طارق مسیح گل: جناب چیئرمین! ہمارے بھائی جناب منیر مسیح کھوکھر خداوند کو پیارے ہو چکے ہیں چونکہ وہ اس مقدس ایوان کے ممبر تھے جو اس جہان فانی سے کوچ کر گئے ہیں تو ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔ اگر آپ کہیں تو میں خود کر لوں گا نہیں تو قاری صاحب سے کہیں جیسے بھی ہو دعا ہونی چاہئے۔ اگر ایک منٹ کی خاموشی اختیار کی جائے thank you very much اور اس کے ساتھ دعا کی جائے۔ دوسری بات میں یہ معذرت کے ساتھ کرتا ہوں کہ ہمارا کرسمس کا۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے منیر مسیح کھوکھر کی وفات پر ہاؤس میں ایک منٹ کی خاموشی اختیار کی جائے۔

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! ہمیں ان سے ہمدردی ہے اور میرا خیال ہے کہ ہم ایک منٹ کی خاموشی کھڑے ہو کر کر سکتے ہیں جبکہ دعا تو معزز ممبر مانگ سکتے ہیں جس کا انہیں حق ہے۔

جناب چیئرمین: جی، کھڑے ہو کر ایک منٹ کی خاموشی اختیار کی جائے۔

(اس مرحلہ پر معزز ایوان میں موجود ممبران آنجہانی جناب منیر مسیح کھوکھر (ایم پی اے)

کے اس دنیائے فانی سے کوچ کرنے پر اظہار افسوس کی خاطر ایک منٹ کے لئے

کھڑے ہو گئے۔ بعد ازاں جناب طارق مسیح گل نے آنجہانی کے لئے دعا کی)

سوالات

(محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب چیئر مین: اب ہم وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 1663 ملک محمد احمد خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1205 چودھری افتخار حسین چھپھر کا ہے۔۔۔

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئر مین! وہ اسمبلی میں آئے ہوئے ہیں تو تھوڑی دیر میں معزز ایوان میں آجاتے ہیں اس لئے اس سوال کو pending کر دیں۔

جناب چیئر مین: جی، ٹھیک ہے۔ وقفہ سوالات کے دوران اگر آگئے تو اس سوال کو take up کر لیا جائے گا۔ اگلا سوال نمبر 1388 جناب علی عباس خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔ محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئر مین! شکریہ۔ سوال نمبر 1724 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئر مین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: میاں غلام نبی پارک مسلم آباد

فتح گڑھ میں سیوریج سسٹم سے متعلقہ تفصیلات

* 1724: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ علاقہ میاں غلام نبی پارک مسلم آباد فتح گڑھ لاہور میں مسجد سیدنا صدیق اکبرؓ کے بالمقابل سیوریج سسٹم اکثر بند اور خراب ہے؟

- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سیوریج سسٹم بند اور گٹروں کے اوور فلو ہونے کی وجہ سے گلیوں میں پانی کھڑا ہو جاتا ہے؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ گلیوں میں گندہ پانی کھڑا ہونے کی وجہ سے لوگ مختلف بیماریوں اور ذہنی اذیت کا شکار ہو گئے ہیں؟
- (د) کیا حکومت میاں غلام نبی پارک میں نیا سیوریج سسٹم ڈالنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کمب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟
- پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیور مسعود):
- (الف) یہ درست نہیں ہے کہ علاقہ میاں غلام نبی پارک مسلم آباد فتح گڑھ لاہور میں مسجد سیدنا صدیق اکبرؓ کے بالمقابل سیوریج سسٹم اکثر بند اور خراب ہے۔
- (ب) یہ درست نہ ہے کہ سیوریج سسٹم بند اور گٹروں کے اوور فلو ہونے کی وجہ سے گلیوں میں پانی کھڑا ہو جاتا ہے۔ مذکورہ علاقہ میں شکایت کی صورت میں فوری طور پر ازالہ کر دیا جاتا ہے۔
- (ج) یہ درست نہیں ہے کہ گلیوں میں گندہ پانی کھڑا ہونے کی وجہ سے لوگ مختلف بیماریوں اور ذہنی اذیت کا شکار ہو گئے ہیں۔
- (د) حکومت میاں غلام نبی پارک میں نیا سیوریج سسٹم ڈالنے کا ارادہ نہیں رکھتی کیونکہ میاں غلام نبی پارک میں سیوریج کا نظام بالکل درست کام کر رہا ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال جز (الف) سے ہے کہ میاں غلام نبی پارک مسلم آباد فتح گڑھ مسجد سیدنا صدیق اکبرؓ سے لے کر ریلوے لائنوں تک پوری گلی میں دو دن پہلے تک کی پوزیشن یہ ہے کہ گٹر کا پانی overflow ہونے کی وجہ سے وہاں سڑکیں بند ہیں اور سیوریج سسٹم بالکل نہیں چل رہا جبکہ محکمہ کی طرف سے جواب آیا ہے کہ سیوریج سسٹم بالکل ٹھیک ہے اور وہ چل رہا ہے لیکن حیرانی کی بات یہ ہے کہ 2017 میں بھی میں نے یہی سوال پوچھا تھا جس کا

محکمہ نے جواب دیا تھا کہ "فنڈز کی کمی کی وجہ سے وہاں سیوریج سسٹم change نہیں ہو سکا" تو میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ ابھی

After two years answer is that the sewerage system is
totally working although two years before

جناب چیئرمین! محکمہ نے کہا تھا کہ پورا سیوریج سسٹم change ہونے کی ضرورت ہے۔ محکمہ نے یا تو وہاں جا کر دیکھا نہیں کیونکہ دو دن پہلے تک کی پوزیشن یہ تھی کہ پانی بالکل بند تھا تو میرا ضمنی سوال ہے کہ کیا اس سسٹم کو change کیا گیا ہے اور اگر نہیں کیا گیا تو کب تک تبدیل کرنے کا حکومت ارادہ رکھتی ہے؟

جناب چیئرمین! یہ جواب جو ابھی دیا گیا ہے اور جو دو سال پہلے دیا گیا تھا یہ totally contradictory ہے؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیور مسعود):
جناب چیئرمین! جو معزز ممبر کی جانب سے سوال پوچھا گیا تھا وہ یہ تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ علاقہ میاں غلام نبی پارک مسلم آباد فتح گڑھ لاہور میں مسجد سیدنا صدیق اکبرؓ کے بالمقابل سیوریج سسٹم اکثر بند اور خراب ہے؟

جناب چیئرمین! محکمے کی طرف سے یہ جواب آیا ہے کہ یہ درست نہیں ہے کہ علاقہ میاں غلام نبی پارک مسلم آباد فتح گڑھ لاہور میں مسجد سیدنا صدیق اکبرؓ کے بالمقابل سیوریج سسٹم اکثر بند اور خراب رہتا ہے۔

جناب چیئرمین! جس طرح انہوں نے کہا کہ 2017 میں سوال پوچھا گیا تھا اور اس وقت ڈیپارٹمنٹ نے ان کو satisfactory answer نہیں دیا تو ہم نے اس وقت کی condition کو ensure کیا ہے، ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے اس کا جواب بھی آپ کا ہے کہ یہ سیوریج سسٹم باقاعدہ طور پر کام کر رہا ہے اور یہ operational ہے۔ اگر کسی اکاؤنٹ کی گلی کی ڈرین for the time being بند ہو تو اس کو اسی وقت کھلوادیا جاتا ہے محکمہ وہاں اپنا عملہ بھیج دیتا ہے اور وہ لائن چالو حالت میں ہو جاتی ہے۔ اس وقت مین سیوریج لائن چل رہی ہے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئر مین! یہ 2017 میں محکمے نے جواب دیا تھا کہ سیوریج سسٹم بالکل بند ہے کیونکہ فنڈ نہیں ہیں۔ جب تک نیا سیوریج سسٹم نہیں لگے گا تب تک یہ نہیں چلے گا۔

In two years the sewerage system has not been replaced. So now, the answer is that it is completely working. So please tell me; are these answers not contradictory?

جناب چیئر مین! مجھے سمجھ نہیں آرہی ہے کہ کیا نیا سیوریج سسٹم لگایا ہے، وہاں کام کیا گیا ہے جب وہاں کچھ ہوا ہی نہیں ہے تو اب کیسے یہ کہہ دیا ہے کہ یہ بالکل صحیح ہے، کیا وہاں کوئی گیا ہے، کسی نے جاکر رپورٹ لی ہے کیونکہ دو دن پہلے تک سیوریج سسٹم وہاں کام نہیں کر رہا تھا؟
جناب چیئر مین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب چیئر مین! میں دوبارہ عرض کر دیتا ہوں کہ ابھی جو انہوں نے سوال پوچھا ہے کہ 2017 میں بقول ان کے کیونکہ مجھے اس وقت کا پتا ہے اور نہ ہی میری ذمہ داری تھی۔ اگر ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے یہ بیان دیا گیا تھا کہ وہ operational نہیں تھا تو اب یہ مکمل operational حالت میں ہے اور یہ صحیح حالت میں ہے۔ میرا خیال ہے کہ ان کو اس میں کوئی problem نہیں ہونی چاہئے۔

جناب چیئر مین: اس میں contradiction یہ ہے کہ میڈم کہتی ہیں کہ وہاں سیوریج سسٹم ہے ہی نہیں اور آپ فرما رہے ہیں کہ وہاں سیوریج سسٹم ہے لیکن maintenance کی وجہ سے وہ بند رہتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب چیئر مین! وہاں سیوریج سسٹم ہے اور وہ operational ہے۔

جناب چیئر مین: پارلیمانی سیکرٹری! اس کو verify کر لیا جائے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیور مسعود):
جناب چیئر مین! میں آپ کو یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ operational ہے، چل رہا ہے اور working condition میں ہے۔

جناب چیئر مین: اس کو reverify کر لیتے ہیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئر مین! میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئر مین: جی، فرمائیں!

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئر مین! پارلیمانی سیکرٹری میرے عزیز ہیں جب وہ جواب دے رہے تھے تو میں نے اس وقت انہیں disturb نہیں کیا۔ پارلیمانی سیکرٹری منسٹر کی چیئر پر آکر جواب نہیں دے سکتے۔ میں آئندہ کی تصحیح کے لئے یہ عرض کر رہا ہوں۔ یہ ہاؤس کا ایک تقدس ہے۔

جناب چیئر مین: جناب محمد وارث شاد! یہ بتائیں کہ کیا آپ اپنی سیٹ پر ہیں؟

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئر مین! میں اپنی سیٹ پر ہوں۔

جناب چیئر مین: نہیں۔ آپ کو یہ سیٹ الاٹ نہیں ہوئی ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: جی، فرمائیں!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئر مین! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جیسے جناب محمد وارث شاد نے فرمایا ہے تو اس دن سپیکر صاحب نے بھی رولنگ دی تھی اور وضاحت بھی کر دی تھی کہ جس وقت منسٹر موجود ہوں اس وقت پارلیمانی سیکرٹری جواب نہیں دے سکتا، منسٹر کی عدم موجودگی میں پارلیمانی سیکرٹری ہی جواب دیتا ہے۔

جناب چیئر مین: شکریہ۔ جی، محترمہ! اگلا سوال بھی آپ کا ہی ہے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئر مین! پلیز آپ پارلیمانی سیکرٹری سے کہیں کہ وہاں جاکر وزٹ کریں۔۔۔

جناب چیئرمین: وہ بالکل وزٹ کریں گے اور اس کو verify کریں گے۔ آپ کا یہ سوال میں نے pending کر دیا ہے۔ جی، اگلا سوال بھی محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔ محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! سوال نمبر 1725 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: باغ جناح میں کام کرنے والے مالیوں سے متعلقہ تفصیلات

* 1725: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) باغ جناح پارک لاہور میں کل کتنے مالی کام کرتے ہیں نیز یہ مالی کون کون سے گریڈ میں کام کرتے ہیں تفصیل فراہم کی جائے؟
(ب) پارک کے ملازمین، مالیوں کو حکومت کی طرف سے کیا کیا سہولیات میسر ہیں تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) باغ جناح پارک کا انتظام، اس کی دیکھ بھال کس اتھارٹی کے سپرد ہے، اتھارٹی کے عہدے دار کا نام، پتا اور گریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیور مسعود):

(الف) باغ جناح میں کل 228 مالی کام کرتے ہیں، جن میں 174 ریگولر اور 54 DPL ہیں۔ جن میں مختلف سکیل 1 تا سکیل 5 تک کے مالی / بیلدار شامل ہیں۔

مالی کی ابتدائی تعیناتی حکومت پنجاب کے جاری کردہ احکامات کے مطابق سکیل نمبر 1 میں کی جاتی ہے بعد ازاں اپنے عرصہ ملازمت میں گورنمنٹ کے جاری کردہ احکامات / قانون کے مطابق 30 سال کی ملازمت پوری کرنے پر ترقی پاتے ہوئے سکیل 5 میں پہنچ جاتے ہیں۔ مالی / بیلدار کے ناموں کی فہرست مع سکیل کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) باغ جناح پارک کے ملازمین کو حکومتی قواعد و ضوابط کی بناء پر دیگر سرکاری ملازمین کی طرز پر حکومت کی طرف سے سہولیات میسر ہیں اس ضمن میں کسی ملازم کو کوئی اضافی سہولت فراہم نہیں کی جاتی۔

(ج) باغ جناح پارک کی دیکھ بھال، پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی لاہور، (پی ایچ اے) کے زیر انتظام ہے، سربراہ کا نام جناب مظفر خان ہے اور عہدہ ڈائریکٹر جنرل پی ایچ اے لاہور ہے، مذکورہ اسامی 20 گریڈ کی ہے اور اس کا دفتر جیلانی پارک کے اندر واقع ہے۔

جناب چیئر مین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئر مین! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو انہوں نے جز (الف) میں جواب دیا ہے کہ باغ جناح میں 174 مالی ریگولر ہیں اور 54 مالی contractual ہیں۔ میں ان سے یہ سوال کرنا چاہتی ہوں کہ ان کو permanent کرنے کے لئے یہ کیا اقدامات کر رہے ہیں؟

جناب چیئر مین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب چیئر مین! باغ جناح میں کل 228 مالی ہیں جس میں سے 174 ریگولر ہیں اور 54 ڈیلی ویجز پر ہیں۔ جو ڈیلی ویجز پر ہوتے ہیں یہ need based ہوتے ہیں ان کو permanent کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی۔ جیسے جیسے کام کی ضرورت ہوتی ہے ویسے ویسے ہم ان کو contract basis پر رکھ لیتے ہیں اور daily wages پر بھی رکھ لیتے ہیں۔ کام کی ضرورت کے مطابق ہم نے ریگولر ملازمین رکھے ہوئے ہیں اور اگر مزید ضرورت پڑی تو ہم ریگولر سٹاف کی پوسٹ کو advertise کر دیں گے۔

جناب چیئر مین: محترمہ! اگر ان کو ضرورت ہوئی تو ریگولر سٹاف رکھیں گے۔ اگلا ضمنی سوال کیا ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! میرا اگلا ضمنی سوال یہ ہے کہ جب یہ مالی 30 years کے بعد They start from grade 1 and when they retire, they will retire in grade 5 which I feel کہ ان کا ابھی بھی بہت کم گریڈ ہے۔ ہمیں یہ step لینا چاہئے کہ ان کو at least grade 11 پر ریٹائر کریں تاکہ ان کی فیملی کو اچھی پنشن ملے۔
جناب چیئرمین! یہ گزارش ہے کہ:

Rather than those people who worked for 30 years and they retired in grade 5, they should at least retire in grade 11 and at least جناب چیئرمین! ان کی پنشن اتنی ہو کہ وہ اپنی فیملی کو اچھے طریقے سے support کر سکیں۔

جناب چیئرمین: چلیں، یہ آپ کی تجویز ہے۔ شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ سیمابہ طاہر کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ سیمابہ طاہر: جناب چیئرمین! سوال نمبر 1909 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: ملتان روڈ سمن آباد موٹر پورٹریک سگنل لگانے سے متعلقہ تفصیلات
*1909: محترمہ سیمابہ طاہر: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ملتان روڈ لاہور پر سمن آباد موٹر اور وہ موٹر جو LOS کی جانب جاتا ہے وہاں ٹریفک سگنل نہ ہونے کی وجہ سے ہر وقت رش رہتا ہے جس کی وجہ سے عوام الناس کو سخت تکلیف کا سامنا رہتا ہے؟

(ب) کیا حکومت درج بالا دونوں پوائنٹس پر ٹریفک سگنل لگانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیور مسعود):
(الف) یہ درست ہے۔

(ب) جی، ہاں! حکومت اس پریگنٹل لگانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اورنج لائن پر چائنیز کمپنی کے تعمیراتی کام جاری ہونے اور بھاری مشینری کی نقل و حمل کی وجہ سے روڈ کا کام عارضی طور پر روکا ہوا ہے۔ جس سے عوام کو عارضی طور پر مشکلات کا سامنا ہے جس کو جلد ہی مکمل کر کے عوام کو بہتر سفری سہولیات فراہم کر دی جائیں گی۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سیمائیہ طاہر: جناب چیئرمین! میں اس کے جواب سے مطمئن ہوں۔ شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ عائشہ اقبال کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب چیئرمین! سوال نمبر 1965 ہے، جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: شاہ عالم مارکیٹ پارکنگ پلازہ کی لفٹ سے متعلقہ تفصیلات

* 1965: محترمہ عائشہ اقبال: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) شاہ عالم مارکیٹ لاہور کے پارکنگ پلازہ کی لفٹ کب سے خراب ہے؟

(ب) پلازہ کی ماہانہ آمدن کتنی ہے اور کتنی اس کی مرمت پر خرچ ہوئی ہے؟

(ج) صفائی کے لئے کتنے ملازمین ہیں اور کون نگرانی کرتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیور مسعود):

(الف) لاہور پارکنگ کمپنی سے 11.09.2018 کو پلازہ واپس لیا گیا تو اس وقت پلازہ کی لفٹ خراب تھیں۔

(ب) پلازہ کی ماہانہ آمدن تقریباً 9 لاکھ روپے ہے جبکہ پلازہ کی مرمت پر کچھ خرچ نہیں کیا گیا

(ج) پارکنگ پلازہ کی صفائی کے لئے مستقل ملازمین نہیں رکھے گئے ایل ڈی اے ٹاف صفائی ستھرائی کا کام خود کرتا ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ اقبال: جناب چیئرمین! میرا سوال یہ ہے کہ کیا وہ لفٹ اب ٹھیک ہو چکی ہے اور اس کی صفائی کا انتظام بہتر ہو چکا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیور مسعود): جناب چیئرمین! اس کی proper صفائی کے لئے ایل ڈی اے daily basis پر کام کرتا ہے اور انشاء اللہ اس کو مزید بہتر کرنے کے لئے کوشش کی جائے گی۔

جناب چیئرمین: جی، اس کو مزید بہتر کرنے کے لئے کوشش کریں گے اور انہوں نے صفائی کرائی ہے۔ شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! سوال نمبر 2100 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: یونین کونسل نمبر 130 باغبانپورہ کے علاقہ

گلشن شالامار اور سکھ نہر میں پی ایچ اے کے پارکس سے متعلقہ تفصیلات

*2100: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یونین کونسل نمبر 130 باغبانپورہ لاہور کے علاقہ گلشن شالامار اور سکھ نہر میں پی ایچ اے کے زیر انتظام کیا کوئی پارک موجود ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا ان پارکوں میں گھاس، پودے، درخت، جھولے اور جنگلوں کی سہولت موجود ہے؟

(ج) کیا محکمہ ان پارکوں کی بحالی و دیکھ بھال کے لئے مزید کوئی لائحہ عمل رکھتا ہے؟
پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیور مسعود):
(الف) یونین کونسل نمبر 130 باغبانپورہ لاہور کے علاقہ گلشن شمالا مار اور سکھ نہر میں پی ایچ اے کے زیر انتظام دو پارکس ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(1) ڈوم پارک (2) شیر انوالی پارک۔

(ب) جی، ہاں! ان پارکوں میں گھاس، پودے، درخت، جھولے اور جنگلوں کی سہولت موجود ہے۔

(ج) مذکورہ پارکس کی پلانٹیشن اور خوبصورتی پر مناسب توجہ دی جاتی ہے تاکہ اہل علاقہ ان پارکوں سے لطف اندوز ہو سکیں اور اگر کوئی بہتری کی طرف نشاندہی کی جائے تو اس کو مزید بہتر کر دیا جاتا ہے۔

جناب چیئر مین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئر مین! میرا سوال یونین کونسل 130 سے متعلقہ ہے جس میں محکمہ نے یہ بتایا ہے کہ وہاں دو پارک موجود ہیں ایک ڈوم پارک اور دوسرا شیر انوالی پارک جو مجھے جواب دیا گیا ہے اس میں یہ کہا گیا ہے کہ دونوں پارکس پر مناسب توجہ دی جا رہی ہے۔ سب سے پہلی بات یہ ہے کہ میں خود وہاں کی رہائشی ہوں اور یہ دونوں پارکس میرے گھر سے چند فٹ کے فاصلے پر ہیں۔

جناب چیئر مین! میں مناسب توجہ کا حال معزز ایوان کو بتانا چاہوں گی کہ شیر انوالی پارک میں کچھ عرصہ پہلے ایک ٹیوب ویل لگا تھا اور اس ٹیوب ویل کو لگے ہوئے ڈیڑھ سال سے زیادہ کا عرصہ ہو گیا۔ اس کی مٹی جو کھود دی گئی تھی وہ آج بھی اس پارک کے اندر ایک ڈھیر میں موجود ہے تو اس کو proper manage کیا گیا، وہاں تازہ گھاس لگائی گئی اور نہ ہی وہاں کوئی مینجمنٹ اچھی ہے۔ Even وہاں آئے روز پانی پھینک دیا جاتا ہے اور اس ایریا کے لوگوں کے لئے صبح وہاں واک کرنے

کا اچھا موقع ہوتا تھا لیکن اب وہاں پانی ہر وقت موجود ہوتا ہے، اس سے ڈینگی کا بھی خطرہ لاحق ہوتا ہے اور ویسے بھی لوگ وہاں واک بھی proper نہیں کر سکتے۔

جناب چیئر مین: جی، اس پارک کی proper maintenance نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیور مسعود): جناب چیئر مین! میرے پاس جو جواب تھا اس پر توجہ کے حوالے سے بتایا گیا تھا کہ اس کی وہاں پر proper boundary line ہے، جو بچوں کے لئے جھولے بنائے گئے تھے وہ بالکل working condition میں ہیں، صفائی اور ستھرائی کا نظام موجود ہے لیکن اگر معزز ممبر سمجھتی ہیں کہ وہاں پر ابھی بھی حالت بہتر نہیں ہے تو ہم اس کو مزید دیکھ لیں گے اور اس پر مزید بہتری کے لئے کام کریں گے۔

جناب چیئر مین: جی، آپ کا ڈیپارٹمنٹ معزز ممبر کے ساتھ visit کر لے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیور مسعود): جناب چیئر مین! جی، ٹھیک ہے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئر مین! بہت شکریہ۔ میرے بھائی کے تعاون کی مہربانی لیکن میں یہ ضرور کہوں گی کہ اگر محکمہ نے غلط جواب ہی دینا ہے تو پھر ان کی اور میری exercise تو فضول گئی۔

جناب چیئر مین: جی، انہوں نے offer کی ہے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئر مین! دوسری بات یہ ہے کہ اگر شیر انوالی پارک کی حالت 50 فیصد کہہ سکتے ہیں تو کچھ بہتر ہے لیکن میں آپ کو ڈوم والے پارک کی حالت بتانا چاہتی ہیں کہ ڈوم والے پارک کی boundary ایک طرف سڑک کو لگتی ہے اور دوسری طرف boundary وہاں سے گزرنے والے گندے نالے سے لگتی ہے۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب چیئر مین! جس جس نے بات کرنی ہے وہ کھڑے ہو کر بات کر لیں تاکہ میں بعد میں سوال کی طرف آ جاؤں۔

جناب چیئر مین: جی، Order in the House آپ please question کی طرف آئیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! ایک تو کام نہیں کرتے لیکن ہر چیز میں دیداد لیری، اگر یہ سوال کی بات کرتے ہیں تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ محکمے کے وہ کون افراد ہیں جنہوں نے اتنا غلط جواب دیا۔ ڈوم والے پارک کی حالت یہ ہے کہ اس کا جتنا بھی جنگلہ ہے وہ ٹوٹ چکا ہے اور گندے نالے کا پانی ڈوم والے پارک کے اندر آچکا ہے۔ میں چیلنج کر کے کہتی ہوں کہ نہ تو اس کی boundary ہے اور پارک کے اندر ہر وقت نالے کا گندہ پانی موجود رہتا ہے۔ وہاں جو جھولے میاں شہباز شریف کے دور میں لگائے گئے تھے وہ بھی ٹوٹ چکے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب چیئرمین! میں نے جیسے پہلے گزارش کی تھی کہ محکمے نے جواب دیا کہ وہاں پر حالت بہتر اور تسلی بخش ہے لیکن اگر اس کے باوجود بھی معزز ممبر مطمئن نہیں ہیں تو یہ جو جواب آیا ہے جس طرح انہوں نے کہا کہ boundary wall ٹوٹی ہوئی ہے اور جھولے ٹوٹے ہوئے ہیں تو ہم سیشن کے بعد ان کے ساتھ visit کر لیتے ہیں، محکمے کو بھیج دیتے ہیں اور اگر ان کی بات درست ہوئی تو محکمے میں جو ذمہ دار لوگ ہیں اور جنہوں نے غلط جواب دیا ہے تو ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

جناب چیئرمین: جی، بالکل۔ آپ visit کر لیں جو ذمہ دار لوگ ہیں ان کے خلاف کارروائی ہوگی۔ محترمہ کنول پرویز چودھری! اگلا سوال بھی آپ کا ہی ہے۔ سوال نمبر بولنے گا۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! شکریہ۔ سوال نمبر 2102 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور شہر میں عوام کو صاف پانی کی فراہمی کے لئے

2018 میں نصب ٹیوب ویلز کی حالت اور پانی کے معیار سے متعلقہ تفصیلات

* 2102: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں عوام کو صاف پانی مہیا کرنے کے لئے 2018 میں کتنے ٹیوب ویل نصب کئے گئے؟

(ب) کیا تمام ٹیوب ویل صحیح حالت میں کام کر رہے ہیں؟

(ج) کیا ٹیوب ویل سے حاصل ہونے والے پانی اور اس کے معیار کو چیک کرنے کے لئے کوئی طریق کار اپنایا جاتا ہے؟

(د) محکمہ رواں سال میں مزید کتنے ٹیوب ویل لگانے کا ارادہ رکھتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیور مسعود):

(الف) سال 2018 میں کوئی نیا ٹیوب ویل نہیں لگایا گیا۔ البتہ چار پرانے ٹیوب ویل کو تبدیل کیا گیا ہے۔

(1) گلشن شالامار باغیانپورہ

(2) اشفاق چوک نزد جوڑے پل تاجپورہ

(3) تھے پنڈ فردوس مارکیٹ

(4) چاند گراؤنڈ ماچس فیکٹری شاہدرہ

(ب) جن میں سے دو ٹیوب ویل گلشن شالامار اور چاند گراؤنڈ صحیح کام کر رہے ہیں اور باقی دو ٹیوب ویل اشفاق چوک اور تھے پنڈ پر کام جاری ہے ان کی متوقع تکمیل ستمبر 2019 کو ہوگی۔

(ج) واسالیب ہر ماہ باقاعدگی کے ساتھ پانی کے نمونہ جات حاصل کرتی ہے اور اس کی مکمل جانچ پڑتال کے بعد متعلقہ شعبے کو مطلع کرتی ہے۔ اس کے علاوہ دیگر لیبارٹریوں بشمول PCRWR اور شعبہ کیمسٹری جامعہ پنجاب سے بھی پانی کا تجزیہ کروایا جاتا ہے۔

(د) رواں سال فی الحال کوئی نیا ٹیوب ویل نصب کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا البتہ جیسے ہی کوئی نئے ٹیوب ویل کی ضرورت پڑی تو اس پر کام شروع کر دیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئر مین! میرا سوال تھا کہ لاہور میں عوام کو صاف پانی مہیا کرنے کے لئے 2018 میں کتنے ٹیوب ویل نصب کئے گئے جس میں دو ٹیوب ویل کا ذکر کیا گیا ایک گلشن شالامار بھگوان پورہ اور اشفاق چوک نزد جوڑے پل تاجپورہ۔ گلشن شالامار بھگوان پورہ پل جس کا میں نے ابھی ذکر کیا جو شیر انوالی پارکس کے اندر لگایا گیا ہے لیکن میرا اس سوال پر اعتراض یہ ہے کہ اس میں یہ کہا گیا۔۔۔ (شور و غل)

جناب چیئر مین: سید عثمان محمود! please order in the House، جی، آپ بات کریں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئر مین! اس میں یہ بتایا گیا کہ پانی کے معیار کو جانچنے کے لئے ہر ماہ اس کا معائنہ کیا جاتا ہے اور فلاں فلاں لیبارٹریز کو بھیجا جاتا ہے تو میرا سوال یہ ہے کہ اگر اسی میں بات کریں تو اس ٹیوب ویل کے ساتھ ایک اور مدینہ کالونی والا ٹیوب ویل لگا ہوا ہے تو کیا کبھی اسے جانچا گیا اور کیا اسے دیکھا گیا ہے؟ اس کی مجھے پچھلے ایک ماہ کی رپورٹ بتادیں؟ اس میں گندہ اور بدبودار پانی شامل ہے۔ القادر سکیم، مدینہ کالونی اور غوثیہ چوک کے لوگ اسی گندے پانی کو استعمال کرنے لگے ہیں۔

جناب چیئر مین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب چیئر مین! جس طرح یہاں پر چار ٹیوب ویل کا ذکر ہے تو یہ چاروں ٹیوب ویل پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے زیر استعمال ہیں اور یہی ان کی maintenance اور ان کی proper صفائی ستھرائی کا کام کرتے ہیں جیسا کہ معزز ممبر نے ایک دوسرے ٹیوب ویل کا ذکر کیا۔ میرے خیال میں یہ ٹیوب ویل پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے زیر انتظام نہیں ہیں وہ لوکل گورنمنٹ کا ٹیوب ویل ہو گا اسی وجہ سے میں اس کا جواب نہیں دے سکتا کیونکہ وہ لوکل گورنمنٹ سے related ہے اگر ان چاروں میں سے کسی کی complain ہیں تو میں اس کا جواب دینے کو تیار ہوں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئر مین! ویسے تو یہاں دو ٹیوب ویل کا ذکر ہے لیکن اگر چار کہہ رہے ہیں تو ڈیڑھ سال میں لاہور شہر کو پانی پہنچانے کے لئے حکومت نے چار ٹیوب ویل لگا کر جو احسان عظیم فرمایا ہے اس پر ویسے افسوس ہے۔۔۔

جناب چیئر مین: وہ فرما رہے ہیں کہ جو پبلک ہیلتھ کے ٹیوب ویل ہیں میں ان کا جواب دینے کا ذمہ دار ہوں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئر مین! اگر وہ بھی ہیں تو کیا آپ کو لگتا ہے کہ وہ ٹیوب ویل لاہور شہر کے لئے کافی ہیں؟

جناب چیئر مین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب چیئر مین! میرے خیال میں میری بہن کہنا کچھ چاہتی ہیں اور کہہ کچھ پارہی ہیں۔۔۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئر مین! میں جو کچھ کہنا چاہ رہی ہوں وہ آپ کو پتا ہے۔۔۔ پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب چیئر مین! یہ جو پینے کا صاف پانی لاہور کا مسئلہ ہے یہ کوئی سو سال میں پیدا نہیں ہوا یہاں لاہور میں پینے کے صاف پانی کی یہ حالت ہے کہ ہر تیسرا شخص صاف پانی نہ ہونے کی وجہ سے مپاٹا ٹس کا شکار ہے اور جس لاہور کے لئے سب سے اہم ضرورت پینے کے صاف پانی کی تھی اس کے لئے کام نہیں کیا گیا۔ 70۔ ارب روپے کی میٹرو اور انج لائن بنادی گئی۔ پہلے ان کو ان 35 سالوں میں یاد نہیں آیا آج سو سال میں یہ ہم سے پینے کے صاف پانی کا حساب مانگ رہے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے شیم شیم کی آوازیں)

جناب چیئر مین! یہ صرف گلشن شالامار کے چار ٹیوب ویل ہیں جو پبلک ہیلتھ کے ہیں لاہور میں کم از کم 1000 سے زائد پینے کے پانی کے ٹیوب ویل موجود ہیں۔ اگر یہ مزید تفصیل کہیں گی تو میں ان 1000 ٹیوب ویلز کی تفصیل بھی دے دوں گا تاکہ ان کو پتا لگ جائے کہ لاہور میں کہاں کہاں پر ٹیوب ویل نصب ہیں۔

جناب چیئر مین: جی، بہت شکریہ۔ اگلا سوال جناب محمد الیاس کا ہے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئر مین! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب چیئر مین: آپ کے دو سوال تو ہو گئے ہیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئر مین! میں اپنی بات کو wind up کرنا چاہتی ہوں کہ پہلی بات یہ ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری ذرا غور سے پڑھیں۔ انہوں نے کہا کہ گلشن شالامار میں چار ٹیوب ویل لگے ہیں جبکہ ایسا نہیں ہے۔ ان کے جواب میں بھی اس چیز کا ذکر نہیں ہے یہ کوئی شاید زیادہ جذباتی ہو رہے ہیں اور ادھر سے جو شیم شیم کے نعرے آرہے تھے جنہوں نے لاہور شہر کو صرف چار ٹیوب ویل دیئے ہیں تو وہ سارے شیم شیم کے نعرے واپس ان کی طرف جاتے ہیں۔۔۔

جناب چیئر مین: جی، شکریہ

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئر مین!۔۔۔

جناب چیئر مین: سید حسن مرتضیٰ! آپ کا ضمنی سوال ہے؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئر مین! جی، میرا ضمنی سوال ہے۔۔۔

جناب چیئر مین: جی، پلیز! سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئر مین! شاید پارلیمانی سیکرٹری کو پتا نہیں ہے کہ یہ چالیس سال کا مسئلہ ہے انہوں نے پانچ سال کم بتائے ہیں۔ چالیس سال سے یہ مسئلہ حل نہیں ہوا۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ آئندہ کتنے ٹائم میں یہ مسئلہ حل کر لیں گے تاکہ ان کو بھی چالیس سال بعد ہمیں یہ نہ کہنا پڑے کہ آپ کو چالیس سال ہو گئے ہیں۔۔۔

جناب چیئر مین: نہیں، یہ چار سالوں میں مسئلہ حل کر لیں گے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئر مین! یہ ٹائم دے دیں یہ جتنا ٹائم دے سکتے ہیں۔

جناب چیئر مین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):

جناب چیئر مین! یہ 35 سال مسلم لیگ (ن) کے بتائے تھے اور میں نے سید حسن مرتضیٰ کی جماعت کے پانچ سال نہیں بتائے تو ان کو تھوڑا افسوس ہوا ہے باقی میں سید حسن مرتضیٰ کو یقین دلاتا ہوں کہ اب ان چالیس سال کی کسر پوری کریں گے۔

جناب چیئر مین: انشاء اللہ۔ اگلا سوال نمبر 2206 جناب محمد الیاس کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ شمیم آفتاب کا ہے۔ جی، محترمہ! آپ سوال نمبر بولیں!

محترمہ شمیم آفتاب: جناب چیئر مین! سوال نمبر 2350 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب چیئر مین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا شہر میں واٹر سپلائی کے لئے ٹیوب ویلز کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات
*2350: محترمہ شمیم آفتاب: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) سرگودھا شہر میں واٹر سپلائی کے لئے کتنے ٹیوب ویل کہاں کہاں لگائے گئے ہیں؟
- (ب) ان ٹیوب ویل میں سے کتنے کام کر رہے ہیں اور کتنے خراب ہیں؟
- (ج) خراب ٹیوب ویل کب تک چلانے کا ارادہ ہے؟
- (د) کیا شہری آبادی کے لحاظ سے حکومت نئے ٹیوب ویل لگانے کا ارادہ رکھتی ہے نیز سرگودھا شہر میں پانی کی کمی کا مسئلہ کب تک حل ہو جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):

- (الف) سرگودھا شہر میں واٹر سپلائی کے لئے اب تک کل 53 ٹیوب ویل لگائے جا چکے ہیں ان میں سے 47 ٹیوب ویل نہر لوئر جہلم کے دونوں کناروں کے ساتھ لگائے گئے ہیں جبکہ چھ ٹیوب ویل مین واٹرورکس پر لگائے گئے ہیں۔

- (ب) تمام 53 ٹیوب ویل میونسپل کارپوریشن سرگودھا کو ہیڈ اوور کئے جا چکے ہیں اور میونسپل کارپوریشن سرگودھا ہی ان کو چلانے کی ذمہ دار ہے۔ میونسپل کارپوریشن سرگودھا کے سٹاف سے حاصل کی گئی معلومات کے مطابق لوئر جہلم نہر کے کنارے پر واقع بارہ ٹیوب ویل اور مین واٹرورکس پر واقع دو ٹیوب ویل خراب ہیں۔

(ج) چونکہ میونسپل کارپوریشن سرگودھا ٹیوب ویل کو چلانے کی ذمہ دار ہے لہذا اس ضمن میں میونسپل کارپوریشن سرگودھا کو یاد دہانی کروادی گئی ہے۔

(د)

1) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سرگودھا کے زیر انتظام واٹر سپلائی سکیم فیز-1 سرگودھا کا کام جاری ہے اس سکیم کے تحت بائیس ٹیوب ویل لگائے جائیں گے امید ہے کہ 30- جون 2020 تک یہ سکیم بھی چالو ہو جائے گی۔

2) واٹر سپلائی سکیم فاروق کالونی کے لئے جاری منصوبے میں چھ ٹیوب ویل لگائے جائیں گے۔ امید ہے کہ 30- جون 2020 تک یہ سکیم بھی چالو ہو جائے گی۔

3) نیو سیٹلائٹ ٹاؤن میں کینال سورس پر سکیم کا منصوبہ بھی 30- جون 2020 تک مکمل ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شمیم آفتاب: جناب چیئرمین! اس میں جو جواب دیئے گئے ہیں اس سے میں مطمئن ہوں لیکن میں ایک خاص چیز بتانا چاہوں گی کہ سیٹلائٹ ٹاؤن میں گورنمنٹ گرلز جامعہ ہائی سکول ہے اس میں پانی کی سپلائی اس وقت بھی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! میں تین دن پہلے بھی چیک کرنے گئی تھی کہ شاید میرا سوال گیا ہے تو شاید پانی بحال ہو گیا ہو لیکن ابھی تک وہاں پر پانی نہیں ہے اور آس پاس کے علاقوں میں بھی پانی نہیں ہے اور ٹیوب ویلز نہیں چل رہے تھے تو یہ مسئلہ کب تک حل ہو جائے گا۔ اس سکول میں کم از کم 1200 بچیاں ہیں تو ان کا کب تک پانی بحال کر دیا جائے گا؟ مجھے یہ بتا دیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب چیئرمین! یہ کون سے جز کا ضمنی سوال ہے۔

جناب چیئرمین: سرگودھا کے حوالے سے ہے۔

محترمہ شمیم آفتاب: جناب چیئرمین! انہوں نے کہا ہے کہ سرگودھا کارپوریشن نے یقین دہانی کروائی ہے کہ یہ ٹیوب ویلز ٹھیک ہو جائیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):
جناب چیئرمین! یہ سرگودھا شہر کے ٹیوب ویلز لوکل گورنمنٹ کے زیر انتظام ہیں اور یہ جواب
لوکل گورنمنٹ ہی دے سکتی ہے۔ واسا اور پبلک ہیلتھ نے ان کو reminder بھیج دیا ہے کہ اپنے
ٹیوب ویلز کی maintenance کریں۔ آپ متعلقہ ڈیپارٹمنٹ سے جواب لے لیں تو وہ زیادہ بہتر
انداز میں بتا دیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، وہ فرما رہے ہیں کہ ان کے ڈیپارٹمنٹ کا سوال ہی نہیں ہے۔ محترمہ شمیم
آفتاب اگلا سوال پھر آپ کا ہے۔

رانا منور حسین: جناب چیئرمین! ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب چیئرمین: ہم اب اگلے سوال پر چلے گئے ہیں۔

محترمہ شمیم آفتاب: جناب چیئرمین! یہ والا پانی کا مسئلہ تو حل کرنا ہے۔

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب چیئرمین! اسی سوال کے حوالے سے پارلیمانی سیکرٹری سے میرا
ضمنی سوال ہے کہ اس وقت صرف محکمہ پبلک ہیلتھ کی طرف سے سرگودھا شہر کے کس حصہ میں
صاف پانی کی سپلائی کی ذمہ داری ہے؟

جناب چیئرمین: آپ سوال کو repeat کر دیں۔

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب چیئرمین! میں گزارش کر رہا ہوں کہ پارلیمانی سیکرٹری نے فرمایا
ہے کہ ہم نے سرگودھا شہر میں واٹر سپلائی کے لئے 53 ٹیوب ویل لگائے ہیں۔

جناب چیئرمین! جز (الف، ب اور ج) میں بتایا ہے کہ ہم سرگودھا شہر میں پانی سپلائی کے
لئے اتنے ٹیوب ویل لگا رہے ہیں تو میرا سوال یہ ہے کہ اس وقت سرگودھا شہر میں محکمہ کی طرف
سے کسی ایریا میں پانی سپلائی کی ذمہ داری ہے یا نہیں ہے؟

جناب چیئر مین: پارلیمانی سیکرٹری! معزز ممبر پوچھ رہے ہیں کہ محکمہ پبلک ہیلتھ کی واٹر سپلائی کی ذمہ داری ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیور مسعود): جناب چیئر مین! میں معزز ممبر کو بتانا چاہتا ہوں کہ سرگودھا شہر میں جو ٹوٹل 53 ٹیوب ویل لگائے گئے ہیں اور 53 کے 53 ہی محکمہ پبلک ہیلتھ نے لگائے ہیں اور لگانے کے بعد کیونکہ وہ جگہیں میونسپل کارپوریشن کا حصہ یہ شہری آبادی ہے اس لئے یہ میونسپل کارپوریشن کے handover دیئے جاتے ہیں تاکہ اُس کے جتنے بھی operational expenses ہیں وہ خود پورے کریں اور لوکل کمیونٹی سے وہ billing کر کے اُس کو چلائے یہ 53 کے 53 پبلک ہیلتھ نے لگائے ہیں اور اس کے expenses لوکل گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے تو اب پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ ٹیوب ویل لگانے کے بعد ان کا ذمہ دار نہیں ہے۔

جناب چیئر مین: جی، اُس کی آپریشنل ذمہ داری پبلک ہیلتھ کی نہیں ہے۔ اگلا سوال محترمہ شمیم آفتاب کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں!

محترمہ شمیم آفتاب: جناب چیئر مین! سوال نمبر 2351 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئر مین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: تحصیل کوٹ مومن میں محکمہ کی طرف سے

مختلف موضوعات میں واٹر سپلائی اور ڈرنیج سکیمز کی تکمیل سے متعلقہ تفصیلات

* 2351: محترمہ شمیم آفتاب: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل کوٹ مومن میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی طرف سے کس کس موضع /

گاؤں میں واٹر سپلائی اور ڈرنیج سکیم مکمل کی گئی ہے؟

(ب) کس کس سکیم پر کام جاری ہے علاقے کا نام اور لاگت بتائیں؟

(ج) کون کون سے پراجیکٹ مالی سال 20-2019 کے بجٹ میں زیر غور ہیں اور کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(د) کون کون سے پراجیکٹ بند کس وجہ سے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیور مسعود):

(الف) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے تحصیل کوٹ مومن میں واٹر سپلائی کے تین اور ڈرنج کے

انیس منصوبہ جات مکمل کئے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

منصوبہ جات برائے واٹر سپلائی

(1) چک نمبر 19 جنوبی (2) بکھووالہ

(3) کوٹ مومن

منصوبہ جات برائے ڈرنج

1-	مڈھ رانجھا اور ملحقہ آبادی	2-	بھابڑہ شیر کالونی منہاس بھابڑہ
3-	بھکی کلاں حویلی گجراں داغلی لالیانی	4-	حلال پور
5-	بچہ کلاں	6-	بھابڑہ
7-	میلہ	8-	چک نمبر 10 شمالی
9-	جلہ خردوم	10-	گورنہ
11-	گلہ پور	12-	مڈھ رانجھا
13-	مہانہ کوٹ	14-	لکسیاں
15-	جان محمد والہ	16-	موضع دودھا
17-	چک نمبر 11 جنوبی	18-	ٹیلہ
19-	تخت ہزارہ		

(ب) سیوریج کے دو اور ڈرنج کے گیارہ منصوبہ جات پر کام جاری ہے جن کی تفصیل اور

لاگت درج ذیل ہے:

نام سکیم تخمینہ لاگت

منصوبہ جات برائے سیوریج

(1) کوٹ مومن 152.394 ملین

(2) موضع احمدی والہ 23.426 ملین

منصوبہ جات برائے ڈرنیج

- (1) چک نمبر 4 جنوبی، چک نمبر 7 اے ایس بی، 105.462 ملین، چک نمبر 5 شمالی، چک نمبر 5 جنوبی اور، بجن
- (2) یونین کونسل بھارہ، یونین کونسل حلال پور،
- (3) یونین کونسل تحت ہزارہ اور ملحقہ آبادی 10.000 ملین
- (4) یونین کونسل معظم آباد، پوسی جلع مخدوم، پوسی شیدہ اور ملحقہ آبادی 10.000 ملین
- (5) یونین کونسل گھلا پور چک نمبر 11 جنوبی 10.000 ملین
- (6) یونین کونسل میلہ نصیر پور کلاں 10.000 ملین
- (7) یونین کونسل دودھ پوسی گورنہ 10.000 ملین
- (8) یونین کونسل بچہ کلاں پوسی واں میانہ 10.000 ملین
- (9) چک نمبر 19 ایس بی 29.294 ملین
- (10) چک نمبر 18 ایس بی 25.885 ملین
- (11) چک نمبر 2 این بی 30.261 ملین
- (ج) ملحقہ آبادی موضع احمد والا 15.000 ملین
- (د) تحصیل کوٹ مومن میں برائے سال 2019-20 کوئی بھی نیا منصوبہ زیر غور نہ ہے،
- (د) تحصیل کوٹ مومن میں مندرجہ ذیل واٹر سپلائی سکیمیں ٹرانسفارمر چوری ہونے کی وجہ سے بند ہیں۔

- (1) واٹر سپلائی سکیم 65 جنوبی
- (2) واٹر سپلائی سکیم جنوبی معظم آباد
- (3) واٹر سپلائی سکیم 11 جنوبی۔

جناب چیئر مین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شمیم آفتاب: جناب چیئر مین! اس میں میرا ضمنی سوال ہے کہ یہ جو انہوں کوٹ مومن کے لئے منصوبہ جات بتائے ہیں جو سیوریج اور ڈرنیج کی لاگت بتائی گئی ہے اس لاگت میں یہ ہوتا ہے کہ ہر سال بہت کم پیسہ ان کو دیا جاتا ہے جس کی وجہ سے یہ منصوبے سست روی کا شکار ہیں اور وہاں پر پورے کے پورے شہر گندے پانی سے بھرے ہوئے ہیں تو پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے میں پوچھنا چاہوں گی کہ کب تک یہ پورے پیسے دیں گے؟ میں نے ایکسپسٹن صاحب کو وہاں پر وزٹ

بھی کروایا ہے تو انہوں نے کہا ہے کہ جتنی جلدی پیسے آجائیں گے اتنی جلدی یہ ہمارے منصوبے پورے ہوں گے ورنہ شہری بہت پریشانی کا شکار ہیں گے۔

جناب چیئر مین: جی، پارلیمانی سیکرٹری! کب تک منصوبے مکمل ہوں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب چیئر مین! یہ ongoing schemes تھیں جن کے اوپر اس بجٹ میں allocation کی گئی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ 20-2019 کے financial year میں اس کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

محترمہ شمیم آفتاب: جناب چیئر مین! 2.5 ملین روپے دیئے گئے ہیں۔ اس سے کیا بنتا ہے اب دیکھیں اس میں کتنا فنڈ لگتا ہے۔ میں کوٹ مومن کا پوچھ رہی ہوں۔

جناب چیئر مین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب چیئر مین! کوٹ مومن کی total allocation 152.39 million روپے ہے جس کے لئے 2.5 ملین روپے کے فنڈز release کئے گئے ہیں next financial year میں جیسے جیسے ہمارے پاس resources آئیں گے فنڈز آئیں گے ہم اس پر مزید پیسے رکھ کر اس کو expedite کر دیں گے تاکہ ان کا جو ایڈریس وہ address ہو جائے۔

جناب چیئر مین: جی، پارلیمانی سیکرٹری! کہہ رہے ہیں کہ وہ جلد مکمل کر دیں گے۔

محترمہ شمیم آفتاب: جناب چیئر مین! شکریہ۔

جناب چیئر مین: اگلا سوال چودھری اختر علی کا ہے۔

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب چیئر مین! ضمنی سوال ہے۔

جناب چیئر مین: جی، فرمائیں!

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب چیئرمین! سب سے پہلے آپ کی وساطت سے میں محترمہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کیونکہ یہ میرا حلقہ ہے انہوں نے اس حلقے کے حوالے سے سوالات پوچھے ہیں تو اب میں آپ کی وساطت سے پارلیمانی سیکرٹری سے پوچھنا چاہوں گا کہ کوٹ مومن شہر میں جو سیوریج کی حالت ہے آپ جاکر دیکھ لیں، یا کوئی کمیٹی بنا کر دیکھ لیں وہاں پر گلیوں میں لوگ چل نہیں سکتے تو میں آپ کی وساطت سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ وہاں کب تک ترقیاتی منصوبے مکمل ہو جائیں گے تاکہ گلیوں کے اندر چلنا۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری نے فرمایا ہے کہ فنڈز کی availability کے ساتھ ہی مکمل ہو جائیں گے۔

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب چیئرمین! فنڈز تو پھر آپ نے ہی دینے ہیں۔ میں تو نہیں دے سکتا۔

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری کوئی assurance دے دیں کہ منصوبے جلد مکمل کریں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیور مسعود): جناب چیئرمین! انشاء اللہ next financial year میں ہم کوشش کر کے مکمل کر دیں گے۔ جناب چیئرمین: جی، next financial year میں مکمل کر دیں گے۔

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب چیئرمین! انہوں نے (ج) میں فرمایا ہے کہ تحصیل کوٹ مومن کی واٹر سپلائی سکیمیں ٹرانسفارمر چوری ہونے کی وجہ سے بند ہیں تو میں ان سے ضمنی سوال کرنا چاہوں گا کہ کیا ٹرانسفارمر چوری کا کوئی پرچہ کسی تھانے میں درج ہوا ہے یا نہیں اور اگر درج ہوا تو اس میں اب تک کیا پروگرام ہوئی ہے؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیور مسعود):
جناب چیئرمین! میں معزز ممبر سے اپنی اس بات کو پھر دوبارہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو تین واٹر سپلائی
سکیمز تحصیل کوٹ مومن کے اندر تھیں جو بند پڑی ہیں یہ پبلک ہیلتھ نے لگا کر وہاں کی لوکل
کیونٹی کے handover کی تھیں جو اُس کو چلا رہے تھے جو لوگوں سے billing کر رہے تھے اور
اس کے تمام تر operational expense ہوتے ہیں وہ وہاں کی لوکل کیونٹی کی ذمہ داری ہوتی
ہے جو اُس کو چلاتی ہے۔ اب جس بھی وجہ سے لوکل کیونٹی نے اُس کی billing نہیں کی واپڈا نے
اُس کا کنکشن کاٹ دیا ہے جس کی وجہ سے وہ سکیم بند پڑی ہے۔ اب اس کے لئے ہم نے نئے میکینزم
میں جو ٹیوب ویلز پورے پنجاب کے اندر بند پڑے ہیں اُن کو rehabilitate کرنے کے لئے
پروگرام شروع کیا ہے اور priority wise جو جو سکیمیں بجلی کے کنکشن کی وجہ سے
disconnect ہیں یا جو waterlines choke ہوئی ہیں اُن کو ہم مرحلہ وار مکمل کریں گے۔

جناب چیئرمین: جی، انشاء اللہ۔

سید عثمان محمود: جناب چیئرمین! ایک گزارش کرنا چاہوں گا۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

سید عثمان محمود: جناب چیئرمین! آپ کو یاد ہو گا کہ آج سے غالباً دو یا تین سیشن پہلے ہم یہی پبلک
ہیلتھ کا معاملہ address کر رہے تھے یہ تقریباً تین سے چار ماہ پہلے واٹر سپلائی کی بات کر رہے تھے
تب بھی یہی issues درپیش تھے۔ میں اب گزارش کرنا چاہوں گا کہ آپ کا اور میرا ہمارا زور مل
ایریا سے تعلق ہے اب جہاں تک واٹر سپلائی کی بات ہے یہ ایک shuttlecock issue بنا ہوا
ہے۔ واٹر سپلائی کی جب بات آتی ہے تو پبلک ہیلتھ والے بات لوکل گورنمنٹ پر پھینکتے ہیں لوکل
گورنمنٹ سے بات پھر پبلک ہیلتھ میں آتی ہے جبکہ آپ میرے سے بہتر اس بات کو سمجھتے ہیں کہ
یونین کونسلز ہیں جو دیہی آبادیاں ہیں وہاں یونین کونسل کے جو اپنے واٹر پمپس ہیں جو سیویج کا
نظام ہے یا واٹر سپلائی کا نظام ہے اُس کو پمپس کے بل جمع کروانے کی بھی اجازت نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: اب اجازت ہے میں سیکرٹری صاحب سے ملا تھا تو انہوں نے allow کر دیا تھا۔

سید عثمان محمود: جناب چیئرمین! میں یہ گزارش کر رہا ہوں کہ اس کے اوپر کوئی واضح پالیسی اب تک سامنے نہیں آرہی تو اگر جناب محمد بشارت راجا کی زیر صدارت کوئی ایسی کمیٹی بنائی جائے جس میں ایک فعال پالیسی بنائی جائے تاکہ یہ جتنے مسئلے ہیں جن پر ہم بات کر رہے ہیں اور جتنے بھی معزز ممبران اس وقت ہاؤس میں موجود ہیں وہ چاہتے ہیں کہ اس کو proper انداز میں handle کیا جائے کیونکہ ابھی بھی جو پالیسی بیان کی گئی ہے وہ adhoc basis پر بنائی گئی ہے ابھی وہ پالیسی apply نہیں ہوئی ہے اور یہ جو واٹر سپلائی رول یا اربن ایریا میں there is a day to day issue تو میں آپ سے یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ If you could take the action immediately شکریہ

جناب چیئرمین: جی، انشاء اللہ۔ اگلا سوال چودھری اختر علی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔
چودھری اختر علی: جناب چیئرمین! سوال نمبر 2356 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: سال 2018-19 کے دوران باغ جناح

اور ریس کورس میں پودے لگانے اور عوامی سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*2356: چودھری اختر علی: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 2018-19 کے دوران باغ جناح لاہور اور ریس کورس پارک لاہور میں کل کتنے پودے لگائے گئے نیز ان پودوں کے لگانے پر حکومت نے کتنی رقم خرچ کی، علیحدہ علیحدہ تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) باغ جناح اور ریس کورس پارک لاہور میں عوام کو تفریحی سہولیات پہنچانے کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیور مسعود):
 (الف) باغ جناح میں لگائے گئے مختلف اقسام کے پودوں کی تعداد 9500 ہے، جو کہ سال 2018-19 میں لگائے ہیں۔ یہ پودے باغ کی نرسری میں تیار کئے گئے تھے اور باغ کے مالیوں نے ہی لگائے ہیں لیکن چند نایاب پودے دو سالوں میں باغ میں لگانے اور نمائش کے لئے مالیتی تقریباً 8,37,000 خریدے گئے ہیں، اس کے لئے کوئی سپیشل رقم مختص نہیں کی گئی بلکہ جو سالانہ رقم باغ جناح کی ہارٹیکلچر دیکھ بھال کے لئے ملتی ہے۔ اسی میں سے خرچ کیا جاتا ہے۔

(ب) باغ جناح لاہور میں عوام کے لئے تفریحی سہولیات بہم پہنچانے کے لئے انتظامیہ نے کنٹین کے علاوہ دو چلڈرن پارک، فری پارکنگ سٹینڈ، عوام کے بیٹھنے کے لئے جگہ جگہ بنچ، واش روم، ٹھنڈے پانی کے لئے واٹر کولرز، سپیشل چلڈرن پارک، جو گنگ ٹریک، لائٹس مہیا کر رکھی ہیں۔

جناب چیئر مین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اختر علی: جناب چیئر مین! میرا ضمنی سوال جز (الف) سے ہے سوال یہ ہے کہ 2018-19 کے دوران ایشیاء کے سب سے بڑے باغ جناح اور ریس کورس پارک لاہور میں کتنے پودے لگائے گئے اور نیز ان پودوں کے لگانے پر حکومت نے کتنی رقم خرچ کی الگ الگ تفصیل سے آگاہ کریں۔

جناب چیئر مین! جز (ب) میں میرا سوال ہے کہ باغ جناح، ریس کورس پارک لاہور میں عوام کو تفریح کی سہولیات پہنچانے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟
 جناب چیئر مین! میں نے سوال میں جز (الف اور ب) اس لئے پڑھا ہے کہ اس میں دو پارک کی میں نے تفصیل مانگی ہے۔

جناب چیئرمین! اب میں پارلیمانی سیکرٹری کو بھی یہ باور کروانا چاہتا ہوں کہ محکمہ ادھورہ جواب دیتا ہے یہ انہوں نے باغ جناح کا جواب تحریر کر کے بھیجا ہے ریس کورس پارک کا ذکر تک نہیں ہے میری استدعا ہے یا تو اس سوال کو pending کر دیا جائے کیونکہ جواب پورا آنے پر ہی میں اس پر discussion کر سکتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری! اس میں صرف ایک حصے کا جواب دیا گیا ہے یہ کوئی clerical mistake ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیور مسعود): جناب چیئرمین! ریس کورس پارک کی detail ہم اگلے سیشن۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری! اس سوال کو pending کرتے ہیں تاکہ آپ جواب درست لے کر آئیں۔ اگلا سوال نمبر 2373 محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری اختر علی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں! چودھری اختر علی: جناب چیئرمین! سوال نمبر 2415 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: باغ جناح کے مالی سال

18-2017 کے لئے مختص کردہ فنڈز سے متعلق تفصیلات

*2415: چودھری اختر علی: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) باغ جناح لاہور کا کل کتنا قہ ہے، تفصیل بیان فرمائی جائے؟
- (ب) 18-2017 سے آج تک باغ کو خوبصورت بنانے اور اس کی دیکھ بھال کے لئے کتنا فنڈ رکھا گیا۔ سال وار تفصیل بیان فرمائی جائے؟
- (ج) مذکورہ سال میں جو فنڈز دیا گیا ہے باغ جناح کے کون کون سے حصوں پر خرچ کیا گیا۔ حصہ وار رقم کی تفصیل بیان فرمائی جائے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ فنڈز میں افسران نے ہیرا پھیری کی، جس کی وجہ سے اس باغ کے اکثر کام مکمل نہیں ہو سکے؟

(ه) اگر جواب اثبات میں ہیں تو کیا حکومت ان افسران و اہلکاران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جنہوں نے رقم باغ پر خرچ کرنے کی بجائے اس میں ہیرا پھیری کی، تو کب تک نہیں تو وجہ بیان فرمائی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیور مسعود):

(الف) باغ جناح لاہور کا کل رقبہ 141 ایکڑ ہے۔

(ب) 2017-18 سے لے کر اب تک باغ جناح کی دیکھ بھال کے لئے جو فنڈ رکھا گیا اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

(1) 2017-18 116.42 ملین

(2) 2018-19 126.21 ملین

(3) 2019-20 کے لئے 146.57 ملین

(ج) درج ذیل تفصیل کے مطابق فنڈز مختلف مدتوں میں باغ جناح کی دیکھ بھال کے لئے خرچ

کئے گئے ہیں 2017-18 کا فنڈ 116.44 ملین تھا۔ جس میں سے تنخواہیں 86.63 ملین

تھیں اور آپریٹنگ اخراجات کی مدتوں کی تفصیل اس طرح ہے کہ:

10.02 ملین (فنڈز بجلی اور گیس کی ادائیگی کے لئے، پٹرول و ڈیزل کے لئے 2.52

ملین فنانس سسٹمز کے لئے 1.9 ملین بلڈنگ سٹرکچر، فرنیچر، فیکچر، الیکٹرک پول

وغیرہ کے لئے 2.77 ملین مشینری، ٹیوب ویل، لان مورز، ٹریکٹر، پیڑانج اور

وہیکل وغیرہ کی دیکھ بھال کے لئے 1.273 ملین، LPR کی مدت میں 1.99 ملین

سٹیشنری، پرنٹنگ چارجز، ایڈورٹائزمنٹ، نیوز پیپر، ٹی اے وٹوکن ٹیکس کی مدت میں

- / 3,66,000، ٹیلیفون اور پوسٹیج میں - / 10,100 فری پارکنگ سٹینڈ کی مدت

میں 3.12 ملین اس کے علاوہ ہارٹیکلچر کے لئے مثلاً پودوں، پلاسٹک، پھولوں کے بیج،

کھادیں، زرعی ادویات، بھل، گوبر، پولیٹھن بیگ و شیش، ٹولز اور صفائی و ستھرائی

وغیرہ کے لئے 5.78 ملین ملے۔

(د) یہ درست نہ ہے کہ فنڈز میں کوئی ہیرا پھیری ہوئی ہے، فنڈز کے مطابق باغ کی دیکھ بھال کی گئی اور پھولوں سے باغ کو سجا یا گیا اور نمائشوں میں حصہ لیا گیا اور نمائشی مقابلے جیتے۔

(ه) جو رقم باغ جناح کے لئے مختص تھی اس میں کوئی ہیرا پھیری نہیں ہوئی اور رقم باغ جناح کی ہی دیکھ بھال کے لئے خرچ ہوئی ہے اس لئے کسی افسر یا اہلکار کے خلاف کوئی کارروائی روا نہیں۔

جناب چیئر مین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اختر علی: جناب چیئر مین! یہ میرا سوال بھی باغ جناح سے متعلق ہے کیونکہ ہاؤس میں ماحول کے بارے میں بہت debate کی جاتی ہے۔ یہ اس وقت ہمارے پورے پنجاب کا مسئلہ ہے۔ ماحول کو پاکیزہ رکھنے میں ہمارے تاریخی پارکس کا بہت اہم کردار ہے لہذا میں آپ کی توجہ اس لئے مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ یہ بہت اہم نوعیت کا مسئلہ ہے۔

جناب چیئر مین: میرا سوال تھا کہ سال 2017-18 سے آج تک باغ کو خوبصورت بنانے اور اس کی دیکھ بھال کے لئے کتنا فنڈ رکھا گیا؟

جناب چیئر مین: چودھری اختر علی! اس کے جواب میں تفصیل بیان کر دی گئی ہے۔

چودھری اختر علی: جناب چیئر مین! انہوں نے اس کا تفصیلی جواب دیا ہے کہ سال 2017-18 میں 116.42 ملین روپے فنڈز کی صورت میں ملے۔ میں آپ کو جز (ج) کے جواب کی تفصیل کی طرف لے کر جانا چاہتا ہوں کہ ایک سال میں 116.44 ملین روپے فنڈز کی صورت میں خرچ ہوئے اس کی تفصیل فراہم کی گئی ہے۔ مجھے 2017-18 کی تفصیل فراہم نہ کی گئی ہے جبکہ میں نے 2016-17، 2018-19 اور 2019-20 کے متعلق پوچھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں ایک سال 2017-18 کا بجٹ تقریباً 116 ملین روپے ملا ہے۔

جناب چیئر مین: جس کی تفصیل انہوں نے provide کر دی ہے پھر بھی میں یہ پارلیمانی سیکرٹری سے کہنا چاہتا ہوں کہ یہ جو انہوں نے اعداد و شمار دیئے ہیں اور اس کے مطابق انہوں نے کہا ہے کہ 86 ملین روپے تنخواہوں کی مد میں اور آپریٹنگ سروسز کی مد میں خرچ ہوئے ہیں۔

جناب چیئرمین! میرا سوال یہ ہے کہ اس باغ کی تزئین و آرائش کا وہ حصہ جس جگہ پر حکومت کے پیسے لگے ہیں ان کی تفصیل دی جائے؟

جناب چیئرمین: چودھری اختر علی! یہ تو fresh question بنتا ہے۔ محکمے نے تفصیل صرف ایک ہی پورشن کی دی ہے۔

چودھری اختر علی: جناب چیئرمین! یہ میرا fresh question نہیں بنتا۔ اگر ایک سال کا بجٹ 2017-18 کا 116 ملین روپے ہے تو اس کا حساب انہوں جواب میں لکھا ہے لیکن اس باغ کا کوئی ایسا infrastructure یا کوئی ایسی چیز جواب میں درج نہیں جس پر وہ فنڈ خرچ ہوا ہو۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب چیئرمین! جو معزز ممبر نے سوال پوچھا ہے وہ یہ ہے کہ 2017-18 سے آج تک باغ کو خوبصورت بنانے اور اس کی دیکھ بھال کے لئے کتنا فنڈ رکھا گیا؟ ہم نے 2017-18، 2018-19 اور 2019-20 کا ٹوٹل فنڈ ان کو بتا دیا ہے۔ 2017-18 کی تفصیل موجود ہے اگر ان کو 2018-19 اور 2019-20 کی بھی تفصیل چاہئے تو وہ بھی ہم ان کو دینے کے لئے تیار ہیں۔

جناب چیئرمین: چودھری اختر علی! اگر آپ کو باقی کے دو سالوں کی تفصیل چاہئے تو پارلیمانی سیکرٹری وہ بھی دینے کو تیار ہیں۔

چودھری اختر علی: جناب چیئرمین! پھر بات وہاں پر ہی آجاتی ہے کہ میرا آپ پوائنٹ سمجھیں کہ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ ڈیپارٹمنٹ سوال پڑھے بغیر ہی جواب بھیج دیتا ہے اور پھر اس کا کوئی نوٹس نہیں لیا جاتا۔ آپ دیکھیں کہ یہ پارلیمنٹ میں جواب دے رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ 2017-18، 2018-19 اور 2019-20 کا انہوں نے تخمینہ تو دے دیا لیکن خرچ صرف ایک سال کا بتایا ہے تو بقیہ دو سال کا خرچ جواب میں کیوں نہیں بتایا گیا؟

جناب چیئرمین! یہ میرا بہت valid سوال ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری پہلے مجھے اس پر تھوڑا بریف کر دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):
جناب چیئرمین! میں اس پر دوبارہ گزارش کر دیتا ہوں کہ جس طرح معزز ممبر نے بات کی کہ
2017-18 سے آج تک باغ کو خوبصورت بنانے اور اس کی دیکھ بھال کے لئے کتنا فنڈ رکھا گیا تو ہم
نے 2017-18 کا فنڈ بتا دیا ہے۔ ہم نے 2018-19 کا فنڈ بھی بتا دیا ہے اور 2019-20 کی فنڈ
allocation جو کہ بجٹ میں رکھی تھی وہ بھی بتا دی ہے۔

جناب چیئرمین! اب اگر معزز ممبر اتنی detail specific پوچھنا چاہتے ہیں تو وہ تفصیل
بھی ہم ان کو provide کر دیں گے۔

جناب چیئرمین: چودھری اختر علی! آپ اپنے سوال کا جز (ج) پڑھیں جس میں آپ نے پوچھا ہے
کہ مذکورہ سال میں جو فنڈز دیا گیا ہے باغ جناح کے کون کون سے حصوں پر خرچ کیا گیا، حصہ وار
رقم کی تفصیل بیان فرمائی جائے؟

چودھری اختر علی: جناب چیئرمین! آپ نے فرمایا ہے کہ جز (ج) کے حوالے سے بتایا ہے تو اس
سوال کے جز (ج) میں، میں نے تین سال کی تفصیل مانگی ہے۔

جناب چیئرمین! میں نے یہ نہیں کہا کہ آپ 2017-18 کی تفصیل دے کر اس کو
close کر دیں۔ یہاں پر کافی لوگ لاہور کے رہنے والے ہیں اور منسٹر صاحب بھی لاہور ہی کے
رہائشی ہیں۔

جناب چیئرمین: چودھری اختر علی! میری ایک عرض سن لیں۔

چودھری اختر علی: جناب چیئرمین! پارکس اینڈ ہارٹیکلچرل اتھارٹی کی عدم توجہی کی وجہ سے اس
وقت باغ کی بُری حالت ہے۔

جناب چیئرمین: چودھری اختر علی! آپ اپنا سوال پڑھ لیں۔ آپ نے اپنے سوال کے جز (ج)
میں ایک سال کی تفصیل مانگی ہے اور انہوں نے آپ کو ایک سال کی تفصیل فراہم کر دی ہے۔

چودھری اختر علی: جناب چیئرمین! مذکورہ سال میں جو فنڈز دیا گیا ہے باغ جناح کے کون کون سے
حصوں پر خرچ کیا گیا۔

جناب چیئرمین: چودھری اختر علی! آپ نے ایک سال کے فنڈز کے حوالے سے پوچھا تھا۔
 چودھری اختر علی: جناب چیئرمین! چلیں، پارلیمانی سیکرٹری یہ ہی بتادیں کہ ایک سال کا فنڈ جو کہ
 116 ملین روپے ہے یہ باغ کے کس کس حصے پر خرچ کیا گیا ہے؟
 جناب چیئرمین: چودھری اختر علی! اس کی ساری تفصیل جواب میں دی ہوئی ہے۔
 چودھری اختر علی: چودھری اختر علی! اس میں جو تفصیل دی گئی ہے اس کے مطابق 86 ملین
 روپے تنخواہوں کی مد میں چلے گئے اور بقیہ جو ان کے اخراجات تھے اس کی مد میں خرچ ہو گئے۔
 جناب چیئرمین: اگلا سوال محترمہ سہلی سعدیہ تیمور کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔
 محترمہ سہلی سعدیہ تیمور: جناب چیئرمین! سوال نمبر 2497 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا
 جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: ایل ڈی اے کے زیر انتظام پارک اینڈ شاپ ایریاز

کے منصوبے کی تکمیل سے متعلقہ تفصیلات

*2497: محترمہ سہلی سعدیہ تیمور: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ
 نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایل ڈی اے کے زیر انتظام پارک اینڈ شاپ ایریاز منصوبے کا کام
 تقریباً مکمل ہو چکا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس منصوبے کی تکمیل کی ڈیڈ لائن 15 جولائی 2018 تھی؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ تقریباً 20 فیصد نامکمل منصوبے کے فنڈز بھی موجود ہیں اور متعلقہ
 آفیسر جان بوجھ کر فنڈز جاری نہیں کر رہا اس کی کیا وجوہات ہیں یہ منصوبہ کب تک مکمل
 ہو جائے گا اس کی تکمیل کے حوالے سے مکمل تفصیل سے اور حکومت کے ارادوں سے
 آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):

(الف) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ منصوبے کا کام تقریباً 86 فیصد مکمل ہو چکا ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ منصوبہ کی متوقع تکمیلی تاریخ 31 جولائی 2018 تھی۔

(ج) جی، نہیں۔ یہ درست نہ ہے۔ اس منصوبے کے اضافی کام کے تخمینے کی منظوری

ایل ڈی اے کے بجٹ مالی سال 19-2018 میں ہو چکی ہے جبکہ لاہور ڈویلپمنٹ

اتھارٹی کی مینٹنگ سے منظور ہونا باقی ہے۔ گورننگ باڈی کی منظوری کے بعد تقریباً دو ماہ

تک یہ منصوبہ مکمل کر لیا جائے گا۔

جناب چیئر مین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سہیلی سعدیہ تیمور: جناب چیئر مین! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری کے مطابق

پارک اینڈ شاپ ایریاز کا پراجیکٹ 31 جولائی 2018 کو مکمل ہونا تھا تو اس ڈیڈ لائن کو گزرے

ہوئے بھی ایک سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ اس کا جو 14 فیصد حصہ بقایا رہتا ہے اس کے لئے انہوں

نے ابھی لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی کی مینٹنگ کرنی ہے تو کیا یہ مجھے بتائیں گے کہ ان کے مطابق اس کو

مکمل کرنے کی اب next dead line کون سی ہوگی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):

جناب چیئر مین! میں یہاں پر تھوڑی سی correction کرنا چاہتا ہوں کہ جس وقت یہ سوال دیا گیا

تھا اس وقت 86 فیصد تک کام مکمل ہو چکا تھا اور اب recently میں نے پتا کیا ہے کہ 96 فیصد تک

کام مکمل ہو چکا ہے چونکہ اس کام میں revised addition کی گئی تھی اور اس کی cost revise

ہوئی تھی جس کی وجہ سے اس کے لئے مزید expenses required تھے جس کے لئے ہم نے

ایل ڈی اے کی سب کمیٹی کی مینٹنگ کر لی ہے اور اس میں approval آچکی ہے اور within

month یہ لقیہ 4 فیصد کام بھی مکمل ہو جائے گا۔

جناب چیئر مین: محترمہ! کیا آپ اس پر مزید کوئی ضمنی سوال کرنا چاہتی ہیں؟

محترمہ سہیلی سعدیہ تیمور: جناب چیئر مین! نہیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔
 جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! سوال نمبر 2528 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
 جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع شیخوپورہ: موضع فتح پوری اور ڈیرہ چودھری افتخار گڑ

میں سولنگ اور نالیوں کی تعمیر سے متعلق تفصیلات

*2528: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ اذراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع فتح پوری تحصیل مرید کے ضلع شیخوپورہ میں سولنگ نالیوں اور سیوریج کا کام شروع کیا گیا تھا جس پر تقریباً 35 لاکھ روپے کی خطیر رقم خرچ کر کے کام ادھورا چھوڑ دیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ادھورا کام ہونے اور سیوریج کے نکاس کا انتظام نہ ہونے کی وجہ سے پورے گاؤں میں جگہ جگہ گندہ پانی کھڑا ہے کیونکہ سولنگ اور نالیاں کچھ حصہ پر بنائے جانے کی وجہ سے سڑکیں اور نالیاں ناہموار ہو گئی ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس گاؤں کے نکاسی آب کے لئے گندہ نالہ بھی تعمیر نہیں کروایا گیا؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈیرہ چودھری افتخار گڑ میں سولنگ اور نالیاں نہیں بچھائی گئی ہیں اور اس ڈیرہ سے سیم نالہ تک سولنگ نہیں لگایا گیا؟

(ه) کیا حکومت موضع فتح پوری اور ڈیرہ چودھری افتخار گڑ میں سولنگ اور نالیاں بچھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیور مسعود):
(الف) یہ درست ہے کہ موضع فتح پوری بشمول ڈیرہ چودھری افتخار گڑھ تحصیل مرید کے ضلع شیخوپورہ کے لئے مورخہ 11- ستمبر 2017 کو ایک سکیم منظور ہوئی مگر اس کا تخمینہ لاگت 30 لاکھ روپے تھا جس میں صرف سیور لائن ڈالنے کا کام شامل تھا۔ سکیم پر بمطابق تخمینہ لاگت کام مکمل کر دیا گیا ہے۔

(ب) درست نہیں ہے۔ پورے گاؤں کے کسی علاقہ میں سولنگ اور نالیوں کی تعمیر کا کام تخمینہ لاگت میں شامل نہ ہے۔ منظور شدہ تخمینہ لاگت کے مطابق گاؤں کی نکاسی آب کے لئے پہلے سے موجود نالہ سے لے کر سیم نالہ تک سیور لائن لگائی گئی ہے۔

(ج) جی، ہاں یہ درست ہے کیونکہ تخمینہ لاگت میں نالہ کی تعمیر شامل نہ ہے۔

(د) درست ہے۔ ڈیرہ چودھری افتخار گڑھ میں سولنگ اور نالیاں بنائی گئی اور نہ ہی اس ڈیرہ سے سیم نالہ تک سولنگ لگایا گیا کیونکہ منظور شدہ تخمینہ میں سولنگ اور نالیاں شامل نہ تھیں۔

(ه) اس وقت موضع فتح پوری اور ڈیرہ چودھری افتخار گڑھ میں سولنگ اور نالیاں بچھانے کے کسی منصوبہ کی تجویز زیر غور نہ ہے۔

جناب چیئر مین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئر مین! موضع فتح پوری کی 30 لاکھ روپے کی جس سکیم کا ذکر کیا گیا ہے کہ اس کو مکمل کیا گیا ہے تو میں نے اپنے سوال کے جز (ه) میں پوچھا تھا کہ کیا حکومت موضع فتح پوری اور ڈیرہ چودھری افتخار گڑھ میں سولنگ اور نالیاں بچھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟ یہ سوال 2015 میں بھی کیا گیا تھا اس وقت بھی on the floor of the House یہ commitment دی گئی تھی کہ انشاء اللہ اس سکیم کو ہم next year کے ADP میں شامل کر لیں گے لیکن آج تک اس سکیم کو شامل نہیں کیا گیا تو میری پارلیمانی سیکرٹری سے یہ گزارش ہے کہ کیا یہ جواب سال چل رہا ہے اس میں اس سکیم کو شامل کیا جائے گا یا نہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیور مسعود):
جناب چیئر مین! میرے معزز ممبر نے جو سوال پوچھا ہے اس ضمن میں عرض ہے کہ یہ 2015 کی
بات کر رہے ہیں۔ اس سکیم کی total estimated cost میں 35 لاکھ روپے تھی جبکہ
departmental طور پر اس کا جو estimate لگایا گیا اور اس پر جو ٹینڈرنگ ہوئی وہ 30 لاکھ
روپے کی تھی اور جو 30 لاکھ روپے کی estimated cost تھی اس میں جو جو وہاں پر کام تھے جس
میں خاص طور پر وہاں پر لائن ڈالی جانی تھی وہ ڈال دی گئی ہے اور جو سولنگ کا کام تھا وہ اس سے
additional work تھا اور چونکہ سوال میں specific ایک پرائیویٹ ڈیرے کا ذکر کیا گیا
ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ڈیروں پر سولنگ تعمیر کرنا گورنمنٹ کی priorities
میں نہیں ہے اگر کوٹ فتح خان میں کوئی اور آبادی ہے جہاں پر یہ سمجھتے ہیں کہ سولنگ تعمیر کرنا ہے
تو ہم اس آبادی کے لئے ضرور فنڈز دیں گے لیکن ہم ڈیروں پر سولنگ لگا کر سیاست نہیں کرتے۔
ڈیروں اور تھڑوں پر ہم سولنگ تعمیر کرتے ہیں اور نہ ہی وہاں کی جانی مناسب ہے۔
جناب چیئر مین: اگر کوئی پبلک benefit کا کام ہے تو وہ کرنے کو تیار ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئر مین! میرے خیال میں پارلیمانی سیکرٹری اس سوال سے لاعلم
ہیں یا انہیں point scoring کرنے کا بہت شوق ہے۔ جو چودھری افتخار کا ڈیرہ بتایا گیا ہے یہ مشہور
جگہ ہے، اس سے گزر کر آگے 2700 لوگوں کی بستی ہے۔

جناب چیئر مین! مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ پارلیمانی سیکرٹری کو کوئی خواب آیا ہے کہ یہ
public interest کا کام نہیں ہے؟ آپ اس سوال کو pending کریں اور میں چیلنج کرتا ہوں
آپ ان سے کہیں کہ یہ میرے ساتھ وہاں جا کر visit کریں وہاں 2700 لوگ بس رہے ہیں اور یہ
کہہ رہے ہیں کہ یہ public interest کا کام نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیور مسعود):
جناب چیئر مین! میرے معزز دوست نے تین جگہ پر چودھری افتخار کا ڈیرہ، چودھری افتخار کا ڈیرہ،
چودھری افتخار کا ڈیرہ کا ذکر کیا ہے۔ اگر یہ کہہ رہے ہیں کہ وہاں پر پندرہ سو یا دو ہزار لوگوں کی

آبادی ہے تو پھر اس آبادی کا کوئی نام بھی ہو گا۔ کیا یہ مناسب نہیں تھا کہ یہ اس آبادی کا ذکر کر دیتے۔

جناب چیئر مین: پارلیمانی سیکرٹری! گاؤں میں اس طرح کے ڈیرے ہوتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب چیئر مین! لیکن انہوں نے سوال میں specific چودھری افتخار کے ڈیرہ کا ذکر کیا ہے انہوں نے آبادی نہیں لکھا۔ اگر سوال میں کسی آبادی کا ذکر ہوتا تو ہم اس آبادی کو زیر غور لے آتے لیکن یہاں پر تو صرف ڈیرے کا نام لکھا گیا ہے۔

جناب چیئر مین: Order in the House please جی! انہوں نے جو point raise کیا ہے وہ -/30,00,000 روپے کا estimate تھا اور تیس لاکھ روپے کا کام ہو چکا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئر مین! میں تو تیس لاکھ روپے کے سوال کی بات ہی نہیں کر رہا بلکہ میں نے سوال کے جز (ہ) میں جو سوال کیا تھا اس کی بات کر رہا ہوں لیکن پارلیمانی سیکرٹری نے جس طرح غیر سنجیدہ جواب ایوان میں دیا ہے میں اس پر discuss کر رہا ہوں۔ اب یہ ڈیرے کی بات کر رہے ہیں، ڈیرہ غازی خان ہے تو کیا وہاں پر کوئی ایک ڈیرہ ہے، وہاں پر کوئی لوگ نہیں رہتے اور ڈیرہ مراد جمالی ہے وہاں پر کوئی لوگ نہیں رہتے اور یہ ہر چیز کو ڈیرہ بنی گا لانہ سمجھیں بلکہ ایوان میں جواب دیں۔

جناب چیئر مین: پارلیمانی سیکرٹری جواب دے رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب چیئر مین! معزز ممبر میرے لئے انتہائی قابل احترام اور محترم ہیں، مجھ سے زیادہ تجربہ کار سیاستدان ہیں انہوں نے 2015 کا ذکر کیا ہے اس وقت ہم وہاں پر تھے اور یہ یہاں پر تھے۔ اگر 2015 سے 2018 تک تین سال میں یہ ڈیرہ آباد نہیں ہوا اور یہاں پر کام نہیں ہو سکا اور اب یہ مناسب سمجھتے ہیں کہ وہاں آبادی ہے تو ہم اس آبادی کو estimate میں ڈال دیتے ہیں۔

جناب چیئرمین! ہم نے اس آبادی کے نام کے ساتھ یہ estimate اور tendering کرنی ہے کیونکہ یہ ڈیرہ کہیں notified نہیں ہے، اگر یہاں ڈیرہ غازی خان اور ڈیرہ اسماعیل خان کا ذکر کیا جا رہا ہے تو وہ اضلاع ہیں اور ان کا باقاعدہ نوٹیفکیشن ہوا ہوا ہے۔ اگر معزز ممبر اس آبادی کا نوٹیفکیشن بتادیں کہ ڈیرہ چودھری افتخار کا نوٹیفکیشن ہے تو ہم اس آبادی کے نام سے اس کا ٹینڈر کر دیں گے۔

جناب چیئرمین: آبادی کا نام نہیں ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ۔۔۔

جناب چیئرمین: یہ آپ کا آخری ضمنی سوال ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! جی، بالکل میرا یہ آخری سوال ہے۔ اگر پارلیمانی سیکرٹری مجھے ڈیرہ بنی گالا کا نوٹیفکیشن لا کر دے دیں۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب محمد طاہر پرویز! تشریف رکھیں۔ اگلا سوال محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں!

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! سوال نمبر 2556 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سال 2018 میں واٹر اینڈ سینی ٹیشن

کے لئے مختص کردہ بجٹ کے عدم استعمال سے متعلقہ تفصیلات

*2556: محترمہ عظمیٰ کاردار: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

گزشتہ سال واٹر اینڈ سینی ٹیشن کے لئے مختص بجٹ کے استعمال نہ ہونے کی وجوہات کیا

ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیور مسعود):
تمام واسا کو جاری کردہ فنڈز برائے مالی سال 19-2018 استعمال ہو چکے ہیں۔ پبلک
ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ لاہور (نارتھ / ساؤتھ)۔ حکومت پنجاب نے مالی سال
19-2018 کے بجٹ میں واٹر اینڈ سینی ٹیشن کی 1793 سکیموں کے لئے 20.500۔
ارب روپے مختص کئے۔ مالی سال 19-2018 کے بجٹ میں واٹر اینڈ سینی ٹیشن کے لئے
نظر ثانی شدہ مختص رقم 17.902۔ ارب روپے تھی۔ اس میں سے 7.555۔ ارب
روپے جاری کئے گئے جس میں سے مالی سال 19-2018 کے اختتام پر 7.391۔ ارب
روپے کی رقم خرچ کی گئی۔ محکمہ نے واٹر اینڈ سینی ٹیشن کے لئے فراہم کردہ رقم کے
استعمال کو یقین بنایا اور رقم 1793 سکیموں پر عوام کی فلاح و بہبود کے لئے خرچ کی۔

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! میں نے واٹر اینڈ سینی ٹیشن کے متعلق سوال کیا تھا، محکمہ نے
جواب میں لکھا ہے کہ اس کے لئے 20½ - ارب روپے کا فنڈ مختص کیا گیا تھا بعد میں نظر ثانی رقم
تقریباً 18۔ ارب روپے تھی لیکن صرف 7½ - ارب روپے release کئے گئے۔
جناب چیئرمین! میں یہ پوچھنا چاہ رہی تھی کہ آدھے سے بھی کم پیسے کیوں release کئے
گئے حالانکہ واٹر اینڈ سینی ٹیشن تو بہت اہم مسئلہ ہوتا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیور مسعود):
جناب چیئرمین! 19-2018 میں پبلک ہیلتھ کے بجٹ میں 1793 سکیموں کے لئے estimated
cost بیس ارب روپے تھی جو بعد میں revise کر کے 17۔ ارب روپے رکھی گئی۔ 19-2018
کے بجٹ میں بجٹ کی جو حالت تھی اور پنجاب کے خزانے کا جو حال تھا وہ آپ سب کو بہتر پتا ہے
اس لئے اس پر بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم نے اس وقت 7.5۔ ارب روپے کی
allocation کی تھی اور 7.5۔ ارب روپے میں سے وہ تمام پیسے utilize کر لیا گیا ہے یعنی ہم نے

بتنا بجٹ allocate کیا تھا وہ پورے کا پورا utilize ہو چکا ہے۔ اب 20-2019 کے بجٹ میں انشاء اللہ اس کے لئے زیادہ فنڈز رکھیں گے۔

جناب چیئر مین: جی، اگلے بجٹ میں زیادہ فنڈز رکھے جائیں گے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئر مین! میں پارلیمانی سیکرٹری سے ایک آخری چیز پوچھنا چاہ رہی تھی کہ انہوں نے لکھا ہے کہ جو 20½-2019 ارب روپے کا بجٹ تھا یہ 1793 سکیموں کے لئے تھا وہ ملا نہیں بلکہ صرف 7- ارب روپے کا بجٹ ملا۔ انہوں نے نیچے بھی لکھا ہے کہ ہم نے 1793 سکیموں میں وہ بجٹ استعمال کیا ہے۔ یہ کس طرح سے possible ہو گیا ہے؟

جناب چیئر مین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب چیئر مین! بجٹ میں estimated cost میں تمام سکیموں کو address کیا گیا تھا اور ہم نے 1793 سکیموں کے لئے ہی estimate لگایا تھا لیکن ہمارے پاس فنڈز کی allocation سات ارب روپے کی تھی۔ میرے خیال میں محکمے کی طرف سے اس میں تھوڑی سی correction ہونا رہتی ہے definitely یہ بجٹ 1793 سکیموں پر نہیں لگا ہو گا بلکہ کم سکیموں پر لگا ہو گا اس لئے جو 7- ارب روپے utilize ہوئے وہ جتنی سکیموں پر utilize ہوئے میں ان کی تفصیل آپ کو بعد میں دے دوں گا۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئر مین! بہت شکریہ

جناب چیئر مین: محترمہ! اگلا سوال بھی آپ کا ہی ہے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئر مین! سوال نمبر 2557 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئر مین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

واٹر اینڈ سینی ٹیشن پالیسی کی منظوری سے متعلقہ تفصیلات

*2557: محترمہ عظمیٰ کاردار: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

واٹر اینڈ سینی ٹیشن پالیسی کس سطح پر ہے اور کب تک کابینہ سے منظور کرائی جائے گی؟
پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):
پنجاب واٹر پالیسی محکمہ آبپاشی نے تیار کی جس کو حکومت پنجاب نے 2018 میں منظور کیا۔ چونکہ واٹر پالیسی میں سینی ٹیشن کا احاطہ نہیں ہوا اس لئے چیئر مین پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ بورڈ کی ہدایت پر پنجاب واٹر اینڈ سینی ٹیشن پالیسی guideline کا تفصیلی ڈاکومنٹ اربن یونٹ کو نظر ثانی کے لئے بھیجا گیا ہے تاکہ اس کو منظور شدہ واٹر پالیسی کا حصہ بنایا جائے یا سٹریٹجک guideline کے طور پر منظور کیا جائے۔

جناب چیئر مین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئر مین! میرا یہ سوال واٹر اینڈ سینی ٹیشن پالیسی سے relate کرتا ہے۔ محکمے کی طرف سے یہ جواب آیا ہے کہ چونکہ واٹر پالیسی محکمہ آبپاشی نے بنائی تھی لیکن انہوں نے اس پالیسی میں سینی ٹیشن کو شامل ہی نہیں کیا اس لئے چیئر مین پی اینڈ ڈی نے اس document کو اربن یونٹ کو نظر ثانی کے لئے بھیج دیا ہے۔

جناب چیئر مین! میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ اربن یونٹ کو جو نظر ثانی کے لئے بھیجا گیا تھا تو کیا انہوں نے ابھی تک سینی ٹیشن کو واٹر پالیسی میں شامل کیا ہے؟

جناب چیئر مین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):
جناب چیئر مین! بالکل درست بات ہے کہ واٹر پالیسی محکمہ آبپاشی کی ذمہ داری تھی وہ واٹر پالیسی بنا دی گئی ہے جہاں تک سینی ٹیشن پالیسی کا تعلق ہے وہ اربن یونٹ نے بنائی تھی چونکہ اربن یونٹ محکمہ پی اینڈ ڈی کے under کام کرتا ہے اس لئے چیئر مین پی اینڈ ڈی کی طرف سے سینی ٹیشن کی guideline کے لئے لکھا گیا تھا تاکہ بہتر guideline دی جائے میرے خیال میں اربن یونٹ

کی طرف سے تین مہینوں کے اندر یہ guideline بھیج دی جائے گی جس کے بعد یہ پالیسی فائنل ہو جائے گی۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئر مین! سینیٹی ٹیشن پبلک ہیلتھ کا ایک بہت ہی important issue ہے جو 70 سال سے neglected تھا۔ صرف ہماری حکومت ہے جو اب سینیٹی ٹیشن پالیسی پر غور کر رہی ہے اور اس کی پوری implementation کی طرف جارہی ہے۔

جناب چیئر مین! میں صرف یہ گزارش کروں گی کہ آپ اربن یونٹ کو کوئی deadline دے دیں تاکہ اس میں کوئی delay نہ ہو اور ہم پوری شد و مد کے ساتھ سینیٹی ٹیشن پالیسی کو آگے لے کر بڑھیں۔

جناب چیئر مین: پارلیمانی سیکرٹری! یہ کب تک ہوگا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب چیئر مین! انشاء اللہ ہم اسے within 90 days final کر لیں گے۔

جناب چیئر مین: جی، انشاء اللہ۔ اگلا سوال محترمہ رخسانہ کوثر کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ رخسانہ کوثر: جناب چیئر مین! سوال نمبر 2568 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئر مین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: پی پی-146 میں

واٹر فلٹریشن پلانٹس کی تنصیب اور ان کی چالو حالت سے متعلقہ تفصیلات

***2568:** محترمہ رخسانہ کوثر: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور پی پی-146 میں کل کتنے واٹر فلٹریشن پلانٹس نصب کئے گئے ہیں؟

(ب) مذکورہ واٹر فلٹریشن پلانٹس میں سے کتنے چالو حالت میں اور کتنے خراب ہو چکے ہیں نیز

پانی کو صاف کرنے کے لئے کون کون سی ادویات کتنی کتنی مقدار میں استعمال کی جاتی

ہیں، تفصیل بیان فرمائیں؟

(ج) کیا موجودہ حکومت خراب واٹر فلٹریشن پلانٹس کو ٹھیک کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیور مسعود):
(الف) لاہور پی پی-146 میں محکمہ واسانے 53 واٹر فلٹریشن پلانٹس نصب کئے گئے ہیں لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) واساکے نصب کردہ تمام فلٹریشن پلانٹس چالو حالت میں ہیں نیز پانی کو صاف کرنے کے لئے ریت، کاربن اور آرسینک استعمال کیا جاتا ہے۔

(ج) واسا تمام فلٹریشن پلانٹس کی دیکھ بھال روزانہ کی بنیاد پر جاری رکھے ہوئے ہے۔

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ رخصانہ کوثر: جناب چیئرمین! جواب میں سارا یہی لکھ دیا گیا ہے سب اچھا ہے حالانکہ پیپاٹائٹس بہت زیادہ تیزی سے پھیل رہا ہے۔

جناب چیئرمین! میرا سوال تھا کہ پی پی-146 کے اندر کتنے ٹیوب ویل ہیں اور ان کی حالت کیسی ہے لیکن انہوں نے یہی لکھ دیا کہ سب اچھا چل رہا ہے اور سب ٹھیک ہے۔ پانی کا بل تو وقت پر آتا ہے مگر پانی نہیں یہ کیسا مذاق ہے؟ ان لوگوں کے لئے سب اچھا کہنا کتنا آسان ہے۔
جناب چیئرمین: محترمہ! آپ ضمنی سوال کریں۔

محترمہ رخصانہ کوثر: جناب چیئرمین! یہاں سے چند قدم پر ٹنگمری روڈ ہے آپ ایک کمیٹی بنا کر ابھی وہاں بھیج دیں اور چیک کیا جائے کہ کس قدر گند پانی آرہا ہے، پتا ہی نہیں کہ میڈیسن کہاں ڈالی جا رہی ہیں، لوگ پانی کو ترس رہے ہیں، پیپاٹائٹس اتنی تیزی سے پھیل رہا ہے جس سے لوگ مر رہے ہیں لیکن یہاں پر سب اچھا کیسے رپورٹ دی جا رہی ہے؟

جناب چیئرمین: پارلیمانی سیکرٹری! محترمہ نے فلٹریشن پلانٹس کی maintenance کے حوالے سے پوچھا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):
جناب چیئرمین! ہم نے maintenance کا ایک proper mechanism طے کیا ہوا ہے۔ اس
حوالے سے SOPs بنی ہوئی ہیں جس کے مطابق واساکام کرتا ہے۔ عوام کو صحت کی سہولتیں
فراہم کرنا ہماری حکومت کی اولین ترجیح ہے اور پینے کا صاف پانی فراہم کرنا بھی ہماری ذمہ داری
ہے۔ ہماری پوری کوشش ہے کہ محکمہ کی طرف سے اس میں کوئی غفلت نہ کی جائے۔ یہاں جواب
کے جز (ب) میں لکھا گیا ہے کہ

"پانی کو صاف کرنے کے لئے ریت، کاربن اور آرسینک میڈیا استعمال کیا

جاتا ہے۔"

جناب چیئرمین! ہم کوشش کرتے ہیں کہ ساتھ ساتھ پانی کی purification کی جائے۔
ایک specific معیار ہے، کلورین کی ایک خاص ratio کو maintain کرنے کے لئے ہم اس کے
samples لیتے ہیں اور ٹیسٹ بھی کرتے ہیں اگر کسی واٹر فلٹریشن پلانٹ میں کلورین کی ratio کم
ہے تو محترمہ اسے پوائنٹ آؤٹ کر دیں ہم اس پر ایکشن لیں گے۔

محترمہ رخصانہ کوثر: جناب چیئرمین! پہلی بات تو یہ ہے کہ بہت سارے واٹر فلٹریشن پلانٹس
خراب ہونے کی وجہ سے بند پڑے ہیں جبکہ یہاں جواب میں بتایا جا رہا ہے کہ سب کچھ ٹھیک ہے۔
پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):
جناب چیئرمین! میں آپ کی وساطت سے محترمہ رخصانہ کوثر سے کہوں گا کہ وہ specifically
نشانہ ہی فرمادیں کہ فلاں واٹر فلٹریشن پلانٹ بند ہے تو میں اس کو چیک کروالوں گا۔

محترمہ رخصانہ کوثر: جناب چیئرمین! ہمیں بتایا جائے کہ یہ میڈیسن کہاں استعمال ہوتی ہے اور کن
ہاتھوں سے استعمال ہوتی ہے؟ پنجاب اسمبلی کے back side کا گیٹ حلقہ پی پی-146 کے بالکل
ساتھ واقع ہے۔ حلقے کے لوگوں کو بتایا جائے کہ یہ میڈیسن کہاں استعمال ہوتی ہے؟ زیادہ تر واٹر
فلٹریشن پلانٹس خراب ہونے کی وجہ سے بند پڑے ہیں جبکہ محکمہ ایک ہی بات پر بضد ہے کہ سب
اچھا ہے۔ یہ رویہ انتہائی غلط ہے۔ آپ ابھی یہاں سے چار معزز ممبران یا کسی اور کو بھجوا کر چیک
کروالیں۔ اس حلقہ میں پانی دیکھنے کے قابل نہیں پینا تو دور کی بات ہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! پارلیمانی سیکرٹری نے وعدہ کیا ہے کہ وہ انشاء اللہ maintenance کروائیں گے۔ اگلا سوال جناب محمد عبداللہ وڑائچ کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: جناب چیئرمین! سوال نمبر 2620 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گجرات: پی پی۔29 میں سیوریج

اور پینے کے صاف پانی کی سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*2620: جناب محمد عبداللہ وڑائچ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گجرات پی پی۔29 میں سال 18-2017 اور 19-2018 میں کتنے چوک، قصبوں اور آبادیوں کو واٹر سپلائی اور سیوریج کی سہولیات فراہم کی گئی ہیں ان کی تفصیلات کیا ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔29 میں پینے کا پانی قابل استعمال نہیں جس کی وجہ سے پیپائٹس جیسے موذی امراض اور پیٹ کی بیماریوں سے علاقے کی عوام متاثر ہو رہی ہے؟

(ج) اگر جوابات اثبات میں ہیں تو حکومت مذکورہ حلقہ میں سیوریج اور پینے کے صاف پانی کی سہولیات جلد از جلد مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے یہ کام کب تک مکمل کر دیا جائے گا۔ مکمل تفصیلات فراہم کی جائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیور مسعود):

(الف) حلقہ پی پی۔29 ضلع گجرات میں مالی سال 18-2017 اور 19-2018 میں فراہمی آب کا کوئی منصوبہ شروع نہیں کیا گیا البتہ جلالپور جٹاں سٹی میں نکاسی آب کا ایک منصوبہ مالی سال 18-2017 میں مکمل کیا گیا ہے۔ مزید برآں مالی سال 19-2018 میں کمیونٹی ڈویلپمنٹ پروگرام (CDP) کے تحت حلقہ پی پی۔29 ضلع گجرات کے لئے

گلیوں اور نالیوں کی تعمیر کے 16 منصوبہ جات شروع کئے گئے ہیں جن پر 50 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی-29 ضلع گجرات میں زیر زمین پانی تقریباً 100 فٹ گہرائی تک قابل استعمال نہ ہے کیونکہ تقریباً ہر گھر میں گندے پانی کی / Sokage Pit Septic Tank کی تعمیر کی وجہ سے زیر زمین پانی تقریباً 100 فٹ کی گہرائی تک آلودہ ہو چکا ہے۔

(ج) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے حلقہ پی پی-29 ضلع گجرات میں 44 دیہات میں فراہمی آب کی سکیمیں مکمل کیں تھیں۔ جن میں سے 29 سکیموں سے عوام کو پینے کا صاف پانی مہیا کیا جا رہا ہے جبکہ پندرہ دیہات کی بند سکیموں کو مرحلہ وار پروگرام کے تحت rehabilitate کیا جا رہا ہے۔ البتہ اس حلقہ میں فراہمی و نکاسی آب کے کسی نئے منصوبہ کی کوئی تجویز زیر غور نہ ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب چیئر مین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: جناب چیئر مین! میں محکمہ کے جوابات سے fully satisfied ہوں لیکن جواب کے جز (ج) کے آخر میں کہا گیا ہے کہ دیہات کی بند سکیموں کو مرحلہ وار پروگرام کے تحت rehabilitate کیا جا رہا ہے تو میں مرحلہ وار کی تفصیل جاننا چاہوں گا کہ مرحلہ وار کیا ہوتا ہے؟

جناب چیئر مین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیور مسعود): جناب چیئر مین! معزز ممبر غالباً بند پڑی ہوئی ان پندرہ سکیموں کے بارے میں پوچھنا چاہتے ہیں کہ ان کو کب rehabilitate کیا جائے گا؟ محکمہ کی طرف سے اس کا جواب آیا ہے کہ ہم مرحلہ وار ان سکیموں کو rehabilitate کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں جیسا کہ میں نے پہلے گزارش کی تھی کہ پورے پنجاب کے اندر بہت سے واٹر فلٹریشن پلانٹس بند پڑے ہیں۔ ان میں لوکل گورنمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے واٹر فلٹریشن پلانٹس شامل ہیں۔

جناب چیئرمین! پنجاب کے اندر تقریباً 662 واٹر سپلائی کی سکیمیں یا واٹر فلٹریشن پلانٹس بند ہو چکے ہیں۔ کسی کا ٹرانسفارمر نہیں ہے، کہیں بجلی disconnect ہو چکی ہے اور کہیں پر پانی کی لائنیں damage ہو چکی ہیں۔ حکومت پنجاب نے پالیسی بنائی ہے کہ ہم ان سکیموں کو phase wise rehabilitate کریں گے۔ پہلے phase کے اندر ہم نے پنجاب کی 65 واٹر سپلائی سکیموں کو rehabilitate کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ ان میں زیادہ تر واٹر سپلائی سکیمیں South Area کی ہیں۔ ہمارے South Area میں پینے کا صاف پانی میسر نہیں اور وہاں پر زیادہ تر brackish water ہے۔ ہمارا South Area گزشتہ 35 سالوں سے محرومی کا شکار رہا ہے لہذا ہماری یہ کوشش ہے کہ ہم پہلے South Area کی 65 واٹر سپلائی سکیموں کو ٹھیک کریں اور اس کے بعد North Area کی پندرہ سکیموں کو take up کیا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ اگلے مالی سال میں ان پندرہ واٹر سپلائی سکیموں کو بھی rehabilitate کرنے کی کوشش کریں گے۔

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: جناب چیئرمین! میں پارلیمانی سیکرٹری کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیور مسعود):

جناب چیئرمین! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

(جوابان کی میز پر رکھے گئے)

قصور: پی پی-176 واٹر سپلائی اور سیوریج

سکیموں کے لئے مختص کردہ بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

* 1663: ملک محمد احمد خان: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) پی پی-176 قصور کے کس کس گاؤں / قصبہ / شہر میں واٹر سپلائی اور سیوریج کی سکیمیں چل رہی ہیں اور کس کس گاؤں، قصبہ و شہر کی یہ سکیمیں بند ہیں؟
- (ب) اس حلقہ میں کس کس گاؤں، قصبہ اور شہروں میں سیوریج اور واٹر سپلائی کی سکیموں پر کام جاری ہے؟
- (ج) ان سکیموں کے لئے سال 2018-19 کے بجٹ میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟
- (د) کیا حکومت، جن سکیموں پر کام جاری ہے ان کو جلد از جلد مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

- (الف) صوبائی اسمبلی حلقہ پی پی-176 قصور میں ایک سیوریج سکیم موضع کھڈیاں میں مکمل کی گئی ہے جو کہ چل رہی ہے، جبکہ واٹر سپلائی کی کل 36 سکیمیں جن کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے، مکمل کی گئی جن میں سے 29 سکیمیں جن کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے چل رہی ہیں جن سے علاقے کے لوگ مستفید ہو رہے ہیں جبکہ واٹر سپلائی کی سات سکیمیں جن کی تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے مختلف وجوہات کی بناء پر بند پڑی ہیں۔

- (ب) صوبائی اسمبلی حلقہ پی پی-176 میں واٹر سپلائی اور سیوریج کی کل چھ سکیموں جن کی تفصیل (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے پر کام جاری ہے جن کا تخمینہ لاگت 522.377 ملین روپے ہے۔

- (ج) صوبائی اسمبلی حلقہ پی پی-176 میں واٹر سپلائی اور سیوریج، ڈرنیج کی سکیموں پر برائے سال 2018-19 کے لئے مبلغ 51.931 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔
- (د) مالی سال 2019-20 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں یہ تمام سکیمیں شامل ہیں اور امید کی جاتی ہے کہ 30.06.2020 تک مکمل ہو جائیں گی۔

لاہور: ٹاؤن شپ پیکور وڈ تک سڑک و نالہ کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*1205: چودھری افتخار حسین چھپھر: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ روہی نالہ پھانک منڈی ارفع کریم ٹاور سے ٹاؤن شپ پیکور وڈ لاہور تک سڑک اور نالہ کی تعمیر شروع ہونی تھی جو کہ اب تک مکمل نہ ہو سکی ہے اس کی وجوہات کیا ہیں؟
- (ب) ایس بلاک تک روڑی وغیرہ بھی ڈال دی گئی تھی لیکن سڑک پھر روک دی گئی اور سڑک بنانے کے لئے تجاویزات بھی ہٹا دی گئی تھیں؟
- (ج) مذکورہ سڑک کی ٹوٹ پھوٹ کی وجہ سے لوگوں کو کافی پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے؟
- (د) اگر جزائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سڑک کی تعمیر / مرمت مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟
- وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):
- (الف) واسا مذکورہ علاقے میں نالہ کی ریٹیننگ وال کا کام مکمل کر چکا ہے۔ رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ سڑک کی تعمیر کا کام جلد شروع کر دیا جائے گا۔
- (ب) رواں مالی سال کے بجٹ میں ایس، بلاک کی سڑک کی تعمیر کے لئے فنڈ مختص کر دیا گیا ہے۔ ڈیپارٹمنٹل سب کمیٹی کی منظوری کے بعد جلد کام شروع کر دیا جائے گا۔
- (ج) یہ درست ہے کہ یہ راستہ مولانا شوکت علی روڈ اور فیروز پور روڈ کو ملاتا ہے۔ سڑک کی ٹوٹ پھوٹ کی وجہ سے لوگوں کو کافی پریشانی کا سامنا ہے۔
- (د) جواب جز (ب) میں پیش کر دیا گیا ہے۔

فیصل آباد: کشمیر پل انڈر پاس کے منصوبہ کی تکمیل سے متعلقہ تفصیلات

*1388: جناب علی عباس خان: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد شہر میں کینال روڈ پر واقع کشمیر پل انڈر پاس کا منصوبہ کس تاریخ کو منظور ہوا اور اس پر کام کا آغاز کب ہوا؟

(ب) مذکورہ پل کی تعمیر کا کل تخمینہ لاگت کیا ہے؟

(ج) مذکورہ پل کا ٹھیکہ کس کمپنی کو دیا گیا اور مدت تکمیل کیا رکھی گئی؟

(د) زیر تعمیر پل کا کتنا کام مکمل ہو چکا ہے اور مزید برآں بقیہ کام کب تک مکمل ہو جائے گا کب تک عوام کے استعمال کے لئے کھول دیا جائے گا؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) فیصل آباد شہر میں کینال روڈ پر واقع کشمیر پل انڈر پاس کا منصوبہ 46 پی ڈی ڈی ڈیلیوپی میٹنگ مورخہ 15.03.2018 کو منظور ہوا اور موقع پر عملی کام کا آغاز مورخہ 26.05.2018 کو ہوا۔

(ب) مذکورہ پل کی تعمیر کا کل تخمینہ لاگت 1280.209 ملین روپے ہے۔

(ج) مذکورہ پل کا ٹھیکہ مجوزہ طریق کار کے تحت باقاعدہ ٹینڈر کے بعد میسرز این ایل سی (M/S NLC) کو دیا گیا تھا اس کی مدت تکمیل 18 ماہ رکھی گئی ہے۔

(د) زیر تکمیل انڈر پاس کا 25 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور مزید برآں بقیہ کام ایک سال تک مکمل ہو جائے گا، بشرطیہ کہ پنجاب گورنمنٹ اس کے مکمل فنڈز فراہم کرے۔

لاہور: آبادی شاہین آباد شیراکوٹ بند روڈ واٹر سپلائی سے متعلقہ تفصیلات

*2206: جناب محمد الیاس: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے آبادی شاہین آباد نزد بابو صابو شیراکوٹ بند روڈ لاہور پانی جیسی بنیادی ضرورت سے محروم ہے؟

- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پوری آبادی مضر صحت زمینی پانی پینے پر مجبور ہے؟
- (ج) اگر جزائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ آبادی کو واٹر سپلائی دینے کو تیار ہے تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟
- وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):
- (الف) مذکورہ آبادی دریا کے کنارے آباد ہے اور یہاں کے رہائشی زیر زمین پانی استعمال کرتے ہیں۔ یہاں پر واساکا کوئی واٹر سپلائی نیٹ ورک نہ ہے۔
- (ب) ایضاً
- (ج) ابھی تک اس آبادی میں کوئی واٹر سپلائی کی سکیم زیر غور نہ ہے۔

لاہور: محکمہ میں ڈیلی ویجز، کنٹریکٹ ملازمین کی تعداد

اور سکیل 1 سے 12 تک خالی اسامیوں پر بھرتی سے متعلق تفصیلات

* 2373: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ضلع لاہور میں محکمہ کے کتنے ملازمین ڈیلی ویجز/کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں؟
- (ب) حکومت ان ملازمین کو ریگولر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟
- (ج) محکمہ ہذا میں سکیل ایک سے بارہ تک کی کتنی اسامیاں خالی ہیں۔ سکیل وار تفصیل بیان فرمائی جائے نیز ان اسامیوں پر حکومت ملازمین بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان فرمائی جائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) ایل ڈی اے:

محکمہ ایل ڈی اے میں یو ڈی ونگ میں 171 ڈیلی ویز اور ٹیپا میں 120 منتقلی ویز کام کر رہے ہیں جو مختلف پراجیکٹ سے چارج کئے جا رہے ہیں۔ پے سکیل کے حوالے سے کوئی ملازم کنٹریکٹ پر موجود نہ ہے البتہ مارکیٹ میڈ سیکری کی بنیاد پر چار ٹیپا میں اور دو یو ڈی ونگ میں کام کر رہے ہیں۔

پی ایچ اے لاہور:

ضلع لاہور میں محکمہ ہذا میں 2702 ڈیلی ویز اور 395 کنٹریکٹ ملازمین کام کر رہے ہیں۔ پنجاب ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ ایجنسی۔ محکمہ ہذا ضلع لاہور میں کوئی بھی ملازم ڈیلی ویز پر بھرتی نہ کیا گیا ہے البتہ پندرہ ملازمین جن کو کنٹریکٹ پر بھرتی کیا گیا ہے۔

واسالاہور:

واسا ایل ڈی لاہور میں ڈیلی ویز ملازمین کی تعداد 1710 تھی جن میں سے 350 ملازمین سیزل (مون سون) کے ہیں جبکہ 614 ملازمین کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں۔

پبلک ہیلتھ انجینئرنگ:

محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ضلع لاہور میں ڈیلی ویز ملازمین کے لئے نہ کوئی اسامی خالی ہے نہ ہی کوئی ملازم کام کر رہا ہے۔ البتہ ضلع لاہور میں ریگولر اسامیوں پر بنیادی پے سکیل 1 سے 12 کے 27 ملازمین کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں۔ جن کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ایل ڈی اے:

ڈیلی ویز اور منتقلی ویز مختلف ورکس کی (contingencies) سے چارج کئے جا رہے ہیں۔ فنڈز کی دستیابی تک ان کو چارج کیا جائے گا۔ ڈیلی ویز اور منتقلی ویز ریگولر اسٹیبلشمنٹ کا حصہ نہ ہیں۔ البتہ مارکیٹ میڈ سیکری کی بنیاد پر ٹیپا کے چار ملازمین کی ریگولر انزیٹن کا معاملہ متعلقہ اتھارٹی کو بھیجا جا رہا ہے۔

پی ایچ اے لاہور:

پنجاب حکومت کی طرف سے "پنجاب ریگولر ایزیشن اسمبلی ایکٹ 2018" پاس کیا گیا ہے۔ جس کے مطابق وہ ملازمین (کنٹریکٹ) جن کی مسلسل تین سال سے زیادہ سروس ہے کو ریگولر کئے جانے کے احکامات موجود ہیں۔ محکمہ ہڈا نے اہل ملازمین (کنٹریکٹ) کا کیس اپنے بورڈ آف ڈائریکٹرز کے اجلاس میں رکھا ہے جس کی منظوری دے دی گئی ہے اور بمطابق مندرجہ بالا ایکٹ 2013 ان ملازمین کو ریگولر کرنے کے لئے ضروری کارروائی عمل میں لائی جا رہی ہے۔

پنجاب ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ ایجنسی:

محکمہ ہڈا ضلع لاہور کنٹریکٹ ملازمین کو گورنمنٹ پالیسی کے مطابق ریگولر کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

واسالاہور:

ڈپٹی وچر ملازمین کو ریگولر کرنے کے لئے موجودہ حکومت جب بھی کوئی پالیسی وضع کرے گی اس کے مطابق درآمد کیا جائے گا۔

پبلک ہیلتھ انجینئرنگ:

محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے صوبہ پنجاب میں تمام کنٹریکٹ ملازمین بشمول ضلع لاہور کو ریگولر کرنے کے لئے وزیر اعلیٰ پنجاب کو سمری ارسال کر رکھی ہے۔

ایل ڈی اے: (ج)

سکیل 01 تا 12 کی خالی اسامیوں میں 469 یو ڈی ونگ میں اور 58 ٹیپا کی اسامیاں شامل ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ حکومت کی جانب سے ملازمتوں کی بھرتی پر پابندی کے اٹھانے جانے کے بعد حسب ضرورت ان اسامیوں پر بھرتی کی جائے گی۔

پی ایچ اے لاہور:

محکمہ ہڈا میں سکیل 1 تا 12 تک کی کل 94 اسامیاں خالی ہیں۔ جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ پنجاب گورنمنٹ کے نوٹیفیکیشن نمبر (GAD)10-&S)IV.SOR مورخہ 07.12.2018 کے مطابق پابندی عائد ہے لہذا ملازمین کی بھرتی نہیں کی جائے گی۔

پنجاب ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ ایجنسی۔ محکمہ ہذا ضلع لاہور میں مندرجہ ذیل اسامیاں خالی ہیں۔ (i) ڈیٹا انٹری آپریٹر (BS-11) کی 3، (ii) جونیئر کلرک (BS-11) کی ایک، (iii) چوکیدار (BS-03) کی دو، (iv) دفتری (BS-04) کی دو، (v) فیر وپر نٹر (BS-01) کی ایک، حکومت پنجاب کی مروجہ پالیسی کے مطابق سکیل نمبر 1 سے 4 تک بھرتی قواعد و ضوابط کے مطابق جلد کر لی جائے گی۔ تاہم سکیل نمبر 5 تا زائد سکیل میں بھرتی پر حکومت پنجاب کی طرف سے مکمل پابندی ہے۔

واسالاہور:

محکمہ ہذا میں سکیل 01 تا 12 تک بجٹ Strength کے مطابق مالی سال 2019-20 کی 1524 اسامیاں خالی ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس وقت حکومت نے نئی بھرتیوں پر پابندی لگا رکھی ہے جب حکومت پابندی ختم کرے گی محکمہ اپنی ضرورت اور مالی وسائل کو مد نظر رکھتے ہوئے حکومتی پالیسی اور قوانین پر عمل کرے گا۔ چونکہ بیان کردہ پابندی کی وجہ سے محکمہ ہذا نئی بھرتیاں نہیں کر سکتا ہے لہذا محکمہ اپنی افرادی قوت کی ضروریات کو حصہ (الف) میں بیان کردہ ڈیلی ویز ملازمین کے ذریعے پورا کر رہا ہے۔ مزید برآں اس وقت واساکے تنظیمی ڈھانچہ میں بہتری کے لئے غور و خوض ہو رہا ہے اور صرف ضروری تکنیکی عملہ کی بھرتی کی جارہی ہے۔ اس سلسلے میں 64 سب انجینئرز کی بھرتی بذریعہ پنجاب پبلک سروس کمیشن کی منظوری حاصل کی گئی ہے اور اس سلسلے میں ضابطے کے مطابق پیشرفت کی جارہی ہے۔

محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ:

محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ضلع لاہور میں بنیادی پے سکیل 1 سے 12 تک کی صرف مندرجہ ذیل دو اسامیاں خالی ہیں۔ (i) مالی (BS-1) کی دو، (ii) خاکروب (BS-1) کی دو، صوبہ پنجاب میں نئی بھرتی پر پابندی کی وجہ سے یہ اسامیاں پُر نہیں کی جاسکتیں۔

لاہور: میٹروپس کے ٹریک کے نیچے ستونوں پر

پلاسٹک کے گملوں کی تنصیب پر اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

* 2738: محترمہ عائشہ اقبال: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

سابق دور حکومت (مالی سال 2013 تا 2018 میں میٹرو بس کے ٹریک کے نیچے ستونوں پر پلاسٹک کے گملوں کی مد میں کتنے پیسے خرچ کئے گئے، تفصیل سال وار فراہم فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):
سابق دور حکومت میں میٹرو بس ٹریک کے نیچے پلاسٹک کے گملوں کی مد میں مالی سال 2017-18 میں 113.80 ملین روپے خرچ کئے گئے۔

فیصل آباد: چک نمبر 388 گ ب تحصیل سمندری

کازیر زمین پانی ناقابل استعمال ہونے سے متعلقہ تفصیلات

*2739: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک نمبر 388 گ ب تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد کازیر زمین پانی کھارا اور ناقابل استعمال ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس چک کے لوگوں کی طرف سے دی گئی درخواست پر ایکشن لیتے ہوئے محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی ایک ٹیم نے چک ہذا کا وزٹ کیا اور انہوں نے اپنے متعلقہ افسران کو رپورٹ دی تھی کہ اس جگہ واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کی ضرورت ہے؟

(ج) کیا حکومت / محکمہ متعلقہ گاؤں ہذا میں واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) یہ درست ہے کہ پورے گاؤں کازیر زمین پانی کڑوا ہے اور پینے کے قابل نہ ہے۔
(ب) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے گاؤں میں ٹیم بھیجی اور واٹر سیمپل پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی لیبارٹری سے چیک کروائے جس کے مطابق زیر زمین پانی کڑوا ہے اور پینے کے قابل نہ ہے۔

(ج) حکومت پنجاب کی طرف سے سکیم کی منظوری اور فنڈز کی دستیابی پر فلٹریشن پلانٹ لگایا جائے گا۔

جی ڈی اے اور پی ایچ اے گوجرانوالہ کے

بورڈ آف ڈائریکٹرز کے ممبران کی تعداد و اختیارات سے متعلقہ تفصیلات

*2797: محترمہ شاہین رضا: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی اور پاکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی گوجرانوالہ کا بورڈ آف ڈائریکٹرز کتنے ممبران پر مشتمل ہے ان کے نام، عہدہ، گریڈ بتائیں کیا ان اداروں کے بورڈ آف ڈائریکٹرز مکمل ہیں اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ب) گوجرانوالہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی کا بورڈ آف ڈائریکٹرز اور چیئرمین کون کون ہیں ان کے اختیارات کیا ہیں؟

(ج) کیا BOD کے بغیر چیئرمین اکیلا ٹھیکہ دے سکتا ہے تو کتنی مالیت تک کا ٹھیکہ دے سکتا ہے؟

(د) یکم جنوری 2019 سے آج تک گوجرانوالہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے چیئرمین نے کتنے ٹھیکے BOD کے بغیر دیئے گئے ہیں ان ٹھیکوں کے نام اور ان کی مالیت بتائیں؟

(ه) کتنے اور کون کون سے ٹھیکے 20 کروڑ روپے مالیت سے زائد کے ہیں کیا 20 کروڑ روپے زائد کے ٹھیکے اکیلا چیئرمین دے سکتا ہے؟

(و) کیا تمام ٹھیکے پیپرا کے مطابق دیئے گئے ہیں اور ان تمام میں transparency پائی جاتی ہے کیا ان ٹھیکہ جات اور منصوبہ جات سے متعلق اس ضلع کے ممبران اسمبلی سے رائے لی گئی تھی اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) گوجرانوالہ ترقیاتی ادارہ: گوجرانوالہ ترقیاتی ادارہ گوجرانوالہ کی گورنگ باڈی درج ذیل ممبران پر مشتمل ہے۔

- 1- جناب علی اشرف مغل
- 2- سیکرٹری فنانس ڈیپارٹمنٹ یاڈریہ نمائندہ (ممبر)
- 3- چیئر مین پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ یاڈریہ نمائندہ (ممبر)
- 4- سیکرٹری لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ یاڈریہ نمائندہ (ممبر)
- 5- سیکرٹری ہاؤسنگ اور بن ڈویلپمنٹ اینڈ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ یاڈریہ نمائندہ (ممبر)
- 6- کمشنر گوجرانوالہ ڈویژن گوجرانوالہ (ممبر)
- 7- ڈپٹی کمشنر گوجرانوالہ (ممبر)
- 8- ڈائریکٹر جنرل جی ڈی اے گوجرانوالہ (ممبر)
- 9- ایڈمنسٹریٹو سب ڈائریکٹر کارپوریشن گوجرانوالہ (ممبر)
- 10- چیف ڈائریکٹر (داسا) گوجرانوالہ (ممبر)
- 11- جناب محمد انور چٹھہ (ممبر)
- 12- جناب ذیشان عالم ایڈووکیٹ، (ممبر)
- جناب محمد عاصم انیس
- 13- جناب آفاق اے کھوکھر (ممبر)
- 14- شیخ اعجاز احمد ہاشمی (ممبر)
- 15- جناب خرم شہباز، پی ایچ اے گوجرانوالہ (ممبر)

پی ایچ اے ایکٹ 2012 کے سیکشن 6 کے مطابق بورڈ آف ڈائریکٹرز کے ممبران کی

تعداد 15 ہے۔ پی ایچ اے گوجرانوالہ کے حالیہ بورڈ ممبران کی تعداد 13 ہے جن کی

تفصیل درج ذیل ہے:

- 1- ایس اے حمید
- 2- علی شیر مہر
- 3- کمشنر گوجرانوالہ ڈویژن (ممبر)
- 4- سیکرٹری، فنانس ڈیپارٹمنٹ (ممبر)
- 5- سیکرٹری، لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈیپارٹمنٹ (ممبر)
- 6- سیکرٹری، ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ (ممبر)

- 7- ڈپٹی کمشنر گوجرانوالہ (ممبر)
 8- ڈائریکٹر جنرل گوجرانوالہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی (ممبر)
 9- ڈاکٹر محسن عباس، انوائرنمنٹلسٹ (ممبر)
 10- سحرش، انوائرنمنٹلسٹ (ممبر)
 11- وقاص احمد، ہارڈ ٹیکچر ایکسپٹ (ممبر)
 12- عاصم انیس، نمائندہ، چیئر آف کامرس اینڈ انڈسٹری گوجرانوالہ (ممبر)
 13- ڈائریکٹر جنرل پی ایچ اے گوجرانوالہ (ممبر)
 سیکرٹری محمد طارق تارڑ، ایم پی اے، پی پی۔ 66
 محترمہ شائین رضا، ایم پی اے، ڈبلیو۔ 316

(ب) گوجرانوالہ ترقیاتی ادارہ:

جی ڈی اے کا بورڈ آف ڈائریکٹرز پنجاب ڈویلپمنٹ آف سٹیٹز ایکٹ مجریہ 1976 کے مطابق عملدرآمد کرتا ہے۔

(ج) گوجرانوالہ ترقیاتی ادارہ:

BOD کے بغیر اکیلا چیئر مین کسی بھی مالیت کا کوئی ٹھیکہ نہیں دے سکتا۔

پی ایچ اے گوجرانوالہ:

چیئر پرسن بورڈ آف ڈائریکٹرز پی ایچ اے گوجرانوالہ کسی قسم کا بھی محکمہ ٹھیکہ جاری کرنے کا مجاز نہ ہے۔

(د) گوجرانوالہ ترقیاتی ادارہ:

یکم جنوری 2019 سے آج تک چیئر مین گوجرانوالہ ترقیاتی ادارہ نے کسی بھی مالیت کا کوئی ٹھیکہ نہ دیا ہے۔

(ه) گوجرانوالہ ترقیاتی ادارہ:

بیس کروڑ سے زائد مالیت کا کوئی بھی ٹھیکہ جنوری 2019 سے اب تک نہیں دیا گیا نہ ہی اس مالیت کا ٹھیکہ اکیلا چیئر مین دے سکتا ہے۔

(و) گوجرانوالہ ترقیاتی ادارہ:

جنوری 2019 سے اب تک کوئی نیا ٹھیکہ نہیں دیا گیا ہے تاہم اس سے پہلے کی تمام جاری سکیمیں پیپرا رولز کو مد نظر رکھ کے کوالیفائیڈ فرمز کو الاٹ کی گئی ہیں اور open competition کے ذریعے شفافیت کو یقینی بنایا گیا ہے۔ علاقہ کے تمام سٹیک ہولڈرز کی ضروریات اور حکومت پنجاب کے منظور شدہ قوانین کو مد نظر رکھتے ہوئے تمام سکیمیں

متعلقہ کمیٹیوں کی کڑی نگرانی میں منظور کی جاتی ہیں۔ اس ضمن میں ضلعی سطح پر متعدد میٹنگز منعقد کی جاتی ہیں جس میں متعلقہ سٹیک ہولڈرز اپنی رائے سے آگاہ کرتے ہیں۔

لاہور میں چالو اور بند واٹر فلٹریشن

کی تعداد اور حکومتی اقدامات سے متعلق تفصیلات

*2806: محترمہ سہیلی سعدیہ تیمور: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) لاہور میں کتنے واٹر فلٹریشن پلانٹ کہاں کہاں لگائے گئے ہیں؟
- (ب) کیا لگائے گئے واٹر فلٹریشن پلانٹ آپریشنل ہیں؟
- (ج) لگائے گئے واٹر فلٹریشن کی صفائی ستھرائی کا کیا انتظام ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟
- (د) جو واٹر فلٹریشن پلانٹ خراب اور چالو حالت میں نہیں ہیں وہ کب تک آپریشنل ہو جائیں گے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

- (الف) محکمہ واسا کی زیر نگرانی 573 واٹر فلٹریشن پلانٹ مختلف جگہوں پر عوام کو صاف پانی فراہم کر رہے ہیں تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) جی، ہاں! واسا کی زیر نگرانی تمام واٹر فلٹریشن پلانٹ آپریشنل ہیں۔
- (ج) واٹر فلٹریشن پلانٹ کی صفائی ستھرائی کے لئے سپروائزری سٹاف موجود ہے اور باقاعدگی سے واٹر فلٹریشن پلانٹس کی صفائی کی جاتی ہے۔
- (د) واسا کے تمام واٹر فلٹریشن پلانٹس چالو حالت میں ہیں اور اگر کوئی خراب ہوتا ہے تو فوراً درست کر دیا جاتا ہے۔

لاہور: اورنج ٹرین منصوبہ پر کام کرتے وقت

جین مندر روڈ اور ملحقہ عمارات کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*2818: محترمہ عنیزہ فاطمہ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جین مندر روڈ لاہور پر واقع پی آئی اے پلنٹوریم کی بلڈنگ کے سامنے اورنج ٹرین پر کام کرتے وقت سڑک کی کھدائی کی گئی تھی جس کی وجہ سے مذکورہ روڈ کے ساتھ مذکورہ بلڈنگ کے احاطہ اور گراؤنڈ میں بڑے بڑے کھڈے پڑ گئے تھے جن کو آج تک پُر نہ کیا گیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان کھڈوں کی وجہ سے گزرنے والی ٹریفک اور لوگوں کو انتہائی پریشانی کا سامنا ہے اور اسی وجہ سے وہاں پر ٹریفک جام رہتی ہے؟

(ج) سال 2019-20 کے بجٹ میں جین مندر روڈ کی تعمیر و مرمت اور کھڈے وغیرہ پُر کرنے کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(د) کیا حکومت جین مندر روڈ کی کھدائی کی گئی سڑک اور گراؤنڈ کی تعمیر و مرمت کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) پی آئی اے پلنٹوریم کے گراؤنڈ اور سڑک کے تمام کھڈے بھر دیئے گئے ہیں اور ان کی صفائی بھی کی جا چکی ہے۔

(ب) چونکہ تمام کھڈے پُر کئے جا چکے ہیں لہذا اس حوالے سے ٹریفک کے بہاؤ میں کوئی رکاوٹ نہ ہے۔

(ج) جین مندر چوک کی تعمیر و مرمت اورنج لائن کے فنڈ سے مکمل کی جائے گی۔

(د) جی، ہاں! حکومت جین مندر چوک کی سڑک کی تعمیر و مرمت کروانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ واسا کی بارشی ڈرین کا کام مکمل ہونے کے بعد سڑک تعمیر کی جائے گی۔ پنجاب یونیورسٹی گراؤنڈ کی بحالی کا کام مکمل ہو چکا ہے۔

راولپنڈی رنگ روڈ کی تعمیر و توسیع سے متعلقہ تفصیلات

*2832: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ راولپنڈی رنگ روڈ کی تعمیر اور توسیع کے لئے مالی سال 20-2019 میں 6-ارب روپے مختص کئے گئے ہیں؟
- (ب) یہ منصوبہ کب شروع ہو گا اور کتنی دیر میں مکمل ہو گا؟
- (ج) کیا حکومت اس کے علاوہ صوبہ میں مزید کسی رنگ روڈ کی توسیع کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیلات فراہم فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

- (الف) جی، ہاں! راولپنڈی رنگ روڈ کی زمین کی خریداری کے لئے اس مالی سال 20-2019 میں 2-ارب مختص کئے ہیں جبکہ 2-ارب روپے اگلے سال میں مختص کئے ہیں۔ اس کے علاوہ اس منصوبے کے کنسلٹنٹ کے لئے 80.975 ملین کی رقم مختص کی ہے۔
- (ب) اس منصوبے کی ڈیزائننگ کے لئے کنسلٹنٹ رکھ لیا گیا ہے جبکہ اس منصوبے پر کام کا آغاز اگست 2020 میں شروع ہو گا اور یہ تین سال کی مدت میں مکمل ہو گا۔
- (ج) جڑ ہڈا کا تعلق راولپنڈی ترقیاتی ادارے سے نہیں ہے۔

خانیوال شہر میں سیوریج منصوبہ کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*2975: جناب محمد فیصل خان نیازی: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) خانیوال شہر کا plinth لیول کب نکالا گیا تھا؟
- (ب) کیا اس شہر میں plinth لیول کے مطابق سیوریج کام کر رہا ہے یا ڈالا گیا ہے؟
- (ج) کیا یہ درست ہے کہ سابق دور میں اس شہر کی تمام آبادیوں میں سیوریج ڈالنے کے لئے منصوبہ بنایا گیا تھا؟

(د) یہ منصوبہ کب بنایا گیا تھا اس منصوبہ کے تحت کتنی رقم کس کس سال اس شہر میں سیوریج ڈالنے کے لئے فراہم کی گئی؟

(ه) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس شہر کی 80 فیصد سے زیادہ آبادی میں سیوریج سسٹم ابھی تک نہ ہے؟

(و) اس بابت حکومت کیا خصوصی اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) خانیوال شہر کے plinth لیل کا تعلق محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ سے نہ ہے۔

(ب) خانیوال شہر کا سیوریج سسٹم اس کے Hydraulic Statement/Design کے مطابق ڈالا گیا ہے۔ جو کہ شہر کی قدرتی ڈھلان اور اس وقت کے موجودہ نکاسی آب اور ultimate ڈسپوزل پوائنٹ کو مد نظر رکھ کر تیار کیا گیا ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ سابقہ دور حکومت میں تقریباً 40 فیصد حصہ میں سیوریج ڈالنے کے لئے دو عدد سیوریج سکیمیں منظور کی گئی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہیں

- 1) Urban Water Supply & Sewerage Scheme Khanewal City Tehsil & District Khanewal.
- 2) Provision/Laying of Sewer Lines in Missing Areas of Khanewal City including new and old Azafi Abadies, Khanewal.

(د) خانیوال شہر میں سابقہ دور حکومت میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ خانیوال کے تحت دو سکیموں کی منظوری دی گئی جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ه) یہ درست نہ ہے۔ خانیوال شہر کی 60 سے 65 فیصد آبادی میں سیوریج کی سہولت موجود ہے۔

(و) خانیوال شہر میں بقیہ آبادی میں سیوریج ڈالنے کے لئے تین عدد نئی ADP Schemes تجویز کی گئی ہیں۔

Name of Scheme	Estimated Cost
1. Sewerage Drainage PCC and Tuff Tiles for leftover area Khanewal City. Phase – I	250.00 Million
2. Urban Sewerage Drainage PCC and Tuff Tiles for Zahoor Abad Khanewal. Phase – I	180.00 Million
3. Urban Sewerage Drainage Tuff Tiles for Purana Khanewal. Phase – I	100.00 Million

ضلع شیخوپورہ کے شہروں اور قصبہ جات میں

پینے کے پانی میں سیوریج کے پانی کی آمیزش سے متعلقہ تفصیلات

*3009: میاں جلیل احمد: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ اذراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع شیخوپورہ کے شہروں اور قصبہ جات کے اندر سیوریج کے پائپ کا پانی پینے کے پانی کے پائپوں میں مل گیا ہے جس سے گندہ پانی شہریوں کو پینے کے لئے فراہم ہو رہا ہے جس سے انسانی صحت کے لئے خطرات لاحق ہو گئے ہیں خاص کر حلقہ پی پی-139 میں یہ صورتحال پائی جاتی ہے؟

(ب) حکومت اس کے تدارک کے لئے ضلع شیخوپورہ کے شہروں اور قصبہ جات میں سیوریج اور پینے کے پانی کے نئے پائپ ڈالنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ ضلع شیخوپورہ کے شہروں اور قصبہ جات میں سیوریج کے پائپ کا گندہ پانی پینے کے صاف پانی کے پائپوں میں مل گیا ہے۔ جہاں تک پی پی-139 میں اس قسم کی صورتحال کا تعلق ہے اس ضمن میں اب تک کوئی ایسی شکایت وصول نہ ہوئی ہے۔

(ب) پی پی-139 میں اب تک اس قسم کی کوئی بھی ایسی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔ البتہ ضلع شیخوپورہ کے حلقہ پی پی-139 کے شہروں اور قصبہ جات میں سیوریج / ڈرنیج اور

پینے کے پانی کے مندرجہ ذیل منصوبہ جات پر کام جاری ہے۔

- (1) ڈرنیج اور پی سی سی سکیم یونین کونسل کوٹ محمود ضلع شیخوپورہ
- (2) ڈرنیج اور پی سی سی سکیم یونین کونسل سیجوال ضلع شیخوپورہ
- (3) ڈرنیج، پی سی سی اور ٹف ٹائل سکیم یونین کونسل ڈھاکے ضلع شیخوپورہ
- (4) ڈرنیج، پی سی سی اور ٹف ٹائل سکیم یونین کونسل چک نمبر 22 ضلع شیخوپورہ
- (5) اربن ڈرنیج / سیوریج سکیم شریپور شریف ضلع شیخوپورہ

گوجرانوالہ شہر میں سیوریج سسٹم،

برساتی نالوں کی صفائی اور نکاسی آب سے متعلق تفصیلات

*3013: محترمہ شاہین رضا: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ شہر میں برساتی اور سیوریج کے پانی کے نکاس کے لئے کتنے نالے ہیں یہ کہاں سے شروع اور کہاں ختم ہوتے ہیں؟

(ب) ان نالوں کی صفائی کب کروائی جاتی ہے اور کون کون سی مشینری سے ان کی صفائی کی جاتی ہے؟

(ج) اس شہر میں نالوں کی صفائی اور سیوریج سسٹم کی صفائی کے لئے کتنے ملازمین کس عہدہ، گریڈ میں کام کر رہے ہیں؟

(د) یہ ملازمین نالوں اور سیوریج سسٹم کی صفائی کتنی دیر بعد کرتے ہیں کیا برسات کے موسم سے قبل ان نالوں اور سیوریج سسٹم کی صفائی ہوتی ہے؟

(ه) یونین کونسل وار اس شہر میں کتنے ملازمین واسا گوجرانوالہ میں تعینات ہیں ان کی ڈیوٹی یونین کونسل میں کہاں کہاں ہوتی ہے؟

(و) کیا حکومت اس بابت کوئی پروگرام ترتیب دینا چاہتی ہے کہ ان نالوں اور سیوریج سسٹم کی صفائی برسات کے موسم سے قبل ہو اور یونین کونسل وار واسا کے ملازمین تعینات ہوں اور ان کی جگہ کے پوائنٹ مینشن ہوں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) واسا گوجرانوالہ میں آٹھ نالے موجود ہیں جن کی لمبائی 34 کلومیٹر ہے یہ نالے شہر سے شروع ہوتے ہیں اور گوجرانوالہ مین ڈرین میں جا کر گرتے ہیں۔

(ب) ان نالوں کی صفائی پورا سال ہوتی رہتی ہے۔ صفائی کے لئے Excavator and Clampshall کا استعمال کیا جاتا ہے۔

(ج) نالوں اور سیوریج سسٹم کی صفائی کے لئے 270 ملازمین موجود ہیں جو کہ گریڈ 1 کے ملازمین ہیں۔

(د) سیوریج سسٹم کی صفائی ایک مسلسل عمل ہے جو کہ پورا سال جاری رہتی ہے لیکن مومن سون سے پہلے desilting پلان تیار کیا جاتا ہے اور اس کے مطابق مکمل صفائی کی جاتی ہے۔

(ه) واسا کی jurisdiction میں 73 یونین کونسلز ہیں جس میں ٹوٹل 270 سیوریج ملازمین ہیں اور فی یونین کونسل 4/3 ملازم کام کرتے ہیں۔

(و) جی، ہاں! Desilting Plan بنایا جاتا ہے جس میں تمام ملازمین کی ڈیوٹی اور جگہ کا تعین کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: پی پی۔72 یونین کونسل حضور پور

کے چکوک میں پینے کے صاف پانی کی عدم فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*3094: جناب صہیب احمد ملک: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-72 ضلع سرگودھا تحصیل بھیرہ میں سال 19-2018 اور 20-2019 میں کتنے

چکوک، قصبوں اور آبادی کو واٹر سپلائی اور سیوریج کی سہولت فراہم کی گئی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ یونین کونسل حضور پور کے تمام چکوک میں پانی پینے کے قابل نہ

ہے جس کی وجہ سے ہپائٹائٹس جیسی موذی امراض میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب مذکورہ یونین کونسل کے تمام چکوک کو پینے کا

صاف پانی مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) تحصیل بھیرہ اور بھلوال ضلع سرگودھا میں واٹر سپلائی اور سیوریج ڈرنیج کے مندرجہ

ذیل منصوبہ جات برائے مالی سال 19-2018 اور 20-2019 میں زیر تعمیر ہیں۔

تحصیل بھیرہ پی پی-72

کل آبادی	بچہ 19-2018	بچہ 20-2019
01 عدد واٹر سپلائی سکیم بھیر	37776	5.427 ملین
	11.035 ملین	

تین عدد سیوریج ڈرنیج سکیم

سیوریج ڈرنیج سکیم مہانی	19696	3.750 ملین	10.000 ملین
سیوریج ڈرنیج سکیم گھمیاٹ	3203	0.857 ملین	2.307 ملین
سیوریج ڈرنیج سکیم ٹھہر گندہ اسلام پورہ موڑ	15007	1.094 ملین	4.040 ملین

حلقہ پی پی-72 کے 37776 نفوس کو واٹر سپلائی اور 37906 نفوس کو سیوریج ڈرنیج

کی سہولت 30.06.2020 میں مہیا کر دی جائے گی۔

(ب) یونین کونسل حضور پور دریائے جہلم بائیں کنارے پر واقع ہے۔ جس کی وجہ سے زیر

زمین پانی قابل استعمال ہے۔

(ج) حکومت پنجاب نے صوبہ کے تمام دیہات کو فراہمی و نکاسی آب کا ایک مربوط پروگرام

بنارکھا ہے۔ باری آنے پر حلقہ پی پی-72 تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا کے تمام چکوک

کو فراہمی و نکاسی آب کی سہولت مہیا کر دی جائے گی۔

ڈیرہ غازی خان: عوام الناس کو پینے

کے صاف پانی کی سہولت کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*3110: محترمہ شاہینہ کریم: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈیرہ غازی خان کے کتنے افراد کو پینے کا صاف اور میٹھا پانی میسر ہے؟

(ب) مزید بہتری کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) ڈیرہ غازی خان شہر کی تقریباً 70 فیصد آبادی کو پینے کا صاف میٹھا پانی میسر ہے۔ جبکہ تحصیل ڈیرہ غازی خان کی 50 فیصد دیہی آبادی کو پینے کا صاف پانی میسر ہے۔

(ب) حکومت پنجاب مزید بہتری کے لئے اقدامات کر رہی ہے اس وقت دس سکیموں پر کام جا رہی ہے۔ اس کے علاوہ ایک جامع سکیم برائے ڈیرہ غازی خان زیر تجویز ہے جس کی منصوبہ بندی جاری ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

لاہور: ہر بنس پورہ منظور کالونی میں سیوریج سسٹم سے متعلقہ تفصیلات

680: محترمہ عنیزہ فاطمہ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ منظور کالونی گلی نمبر 1، 2، اور 3 نزد تاج باغ ہر بنس پورہ میں سیوریج کا سسٹم بالکل نہ ہے سیوریج اور بارش کا پانی گھروں میں داخل ہو رہا ہے اور پیدل گزرنے کی جگہ بھی نہ ہے؟
- (ب) یہاں تک کہ اہل محلہ مسجد تک جانے اور ادائیگی نماز سے بھی قاصر ہیں کیونکہ مسجد کے آگے بھی پانی کھڑا ہے؟
- (ج) گندہ پانی گھروں میں داخل ہونے کی وجہ سے بیماریاں پھیل رہی ہیں، علاقہ ڈینگی اور مچھروں کی آماجگاہ بن چکا ہے؟
- (د) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت مذکورہ بالا علاقے کا سیوریج سسٹم کب تک ڈالنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

- (الف) منظور کالونی گلی نمبر 1، 2 اور 3 نزد تاج باغ ہر بنس پورہ میں واسا کا سیوریج سسٹم موجود ہے جو کہ واسا عزیز بھٹی ٹاؤن کی حدود میں آتا ہے۔ یہ سیوریج سسٹم مکمل طور پر فنکشنل اور بہتر حالت میں کام کر رہا ہے۔ البتہ مون سون سیزن میں بارشوں کی وجہ سے سیوریج بندش کی شکایات میں اضافہ ہونے پر محکمہ روزانہ کی بنیاد پر ان شکایات کو حل کرتا ہے اور اس وقت کوئی سیوریج بندش کی شکایات نہیں ہے۔
- (ب) جیسا کہ اوپر عرض کیا گیا ہے کہ منظور کالونی نمبر 1، 2 اور 3 میں سیوریج سسٹم موجود اور فنکشنل ہے۔ ان علاقوں میں سیوریج بندش کی شکایات کو دور کرنے کے لئے واسا شیڈول کے مطابق ڈیسلٹنگ عمل مکمل کیا جاتا ہے جس سے سیوریج سسٹم بہتر طریقے سے کام کرتا ہے۔

- (ج) منظور کالونی کا سیوریج سسٹم بہتر طریقے سے کام کر رہا ہے البتہ مون سون سیزن میں بارشوں کی وجہ سے سیوریج بندش کی شکایات میں اضافہ ہوا جنہیں محکمہ نے ہنگامی بنیاد پر حل کیا ہے۔ جیسا کہ اب بارشوں کا سیزن گزر چکا ہے تو سیوریج بندش شکایات میں واضح طور پر کمی آئی ہے اور اس وقت روٹین میں جو بھی شکایت موصول ہوتی ہے اس کو فوری طور پر دور کر کے عوام کو ریلیف پہنچایا جا رہا ہے۔
- (د) واسا منظور کالونی گلی نمبر 1، 2 اور 3 کا سیوریج سسٹم تبدیل کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا البتہ جہاں سیوریج سسٹم پر اناور ناقص ہو گیا ہے وہاں پر فنڈز کی دستیابی پر مرحلہ وار سیوریج تبدیل کیا جائے گا۔

فیصل آباد: محکمہ ہاؤسنگ میں واسا کے ترقیاتی کام،

محکمہ میں خالی اسامیاں اور ملازمین کی تعداد سے متعلق تفصیلات

705: محترمہ خالدہ منصور: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) محکمہ ہاؤسنگ ضلع فیصل آباد کا 18-2017 کا کل بجٹ کتنا تھا؟
- (ب) ان سالوں کے دوران کون کون سے ترقیاتی کام واسا فیصل آباد نے کروائے، ان کاموں کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟
- (ج) محکمہ ہذا میں کتنے ملازمین ڈیلی ویز/ کتنے کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں؟
- (د) محکمہ ہذا کے ضلع فیصل آباد میں کل کتنے ملازمین ہیں اور کتنی اسامیاں کس کس گریڈ کی خالی ہیں تفصیل فراہم کریں؟
- (ه) کیا موجودہ حکومت ڈیلی ویز اور کنٹریکٹ پر کام کرنے والے ملازمین کو مستقل کرنے اور خالی اسامیوں کو پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) فیصل آباد ترقیاتی ادارہ (یو ڈی ونگ) فیصل آباد کا 2017 کا کل بجٹ 2,122.418 ملین

اور 2018 کا کل بجٹ 3,701.231 ملین تھا۔

و اس فیصل آباد کا 2017-18 کا بجٹ 1058.698 ملین روپے تھا۔

2017 میں پی ایچ اے کا کل بجٹ مع (SNE, Own Source, Govt Funded)

-/629.088 ملین تھا اور 2018 میں 477.663 ملین تھا۔ تفصیل تہ (الف)

ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) و اس فیصل آباد:

تفصیل تہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) فیصل آباد ترقی ادارہ (یو ڈی ونگ) فیصل آباد میں 95 ڈیلی ویز اور 50 کنٹریکٹ ملازمین

کام کر رہے ہیں۔

و اس فیصل آباد میں ڈیلی ویز پر کام کرنے والے ملازمین کی تعداد 510 ہے جبکہ کنٹریکٹ

ملازمین کی تعداد 329 ہے۔

پی ایچ اے میں 575 ڈیلی ویز اور 20 ملازمین کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں۔

پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈویژن میں فیصل آباد میں 64 ملازمین کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں اور

ڈیلی ویز پر کوئی ملازم نہ ہے۔

پنجاب ہاؤسنگ اینڈ پلاننگ ایجنسی لاہور میں کوئی ملازم ڈیلی ویز / کنٹریکٹ پر کام نہ کر رہا

ہے۔

(د) فیصل آباد ترقیاتی ادارہ (یو ڈی ونگ) فیصل آباد میں کل 679 ملازمین کی اسامیاں ہیں ان

میں گریڈ 19/20 کی 8، گریڈ 18 کی 13، گریڈ 17 کی 22، گریڈ 16 کی 21، گریڈ 11 تا

15 کی 104، گریڈ 5 تا 10 کی 53 اور درجہ چہارم کی 103 اور سینئر لیگل ایڈوائزر کی

ایک، لیگل ایڈوائزر کی دو اور لیڈی میڈکل آفیسر کی ایک اسامی خالی ہے۔ تفصیل

تہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع فیصل آباد میں محکمہ ہذا کے ملازمین کی کل تعداد 2043 ہے۔ خالی اسامیوں کی تعداد 752 ہے جن کی تفصیل تہہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پی ایچ اے میں 1526 کی Sanctioned Strength میں سے 560 ریگولر ملازم ہیں اور مختلف گریڈز کی 966 اسامیاں خالی ہیں۔ تفصیل تہہ (ہ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ضلع فیصل آباد میں کل 115 ملازمین کام کر رہے ہیں جبکہ گریڈ 14 کی آٹھ، گریڈ 13 کی ایک، گریڈ 12 کی دو، گریڈ 11 کی ایک، گریڈ 6 کی ایک اور گریڈ 1 کی تین اسامیاں خالی ہیں جن کی تفصیل تہہ (ر) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پنجاب ہاؤسنگ اینڈ پلاننگ ایجنسی فیصل آباد میں کل 49 ملازمین ہیں اس میں ایک اسامی ڈرائیور BS-5 کی خالی ہے۔

(ہ) فیصل آباد ترقیاتی ادارہ: حکومت پنجاب کے فیصلہ کے مطابق عمل کیا جائے گا۔

واسا فیصل آباد کنٹریکٹ ملازمین کو حکومت کے وضع کردہ ریگولر انٹرینشن ایکٹ 2018 کے تحت مطلوبہ شرائط مکمل کرنے پر ریگولر کر دیا جائے گا۔ ڈیلی ویجز ملازمین کو ریگولر اس لئے نہیں کیا جاسکتا ہے کہ اس سلسلے میں کوئی واضح قانون نہ ہے اور نہ ہی ان کی تعیناتی کسی ریگولر budgetary پوسٹ کے عوض کی جاتی ہے بلکہ ان کی اجرت کی ادائیگی وقتی طور پر جاری مختلف پراجیکٹ کی contingency سے کی جاتی ہے۔

پی ایچ اے فیصل آباد نے گورنمنٹ کے بنائے گئے قانون کے مطابق کنٹریکٹ ملازمین جو پالیسی میں fall کرتے تھے ان کو ریگولر کر دیا ہے۔ پی ایچ اے فیصل آباد فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے خالی اسامیوں کو پُر کرنے سے قاصر ہے۔ فنڈز کی دستیابی پر خالی اسامیوں پر بھرتی کرے گا اور مستقبل میں گورنمنٹ کی وضع کردہ پالیسی کے مطابق ڈیلی ویجز ملازمین کو مستقل کر دیا جائے گا۔ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے کنٹریکٹ ملازمین کو حکومت کی طرف سے جاری کردہ پالیسی / احکامات کے تحت ریگولر کیا جائے گا۔

پنجاب ہاؤسنگ اینڈ پلاننگ ایجنسی لاہور میں کوئی ملازم ڈیلی ویز اور کنٹریکٹ پر کام نہ کر رہا ہے۔

لاہور میں غیر قانونی ہاؤسنگ کالونیز کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات
780: محترمہ سہلی سعدیہ تیمور: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) لاہور میں کتنی غیر قانونی ہاؤسنگ کالونیز قائم ہیں یا کی جا رہی ہیں؟
 - (ب) حکومت نے اب تک ان غیر قانونی ہاؤسنگ کالونیز کے خلاف کیا کارروائی کی ہے؟
 - (ج) غیر قانونی ہاؤسنگ کالونیز میں بجلی و گیس کے میٹر کیسے لگ جاتے ہیں؟
 - (د) غیر قانونی ہاؤسنگ کالونیز کی روک تھام کے لئے حکومت نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں اور کتنے غیر قانونی ہاؤسنگ کالونیز مالکان گرفتار کئے ہیں، تفصیل سے آگاہ کریں؟
- وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) 19- ستمبر 2013 سے پہلے ایل ڈی اے ضلع لاہور میں اپنے کنٹرولڈ ایریا تک محدود تھا۔ 19- ستمبر 2013 کو ایل ڈی اے کا کنٹرولڈ ایریا بڑھنے کے بعد لوکل گورنمنٹ سے ہاؤسنگ کالونیز کا ریکارڈ حاصل کیا گیا تو بڑی تعداد میں غیر قانونی ہاؤسنگ کالونیز کی نشاندہی ہوئی۔ ایل ڈی اے نے ان کے خلاف قانونی کارروائی شروع کر دی ہے۔ اس وقت لاہور میں 210 غیر قانونی ہاؤسنگ کالونیز ہیں اور ان میں زیادہ تعداد پرانی کالونیز کی ہے۔

(ب) ہاؤسنگ کالونیز کے غیر قانونی قیام کو کنٹرول کرنے کے لئے ایل ڈی اے ایکٹ 1975 (ترمیم-2013) اور ایل ڈی اے پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیم رولز 2014 کے تحت درج ذیل قانونی کارروائی کی گئی ہیں۔

- i. ایل ڈی اے ایکٹ 1975 کے سیکشن 13 (5) کے تحت شوکانوٹس جاری کئے گئے ہیں۔
- ii. رہائشی سکیموں کے غیر قانونی اور غیر مجاز قیام کے بارے میں عام لوگوں کی آگاہی اور مفاد کے لئے قوی سطح کے میوزیمز میں پبلک نوٹس جاری کئے گئے ہیں۔

iii. ایل ڈی اے ایکٹ 1975 کے سیکشن 14(A) کے تحت ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر (ریونیو) کو پلاٹوں کی خرید و فروخت، تعمیر اور فرد ملکیت کے اجراء پر پابندی لگانے کے لئے خطوط لکھے گئے ہیں۔

iv. ایل ڈی اے ایکٹ 1975 کے سیکشن 14(A) کے تحت لیکو، واسا، ایس این جی پی ایل سمیت دیگر متعلقہ اداروں / محکموں کو غیر قانونی اور غیر مجاز رہائشی سکیموں میں یوٹیلیٹی اور دیگر سروسز فراہم کرنے پر مکمل طور پر پابندی لگانے کے لئے خطوط لکھے گئے ہیں۔

v. ایل ڈی اے ایکٹ 1975 کے سیکشن 35(2) کے تحت متعلقہ ایس ایچ او تھانہ میں غیر قانونی اور غیر مجاز ہاؤسنگ سکیم کے ڈویلپر کے خلاف ایف آئی آر کے اندراج کے لئے خطوط لکھے گئے ہیں۔

ایل ڈی اے کی جانب سے ایل ڈی اے ایکٹ 1975 کی دفعہ 40 کے تحت سائٹ آفس سیل کئے جاتے ہیں اور انٹری گیٹ، کمپاؤنڈ وال، سڑکوں سمیت غیر قانونی ترقی کو مسمار کیا جاتا ہے۔

(ج) ایل ڈی اے ایکٹ 1975 کے سیکشن 14(اے) کے تحت لیکو، واسا، ایس این جی پی ایل سمیت دیگر متعلقہ اداروں / محکموں کو غیر قانونی اور غیر مجاز رہائشی سکیموں میں یوٹیلیٹی اور دیگر سروسز فراہم کرنے پر مکمل طور پر پابندی لگانے کے لئے خطوط لکھے گئے ہیں۔ مزید معلومات متعلقہ اداروں سے لی جاسکتی ہے۔

(د) ایل ڈی اے ایکٹ 1975 کے سیکشن 35(2) کے تحت متعلقہ ایس ایچ او تھانہ میں غیر قانونی اور غیر مجاز ہاؤسنگ سکیم کے ڈویلپر کے خلاف ایف آئی آر کے اندراج کے لئے خطوط لکھے گئے ہیں، مزید معلومات محکمہ پولیس سے لی جاسکتی ہے۔

راوی سائنس لاہور بی آر بی ڈی نہر پراپرٹری ٹریٹمنٹ پلانٹ سے متعلقہ تفصیلات

783: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا حکومت نزد راوی سائنس لاہور بی آر بی ڈی نہر پراپرٹری ٹریٹمنٹ پلانٹ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) اگر جواب ہاں میں ہے تو یہ پلانٹ کب تک تعمیر ہو گا اور اس پر کتنی لاگت آئے گی؟

(ج) اب تک یہ پلانٹ لگانے کے لئے کیا پیشرفت ہوئی ہے اور پلانٹ لگانے سے کس حد تک وائر ٹریٹمنٹ ہو سکے گی؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) جی، ہاں!

(ب) اس پلانٹ کی لاگت کا تخمینہ 19951 ملین ہے۔ جس کا CDWP-PDWP PC-I اور ECNEC سے منظور ہو چکا ہے۔ اس سلسلے میں ایشین انفراسٹرکچر انوسٹمنٹ بینک (AIIB) سے مالی معاونت کا معاہدہ دسمبر 2019 میں متوقع ہے جس کے بعد اس منصوبے پر کام شروع کر دیا جائے گا اور تقریباً تین سال کی مدت میں مکمل ہو جائے گا۔

(ج) یہ پلانٹ قومی اور صوبائی پینے کے پانی کے مقررہ معیار کے مطابق وائر ٹریٹمنٹ کرے گا اور باقاعدہ پینے اور دیگر استعمال کے لئے صارفین کو فراہم کیا جائے گا۔

واسامیں "حاضر سر" کی شروعات سے متعلقہ تفصیلات

812: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا واسا کی کارکردگی بہتر بنانے کے لئے کسٹمر کیئر سروس "حاضر سر" شروع کی گئی ہے؟

(ب) اس سروس کو شروع کرنے کے کیا مقاصد ہیں اور اب تک حاضر سروس کی کیا کارکردگی ہے؟

(ج) اس سروس سے رابطہ کرنے کا کیا طریق کار ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) جی، ہاں!

(ب) اس سروس کو شروع کرنے کے مقاصد میں عوام کو پانی و سیوریج سے متعلقہ مسائل کا بروقت اور فوری ازالہ شامل ہے۔ اس سروس کی اب تک کی کارکردگی قابل تعریف ہے اور عوامی آراء کے مطابق واسا صارفین اس سروس سے خوش اور مطمئن ہیں۔

(ج) اس سروس کے حوالے سے واسا کی ہیلپ لائن 1334 اور واٹس ایپ نمبر-0334 1334470 پر رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

ڈیرہ غازی خان ڈویلپمنٹ کے قیام سے متعلق تفصیلات

813: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا ڈیرہ غازی خان ڈویلپمنٹ اتھارٹی کا قیام عمل میں لایا گیا ہے؟

(ب) اگر جواب ہاں میں ہے تو اس کی کارکردگی کیا ہے؟

(ج) ڈیرہ غازی خان ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے قیام کے کیا مقاصد ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) ڈیرہ غازی خان ڈویلپمنٹ اتھارٹی کا قیام بروئے نوٹیفیکیشن نمبری-S.O(UD10-2014/41 مورخہ 30-جون 2017 میں عمل میں لایا گیا۔

(ب)

1) ڈیرہ غازی خان ڈویلپمنٹ اتھارٹی نے حال ہی میں باقاعدہ کام کا آغاز کر دیا گیا ہے اس سلسلہ میں ابتدائی اقدامات کئے جا رہے ہیں جن میں سرفہرست اتھارٹی بورڈ آف ڈائریکٹرز کی تشکیل ہے جو کہ آخری مراحل میں ہے۔

2) عدالت عالیہ کے حکم کے مطابق ٹرانسپل ایریا ڈویلپمنٹ پراجیکٹ کے سٹاف کی ایڈجسٹمنٹ اور ان کی ریگولر ازیوشن کاکیس بھی زیر کار ہے، جس کے لئے اضافی پوسٹوں اور اضافی فنڈز کی فراہمی کاکیس بھی پنجاب حکومت کو بھیجا گیا ہے جو کہ زیر کار ہے۔

3) مفاد عامہ کے پندرہ منصوبہ جات تجویز کئے گئے ہیں جن کے لئے فنڈز کی فراہمی کے لئے حکومت پنجاب کو تحریر کیا جا رہا ہے تاکہ ان منصوبہ جات کی تکمیل کی جاسکے

- (ج) ڈیرہ غازی خان ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے قیام کا مقصد شہر ڈیرہ غازی خان کی منظم اور ترتیب وار منصوبہ بندی بابت حسب ذیل فعال ہیں:
- (1) جامع ترقیاتی منصوبہ بندی برائے مفاد عامہ
 - (2) فراہمی و نکاسی آب کے منصوبہ جات کی تیاری تکمیل و انتظام
 - (3) مفاد عامہ کے لئے سالانہ ترقیاتی منصوبہ جات کی تیاری
 - (4) بلڈنگ کنٹرول، منصوبہ بندی اور اس کے متعلقہ قواعد ضوابط۔
 - (5) تیاری، عملدرآمد و نفاذ منصوبہ جات برائے تحفظ ماحول، رہائشی شہری علاقہ جات بشمول کچی آبادی ہائے کی بہتری اور ترقی وغیرہ
 - (6) علاقہ کی خوبصورتی اور خوشنمائی کے لئے اقدامات
 - (7) مفاد عامہ کے مختلف امور کی سرانجام دہی کے لئے مختلف ایجنسی ہائے کا قیام
 - (8) جملہ افعال برطابق قاعدہ پنجاب ڈویلپمنٹ آف سٹی ایکٹ 1976

ڈیرہ غازی خان: گزشتہ گیارہ سال

میں سیوریج سسٹم کے لئے مختص فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

844: محترمہ شاہینہ کریم: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈیرہ غازی خان میں گزشتہ گیارہ سال میں سیوریج کے لئے کتنے فنڈز مختص کئے گئے اور ان میں سے کتنے استعمال ہوئے؟

(ب) فنڈز کن مدات میں استعمال ہوئے تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) گزشتہ گیارہ سال میں ڈیرہ غازی خان شہر کے لئے مالی سال 09-2008 میں سیوریج

سکیم منظور ہوئی اس پر 14-2013 تک 694.340 ملین روپے مختص کئے گئے جن

میں سے 694.327 ملین روپے میں سکیم مکمل کر لی گئی۔

اس طرح مالی سال 15-2014 میں صدیق آباد ڈیرہ غازی خان کی آبادی کے لئے سیوریج سکیم منظور کی گئی۔ جس پر 17-2016 تک 59.694 ملین روپے مختص کئے گئے جس میں سے 59.686 ملین روپے میں سکیم مکمل کر لی گئی۔
(ب) تمام مختص شدہ فنڈز درج بالا منظور شدہ سکیموں پر استعمال ہوئے۔

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر۔ ہم نے گزارش کی تھی کہ چودھری افتخار حسین چھپر کے سوال کو ان کے آنے تک pending کر لیا جائے۔ اب وہ تشریف لے آئے ہیں لہذا ان کے سوال کو take up کر لیا جائے۔

جناب چیئر مین: رانا محمد اقبال خان! میں نے چودھری افتخار حسین چھپر کے سوال کو pending کر دیا ہے۔ یہ سوال محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے اگلے وقفہ سوالات میں آ جائے گا۔ اب وقفہ سوالات کا time ختم ہو گیا ہے اس لئے اس سوال کو take up نہیں کیا جاسکتا۔

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب چیئر مین: اب وزیر قانون سپیشل کمیٹی نمبر 6 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

سپیشل کمیٹی نمبر 6 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئر مین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قرارداد نمبر 33 اور تحریک التوائے کار نمبر 769 بابت سال 2019 کے

بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 6 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں

مورخہ 29- فروری 2020 تک توسیع کر دی جائے۔"

جناب چیئرمین: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قرارداد نمبر 33 اور تحریک التوائے کار نمبر 769 بابت سال 2019 کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 6 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 29- فروری 2020 تک توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قرارداد نمبر 33 اور تحریک التوائے کار نمبر 769 بابت سال 2019 کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 6 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 29- فروری 2020 تک توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب چیئرمین: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 375 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

پتوکی: مرزا اشفاق بیگ نامی شخص کا ڈاکوؤں کے ہاتھوں قتل و دیگر تفصیلات

375: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ روزنامہ "دنیا" مورخہ 30- نومبر 2019 کی خبر کے مطابق پرانی منڈی پتوکی ملتان روڈ پر موٹر سائیکل شوروم میں ڈکیتی کے دوران مزاحمت کرنے پر ڈاکوؤں نے مرزا اشفاق بیگ کو فائرنگ کر کے قتل کر دیا؟

(ب) کیا اس واقعہ کا مقدمہ درج کیا گیا ہے تو کس تھانہ میں اور اب تک ملزمان کی گرفتاری میں کیا پیشرفت ہوئی ہے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(اذان مغرب)

جناب چیئرمین: نماز مغرب کے لئے پندرہ منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر پندرہ منٹ)
وقفہ برائے نماز مغرب اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)
(وقفہ کے بعد جناب چیئر مین میاں شفیع محمد کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئر مین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئر مین!
جناب چیئر مین! شکریہ۔ یہ درست ہے کہ یہ وقوعہ وقوع پذیر ہوا ہے۔ اس کا مقدمہ نمبر 19/ 728
مورخہ 2019-11-28 بجرم 392/ 302 تپ تھانہ سٹی پٹوکی درج رجسٹرڈ ہوا۔

جناب سپیکر! اگر معزز ممبر کو ایف آئی آر کی کاپی چاہئے تو میں فراہم کر دوں گا۔
جہاں تک تفتیش میں پیشرفت کا تعلق ہے تو اس وقت تک اس مقدمے میں تقریباً چھ لوگوں
کو شامل تفتیش کیا گیا ہے اور موقع سے ایک عدد دخول گولی پٹل تیس بور مع گولی پٹل تیس بور
بذریعہ کرائم سین recover بھی کیا گیا ہے اور اس کو پنجاب فرانزک سائنس اینجنی میں رپورٹ
کے لئے بھیجا گیا ہے۔

جناب سپیکر! مزید برآں اس مقدمے میں ایک تفتیشی ٹیم تشکیل دی گئی ہے جس کی
سربراہی ایس پی قصور کر رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی ملزمان کو trace کر لیا جائے گا۔
جناب چیئر مین: جی، ملزمان کو جلد trace کر لیا جائے گا اس توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب آگیا ہے لہذا
اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 391 محترمہ عظمیٰ کاردار کا
ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

ملتان: 16 سالہ لڑکی کا زیادتی کے بعد قتل

391: محترمہ عظمیٰ کاردار: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹی وی چینل "92" نیوز مورخہ 10- دسمبر 2019 کی خبر کے
مطابق 16 سالہ زرینہ کو ملتان میں انسانی درندوں نے rape کر کے پھینک دیا۔ وہ بچی دم
توڑ گئی اور لاش ملنے پر پولیس نے مقدمہ بھی درج نہ کیا؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو اس ظلم اور گھناؤنے جرم کے مرتکب ملزمان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے اور ان کو گرفتار کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

جناب چیئر مین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئر مین! یہ خبر درست نہ ہے۔ اصل حقائق یہ ہیں کہ ملزم محمد جمال نے مورخہ 18- جون 2019 کو زرینہ بی بی سے زیادتی کرنے کی کوشش کی۔ مقامی پولیس نے زرینہ بی بی کے بھائی محمد اقبال کی درخواست پر ملزم محمد جمال کے خلاف مقدمہ نمبر 19/391 مورخہ 06-19-2019 بجرم 511/376 تھانہ بستی ملوک درج کیا۔ ملزم محمد جمال کو گرفتار کیا گیا، گنہگار پا کر چالان کیا گیا اور وہ اب بھی زیر حراست ہے۔ جہاں تک اس بچی کے فوت ہونے کا تعلق ہے تو یہ تقریباً چھ ماہ کے بعد فوت ہوئی۔

جناب چیئر مین! پہلی بات یہ ہے کہ rape نہیں ہوا تھا اور دوسری بات یہ کہ اس بچی کی وفات چھ ماہ کے بعد ہسپتال میں ہوئی ہے کیونکہ بچی نے bleaching powder پی لیا تھا۔ بچی باقاعدہ ہسپتال میں admit رہی ہے اور اس کی رپورٹ میرے پاس موجود ہے جس میں ہسپتال نے اس کی موت کو قتل نہیں بلکہ طبعی موت قرار دیا تھا۔

جناب چیئر مین: جی، اس توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب آگیا ہے لہذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب چیئر مین: جی، اب وزیر قانون reports lay کرنا چاہتے ہیں۔ جی، وزیر قانون!

پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی لاہور اور ہاؤسنگ،
شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب
کے اکاؤنٹس کی مئی 2003 سے جون 2008 کے عرصہ تک
کی سپیشل آڈٹ رپورٹ کا پیش کیا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):

Mr Speaker! I lay the Special Audit Report on the Accounts of Parks & Horticulture Authority, Lahore for the Period from May 2003 to June 2008 Housing, Urban Development & Public Health Engineering Department, Government of the Punjab for the Audit Year 2016-17.

(رپورٹ پیش ہوئی)

MR CHAIRMAN: The Report has been laid and is referred to the Public Accounts Committee No.II, for examination and report within one year. Minister for law!

ایم، اے جوہر ٹاؤن ہاؤسنگ سکیم، ایل ڈی اے،
لاہور اور ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای ڈیپارٹمنٹ، حکومت پنجاب
کی سپیشل آڈٹ رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):

Mr Speaker! I lay the Special Audit Report on M.A. Johar Town Housing Scheme, LDA, Lahore Housing, Urban Development & Public Health Engineering Department, Government of the Punjab for the Audit Year 2016-17.

(رپورٹ پیش ہوئی)

MR CHAIRMAN: The Report has been laid and is referred to the Public Accounts Committee No.II, for examination and report within one year.

پوائنٹ آف آرڈر

جناب طارق مسیح گل: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

کرسمس پیکیج کی بحالی کا مطالبہ

جناب طارق مسیح گل: جناب چیئرمین! میں ہاؤس کے سامنے ایک بات رکھنا چاہ رہا ہوں اور یہاں پر ہمارے بڑے بھائی وزیر قانون جناب محمد بشارت راجا بھی بیٹھے ہیں۔ تقریباً دس سال سے گورنمنٹ آف پنجاب کی طرف سے ہمارے معذور، بیمار، بیواؤں اور یتیموں کے لئے کرسمس package دیا جاتا تھا لیکن اب گورنمنٹ نے یہ package ختم کر کے کسی اور جگہ پر ٹرانسفر کر دیا ہے۔ ہمارے معذور، بیمار، بیواؤں یا یتیموں کے لئے پانچ ہزار روپے کا package کوئی بڑا package نہیں ہے لیکن ضرورت کے وقت ان کے لئے یہ بڑا package کام آ جاتا ہے اور کرسمس اچھے طریقے سے خوشی سے منالیتے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں حکومت وقت سے التجا کرتا ہوں اور وزیر قانون جناب محمد بشارت راجا سے بھی درخواست کرتا ہوں کہ اس package کو بحال کیا جائے تاکہ غریب، مسکین، یتیم اور بیوائیں اس package کے ذریعے کرسمس اچھے طریقے سے گزار سکیں۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! معزز ممبر نے جس بات کی نشاندہی کی ہے تو یہ درست ہے کہ اس میں تھوڑی غلط فہمی پائی جا رہی تھی کہ یہ package ختم کر دیا گیا ہے لیکن میں آپ کے توسط سے معزز ممبر تک یہ بات پہنچانا چاہتا

ہوں کہ چیف منسٹر پنجاب نے اس package کو revive کر دیا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ پیسے دیئے جائیں گے۔

جناب طارق مسیح گل: جناب چیئر مین! بہت شکریہ

تحریر التوائے کار

جناب چیئر مین: اب ہم تحریر التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریر التوائے کار نمبر 19/332 محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کی ہے۔ اس تحریر التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریر التوائے کار نمبر 805 محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

ننکانہ صاحب میں زگ زیگ ٹیکنالوجی کے بغیر بھٹے چلنے کا انکشاف

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئر مین! میں یہ تحریر پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "ڈُنیا" کی اشاعت مورخہ 2- دسمبر 2019 کی خبر کے مطابق پنجاب حکومت کی طرف سے سموگ اور فضائی آلودگی کو کنٹرول کرنے کے لئے زگ زیگ ٹیکنالوجی کے بغیر چلنے والے تمام بھٹے جات پر ایک ماہ کے لئے پابندی عائد ہے مگر ننکانہ صاحب میں پابندی کے باوجود زگ زیگ ٹیکنالوجی کے بغیر اینٹوں کے بھٹے چل رہے ہیں جو کہ انتظامیہ کی کارکردگی پر سوالیہ نشان ہے۔ سروے میں پتا چلا کہ ننکانہ صاحب کے گرد و نواح میں متعدد ایسے بھٹے موجود ہیں جو زگ زیگ ٹیکنالوجی پر منتقل نہیں ہوئے مگر وہاں اینٹیں تیار ہو رہی ہیں۔ علاوہ ازیں ضلع بھر میں تمام بھٹے خشک مالکان اینٹیں سرکاری ریٹ پر فروخت نہیں کر رہے۔ حکومت کی طرف سے اینٹوں کا سرکاری ریٹ 6 ہزار 600 روپے فی ہزار اینٹ مقرر ہے جبکہ صوبہ بھر میں فی ہزار اینٹ 9 ہزار سے لے کر 11 ہزار روپے میں فروخت ہو رہی ہیں جس کی وجہ سے صوبہ بھر کی عوام میں شدید پریشانی پائی جاتی ہے اور ان کا مطالبہ ہے کہ زگ زیگ ٹیکنالوجی کے بغیر چلنے والے بھٹوں اور سرکاری ریٹ سے زائد قیمت پر اینٹیں فروخت کرنے والے بھٹے مالکان کے خلاف کارروائی کی

جائے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/814 محترمہ سیمابیہ طاہر کی ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام

کے اعلیٰ افسران کے استغفیٰ کے بعد ایڈز کیسز کی تعداد میں اضافہ

محترمہ سیمابیہ طاہر: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "ڈان" کی اشاعت مورخہ 29- نومبر 2019 کی خبر کے مطابق The Punjab AIDS Control Programme چار اعلیٰ افسران کے استغفیٰ کی وجہ سے بند ہونے کی نہج پر آکھڑا ہوا ہے۔ جنوری 2019 سے ستمبر 2019 تک صوبہ کے 20 اضلاع میں AIDS Cases کی تعداد 129 تھی جو کہ اب ایک دم بڑھ کر 448 تک جا پہنچی ہے جس کی ایک اہم وجہ ان افسران کی اپنے پروگرام ڈائریکٹر کے ساتھ اختلاف رائے کی بناء پر دیئے جانے والے استغفیٰ تھے۔ پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ کی طرف سے تیار کردہ رپورٹ صحت سے متعلقہ دونوں اداروں کے سیکرٹریوں کو بھجوائی گئی جس کے باوجود کسی قسم کے اقدامات نہیں کئے گئے۔ اگر ان مسائل پر اب بھی سنجیدگی سے غور نہ کیا گیا تو باقی افسران کے ممکنہ استغفیوں کی وجہ سے اس پروگرام کے عملدرآمد میں مزید خلل پیدا ہو سکتا ہے جیسا کہ حال ہی میں دیکھے گئے test kits کی expiry اور نئے آنے والے قیدیوں کی screening میں رکاوٹ ہے۔ اس ساری صورتحال سے پیدا ہونے والا بحران باعث تشویش ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحبہ!۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/1 محترمہ خدیجہ عمر کی ہے جو کہ پڑھی جا چکی ہے جس کا جواب وزیر خوراک جناب سمیع اللہ چودھری جواب دیں گے۔

غیر معیاری گھی اور کوکنگ آئل کی سرعام فروخت (۔۔۔ جاری)

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب چیئرمین! محرک نے مندرجہ تحریک التوائے کار میں مضر صحت، غیر معیاری بناسپتی گھی اور کوکنگ آئل سے متعلق بات کی ہے تو پنجاب فوڈ اتھارٹی ضلع لاہور میں مورخہ 2 جولائی 2012 کو پنجاب فوڈ اتھارٹی ایکٹ 2011 کے تحت معرض وجود میں آئی۔ بعد ازاں مورخہ 18 جولائی 2017 کے نوٹیفکیشن کے بعد پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دائرہ اختیار صوبہ بھر میں ہے تاکہ لوگوں تک صاف اور معیاری اشیائے خورد و نوش کی فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے۔ حال ہی میں پنجاب فوڈ اتھارٹی نے 179 مختلف گھی اور کوکنگ آئل بنانے والی کمپنیوں کے نمونہ جات حاصل کئے جن میں سے 118 نمونہ جات پاس قرار پائے جبکہ 61 کمپنیوں کے لئے گئے نمونہ جات فیل قرار پائے۔ ایسی کمپنیاں جن کے نمونہ جات کو الٹی کے معیار پر پورا نہ اترے انہیں بھاری جرمانے عائد کئے گئے جبکہ وہ کمپنیاں جن کے نمونہ جات فوڈ سیفٹی پیرامیٹرز کے مطابق نہ تھے ان کو فوری طور پر پروڈکشن روکنے کے احکامات جاری کئے گئے۔ مزید برآں ایسی کمپنیاں جو پنجاب سے باہر پنجاب کے دیگر صوبوں میں پروڈکشن کر رہی ہیں ان کے نمونہ جات فیل ہونے پر ان کے پنجاب میں منتخب شدہ ڈسٹری بیوٹرز کو EPOs جاری کئے ہیں۔

جناب چیئرمین! پنجاب فوڈ اتھارٹی صوبہ بھر میں عام لوگوں تک معیاری اور صاف ستھری خوراک کی فراہمی کے لئے اپنا کردار بڑی تندہی سے ادا کر رہی ہے اور کسی قسم کے تساہل کا مظاہرہ نہ ہو رہا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/72 چودھری اشرف علی کی ہے جو کہ پڑھی جا چکی ہے جس کا جواب وزیر خوراک جناب سمیع اللہ چودھری نے دینا ہے۔

گوجرانوالہ میں ہوٹلوں پر حرام پرندوں کے گوشت کی خرید و فروخت

(--- جاری)

وزیر خوراک (جناب سميع اللہ چودھری): جناب چیئرمین! محرک نے مندرجہ تحریک التوائے کار میں حرام پرندوں کے گوشت کی خرید و فروخت اور پکوانوں میں مصالحہ جات کی بجائے جنسی قوت کی ادویات کے استعمال سے متعلق بحث کی ہے۔

جناب چیئرمین! پنجاب فوڈ اتھارٹی ضلع لاہور میں مورخہ 2 جولائی 2012 کو پنجاب فوڈ اتھارٹی ایکٹ 2011 کے تحت معرض وجود میں آئی۔ بعد ازاں مورخہ 18 جولائی 2017 کے نوٹیفکیشن کے بعد پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دائرہ اختیار صوبہ بھر میں ہے تاکہ لوگوں تک صاف اور معیاری اشیائے خورد و نوش کی فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے۔ پنجاب فوڈ اتھارٹی گوجرانوالہ ناقص و غیر معیاری خوراک فروخت کرنے والوں کے خلاف ہمیشہ سے سخت کارروائی کرتی ہے۔ اس بارے میں ہر وقت چوکس اور ہوشیار رہتی ہے۔ اس گھناؤنے کاروبار میں ملوث افراد کے متعلق شکایات پر فوری طور پر متحرک ہو جاتی ہے اور قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لاتی ہے تاکہ عوام تک صحت مند اور صاف ستھری خوراک کی فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے۔ پنجاب فوڈ اتھارٹی گوجرانوالہ نے سال 2018 سے اب تک گوجرانوالہ میں ناقص خوراک بیچنے والے ہوٹلوں اور Restaurants کے خلاف کارروائی عمل میں لاتے ہوئے 3488 ہوٹلوں اور Restaurants کا معائنہ کیا جس میں سے 2917 کو اصلاحی notices جاری کئے گئے۔ ناقص و غیر معیاری خوراک گوشت کی فروخت و کھلے، غیر معیاری مصالحہ جات کے استعمال پر 49 ہوٹل اور Restaurants کو seal کیا گیا جبکہ 288 ہوٹلوں اور Restaurants کو بھاری جرمانے عائد کئے گئے۔ مزید برآں اگر کسی شخص کو ناقص گوشت و غیر معیاری اشیائے خورد و نوش کی فروخت اور پکوانوں میں کھلے مصالحہ جات و جنسی قوت والی ادویات کے استعمال کا پتا چلے تو وہ پنجاب فوڈ اتھارٹی کے ٹال فری نمبر 0800-02345 پر رابطہ کرے تاکہ اس گھناؤنے کاروبار میں ملوث افراد کے خلاف قانون کے مطابق فوری اور سخت کارروائی عمل میں لائی جاسکے۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/90 محترمہ خدیجہ عمر کی ہے جو کہ پڑھی جا چکی ہے جس کا جواب وزیر خوراک نے دینا ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

گندے پلاسٹک سے تیار شدہ بوتلوں کے استعمال سے خطرناک بیماریوں کا پھیلنا (--- جاری)

وزیر خوراک (جناب سميع اللہ چودھری): جناب چیئرمین! محرک نے مندرجہ تحریک التوائے کار میں استعمال شدہ اور گندے پلاسٹک سے بوتلوں کی تیاری اور ان کے استعمال سے متعلق بحث کی ہے۔ پنجاب فوڈ اتھارٹی ضلع لاہور میں مورخہ 2 جولائی 2012 کو پنجاب فوڈ اتھارٹی ایکٹ 2011 کے تحت معرض وجود میں آئی۔ بعد ازاں مورخہ 18 جولائی 2017 کے نوٹیفکیشن کے بعد پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دائرہ اختیار صوبہ بھر میں ہے تاکہ لوگوں تک صاف اور معیاری اشیائے خورد و نوش کی فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے۔ اس ضمن میں پنجاب فوڈ اتھارٹی اس گھناؤنے کاروبار میں ملوث افراد کے خلاف اپنا گھیراتنگ کئے ہوئے ہے اور کسی قسم کی کوتاہی نہ برتی جا رہی ہے۔ پنجاب فوڈ اتھارٹی نے صوبہ کے بڑے شہروں میں استعمال شدہ اور گندے پلاسٹک سے بوتلیں تیار کرنے والے احاطوں کے خلاف کارروائی عمل میں لاتے ہوئے کل 121 احاطوں کا معائنہ کیا جن میں سے 14 احاطوں کو اصلاحی notices جاری کئے گئے اور 13 احاطوں کو استعمال شدہ گندے پلاسٹک سے بوتلیں تیار کئے جانے کی بناء پر فوری طور پر پروڈکشن روکنے کے احکامات جاری کئے جبکہ 4 احاطوں کو seal کیا گیا۔ مجاز اتھارٹی کی جانب سے Food Business Operators کو ہدایت کی گئی کہ وہ crust اور recycling بوتلوں کے label پر مخصوص الفاظ not for food items تحریر کروائیں۔ بعد ازاں صرف ان Food Business Operators کو کام کرنے کی اجازت دی گئی جنہوں نے مجاز اتھارٹی کی ہدایات کے مطابق عملدرآمد کروانے کی یقین دہانی کروائی تاہم ان ہدایات پر Food Business Operators کی جانب سے تعمیل کی گئی۔

جناب چیئرمین! مزید برآں پنجاب فوڈ اتھارٹی vigilance wing کے اہلکاران خفیہ ذرائع سے ایسے گھناؤنے کاروبار میں ملوث افراد کے خلاف معلومات اکٹھی کرتے ہیں جن کی بناء پر پنجاب فوڈ اتھارٹی کی جانب سے سپیشل raids کئے جاتے ہیں اور ذمہ داران کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں عام شہریوں کو ہدایت دی جاتی ہے کہ اس قسم کی شکایات درج کروانے یا اطلاع دینے کے لئے پنجاب فوڈ اتھارٹی کی ویب سائٹ، پنجاب فوڈ اتھارٹی کے موبائل ایپ یا ٹال فری نمبر یعنی 0800-02345 پر فوری رابطہ کریں تاکہ اس گھناؤنے کاروبار میں ملوث افراد کے خلاف قانون کے مطابق سخت اور فوری کارروائی کی جاسکے۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار 19/131 محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔ منسٹر صاحب! یہ بھی آپ سے متعلقہ ہے اس تحریک التوائے کار کا جواب بھی آپ نے دینا ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

الانکٹوں سے تیار کردہ خوردنی تیل کی فروخت پر پابندی کا مطالبہ

(--- جاری)

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب چیئرمین! محرک نے تحریک التوائے کار میں الانکٹوں سے تیار کردہ آئل کو بائیو ڈیزل کے نام پر استعمال شدہ تیل دوبارہ فروخت کرنے والے گینگ کے متعلق بحث کی ہے۔ پنجاب فوڈ اتھارٹی ضلع لاہور میں مورخہ 2 جولائی 2012 کو پنجاب فوڈ اتھارٹی ایکٹ 2011 کے تحت معرض وجود میں آئی۔ بعد ازاں مورخہ 18 جولائی 2017 کے نوٹیفکیشن کے بعد پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دائرہ اختیار صوبہ بھر میں ہے تاکہ لوگوں کو صاف اور معیاری اشیائے خورد و نوش کی فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے۔

جناب چیئرمین! اس ضمن میں پنجاب فوڈ اتھارٹی نے سال 2017 میں Punjab

Food Authority Disposal of Waste Cooking Oil Regulations 2017

ترتیب دی۔ پنجاب فوڈ اتھارٹی کی جانب سے کسی فرد یا گروہ کو ہرگز اجازت نہ ہے کہ وہ جانوروں کی الانکٹوں اور استعمال شدہ تیل کو کھلے تیل کی صورت میں انسانی استعمال کے لئے فروخت کرے

جبکہ پنجاب فوڈ اتھارٹی fat rendering یونٹس، ہوٹل، فاسٹ فوڈ اور ریسٹورانٹ کی چیکنگ کے دوران ہدایت کرتی ہے کہ وہ جانوروں کی چربی، جانوروں کی لاشوں اور مرغیوں کے فضلہ جات کی چربی سے نکالا گیا تیل اور استعمال شدہ سڑا تیل صرف اور صرف پنجاب فوڈ اتھارٹی کے لائسنس یافتہ بائیو ڈیزل کمپنیز کو فروخت کریں۔

جناب چیئرمین! اس ضمن میں پنجاب فوڈ اتھارٹی کی فوڈ سیفٹی ٹیموں نے اپنی نگرانی میں ایک لاکھ 58 ہزار 447 لیٹر تیل بائیو ڈیزل کمپنیوں کو فروخت کیا تاہم اس قسم کی شکایات موصول ہونے پر پنجاب فوڈ اتھارٹی فوری کارروائی عمل میں لاتی ہے اور ایسے افراد کے خلاف پنجاب فوڈ اتھارٹی قانون کے مطابق سخت سے سخت کارروائی کرتی ہے۔ مزید برآں ڈائریکٹر جنرل پنجاب فوڈ اتھارٹی کی جانب سے سیکرٹری لائیو سٹاک کے لئے مورخہ 12-19-2018 کو ایک نوٹ بھی لکھا گیا جس میں animal fat, waste oil اور استعمال شدہ کوکنگ آئل کے غلط استعمال کو کم کرنے اور روکنے کے لئے مندرجہ ذیل نکات پیش کئے گئے۔

(1) PAMCO کی طرف سے چلائے جانے والے سلاٹر ہاؤسز اور سیل پوائنٹس پر

پابندی عائد کر دی جائے کہ وہ ایسے ویٹرز کو جانوروں کی چربی اور باقیات فروخت

نہ کریں۔ Punjab Food Authority Disposal of Waste

2017 Cooking Oil Regulations سے لائسنس یافتہ نہیں ہیں۔

(2) اگر نیلامی یا فروخت ممکن نہ ہو تو جانوروں کی چربی، waste کو مناسب طریقے سے

رفع کیا جائے۔ پورے پنجاب میں پبلک سلاٹر ہاؤسز، animal, fat اور گوشت

کے غلط استعمال کی روک تھام کے لئے سیکرٹری لوکل گورنمنٹ کے ساتھ ایک

مشترکہ میٹنگ منعقد کی جائے اور ایک اصول وضع کیا جائے۔

(3) سال 2018 سے سال 2019 میں پنجاب فوڈ اتھارٹی نے صوبہ بھر میں Punjab

Food Authority Disposal of Waste Cooking Oil

2017 Regulations کے تحت کارروائی عمل میں لاتے ہوئے 432 احاطوں

fat rendering units کا معائنہ کیا جس میں احاطوں کو اصلاحی نوٹسز جاری

کئے گئے۔

MR CHAIRMAN: Order please, Order in the House.

وزیر خوراک (جناب سميع اللہ چودھری): جناب چيئر مين! حرام جانوروں کی چربی، مرغیوں کی انتڑیوں اور مرغیوں کے فضلہ جات کی چربی سے کھانے والے غیر معیاری تیل تیار کرنے والے 86 احاطوں (fat rendering units) کو سیل کیا گیا۔ 9 احاطوں (fat rendering units) پر بھاری جرمانے عائد کئے گئے۔ اس غیر قانونی کاروبار میں ملوث 12 افراد کے خلاف پنجاب فوڈ اتھارٹی کے قانون کے مطابق ایف آئی آر درج کروائی گئیں جبکہ حرام جانوروں کی چربی، مرغیوں کی انتڑیوں وغیرہ کے فضلہ جات کی چربی سے نکالا گیا تیار کردہ کھانے کا غیر معیاری 4365 لیٹر آئل اور 4452 کلو چربی کو تلف کیا گیا۔ پنجاب فوڈ اتھارٹی صوبہ بھر میں عام لوگوں تک معیاری اور صاف ستھری خوراک کی فراہمی کے لئے اپنا کردار بڑی تندہی سے ادا کر رہی ہے اور کسی قسم کا تساہل کا کوئی مظاہرہ نہ کیا گیا ہے۔

جناب چيئر مين: اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/343 ہے۔۔۔

جناب مظفر علی شیخ: جناب چيئر مين! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چيئر مين: جی، فرمائیں!

جناب مظفر علی شیخ: جناب چيئر مين! منسٹر صاحب نے اس تحریک کے متعلق کافی تفصیل سے بات کی ہے۔ میں اتنی دیر سے دیکھ رہا تھا کہ یہاں پورے ماحول میں ایک غیر سنجیدگی کا عنصر طاری تھا۔ یہ اتنا اہم معاملہ ہے کہ وزیر موصوف خود فرما رہے ہیں کہ جانوروں کی کھالوں، الانشوں اور ان کے فضلہ جات کی چربی سے تیل تیار کیا جا رہا ہے۔ ہمارے صوبے کے اندر اتنی زیادہ بد نظمی پیدا ہو گئی ہے کہ یہ آئل ان ریڑھیوں پر فروخت کیا جاتا ہے جہاں آلو کی چپس، پکوڑے اور سستی چیزیں ہمارے سکولوں کے بچے لے کر کھا رہے ہیں اور وہ کینسر کا شکار ہو رہے ہیں۔ اتنے اہم معاملہ کو یہاں پڑھا گیا، اس پر چند الفاظ استعمال کئے گئے اور اس کے بعد تحریک التوائے کار dispose of ہو گئی ہے۔ کیا یہ اتنا غیر سنجیدہ معاملہ ہے کہ اس کو ایک آدمی نے پڑھا اور چند آدمیوں نے سن لیا اور پھر ہم ہاؤس سے باہر چلے گئے اور تحریک التوائے کار dispose of ہو گئی؟ This is very heinous crime, this is very serious matter. یہ ہمارے بچوں کی صحت کا معاملہ

ہے کہ وہ بچے صرف سستی چیزیں لینے کے لئے ان آئل سے بنی ہوئی غذاؤں کو استعمال کر رہے ہیں اور مختلف بیماریوں کا شکار ہو رہے ہیں۔ کیا اس کے تدارک کے لئے بھی کچھ کیا جا رہا ہے؟

جناب چیئر مین! میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنے کی جسارت کروں گا کہ جو آدمی پکڑا جاتا ہے اس پر زیادہ سے زیادہ کتنی سزا رکھی ہوئی ہے؟ اس طرح کے آدمیوں کو تو پھانسی کی سزا ہونی چاہئے۔ مجھے نہیں پتا کہ اس جرم کے اندر سزا کتنی ہے۔ براہ مہربانی اس matter کو زیادہ سنجیدگی سے لیا جائے اور اس پر مزید بحث کا موقع دیا جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر جناب چیئر مین سردار محمد اولیس دریشک کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئر مین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب چیئر مین! میرے قابل احترام پارلیمنٹیرین بالکل درست فرما رہے ہیں کہ یہ بڑا ہی اہم معاملہ ہے جس پر پورے ہاؤس کی توجہ ہونی چاہئے۔ پنجاب فوڈ اتھارٹی اپنا کام بڑی ذمہ داری سے کر رہی ہے۔ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت کو آئے ہوئے تقریباً 16 ماہ ہو چکے ہیں۔

جناب چیئر مین! میں یہ بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ان 16 ماہ میں کوئی ایک ایسی مثال honourable parliamentarians نہیں دے سکیں گے کہ پنجاب فوڈ اتھارٹی نے کسی adulteration پر، کسی hygiene پر کسی شخص کو پکڑا ہوا اور اس کو کسی دباؤ پر، کسی سفارش سے یا اپنے SOPs سے ہٹ کر treat کیا۔ اگر ایسا ہوا ہے تو میں اس کا ذمہ دار ہوں۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئر مین! ہمارے قانون میں زیادہ سے زیادہ 10 سال اور زیادہ سے زیادہ 10 لاکھ روپے تک جرمانہ ہے۔ کوئی ایسا ریٹورنٹ جو hygiene adulteration پر سیل ہوا ہو وہ اگر 72 گھنٹے سے پہلے کھلا ہو تو میں اس کا ذمہ دار ہوں۔ ہم یہ تاریخ رقم کرنے جا رہے ہیں۔

جناب چیئر مین! میں نے پہلے بھی یہاں ہاؤس میں کھڑے ہو کر کہا تھا کہ اگر ہمیں جس دن ملاوٹ پر compromise کرنا پڑا، جس دن ہم نے ملاوٹ مافیا کے سامنے ہتھیار پھینک دیئے، کسی کے اثر کو ہم نے قبول کر لیا تو میں کسی اور کا دعویٰ نہیں کرتا کم از کم میں اس ہاؤس سے resign کر جاؤں گا اور اس portfolio پر نہیں رہوں گا۔

جناب چیئر مین! میں نے تہیہ کیا ہوا ہے، یہ تحریک انصاف کا وژن ہے اور یہ میرے قائد کا وژن ہے۔ Stunting growth کی بات ہم کرتے ہیں، اجناس میں غذائیت کی بات ہم کرتے ہیں۔ ہم الحمد للہ fortification پر کام کر رہے ہیں آج سے پہلے fortification پر کام نہیں ہوا۔ الحمد للہ ہمیں آٹے اور گھی میں کامیابی مل رہی ہے اور انشاء اللہ ہم اس صوبے کی عوام کو بہتر اور معیاری اشیائے خورد و نوش فراہم کرنے میں کامیاب ہوں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئر مین! میں منسٹر صاحب کی بات سن رہا تھا۔ ماشاء اللہ منسٹر صاحب نے اتنا بڑا دعویٰ کر دیا۔ لگتا ایسے ہے کہ جیسے پنجاب میں سارا کچھ بالکل درست ہو گیا ہے اور ان 16 مہینوں میں ملاوٹ ختم ہو گئی ہے۔

جناب چیئر مین! منسٹر صاحب کہتے ہیں کہ اگر کہیں ملاوٹ دیکھی گئی تو میں استعفیٰ دے دوں گا۔ یہ اتنا extreme step لینے کے لئے تیار ہو گئے ہیں۔ منسٹر صاحب ہمیں پیارے ہیں یہ جو دعویٰ کر رہے ہیں ہم ان سے یہ ڈیمانڈ نہیں کرتے۔ ایک محاورہ ہے کہ "نہ نومن تیل ہو گانہ رادھا ناچے گی" آپ اپنی فوڈ اتھارٹی کو کہیں کہ جگہ جگہ پر ہر چیز ملاوٹ زدہ مل رہی ہے۔ مریچوں میں ملاوٹ ہے، آٹے میں ملاوٹ ہے، گھی میں ملاوٹ ہے اور یہ جو بچوں کی ٹافیاں ہیں ان میں بھی ملاوٹ ہے۔ یہاں on the floor of the House اتنا بڑا دعویٰ کر دینا کہ پنجاب سے ساری ملاوٹ ختم ہو گئی ہے مناسب نہیں ہے یہاں جگہ جگہ ملاوٹ ہے۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب چیئر مین: میرے خیال میں منسٹر صاحب نے اس پر کافی detail میں جواب دیا ہے تو it should be disposed of and it is disposed of. چودھری ظہیر الدین تحریک التوائے کار نمبر 343 کا جواب آنا تھا۔ جی، منسٹر صاحب!

قصور کے علاقے مصطفیٰ آباد میں مضر صحت گوشت کی سرعام فروخت

(--- جاری)

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب چیئر مین! میں تحریک التوائے کار نمبر 343 کے جواب سے پہلے پھر اسی بات کو دہراؤں گا کہ تھوڑی دیر پہلے ایک معزز پارلیمنٹیرین نے کہا کہ معزز ہاؤس کو اس issue پر توجہ درکار ہے تو مجھے دکھ کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ جناب محمد وارث شاد نے توجہ ہی نہیں دی۔ میرے الفاظ کو شاید انہوں نے غور سے نہیں سنا۔

جناب چیئر مین! میں نے یہ کہا کہ ہم نے جس کو پکڑا ہے، یہ میں نے نہیں کہا کہ پنجاب سے ملاوٹ ختم ہوگئی ہے اور انشاء اللہ یہ اعزاز بھی اللہ تعالیٰ پاکستان تحریک انصاف کو عطا کریں گے لیکن میری پھر وہی گزارش ہے کہ ذرا تھوڑی سی توجہ چاہئے۔

جناب چیئر مین! تحریک التوائے کار نمبر 343 کا جواب عرض ہے کہ محرک نے مضر صحت پانی ملے گوشت کی فروخت سے متعلق بحث کی ہے۔ پنجاب فوڈ اتھارٹی ضلع لاہور میں مورخہ 2- جولائی 2012 کو پنجاب فوڈ اتھارٹی ایکٹ 2011 کے تحت معرض وجود میں آئی بعد ازاں مورخہ 18- جولائی 2017 کے نوٹیفکیشن کے بعد پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دائرہ اختیار صوبہ بھر میں ہے تاکہ لوگوں تک صاف اور معیاری اشیاء خور و نوش کی فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے۔ پنجاب فوڈ اتھارٹی نے عام شہریوں تک صحت مند اور تازہ گوشت کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے مخصوص teams meat safety تشکیل دی ہیں جو کہ روزمرہ کی بنیاد پر سلاٹر ہاؤسز اور گوشت کی دکانوں اور احاطوں کا معائنہ کرتی ہیں تاکہ عوام کو تازہ اور صحت مند گوشت کی فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے۔

جناب چیئر مین! پنجاب فوڈ اتھارٹی کی meat safety teams کا قاعدگی سے سلاٹر ہاؤسز کا معائنہ کرتی ہیں تاکہ کوئی مردہ، لاغر اور بیمار جانور ذبح نہ کیا جاسکے۔ اسی طرح meat safety teams گوشت کی دکانوں کا بھی باقاعدگی سے معائنہ کرتی ہیں اور ناقص اور غیر معیاری گوشت ملنے اور فروخت کرنے پر بھاری جرمانہ عائد کرتی ہیں اور دکانوں کو سیل بھی کرتی ہیں۔

سال 2017 سے اب تک پنجاب فوڈ اتھارٹی نے قصور میں 660 گوشت کی دکانوں اور احاطوں کا معائنہ کیا جس میں سے 440 گوشت کی دکانوں اور احاطوں کو اصلاحی notices جاری کئے۔

27 گوشت کی دکانوں اور احاطوں کو ناقص گوشت فروخت کرنے پر بھاری جرمانے عائد کئے گئے۔ ایک گوشت کی دکان اور احاطہ کو ناقص گوشت فروخت کرنے کی وجہ سے سیل کیا گیا جبکہ ایک گوشت کی دکان کو EPOs order جاری کئے گئے۔

جناب چیئر مین! مزید برآں Punjab Food Authority Vigilance Wing کے اہلکاران خفیہ ذرائع سے غیر قانونی ذبح خانوں اور ملاوٹ جیسے کہ گھروں میں کاروبار میں ملوث افراد کے خلاف معلومات اکٹھے کرتے ہیں جن کی بناء پر پنجاب فوڈ اتھارٹی کے جانب سے سپیشل raids کئے جاتے ہیں اور ذمہ داران کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں عام شہریوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ ٹال فری نمبر 80500-0800 پر فوری رابطہ کریں تاکہ گھناؤنے کاروبار میں ملوث افراد کے خلاف قانون کے مطابق سخت کارروائی عمل میں لائی جاسکے۔

جناب چیئر مین: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/233 محترمہ زینب عمیر کی ہے جس تحریک التوائے کار کا جواب آنا ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

پبلک پراسیکیوٹرز کو ریگولر کرنے کا مطالبہ

(-- جاری)

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئر مین! شکریہ۔ اس میں سپریم کورٹ کا حکم آنے کے بعد ایک کمیٹی بنادی گئی تھی اس کمیٹی نے اپنا کام مکمل کر لیا ہے لیکن اس کے جو اعداد مانگے گئے ہیں وہ اس وقت میرے پاس نہیں ہیں جب میرے محکمے کی طرف سے آجائیں گے تو وہ پیش کر دیئے جائیں اب اس تحریک التوائے کار کا جواب اس کے مطابق ہے اس لئے اس تحریک التوائے کار کو dispose of کر دیا جائے۔

جناب چیئر مین: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اب محترمہ عظمیٰ کاردار ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے رولز کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتی ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئر مین! بہت شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ: "قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے بھارت کی جانب سے مسلمانوں اور کشمیریوں کے خلاف حالیہ اقدامات کے بارے میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب چیئر مین: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے بھارت کی جانب سے مسلمانوں اور کشمیریوں کے خلاف حالیہ اقدامات کے بارے میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے بھارت کی جانب سے مسلمانوں اور کشمیریوں کے خلاف حالیہ اقدامات کے بارے میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

قرارداد

جناب چیئر مین: اب محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

بھارت کی جانب سے مسلمانوں

اور کشمیریوں کے خلاف حالیہ اقدامات کی پُر زور مذمت

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئر مین! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان بھارتی حکومت کی جانب سے مسلمانوں اور کشمیریوں کے خلاف حالیہ اقدامات کی پُر زور مذمت کرتا ہے اور انہیں مسترد کرتا ہے۔ بھارت میں انسانی حقوق کی مسلسل خلاف ورزی کی جارہی ہے اور مسلمانوں کو نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ بھارت نے پہلے کشمیر کا غیر قانونی الحاق کیا، وہاں تاریخ کا طویل ترین لاک ڈاؤن کیا اور اب مذہب کی بنیاد پر متنازعہ شہریت کے قانون کے ذریعے مسلمانوں کو ٹارگٹ بنایا جا رہا ہے۔ یہ ایوان وفاقی حکومت کے ذریعے اقوام متحدہ اور دیگر بین الاقوامی اداروں سے مطالبہ کرتا ہے کہ کشمیر کا بھارت کے ساتھ غیر قانونی الحاق فی الفور ختم کروایا جائے نیز شہریت کا حالیہ متنازعہ قانون واپس لیا جائے۔"

جناب چیئر مین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان بھارتی حکومت کی جانب سے مسلمانوں اور کشمیریوں کے خلاف حالیہ اقدامات کی پُر زور مذمت کرتا ہے اور انہیں مسترد کرتا ہے۔ بھارت میں انسانی حقوق کی مسلسل خلاف ورزی کی جارہی ہے اور مسلمانوں کو نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ بھارت نے پہلے کشمیر کا غیر قانونی الحاق کیا، وہاں تاریخ کا طویل ترین لاک ڈاؤن کیا اور اب مذہب کی بنیاد پر متنازعہ شہریت کے قانون کے ذریعے مسلمانوں کو ٹارگٹ بنایا جا رہا ہے۔ یہ ایوان وفاقی حکومت کے ذریعے اقوام متحدہ اور دیگر بین الاقوامی اداروں سے مطالبہ کرتا ہے کہ کشمیر کا بھارت کے ساتھ غیر قانونی الحاق فی الفور ختم کروایا جائے نیز شہریت کا حالیہ متنازعہ قانون واپس لیا جائے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان بھارتی حکومت کی جانب سے مسلمانوں اور کشمیریوں کے خلاف حالیہ اقدامات کی پُر زور مذمت کرتا ہے اور انہیں مسترد کرتا ہے۔ بھارت میں انسانی حقوق کی مسلسل خلاف ورزی کی جا رہی ہے اور مسلمانوں کو نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ بھارت نے پہلے کشمیر کا غیر قانونی الحاق کیا، وہاں تاریخ کا طویل ترین لاک ڈاؤن کیا اور اب مذہب کی بنیاد پر متنازعہ شہریت کے قانون کے ذریعے مسلمانوں کو ٹارگٹ بنایا جا رہا ہے۔ یہ ایوان وفاقی حکومت کے ذریعے اقوام متحدہ اور دیگر بین الاقوامی اداروں سے مطالبہ کرتا ہے کہ کشمیر کا بھارت کے ساتھ غیر قانونی الحاق فی الفور ختم کروایا جائے نیز شہریت کا حالیہ متنازعہ قانون واپس لیا جائے۔

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

زیر و آرنوٹس

جناب چیئرمین: اب ہم زیر و آرنوٹس take up کرتے ہیں۔ پہلا زیر و آرنوٹس جناب محمد ارشد کا ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

پنجاب میں لمبر داری سسٹم ختم نہ کرنے کا مطالبہ

جناب محمد ارشد: جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری داخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ بورڈ آف ریونیو پنجاب انگریزوں سے پہلے کے ادوار سے مروجہ لمبر داری سسٹم کو انگریزوں کی نشانی بتا کر ختم کرنا چاہتا ہے اور معلوم ہوا ہے اس سلسلے میں ایک سمری وزیر اعلیٰ کو بھی ارسال کی گئی ہے۔ لمبر دار حکومت اور ریاست کے نمائندے ہوتے ہیں ان کی حیثیت کو ختم کرنے سے معاشرہ میں کافی مسائل پیدا ہوں گے۔ یہ معاملہ میڈیا اور عالمی اداروں میں جانے سے جگ ہنسائی ہوگی۔ مجھے اس پر زیر و آرنوٹس کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد ارشد!

جناب محمد ارشد: جناب چیئرمین! شکریہ۔ لمبر داری نظام تعلق دور سے شروع ہو کر شیر شاہ سوری، اکبر اعظم سے لے کر انگریز دور سے ہوتا ہوا آج تک قائم و دائم ہے۔ لمبر دار گاؤں کی سطح پر حکومت کا نمائندہ ہونے کے ساتھ ساتھ حکومت اور عوام کے درمیان ایک پل کا کردار ادا کرتا ہے گویا پنجاب میں لمبر داری نظام صدیوں پرانا ہے لمبر دار بہت سے امور میں حکومت کا معاون و مددگار ہے۔ پنجاب بھر میں تقریباً 40 ہزار کے قریب لمبر دار ہیں، لمبر دار اپنے گاؤں کا سربراہ ہونے کے ساتھ ساتھ اپنی برادری اور قبیلے کا سربراہ بھی ہوتا ہے۔ لمبر داری کے مختلف قوانین میں موجودہ فرائض درج ذیل ہیں۔

گاؤں والوں سے آبیانہ کی ریکوری، زرعی ٹیکس اور تادان وغیرہ کی ریکوری، کرایہ وصول کر کے خزانہ سرکار میں جمع کروانا، اموات اور پیدائش کا انداج بذریعہ چوکیدار کرنا، گورنمنٹ کو جرائم کی اطلاع کرنا، جرائم پیشہ افراد کی اطلاع کرنا، تجاویزات کی اطلاع کرنا، امن و عامہ کے قیام کے لئے کردار ادا کرنا گاؤں میں ٹھیکری پہرا لگانا، مصالحتی کردار ادا کرنا، چھوٹے موٹے جھگڑے گاؤں کی سطح پر حل کرنا، فوج سے بھاگے ہوئے اہلکاروں کی اطلاع کرنا، پولیس سے بھاگے ہوئے اہلکاروں کی اطلاع کرنا، رسید و راہداری و تصدیق کرنا، فوجی، پولیس و گاؤں والوں کی تصدیق کرنا، سرکاری اہلکاروں کے لئے بوقت ضرورت کھانا اور رہائش فراہم کرنا، الیکشن کو conduct کروانے میں تعاون کرنا، وراثت انتقالات کی درست تصدیق کرنا تاکہ کوئی وارث باقی نہ رہ جائے، دہشتگردی کے واقعات کی رپورٹ کرنا، قدرتی آفات کی اطلاع دینا، پنشنر کے وارثان کی تصدیق کرنا، ہنگامی صورتحال میں حکومت کی معاونت کرنا، حکومت اور عوام کے درمیان پل کا کردار ادا کرنا، شناختی کارڈ اور domicile کی تصدیق کرنا۔

جناب چیئرمین! لمبر داروں کی پورے پنجاب میں تعداد 40 ہزار کے قریب ہے اور ہر ایم پی اے کے پیچھے 250 سے 300 لمبر دار ہیں۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں اس نظام کو سبوتاژ کرنا عوام اور لمبرداروں سے بڑی زیادتی ہے کیونکہ لمبردار حکومت اور ریاست کو فری سروس دیتا ہے اُس کا کوئی معاوضہ نہیں لیتا صرف اُس کو آدھا مربع زمین دی جاتی ہے جو کہ اُس کے فوت ہونے کے بعد اُس کے دوسرے ورثاء کو وہ زمین منتقل ہو جاتی ہے۔

جناب چیئرمین! میری گزارش ہے کہ لمبر داری نظام کے اس سسٹم کو ختم کرنے کے لئے اگر کوئی کوشش کی گئی ہے تو اُس کو اسمبلی میں زیر بحث لایا جائے اُسے خاموشی سے ختم نہ کیا جائے۔

جناب چیئرمین! لمبردار گاؤں میں ایک ایسا وضعدار آدمی ہوتا ہے جس کے پاس تمام گاؤں کے لوگ اپنے مسائل لے کر جاتے ہیں، چھوٹے موٹے جھگڑوں میں لوگوں کو اپنے پاس بلا کر حل کر دیتا ہے، فری میں تھانہ میں لوگوں کے مسائل حل کرنے کے لئے جاتا ہے۔ تحصیل میں جاتا ہے اور تمام معاملات کی تصدیق کرتا ہے تو اس سلسلے میں مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ اس نظام کو سبوتاژ کرنے کے لئے اس حکومت کو کیا وجہ بنی؟

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ اگر کوئی ایسا معاملہ ہے تو اُس کو اسمبلی میں زیر بحث لایا جائے اور اگر ایسا معاملہ نہیں ہے تو پھر ٹھیک ہے لیکن میں آپ کو وضاحت کر دوں کہ یہ بارہ کروڑ عوام جو کہ پنجاب کے رہائشی ہیں اُن کے پیچھے وہ لمبردار ہیں۔ انگریز نے جب یہ قانون بنایا تھا وہ سوچ سمجھ کر بنایا تھا لمبر داری نظام تو انگریز سے پہلے کا چل رہا ہے انگریزوں نے اس میں کچھ ترامیم کی تھیں کہ اگر ایک گاؤں میں دو برادریاں ہیں ایک آرائیں ہے اور دوسرے جاٹ ہیں تو ایک لمبر داری ایک برادری کو دی جائے اور دوسری برادری کو دی جائے اگر ایک گاؤں میں تین برادریاں ہیں تو اُن برادریوں کے حساب سے لمبر داری دی جائے۔ گاؤں کے چوک میں لمبردار کو ایک زمین کا احاطہ ملتا ہے جس رفاہ عام کا احاطہ کہتے ہیں۔ جب کوئی تحصیلدار یا کوئی پٹواری یا کوئی پولیس کا اہلکار یا کوئی بھی حکومتی اہلکار سب سے پہلے گاؤں میں جاتا ہے تو وہ لمبردار کا پوچھتا ہے کہ لمبردار کون ہے اور لمبردار کا گھر کہاں ہے تو وہ اُس کے پاس جاتا ہے وہ لمبردار بے چارہ بلا معاوضہ اُس اہلکار کو چائے بھی پلاتا ہے، روٹی بھی کھلاتا ہے، اُس کو اپنے پاس رہنے کے لئے جگہ بھی دیتا ہے وہ یہ سب کچھ صرف ایک چودھر کے چکر میں دیتا ہے۔ وہ اپنا تمام وقت بھی صرف کرتا ہے اور

اپنے پیسے بھی ضائع کرتا ہے اور اُس کو کوئی معاوضہ بھی نہیں دیا جاتا اس نظام کو ختم کرنے کی بجائے لمبردار کو ماہانہ الاؤنس دیا جائے کیونکہ وہ مفت میں خدمت کر رہا ہے۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں وہ حکومت اور ریاست کا نمائندہ ہوتا ہے اور جتنے

لمبردار ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، آپ wind up کریں۔

جناب محمد ارشد: جناب چیئرمین! صرف ایک منٹ میں سمجھتا ہوں کہ لمبرداری نظام کو اگر تو ختم کرنا ہے یا اس میں کوئی ترمیم کرنی ہے وہ خاموشی سے نہیں ہونی چاہئے اُس کو اس ہاؤس میں لایا جائے۔ اس ہاؤس میں اُس پر بحث ہو، کوئی ترمیم ہے یا ختم کرنا ہے یا نہیں کرنا ہے جو کچھ بھی ہے اس ہاؤس میں لایا جائے اگر یہ معاملہ نہیں تو مہربانی کر کے ہاؤس میں on the floor the floor House یہ بتایا جائے کہ یہ معاملہ کس حد تک ہے اور کہاں تک ہے؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

رانا منور حسین: جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

رانا منور حسین: جناب چیئرمین! میں اپنے colleague کی بات کو آگے بڑھاتا ہوں۔ اس میں صرف یہ گزارش ہے کہ جس طرح معزز ممبر نے بڑے جذباتی انداز میں لمبردار کی تعریف اور توصیف کی ہے میں اس کو تھوڑا سے آگے بڑھاتے ہوئے اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں کہ لمبردار اس وقت لاء اینڈ آرڈر کو maintain کرنے کے لئے اپنی stake میں اپنا بھرپور کردار ادا کرتا ہے۔ لمبردار اپنے گاؤں میں جو ریونیو کے معاملات ہیں، پولیس کی انفارمیشن ہیں اور دیگر معاملات ہیں میرے خیال میں ہمارے پنجاب میں کبھی بھی ایسی انفارمیشن نہیں آئی کہ لمبردار نے کبھی negative role play کیا ہو تو میری وزیر قانون سے humble submission ہے کہ اس کے خلاف جو بھی کوئی ایسی بات یا سازش ہو رہی ہے، اس معزز اسمبلی میں بہت سے معزز ممبر لمبردار موجود ہیں تو میری یہ گزارش ہے کہ اس سسٹم کو زیادہ مضبوطی سے چلانے کے لئے اس کو آگے بڑھایا جائے۔ بہت شکریہ

جناب چیئر مین: جی، وزیر قانون!

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئر مین!

جناب چیئر مین: جی، فرمائیں!

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئر مین! میں اس سلسلے میں اتنا عرض کروں گا کہ یہ جس طرح کی انفارمیشن محرک نے بتائی ہیں ہمیں بھی کوئی پتا چلا ہے اور replacement کی بات ہو رہی ہے کہ شاید یہ جو ہمارا بلدیاتی سسٹم ہے وہ اس کو replace کر دے گا۔ دونوں طرف ڈھیر سارے لمبر دار بیٹھے ہیں یہ جو لمبر دار ہے یہ ریاست کا نمائندہ ہے، حکومت کا نمائندہ نہیں ہے۔ ریاست کا جو نمائندہ ہوتا ہے اور وہ جو کام کرتا ہے بلا معاوضہ کرتا ہے۔

جناب چیئر مین! میں on the floor of the House ایک اور بات کرنا چاہتا ہوں کہ جو آدھا مرلچ پہلے ملتا تھا وہ ہم پرانے لوگوں کو نہیں ملتا یہ جو نئے آباد کار آئے تھے اُن کو آدھا مرلچ زمین کا ملتا تھا اُس کا بھی ایک Circular SMBR سے issue ہو گیا ہے اور جو لمبر دار فوت ہو جائے اس کی اولاد کو وہ آدھا مرلچ نہیں جا رہا تو اس کو بھی دیکھیں۔

جناب چیئر مین! وزیر قانون بیٹھے ہیں کہ وہ جو پرانا آدھا مرلچ دیا گیا تھا وہ اب کیوں نہیں دیا جا رہا وہ وراثت کا انتقال آگے اُن کو نہیں جا رہا تو میں تھوڑی سی عرض کرنا چاہتا ہوں اور میں محرک کو endorse کرتا ہوں کہ یہ ریاست کا نمائندہ ہے معزز ممبر نے لمبر دار کی کافی ذمہ داریاں، خدمات گنوا دی ہیں تو میں اس سلسلے میں وزیر قانون سے بھی عرض کروں گا کہ اگر کوئی ایسی چیز exist کرتی ہے تو پلیز اُس کو چیک کریں یہ سب کے لئے مناسب نہیں ہے۔ شکریہ

جناب چیئر مین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئر مین! معزز ممبر نے جن خدشات کا اظہار کیا ہے۔ میرے خیال میں یہ معاملہ ابتدائی طور پر discuss ہوا تھا۔ گورنمنٹ نے اس معاملے پر state land disposal کے لئے ایک کمیٹی بنائی تھی۔ اس کمیٹی میں جب state land کا آڈٹ کیا گیا تو اس میں ایک بات سامنے آئی تھی۔ جس طرح معزز ممبر نے فرمایا ہے کہ لمبر دار کو rural areas میں بالخصوص کالونی ڈسٹرکٹس میں آدھا مرلچ زمین

بھی دیا جاتا تھا تو وہ state land consider ہوتا تھا۔ اس حوالے سے ایک سوچ یہ پائی جا رہی تھی کہ جن لوگوں کو مرلج جگہ دی گئی ہے ان سے اگر حکومت واپس لے لے تو اس سے حکومت کو اربوں روپے کا فائدہ ہو سکتا ہے تو یہ ایک اُس وقت کی سوچ تھی۔

جناب چیئرمین! جس طرح معزز ممبر نے فرمایا ہے کہ لمبردار کے ساتھ بہت ساری چیزیں attached ہیں۔ اس وقت ہمارے صوبے میں ہزاروں کی تعداد میں لمبردار ہیں جو کہ اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں لیکن وقت کے ساتھ ساتھ یہ ضرور ہوا ہے کہ rural area لمبردار کا جو ایک role ہوتا تھا وہ کم ہو گیا ہے اور وہ کم دو حوالے سے ہوا ہے ایک تو ریونیو ڈیپارٹمنٹ کا عوام کے ساتھ پہلے جیسا رابطہ نہیں رہا اس حوالے سے role کم ہو گیا۔

جناب چیئرمین! دوسرا کچھ معاملات میں، میں سمجھتا ہوں کہ حکومتی نمائندوں جیسے پولیس اور دیگر اداروں کے لمبردار ان کے ساتھ رابطے کا فقدان ہونے کی وجہ سے وہ کردار محدود ہو گیا ہے تو اس لئے یہ بات discuss ضرور ہوئی ہے لیکن اس پر ابھی کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔

جناب چیئرمین! میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جب بھی کوئی فیصلہ کیا گیا تو انشاء اللہ تعالیٰ اس معزز ایوان میں لا کر آپ کی approval سے کیا جائے گا اور یہ بات قطعی طور پر درست نہیں ہے کہ اس کو ختم کیا جا رہا ہے لہذا فی الحال ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہذا اب اجلاس کل بروز جمعہ المبارک مورخہ 20- دسمبر 2019 صبح 9:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔



سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2019

جمعۃ المبارک، 20- دسمبر 2019

(یوم الجمع، 22- ربیع الثانی 1441ھ)

سترہویں اسمبلی: سترہواں اجلاس

جلد 17 : شماره 3

211

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 20- دسمبر 2019

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ اوقاف و مذہبی امور)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

ایک وزیر درج ذیل رپورٹیں ایوان کی میز پر رکھیں گے:-

(i) لاہور رنگ روڈ اتھارٹی، کمیونیکیشن اینڈ ورس ڈیپارٹمنٹ، حکومت

پنجاب کے اکاؤنٹس کی سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے سال 2016-17

(ii) میٹرو بس پراجیکٹ ملتان کی تعمیر، ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای ڈیپارٹمنٹ

، حکومت پنجاب کی سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے سال 2016-17

نوٹ: درج بالا آڈٹ رپورٹوں کی نقول مورخہ 29- نومبر 2019 کو پہلے ہی فراہم کر دی گئی

ہیں۔

213

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا سترہواں اجلاس

جمعۃ المبارک، 20- دسمبر 2019

(یوم الجمع، 22- ربیع الثانی 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر زلاہور میں صبح 10 بج کر 40 منٹ پر زیر صدارت

جناب چیئر مین میاں شفیق محمد منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّى ۖ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّى ۝۱۵ بَلْ

تُؤْتِرُونَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۖ وَالْآخِرَةَ خَيْرٌ ۚ وَآلَفِي ۝۱۶ اِنْ

هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُولٰٓئِ ۝۱۸ صُحُفِ اِبْرٰهٖمَ وَمُوسٰی ۝۱۹

سُوْرَةُ الْاَعْلٰی آیات 14 تا 19

بے شک وہ مراد کو پہنچ گیا جو پاک ہوا (14) اور اپنے پروردگار کے نام کا ذکر کرتا رہا اور نماز پڑھتا رہا

(15) مگر تم لوگ تو دنیا کی زندگی کو اختیار کرتے ہو (16) حالانکہ آخرت بہت بہتر اور پائیدار تر

ہے (17) یہی بات پہلے صحیفوں میں (مرقوم) ہے (18) (یعنی) ابراہیم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام کے

صحیفوں میں (19)

وَمَاعِلَيْنَا الْاَلْبَاغِ

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

اکو ای حیاتی دا معیار ہونا چاہی دا
 اللہ دے حبیبؐ نال پیار ہونا چاہی دا
 ابو بکر صدیقؓ نے اے دسیا اے دوستو
 سب کچھ سوہنے تو شمار ہونا چاہی دا
 آقاؐ جدوں یاد کرد اپنے غلاماں نوں
 ساڈا وی غلاماں چہ شمار ہونا چاہی دا
 حسنؓ حسینؓ توں جند جان وار کے
 علیؓ دے غلاماں چہ شمار ہونا چاہی دا

سوالات

(محکمہ اوقات و مذہبی امور)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ اوقاف و مذہبی امور سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! سوال نمبر 785 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: محکمہ اوقاف کی اراضی سے

حاصل آمدن اور ناجائز قابضین سے متعلقہ تفصیلات

*785: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر کے دربار پر زائرین کے لئے جو لفٹ لگائی گئی ہے کیا وہ اس وقت چالو حالت میں ہے اس پر کتنی لاگت آئی ہے اور اس سے روزانہ کتنے زائرین مستفید ہوتے ہیں؟

(ب) ضلع ساہیوال میں محکمہ اوقاف کی کتنی اراضی کہاں کہاں واقع ہے، اس سے کتنی آمدن حاصل ہو رہی ہے اس اراضی میں سے کتنی لیز پر ہے اور اس سے کتنی آمدن ہو رہی ہے مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ اوقاف ضلع ساہیوال میں بہت ساری اراضی پر ناجائز قابضین قابض ہیں، یہ کب سے قابض ہیں ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے اور زمین واگزار کیوں نہیں کروائی گئی، اس میں کیا امر مانع ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیمور علی لالی):

(الف) دربار شریف پر نصب شدہ لفٹ چالو حالت میں ہے۔ دربار شریف پر تنصیب کردہ لفٹ پر -/99,65,150 روپے کے اخراجات آئے۔ دربار شریف پر تنصیب کردہ لفٹ سے معذور اور زائرین روزانہ کی بنیاد پر تقریباً 150/100 جبکہ جمعرات، جمعہ اور اتوار کو تقریباً 400/300 لوگ مستفید ہوتے ہیں۔

(ب) ضلع ساہیوال میں محکمہ اوقاف کی کل زرعی اراضی 142 ایکڑ 4 کنال 2 مرلے ہے جو کہ سالانہ لیز پر ہے جس کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔ ان سے سال 2018-19 کے دوران زر پٹہ کی مد میں سالانہ آمدن مبلغ -/24,57,114 روپے ہوئی ہے جبکہ کمرشل پراپرٹی میں کل 401 یونٹس شامل ہیں جن سے سال 2018-19 میں کل کرایہ /منتقلی کرایہ داری سے مبلغ -/71,37,526 روپے کی آمدن ہوئی۔ اس طرح سرکل ساہیوال میں زرعی اور کمرشل اراضی سے کل مبلغ -/95,94,640 روپے آمدن حاصل ہوئی۔

(ج) ضلع ساہیوال میں کل 174 ایکڑ سکنی اور زرعی رقبہ زیر قبضہ ہے۔

- 1) دربار حضرت شاہ مدار ساہیوال سے ملحقہ وقف رقبہ تعدادی بیس ایکڑ تین کنال 13 مرلے پر ناجائز قابضین قابض ہیں جنہیں مقامی بااثر لوگوں کی پشت پناہی حاصل ہے اس وقت ناجائز قابضین نے عدالت عالیہ لاہور ہائی کورٹ ملتان بچ سے حکم امتناعی حاصل کر رکھا ہے اور کیس ہذا عدالت عالیہ لاہور ہائی کورٹ میں زیر سماعت ہے۔
- 2) وقف حضرت مظفر شاہ ساہیوال سے ملحقہ رقبہ 35 ایکڑ چار کنال سات مرلے محکمہ اوقاف کے نام انتقال درج کراتے ہوئے مورخہ 2019-10-04 کو قبضہ حاصل کر لیا گیا ہے۔

اس کے علاوہ بقیہ اٹھارہ ایکڑ وقف رقبہ سکنی ناجائز قابضین پر مشتمل ہے جو ضلعی انتظامیہ کی مدد سے جلد واگزار کروالی جائے گی۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جز (ج) کے حوالے سے یہ پوچھا گیا تھا کہ ناجائز قابضین کون کون سے ہیں اور کب سے قابض ہیں یہ بتادیں اس حوالے سے انہوں نے کچھ نام لکھے ہوئے ہیں یہ ذرا ہاؤس کو بتادیں کہ کتنی زمین ہے اور کب سے اس پر ناجائز قابضین ہیں اور یہ کب تک واکزار کروالی جائے گی؟

جناب چیئر مین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیمور علی لالی): جناب چیئر مین! یہ تقریباً 174 ایکڑ رقبہ ہے جس میں بتایا ہے کہ 20 ایکڑ 3 کنال پر ناجائز قابضین ہیں جنہیں مقامی بااثر لوگوں کی پشت پناہی حاصل ہے ہم نے ڈسٹرکٹ لیول پر جو انٹی کرپشن یا انٹی انکروچمنٹ سیل ہے اس کو لوکل ضلعی انتظامیہ کی مدد کے لئے قائم کر دیا ہے ان کو نوٹسز جاری کر دیئے گئے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ جلد از جلد ہی اس کو واکزار کروانے کی مکمل کوشش کی جائے گی۔

جناب چیئر مین: جی، آپ کا کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! یہ تو میں نے پڑھ لیا تھا۔

جناب چیئر مین: پارلیمانی سیکرٹری نے assurance دی ہے کہ انٹی کرپشن اس حوالے سے۔۔۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! میں نے ضمنی سوال یہ کیا تھا کہ یہ جو رقبہ ہے یہ کب سے ناجائز قابضین کے زیر استعمال ہے اور اس پر آج تک کیا کیا کارروائی کی گئی ہے اور اس کو کب تک واکزار کروائیں گے اور میں آپ کو تکلیف دینا چاہتا ہوں کہ وہ رپورٹ پڑھ لیں اس میں جو بااثر سیاسی لوگ ہیں وہ کون کون سے ایسے لوگ ہیں جن پر آج نئے پاکستان میں بھی قابو نہیں پایا جا رہا اور جو سرکاری زمین ہے وہ اس کو استعمال کر رہے ہیں اس بارے میں ہاؤس کو بتادیں اور یہ بھی بتا دیں کہ اس کو کب تک واکزار کروائیں گے؟

جناب چیئر مین: میرا خیال ہے کہ سیاسی لوگوں کا ذکر نہیں ہے بااثر لوگوں کا ذکر ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں پڑھ کر بتا دیتا ہوں۔

جناب چیئر مین: جی، پڑھ لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! یہ جو جواب ہے اس کو پڑھ لیں اس میں clear-cut لکھا ہے کہ وقف اراضی 20 ایکڑ 3 کنال 13 مرلے ملحقہ دربار حضرت شاہ مدار پر متولیان نے سیاسی اثر و سوخ اور مقامی ایم این اے کی پشت پناہی لکھا ہے نام نہیں لکھا کہ کون ہے کس کی سیاسی پشت پناہی ہے۔

جناب چیئر مین: ضمنی سوال تو یہ تھا کہ اس کو کب تک خالی کروائیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! نہیں وہ یہ بھی بتائیں کہ کس کس کی سیاسی پشت پناہی ہے؟ جناب چیئر مین: یہ آپ کا دوسرا ضمنی سوال ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! آپ دوسرا سوال مان لیں لیکن میرا تو پہلا ہی سوال چل رہا ہے آپ اس کو دوسرا کہہ لیں تیسرا کہہ لیں میں مان لوں گا آپ چیئر مین ہیں۔

جناب چیئر مین: جی، ان کا یہ دوسرا سوال ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! یہ ابھی پہلا سوال ہی ہے میں نے اپنے پہلے ہی سوال میں یہ پوچھا ہے کہ یہ کون سے ایسے سیاسی بااثر لوگ ہیں جن کو آج تک نئے پاکستان میں، ریاست مدینہ میں بھی اس کو clear نہیں کر رہے اور یہ اسے کب تک واگزار کروائیں گے؟ جناب چیئر مین: جی، پارلیمانی سیکرٹری! آپ اس اراضی کو کب تک واگزار کروائیں گے معزز ممبر کو کوئی ٹائم فریم دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیمور علی لالی): جناب چیئر مین! اُس کا ٹائم فریم یہ ہے کہ اُس کا کیس ہائی کورٹ ملتان بچ میں چل رہا ہے جب تک کوئی عدالتی فیصلہ نہیں آتا اس وقت تک ہم کوئی time frame نہیں دے سکتے۔

جناب چیئر مین: یہ معاملہ sub-judice ہے اس لئے ابھی خالی نہیں ہو سکتا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! میرے سوال کے جز (ج) (2) میں جواب دیا گیا ہے کہ 35 ایکڑ چار کنال سات مرلے رقبے پر قبضہ ہے تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس رقبے کا کیا status ہے اور اس رقبے کا قبضہ یہ کب تک واگزار کروائیں گے؟

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! اس رقبے کا انہوں نے بتایا ہے کہ قبضہ حاصل کر لیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! نہیں، آپ اس کا پورا جواب پڑھ لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیمور علی لالی): جناب چیئرمین! وہاں پر کافی لوگ رہائش پذیر ہیں جو کہ حکومتی پالیسی وزیراعظم کے حکم کے مطابق جو غریب لوگ کسی ایسی جگہ پر بیٹھے ہیں جہاں پر ان کے گھر بنے ہوئے ہیں، ان کو فی الحال کچھ نہ کہا جائے لہذا اس پالیسی کے تحت ہم کوئی time frame نہیں دے سکتے جو بھی گورنمنٹ کی پالیسی آئے گی انشاء اللہ تعالیٰ اس کے مطابق ہی عملدرآمد کیا جائے گا۔ شکریہ

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! جیسا کہ انہوں نے وزیراعظم کے حکم کے مطابق پالیسی کا ذکر کیا ہے اس کی ہمیں خوشی ہے تو میں وہاں پر تمام زمینیں واگزار کروانا نہیں چاہتا بلکہ اس طرح کر لیتے ہیں کہ یہ بتادیں کہ جو لوگ وہاں پر ناجائز قابضین ہیں ان کے نام کب تک یہ گھروں کی ملکیت کر دیں گے جو کہ اتنے عرصے سے وہاں پر رہائش پذیر ہیں۔ اگر یہ اس طرح کی پالیسی بنانا چاہتے ہیں تو یہ بھی خوشی کی بات ہے۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! چلیں، جو بھی پالیسی آجائے گی وہ آپ کو بتادیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! یہ معاملہ تو sub-judice نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! جب کوئی پالیسی آجائے گی تو وہ بتادیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! اگر آپ میرا ضمنی سوال ہی نہیں سننا چاہتے تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔ آج جمعۃ المبارک ہے اور پورا ہاؤس خالی پڑا ہے۔ آپ میرا ہی سوال نہیں سن رہے ہیں تو اتنی دلچسپی سے صبح صبح آیا ہوں اور آپ میرے سوال کو ایسے ہی فارغ کر رہے ہیں۔

MR CHAIRMAN: Malik Sahib: Go easy on young man.

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! Ok sir! میں آپ کے توسط سے پارلیمانی سیکرٹری سے پوچھنا چاہتا ہوں جیسا کہ انہوں نے فرمایا ہے وزیراعظم اور ریاست مدینہ کی گورنمنٹ یہ چاہ رہی ہے کہ ان غریب لوگوں کو وہاں سے نہیں نکالنا تو یہ کب تک ان غریب غرباء لوگوں کو جو عرصہ دراز سے وہاں پر بیٹھے ہیں ملکیتی حقوق دے دیں گے؟

جناب چیئرمین: پارلیمانی سیکرٹری! کیا ملکی حقوق دینے کے حوالے سے گورنمنٹ کی کوئی پالیسی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیمور علی لالی): جناب چیئرمین! گورنمنٹ کی جو بھی پالیسی آئے گی اسی کے مطابق عملدرآمد ہو گا لیکن فی الحال ایسی کوئی بھی پالیسی موجود نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! ایسی کوئی پالیسی موجود نہیں ہے۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔ محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! سوال نمبر 834 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں اولیاء کرام کے مزارات اور ان سے حاصل ہونے والی رقم سے متعلقہ تفصیلات

*834: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) لاہور ڈویژن میں اولیاء کرام کے کتنے مزار ہیں؟
- (ب) ان مزاروں سے سالانہ کتنی رقم بطور چندہ اکٹھا ہوتی ہے اور چندے سے اکٹھی ہونے والی رقم کہاں جاتی ہے؟
- (ج) کیا یہ درست ہے کہ مزاروں سے اکٹھی ہونے والی چندے کی رقم کی بندر بانٹ ہوتی ہے، اس بابت حکومت کیا حکمت عملی اپنارہی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیمور علی لالی):

- (الف) لاہور ڈویژن میں محکمہ اوقاف کے زیر اہتمام 115 اولیاء کرام کے مزارات ہیں۔
- (ب) سال 2017-18 میں لاہور ڈویژن کے مزارات میں -/46,28,02,532 روپے آمدن ہوئی ہے نیز مزارات سے حاصل ہونے والی آمدن پنجاب وقف پرپریٹیز آرڈیننس 1979 کے سیکشن 18 کے تحت تشکیل کردہ اوقاف فنڈ میں جمع کروائی جاتی

ہے جسے چیف ایڈمنسٹریٹر اوقاف چلاتے ہیں نیز اوقاف فنڈ میں جمع ہونے والی رقم سے محکمہ ہذا کے جملہ اخراجات کئے جاتے ہیں۔

(ج) یہ بات غلط ہے کہ مزارات سے حاصل ہونے والی آمدن کی بندر بانٹ ہوتی ہے۔ پنجاب وقف پراپرٹی آرڈیننس کی شق نمبر 4(3) II کے مطابق مزارات پر رکھے گئے کیش بکس پر تین عدد تالے (ایک منجر، ایک نیشنل بینک، ایک ڈسٹرکٹ خطیب اوقاف کی طرف سے لگائے جاتے ہیں) اور ان تینوں نمائندگان کی موجودگی میں چیف ایڈمنسٹریٹر اوقاف پنجاب سے منظور شدہ شیڈول کے مطابق کیش بکس کشادگی کا عمل ان نمائندگان کی موجودگی میں کیا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! میرے سوال کے جواب میں انہوں نے بتایا ہے کہ 115 مزارات کی ٹوٹل آمدن تقریباً 46 کروڑ 28 لاکھ روپے ہے تو میرا ضمنی سوال جز (ب) کے حوالے سے یہ ہے کہ یہ جو رقم اکٹھی ہوئی ہے یہ کس کس مزار کی تعمیر و مرمت میں خرچ کی گئی؟ پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیمور علی لالی): جناب چیئرمین! ہم نے جواب میں لکھا ہے کہ 46 کروڑ 28 لاکھ 2 ہزار 532 روپے مزارات کی آمدن ہوئی ہے اگر انہیں اس رقم کے اخراجات کی تفصیل چاہئے تو وہ بھی میں محترمہ کو provide کر دوں گا۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! ٹھیک ہے یہ مجھے بتادیں کہ یہ رقم کس کس مزار پر کتنی کتنی خرچ کی گئی ہے؟

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ اس حوالے سے fresh question دے دیں تو آپ کو تفصیل فراہم کر دی جائے گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیمور علی لالی): جناب چیئرمین! اس حوالے سے ہمارے پاس جو بھی ریکارڈ ہے وہ محترمہ کو فراہم کر دیا جائے گا۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! میرا اگلا ضمنی سوال جز (ج) کے حوالے سے ہے کہ جس میں کہا گیا ہے کہ کیش بکس میں یہ رقم جمع کی جاتی ہے تو میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ ان کا کوئی اکاؤنٹ بھی exist کرتا ہے یا اس کا کوئی ریگولر آڈٹ ہوتا ہے کہ جو رقم کیش بکس میں جمع ہوتی ہے تو

This is a huge amount of money. So how, is this money being split between people is there any audit that is being done? Is there any account in which the money is going to?

اس رقم کو کس طرح سے split کیا جاتا ہے،

I think it's a very serious question that needs to be raised?

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیمور علی لالی): جناب چیئرمین! چیف ایڈمنسٹریٹر اوقاف اور سیکرٹری اوقاف کے under یہ ڈیپارٹمنٹ آتا ہے جیسا کہ معزز ممبر نے پڑھ ہی لیا ہے کہ ان کیش بکسز پر تین قسم کے تالے نیشنل بینک، ڈسٹرکٹ خطیب اوقاف اور ایک چیف ایڈمنسٹریٹر اوقاف کے لگے ہوئے ہوتے ہیں اور ان کی بنائی ہوئی ٹیم کے شیڈول کے مطابق ہی ان کیش بکسز کو کھولا جاتا ہے اور اسی ٹیم کی موجودگی میں اس رقم کی counting کی جاتی ہے اور پھر اس رقم کو نیشنل بینک کے اکاؤنٹ میں submit کیا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال جناب محمد افضل کا ہے۔

جناب نصیر احمد: میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب نصیر احمد: جناب چیئرمین! سوال نمبر 855 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب محمد افضل کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولپور ڈویژن میں اوقاف کی اراضی

اور عمارات پر ناجائز قابضین سے متعلقہ تفصیلات

*855: جناب محمد افضل: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بہاولپور ڈویژن میں اوقاف کی کتنی اراضی اور عمارات پر ناجائز قبضہ ہے۔ ضلع وار تفصیل بتائی جائے؟

(ب) اگر اوقاف کی پراپرٹی پر ناجائز قابضین ہیں تو حکومت ان سے مقبوضہ پراپرٹی واگزار کروانے اور ناجائز قابضین سے ناجائز قبضہ کی مدت کے مطابق معاوضہ / جرمانہ وصول کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(ج) کیا حکومت نے مستقبل میں اوقاف پراپرٹی پر قبضہ ناممکن بنانے کے لئے اقدامات اٹھائے ہیں، اگر ہاں تو ان اقدامات کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

(د) محکمہ اوقاف نے ناجائز قابضین سے ملی بھگت کرنے والے کتنے ملازمین کے خلاف کارروائی کی ہے، تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیمور علی لالی):

(الف) بہاولپور ڈویژن میں محکمہ اوقاف کی 257 ایکڑ پانچ کنال اور پانچ مرلے اراضی پر ناجائز قبضہ ہے۔

(ب) محکمہ اوقاف پراپرٹی پر موجود ناجائز قابضین سے رقبہ واگزار کرانے کے لئے پنجاب وقف پراپرٹیز آرڈیننس 1979 شق نمبر 8 کے تحت کارروائی کرتا ہے نیز ایسے ناجائز قابضین جو محکمہ کے رقبہ کو ناجائز کاشت کرتے ہیں ان سے سابقہ سال کی زر پٹہ پر 20 فیصد اضافہ کے ساتھ جرمانہ وصول کیا جاتا ہے۔

(ج) حکومت پنجاب کی جانب سے ضلعی سطح پر انٹی انکروچمنٹ سیل قائم کیا گیا ہے جس کے تعاون سے اب تک ناجائز قابضین سے 19 ایکڑ سات کنال دس مرلے رقبہ واگزار کرایا جا چکا ہے نیز ناجائز قابضین کو پنجاب وقف پراپرٹیز آرڈیننس 1979 شق نمبر 8 کے تحت نوٹسز کا اجراء کیا جا چکا ہے اور ان کے خلاف مزید کارروائی جاری ہے۔

(د) بہاولپور ڈویژن میں فی الحال کسی ملازم کی ملی بھگت سامنے نہ آئی ہے۔ مستقبل میں اگر کوئی اہلکار ناجائز قابضین کی معاونت میں ملوث پایا گیا تو اس کے خلاف سخت تادیبی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب نصیر احمد: جناب چیئرمین! بہاولپور ڈویژن میں محکمہ اوقاف کی تقریباً 257 ایکڑ اراضی پر ناجائز قابضین بیٹھے ہیں اور آگے جواب میں بتایا گیا ہے کہ ناجائز قابضین سے 9 ایکڑ اراضی واکزار کروائی گئی ہے اور ان کے خلاف مزید کارروائی جاری ہے۔ یہ مزید کارروائی سے کیا مراد ہے حکومت کیا کارروائی ان کے خلاف کر رہی ہے یا کر چکی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیمور علی لالی): جناب چیئرمین! وہاں پر ہمارے زونل ہیڈ کی طرف سے قابضین کو نوٹسز جاری کئے جا چکے ہیں اور اس کے بعد حکومت نے ڈسٹرکٹ لیول پر جو انٹی انکروچمنٹ سیل قائم کیا تھا اس کی مدد سے ان قابضین کو وہاں سے اٹھانے کی کوشش کی جا رہی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اللہ کی ذات خیر کرے جلد از جلد اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچایا جائے گا۔

جناب نصیر احمد: جناب چیئرمین! اس میں گزارش یہ ہے کہ اس ڈیڑھ سال میں 1700 کنال میں سے صرف 9 ایکڑ اراضی واکزار کروائی ہے اور یہاں جواب میں لکھ دیا گیا ہے کہ اس پر مزید کارروائی جاری ہے۔ اس مزید کارروائی کی پارلیمانی سیکرٹری نے جو definition کی ہے وہ نوٹسز جاری کرنا ہے۔ مطلب آپ کے بہاولپور ڈویژن میں 1700 کنال پر قبضہ ہوتا ہے اور پورے محکمہ سے یہ کیسے ممکن ہے کہ کسی سرکاری ملازم کو اس بات کا علم نہ ہو کہ 1700 کنال پر قبضہ ہو رہا ہے۔ 1700 کنال اراضی پر قبضہ کروانے کے بعد آپ نوٹسز جاری کرتے ہیں تاکہ وہ عدالت جا کر stay حاصل کر سکیں اور محکمہ اس کے بعد ان کے خلاف کوئی کارروائی ہی نہ کر سکے جبکہ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ قبضہ کرنے کی پاداش میں محکمہ ان پر پرچہ کرواتا۔ یہاں پر کہیں بھی mention نہیں کہ کسی پر کوئی پرچہ کاٹا گیا یا کسی کو کوئی جرمانہ کیا گیا ہے؟

جناب چیئرمین: جناب نصیر احمد! آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

جناب نصیر احمد: جناب چیئر مین! میری گزارش یہ ہے کہ کیا قبضہ کرنے والوں کو نوٹسز جاری کرنے ضروری ہیں یا ان کے خلاف مقدمہ بھی درج کروایا جاسکتا ہے۔

جناب چیئر مین! دوسرا یہ کہ 1700 کنال اراضی پر جب قبضہ کیا گیا تھا تو محکمہ اس وقت سویا ہوا تھا یا کدھر تھا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیمور علی لالی): جناب چیئر مین! پہلی بات یہ ہے کہ ڈیڑھ سال میں 1700 کنال اراضی میں سے 9 کنال واگزار کروائی گئی ہے تو یہ کوئی پچھلے ڈیڑھ سال میں 1700 کنال پر قبضہ بھی نہیں ہوا۔ یہ قبضہ بھی پچھلے کئی سالوں سے چلتا آ رہا ہے اور جہاں تک نوٹسز جاری کرنے کی بات ہے تو نوٹسز جاری کرنے پڑتے ہیں۔

جناب چیئر مین! جہاں تک معزز ممبر نے بات کی ہے یہ قبضہ محکمہ کی ملی بھگت سے ہوا ہے تو آپ کے پاس اگر کسی کے خلاف کوئی بھی evidence موجود ہے تو آپ ہمارے سامنے لائیں، ہم انشاء اللہ تعالیٰ قانون کے مطابق ان کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کریں گے۔

جناب چیئر مین: اگلا سوال نمبر 856 محترمہ خدیہ عمر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1042 چودھری اشرف علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1063 جناب محمد افضل کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1064 جناب محمد عبداللہ وڑائچ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1184 رانا محمد افضل کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1187 بھی رانا محمد افضل کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! سوال نمبر 1445 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئر مین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: محکمہ اوقاف کے زیر کنٹرول

مزارات، مساجد، مارکیٹس و مدارس سے متعلقہ تفصیلات

*1445: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ساہیوال میں کون کون سے مزارات محکمہ اوقاف کی تحویل میں ہیں ان کا رقبہ کتنا ہے ان کی آمدن و اخراجات سالانہ کیا ہیں، سالانہ ٹھیکہ زمین دربار وار بھی بتائیں نیز اگر کسی دربار کے رقبہ پر ناجائز قبضہ ہے تو اس سے آگاہ کریں مدوار تفصیل سال 18-2017 کی بتائیں؟

(ب) مذکورہ مزارات پر زائرین کے لئے کیا سہولیات دستیاب ہیں نیز سکیورٹی کا کیا انتظام ہے؟

(ج) ساہیوال میں کتنے مدارس و مساجد محکمہ اوقاف کے کنٹرول میں ہیں ان سے ملحقہ کتنی کمرشل مارکیٹس ہیں ان کی کتنی رہائشی اور کتنی زرعی اراضی ہے ان کے کرایہ داران جائز و ناجائز قابضین کتنے عرصہ سے ہیں، مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیمور علی لالی):

(الف) ساہیوال میں محکمہ اوقاف کے زیر تحویل مزارات کی تفصیل اور ان سے ملحقہ رقبہ، آمدن و اخراجات اور پٹہ زمین کی بابت تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے نیز مزارات سے ملحقہ وقف رقبہ پر ناجائز قبضہ کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ اوقاف کے زیر کنٹرول مزارات پر زائرین کی سہولت کے لئے برآمدہ جات، وضو خانے اور واش روم وغیرہ تعمیر کئے گئے ہیں اور برآمدوں میں پٹکھے لگائے گئے ہیں، اس کے علاوہ بڑے مزارات پر پانی پینے کے لئے الیکٹرک واٹر کولر نصب کئے گئے ہیں نیز ساہیوال میں مزارات پر سکیورٹی انتظامات کے ضمن میں تحریر ہے کہ دستیاب وسائل کے مطابق دربار حضرت خواجہ محمد پناہؒ پر زائرین کی چیکنگ کے لئے واک تھرو

گیٹ نصب شدہ ہے اور محکمہ ہذا کی طرف سے دو سکیورٹی گارڈ بھی تعینات ہیں۔ علاوہ ازیں دربار خواجہ محمد پناہ اور دربار حضرت بابا مست پر محکمہ پولیس کے اہلکاران بھی ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں جو دربار شریف پر آنے والے زائرین کی چیکنگ کرتے ہیں جبکہ بقیہ چھوٹے مزارات پر محکمہ اوقاف کی طرف سے ایک ایک اہلکار تعینات ہے جس کے ساتھ مقامی افراد کے تعاون سے والنٹیئرز کی مدد حاصل کرتے ہوئے زائرین کی چیکنگ کی جاتی ہے۔

(ج) ساہیوال میں محکمہ اوقاف کے زیر کنٹرول صرف ایک ہی مدرسہ (دارالمناء) ہے جو جامع مسجد غلہ منڈی ساہیوال میں واقع ہے جبکہ ساہیوال میں محکمہ اوقاف کے زیر کنٹرول مساجد اور ان سے ملحقہ کمرشل، رہائشی اور زرعی جائیداد کی بابت تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے نیز ان پر جائز و ناجائز قابضین کی تفصیل (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں آپ کے توسط سے پارلیمانی سیکرٹری سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں میرے سوال کے جز (الف) کے مطابق ساہیوال میں کون کون سے مزارات محکمہ اوقاف کی تحویل میں ہیں اور ان مزارات پر زائرین کے لئے کیا کیا سہولیات دستیاب ہیں نیز سکیورٹی کا کیا انتظام ہے یہ مجھے بتادیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیمور علی لالی): جناب چیئرمین! معزز ممبر کے سوال کے جز (الف) کا جواب جو بھی لسٹ کی صورت میں ہے وہ معزز ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے اور زائرین کی سکیورٹی کے حوالے سے داخلی یا خارجی راستوں پر محکمہ اوقاف کا ایک سکیورٹی گارڈ تعینات ہوتا ہے جس کے پاس میٹل ڈیٹیکٹر موجود ہوتا ہے۔ کئی دروازوں پر واک تھرو گیٹ لگائے گئے ہیں اور ہر آنے جانے والے شخص پر مکمل نظر رکھی جاتی ہے اور جہاں پر سکیورٹی کے زیادہ issues ہوتے ہیں وہاں پر پولیس کو تعینات کیا جاتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! میں آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ یہ جواب partially درست ہے لیکن مکمل طور پر یہ جواب غلط دیا گیا ہے۔ ساہیوال میں، میں نام لے کر آپ کو بتانا چاہتا ہوں جیسا کہ انہوں نے درباروں کے بارے میں بتایا ہے کہ دربار حضرت دائم چک نمبر 5L/75، دربار حضرت بابا مست چک نمبر 6R/99۔۔۔

سید حسن مرتضیٰ: ننانواں کیا ہوتا ہے؟

جناب چیئر مین: جناب محمد ارشد ملک! ذرا نانوے کو explain کر دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! شکریہ۔ دربار حضرت عبد اللہ شاہ چک نمبر 64/GD سید حسن مرتضیٰ! مرشد ایہہ تساؤ ای کام ہے، میں پیراں داکام کر رہا آں میرا اپنا کام نہیں اے۔ جناب چیئر مین: جناب محمد ارشد ملک! آپ ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! چار دربار یہ ہیں اور پانچواں دربار حضرت عبدالوہاب بخاری موضع جرماں، انہوں نے جواب دیا ہے کہ محکمہ اوقاف کے زیر کنٹرول ہیں، مزارات میں زائرین کی سہولت کے لئے برآمدہ، وضو خانے، بیت الخلا تعمیر کئے گئے ہیں، پتکھے لگائے گئے ہیں، پینے کے لئے پانی کے الیکٹرک واٹر کولر نصب ہیں، سکیورٹی کے پیش نظر مزارات پر واک تھرو گیٹ نصب ہیں اور محکمہ کی جانب سے سکیورٹی گارڈ بھی تعینات ہیں۔ ان چار درباروں سے متعلق تو یہ بالکل جھوٹ ہے یہاں پر کوئی ایسی سہولت نہیں ہے۔

جناب چیئر مین: جناب محمد ارشد ملک! پلیز سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! میرا یہ سوال ہی ہے۔ میرا یہ ضمنی سوال ہے کہ محکمہ نے ایوان سے جھوٹ کیوں بولا ہے؟ آپ کوئی کمیٹی بنادیں یا اپنا کوئی نمائندہ بھیج کر چیک کرالیں۔ اگر ان مزارات پر یہ سہولتیں available ہوں تو آپ جو حکم کریں گے میں سزا بھگتنے کو تیار ہوں یا آپ تجویز کریں کہ محکمہ نے جو غلط جواب دیا ہے اس کے لئے کیا کرنا ہے؟

جناب چیئر مین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیمور علی لالی): جناب چیئر مین! اگر ان کو لگتا ہے کہ محکمے نے جو جواب دیا ہے وہ درست نہیں ہے تو آپ کوئی کمیٹی بنادیں میں اور معزز ممبر جا کر visit کر لیں گے۔ درباروں کی فہرست کافی لمبی ہے، انہوں نے چار دربار پوائنٹ آؤٹ کئے ہیں لیکن ہم نے تو مشترکہ طور پر بتایا ہے کہ اکثر درباروں پر یہ تمام سہولیات موجود ہیں۔

جناب چیئر مین! ہم نے کسی دربار کو specify نہیں کیا کہ فلاں فلاں دربار پر یہ سہولتیں ہیں اگر پھر بھی جواب سے معزز ممبر مطمئن نہیں ہیں تو یہ ہمارے پاس تشریف لائیں ہم ان کے ساتھ مکمل تعاون کریں گے، کمیٹی بنائیں گے جو وہاں visit کرے گی اور ان کی جو بھی شکایات ہوں گی وہ دور کی جائیں گی۔

جناب چیئر مین: کمیٹی بنانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر آپ نے پانچ درباروں کا visit کرنا ہے تو پارلیمانی سیکرٹری اپنے ڈیپارٹمنٹ کا ایک آفیسر آپ کے ساتھ deputate کر دیں گے جو آپ کے ساتھ جا کر visit کرے گا اور آپ verify کر لیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! آپ مہربانی فرمائیں، پارلیمانی سیکرٹری خود فرما رہے ہیں کہ کمیٹی بنادیں لیکن آپ فرما رہے ہیں کہ کمیٹی کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ کیا تضاد ہے اور ریاست مدینہ میں کیا ہو رہا ہے؟

جناب چیئر مین: جناب محمد ارشد ملک! اتھارٹی کس کے پاس ہے؟ Chair کے پاس ہے یا پارلیمانی سیکرٹری کے پاس ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! میں on the floor of the House کھڑے ہو کر گزارش کر رہا ہوں کہ انہوں نے جو جواب دیا ہے وہ سارا جھوٹ ہے۔

جناب چیئر مین: آپ نے جن پانچ درباروں کو پوائنٹ آؤٹ کیا ہے آپ موقع پر جا کر verify کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! میں آپ کو دوبارہ عرض کر دیتا ہوں کہ محکمے نے جھوٹ بولا ہے اور ان کا یہ جواب غلط ہے۔ جیسے پارلیمانی سیکرٹری نے فرمایا ہے ان کی بات ٹھیک ہے لیکن محکمے نے سب درباروں کے بارے جواب دیا ہے۔

جناب چیئرمین: آپ محکمے کے جواب سے مطمئن نہیں ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں ان کے جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔

جناب چیئرمین: آپ تحریک استحقاق لے آئیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! آپ کسی کی ذمہ داری لگائیں اور اسے کمیٹی کے سپرد کریں۔

جناب چیئرمین: ذمہ تو لگ گیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! ایسے ذمہ نہیں لگا۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! آپ تحریک استحقاق لے آئیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! یہ میرا ذاتی issue نہیں ہے بلکہ یہ تو پورے ہاؤس کا issue ہے کہ محکمے کی طرف سے ایوان میں غلط جواب آیا ہے۔ آپ حضرت عبدالوہاب بخاری کے دربار پر جا کر دیکھ لیں کہ وہاں پر کوئی لیبارٹری بلاک ہو، وہاں پر metal detector لگا ہو، کوئی بیت الخلا ہو، وضو خانہ یا برآمد ہو تو میں ذمہ دار ہوں اور آپ کا جو دل کرے سزا دیں۔ محکمے نے تو جھوٹ بولا ہے۔

جناب چیئرمین: آپ کو offer دی گئی ہے کہ اگر آپ نے visit کرنا ہے تو آپ کے ساتھ محکمے کا ڈائریکٹر جائے گا۔

جناب محمد ارشد ملک: آپ سیکرٹری کو appoint کریں۔

جناب چیئرمین: نہیں تو آپ تحریک استحقاق لے کر آئیں ہم اسے entertain کریں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! یہاں تحریک استحقاق کی ضرورت نہیں ہے۔ ڈائریکٹر کی کیا حیثیت ہے؟ آپ سیکرٹری اوقاف کو visit کے لئے appoint کریں چونکہ سیکرٹری محکمے کا نمائندہ ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیمور علی لالی): جناب چیئر مین! میرے جواب سے معزز ممبر مطمئن نہیں ہو رہے۔

جناب چیئر مین! میں نے بتایا ہے کہ ہم نے جواب میں جن سہولیات کا بتایا ہے وہ مشترکہ طور پر بتائی ہیں کہ اوقاف کی تحویل میں جو دربار ہیں ان میں اس طرح کی سہولیات دی جا رہی ہیں۔ انہوں نے چار درباروں کو specify کیا ہے، کمیٹی کا مقصد یہ ہے کہ میرے محکمے کے جس بندے کو آپ کہیں گے وہ معزز ممبر کے ساتھ جائے گا اور میں خود بھی معزز ممبر کے ساتھ جا کر visit کروں گا۔ اگر وہاں کوئی شکایات ہیں تو انہیں دُور کرنے کی کوشش کریں گے۔

جناب چیئر مین: جناب محمد ارشد ملک! پارلیمانی سیکرٹری تو آپ کے ساتھ جانے کے لئے تیار ہو گئے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! آپ نے ہی کرنا ہے چونکہ آپ مالک ہیں۔

جناب چیئر مین: ابھی تو آپ سوال کر رہے تھے اور ابھی آپ مجھے مالک بنا رہے ہیں۔ آپ کی بڑی مہربانی۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! مجھے آپ کے موڈ سے لگ رہا ہے کہ آپ میرے اس سوال کو ویسے ہی فارغ کرنا چاہتے ہیں، میں کہتا ہوں کہ عوام کی خاطر اس سوال کو بچا لیا جائے۔ جیسے پارلیمانی سیکرٹری نے اپنی سٹیٹمنٹ دی ہے آپ اس پر کمیٹی بنا دیں اس میں بے شک ڈیپارٹمنٹ کے ہیڈ کو لے جائیں جس پر انہیں اعتبار ہو۔ مناسب سمجھیں تو مجھے بھی وہاں پر بلا لیں اور اس وقت تک اس سوال کو pending کر دیں اور اس کی رپورٹ ایوان میں منگوا لیں۔

جناب چیئر مین: پارلیمانی سیکرٹری نے آپ کو بڑی اچھی offer دی ہے وہ آپ کے ساتھ خود جانے کو تیار ہیں۔ آپ اس کے بعد انہیں invite کر لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! آپ کے حکم پر میں ان کو host کروں گا۔

جناب چیئر مین: جی، بالکل آپ host کریں گے۔ شکریہ

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! رپورٹ آنے تک یہ سوال pending کر دیں۔

جناب چیئر مین: سوال pending نہیں ہو گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئر مین! گزارش ہے کہ دونوں صورتوں میں معزز ممبر کو مطمئن ہو جانا چاہئے۔

جناب چیئر مین! پہلی بات یہ ہے کہ جیسے آپ نے فرمایا کہ اس پر تحریک استحقاق لے آئیں اور ہاؤس کے رولز بھی یہی کہتے ہیں کہ اگر اس معزز ایوان میں کوئی غلط جواب دیا جائے تو آپ تحریک استحقاق لے آئیں اور اگر اس میں آپ کا موقف درست ثابت ہوتا ہے تو محکمے کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

جناب چیئر مین! دوسری بات یہ ہے کہ جس طرح آپ نے انہیں offer دی ہے اور پارلیمانی سیکرٹری نے بھی فرمایا ہے کہ وہ ابھی محکمے کو direct کر دیتے ہیں اور اس سلسلے میں رپورٹ لے آتے ہیں اور رپورٹ ایوان میں پیش کر دیں گے کہ اصل صورت حال کیا ہے۔ اگر پھر بھی معزز ممبر مطمئن نہ ہوں تو پھر ان کا next جو cause of action ہو گا اس کے مطابق تعمیل کریں گے۔

جناب چیئر مین: شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 1674 جناب علی عباس خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1700 محترمہ عابدہ بی بی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب چیئر مین! سوال نمبر 1756 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ جناب چیئر مین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: پی پی۔ 148 میں محکمہ اوقاف کے تحت دکانوں اور بلڈنگز سے متعلقہ تفصیلات *1756: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-148 لاہور میں محکمہ اوقاف کے تحت کتنی دکانیں اور بلڈنگ ہیں۔ یونین کونسل وار تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) ان دکانوں سے کتنا کرایہ ماہانہ وصول ہوتا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ کچھ دکانوں پر ناجائز قبضہ ہے محکمہ نے ناجائز قابضین سے قبضہ چھڑوانے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیمور علی لالی):

(الف) پی پی-148 میں محکمہ اوقاف کی 36 دکانیں اور چار بلڈنگز ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان دکانوں سے مبلغ -/93,501 روپے ماہانہ کرایہ وصول ہوتا ہے۔

(ج) درج بالا دکانات میں سے بارہ دکانات ایسی ہیں جہاں کرایہ داران کی جگہ ناجائز قابضین کاروبار کر رہے ہیں۔ ان کو زونل ایڈمنسٹریٹر اوقاف لاہور زون کی جانب سے حسب ضابطہ نوٹسز دیئے جا چکے ہیں۔ ایسے ناجائز قابضین جو محکمہ پالیسی کے مطابق شرائط پر پورا اترتے ہوں گے ان کے نام منتقلی کرایہ داری کی کارروائی عمل میں لائی جائے گی جبکہ دیگر سے دکانات خالی کروا کر ان کا نیلام عام کیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب چیئرمین! محکمہ نے جزی (ب) میں تحریر کیا ہے کہ 36 دکانوں اور چار بلڈنگز سے ماہانہ -/93,501 روپے کرایہ وصول کیا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا یہ کرایہ market based ہے اور ایک دکان کا ماہانہ کتنا کرایہ بنتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیمور علی لالی): جناب چیئرمین! محکمہ طور پر auction ہوتی ہے اور auction open bidding کے تحت ہی یہ دکانیں کرایہ پر دی جاتی ہیں۔ میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ کرایہ market based میں ہو گا۔ اس کرایہ کو ہلکا بھلکا رکھا جاتا ہے۔ ایک دکان کا کتنا کرایہ بنتا ہے اس کی تفصیل میں معزز ممبر کو فراہم کر دوں گا۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب چیئر مین! مجھے ہلکا پھلکا کی سمجھ نہیں آئی۔ ان کی ہلکا پھلکا سے کیا مراد ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیور علی لالی): جناب چیئر مین! میں نے کہا ہے کہ کرایہ مارکیٹ ریٹ سے match کرتا ہے لیکن ہمارے محکمہ کی پالیسی کے مطابق اس کی auction open bidding کے ذریعے ہوتی ہے یعنی open bidding کے ذریعے جو بھی highest bid دیتا ہے اسے کرایہ پر دکان دے دی جاتی ہے۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب چیئر مین! میری درخواست ہے کہ اس حوالے سے ایک کمیٹی تشکیل دی جائے۔ یہ کمیٹی سروے کروائے کہ وہاں پر پرائیویٹ مالکان کتنا کرایہ وصول کر رہے ہیں۔ وہاں پر پرائیویٹ مالکان بھی ہیں اور ان کا کرایہ مختلف ہے جبکہ منسٹر صاحب different بات کر رہے ہیں۔ یہ کمیٹی معلوم کرے کہ پرائیویٹ مالکان کتنا کرایہ وصول کر رہے ہیں۔

جناب چیئر مین: پارلیمانی سیکرٹری! معزز ممبر نے ایک تجویز دی ہے اور اگر ممکن ہے تو اس پر غور کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیور علی لالی): جناب چیئر مین! معزز ممبر کی تجویز پر غور کر لیتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئر مین! میں یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ محترمہ رابعہ نسیم فاروقی جو تجویز دے رہی ہیں اس بابت already وزیر اعلیٰ پنجاب نے ایکشن لیا ہوا ہے اور انہوں نے ایک کمیٹی قائم کی ہے۔

جناب چیئر مین! محکمہ اوقاف کی properties جو کہ commercial use ہو رہی ہیں ان کے optimal use کے لئے یہ کمیٹی کام کر رہی ہے تاکہ اس سے maximum کرایہ حاصل کیا جاسکے۔ یہ کمیٹی already بن چکی ہے اور کام کر رہی ہے۔

جناب چیئر مین: اگلا سوال چودھری اختر علی کا ہے۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب چیئر مین! میں اس سوال پر مزید ضمنی سوال کرنا چاہتی ہوں۔

جناب چیئرمین: چلیں آپ آخری ضمنی سوال کر لیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب چیئرمین! آخری نہیں بلکہ میں مزید دو ضمنی سوال پوچھنا چاہتی ہوں۔ جز (ج) کے جواب میں بیان کیا گیا ہے کہ بارہ دکانوں پر قبضہ ہے اور قبضہ واگزار کروانے کے لئے کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ کارروائی کب عمل میں لائی جائے گی؟ ہمارے معزز ممبر جناب نصیر احمد کی طرف سے پوچھے گئے ایک سوال کے جواب میں رواں سال کے شروع میں ایوان کو بتایا گیا تھا کہ اوقاف کی پراپرٹی سے قبضہ واگزار کروانے کے لئے کارروائی عمل میں لائی جا رہی ہے۔ اب سال ختم ہونے کو ہے لیکن یہ کارروائی ابھی تک عمل میں نہیں لائی جا سکی۔

جناب چیئرمین! میرے سوال کے جواب میں آج بھی وہی جواب دیا گیا ہے جو کہ ایک سال پہلے جناب نصیر احمد کے سوال کے جواب میں دیا گیا تھا۔ یہ بہت بڑا issue ہے۔

جناب چیئرمین! میری درخواست ہے کہ اس کارریکارڈ نکلوا یا جائے اور میرے سوال کو جناب نصیر احمد کے سوال کے ساتھ club کر کے ریکارڈ کا معائنہ کروائیں کہ محکمہ کا جواب کتنا حقائق پر مبنی ہے۔ یہ معاملہ کمیٹی کے سپرد ہونا چاہئے۔ کمیٹی دونوں سوالات کے جوابات کا جائزہ لے اور پھر محکمہ کے خلاف مناسب ایکشن تجویز کرے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب چیئرمین! جز (ج) کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ 12 دکانات پر قبضہ ہے اور یہ قبضہ واگزار کروانے کے لئے کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ ایک سال پہلے یہی سوال جناب نصیر احمد نے کیا تھا اور اس کا بھی یہی جواب دیا گیا تھا۔

جناب چیئرمین! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ایک سال کے بعد بھی ابھی تک یہ قبضہ کیوں واگزار نہیں کروایا گیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیمور علی لالی): جناب چیئر مین! میری معزز بہن نے غالباً جواب کو صحیح طریقے سے پڑھا نہیں۔

جناب چیئر مین! جواب میں لکھا ہوا ہے کہ زونل ایڈمنسٹریٹر اوقاف کی طرف سے ان کو حسب ضابطہ نوٹسز جاری کئے جا چکے ہیں۔ محکمہ کی پالیسی کے مطابق اگر کوئی ناجائز قابضین بیٹھے ہیں۔ وہ اس دکان یا جگہ کو قانونی طور پر اپنے لئے لینا چاہتے ہیں اور اگر وہ محکمہ کی شرائط و قواعد پر پورے اترتے ہوں تو قانونی طریقے سے انہیں یہ دکان یا جگہ hand over کر دی جاتی ہے لیکن اگر وہ شرائط و قواعد پر پورے نہیں اترتے تو پھر اس دکان یا جگہ کو نیلام عام کے لئے رکھا جاتا ہے۔

جناب چیئر مین: اگلا سوال چودھری اختر علی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری اختر علی: جناب چیئر مین! سوال نمبر 1854 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئر مین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

لاہور اپر مال سکیم میں محکمہ اوقاف کی زمین سے متعلق تفصیلات

* 1854: چودھری اختر علی: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں واقع اپر مال سکیم میں محکمہ اوقاف کی زمین موجود ہے یہ رقبہ کتنا ہے نیز کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ زمین درگاہ حضرت میاں میر صاحب کے نام پر ہے؟

(ب) مذکورہ زمین کے کتنے حصے پر ناجائز قابضین نے کب سے قبضہ کر رکھا ہے نیز محکمہ نے اب تک کل رقبے میں سے کتنے حصے کو ناجائز قابضین سے واگزار کروایا ہے، مکمل تفصیلات فراہم کی جائیں؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ رقبے کو مکمل طور پر ناجائز قابضین سے واگزار کر دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیمور علی لالی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے اپر مال سکیم میں محکمہ اوقاف کا 157 کنال آٹھ مرلے 130 مربع فٹ رقبہ موجود ہے نیز یہ بھی درست ہے کہ یہ رقبہ درگاہ حضرت میاں میرؒ کے نام پر ہے۔

(ب) بمطابق ریکارڈ کل رقبہ میں سے رقبہ تعدادی 52 کنال تین مرلے زیر قبضہ محکمہ اوقاف بشکل سیرت اکیڈمی بنی ہوئی ہے۔ رقبہ تعدادی 20 کنال 19 مرلے ٹریننگ انسٹیٹیوٹ ادارہ کولیز پر دیا گیا۔ رقبہ تعدادی 14 کنال تین مرلے 181 مربع فٹ پر دربار، مسجد، قبرستان موجود ہے جبکہ 70 کنال دو مرلے 174 مربع فٹ پر ناجائز قابضین نے عرصہ زائد پچاس سال سے مکانات بنا رکھے ہیں۔

(ج) محکمہ اوقاف اس رقبہ کی محکمہ مال سے نشاندہی / حد براری کے لئے تحرک کر چکا ہے نقل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ رقبہ کی حد براری کے بعد یہ رقبہ ناجائز قابضین سے واگزار کروالیا جائے گا۔

جناب چیئر مین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اختر علی: جناب چیئر مین! میں نے اپنے سوال کے جز (الف) میں لاہور اپر مال سکیم میں محکمہ اوقاف کی زمین سے متعلقہ پوچھا ہے۔

جناب چیئر مین! اس کے جواب میں محکمہ نے بتایا ہے کہ اپر مال سکیم میں محکمہ اوقاف کی 157 کنال 8 مرلے 130 مربع فٹ رقبہ موجود ہے اور یہ رقبہ حضرت میاں میرؒ کے نام سے منسوب ہے۔ اس میں سے رقبہ تعدادی 20 کنال 19 مرلے ایک ٹریننگ انسٹیٹیوٹ کولیز پر دیا گیا ہے۔

جناب چیئر مین! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا لیز پر دیا گیا رقبہ کسی پرائیویٹ ادارے کے نام ہے، یہ رقبہ کتنی مدت کے لئے اور کتنی قیمت پر لیز پر دیا گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیمور علی لالی): جناب چیئر مین! معزز ممبر نے اپنے ضمنی سوال میں جو کچھ پوچھا ہے اس کے لئے یہ نیا سوال دے دیں یا پھر میں یہ انفارمیشن محکمہ سے لے کر معزز ممبر کو بعد میں مہیا کر دوں گا۔ معزز ممبر کا ضمنی سوال اصل سوال سے related نہیں ہے۔

جناب چیئر مین: چودھری اختر علی! آپ نے جو ضمنی سوال پوچھا ہے پارلیمانی سیکرٹری آپ کو اس سے متعلق تفصیل فراہم کر دیں گے۔

چودھری اختر علی: جناب چیئر مین! محکمہ نے جز (ب) میں جواب دیا ہے کہ اس کل رقبہ میں سے 70 کنال 2 مرلے 174 مربع فٹ رقبہ ناجائز قابضین کے پاس ہے۔ حضرت میاں میر گاہی شہری رقبہ ناجائز قابضین کے پاس ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری مجھے ان ناجائز قابضین کی تعداد، ان کے نام اور کتنا کتنا رقبہ ان کے قبضہ میں ہے اس کی تفصیل بتادیں؟

جناب چیئر مین: چودھری اختر علی! یہ تو fresh question بنتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیمور علی لالی): جناب چیئر مین! جتنی تفصیل معزز ممبر پوچھ رہے ہیں یہ fresh question بنتا ہے لیکن ان کی اطلاع کے لئے عرض کر دیتا ہوں کہ ہم نے اس رقبہ کی حد براری کے لئے ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن کو درخواست دی ہوئی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جب اس رقبہ کی حد براری ہو جائے گی تو ہم اس کو ناجائز قابضین سے واگزار کروائیں گے۔ وہاں پر ایک کچی آبادی آباد ہو چکی ہے۔ کچی آبادی کے پاس کتنا رقبہ ہے اس کا تعین حد براری کے بغیر نہیں کیا جاسکتا۔ حد براری کے لئے ایک procedure ہوتا ہے جب وہ مکمل ہو جائے گا تو پھر اس کی تفصیل معزز ممبر کو فراہم کر دی جائے گی۔

جناب چیئر مین: اگلا سوال جناب محمود الحق کا ہے۔

چودھری اختر علی: جناب چیئر مین! میں نے ابھی دو ضمنی سوال پوچھے ہیں اور مزید ایک ضمنی سوال پوچھ سکتا ہوں۔ میں ایک ممبر ہوں اور ممبر کو مطمئن کرنا لازمی ہے۔ ہم سوال اس لئے کرتے ہیں کہ محکمہ کے پارلیمانی سیکرٹری یا وزیر ہمیں مطمئن کریں۔ آپ ہمارا ایک سوال سنتے

ہیں، ابھی اس کا مکمل جواب آتا نہیں اور آپ اگلے سوال پر چلے جاتے ہیں۔ آپ ہمیں کہہ دیا کریں کہ ہم کوئی سوال پوچھا ہی نہ کریں۔

جناب چیئرمین: آپ نے جو سوال دیا ہے اس سے متعلق کوئی ضمنی سوال نہیں پوچھا بلکہ آپ نے دوسری تفصیلات مانگی ہیں۔ آپ کوئی مزید ضمنی سوال پوچھنا چاہتے ہیں تو پوچھ لیں۔ میں آپ کو موقع دے رہا ہوں کہ آپ تیسرا ضمنی سوال پوچھ لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیمور علی لالی): جناب چیئرمین! معزز ممبر اصل دیئے گئے سوال سے متعلق ضمنی سوال پوچھ سکتے ہیں۔ یہ تو سارے fresh questions کر رہے ہیں۔

چودھری اختر علی: جناب چیئرمین! میں نے اپر مال سکیم سے related ہی ضمنی سوال پوچھے ہیں اور یہ پوچھنا میرا حق ہے۔

جناب چیئرمین: چودھری اختر علی! آپ نے جو سوال کیا ہے اُس کو تھوڑا سا پڑھ لیں۔ کل بھی اسی طرح ہوا تھا۔

چودھری اختر علی: جناب چیئرمین! میرے سوال کا جو جواب آیا ہے میں اُسی سے پوچھ رہا ہوں کہ پچاس سالوں سے یہ جو ناجائز قابضین بیٹھے ہوئے ہیں اور میرے علم کے مطابق وہاں پر چار چار، پانچ پانچ کنال کی کوٹھیاں ہیں اور آج تک کسی ایک آدمی کو نوٹس جاری نہیں ہوا۔ محکمے نے ان کے خلاف کوئی کارروائی کی ہے تو اُس بارے میں عوام کو بتائیں۔ محکمے کی طرف سے یہ کہہ دینا کہ حد براری ہو رہی ہے تو یہ حد براری کب ہوگی؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیمور علی لالی): جناب چیئرمین! حد براری ضلعی حکومت نے کرنی ہے تو ضلعی حکومت کی جب ہمارے پاس رپورٹ آئے گی تو ہم نے اُس کے مطابق اگلی کارروائی کرنی ہے۔ وہاں پر گھر تعمیر ہیں تو میں اس کا time frame کس طرح دے سکتا ہوں؟

جناب چیئرمین! اگر یہ بات میرے محکمہ کی ہوتی تو میں ضرور time frame دیتا کیونکہ یہ حد براری محکمہ اوقاف و مذہبی امور نے نہیں کرنی۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال نمبر 1943 جناب محمود الحق کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1949 جناب حامد رشید کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! سوال نمبر 2033 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: داتا دربار آئی ہسپتال میں آئی سپیشلسٹ ڈاکٹر کی تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات
* 2033: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ داتا دربار لاہور آنکھوں کے ہسپتال میں ایم بی بی ایس ڈاکٹر آنکھوں کے مریضوں کا علاج کر رہا ہے؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ڈاکٹر کا آنکھوں کا آپریشن کرنے کا کوئی خاص تجربہ نہیں ہے اور نہ ہی وہ سپیشلسٹ آئی سرجن ہے؟
- (ج) کیا حکومت کے علم میں ہے کہ یہاں آنے والے مریضوں کو نجی میڈیکل سٹورز سے آنکھوں کے لینز خریدنے پر مجبور کیا جاتا ہے؟
- (د) کیا حکومت یہاں آنکھوں کے سپیشلسٹ ڈاکٹر کو تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیمور علی لالی):

- (الف) جی، نہیں۔ یہ درست نہ ہے۔ داتا دربار ہسپتال لاہور میں مریضوں کی آنکھوں کا علاج معالجہ آئی سپیشلسٹ کی زیر نگرانی ہو رہا ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے داتا دربار ہسپتال لاہور کے شعبہ آئی میں ماہر آئی سرجن کی زیر نگرانی مریضوں کا علاج معالجہ ہو رہا ہے اور شعبہ آئی میں آئی سرجن کا 20 سال سے زائد آنکھوں کے علاج معالجہ کا تجربہ ہے۔ ماہر آئی سرجن کی زیر نگرانی میڈیکل آفیسر مریضوں کی آنکھوں کا معائنہ کر رہے ہیں۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ حکومت کی جانب سے آنکھوں کے مریضوں کے آپریشن کے لئے کسی قسم کے لینز فراہم نہیں کئے جاتے بلکہ ہسپتال میں آنے والے غریب اور نادار مریضوں کو ڈاکٹر کی جانب سے ذاتی طور پر خیراتی لینز ڈالے جا رہے ہیں ماسوائے ان مریضوں کے جو اپنی مرضی کا لینز ڈالوانا چاہتے ہیں ان کو لینز کا نمبر نکال کر دے دیا جاتا ہے اور وہ جہاں سے مرضی لینز خریدیں ہسپتال کی جانب سے کسی قسم کی کوئی پابندی نہ ہے۔

(د) حکومت کی جانب سے داتا دربار ہسپتال لاہور میں آئی سپیشلسٹ کی منظور شدہ اسامیوں کے مطابق آئی سپیشلسٹ ہی کام کر رہے ہیں۔

جناب چیئر مین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئر مین! مجھے پتا چلا تھا کہ یہاں پر کوئی ایم بی بی ایس ڈاکٹر ہے جو لوگوں کی آنکھوں کا علاج کر رہا ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ ہمارے پاس ایسے سپیشلسٹ موجود ہیں جن کا 20/20 سال کا تجربہ ہے تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ مجھے ان specialists کی list دیں جن کا 20 سال کا تجربہ ہے؟

جناب چیئر مین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیمور علی لالی): جناب چیئر مین! ہم نے جواب دیا ہے کہ وہاں پر جو ڈاکٹر ہیں آپ انہیں verify کر لیں وہ eye specialist ہی ہیں۔ ہاں! میڈیکل آفیسر eye specialist کی زیر نگرانی کام کر رہے ہیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئر مین! جن کا 20/20 سال کا تجربہ ہے مجھے اُن کی لسٹ provide کر دیں ناں!

جناب چیئر مین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیمور علی لالی): جناب چیئر مین! ڈاکٹر زکا ریکارڈ محترمہ کو مہیا کر دیا جائے گا۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئر مین! جز (ج) کے جواب کے مطابق ڈاکٹر ذاتی طور پر decide کرتے ہیں کہ کس مریض کو lens ڈالنے چاہئیں تو میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ ڈاکٹر کیسے جانچ کرتے ہیں کہ کون سے مریضوں کو lens ڈالنے چاہئیں؟

جناب چیئر مین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیمور علی لالی): جناب چیئر مین! ڈاکٹر ہی check کر کے بتائے گا کہ lens ڈالنے چاہئیں یا نہیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئر مین! ڈاکٹر کیسے decide کرتے ہیں کہ کس کو free lens ملیں اور کس کو کہا جاتا ہے کہ آپ باہر سے lens لے کر آئیں؟

جناب چیئر مین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیمور علی لالی): جناب چیئر مین! ہمارے پاس specific قسم کے ہی lens دستیاب ہوتے ہیں جو مریض اس lens کا type نہیں ڈلوانا چاہتا اور اپنی مرضی کا lens ڈلوانا چاہتا ہے تو اس مریض کے لئے ہماری طرف سے کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی کہ وہ باہر جا کر اپنی مرضی کا lens لا کر آنکھوں میں ڈلوالے۔

جناب چیئر مین: بہت شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 2414 ملک خالد محمود باہر کا ہے اُن کی request آئی ہے کہ میرے سوال کو pending کر دیا جائے لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ اسوہ آفتاب کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں!

محترمہ اسوہ آفتاب: جناب چیئرمین! سوال نمبر 2518 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: داتا دربار سے اگست 2018 تا مارچ 2019

تک چندہ کی مد میں اکٹھی ہونے والی رقوم سے متعلقہ تفصیلات

- * 2518: محترمہ اسوہ آفتاب: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
- (الف) داتا دربار سے سالانہ چندے سے کتنی رقم اکٹھی ہوتی ہے اور اس چندے کو کن کن کاموں پر خرچ کیا جاتا ہے؟
- (ب) ہر سال جمع ہونے والے چندے کی کیا کوئی تفصیلات جاری ہوتی ہیں اگست 2018 سے مارچ 2019 تک کتنا چندہ اکٹھا ہوا؟
- (ج) کیا یہ درست ہے کہ داتا دربار پر سکیورٹی پر مامور ملازمین کو تین ماہ سے تنخواہیں نہیں ادا کی گئیں، اس کی وجہ بیان کی جائے نیز ان ملازمین کو کب تک تنخواہوں کی ادائیگی ہو جائے گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیمور علی لالی):

- (الف) دربار حضرت داتا گنج بخشؒ میں سال 19-2018 کل آمدن مبلغ -/36,15,98,388 روپے ہوئی جبکہ آمدن کیش بکسر (چندے) کی مد میں مبلغ -/27,39,84,016 روپے اکٹھے ہوئے۔ اس کے محاذ سابقہ سال 19-2018 میں دربار شریف پر مبلغ -/8,87,53,192 روپے خرچ ہوئے۔ ان اخراجات میں ملازمین کی تنخواہیں، یوٹیلیٹی بلز، لنگر، عرس اخراجات و دیگر متفرق اخراجات شامل ہیں۔ اس کے علاوہ ٹھیکہ صفائی و ٹھیکہ سکیورٹی کی مد میں مبلغ -/4,63,26,187 روپے خرچ ہوئے۔ اس طرح کل رقم مبلغ -/13,50,79,379 روپے سال 19-2018 میں دربار شریف پر خرچ ہوئی۔

(ب) کیش بکس سے موصول شدہ آمدن کی ماہانہ رپورٹ صدر دفتر ارسال کی جاتی ہے۔
اگست 2018 سے مارچ 2019 تک اس مد میں "آمدن کیش بکسز" میں مبلغ
-/19,27,88,525 روپے اکٹھے ہوئے۔

(ج) دربار حضرت داتا گنج بخشؒ پر دو طرح کے سکیورٹی گارڈز تعینات ہیں۔
1) محکمہ کی طرف سے تعینات کئے گئے سکیورٹی گارڈز جن کو ہر ماہ باقاعدگی سے تنخواہ کی
ادائیگی کی جارہی ہے۔

2) پرائیویٹ کمپنی میسرز اے۔ جے سکیورٹی کمپنی کی طرف سے تعینات شدہ سکیورٹی
گارڈز کو تنخواؤں کی ادائیگی بذمہ کمپنی ہوتی ہے۔ البتہ کمپنی جب بھی بل ارسال کرتی
ہے قانونی تقاضے پورے کرتے ہوئے اس کو صدر دفتر کی جانب سے ادائیگی کر دی
جاتی ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ اُسوہ آفتاب: جناب چیئرمین! 8.8 ملین روپے ہم نے تنخواہیں کے لئے دے دیئے لیکن
bomb blast ہوا تھا اور ایک گارڈ مارا تھا جس کی تین مہینے کی تنخواہ نہیں دی گئی تو آپ نے
اُس کی کوئی انکوائری تو ضرور کی ہوگی تو اس انکوائری کی کیا findings ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیمور علی لالی): جناب چیئرمین! ہمارے
پاس کچھ گارڈز اپنے ہوتے ہیں اور کچھ گارڈز ہم نے سکیورٹی agencies سے لئے ہوتے ہیں۔ اُن
سکیورٹی agencies کی وجہ سے اگر کوئی تنخواہ delay ہوتی ہے تو ہم اُس کے ذمہ دار نہیں ہیں
کیونکہ جب اُن سکیورٹی agencies کے بل ہمارے پاس آتے ہیں تو ہم فنڈز release کر دیتے
ہیں اور محکمہ اوقاف کے گارڈز کو وقت پر تنخواہیں دی جاتی ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر
بولیں!

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب چیئرمین! سوال نمبر 2755 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں محکمہ اوقاف کے زیر انتظام

اور ملازمین کی تعداد و سالانہ اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*2755: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) پنجاب میں محکمہ اوقاف کے زیر انتظام مساجد کی تعداد کتنی ہے اور ان مساجد کے سالانہ اخراجات کتنے ہیں؟
- (ب) ان مساجد میں محکمہ اوقاف کا کتنا عملہ تعینات ہے، کیا ان مساجد میں نماز کی ادائیگی کے علاوہ دین کی تعلیم کی فراہمی کا بھی نظام موجود ہے؟
- (ج) محکمہ اوقاف میں پیش امام کی تعیناتی کی کم سے کم تعلیم کتنی مقرر ہے اور بھرتی کے لئے مزید کیا شرائط درکار ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیمور علی لالی):

- (الف) پنجاب میں محکمہ اوقاف کے زیر انتظام مساجد کی تعداد 435 ہے اور ان مساجد کے سالانہ اخراجات -/49,90,65,000 روپے ہیں۔
- (ب) محکمہ اوقاف کی مساجد میں 848 آئمہ خطباء مدرسین، مؤذنین اور خدام خدمات سرانجام دے رہے ہیں نیز عملہ مساجد نماز پڑھانے کی امامت کے علاوہ
- (i) صبح و شام بچوں کو ناظرہ قرآن پاک اور نماز کی تعلیم دیتا۔
- (ii) ہر روز مناسب وقت پر نمازیوں کو ضروری دینی مسائل کی تعلیم دیتا۔
- (ج) اوقاف سروس رولز 2013 کے تحت نائب خطیب / امام سکیل نمبر 7 میں تعیناتی کے لئے تعلیمی اہلیت مع شرائط حسب ذیل ہیں:

- i. سند شہادۃ العالمیہ فی العلوم عربیہ و اسلامیہ جیدہ (تنظیم المدارس / وفاق المدارس / مساوی منظور شدہ ازاں ہائر ایجوکیشن کمیشن یا درس نظامی (ادارہ ملحقہ ازاں وفاق المدارس / تنظیم المدارس یا مساوی) مع فاضل عربی۔

ii. سند تجوید و قرأت دو سالہ کورس ملحقہ ادارہ ازاں تنظیم المدارس / وفاق

(المدارس یا مساوی)

i. ترجیحات

ii. حافظ قرآن

1. شادی شدہ

2. عمر

3. 20 تا 35 سال

4. ڈومیسائل

5. پنجاب

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب چیئرمین! محکمہ نے جز (الف) کے جواب میں بیان کیا ہے کہ 435 مساجد کے سالانہ اخراجات 49 کروڑ 90 لاکھ 65 ہزار روپے بنتے ہیں۔

جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ان میں سے کتنے پیسے تنخواہوں پر خرچ ہوتے ہیں اور کتنے پیسے مساجد کے نظم و نسق اور maintenance پر خرچ ہوتے ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیمور علی لالی): جناب چیئرمین! محترمہ کا سوال مشترکہ اخراجات کے حوالے سے تھا اور اگر محترمہ کو ان اخراجات کی تفصیل چاہئے تو وہ محترمہ کو فراہم کر دی جائے گی۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب چیئرمین! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ لاہور کے اندر مسجد وزیر خان پر مالی سال 19-2018 اور مالی سال 20-2019 میں اب تک کتنے اخراجات ہوئے ہیں اور مسجد داتا دربار پر بھی مذکورہ مالی سالوں میں کتنے اخراجات اٹھانے پڑے؟

جناب چیئرمین: محترمہ! یہ fresh question بنتا ہے۔ آپ نے جو سوال کیا ہے یہ ضمنی سوال اس کے purview میں نہیں آتا۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب چیئرمین! جز (ب) کے جواب میں تحریر کیا گیا ہے کہ مساجد میں 848 آئمہ خطباء مدرسین، مؤذنین اور خدام خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! میرا سوال یہ ہے کہ ان میں سے کتنے ملازمین ایسے ہیں جو دونوں کمریاں کر رہے ہیں؟

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ نے یہ سوال بھی نہیں پوچھا۔ آپ اپنا سوال پڑھ لیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب چیئرمین! ان کو prepare ہو کر آنا چاہئے۔ اس میں سوال ہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ fresh question دے دیں۔ اگلا سوال نمبر 2800 محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2903 جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔ ان کی request آئی ہے کہ میرے سوال کو pending کر دیا جائے لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ شاہین رضا کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شاہین رضا: جناب چیئرمین! سوال نمبر 3028 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ شہر میں سرکاری زمین

کی لیز کے معاہدہ پر نظر ثانی کرنے سے متعلقہ تفصیلات

- *3028: محترمہ شاہین رضا: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
- (الف) گوجرانوالہ ضلع کی حدود میں کتنی سرکاری اراضی کس کس جگہ ہے کتنی سالانہ لیز پر دی گئی ہے سالانہ لیز سے کتنی آمدن ہوتی ہے؟
- (ب) گوجرانوالہ شہر کی حدود میں سرکاری اراضی اور زمین کتنی کس کس جگہ پر ہے۔ کتنی اراضی خالی پڑی ہے اور کتنی اراضی پر دکانیں اور مکانات تعمیر ہیں؟
- (ج) شہر کی کتنی زمین لیز پر دی گئی ہے لیز پر اراضی / زمین کن کن افراد کو دی گئی ہے؟

- (د) لیز پر دی گئی اراضی / زمین سے سالانہ کتنی رقم موصول ہو رہی ہے؟
- (ه) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ اوقاف کی سرکاری اراضی پر مکانات تعمیر کردہ ہیں؟
- (و) کیا یہ درست ہے کہ اس اراضی کی لیز کافی دیر قبل دی گئی تھی جس کو review کرنے کی ضرورت ہے حکومت کب تک لیز کو review کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیور علی لالی):

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں محکمہ اوقاف و مذہبی امور کی تحویل میں 1492 ایکڑ تین کنال چار مرلے 110 مربع فٹ اراضی ہے جس میں سے 1491 ایکڑ چار کنال 16 مرلے زرعی اور چھ کنال آٹھ مرلے 110 مربع فٹ کمرشل ہے جو کہ سرکاری نہیں ہے جس کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر فراہم کر دی گئی ہے۔ اس اراضی میں سے زرعی اراضی تعدادی 1491 ایکڑ 16 مرلے سال 19-2018 کے لئے لیز پر دی گئی ہے جس سے مبلغ - / 1,50,14,736 روپے آمدن ہوئی۔

(ب) گوجرانوالہ شہر کی حدود میں محکمہ اوقاف و مذہبی امور کی تحویل میں موجود رقبہ تعدادی چھ کنال آٹھ مرلے 110 مربع فٹ ہے جو سرکاری نہیں ہے اس میں سے تین کنال دس مرلے رقبہ وقف خانقاہ لاہوری شاہ ہے جو چمن شاہ روڈ پر واقع ہے اور موقع پر خالی ہے اس پر کمرشل سکیم زیر کارروائی ہے۔ محکمہ اوقاف و مذہبی امور کے رقبہ تعدادی دو کنال اٹھارہ مرلے پر 56 کرایہ داری یونٹس از قسم دکانات و مکانات تعمیر شدہ ہیں جن سے محکمہ ماہانہ کرایہ وصول کرتا ہے جس کی تفصیل (ب) معزز ایوان کی میز پر فراہم کر دی گئی ہے۔

(ج) شہر کی حدود میں کوئی اراضی لیز پر نہیں دی گئی۔

(د) شہر کی حدود میں محکمہ اوقاف کی کوئی اراضی لیز پر نہیں دی گئی۔

(ه) محکمہ اوقاف کی تحویل میں موجود اراضی میں سے تین یونٹس (مکانات) ملحقہ دربار حضرت لاہوری شاہ مشتمل بر رقبہ تعدادی بارہ مرلے 96 مربع فٹ پر تعمیر شدہ ہیں جن سے محکمہ ماہوار - / 4180 روپے کرایہ وصول کر رہا ہے۔

(و) محکمہ مسلم اوقاف کی کوئی شہری اراضی لیز پر نہیں دی گئی البتہ دو کنال اٹھارہ مرلے رقبہ پر 56 یونٹس از قسم دکانات / مکانات کرایہ پر دیئے گئے ہیں۔ ان کرایہ داری یونٹس کے کرایہ میں پنجاب وقف پر اپریٹز ایڈمنسٹریشن رولز 2002 کے تحت ہر تین سال بعد کرایہ میں 25 فیصد اضافہ کیا جاتا ہے تاہم حکومتی ہدایات کے مطابق review کرتے ہوئے کرایہ کی از سر نو تشخیص کے لئے ڈپٹی کمشنر، لوکل گورنمنٹ، ایکسٹرنل اینڈ ٹیکسیشن اور محکمہ اوقاف کے نمائندگان پر مشتمل کمیٹی تشکیل دی گئی ہے ان کی تجویز کی روشنی میں کرایہ کا تعین کیا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شاہین رضا: جناب چیئرمین! میں نے جزی (ب) میں پوچھا تھا کہ گوجرانوالہ شہر کی حدود میں سرکاری اراضی اور زمین کتنی کس کس جگہ پر ہے۔ کتنی اراضی خالی پڑی ہے اور کتنی اراضی پر دکانیں اور مکانات تعمیر ہیں؟

جناب چیئرمین! انہوں نے جواب بڑی تفصیل سے دیا ہے لیکن موقع پر خالی جگہ پر غریب بچوں کا ایک سکول ہے جو اچھا کام کر رہا ہے۔

جناب چیئرمین! انہوں نے یہ بھی بتایا ہے کہ 56 کرایہ داری یونٹس ہیں تو گھروں میں کہیں کہیں چھوٹی دکانیں کھل چکی ہیں کیا ان دکانوں کا کرایہ کمرشل ریٹ کے مطابق وصول کیا جا رہا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیمور علی لالی): جناب چیئرمین! وہاں پر مکان بھی بنے ہوئے ہیں اور دکانیں بھی موجود ہیں اور ان سے کمرشل ریٹ پر کرایہ وصول کیا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں!

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! سوال نمبر 3139 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد شہر میں محکمہ اوقاف کے زیر انتظام اہتمام

مزارات اور مساجد کی تعداد و سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*3139: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) فیصل آباد شہر میں محکمہ اوقاف کے تحت کتنے مزارات اور مساجد ہیں؟
- (ب) اس شہر میں کتنے ملازمین تعینات ہیں اور کتنی اسامیاں خالی ہیں؟
- (ج) ان مساجد اور مزارات کی بلڈنگ کیسی ہے؟
- (د) ان مساجد اور مزارات کے لئے کتنی رقم مالی سال 20-2019 میں مختص کی گئی ہے؟
- (ه) کیا حکومت ان مزارات اور مساجد میں مہمانوں کے لئے مزید سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟
- (و) کیا حکومت ان مزارات میں مہمانوں کے لئے مہمان خانہ اور باتھ روم تعمیر کرے گی تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیمور علی لالی):

- (الف) فیصل آباد شہر میں 11 مزارات اور 17 مساجد محکمہ اوقاف کے زیر تحویل ہیں۔
- (ب) فیصل آباد شہر میں واقع مزارات اور مساجد میں کل 59 اسامیاں منظور شدہ ہیں جن میں سے 42 اسامیوں پر عملہ تعینات ہے اور 17 خالی ہیں۔
- (ج) زیادہ تر مساجد اور مزارات کی بلڈنگ کی حالت تسلی بخش ہے۔
- (د) فیصل آباد میں مساجد اور مزارات کے لئے مالی سال 20-2019 میں درج ذیل کاموں کے لئے رقم مختص کی گئی ہیں۔

- (1) فیصل آباد شہر میں چلہ گاہ بابا سوڈی شاہ ملت روڈ پر قرآن محل کی تعمیر کے لئے مبلغ 6.32 ملین روپے مختص کئے ہیں۔
- (2) دربار حضرت رتی رتہ فیصل آباد کی مرمت کے لئے 1.5 ملین روپے مختص کئے ہیں۔

(ہ) ہر مسجد اور مزارات میں بہتر سہولیات موجود ہیں تاہم جن مساجد اور مزارات میں ضرورت ہوگی اس میں بہتر سہولیات فراہم کی جائیں گی۔

(و) آئندہ مالی سال میں فیصل آباد میں ان مزارات اور مساجد میں مہمانوں کے لئے مہمان خانہ اور باتھ روم تعمیر ہوں گے جہاں سہولت میسر نہیں۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! جز (الف) میں، میں نے یہ پوچھا تھا کہ (الف) فیصل آباد شہر میں محکمہ اوقاف کے تحت کتنے مزارات اور مساجد ہیں؟

جناب چیئرمین! اس کے جواب میں یہ کہا گیا ہے کہ فیصل آباد شہر میں 11 مزارات اور 17 مساجد محکمہ اوقاف کے زیر تحویل ہیں کیا ان مساجد کی کوئی تفصیل ہے اور کیا یہ ان کے نام بتا سکتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیمور علی لالی): جناب چیئرمین! مزارات اور مساجد کی تفصیل معزز ممبر کو فراہم کر دی جائے گی۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میرا دوسرا ضمنی سوال ہے کہ مزارات سے جو سالانہ آمدن ہوئی ہے اس کی تفصیل کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیمور علی لالی): جناب چیئرمین! معزز ممبر نے آمدن کی تفصیل نہیں مانگی۔ یہ fresh question بنتا ہے لیکن یہ تفصیل بھی ان کو فراہم کر دی جائے گی۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! اگر میں نے تعداد پوچھی ہے تو میرا ضمنی سوال اس پر یہ ہے کہ محکمہ مجھے اس کی تفصیل دے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیمور علی لالی): جناب چیئرمین! اس کی تفصیل ان کو فراہم کر دی جائے گی۔

جناب چیئرمین: آپ کو تفصیل مل جائے گی۔ آپ fresh question بھی دے دیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئر مین! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اسمبلیوں کی تعداد کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ 42 اسمبلیوں پر عملہ تعینات ہے اور 17 خالی ہیں۔ یہاں پچھلے اجلاس میں وعدہ کیا گیا تھا کہ ان اسمبلیوں کو پُر کیا جائے گا۔

جناب چیئر مین! پارلیمانی سیکرٹری یہ بتا سکتے ہیں کہ اس حوالے سے کیا پروگرام ہے، کیا پچھلا وعدہ وفا ہو گا یا نہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیمور علی لالی): جناب چیئر مین! انشاء اللہ وفا ہو گا۔ ہم آئے ہی وعدہ وفا کرنے کے لئے ہیں۔ یہ وعدہ وفا ہو گا۔ جناب چیئر مین! میں اس کا time-frame تو نہیں دے سکتا لیکن اس کو ممکن بنایا جائے گا کہ جلد از جلد خالی اسمبلیوں کو پُر کیا جائے گا۔

جناب چیئر مین! آپ کو پتا ہے کہ صرف محکمہ اوقاف میں ہی نہیں حکومت پنجاب جب سے آئی ہے ان کو ہر محکمہ میں کافی خالی اسمبلیاں ملی ہیں ان پر بھرتی کا process شروع ہو چکا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب محکمہ اوقاف میں بھی بھرتی کر لی جائے گی۔ ہم کافی اسمبلیوں پر بھرتی کر رہے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ یہ بھی جلد ہو جائیں گی۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئر مین! میرا اگلا ضمنی سوال ہے کہ انہوں نے فیصل آباد شہر میں چلہ گاہ بالسوڑی شاہ ملت روڈ پر قرآن محل کی تعمیر کے لئے مبلغ 6.32 ملین روپے مختص کئے ہیں تو اس کا کام کہاں تک پہنچا ہے اور اس کا ٹھیکہ کس فرم کو دیا گیا ہے۔

جناب چیئر مین: یہ بھی fresh question بنتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیمور علی لالی): جناب چیئر مین! یہ fresh question بنتا ہے۔ اب میں اس میں کیا جواب دوں۔ ہم نے رقم کا جواب دے دیا ہے۔ آپ fresh question دے دیں ہم اس کا جواب دے دیں گے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئر مین! جو بھی سوال کیا جاتا ہے تو اس پر کہا جاتا ہے کہ fresh question required ہے۔

جناب چیئرمین: جناب محمد وارث شاد! آپ ممبران کی تیاری کرائیں تو آسانی ہو جائے گی۔
 جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! جواب میں ہی ایسے الفاظ ہوتے ہیں کہ ضمنی سوال نکل آتا ہے۔ ممبران، وزراء اور پارلیمانی سیکرٹری صاحبان کی ضمنی سوالات پر تیاری ہونی چاہئے۔ ان کو پوری تیاری کر کے آنا چاہئے۔

جناب چیئرمین: اب وقفہ سوالات ختم ہوا اور سوالات بھی ختم ہوئے۔ (قطع کلامیاں)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع گوجرانوالہ میں اوقاف کی اراضی و عمارات پر ناجائز قابضین سے متعلقہ تفصیلات

*856: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں اوقاف کی کتنی زمین و عمارات پر ناجائز قبضہ ہے، تفصیل بتائی جائے؟

(ب) اگر اوقاف کی پراپرٹی پر ناجائز قابضین ہیں تو کیا حکومت ان سے مقبوضہ پراپرٹی واگزار کروانے اور ان سے ناجائز قبضہ کی مدت کے مطابق معاوضہ و جرمانہ وصول کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) کیا حکومت نے مستقبل میں محکمہ اوقاف کی پراپرٹی پر قبضہ ناممکن بنانے کے لئے کوئی اقدامات اٹھائے ہیں، اگر ہاں تو ان اقدامات کے کیا نتائج حاصل ہوئے، تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید سعید الحسن):

- (الف) ضلع گوجرانوالہ میں اوقاف کی زمین و عمارات پر ناجائز قبضہ 44 ایکڑ چار کنال بارہ مرلے 254 مربع فٹ پر مشتمل ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) محکمہ اوقاف نے اب تک کل ناجائز قبضہ میں سے ناجائز قابضین سے 13 ایکڑ تین کنال آٹھ مرلے رقبہ واگزار کروا لیا ہے نیز ان سے گزشتہ سال کے زر پٹہ پر کتنے فیصد اضافہ سے جرمانہ بھی وصول کیا گیا ہے۔
- (ج) محکمہ ہذا نے مستقبل میں وقف املاک پر ناجائز قبضہ نہ ہونے کے حوالہ سے درج ذیل اقدامات اٹھائے ہیں۔ ایسے واگزار شدہ رقبہ جات جو کہ آبادی کے قریب آچکے ہیں اور کمرشل حیثیت اختیار کر چکے ہیں ان پر اطلاع عام کے بورڈ نصب کر دیئے گئے ہیں نیز ملازمین کو بھی ان کے تحفظ کے لئے پابند کیا گیا ہے۔ زرعی حیثیت کے حامل رقبہ جات کا پٹہ نیلام کر کے قبضہ تحریری طور پر باقاعدہ ان کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ہر ڈویژن کی سطح پر انٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ کی شمولیت سے کمیٹیاں تشکیل دی گئی ہیں تاکہ ان کی معاونت سے قبضہ مافیا کے مذموم عزائم کو ناکام بنایا جاسکے اور وقف رقبہ کا بہترین تحفظ ممکن ہو سکے اس کے نتیجے میں قیمتی رقبہ جات کو واگزار کروایا گیا ہے۔

راولپنڈی میں اوقاف کے زیر انتظام مساجد اور مزارات سے متعلقہ تفصیلات

*1042: چودھری اشرف علی: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) راولپنڈی میں کون کون سے مزارات و مساجد محکمہ کی تحویل میں ہیں؟
- (ب) مذکورہ مزارات و مساجد کی آمدن و اخراجات کی سال 17-2016 اور 18-2017 کی تفصیل مدوار بیان فرمائیں؟
- (ج) مذکورہ مزارات و مساجد پر آنے والے افراد کی سکیورٹی کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید سعید الحسن):

(الف) راولپنڈی میں واقع مزارات کی کل تعداد 27 اور مساجد 23 ہیں جن کی تفصیل (الف) ایوان کی میز رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان مزارات اور مساجد کی آمدن و اخراجات کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر فراہم کر دی گئی ہے۔

(ج) جملہ مزارات پر آنے والے زائرین کی سکیورٹی کے لئے موقع پر موجود نگران جو کہ محکمہ اوقاف کا ملازم ہوتا ہے اسے داخلی و خارجی راستے سے آنے اور جانے والے افراد پر کڑی نظر رکھنے کی ہدایت ہوتی ہے چند درباروں پر واک تھرو گیٹ نصب ہیں۔ نگران ہائے کو میٹل ڈیٹیکٹر فراہم کئے گئے ہیں۔ راولپنڈی شہر میں ہائی الارٹ دربار حضرت سخی جان محمد المعروف شاہ دی ٹاہلیاں پر محکمہ اوقاف کی استدعا پر ضلعی انتظامیہ کی جانب سے ہفتہ وار پولیس سکیورٹی فراہم کی جاتی ہے جس کے ساتھ ساتھ مقامی افراد کے تعاون سے حسب ضرورت والنٹیرز کی مدد حاصل کرتے ہوئے زائرین کی چیکنگ کی جاتی ہے۔

صوبہ میں اوقاف کی جائیدادوں سے کرایہ کی وصولی سے متعلقہ تفصیلات

* 1063: جناب محمد افضل: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں محکمہ اوقاف کی کتنی جائیدادیں پٹہ پر یا کرایہ پر دی گئی ہیں ضلع وار تفصیلات فراہم کی جائیں؟

(ب) محکمہ اوقاف کی ان جائیدادوں سے ماہانہ / سالانہ کتنا کرایہ وصول کیا جاتا ہے؟

(ج) کیا مختلف اضلاع میں محکمہ اوقاف کی جائیدادوں کا کرایہ اور شرائط پٹہ وار ایک جیسی ہوتی ہیں اگر مختلف ہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید سعید الحسن):

- (الف) صوبہ میں محکمہ اوقاف کی 397 جائیدادیں کرایہ داری پر ہیں جبکہ 638 جائیدادیں سالانہ پٹہ پردی گئی ہیں جن کی ضلع وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) محکمہ اوقاف کی ان جائیدادوں سے ماہانہ -/1,89,21,587 روپے جبکہ سالانہ -/22,74,19,044 روپے کرایہ وصول ہوتا ہے۔
- (ج) محکمہ اوقاف کی صوبہ پنجاب میں واقع جائیدادوں کا کرایہ اور شرائط پٹہ ایک جیسی ہوتی ہیں۔

محکمہ اوقاف کے زیر انتظام درگاہوں اور مزارات سے متعلق تفصیلات

*1064: جناب محمد عبداللہ وڑائچ: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) صوبہ میں محکمہ اوقاف کے زیر انتظام درگاہیں اور مزارات کتنے ہیں؟
- (ب) ان مزارات اور درگاہوں سے سالانہ کتنی آمدنی ہوتی ہے اور ان پر کتنا خرچ ہوتا ہے؟
- (ج) کیا مزارات اور درگاہوں پر ابھی بھی گدی نشین اور متولی موجود ہیں تو کیا ان کو حکومت ماہانہ وظیفہ دیتی ہے، اگر نہیں تو ان کی قانونی حیثیت کیا ہے؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید سعید الحسن):

- (الف) صوبہ میں محکمہ اوقاف کے زیر انتظام 544 مزارات ہیں۔
- (ب) ان مزارات سے -/1,06,98,95,516 روپے سالانہ آمدن ہوتی ہے جبکہ -/29,58,75,352 روپے سالانہ خرچ ہوتا ہے۔
- (ج) نوٹیفکیشن کے تحت محکمہ تحویل میں لئے گئے مزارات اور درگاہوں کے انتظامی امور میں سجادہ نشین / متولی کا کوئی عمل دخل نہ ہوتا ہے۔ تاہم ان مزارات پر کی جانے والی رسومات کی ادائیگی چیف ایڈمنسٹریٹر اوقاف کی باقاعدہ اجازت کے بعد سجادہ نشین / متولی ہی انجام دیتا ہے۔ محکمہ تحویل میں لئے گئے مزارات میں سے چند مزارات پر گدی نشین / متولی کے ذریعے رسومات کی ادائیگی ہوتی ہے۔ وقف قوانین کے مطابق

ایسے سجادہ نشین / متولی جو اپنے ذاتی اخراجات پورے کرنے کے لئے وظیفہ کے متقاضی ہوں انہیں وظیفہ دیا جاتا ہے جس کے لئے انہیں سول کورٹ سے حاصل کردہ جان نشینی / گدی نشینی سرٹیفکیٹ پیش کرنا ضروری ہے۔

ضلع سیالکوٹ میں محکمہ اوقاف کے زیر انتظام پراپرٹی سے متعلقہ تفصیلات

*1184: رانا محمد افضل: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-40 ضلع سیالکوٹ میں محکمہ اوقاف کے زیر انتظام کتنی اور کون کون سی پراپرٹی ہے؟

(ب) کتنی پراپرٹی کرایہ پر ہے اور اس سے کتنا کرایہ ماہانہ کی بنیاد پر ملتا ہے؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید سعید الحسن):

(الف) ضلع سیالکوٹ حلقہ پی پی-40 میں محکمہ اوقاف پنجاب کے زیر انتظام کل دو وقف پراپرٹیز ہیں۔

(1) دربار حضرت مائی اللہ رکھی، پسرور شہر تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ

(2) دربار حضرت حسین شاہ، موضع منڈی کی بیریاں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ

(ب) ضلع سیالکوٹ حلقہ پی پی-40 میں محکمہ اوقاف پنجاب کے زیر انتظام کوئی بھی وقف پراپرٹی ماہانہ کرایہ پر نہ ہے۔

ضلع سیالکوٹ میں محکمہ کے زیر انتظام مزارات سے متعلقہ تفصیلات

*1187: رانا محمد افضل: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سیالکوٹ میں کتنے مزارات محکمہ اوقاف کے زیر اہتمام ہیں؟

(ب) ان مزارات سے 18-2017 میں کتنی آمدن ہوئی اور ان مزارات پر سال 18-2017 میں کتنی رقم خرچ کی؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید سعید الحسن):

(الف) ضلع سیالکوٹ میں محکمہ اوقاف کے زیر اہتمام 16 مزارات ہیں جن کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سال 18-2017 کے دوران ان مزارات سے کل مبلغ -/3,71,74,683 روپے آمدن ہوئی اور کل مبلغ -/79,98,930 روپے کے اخراجات ہوئے جس کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع فیصل آباد میں محکمہ اوقاف کے زیر انتظام

مزارات کی تعداد و اراضی اور دکانات سے متعلقہ تفصیلات

*1674: جناب علی عباس خان: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ضلع فیصل آباد میں اوقاف کے زیر انتظام مزارات کے نام مع پتاجات کی تفصیل بتائیں؟
 - (ب) ان مزارات سے ملحقہ کمرشل اراضی اور دکانات کی تفصیل فراہم کی جائے؟
 - (ج) مزارات کی اراضی اور دکانیں کتنے عرصہ کے لئے لیز یا پٹہ پر دی جاتی ہیں؟
 - (د) ان مزارات سے 2018 کی آمدن کی تفصیل فراہم کی جائے؟
 - (ه) مزارات پر زائرین کے لئے فراہم کی گئی سہولیات کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید سعید الحسن):

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ اوقاف کے زیر انتظام اٹھارہ مزارات ہیں جن کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مزارات سے متعلقہ کوئی کمرشل اراضی نہیں ہے البتہ انیس دکانات ملحق ہیں جن کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مزارات سے ملحقہ اراضی کو ایک سال کے لئے بذریعہ نیلام عام پٹہ پر دیا جاتا ہے جبکہ دکانات کو ابتدائی طور پر عرصہ تین سال کے لئے لیز پر دیا جاتا ہے بعد ازاں قواعد و ضوابط کے مطابق لیز میں توسیع دی جاتی ہے۔

- (د) ان مزارات سے سال 2018 میں مبلغ -/1,87,70,503 روپے آمدن حاصل ہوئی۔ مزاروار آمدن کی تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ه) محکمہ اوقاف کی جانب سے ان مزارات کے زائرین کی سہولت کے لئے پینے کے لئے ٹھنڈا پانی، وضو، رفع حاجت کے لئے لیٹرین، سیوری ٹیکسٹ جات اور واک تھرو گیٹ کی سہولت فراہم کی گئی ہے اس کے علاوہ مزارات کی صفائی ستھرائی کا بھی انتظام ہے۔

ضلع راولپنڈی میں محکمہ اوقاف

کے زیر انتظام مزارات کی تعداد سے متعلقہ دیگر تفصیلات

*1700: محترمہ عابدہ بی بی: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راولپنڈی میں محکمہ اوقاف کے زیر انتظام مزارات کی تعداد اور یہ کہاں کہاں واقع ہیں؟

- (ب) ان مزارات سے ملحقہ اراضی اور دکانات کی تفصیل الگ الگ فراہم کی جائے؟
- (ج) ان مزارات سے ہونے والی سالانہ آمدن اور اس پر زائرین کو فراہم کی جانے والی سہولیات پر خرچ رقم کا تناسب کیا ہے، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید سعید الحسن):

- (الف) ضلع راولپنڈی میں محکمہ اوقاف کے زیر انتظام مزارات کی کل تعداد 32 ہے جن کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) ان مزارات سے ملحقہ اراضی و دکانات کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

- (ج) کل 32 مزارات سے حاصل ہونے والی سالانہ آمدن -/1,36,27,490 روپے ہے جبکہ اخراجات بلحاظ مد بجلی، تنخواہ نگران ہائے اور متفرق سہولیات مبلغ -/46,27,743 روپے ہیں اخراجات اور سہولیات کا تناسب بلحاظ آمدن 3.9 فیصد ہے۔

محکمہ اوقاف کی مساجد میں استعمال شدہ

پانی کو دوبارہ قابل استعمال بنانے سے متعلقہ تفصیلات

* 1943: جناب محمود الحق: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ اوقاف درباروں اور مساجد میں استعمال شدہ پانی کو دوبارہ قابل استعمال بنانے کے لئے اقدامات اٹھا رہا ہے اگر درست ہے تو رواں سال کتنے ٹریٹمنٹ پلانٹ اس مقصد کے لئے لگائے جائیں گے نیز اس پر آنے والے اخراجات کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ کن کن شہروں کے درباروں اور مساجد میں لگائے جائیں گے ان کی کل تعداد کتنی ہوگئی ہے؟

(ج) واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ کب تک نصب کئے جائیں گے اور ان کی نگرانی کون کرے گا نیز حکومت نے رواں مالی سال کے بجٹ میں اس منصوبہ کے لئے کتنی رقم مختص کر رکھی ہے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید سعید الحسن):

(الف) محکمہ اوقاف نے بطور پائلٹ پراجیکٹ داتا دربار لاہور سے وضو کا استعمال شدہ پانی ایک زیر زمین پانی کے ٹینک میں جمع کر کے اس کے دوبارہ استعمال کا منصوبہ بنایا ہے۔ جس کے لئے حکومت پنجاب نے رواں مالی سال 20-2019 میں مبلغ 13.689 ملین روپے مختص کئے ہیں۔ یہ پانی پی ایچ اے بذریعہ ٹینکرز شہر کے پارکس و پودوں کے لئے استعمال کرے گا اور یہ کام رواں مالی سال میں مکمل ہو جائے گا۔

(ب) واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ کسی بھی شہر و مزار پر نصب نہیں کیا جا رہا تاہم اس وقت داتا دربار لاہور میں سرور فاؤنڈیشن کی جانب سے واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب کیا گیا ہے جس کے ساتھ آٹھ واٹر چلر منسلک کئے گئے ہیں تاکہ زائرین ٹھنڈے پانی سے مستفید ہو سکیں۔ مزید برآں دربار حضرت بابا فرید الدین پاکپتن میں آٹھ واٹر چلرز پینے کے پانی کے لئے نصب ہیں۔

دربار حضرت میاں میر لاہور، دربار حضرت بی بی پاکدامن لاہور، دربار حضرت بہاول الحق زکریا ملتان اور دربار حضرت شاہ رکن عالم ملتان پر بھی واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب کرنے کے لئے سرور فاؤنڈیشن سے بات چیت چل رہی ہے۔

(ج) واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ جیسا کہ ج: (ب) کے جواب میں ذکر کیا گیا ہے کی تجویز کو جلد پایہ تکمیل تک پہنچایا جائے گا۔

فیصل آباد میں محکمہ اوقاف کے تحت مساجد اور مزارات سے متعلقہ تفصیلات

*1949: جناب حامد رشید: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) فیصل آباد میں کتنے مزارات و مساجد محکمہ اوقاف کی تحویل میں ہیں؟
- (ب) ان مزارات سے سالانہ ہونے والی آمدن کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟
- (ج) حکومت ان مزارات و مساجد کی بہتری کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے۔ مزید یہ کہ ان مزارات سے متعلق ٹھیکوں کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟
- (د) ان مزارات پر ہونے والی منشیات فروشی و دیگر جرائم کی روک تھام کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید سعید الحسن):

(الف) فیصل آباد میں کل 18 مزارات اور 23 مساجد ہیں جن کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان مزارات سے سال 2018 میں -/1,87,70,503 روپے کی آمدن ہوئی۔ مزارات وار تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) حالیہ ملکی حالات کے پیش نظر اہم مزارات و مساجد پر سکیورٹی کیمرہ جات نصب کروائے گئے ہیں اور زائرین کی سہولت کے لئے پینے کا ٹھنڈا پانی اور صاف ستھرے لنگر خانہ کا بندوبست کیا گیا ہے۔ تاہم ٹھیکہ پر نیلام ہونے والے مزارات کی فہرست (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) فیصل آباد میں زیر اہتمام مزارات پر منشیات فروشی و دیگر جرائم کا مکمل کنٹرول کیا گیا ہے علاوہ ازیں اس بارے میں شکایت سیل بھی قائم کیا گیا ہے۔

لاہور: داتا دربار پر جمع شدہ

نذرانے کی رقم کے استعمال اور آڈٹ سے متعلقہ تفصیلات

*2800: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) دربار حضرت علی ہجویری المعروف داتا گنج بخشؒ سرکار لاہور پر زائرین کی طرف سے جمع ہونے والے چندے کو کن مقاصد کے لئے استعمال کیا جاتا ہے؟

(ب) کیا دربار میں جمع شدہ رقم سے کوئی فلاحی کام بھی سرانجام دیئے جاتے ہیں؟

(ج) کیا دربار کی جمع شدہ رقم کا سالانہ آڈٹ ہوتا ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید سعید الحسن):

(الف) دربار حضرت داتا گنج بخشؒ پر جمع ہونے والی رقم بطور نذرانہ جات کو چیف ایڈمنسٹریٹر

اوقاف پنجاب کے نیشنل بینک آف پاکستان داتا دربار کے اکاؤنٹ نمبر 3310495482

میں جمع کروایا جاتا ہے اور دربار شریف کے جملہ اخراجات جن میں ملازمین کی تنخواہیں

یوٹیلیٹی بلز اور دیگر متفرق اخراجات شامل ہوتے ہیں اس کے لئے ہر ماہ صدر دفتر سے

منظور شدہ بجٹ کے محاذ رقم ناظم اوقاف داتا دربار کے اکاؤنٹ میں منتقل ہوتی ہے۔

(ب) دربار حضرت داتا گنج بخشؒ پر فلاحی امور سرانجام دیئے جا رہے ہیں جن کی تفصیل درج

ذیل ہے:

1) دربار حضرت داتا گنج بخشؒ سے متصل داتا دربار ہسپتال عوام الناس کے لئے آپریشنل

ہے جس میں تمام ادویات عوام الناس کو مفت فراہم کی جاتی ہیں۔ داتا دربار ہسپتال

کی آئی وارڈ 50 بیڈز، بچہ وارڈ 20 بیڈز، گائے وارڈ 25 بیڈز اور میڈیکل / ڈیٹنگی وارڈ

25 بیڈز پر مشتمل ہے جہاں پورا سال غریب اور نادار مریضوں کا علاج کیا جاتا ہے۔

- (2) دربار حضرت داتا گنج بخشؒ سے متصل فقید المثال دینی تعلیمی ادارہ "جامعہ ہجویریہ" قائم ہے جہاں پر حفظ القرآن، تجوید و قرأت، الثاویہ عامہ (میٹرک)، الثاویہ خاصہ (ایف اے)، شہادۃ العالیہ (بی اے)، شہادۃ العالیہ فی العلوم العربیہ والاسلامیہ (ایم اے) اور تخصص فی الفقہ کی تعلیم تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان کے نصاب کے مطابق دی جاتی ہے۔ اس ادارے میں 400 طلبہ زیر تعلیم ہیں جن کے قیام و طعام کے لئے خصوصی انتظام کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں جدید دور کے نظام تعلیم کو مد نظر رکھتے ہوئے جدید لیٹکونج لیب قائم کی گئی ہے جس میں کمپیوٹر سوفٹ ویئر، ہارڈ ویئر، موبائل ریپڑنگ، عربی اور انگلش لیٹکونج کورسز کروائے جاتے ہیں۔
- (3) علی ہجویری دستکاری سکول جس میں غریب اور مستحق بچیوں کو سلائی کڑھائی و دیگر گھریلو امور کی تربیت دی جاتی ہے۔
- (4) یتیم، غریب اور نادار بچیوں کی شادی کے لئے ہر ماہ 40 بچیوں کو فی کس مبلغ 20,000/ امداد دی جاتی ہے۔
- (5) داتا دربار کی حدود میں اگر کوئی لاوارث آدمی فوت ہو جاتا ہے تو اس کی تجہیز و تکفین کی جاتی ہے۔
- (ج) دربار حضرت داتا گنج بخشؒ کے جملہ آمدن و اخراجات کا باقاعدہ پری آڈٹ کروایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ محکمہ لوکل فنڈ آڈٹ کی جانب سے سالانہ آڈٹ کیا جاتا ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

نارووال: محکمہ اوقاف کے زیر انتظام

اراضی اور سالانہ آمدن و ناجائز قابضین سے متعلقہ تفصیلات

408: جناب منان خان: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ اوقاف کی ضلع نارووال میں کتنی اراضی، زمین و کمرشل پراپرٹی کس کس جگہ ہے؟

(ب) حکومت کو ان اراضی سے سالانہ کتنی آمدن ہو رہی ہے؟

(ج) کتنی اراضی پٹہ / لیز / ٹھیکہ پر ہے اور ان کا سالانہ پٹہ / لیز / ٹھیکہ کتنا ہے؟

(د) کتنی اراضی ناجائز قابضین کے پاس ہے اور اس کو واگزار کروانے میں کیا امر مانع ہے؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید سعید الحسن):

(الف) محکمہ اوقاف (مسلم) کی ضلع نارووال میں 923 کنال 19 مرلے وقف اراضی موجود ہے، جس کی تفصیل معزز ایوان کی میز پر رکھ کر دی گئی ہے۔

(ب) وقف اراضی ضلع نارووال سے سال 18-2017 کے دوران کل مبلغ -/26,13,345 روپے (بصورت پٹہ و کرایہ) کی آمدن حاصل ہوئی ہے۔

(ج) ضلع نارووال میں کل 835 کنال ایک مرلہ وقف اراضی پٹہ / لیز پر ہے اور ان کا سالانہ پٹہ / لیز مبلغ -/26,13,345 روپے ہے۔

(د) ضلع نارووال میں کل 88 کنال اٹھارہ مرلے وقف اراضی پر ناجائز قبضہ ہے جس میں سے ایک کنال 16 مرلے رقبہ پر پی ٹی سی ایل نے ٹیلیفون ایکسچینج قائم کر رکھی ہے رقبہ کی واگزاری کے لئے محکمہ کو نوٹسز جاری کئے گئے ہیں۔ اسی طرح 42 کنال آٹھ مرلے رقبہ پر ناجائز قابضین نے محکمہ کے خلاف حکم امتناعی حاصل کر رکھا تھا جس کو محکمہ کو ششوں سے خارج کروالیا ہے نیز اس اراضی کو ضلعی انتظامیہ پولیس کی معاونت سے واگزار کرایا جا رہا ہے۔ اسی طرح 44 کنال 14 مرلے رقبہ کی نشاندہی / حد براری کروا کر وقف اراضی واگزار کروائی جا رہی ہے۔

لاہور: داتا دربار اور آئی ہسپتال سے ملحقہ دکانوں سے متعلقہ تفصیلات

478: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) داتا دربار لاہور اور ملحقہ داتا دربار آئی ہسپتال لاہور کی کتنی دکانیں ہیں؟

(ب) ان دکانوں سے سالانہ کتنی آمدن ہو رہی ہے؟

(ج) ان دکانوں کی نیلامی آخری مرتبہ کب ہوئی تھی؟

(د) ان دکانوں کا ماہانہ کرایہ فی دکان کتنا بنتا ہے؟

(ه) اسی علاقہ میں پرائیویٹ مالکان کی دکانوں کا رینٹ کتنا ہے؟

(و) کیا حکومت داتا دربار اور ملحقہ داتا دربار آئی ہسپتال کی دکانوں کو از سر نو بذریعہ نیلام

عام کرایہ پر دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید سعید الحسن):

(الف) داتا دربار زون اور ملحقہ دربار آئی ہسپتال لاہور سے ملحقہ کل کی 247 دکانات ہیں۔

(ب) ان دکانات سے سالانہ آمدن بطور کرایہ مبلغ -/57,91,884 روپے موصول ہو رہا

ہے۔

(ج) شیخ ہندی مارکیٹ میں واقع 23 عدد دکانات کی نیلامی مورخہ 27- مارچ 2000 میں ہوئی

جبکہ داتا دربار ہسپتال کی 32 دکانات کی نیلامی مورخہ 13- جنوری 1972 کو عمل میں

لائی گئی تھی۔ زون ہذا میں بقیہ 192 دکانات داتا دربار کی توسیع سال 1990 کے متبادل

متاثرین کو کرایہ پر دی گئی ہیں۔

(د) زون داتا دربار میں کرایہ پر دی گئی دکانات کے کرایہ کی تفصیل بر فلیگ (الف) معزز

ایوان کی میز پر فراہم کر دی گئی ہے۔

(ه) مختلف مارکیٹس میں پرائیویٹ مالکان دکانوں کا کرایہ حسب لوکیشن اپنی مرضی سے

وصول کر رہے ہیں۔ کرایہ کی شرح اوقاف کی دکانات سے زائد ہے۔ تاہم وقف

پراپرٹی ایڈمنسٹریشن رولز کے تحت محکمہ اوقاف پنجاب کی پراپرٹی پر ہر تین سال بعد

کرایہ میں 25 فیصد اضافہ کیا جاتا ہے۔

(و) وقف پراپرٹی آرڈیننس 1979 کے تحت جن کو دکانات الاٹ کی گئی ہیں ان سے صرف کرایہ وصول کر سکتے ہیں۔ اگر کوئی کرایہ دار از خود دکان خالی کر دے تو اس کی بعد از تشہیر اخبار نیلامی کی جاتی ہے۔ اگر کوئی کرایہ دار فوت ہو جاتا ہے تو وراثتی بنیاد پر حقوق کرایہ داری ان کے جائز قانونی وارثان کو حسب پالیسی محکمہ اوقاف منتقل کر دیئے جاتے ہیں۔

لاہور میں محکمہ اوقاف کی زیر نگرانی مزارات سے متعلقہ تفصیلات

499: محترمہ عزیزہ فاطمہ: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں محکمہ اوقاف کے کتنے دربار ہیں، ان کی کتنی آمدنی ہے اور کتنی قسم کے کون سے تحائف اکٹھے ہوتے ہیں؟

(ب) ہر مزار کی علیحدہ علیحدہ سالانہ آمدن اور اخراجات بتائیں ان درباروں پر دیئے جانے والے نذرانے کس مد میں خرچ ہوتے ہیں آمدن اور اخراجات کی تفصیل بتائی جائے؟

(ج) مزاروں پر چڑھائی جانے والی چادریں کہاں جاتی ہیں، کیا انہیں مارکیٹ میں دوبارہ سیل کر دیا جاتا ہے اور اس خور و برد میں کون لوگ ملوث ہیں، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید سعید الحسن):

(الف) ضلع لاہور میں کل 75 عدد دربار محکمہ اوقاف کی تحویل میں ہیں۔ جملہ مزارات سے

حاصل ہونے والی آمدن برائے سال 2017-18 مبلغ /- 40,97,33,252 روپے

ہے۔ لاہور شہر میں معروف دربار حضرت داتا گنج بخشؒ، دربار حضرت شاہ حسین

المعروف مادھو لال حسین اور دربار حضرت میاں میرؒ پر دوران عرس سونا چاندی کی

پتریاں کیش بکسر میں زائرین از خود ڈال دیتے ہیں جو بوقت کشادگی کمیٹی کی موجودگی

میں وزن کرواتے ہوئے اس کا اندراج فارم نمبر 4 میں کر دیا جاتا ہے۔

(ب) ضلع لاہور میں جملہ مزارات سے حاصل ہونے والی کل آمدن برائے سال

2017-18 مبلغ /- 40,97,33,252 روپے ہوئی ہے جبکہ اخراجات مبلغ

-/11,44,17,475 روپے ہوئے ہیں۔ ہر مزار سے حاصل ہونے والی آمدن و اخراجات کی تفصیل بر نشان (الف) معزز ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مزارات پر چڑھائی جانے والی چادریں VVIP شخصیات، وفود و مذہبی تقریبات کے موقع پر مہمان گرامی، علماء کرام کو دی جاتی ہیں۔ عید میلاد النبی کے اختتام پر انہی چادروں سے دستار بندی کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ مقامی افراد مختلف مذہبی محافل کے موقع پر لے جاتے ہیں تاہم اگر کوئی ناعاقبت اندیش لوگ زائرین کی صورت میں دربار شریف سے چادریں بطور تبرک لے جا کر بازار میں فروخت کرتے ہیں تو اس کا ذمہ دار محکمہ اوقاف نہ ہے۔

لاہور: معروف صوفی شاعر استاد دامن

کی قبر کے راستے میں رکاوٹوں کو ہٹانے سے متعلقہ تفصیلات

540: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ مادھولال حسینؒ دربار (لاہور) سے ملحقہ قبرستان میں تاریخ کے مشہور صوفی شاعر استاد دامن کی قبر موجود ہے؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ استاد دامن کی قبر کو جانے والے راستے کو بند کر کے وہاں پاپوش والوں کو بٹھادیا گیا ہے؟
- (ج) کیا محکمہ استاد دامن کی قبر کے راستے کو کھلوانے کے لئے کوئی اقدام اٹھا رہا ہے تفصیلاً بیان فرمائیں؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید سعید الحسن):

- (الف) یہ درست ہے کہ حضرت مادھولال حسینؒ دربار (لاہور) سے ملحقہ قبرستان میں تاریخ کے مشہور صوفی شاعر استاد دامن کی قبر موجود ہے۔
- (ب) استاد دامن کی قبر کو جانے والے راستے میں کچھ عرصہ پہلے تک پاپوش والے بیٹھے ہوئے تھے۔

(ج) استاد دامن کی قبر کو جانے والے راستے کی تمام رکاوٹوں کو ہٹا دیا گیا ہے نیز کچھ عرصہ پہلے بیٹھے ہوئے پاپوش والوں کو بھی وہاں سے اٹھا دیا گیا ہے۔

صوبہ بھر میں مزارات کی تعداد اور محکمہ اوقاف

کے زیر انتظام مزارات سے حاصل آمدن سے متعلقہ تفصیلات

562: میاں جلیل احمد: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
(الف) صوبہ بھر میں کل کتنے مزارات ہیں اور ان میں سے کتنے محکمہ اوقاف کے زیر انتظام ہیں؟

(ب) محکمہ کے زیر انتظام مزارات سے کل کتنا فنڈ سالانہ اکٹھا ہوتا ہے؟
(ج) اس فنڈ کے استعمال کی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں کہ یہ کس مد میں کتنا خرچ کیا جاتا ہے؟

(د) نیز کسی مزار سے اکٹھے کئے گئے فنڈ کا کتنے فیصد حصہ اس مزار پر خرچ کیا جاتا ہے؟
وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید سعید الحسن):

(الف) صوبہ بھر میں بے شمار مزارات ہیں جن میں سے 546 محکمہ اوقاف کے زیر انتظام ہیں۔
(ب) محکمہ کے زیر انتظام مزارات سے سال 2018-19 میں -/1,28,74,34,262 روپے فنڈ اکٹھا ہوا۔

(ج) سال 2018-19 میں ان مزارات پر -/47,88,21,718 روپے خرچ ہوئے ہیں جن کی مدوار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(د) کسی مزار سے اکٹھے کئے گئے فنڈ کا وہ حصہ اس مزار پر خرچ کیا جاتا ہے جو اس سال کے لئے بجٹ میں منظور شدہ ہو۔

لاہور: بی بی پاکد امن قبرستان میں میت کو دفنانے کے ریٹ سے متعلقہ تفصیلات

598: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بی بی پاکدامن قبرستان لاہور میں میت دفنانے کے لئے 20 سے 25 ہزار روپے وصول کئے جاتے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ فی قبر کا سرکاری ریٹ 2 ہزار روپے ہے؟

(ج) کیا بی بی پاکدامن قبرستان سرکاری تحویل میں آتا ہے اور کیا یہاں سے وصول ہونے والی رقم سرکاری خزانے میں جمع کروائی جاتی ہے، اس کی مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید سعید الحسن):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ دربار حضرت بی بی پاکدامن کے ارد گرد قدیمی قبرستان ہیں جن کا انتظام و انصرام اہل محلہ کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ ایک عدد قبرستان محکمہ اوقاف کی تحویل میں ہے جس میں تدفین کی کوئی فیس وصول نہیں کی جاتی۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ قبرستان دربار حضرت بی بی پاکدامن میں قبر کی فیس مقرر نہیں ہے۔

(ج) دربار حضرت بی بی پاکدامن کے ارد گرد قدیمی قبرستان جن کا انتظام و انصرام اہل علاقہ کرتے ہیں۔ ان قبرستانوں میں سے ایک قبرستان ملحقہ مزار بی بی پاکدامن کو محکمہ اوقاف نے اپنی تحویل میں لیا ہے۔ یہاں پر محکمہ اوقاف کوئی فیس یا کسی قسم کا خرچہ وصول نہیں کرتا ہے۔

سرگودھا: پی پی-72 میں محکمہ اوقاف

کے زیر انتظام مساجد و دربار اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

612: جناب صہیب احمد ملک: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی-72 سرگودھا میں کتنے دربار اور مساجد محکمہ اوقاف کے زیر انتظام ہیں اور ان سے کتنی رقم وصول ہوتی ہے اور کہاں کہاں پر خرچ ہوتی ہے؟

(ب) مذکورہ دربار اور مساجد میں کل کتنا شاف کس کس عہدہ پر کام کر رہا ہے کتنی اسامیاں پُر اور کتنی اسامیاں خالی ہیں، تعینات عملہ کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

- (ج) مذکورہ حلقہ میں محکمہ کی کتنی بلڈنگز درست حالت میں ہیں اور کتنی بلڈنگز خستہ حال ہو چکی ہیں ہر بلڈنگ کا رقبہ کتنا ہے ہر ایک کی الگ الگ تفصیل فراہم کریں؟
- (د) کیا حکومت اس حلقہ کی خالی اسامیاں پُر کرنے اور خستہ حال بلڈنگز کی تعمیر و مرمت کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟
- وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید سعید الحسن):

- (الف) حلقہ پی پی-72 سرگودھا میں کل پانچ مزارات ہیں جن کی کل آمدن مبلغ -/15,39,101 اور خرچ مبلغ -/4,12,820 روپے ہے اور دو مساجد ہیں جن کی کل آمدن -/7,04,520 روپے اور کل خرچ -/5,63,085 روپے سالانہ ہے۔ تفصیل برفلک (الف) معزز ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) مساجد میں عملہ کی تعداد تین اور مزارات پر عملہ کی تعداد ایک ہے۔ حلقہ میں کوئی اسامی خالی نہ ہے۔ تفصیل برفلک (ب) معزز ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) مذکورہ حلقہ میں محکمہ کی پانچ عدد بلڈنگز ہیں جو کہ درست حالت میں ہیں۔ تفصیل برفلک (ج) معزز ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (د) حلقہ پی پی-72 سرگودھا میں کوئی اسامی خالی نہ ہے۔ بلڈنگز درست حالت میں ہیں۔ تفصیل برفلک (و) معزز ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: میلہ چراغاں 2019 میں دربار مادھولال حسین

پر نذرانے و عطیات کی مد میں اکٹھی ہونے والی رقوم سے متعلقہ تفصیلات

651: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازرہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) میلہ چراغاں دربار مادھولال حسین لاہور پر میلے کے موقع پر انتظامی کمیٹی کن ممبران پر مشتمل ہوتی ہے؟
- (ب) میلہ چراغاں 2019 میں لگنے والے سٹال کا ٹھیکہ کسے اور کتنی رقم کے عوض دیا گیا ہے؟

(ج) میلہ چراغاں 2019 میں دربار میں نذرانے و عطیات کے زمرے میں کتنی رقم و دیگر اقسام زرا کٹھی ہوئی؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید سعید الحسن):

(الف) محکمہ اوقاف کے پنجاب وقف پراپرٹیز ایڈمنسٹریشن رولز (2002) کی شق نمبر 6 کے تحت اگر محکمہ ضرورت سمجھے تو دربار و مساجد کے لئے اہل علاقہ میں سے مخیر اور اچھی شہرت کے حامل افراد پر مشتمل امور مذہبیہ کمیٹی بنا سکتا ہے جو پراپرٹی کی آمدن کی روشنی میں پانچ سے دس ممبران پر مشتمل ہوتی ہے۔ تاہم سال 2019 کے لئے محکمہ نے تاحال کوئی کمیٹی تشکیل نہیں دی اور عرس کے انتظامات خود کئے ہیں۔

(ب) میلہ چراغاں 2019 میں لگنے والے سٹال کا ٹھیکہ محمد شعیب ولد محمد صدیق نے بعوض مبلغ -/10,00,000 روپے میں حاصل کیا تھا۔

(ج) میلہ چراغاں 2019 تین دن کے لئے منعقد ہوا۔ ان تین ایام میں دربار حضرت مادھولال حسین کے کیش بکسر سے مبلغ 11,31,840 روپے برآمد ہوئے اس کے علاوہ تین گرام 282 ملی گرام سونا اور آٹھ گرام 500 ملی گرام چاندی برآمد ہوئی جبکہ دربار شریف پر جو پارچہ جات پیش ہوئے وہ دور دراز سے آنے والے زائرین میں بطور تبرک تقسیم کر دیئے گئے۔

ضلع ساہیوال: دربار بابا محمد پناہ کمیر شریف کی تعمیر و مرمت

کا تخمینہ لاگت، زائرین کی طرف سے خزانہ میں جمع رقم سے متعلق تفصیلات

654: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) دربار بابا محمد پناہ کمیر شریف ضلع ساہیوال پر کتنی لاگت کا کام ہو چکا ہے، کتنا ابھی بقایا ہے مکمل لاگت سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) سال 2016 تا 2018 تک کتنے فنڈ دربار شریف کی تعمیر و توسیع کے لئے جاری کئے گئے۔ کتنے فنڈ لگائے جا چکے ہیں اور کتنے فنڈ ابھی تک خزانہ سرکار میں موجود ہیں اور یہ فنڈ زکب تک جاری ہوں گے، تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(ج) دربار بابا محمد پناہ محکمہ اوقاف سے حاصل ہونے والی آمدن سال 2017-18 میں سے کتنی رقم سرکاری خزانہ میں جمع ہوئی، موجود جامع مسجد دربار شریف کا فرش سے چار فٹ نشیب میں ہے۔ بارشوں اور علاقے کا پانی جامع مسجد میں داخل ہو کر مسجد کے تقدس کو پامال کرتا ہے جبکہ محکمہ نے دو / تین بار وہاں جا کر تخمینہ بھی لگایا ہے کیا محکمہ / حکومت دربار شریف کی جامع مسجد کو دوبارہ تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید سعید الحسن):

(الف) دربار حضرت خواجہ محمد پناہ کیری تعمیر و مرمت کی بابت تحریر ہے کہ:

- (i) سال 2014-15 میں تعمیر شو سینڈ کے لئے مبلغ / - 1,00,000 روپے خرچ کئے گئے۔
- (ii) سال 2014-15 میں ترقیاتی سکیم جس میں دربار مذکورہ کی دوبارہ تعمیر، زائرین پر آمدہ، فرش صحن اور تعمیر لیورٹری کے کام پر مبلغ / - 1,59,98,768 روپے خرچ ہوئے۔
- (iii) سال 2015-16 میں مکمل منجر آفس پر - / 10,00,000 روپے خرچ ہوئے۔
- (iv) سال 2015-16 میں مکمل دربار کے لئے - / 9,79,933 روپے خرچ ہوئے۔
- (v) سال 2015-16 میں صحن کے فرش پر - / 51,06,838 روپے خرچ ہوئے۔
- (vi) سال 2015-16 میں تعمیر لیورٹری بلاک پر - / 4,90,000 روپے خرچ ہوئے۔
- (vii) سال 2016-17 میں سکیورٹی انتظامات کے لئے - / 42,000 روپے خرچ ہوئے۔

اس طرح گزشتہ پانچ سالوں میں دربار حضرت خواجہ محمد پناہ کیری پر - / 2,37,17,539 روپے کی لاگت کا کام ہوا۔ مزید کسی تعمیراتی کام کی اس وقت ضرورت نہ ہے۔

(ب) سال 2016 تا 2018 تک دربار حضرت خواجہ محمد پناہ کیری پر درج بالا رقم میں سے - / 76,18,771 روپے جاری ہوئے جو کہ تمام دربار حضرت خواجہ محمد پناہ کیری پر خرچ ہو چکے ہیں۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام 2019-20 میں ابھی تک کوئی فنڈ منظور نہ ہوا ہے۔ اگر مزید فنڈ ضروری کاموں کے لئے چاہئے ہوں گے تو بلاک ایلو کیشن میں سے منظوری دے دی جائے گی۔

(ج) دربار حضرت خواجہ محمد پناہ کبیرؒ سے سال 18-2017 کے دوران - /1,16,73,671 روپے موصول ہوئے جو اوقاف فنڈ میں ہر ماہ بہ ماہ جمع کروادئے گئے۔ تاہم یہ درست ہے کہ جامع مسجد خستہ حالی کا شکار ہے اور دربار شریف کے فرش سے تقریباً چار فٹ نشیب میں ہے۔ بارشوں کے دوران اکثر اوقات جامع مسجد میں پانی جمع ہو جاتا ہے لیکن بارشوں کے علاوہ علاقے کا پانی جامع مسجد میں نہ آتا ہے جس سے مسجد کا تقدس پامال ہو۔ مسجد ابھی تک بہتر حالت میں ہے۔ مسجد کو دوبارہ تعمیر کرنے کی فی الحال ضرورت نہ ہے۔ جہاں تک پانی اکٹھے ہونے کا تعلق ہے اس پر کام کروادیا جائے گا۔

لاہور: محکمہ اوقاف میں کرایہ داری

کی مد میں سالانہ جمع شدہ رقم سے متعلقہ تفصیلات

733: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) لاہور میں محکمہ اوقاف کی کتنی بلڈنگز کے ساتھ کرایہ داری یونٹس واقع ہیں؟
 (ب) ان کرایہ داری یونٹس سے محکمہ کو ماہانہ کتنا کرایہ وصول ہوتا ہے اور سالانہ کتنی رقم جمع ہوتی ہے، سال 18-2017 اور سال 19-2018 میں کتنی کتنی رقم جمع ہوئی؟
 (ج) ان کرایہ داری یونٹس میں سے کتنے یونٹس میں کرایہ دار حکومتی مرضی کے بغیر قابض ہیں اور ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید سعید الحسن):

- (الف) لاہور میں محکمہ اوقاف کی 148 بلڈنگز کے ساتھ کرایہ داری یونٹس واقع ہیں۔
 (ب) ان کرایہ داری یونٹس سے ماہانہ - /50,98,935 روپے کرایہ وصول ہوتا ہے اور سالانہ - /4,64,61,626 روپے تقریباً رقم جمع ہوتی ہے۔ سال 18-2017 میں مبلغ - /3,83,78,488 روپے اور سال 19-2018 میں مبلغ - /4,60,06,716 روپے رقم جمع ہوئی ہے۔

(ج) لاہور میں واقع 148 بلڈنگز میں موجود کرایہ داری یونٹس میں سے 724 یونٹس ایسے ہیں جہاں کرایہ داران کی مرضی سے ان کی جگہ دوسرے لوگ ناجائز قابض ہیں ایسے تمام قابضین کو حسب ضابطہ نوٹسز جاری کر دیئے گئے ہیں جس پر کچھ لوگوں نے منتقلی کرایہ داری کی فیس ادا کر کے یونٹس اپنے نام منتقل کروالے ہیں اور کچھ لوگوں نے منتقلی کرایہ داری کے لئے درخواستیں دے رکھی ہیں جن پر کارروائی کی جارہی ہے جبکہ باقی ناجائز قابضین کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی، جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سال 17-2016 اور 19-2018 کے دوران

بہاولپور میں ایڈمنسٹریٹر کی تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

743: سید عثمان محمود: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 17-2016 اور 19-2018 کے دوران بہاولپور ڈویژن میں کون کون سے

ایڈمنسٹریٹر تعینات کئے گئے، تفصیلاً آگاہ کریں؟

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران ایڈمنسٹریٹر صاحبان نے کون کون سی اراضی، مساجد اور دربار کا

ٹھیکہ اور لیز دی، تفصیل سے بیان کریں؟

(ج) دی گئی زرعی و کمرشل اراضی، دکانات، مساجد اور دربار کے ٹھیکہ / لیز کس شرح پر دی گئی؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید سعید الحسن):

(الف) سال 17-2016 اور 19-2018 کے دوران بہاولپور ڈویژن میں تعینات کئے

گئے ایڈمنسٹریٹر کی تفصیل حسب ذیل ہے:

نمبر شمار	نام ایڈمنسٹریٹر	پہرہ / تعیناتی
1	مسٹر غلام عباس عباسی	02.12.2016 تا 01.7.2016
2	مسٹر ایاز محمود لاشاری	16.5.2018 تا 03.12.2016
3	مسٹر غلام عباس عباسی	30.6.2019 تا 17.5.2018

(ب) سال 17-2016 کے دوران دربار / مساجد کے 27 عدد ٹھیکہ جات نیلام کئے گئے جبکہ 9596 ایکڑ زرعی زمین پٹہ پردی گئی۔ اسی طرح سال 19-2018 کے دوران دربار / مساجد کے 28 عدد ٹھیکہ جات نیلام کئے گئے۔ جبکہ 7828 ایکڑ زمین نیلام کی گئی۔ ان ٹھیکہ جات اور پٹہ جات کی تفصیل بر نشان (الف) معزز ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سال 17-2016 اور سال 19-2018 میں کمرشل اراضیات، دکانات نیلام نہ کی گئی۔ البتہ ٹھیکہ جات / پٹہ جات جس شرح سے نیلام کئے گئے ہیں ان کی تفصیل بر نشان (ب) معزز ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ پنجاب میں مزارات کی توسیع کے منصوبہ جات سے متعلقہ تفصیلات

832: محترمہ مومنہ وحید: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
(الف) محکمہ کے صوبہ میں کتنے مزارات کی توسیع کا منصوبہ ہے، اس کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) رواں مالی سال میں کتنے مزارات کی توسیع کا کام مکمل ہوگا؟
(ج) محکمہ اوقاف کو 15- اگست 2018 سے 15- اگست 2019 تک ان مزارات سے کتنی آمدن ہوئی؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید سعید الحسن):

(الف) محکمہ اوقاف میں کسی بھی مزار کی توسیع کا منصوبہ زیر غور نہ ہے۔
(ب) رواں مالی سال کے ترقیاتی پروگرام میں کسی بھی مزار کی توسیع کا کام شامل نہیں ہے۔
(ج) رواں مالی سال میں چونکہ کسی بھی مزار کی توسیع کا منصوبہ پر کارروائی نہ ہے اس لئے ان مزارات کی 15- اگست 2018 تا 15- اگست 2019 تک کی آمدن بھی بتانا ممکن نہ ہے۔

محکمہ اوقاف کی صوبہ میں کمرشل اراضی اور آمدن سے متعلقہ تفصیلات

833: محترمہ مومنہ وحید: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) محکمہ کی صوبہ بھر میں کمرشل اراضی کتنی ہے 15- اگست 2018 سے 15- اگست 2019 اس کمرشل اراضی سے محکمہ کو کتنی آمدن ہوئی ہے؟
- (ب) کیا محکمہ اس آمدن میں اضافہ کی کوشش کر رہا ہے اور کیا مزید اراضی پر تعمیرات کرنے پر غور کیا جا رہا ہے؟
- (ج) محکمہ اوقاف کی کتنی کمرشل اراضی پر غیر قانونی قبضہ ہے؟
- وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید سعید الحسن):

- (الف) محکمہ اوقاف کی صوبہ بھر میں 162 ایکڑ سات کنال چھ مرلے 178 مربع فٹ کمرشل اراضی ہے جس میں سے تین ایکڑ پانچ کنال دس مرلے 229 مربع فٹ زیر ناجائز قبضہ ہے باقی کمرشل اراضی تعدادی 159 ایکڑ ایک کنال پندرہ مرلے 221 مربع فٹ ہے جس کے محاذ 15- اگست 2018 سے 15- اگست 2019 تک مبلغ -/21,61,89,162 روپے آمدن ہوئی ہے۔
- (ب) محکمہ اوقاف کمرشل اراضی کے کرایہ میں پنجاب وقف پراپرٹیز ایڈمنسٹریشن رولز 2002 کے تحت ہر تین سال بعد 25 فیصد اضافہ کرتا ہے اس کے علاوہ کرایہ کی آمدن میں اضافہ کے لئے ڈپٹی کمشنر، لوکل گورنمنٹ، ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن اور محکمہ اوقاف کے نمائندگان پر مشتمل کمیٹی تشکیل دی گئی جو کمرشل اراضی کا کرایہ مارکیٹ ریٹ کے مطابق کرنے کے لئے تجاویز دے رہی ہے ان تجاویز کی روشنی میں کمرشل اراضی کے کرایہ کا تعین کیا جا رہا ہے۔ مزید برآں محکمہ اوقاف کی کمرشل اراضی پالیسی برائے وقف اراضیات تشکیل دے رہا ہے جس سے نہ صرف وقف زرعی اراضیات کو کمرشل مقاصد کے لئے استعمال کیا جاسکے گا بلکہ وقف اراضیات کو مختلف نوعیت کے صنعتی مقاصد کے لئے بھی لیز پر دیا جائے گا نیز اسی پالیسی کے تحت محکمہ اپنی اراضیات مختلف اداروں کے ساتھ جوائنٹ وینچر کے لئے بھی دینے پر غور کر رہا ہے۔
- (ج) محکمہ اوقاف کا تین ایکڑ پانچ کنال دس مرلے 229 مربع فٹ رقبہ زیر ناجائز قبضہ ہے۔

جناب چیئرمین: جناب محمد وارث شاد! آج کی تیاری تو بہت اچھی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! وقفہ سوالات شروع ہوئے تقریباً ایک گھنٹہ ہونے کو ہے۔ میرے بھائی جناب محمد وارث شاد ابھی تشریف لائے ہیں۔ ان کا اپنا ایک سوال بھی نہیں ہے اور یہاں ہاؤس میں کھڑے ہو کر یہ کہنا کہ معزز پارلیمانی سیکرٹری کی تیاری نہیں ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ مناسب بات نہیں ہے۔ ان کا سوال ہے اور نہ یہ ہاؤس میں موجود تھے آتے ہی انہوں نے حاضری لگانے کے لئے کہہ دیا ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری کی تیاری نہیں ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! جناب محمد بشارت راجا مجھے رولز آف پروسیجر میں یہ دکھا دیں کہ کوئی ممبر جس کا سوال نہ ہو وہ کوئی ضمنی سوال نہیں کر سکتا یا وہ بول نہیں سکتا؟
(قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: جناب محمد وارث شاد! شکریہ

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب چیئرمین: جی، اب وزیر قانون! آپ رپورٹیں پیش کریں۔

حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس اور پراجیکٹ کی سپیشل
آڈٹ رپورٹیں برائے سال 2016-17 کا ایوان میں پیش کیا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):

- (i) Special Audit Report on the Accounts of Lahore Ring Road Authority, Communication & Works Department, Government of the Punjab for the Audit Year 2016-17.
- (ii) Special Audit Report on Construction of Metro Bus Project, Multan HUD & PHE Department, Government of the Punjab for the Audit Year 2016-17.

MR CHAIRMAN: The reports have been laid and referred to the Public Accounts Committee-II for examination and report within one year.

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

جناب چیئرمین: اب ہم تحریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار جناب عمر تنویر کی ہے۔

جناب عمر تنویر: جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔۔۔

کورم کی نشاندہی

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جی، کورم پوائنٹ آؤٹ ہوا ہے لہذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پوراء ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب چیئرمین: جی، گنتی کی جائے۔ گنتی کی گئی۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پوراء ہے لہذا اب اجلاس بروز سوموار 23- دسمبر 2019 سے پہر 3:00 بجے تک ملتوی کیا

جاتا ہے۔



سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2019

سوموار، 23- دسمبر 2019

(یوم الاثنین، 25- ربیع الثانی 1441ھ)

سترہویں اسمبلی: سترہواں اجلاس

جلد 17 : شماره 4

283

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 23- دسمبر 2019

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ پرائمری و سکینڈری ہیلتھ کیئر)

توجہ دلاؤ نوٹس

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

(اے) مسودہ قانون کا پیش کیا جانا

مسودہ قانون یونیورسٹی آف نار تھ پنجاب، چکوال 2019

ایک وزیر مسودہ قانون یونیورسٹی آف نار تھ پنجاب، چکوال 2019 ایوان میں پیش کریں گے۔

(بی) رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

ایک وزیر درج ذیل رپورٹیں ایوان کی میز پر رکھیں گے:

(i) پنجاب کے 19 اضلاع کی ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹیوں کے اکاؤنٹس کی آڈٹ رپورٹ

برائے سال 2017-18

(ii) پنجاب کے 19 اضلاع کی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹیوں کے اکاؤنٹس کی آڈٹ

رپورٹ برائے سال 2017-18

284

(iii) لاہور اور رنج لائن میٹرو ٹرین پراجیکٹ (ولیم-I) کی تعمیر، ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای ڈیپارٹمنٹ اور ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ، حکومت پنجاب کی سیشنل آڈٹ رپورٹ برائے سال 2016-17

نوٹ: سیریل نمبر (iii) کی آڈٹ رپورٹ نقل مورخہ 29- نومبر 2019 کو پہلے ہی فراہم کر دی گئی ہے۔

285

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا سترہواں اجلاس

سوموار، 23- دسمبر 2019

(یوم الاثنین، 25- ربیع الثانی 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر زلاہور میں شام 4 بج کر 13 منٹ پر زیر صدارت

جناب سپیکر جناب پرویز الہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد خالد عثمان علوی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالضُّحٰی ۝ وَاللَّیْلِ اِذَا سَجٰی ۝ مَا دَعَاكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰی ۝
وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُولٰی ۝ وَلَسَوْفَ يُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی ۝
اَلَمْ یَجِدْكَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی ۝ وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدٰی ۝
وَوَجَدَكَ عَابِلًا فَاٰغٰی ۝ فَاَمَّا الْیَسْبَعُ فَلَا تُغْنِیْ ۝ وَاَمَّا
السَّآئِلُ فَلَا تَنْهٰی ۝ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝

سورة الضحیٰ آیات 1 تا 11

آفتاب کی روشنی کی قسم (1) اور رات (کی تاریکی) کی جب چھا جائے (2) کہ (اے محمد) تمہارے پروردگار نے نہ تو تم کو چھوڑا اور نہ (تم سے) ناراض ہوا (3) اور آخرت تمہارے لئے پہلی (حالت یعنی دنیا) سے کہیں بہتر ہے (4) اور تمہیں پروردگار عنقریب وہ کچھ عطا فرمائے گا کہ تم خوش ہو جاؤ گے (5) بھلا اس نے تمہیں یتیم پا کر جگہ نہیں دی (بے شک دی) (6) اور رستے سے ناواقف دیکھا تو رستہ دکھایا (7) اور تنگ دست پایا تو غنی کر دیا (8) تو تم بھی یتیم پرستم نہ کرنا (9) اور مانگنے والے کو جھڑکی نہ دینا (10) اور اپنے پروردگار کی نعمتوں کا بیان کرتے رہنا (11)

واعلیٰنا الا البلاغ

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

یا رسول اللہ تیرے در کی فضاؤں کو سلام
گنبدِ خضرا کی ٹھنڈی ٹھنڈی چھاؤں کو سلام
جو مدینے کے گلی کوچوں میں دیتے ہیں صدا
تاقیامت ان فقیروں راہ گیروں کو سلام
والہانہ جو طوافِ روضہ اقدس کریں
مست و بے خود وجد کرتی ان ہواؤں کو سلام

سوالات

(محکمہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 1537 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پی پی-185 کیئرے مار میں سپرے کروانے سے متعلق تفصیلات

*1537: چودھری افتخار حسین چھچھر: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا حکومت پی پی-185 کے تمام دیہات میں سپرے کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): محکمہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر کے شعبہ تدارک متعدی امراض CDC کے تحت بیماری پھیلانے والے ویکٹر مچھروں کے خاتمے کے لئے سپرے ایک طے شدہ گائیڈ لائن اور SOPs کے مطابق کی جاتی ہے۔ یہ گائیڈ لائن حسب ذیل ہے:-

DENGUE CONTROL:

(Reference letter No. 319-323/ADG)EP&C) dated 15.03.2018)

IRS/LARVICIDING.**i. Dengue suspected patient:**

The case response will be done by the field teams in the 17 houses including the house of suspected patient .

ii. Dengue probable patient:

The case response will be done by the field teams in the 29 houses including the house of probable patient .

iii. Dengue Confirmed patient :

The case response will be done by the field teams in the 49 houses including the house of confirmed patient .

MALARIA CONTROL:

Reference letter No. CDC/MAL/676-711 dated 04.04.2018 Two or more P. falciparum or five or more indigenous cases of P. Vivax in a locality or API more than 2/1000 population will be sprayed with the following reservations:

- a. Complete locality will be given insecticidal coverage having upto 2000 population
- b. Focal / peripheral spraying will be carried out in larger localities having population exceeding 2000 with the following criteria .
 - Population above 2000 but not exceeding 3000 – 75 percent houses
 - Population above 3000 but not exceeding 4000 – 50 percent houses

- Population above 4000 but not exceeding 6000 – 25 percent houses

- Population above 6000 houses 10 percent

حلقہ پی پی۔185 ضلع اوکاڑہ میں بھی حکومتی ہدایات کے مطابق اسی طریق کار اور گائیڈ لائن کو مد نظر رکھتے ہوئے جہاں موزوں اور مناسب ہو گا بیماریوں سے بچاؤ کے لئے سپرے کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری افتخار حسین چیمپھر: جناب سپیکر! پہلے میری گزارش سن لیں کہ گزشتہ ایک سال سے پریکٹس یہ ہے کہ سوال گندم اور جو اب چنادیا جا رہا ہے۔ اب آپ کی توجہ کا صرف دو منٹ کے لئے طلبگار ہوں۔

جناب سپیکر! میرا سوال یہ تھا کہ:

"کیا حکومت پی پی۔185 کے تمام دیہات میں سپرے کروانے کا ارادہ رکھتی

ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟"

جناب سپیکر! Simple! سا سوال تھا لیکن آپ جواب ملاحظہ فرمائیں کہ جواب ہاں میں ہے نہ ناں میں اور جو SOPs گزشتہ حکومت طے کر کے گئی تھی وہ اس کے جواب میں تحریر کر کے بھیجا دیئے ہیں۔

جناب سپیکر! اب میں منسٹر صاحبہ سے کیا سوال پوچھوں؟ میں نے جو جواب مانگا تھا وہ تو

ہاں میں ہے نہ ناں میں ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! بات تو کچھ صحیح نظر آرہی ہے۔ اگر آپ سوال پڑھیں ناں تو اس میں صرف یہ کہا ہے کہ کیا حکومت پی پی۔185 کے تمام دیہات میں سپرے کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں تو اس کا جواب ہے ہی نہیں بلکہ ساری SOPs اس میں درج ہیں اور ان کی بات درست ہے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
جناب سپیکر! میں انہیں تھوڑا سا بتانا چاہ رہی تھی کہ سپرے کے متعلق لوگوں کا خیال ہے کہ سپرے
کرنا بہت ضروری ہے۔ یہ ساری تفصیل اس وجہ سے دی کہ یہ نہیں کہ حکومت میں پھر دوبارہ
SOPs revise ہو گئے تھے۔ شروع میں جب ڈینگی آیا تو اس کی وجہ سے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں، SOPs والی بات بعد میں ہے۔ ان کا سوال ہے کہ پی پی۔185 کے
دیہات میں سپرے کروانے کا حکومت ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
جناب سپیکر! ارادہ نہیں رکھتی۔

جناب سپیکر: جی؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
جناب سپیکر! اگر یہی صرف جواب چاہتے ہیں تو میں بتانے لگی ہوں کہ حکومت ارادہ نہیں رکھتی۔

جناب سپیکر: نہیں رکھتے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
جناب سپیکر! نہیں۔

جناب سپیکر: یعنی سپرے نہیں کرنا اور مجھ پر پھیل جائے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
جناب سپیکر! میں نے جواب دے دیا ہے لیکن اگلا سوال انہوں نے یہ پوچھا ہے کہ حکومت سپرے
کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اور اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، ایک طرف انہوں نے کہا ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا
ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
جناب سپیکر! میرے پاس اس کا جواب یہ ہے کہ حکومت پی پی۔185 کے تمام دیہات میں سپرے
کروانے کا ارادہ نہیں رکھتی۔

جناب سپیکر: آپ دیہاتوں میں سپرے کروانے کا ارادہ نہیں رکھتے؟
 وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
 نہیں۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ جو SOPs settle ہوئے ہوتے ہیں اور سپرے سے متعلق لوگ
 سوچتے ہیں کہ بہت مفید ہے لیکن اس کے بہت زیادہ نقصانات ہوتے ہیں otherwise
 environment کے لئے تو انہی کی حکومت کے دورانیہ میں SOPs دوبارہ resettled ہوئے
 کہ جب تک آپ کوئی کیس detect نہ کریں تو بہت بہتر ہے۔ سب سے زیادہ important
 activity و larvicidal activity ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کے محکمہ کے سیکرٹری آئے ہوئے ہیں؟
 وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
 جناب سپیکر! جی، بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کا خیال ہے کہ مجھ پر پھیلنا چاہئے؟
 وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
 جناب سپیکر! نہیں۔ مسئلہ یہ ہے کہ ہر قسم کا مجھ جو ہے اس سے تو ڈینگے نہیں ہوتا۔۔۔
 جناب سپیکر: مجھ کے اوپر یہ بھی مہر نہیں ہے کہ یہ "ن" والا ہے یا نیا ہے یا پرانا ہے کیونکہ مجھ تو
 مجھ ہی ہے ناں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
 جناب سپیکر! End of the day یہ جو سپرے۔۔۔

جناب سپیکر: اس کے جواب میں پچھلی حکومت کی بنائی ہوئی وہ ساری SOPs اسی طرح بیان کر
 دی ہے تو سوال کے حوالے سے اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
 جناب سپیکر! سوال تو انہوں نے یہ پوچھا کہ ڈینگے کے لئے وہاں سپرے ہونا ہے یا نہیں تو میں نے کہا
 کہ "نہیں کریں گے۔"

چودھری افتخار حسین چھپر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اگر اس SOP کو دیکھ لیں تو ڈیپارٹمنٹ کی کارکردگی یہ ہے کہ اس مرتبہ ڈینگی نے پنجاب میں تباہی مچادی ہے اور یہ SOP پر عملدرآمد کا نتیجہ ہے۔ اگر زبانی کلامی کارروائی کی بجائے وقت پر یہ اس SOP پر عملدرآمد کر لیتے تو اتنی زیادہ ہلاکتیں نہ ہوتیں اور بندے ڈینگی کا شکار ہو کر فوت نہ ہوتے۔

جناب سپیکر! میرا بڑا simple سا سوال ہے کہ میرے حلقہ پی پی-185 میں دو بڑے شہر ہیں جن میں ایک بصیر پور ہے جس کی آبادی 75 ہزار اور دوسرا شہر منڈی احمد آباد ہے جس کی آبادی 45 ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔ یہ ان کے SOP کے معیار پر پورا اترتے ہیں۔

جناب سپیکر! ہم چھوٹے چھوٹے ہوتے تھے اور آج سے تین چار سال پہلے تک دیکھتے تھے کہ گاؤں اور شہروں میں سپرے کر دیتے تھے جس کا فائدہ یہ ہوتا تھا کہ جو عام common بیماریاں ختم ہو جاتی تھیں اور مچھر وغیرہ بھی مر جاتے تھے۔ اب پہلی بات یہ کہ میں confidential ہو کر کہہ رہا ہوں کہ یہ جو کیمیکل استعمال کر رہے ہیں وہ local کر رہے ہیں جو پنجاب کے عوام پر ظلم کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! پچھلے دور میں imported chemical منگوایا جاتا تھا جو مضر صحت نہیں تھا۔ میں totally dissatisfy ہوں اور Chair سے request کروں گا کہ میرا سوال کمیٹی کو refer کیا جائے۔ میرے پاس جو proofs ہیں وہ میں وہاں پر دوں گا اور ڈیپارٹمنٹ بھی وہاں پر آ کر بات کر لے۔ یہ طریق کار بالکل۔۔۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں کیونکہ ایک چیز یہ ہے کہ میں شہر میں بھی سب سے زیادہ ڈینگی راولپنڈی میں اور اس وقت جناب فیاض الحسن چوہان وزیر اطلاعات ایوان میں تشریف رکھتے ہیں، انہیں پتا ہے۔ لاہور اور بڑے شہروں میں بھرپور طریقے سے ڈینگی پھیلا ہے۔

اس حوالے سے اگر محکمہ بروقت کارروائی کرتا یا پھر جو پہلے لوگ تھے جن کا تجربہ اس حوالے سے ہو چکا تھا، یہ نہیں کہ "ن" نے چلو ایک کام اچھا کیا تھا چھپر مارنے والا تو چھپر انہوں نے مارے ہیں لیکن آپ نے وہ پوری ٹیم ایک لحاظ change کر دی۔ وہ ساری کی ساری ٹیم اگر ہوتی تو شاید ہمارا اتنا نقصان نہ ہوتا اور حکومت کی اتنی بدنامی نہ ہوتی۔

اب مجھے نہیں پتا کہ کیوں ٹیم change ہوئی ہے، مجھے نہیں پتا کہ اس کی کیا وجوہات تھیں؟ نئے بندے آئے ہیں جن کی ٹریننگ ہی نہیں ہوئی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! تبدیلی نہیں آئی بلکہ جو actual overall incharge تھے ان میں پروفیسر فیصل مسعود ان کے زمانے میں تعینات ہوئے۔ ڈاکٹر وسیم مع اپنی پوری ٹیم کے موجود تھے۔ ایک جو پروٹوکول تھا وہ سارا follow ہو رہا ہے اور یہ بارہا دفعہ میں اسی ایوان میں بتا چکی ہوں کہ ہم لوگوں نے جنوری سے meetings شروع کیں اور جنوری میں ہی یہ کہنا شروع کیا کہ جو larvicidal activity وہ سب سے important ہے کہ larva کو ہم مچھر میں develop نہ ہونے دیں کیونکہ اس کی کوئی preventive vaccine نہیں ہے اور یہ بات یہاں بھی acknowledge کی کہ جولائی کے مہینے کے اندر تب فیصل مسعود صاحب حیات تھے جب ہم نے نوٹ کیا کہ جو راولپنڈی کی ڈینگی کے حوالے سے figures آرہی ہیں وہ سو سو فیصد آرہی ہیں تو میں نے انہیں کہا کہ اس کو analyze کریں these reports seem to be wrong reports of larvicidal activity جب ہم نے analyze کیا تو پتا چلا کہ اس علاقے کے اندر وہ larvicidal نہیں ہوئی اور اسی وجہ سے اگر آپ کو یاد ہو کیونکہ ڈپٹی کمشنر of that particular area is responsible for all this activity جو preventive activity ہے، اس زمانے میں انہیں وہاں سے ہٹایا۔

جناب سپیکر! میں آپ کو یہ بتاتی جاؤں کہ ہمارے جو total number of cases uufs آئے ہیں اس کے اندر maximum number of cases جو ہیں وہ راولپنڈی۔۔۔

جناب سپیکر: ہٹایا تو آپ نے ڈپٹی کمشنر لاہور کو ہے۔ واقعات راولپنڈی میں ہوئے تھے اور ہٹا دیا لاہور والی کو جو کہ اچھا کام کر رہی تھیں کیونکہ لاہور کی جو ڈپٹی کمشنر تھیں وہ تو لاہور میں اچھا کام کر رہی تھیں اور ساری بجلی ان کے اوپر گرا دی۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
جناب سپیکر! نہیں، میرا خیال ہے کہ کیونکہ ان دونوں بڑے شہروں کے متعلق یہ ہمیں بار بار بتاتے
تھے کہ سو فیصد activity کر رہے ہیں the activity was not done پہلے سب سے زیادہ
hit اور اولینڈی Lahore کی and second biggest problem that we have is
اسی وجہ سے انہیں کہا کہ ان کے نیچے overall 31 ڈیپارٹمنٹ آتے ہیں اور یہ سارے
ڈیپارٹمنٹ ہر کام کے لئے responsible ہوتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کو اندازہ ہے کہ کتنی اموات ہوئی ہیں؟
وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
جناب سپیکر! ہمارے پنجاب کے اندر جو total number of deaths ہیں وہ میرے خیال میں
23 ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! مجھے یہ figure غلط لگتی ہے۔
وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
جناب سپیکر! ہمارے پاس جو total patients آئے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: Patients کی بات نہیں ہے، بات death کی ہے جو لوگ آپ تک پہنچ ہی نہیں
سکے اور وہاں تک آپ کی ٹیمیں بھی نہیں گئی ہیں۔ چودھری افتخار احمد چھپر کا یہ سوال بڑا اہم ہے۔
یہ بتائیں کہ دیہاتوں میں آبادی کی کیا ratio ہے، کیا 67 فیصد ہے؟

مجھے بھی پتا ہے اور آپ کو بھی پتا ہے کہ دیہاتوں کی آبادی شہروں سے زیادہ ہے۔
میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جو دیہاتی آبادی ہے ان کے بھی rights ہیں وہ بھی انسان ہیں اور وہاں
چھپر بھی زیادہ ہیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
جناب سپیکر! میں آپ کو یہی بتا رہی ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: دوسری بات یہ ہے کہ یہ اموات وہاں پر ہوئی ہیں۔ میں خود دیہاتی علاقے سے ہوں اور میرا حلقہ بھی دیہاتی ہے اس لئے مجھے اس کا پتا ہے۔ جہاں جہاں لوگ تھے مجھے ان کے وہاں سے فون آرہے تھے۔ دیہاتوں میں تو ڈینگی سے بہت تباہی ہوئی ہے۔ جو آپ کے بڑے قصبے ہیں جیسا کہ چودھری افتخار حسین چھپر بتا رہے ہیں کہ وہاں ایک لاکھ کی آبادی ہے ہمارے پاس تو اڑھائی اڑھائی، تین لاکھ آبادی والے قصبے ہیں۔ وہاں کوئی گیا اور نہ ہی سپرے ہوا ہے۔

منسٹر صاحبہ! جو آپ ایک شہر راولپنڈی کی تعداد 23 بتا رہی ہیں وہ صحیح نہیں ہے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! راولپنڈی میں ٹوٹل اموات 23 ہوئی ہیں اور ویسے کل 137 اموات ہوئی ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! یہاں آپ کا سیکرٹری بیٹھا ہوا ہے اس سے پوچھیں کہ ساری جگہوں پر کل کتنی اموات ہوئی ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! انہوں نے لکھ کر بھیجا ہے اگر آپ کہیں تو۔۔۔

جناب سپیکر: کتنی اموات ہوئی ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! 137 اموات ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر: کیا یہ deaths پورے پنجاب میں ہوئی ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! یہ deaths 37 پورے پنجاب میں ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، اس سوال کو pending کرتے ہیں بلکہ وزیر قانون! اس پر ہاؤس کی ایک سپیشل کمیٹی بنائیں کیونکہ ڈینگی نے بہت تباہی کی ہے اور اس کی روک تھام کے لئے کوئی arrangement نہیں ہوا ہے اس کے لئے ہاؤس کی ایک سپیشل کمیٹی بنائیں جس میں حکومتی اور اپوزیشن کے ممبران شامل ہوں اور خاص طور پر جن کی طرف سے یہ سوال آیا ہے ان کو بھی اس کمیٹی میں شامل کیا جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اگلا سوال محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 1595 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور میں پولیو کے کیسز و پولیو عملہ اور ان کے یومیہ معاوضہ سے متعلقہ تفصیلات

* 1595: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) شہر لاہور میں پچھلے ایک سال کے دوران پولیو کے کتنے کیس سامنے آئے؟

(ب) شہر لاہور میں کتنی خواتین اور مرد بطور پولیو ویکسینیشن کام کر رہے ہیں؟

(ج) پولیو ویکسینیشن زکوزانہ کی بنیاد پر (یومیہ معاوضہ) کیا دیا جا رہا ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) پچھلے سال لاہور میں پولیو کا کوئی کیس رپورٹ نہیں ہوا مگر اس سال اب تک ڈسٹرکٹ لاہور میں تین کیسز رپورٹ ہو چکے ہیں۔

(ب) پورے ضلع لاہور میں خواتین و مرد پولیو کے قطرے پلانے والوں کی تعداد 10,179 ہے۔ اس میں موبائل اور فکسڈ سائٹ کے تمام افراد شامل ہیں۔

(ج) پولیو کے قطرے پلانے والے ورکر کو یومیہ -/500 روپے دیئے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے پورے ایوان کی توجہ اس طرف چاہوں گی کہ ڈینگے کے ساتھ ساتھ بلکہ اس سے بھی زیادہ لمحہ فکریہ پولیو کا ہے۔

جناب سپیکر! میرا پہلا ضمنی سوال منسٹر صاحبہ سے یہ ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ 2013 سے 2018 تک پنجاب تقریباً پولیو فری قرار دے دیا گیا تھا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
جناب سپیکر! میرے پاس جو ان کا سوال آیا ہے وہ یہ ہے کہ لاہور شہر میں پچھلے ایک سال کے دوران پولیو کے کتنے کیس سامنے آئے؟

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! یہ مجھے لاہور کا بتادیں کہ کیا لاہور میں 2018 تک پولیو کے کتنے کیس سامنے آئے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
جناب سپیکر! اس دوران پولیو کے چار کیس سامنے آئے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میں 2018 تک کی بات کر رہی ہوں منسٹر صاحبہ نے مجھے 2003 کا جواب دے دیا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! چار نہیں ہیں آپ نے جواب میں تین کیسز کا لکھا ہوا ہے۔
وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
جناب سپیکر! یہ typographical error تھا میں نے اس کی correction کی ہے۔
جناب سپیکر: آپ نے ایک فالتو دے دیا ہے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
جناب سپیکر! اس کے کل چار کیسز ہیں جس میں سے دو شالیمار ٹاؤن، ایک سمن آباد ٹاؤن اور ایک داتا گنج بخش ٹاؤن کا تھا۔

جناب سپیکر: ویسے جواب میں تین لکھے ہوئے ہیں۔
وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
جناب سپیکر! آپ نے بالکل صحیح فرمایا ہے یہ typographical error ہے۔
جناب سپیکر: محترمہ! اب آپ اگلا سوال کر لیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میں جو بات کرنے جا رہی ہوں یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ 2018 تک پنجاب کو تقریباً پولیو فری قرار دے دیا تھا۔ اب اگر لاہور شہر میں تین کیسز سامنے آگئے تو میں یہ جاننا چاہتی ہوں کہ وہ کون سے محرکات تھے جس کی وجہ سے یہ ہوا ہے کیونکہ

یہ ہمیشہ یہی بات کرتے ہیں کہ ہمیں پچھلے دس سالوں میں خراب چیزیں ملی ہیں لیکن میاں محمد شہباز شریف کے پاس وہ کون سا فارمولا تھا کہ انہوں نے پنجاب کو پولیو فری قرار دلوانے میں انتہائی اہم role ادا کیا اور جب سے منسٹر صاحبہ تشریف لائی ہیں صرف لاہور شہر میں تین کیسز سامنے آگئے۔ کیا یہ ہیلتھ کے ساتھ مذاق ہے، کیا یہ آنے والے بچوں کے ساتھ مذاق ہے، وہ کون سے ایسے کام تھے جو یہ منسٹر صاحبہ نہیں کر سکیں، کون سے ایسے محرکات تھے جس کی وجہ سے لاہور شہر میں تین کیسز سامنے آئے، وہ کون سی ایسی چیزیں تھیں جو ان سے manage نہیں ہو سکیں اور وہ کون سی ایسی نالائکھیاں تھیں جن پر یہ قابو نہیں پاسکیں؟

جناب سپیکر: چلیں، یہ کوئی اتنا بڑا figure نہیں ہے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! یہ تین کیسز صرف لاہور شہر کے ہیں اگر یہ پورے پنجاب کی figure دیں گے تو یہ بہت بڑا لمحہ فکریہ ہو گا۔ پنجاب میں پولیو دوبارہ سے اتنا وار کر چکا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ نے پنجاب کا پوچھا ہی نہیں تھا آپ نے تو صرف لاہور شہر کا پوچھا تھا۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! صرف لاہور شہر کو ہی دیکھ لیں تو یہ تین کیسز ہیں تو کیا ہم تین سے تیس ہونے کا انتظار کریں گے؟

جناب سپیکر: چلیں، آپ کا سوال آگیا ہے اب ان کو جواب دینے دیں۔ جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرانمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

جناب سپیکر! لاہور شہر کے اندر ہماری پوری کوشش تھی کہ ہم سو فیصد vaccination کریں لیکن آپ کو پتا ہے کہ اس حوالے سے بہت ساری resistance ہوئی۔ وہ چار بچے جو detect ہوئے ہیں اس میں سے ایک بچہ شالیمار ٹاؤن کا تھا اس سلسلے میں خاتون vaccinator نے غلط رپورٹنگ کی اور اس نے جھوٹ بولا جب ہم نے investigate کیا تو پھر ہم نے پکڑا۔ اسی طریقے سے داتا گنج بخش ٹاؤن کے اندر انہوں نے اپنے بچے چھپائے ہوئے تھے ان بچوں کو vaccination نہیں ملی تھی۔

جب ایک بچے کو پولیو ہوا اور جب ہماری ٹیمیں گئیں تو پتا چلا کہ وہ لوگ migrated تھے اور وہ

آتے جاتے رہتے تھے۔ میرے علاقے میں انہوں نے ایک بچہ چھپا رکھا تھا۔ He was not identified

جناب سپیکر: وہ وہاں permanent رہا انہی نہیں تھے؟
وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
جناب سپیکر! ان کا وہاں نام رجسٹرڈ ہوا تھا۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ محترمہ! آپ کا اگلا سوال کیا ہے؟
محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! ہماری طرف پورا پنجاب دیکھ رہا ہے اور میڈیا دیکھ رہا ہے۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ ہمیں اس کو اتنا light نہیں لینا چاہئے اور محکمے کی نالائقی کی وجہ سے ہمیں تین سے تیس تک کا انتظار نہیں کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ یہ سوال نہیں بتا۔ شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 1634 ملک احمد سعید خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! سوال نمبر 1715 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب سپیکر: جی جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں سال 2013-14 میں

محکمہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر میں درجہ چہارم کی بھرتی سے متعلقہ تفصیلات
* 1715: چودھری افتخار حسین چھچھر: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں سال 2013-14 میں محکمہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر میں درجہ چہارم کے کتنے ملازمین کو بھرتی کیا گیا، تفصیل فراہم فرمائیں؟

- (ب) کیا محکمہ مذکورہ میں بھرتی بذریعہ اشتہار کی گئی تھی؟
- (ج) سال 2013 میں ضلع اوکاڑہ میں درجہ چہارم کے کتنے ملازمین کو بھرتی کیا گیا، ان ملازمین کے نام، عہدہ اور تعداد بتائیں؟
- (د) کیا تمام اضلاع میں محکمہ صحت میں سال 2010 کے بھرتی کردہ ملازمین کو کنفرم کر دیا گیا ہے؟
- (ه) کیا حکومت محکمہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ضلع اوکاڑہ کے ملازمین کو ریگولر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟
- وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
- (الف) صوبہ بھر میں سال 2013-14 کے دوران درجہ چہارم کے ملازمین کی محکمہ صحت میں چار اضلاع کے علاوہ کوئی بھرتی نہ ہوئی ہے ان چار اضلاع میں (فیصل آباد، راولپنڈی، جھنگ اور قصور) میں درجہ چہارم کے کل 559 ملازمین بھرتی کئے گئے تھے۔
- (ب) چاروں اضلاع (فیصل آباد، راولپنڈی، جھنگ اور قصور) میں محکمہ مذکورہ میں بھرتی بذریعہ اخبار اشتہار کی گئی تھی۔
- (ج) سال 2013-14 کے دوران ضلع اوکاڑہ میں محکمہ صحت میں کوئی بھرتی نہ ہوئی تھی۔
- (د) جی، ہاں! صوبہ بھر میں سال 2010 کے بھرتی کردہ محکمہ صحت کے ملازمین کو کنفرم کر دیا گیا ہے۔
- (ه) جی، ہاں! ضلع اوکاڑہ میں سال 2010 کے بھرتی کردہ محکمہ صحت کے ملازمین کو کنفرم کر دیا گیا ہے اس کے بعد بھرتی کئے گئے ملازمین کو کنفرم کئے جانے کا عمل جاری ہے۔
- جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟
- چودھری افتخار حسین چیمپھر: جناب سپیکر! اس کا جواب بھی ادھورا سا ہے۔ میں نے یہ سوال 19- فروری 2019 کو دیا تھا، اس کی ترسیل 30- اپریل 2019 کو ہوئی تھی اور اس کا جواب 20- دسمبر 2019 کو آیا۔ جو درجہ چہارم کے ملازمین ہیں ان کی موجودہ حالات میں حالت بڑی قابل رحم ہے اور وہ بہت تنگدستی کی زندگی گزار رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا سوال بڑا سادہ سا تھا اور میں منسٹر صاحبہ سے ضمنی سوال یہ پوچھوں گا کہ آپ نے جزی (ہ) میں جواب دیا ہے کہ جی، ہاں ضلع اوکاڑہ میں سال 2010 کے بھرتی کردہ محکمہ صحت کے ملازمین کو confirm کر دیا ہے اس کے بعد بھرتی کئے گئے ملازمین کو confirm کئے جانے کا عمل جاری ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا منسٹر صاحبہ ایوان کو وہ تفصیل بتا دیں گی کہ وہ عمل کیسے جاری ہے اور کس stage پر ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! انہوں نے 2010، 2013-14 basically کی detail مانگی تھی۔ اس میں ان کو بتایا گیا کہ The total numbers of employees وہ 559 ہیں جن کو درجہ چہارم کے لئے بھرتی کیا گیا اور وہ خاص علاقوں کے اندر بھرتی ہوئے تھے۔

جناب سپیکر! جو سوال انہوں نے ہم سے کیا تھا اس کا بتا دیا تھا کہ ضلع اوکاڑہ کے اندر already بھرتی ملازم تھے ان میں سے بیشتر تو already کچے کر دیئے گئے تھے جو تھوڑے بہت رہ گئے تھے ان کو پکا کرنے کا عمل جاری ہے۔ اسی طرح جو گریڈ-4 کے ملازمین جو پچھلے آٹھ آٹھ، نو نو سال سے کام کر رہے تھے جو ان کے دور کے تھے انہوں نے تو ان کو پکا نہیں کیا اب ہم آکر ان کو پکا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! اس وقت میرا خیال ہے کہ جو ہم نے ملازمین کچے کئے ہیں وہ تقریباً ایک ہزار سے زیادہ ہیں۔ Tertiary Care Hospitals اور پرائمری ہیلتھ کیئر میں جو آٹھ آٹھ، نو نو سالوں سے کام کر رہے تھے ان پر کام کر رہے ہیں اور کوشش کر رہے ہیں کہ جتنے زیادہ ملازمین کچے ہو جائیں اتنا بہتر ہے تاکہ لوگوں کے حالات بہتر سے بہتر ہوں جس طرح انہوں نے فرمایا ہے تو میں ان کو details فراہم کر دوں گی۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس میں اس دور کے جو بھرتی تھے ان کو بھی پکا کر رہے ہیں۔

چودھری افتخار حسین چیمپھر: جناب سپیکر! اب بھی معزز ایوان میں غلط بیانی کی جارہی ہے۔ 2010 کے ملازمین کو پچھلی گورنمنٹ پکے کر گئی تھی۔

جناب سپیکر! میں نے اپنی honourable sister سے صرف یہ پوچھا ہے کیونکہ انہوں نے اپنے جواب میں لکھا ہے کہ confirm کئے جانے کا عمل جارہی ہے تو یہ inform کر دیں کہ وہ عمل کس stage پر ہے؟

جناب سپیکر: جی، آپ یہ اس کے علاوہ بات کر رہے ہیں جو confirm ہو چکے ہیں۔

چودھری افتخار حسین چیمپھر: جناب سپیکر! 2010 کے ملازمین پچھلی گورنمنٹ confirm کر گئی ہے لیکن انہوں نے ابھی تک کیا کیا ہے؟ کلاس فور کے ملازمین کے متعلق انہوں نے اپنے جواب میں لکھا ہے کہ اس کے بعد بھرتی کئے گئے ملازمین کو confirm کئے جانے کا عمل جارہی ہے۔ معزز ایوان میں بتایا جائے کہ وہ عمل کس stage پر ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ کی طرف سے instructions دی گئی ہیں کہ جن لوگوں کی تین سال سے زیادہ ملازمت ہو چکی ہے یا چار سال سے زیادہ ملازمت ہو چکی ہے اور ہر مرتبہ ان کو کچی نوکری دی گئی ان تمام کی لٹیں بنا کر دیں تاکہ ہم جلد سے جلد ان کو پکا کریں۔ یہ سلسلہ جاری ہے اور اگر یہ اس میں سے 2013-14 کے بارے میں بھی پوچھ رہے ہیں، اگر یہ کہتے ہیں کہ 2010 میں بھرتی ملازمین بھی پکے ہو گئے 2013-14 میں بھرتی ملازمین بھی پکے ہو گئے تو یہ مجھے سے پوچھ کیوں رہے ہیں کہ وہ پکے ہوئے ہیں یا نہیں؟ آپ لوگوں نے بڑا اچھا کام کیا ہے اور ملازمین کو پکا کر دیا ہے اس سے آگے ان سارے ملازمین کی لٹیں بن رہی ہیں depending on the duration of their services کہ انہوں نے کتنی کتنی دیر سروس کی ہے اس میں age وغیرہ سب پر کام کر رہے ہیں جب یہ کہیں گے تو میں ان کو detail فراہم کر دوں گی۔

چودھری افتخار حسین چیمپھر: جناب سپیکر! یہ ذرا notable بات ہے میرا سوال تھا۔۔۔

جناب سپیکر: ویسے یہ طے ہوا تھا کہ تین ضمنی سوال کریں گے۔ چلیں! آپ سوال کر لیں۔

چودھری افتخار حسین چھپھر: جناب سپیکر! آپ جس طرح حکم دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ سوال کر لیں۔

چودھری افتخار حسین چھپھر: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ کیا حکومت محکمہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ضلع اوکاڑہ کے ملازمین کو ریگولر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سپیکر: آپ میری بات سنیں۔ آپ specific سوال کریں۔ آپ یہ پوچھ سکتے ہیں کہ یہ لوگ کچے نہیں ہوئے اور یہ کب تک کچے ہو جائیں گے؟

چودھری افتخار حسین چھپھر: جناب سپیکر! جو میرے پاس انفارمیشن ہے میں بالکل confidence سے کہہ رہا ہوں کہ اس پر ابھی کام ہی شروع نہیں ہوا۔ Why are they

telling a lie?

جناب سپیکر: اس پر ابھی کام شروع نہیں ہوا؟

چودھری افتخار حسین چھپھر: جناب سپیکر! جی، اس پر ابھی کام شروع نہیں ہوا۔ یہ زبانی کلامی جھوٹ ہے اور اس کا تو کوئی فائدہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں چیلنج کرتا ہوں کہ یہ بے شک معزز Chair دیکھ لے اس کا کوئی process start ہوا ہو۔ اس کا process یہ ہے کہ منسٹر اور سیکرٹری سمری move کریں گے اور سمری بذریعہ چیف سیکرٹری وزیر اعلیٰ کے پاس جائے گی۔ وزیر اعلیٰ اس کے بعد اس پر کمیٹی بنائیں گے جس میں regulations اور فنانس والے نمائندے شامل ہوں گے۔ یہ آپ کو کوئی ایک پیپر

دکھادیں، Why are they telling a lie in the House?

جناب سپیکر: دیکھیں! میرے خیال میں موجودہ سیکرٹری صاحب نئے آئے ہیں تو یہ سوال پرانا ہے۔

چودھری افتخار حسین چھپھر: جناب سپیکر! ایک سال چھ مہینے میں بندہ بہت کچھ سیکھ جاتا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، ان کو آئے ہوئے سال نہیں بلکہ ایک مہینہ ہوا ہے۔

وزیر پرانمیری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
جناب سپیکر! سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ہم نے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ میں جتنی بھرتیاں کی ہیں شاید
اتنی تاریخ میں نہیں ہوئیں۔

جناب سپیکر! پچھلی دفعہ بھی بتایا ہے کہ 26 ہزار لوگ employ کئے ہیں۔ آپ لوگوں
کے پاس ان کی 50 فیصد اسامیاں تھیں ان 50 فیصد اسامیوں کو بڑی مشکل سے پورا کر کے
ہم 25 فیصد پر لے کر آئے ہیں جس کے اندر تقریباً 14 ہزار ڈاکٹرز، پیرامیڈیکل سٹاف۔۔۔
جناب سپیکر: چلیں! اس طرح کرتے ہیں کہ آپ محکمے سے اس بارے میں پوری انفارمیشن لے
لیں۔ ہم اس سوال کو pending کر لیتے ہیں پھر اس کو دوبارہ دیکھ لیں گے۔

وزیر پرانمیری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
جناب سپیکر! اگر آپ چاہتے ہیں تو سوال pending کر دیں ویسے تو جواب already موجود ہے۔
جناب سپیکر: دیکھیں! یہ سیکرٹری صاحب نے آئے ہیں ان کو پتا نہیں ہے اور یہ سوال بھی کافی
پرانا ہے جو latest position ہے وہ پھر بتادیں گے۔

وزیر پرانمیری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
جناب سپیکر! میں تو ہمیشہ حاضر ہوتی ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ کی بات نہیں ہے لیکن آپ کے تین سیکرٹری تو change ہوئے ہیں۔
ظاہر ہے کہ جو نیا سیکرٹری آتا ہے تو وہ پھر نئے سرے سے شروع ہوتا ہے۔

وزیر پرانمیری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
جناب سپیکر! آپ کو بتادوں کہ وزیر اعلیٰ نے already کہہ دیا ہے۔

جناب سپیکر: آپ تو پرانے ہیں مجھے پتا ہے لیکن جو آپ کے نیچے آتے ہیں وہ نئے آتے ہیں تو ان کو
بھی ٹائم چاہئے۔

وزیر پرانمیری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے میں detail لے کر دے دوں گی۔

جناب سپیکر: چلیں! ٹھیک ہے یہ سوال pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1956 جناب حامد رشید کا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! on his behalf.

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! سوال نمبر 1956 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد ڈویژن میں میپائٹس کے مریضوں کی تعداد سے متعلق تفصیلات

*1956: جناب حامد رشید: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) فیصل آباد ڈویژن میں اس وقت میپائٹس کے کتنے مریض رجسٹرڈ ہیں؟
 - (ب) ان مریضوں کو علاج کے لئے مفت ادویات کی فراہمی کے کتنے مراکز قائم کئے گئے ہیں؟
 - (ج) متعدد بیماریوں سے بچاؤ کے لئے مفت ادویات کی فراہمی اور ویکسین کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں؟
- وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
- (الف) فیصل آباد ڈویژن میں اب تک کل 89,159 مریض رجسٹرڈ کئے جا چکے ہیں۔
 - (ب) محکمہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر کے زیر نگرانی فیصل آباد ڈویژن میں مختلف ڈی ایچ کیو اور ٹی ایچ کیو ہسپتالوں میں میپائٹس کلینک قائم کئے گئے ہیں جن کی فہرست درج ذیل ہیں۔

ضلع جھنگ:

- 1- ڈی ایچ کیو ہسپتال جھنگ
- 2- ٹی ایچ کیو ہسپتال شورکوٹ
- 3- ٹی ایچ کیو ہسپتال احمد پور سیال

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ:

1- ڈی ایچ کیو ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ

2- ٹی ایچ کیو ہسپتال گوجرہ

3- ٹی ایچ کیو ہسپتال کمالیہ

ضلع فیصل آباد:

1- ٹی ایچ کیو ہسپتال سن آباد

2- ٹی ایچ کیو ہسپتال سندری

3- ٹی ایچ کیو ہسپتال جڑانوالہ

4- ٹی ایچ کیو ہسپتال چک جمبرہ

5- ٹی ایچ کیو ہسپتال تاندلیانوالہ

ہیپاٹائٹس کنٹرول پروگرام ان تمام کلینکس پر مفت ادویات، ویکسین اور پی سی آر ٹیسٹ فراہم کرتا ہے۔

(ج) جی، ہاں! متعدی بیماریوں سے بچاؤ کے لئے مفت ادویات فراہم کی جارہی ہیں اور مختلف متعدی بیماریوں مثلاً ہیپاٹائٹس بی اور سی، انفلوینزا، ربیہ، ڈیفیٹھیریا، خسرہ، پولیو اور سانپ کے کاٹنے اور ویریلہ وغیرہ کی ویکسین مفت لگائی جارہی ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! سوال یہ پوچھا گیا ہے کہ فیصل آباد ڈویژن میں اس وقت ہیپاٹائٹس کے کتنے مریض رجسٹرڈ ہیں تو یہاں پر جواب دیا گیا ہے کہ فیصل آباد ڈویژن میں اب تک کل 89,159 مریض رجسٹرڈ کئے جا چکے ہیں۔

جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کیونکہ فیصل آباد بہت بڑا ضلع ہے اور فیصل آباد میں آلودگی کی وجہ سے اور جو انڈسٹریل ایریا کا گندہ پانی ہے، آپ بھی وزیر اعلیٰ رہے ہیں اور آپ کے نوٹس میں یہ بات بھی ہے کہ فیصل آباد کے اندر پانی کا ایک بہت بڑا مسئلہ ہے جس سے ہیپاٹائٹس کے مریضوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے اور یہ جو رجسٹرڈ لوگ بتائے گئے ہیں یہ بہت کم ہیں جبکہ لوگوں کی تعداد زیادہ ہے۔ فیصل آباد میں ہر تیسرے بندے کو ہیپاٹائٹس ہے۔ پہلے بھی یہ سوال مختلف اوقات میں اسمبلی کے floor پر اٹھائے جا چکے ہیں۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے اور میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو جز (ج) کے اندر کہا گیا ہے کہ جی ہاں متعدی بیماریوں سے بچاؤ کے لئے مفت ادویات فراہم کی جارہی ہیں اور مختلف متعدی بیماریوں مثلاً میپائٹائٹس بی اور سی، خصوصی طور پر یہ جو میپائٹائٹس بی اور سی ہے، فیصل آباد کے ہسپتال کے اندر یہ بات میں on oath کہہ رہا ہوں کہ مریضوں کو ادویات نہیں دی جارہیں۔ صرف اور صرف اس بندے کو میڈیسن دی جاتی ہے یا وہ کسی ایم ایس کار شدہ دار ہو گا یا کوئی اس کے تعلق والا ہو گا یا پھر کوئی منسٹر صاحب کی چٹ جائے گی یا اس کا کوئی سفارشی جائے گا تو اس کو میڈیسن ملے گی۔ فیصل آباد کی جو حالت ہے اب دیکھیں کہ پورے پنجاب کے اندر۔۔۔

جناب سپیکر: آپ میری بات سنیں کہ اتنا لمبا سوال بھی نہیں ہوتا۔ آپ منسٹر صاحب کی چٹ کی کیوں بات کرتے ہیں، منسٹر صاحب نہ چٹ پر believe کرتی ہیں، یہ کام بہتر کر رہی ہیں اور محنت کر رہی ہیں۔

میرے خیال میں انہیں آئے ہوئے ابھی پانچ یا چھ مہینے ہوئے ہیں۔ دیکھیں! یہ نہیں کہ میں کوئی ایسی بات کر رہا ہوں، پورے ہیلتھ کیئر سیکٹر کا جو اصل بیڑہ غرق ہوا وہ میاں محمد شہباز شریف کے دور میں ہوا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

دیکھیں! میری بات سنیں کہ میرے دور میں دوائیاں فری مل رہی تھیں اور اب یہ بھی شکایت ہے کہ جب 1122 بھی مریض کو لے کر جاتی ہے تو اس کو بھی دقت آتی ہے تو یہ کب سے ہو رہا ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: آپ میری بات سن لیں، پھر آپ دوسری بات کریں گے، اگر آپ سوال تک رہتے تو پھر ٹھیک تھا۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: آپ نے واپس سوال پر آنا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں نے جو ضمنی سوال کیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ بالکل ضمنی سوال کو چھوٹا کر لیں۔ باقی اس کے ہیلتھ سیکٹر کو نہ چھیڑیں۔ وہ پھر میاں محمد شہباز شریف کے دور کی ایک ایک چیز میرے دل میں لکھی ہوئی جس میں بیڑہ غرق ہوا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، اس طرح نہیں۔ اب آپ صرف سوال کر لیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! کیونکہ آپ نے specific ہماری گورنمنٹ کا ذکر کیا ہے تو میں پھر یہاں پر صرف چند سیکنڈ میں جواب دینا چاہوں گا۔

جناب سپیکر: پھر یہ بحث چل جائے گی اور آپ کا سوال رہ جائے گا۔ وہ پھر جواب بہت ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! پچھلے پانچ سال کے اندر۔۔۔

جناب سپیکر: اس میں نہ پڑیں آپ کو پھر نقصان ہو گا۔ منسٹر صاحبہ! اب آپ اس کا جواب دے دیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! پچھلے پانچ سال کے اندر۔۔۔

جناب سپیکر: اب آپ جواب سن لیں ناں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! پہلے تو میں تھوڑی correction کرنا چاہوں گی اور میں اپنے فاضل بھائی صاحب کو یہ بتانا چاہتی ہوں کہ جہاں تک میپائٹس بی اور سی ہے وہ پانی سے نہیں پھیلتا۔ پانی سے میپائٹس اے پھیلتا ہے اور میپائٹس اے ایسا نہیں ہے which cannot be cured اس کا علاج بھی ہو جاتا ہے اس کے بعد میں کوئی اثرات نہیں ہوتے۔ اصل مسئلہ میپائٹس بی اور سی کا ہے۔ میپائٹس (بی اینڈ سی) دونوں خون کے ذریعے پھیلتے ہیں اس کا مطلب blood born ہے، یہ reusing of syringes, quackery اور unregistered barbers کی وجہ سے تباہی آئی ہے جب سے ہم لوگ آئے ہیں we have done a lot of registration work اس وقت ہم نے 18 ہزار barbers بیوٹی سیلون کو رجسٹرڈ کیا ہے just to ensure کہ میپائٹس بی اینڈ سی کی

awareness create کریں۔ یہ پہلی حکومت ہے جس نے پالیسی decision لیا ہے کہ ہم auto destructible syringes جو کہ comparatively تقریباً اسی قیمت کی ہے آج سے پہلے حکومتیں اسے نہیں لے کر آئی تھیں۔

جناب سپیکر! اب ہماری latest پالیسی یہ ہے کہ 90 percent of syringes which will be utilized in government hospitals will be auto destructible تاکہ وہ دوبارہ use نہ ہو سکیں۔ re-using of syringes particularly جن سے میپائٹس کا problem ہوتا ہے وہ ایک اور problem ہے۔

جناب سپیکر! تیسری بات blood transfusion کا problem کہ آپ کے پاس properly blood transfusion services ہیں اُس میں properly screening ہو رہی ہے۔ ان ساری چیزیں کو مد نظر رکھتے ہوئے جو ہمارے پاس میپائٹس (بی اینڈ سی) کا اس وقت ratio آرہا ہے۔ 8 سے 9 فیصد میپائٹس (سی) کا ہے، 2.5 میپائٹس (بی) کا ہے، میپائٹس (بی) کا بھی اس لئے کم ہوا ہے کہ ہمارا vaccination کا جو EPI کا پروگرام شروع ہوا ہے اُس میں میپائٹس (بی) کی vaccine موجود ہے۔ میپائٹس (بی) کی اس وقت ویکسین موجود ہے اور بچوں کو میپائٹس (بی) کی ویکسین لگ رہی ہیں کم chances ہیں کہ بچے میپائٹس (بی) develop کریں گے۔ میپائٹس (سی) کا problem یہ ہے کہ اس کے خلاف کوئی vaccination نہیں ہے سب سے important کام prevention ہے تاکہ ہم کسی طریقے سے quackery کے خلاف اور اگر آج بھی آپ نے اخبار پڑھی ہو تو آج one hundred and forty seven quackery outlets ہیلتھ کیئر کمیشن نے سیل کئے ہیں۔ صرف غلط practices کی وجہ سے یہ ساری چیزوں کو مد نظر رکھتے ہوئے ہم ایک کام prevention کا کر رہے ہیں awareness create کر رہے ہیں، ہم سارے beauty saloons کو رجسٹر کر رہے ہیں اس کے علاوہ جتنی syringes استعمال ہوں گی auto destructible syringes ہوں گی۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ جن مریضوں کو میپائٹس (سی) ہو چکا ہے اُن مریضوں کا تین ماہ کا combo course ہوتا ہے جس کی وجہ سے اُن کی disease can be cured ہر تین ماہ کے بعد 50 ہزار مریضوں کا ایک نیا badge آتا ہے جس badge کو ہم دوائی مکمل کر کے پھر اگلے badge recruit کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کو یہ بتانا چاہ رہی ہوں کہ ہمارے پاس جتنے مریض آتے ہیں جو تعداد بتائی ہے 89 ہزار مریض یہ سارے وہ مریض ہیں جو حکومت پنجاب کے ساتھ رجسٹرڈ ہیں اور ریگولر treatment لے رہے ہیں۔ Naturally جب وہ ریگولر treatment لیتے ہیں تو وہ میپائٹس کنٹرول پروگرام کے purview میں آجاتے ہیں۔

جناب سپیکر! جس طرح معزز ممبر نے فرمایا ہے مجھے بڑا افسوس ہوا کہ فاضل بھائی صاحب فرما رہے ہیں کہ میں کسی کی سفارش کروں میں کسی کی سفارش نہیں کرتی میں تو سارے مریضوں کے لئے بہت بڑی سفارش ہوں اور ہر طریقے سے کوشش کرتی ہوں مریضوں کو بہتر سے بہتر سہولیات ملیں۔

جناب سپیکر! ہماری پوری کوشش ہے کہ ہم نے میپائٹس کو کنٹرول کرنے کے لئے ایک نیا پروگرام شروع کیا ہے جس کا نام Micro Elimination Programme ہے اور یہ basically ہم نے نکانہ صاحب سے شروع کیا ہے as a pilot project جہاں ہم یہ کوشش کر رہے ہیں کہ ایک دفعہ آپ ہر بندے کی mass screening کریں اُس میں جتنے میپائٹس (بی اینڈ سی) کے positive spatient نکلتے ہیں اُن کی treatment شروع کر دیں اور جو negative ہیں اُن کو vaccinate کر دیں۔

جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ یہ بات کہنا کہ ہم دوائیاں نہیں دے رہے بہت زیادتی کی بات ہے یہ سارے رجسٹرڈ مریض ہیں ان سارے مریضوں کو دوائیاں دی جا رہی ہیں۔

جناب سپیکر! چلیں ٹھیک ہے۔ معزز ممبر کا حلقہ بھی ہے شاید انہیں زیادہ علم ہو پھر بھی منسٹر صاحب! آپ اپنے طور پر اگر کوئی کمی ہو تو وہ پوری کر دیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
جناب سپیکر! میں بتا کر والیتی ہوں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اگلا سوال

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: اب آپ کا سوال ہو گیا ہے۔ اگلا سوال محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔ جی، محترمہ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 1972 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرکاری ہسپتالوں میں طبی ٹیسٹوں کی فیس میں اضافہ سے متعلقہ تفصیلات

* 1972: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر کے سرکاری ہسپتالوں میں ہونے والے ٹیسٹوں کی فیسوں میں اضافہ کر دیا گیا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کتنے فیصد اضافہ کیا گیا ہے؟

(ج) کیا مستحق مریضوں کے لئے فری ٹیسٹوں کی سہولت موجود ہے اگر ہے تو اس کا طریق کار کیا ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) گورنمنٹ ہسپتالوں میں 01-05-1985 کے ریٹ نافذ العمل تھے جو کہ موجودہ دور

کے مطابق انتہائی کم تھے یہاں تک کہ مطلوبہ reagent chemicals بھی مارکیٹ

سے خریدے نہیں جاسکتے تھے، جس کی وجہ سے تمام diagnostic tests کی سہولت

میسر نہ تھی یا فراہم کردہ diagnostic tests مطلوبہ معیار کے مطابق نہ تھے۔

diagnostic tests کی فراہمی یقینی بنانے اور مطلوبہ معیار حاصل کرنے کے لئے No profit, no loss کی بنیاد پر صرف استعمال ہونے والے reagent chemical کی قیمت کے مطابق نئے نرخ مقرر کئے گئے ہیں۔ پہلے ہسپتالوں میں اکیس ٹیسٹوں کی سہولت میسر تھی اب پچیس مزید ٹیسٹوں کی سہولت فراہم کی گئی ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ایکسرے کے نرخ -/15 روپے سے بڑھا کر -/60 روپے کئے گئے ہیں جو کہ subsidized ہیں اور مارکیٹ ریٹ جو کہ -/500 سے -/600 روپے کے مقابلہ میں بہت کم ہیں۔

سرکاری ہسپتالوں میں الٹراساؤنڈ کے نرخ جو کہ پہلے -/100 روپے تھے بڑھا کر -/150 روپے مقرر کئے گئے ہیں جبکہ کہ پرائیویٹ ہسپتالوں میں الٹراساؤنڈ کے نرخ -/1000 سے -/1200 روپے چارج کئے جاتے ہیں۔

سی ٹی سکین کے نرخ 2500 مقرر کئے گئے ہیں جبکہ پرائیویٹ ہسپتالوں میں -/8000 سے -/10000 روپے چارج کئے جاتے ہیں۔ نجی کمپنی سے طے شدہ معاہدہ کے مطابق CT Scan Plain اور CT Scan Contrast کا ریٹ -/3950 روپے اور -/6450 روپے بتدریج ہے۔ پہلے مریض -/1000 روپے ادا کرتا تھا اور باقی سبسڈی حکومت فراہم کرتی تھی۔ حکومت نے سبسڈی کو کم کر دیا ہے اب مریض -/2500 روپے ادا کرے گا اور حکومت باقی سبسڈی ادا کرے گی۔

سی بی سی کی فیس -/200 روپے، جگر کے LFT کی فیس -/300 روپے، ECG کی فیس -/100 روپے، Trop T کی فیس -/600 روپے مقرر کی گئی ہے۔ Urea، Creatinine، Uric Acid اور Pregnancy ٹیسٹ کی فیس -/65 روپے فی ٹیسٹ مقرر کی گئی ہے۔ ان اقدامات سے جو مریض پرائیویٹ سیکٹر سے یہ سہولیات مہنگے داموں حاصل کرتے ہیں انہیں بھی ریلیف ملے گا۔

Emergency، ICU اور CCU کے تمام مریضوں کو یہ سہولیات بدستور بالکل فری میسر رہیں گی۔ اس کے علاوہ ان ڈور اور آؤٹ ڈور کے تمام شعبہ جات کے مستحق

مریضوں کو یہ سہولیات مفت فراہم کی جائیں گی اور اس مقصد کے لئے ہسپتالوں میں سہولت ڈیسک قائم کئے گئے ہیں لہذا قیمتوں میں اضافہ کی بات کرنا سراسر ناانصافی ہے۔

(ب) جواب اوپر دے دیا گیا ہے۔

(ج) جی، ہاں! مستحق مریضوں کے لئے فری ٹیسٹوں کی سہولت موجود ہے اور اس مقصد کے لئے ہسپتالوں میں سہولت ڈیسک قائم کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! ابھی آپ نے اپنے دور کے اچھے کاموں کا ذکر کیا۔ اب میں یہاں پر یہ ضرور ذکر کروں گی کہ آپ کے دور میں غریب مستحق جو بیمار ہوتے تھے وہ ٹیسٹوں کی قیمتوں میں اضافے کا عذاب سہتے اور نہ ہی میاں محمد شہباز شریف کے دور میں انہوں نے یہ غم سہا۔ شاید وہاں تب معاملات یقیناً بہتری کی طرف تھے اور میرے سوال کے جز (الف) کے جواب میں مجھے محکمہ کہتا ہے میں آپ کی توجہ آخری لائن کی طرف لے جانا چاہوں گی کہ محکمہ کہتا ہے قیمتوں میں اضافے کی بات کرنا سراسر ناانصافی ہے۔

جناب سپیکر! پہلے تو میں معذرت چاہتی ہوں کہ میں ناانصافی کرنے جا رہی ہوں میں محکمہ سے بھی اور پوری تبدیلی سرکار سے معافی چاہتی ہوں لیکن میں یہ ناانصافی ضرور کروں گی۔

جناب سپیکر! اس میں یہ کہا گیا ہے کہ جو diagnostic tests ہوتے تھے وہ مطلوبہ معیار کے مطابق نہ تھے اور no profit no loss کے basis پر چل رہے تھے۔ مجھے یہ جاننا ہے کہ عوام کی ہیلتھ کے ساتھ کون سی سودے بازی ہو رہی تھی جس میں no profit no loss کو دیکھنا ضروری تھا اگر ٹیسٹوں کا جو معیار تھا وہ بہتر نہیں تھا تو کیا وہ عوام کی جیبوں میں سے پیسے نکال کر بہتر کرنا تھا یا پنجاب اسمبلی میں پنجاب حکومت اپنا ہیلتھ بجٹ بڑھا کر اسے بہتر کر سکتی تھی لہذا یہ جو کہا گیا کہ اس پر بات کرنا ناانصافی ہے تو میں یہ ناانصافی ضرور کروں گی۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ سوال دیکھ لیں یہاں جواب میں لکھا ہے کہ ایکسرس کے جو نرخ ہیں یہاں علیحدہ علیحدہ انہوں نے کہا ہے کہ -/15 روپے سے بڑھا کر -/60 روپے کئے ہیں پھر بھی subsidized ہیں مارکیٹ ریٹ 500 سے 600 ہے اور اسی طرح انہوں نے باقی جو ultrasound والے لکھے ہیں مارکیٹ ریٹس سے پھر بھی subsidize ہو رہا ہے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! مدینے کی ریاست میں کیا ہی اچھا ہوتا کہ ٹیسٹوں کی قیمتوں کو ختم کر دیا جاتا، ایک فلاحی ریاست کا تصور دیا جاتا یہ لازم تو نہیں تھا ان مریضوں کا خون نچوڑ دیا جائے اور صرف اس لئے کہ ٹیسٹوں کی فیسوں میں ڈاکٹر حضرات کے شیئرز ہوتے ہیں۔
(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی، no cross talk, no cross talk محترمہ! ایک تو آپ بھی آہستہ بولیں، آپ پہلے میری بات سن لیں ایک منٹ بیٹھ جائیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! میں نے آپ کو اس لئے بٹھایا ہے کہ آپ کو سانس بھی چڑھ گیا تھا اور مجھے خیال ہوتا ہے کہ آپ اتنے زور سے بول رہے ہیں ویسے آرام سے بھی بولیں گے تو سب کو سمجھ آ رہی ہے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ بیٹھ جائیں میں ابھی بات کر رہا ہوں۔ آپ دو منٹ بیٹھ جائیں۔ اب ہاؤس میں آپ کو پانی تو پلا نہیں سکتے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! اگر ٹیسٹوں کا ریٹ کم ہو جائے تو میں سمجھوں گی کہ آپ نے پانی پلا دیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ پہلے میری بات سن لیں۔ آپ پہلے ذرا ایک منٹ کے لئے بیٹھ جائیں۔ اب بات صرف اتنی ہے کہ جو آپ کا سوال تھا جو یہاں اس کا جواب آیا ہے اس میں یہ جواب ہے کہ چونکہ مارکیٹ ریٹ سے ہم پھر بھی subsidies کر رہے ہیں۔

آپ کا سوال تو یہ تھا کہ کیا پہلے کی حکومتوں نے فری کیا ہوا تھا یا نہیں؟ بس آپ کا مختصر سوال ہے آپ اتنی تقریر کر کر کے تھک گئی ہیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میری آپ سے درخواست ہے پورا پنجاب رو رہا ہے غریب جیب سے جب علاج نہ کروا سکیں۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کی بات رہ جائے گی، آپ میری بات سنیں، آپ کو سمجھ نہیں آرہی۔ محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ ایک منٹ میری بات سنیں۔ مجھے یاد ہے میرے دور میں بھی ہم نے ٹیسٹ فری کئے تھے کیونکہ غریب لوگوں کے پاس پیسے نہیں ہوتے وہ بے چارے کاغذات لے کر پھرتے رہتے ہیں کبھی ادھر جائیں، کبھی اُدھر جائیں تو ہم نے فری کیا تھا اب اُس کے بعد کا مجھے نہیں پتا کہ میرے جانے کے بعد۔۔۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! آپ کے دور میں بھی اور آپ کے دور کے بعد بھی ٹیسٹ فری تھے۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ پہلے بات تو سن لیں پتا تو کر لینے دیں۔ میں آپ کی سہولت کے لئے بات کر رہا ہوں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! بتادیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ پہلے بیٹھیں گی تو پھر بتائیں گے۔ ابھی منسٹر صاحبہ کھڑی ہیں انہیں جواب دینے دیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میں اُن کے احترام میں کھڑی ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کو اتنا احترام ہے تو پھر بیٹھ جائیں۔ آپ کو میرا احترام نہیں ہے؟

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! آپ ہمارے بڑے ہیں۔

جناب سپیکر: ظاہر ہے ہر حکومت کی اپنی پالیسی ہوتی ہے کہ کیا کرنا ہے لیکن اُس وقت یہ ٹیسٹ فری تھے معزز ممبر کہہ رہی ہیں کہ ان کے دور میں بھی tests فری تھے اب جو ریٹس بڑھے ہیں یہ اب بڑھے ہیں یا پچھلے ہی بڑھے ہوئے ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! یہ جو ریٹس بتائے گئے ہیں آپ دیکھیں ان کا مقابلہ کیا گیا ہے پرانے ریٹس کے ساتھ اس میں یہ ہے کہ اگر پہلے پچھلی حکومت میں - / 50 روپے کا ٹیسٹ تھا تو وہ ہم نے - / 100 روپے کا کیا ہے تو ان کی حکومت میں بھی باقاعدہ اُن لوگوں سے پیسے لئے جاتے تھے جو afford کر سکتے تھے ہم بھی انہی لوگوں سے پیسے لے رہے ہیں جو afford کر سکتے ہیں دوسری اہم چیز یہ ہے محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! اب پہلے سے بڑھادیئے گئے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: ظاہر ہے جو لوگ afford کرتے ہیں وہ تو خود پیسے دیتے ہیں انہیں دینے چاہئیں جو بالکل afford نہیں کر سکتے اُس کا arrangement مجھے پوچھ لینے دیں کیونکہ میرے دور میں اُن کے لئے arrangement تھا کہ ہم نے زکوٰۃ کے اتنے پیسے disposal پر دیئے ہوئے تھے کہ وہاں سے وہ ڈاکٹر خود ہی انہیں فری ٹیسٹ کر دیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! ہمارے پاس باقاعدہ ہر ہسپتال میں facilitation desk لگا ہوا ہے جو بندہ جا کر کہتا ہے کہ میں یہ ٹیسٹ afford نہیں کر سکتا اُس کے immediately ٹیسٹ فری کئے جاتے ہیں ICU کے اندر، لیبر روم کے اندر، CCU کے اندر، ایمر جنسی میں ابھی بھی سارے ٹیسٹ فری ہیں تو یہ ٹیسٹوں کے پیسے صرف اُن سے لئے جاتے ہیں جو afford کر سکتے ہیں اور ان ٹیسٹوں کے پیسے پچھلی حکومت بھی لیتی تھی۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔ آپ کے سوال کا جواب آگیا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2026 ملک خالد محمود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2045 محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2046 بھی محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی

dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2052 چودھری مظہر اقبال کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2054 بھی چودھری مظہر اقبال کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! جناب سپیکر! سوال نمبر 2055 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

رحیم یار خان میں ضلعی سطح پر مزید ہسپتال بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*2055: سید عثمان محمود: کیا وزیر پر انٹری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع رحیم یار خان تقریباً 60 لاکھ کی آبادی کا ضلع ہے جس میں صرف ایک شیخ زید ہسپتال کام کر رہا ہے جو کہ اتنی زیادہ آبادی کے لئے نہ کافی ہے؟
(ب) کیا حکومت مذکورہ ضلع میں مزید ضلعی سطح پر ہسپتال بنانے نیز اس منصوبہ کو مالی سال 2019-20 کے بجٹ میں شامل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پر انٹری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
(الف) یہ درست نہیں ہے کہ ضلع رحیم یار خان کی آبادی کے لئے صرف شیخ زید ہسپتال کام کر رہا ہے۔ شیخ زید ہسپتال کے علاوہ تین تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال، 16 آر ایچ سی سنٹرز، 104 بنیادی مراکز صحت اور 58 سول ڈسپنسریز بھی طبی سہولت مہیا کر رہی ہیں۔

(ب)

1۔ فی الحال اس ضلع میں حکومت ایڈیشنل ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال بنانے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے اور نہ ہی اس مالی سال 2019-20 میں شامل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاہم اس ضلع میں مزید طبی سہولیات مہیا کرنے کے لئے مندرجہ ذیل منصوبہ جات مالی سال 2019-20 میں شامل کئے گئے ہیں۔

- (i) شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان کی توسیع کے لئے شیخ زید ہسپتال فیئر-2 کی سکیم مالی سال 20-2019 میں شامل ہے جس کا تخمینہ لاگت 6076.154 ملین روپے ہے۔
- (ii) رورل ہیلتھ سسٹمز میڈیوالی قریشیاں ضلع رحیم یار خان کو اپ گریڈ کر کے 60 بستروں کا تحصیل لیول ہسپتال کا منصوبہ رواں مالی سال میں شامل ہے۔
- (iii) آئی ہسپتال خانپور کی امپروومنٹ اینڈ رینوویشن کا منصوبہ بھی مالی سال میں شامل کیا گیا ہے۔

اوپر بیان کردہ سکیموں کی تکمیل پر اس ضلع کی آبادی کو پہلے سے بہتر طبی سہولیات میسر ہوں گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! کیا یہ درست ہے کہ ضلع رحیم یار خان تقریباً 60 لاکھ کی آبادی کا ضلع ہے جس میں صرف ایک شیخ زید ہسپتال کام کر رہا ہے جو کہ اتنی زیادہ آبادی کے لئے ناکافی ہے؟

جناب سپیکر! آپ کو یاد ہو گا کہ بجٹ سیشن میں بہت سے دعوے کئے گئے اس میں یہ بھی بتایا گیا تھا کہ 279 ملین روپے کا ہیلتھ بجٹ ہے جس میں سے 40 ملین روپے 9 نئے ہسپتالوں کی تعمیر کے لئے مختص کئے گئے۔ اس august House کے floor پر وزیر خزانہ نے یہ وعدہ کیا تھا کہ چھ نئے ہسپتال جنوبی پنجاب میں بنائے جائیں گے۔ یہ وہی وزیر خزانہ ہیں جو جنوبی پنجاب محاذ بنا کر آئے تھے۔ یہ آپ پچھلے جن چند سالوں کا حوالہ دیتے ہیں وہ اس دور میں بھی الحمد للہ حکومت میں تھے۔

جناب سپیکر: سید عثمان محمود! وہ آپ کے بھی پرانے تعلق والے ہیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! جی، وہ ہمارے بھی بہت پرانے تعلق والے ہیں۔ میں نے اپنے سوال کے جز (ب) میں پوچھا تھا کہ کیا حکومت مذکورہ ضلع میں مزید ضلعی سطح پر ہسپتال بنانے کا منصوبہ مالی سال 20-2019 کے بجٹ میں شامل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

جناب سپیکر! مجھے اس کا اب یہ جواب دیا جا رہا ہے کہ حکومت ایسا کوئی منصوبہ مالی سال 2019-20 کے بجٹ میں شامل نہیں کر سکی۔ بجٹ تقریر میں جو اتنے وعدے کئے گئے اور ڈیک بجائے گئے کہ جی جنوبی پنجاب کو بجٹ کا 35 فیصد دیا جائے گا، جنوبی پنجاب ایک نیا صوبہ بن جائے گا، وہاں پر سیکرٹریٹ بھی قائم کر دیا جائے گا اور وہاں پر دودھ اور شہد کی نہریں بھی بہادی جائیں گی۔

جناب سپیکر: سید عثمان محمود! یہ بعد کی باتیں ہیں آپ پہلے وہاں پر ہسپتال بنالیں لہذا آپ ہسپتال پر ہی بات کریں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میری صرف یہ گزارش ہے کہ شیخ زید ہسپتال فیز-2 کو announce کیا گیا اور اس august House کے floor پر وعدہ کیا گیا تو ایسی کون سی وجوہات تھیں کہ جنوبی پنجاب کو خاص طور پر ضلع رحیم یار خان کو پچھلے دس سال کی طرح، میں دوبارہ دہرا رہا ہوں کہ پچھلے دس سال کی طرح اب بھی محروم رکھا گیا۔

جناب سپیکر: سید عثمان محمود! جی، ٹھیک ہے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! سب سے پہلی بات یہ ہے انہوں نے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر کے حوالے سے سوال پوچھا تھا کہ کیا یہاں واحد ایک ہی ہسپتال ہے تو میں ان کی correction کرتی چلی جاؤں کہ شیخ زید ہسپتال کے علاوہ تین تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال، 16 آر ایچ سی سنٹر، 104 بنیادی مرکز صحت ہیں اور 58 سول ڈسپنسریاں بھی طبی سہولت مہیا کر رہی ہیں۔ جہاں تک شیخ زید ہسپتال کا تعلق ہے تو وہ Tertiary Care and Teaching Hospital ہے۔ شیخ زید ہسپتال اس ADP میں شامل ہے جس کو شیخ زید فیز-2 کہا جا رہا ہے، اس پر PC-I تیار ہو رہا ہے اور میں اپنے بھائی کو یہ بتانا چاہتی ہوں کہ نشتر ہسپتال فیز-2 کا کام بھی شروع ہو گیا ہے۔ میرے بھائی کسی دن ملتان تشریف لے کر جائیں تو وہاں کا وزٹ کریں تو آپ دیکھیں گے کہ جن اینٹوں کا آپ ذکر کر رہے تھے وہ اینٹیں اب لگنا شروع ہو رہی ہیں۔ ڈی جی خان کے نامکمل ہسپتال کو ہماری حکومت نے آکر مکمل کیا ہے اور اس پر کام شروع ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! وہ ڈی جی خان کا نہیں بلکہ رحیم یار خان کے ہسپتال کا پوچھ رہے ہیں۔
وزیر پر انٹرمی و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
جناب سپیکر! رحیم یار خان ہسپتال کے حوالے سے میں نے جواب میں بتایا ہے کہ شیخ زید ہسپتال
رحیم یار خان کی توسیع کے لئے شیخ زید ہسپتال فیز-2 کی سکیم مالی سال 20-2019 میں شامل ہے
جس کا تخمینہ لاگت 6-ارب روپے ہے۔ کیا آج سے پہلے کسی نے اتنا بجٹ دیا تھا؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! جی، یہ تو جواب میں بھی لکھا ہوا ہے۔
وزیر پر انٹرمی و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
جناب سپیکر! میں آپ کو یہ بھی بتاتی چلی جاؤں کہ اس ہسپتال کی اتنی بڑی حالت تھی کہ It was
declared that it should be demolished اور یہ بات سابقا حکومت نے کہی تھی کہ
اس ہسپتال کو demolished کرنا چاہئے۔ انہوں نے اس ہسپتال کو demolished کیا اور نہ ہی
انہوں نے وہاں پر کوئی نیا ہسپتال بنایا۔

جناب سپیکر! اب ہماری حکومت کے آنے کے بعد ہم نے اس کا PC-I تیار کر لیا ہے اور
اس کے لئے پیسے بھی رکھے ہیں اور انشاء اللہ شیخ زید ہسپتال نیا بن رہا ہے۔ باقی جہاں تک تحصیل
ہیڈ کوارٹر کی بات ہے تو اس میں یہ بھی لکھا ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! چلیں، ٹھیک ہے۔ آپ کی اس حوالے سے بات آگئی ہے۔ جی،
سید عثمان محمود!

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! آپ کو یاد دلاتا چلوں کہ جب آپ بطور وزیر اعلیٰ منصب پر فائز تھے
تو یہ وہی رحیم یار خان ہے جس کو پاکستان کا ماڈل ڈسٹرکٹ بھی قرار دیا گیا تھا آپ بھی رحیم یار خان
سے ہی elected تھے تو میں دوبارہ ضمنی سوال میں دہراتا چلوں کہ PC-I ان کے مطابق بن گیا
ہے ڈیڑھ سال ہونے کو ہے کہ رحیم یار خان شیخ زید ہسپتال فیز-2 کی اب تک ایک اینٹ بھی نہیں
رکھی گئی۔ آپ جون میں پھر ایک نئے بجٹ کو پیش کرنے آئیں گے اور اب بھی چونکہ آپ مجھ سے
بہتر جانتے ہیں کہ 202-ارب روپے فیڈرل گورنمنٹ نے صوبوں سے lapse کر لئے ہیں۔

جناب سپیکر: سید عثمان محمود! منسٹر صاحبہ تو فرما رہی ہیں کہ وہاں پر کام شروع ہو گیا ہے۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! وہاں پر کام شروع نہیں ہوا ہے شک ہیلتھ منسٹر صاحبہ میرے ساتھ وہاں پر چلیں میں ان کو دکھاتا ہوں کہ شیخ زید ہسپتال فیز-2 کی ایک اینٹ بھی اب تک نہیں لگی۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

جناب سپیکر! پچھلی حکومت کو PC-I بنانے کی عادت ہی نہیں تھی۔ جیسا کہ آپ کو پتا ہے کہ PKLI بغیر PC-I اور بغیر ECNIC approval کے چل پڑا تھا تو اس لئے یہ بھی سوچ رہے ہیں کہ ہم بھی ان کی طرح ہی بنادیں لیکن میں اپنے بھائی کو بتانا چاہ رہی ہوں کہ رولز آف بزنس سے PC-I بنے گا اس کے مطابق ہم کام کریں گے۔

جناب سپیکر! میں PC-I personally پر کام کر رہی ہوں ہم اسی سال میں کام شروع کر دیں گے۔

جناب سپیکر: سید عثمان محمود! منسٹر صاحبہ فرما رہی ہیں کہ وہ جلد ہی اس پر کام شروع کر دیں گی۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

جناب سپیکر! جس طرح میرے بھائی کہہ رہے تھے کہ نشتر ہسپتال پر کام شروع نہیں ہوا تو میں ان کو بتانا چاہ رہی ہوں کہ نشتر ہسپتال پر کام شروع ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 2086 محترمہ خدیہ عمر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2105 جناب محمد ارشد چودھری کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2118 جناب محمد عبداللہ وڑائچ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2126 جناب منیب الحق کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2127 ملک محمد احمد خان کا ہے۔ ان کی request آئی ہوئی ہے کہ میرے سوال کو pending کر دیا جائے لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2129 بھی ملک محمد احمد خان کا ہے۔ ان کی request آئی ہوئی ہے کہ میرے سوال کو

pending کر دیا جائے لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

(اذان مغرب)

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! سوال نمبر 2130 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد کے ہسپتالوں کا سیلوویسٹ اٹھانے کے لئے

ملازمین کی تعداد اور ان کی تنخواہوں کی ادائیگی سے متعلقہ تفصیلات

*2130: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں کتنے ہسپتال ہیں جن کا سیلوویسٹ اٹھانے کے لئے ملازمین رکھے گئے ہیں؟

(ب) سیلوویسٹ اٹھانے کے لئے کتنے ملازمین رکھے گئے ہیں ان ملازمین میں کتنے مستقل ہیں اور کتنے کنٹریکٹ اور ڈیلی ویز پر کام کر رہے ہیں؟

(ج) ان ملازمین کو تنخواہوں کی ادائیگی کے لئے کتنے فنڈز مالی سال 19-2018 میں مختص کئے گئے تھے؟

(د) کتنے ملازمین کو تنخواہ کی ادائیگی کب سے نہ ہوئی ہے اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ه) سیلوویسٹ اٹھانے کے لئے کتنی گاڑیاں و دیگر سامان ہے؟

(و) کیا حکومت سیلوویسٹ کے ملازمین کو جلد از جلد تنخواہوں کی ادائیگی کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
(الف) ضلع فیصل آباد کے پانچ مندرجہ ذیل سرکاری ہسپتالوں کا خطرناک فضلہ / کوڑا ایک
منظم طریق کار کے مطابق اٹھا کر تلف کیا جاتا ہے۔

- 1- تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال سمندری 2- تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال جڑانوالہ
- 3- تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال تاندلیانوالہ 4- تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال چک جھمرہ
- 5- گورنمنٹ جنرل ہسپتال سمن آباد۔

(ب) اس مقصد کے لئے متعلقہ ہسپتال کے عملے پر مشتمل ایک ہسپتال ویسٹ مینجمنٹ کمیٹی تشکیل دی جاتی ہے اور ایک میڈیکل آفیسر یا نرسنگ آفیسر کو ICO مقرر کیا جاتا ہے۔ ہسپتال کے تمام فضلے کو مختلف اقسام میں چھانٹی کرنے کے لئے ہسپتال کے عملے کو خصوصی تربیت دی جاتی ہے۔ خطرناک جراثیم آلود کوڑے کو yellow bags میں محفوظ طریقے سے اکٹھا کر کے سیل بند کیا جاتا ہے اور وزن کا کوڈ چسپاں کر کے ویسٹ ٹرالی کے ذریعے yellow room میں منتقل کر دیا جاتا ہے جس کا درجہ حرارت 2 تا 8 ڈگری سینٹی گریڈ ہوتا ہے۔ جہاں سے اسی درجہ حرارت کی حامل محکمہ کی yellow vehicle ہسپتالوں کے خطرناک کوڑے کو تلف کرنے کے لئے متعلقہ incinerator تک ایک کمپیوٹرائزڈ نگرانی کے نظام کے تحت پہنچاتی ہے اور ہر incinerator کی بھی CCTV کیمروں کے ذریعے نگرانی کی جارہی ہے اس سارے عمل کے لئے کمپنی کے کنٹریکٹ پر بھرتی کئے گئے بیس افراد ضلع فیصل آباد میں تمام پانچ ہسپتالوں میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

(ج) مالی سال 2018-19 میں ملازمین کو تنخواہوں کی ادائیگی کے لئے 83,32,004.40 روپے مختص کئے گئے تھے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) کوئی ایسا ملازم نہیں ہے جس کی تنخواہ ادا نہ کی گئی ہو۔

(ه) ضلع فیصل آباد کے لئے ایک yellow vehicle مختص کی گئی ہے۔

(و) حکومت سیلو ویسٹ مینجمنٹ کے ملازمین کی تنخواہیں باقاعدگی سے ادا کر رہی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ ضلع فیصل آباد میں کتنے ہسپتال ہیں جن کا سیلوویسٹ اٹھانے کے لئے ملازمین رکھے گئے ہیں؟ تو اس حوالے سے یہاں پر جو جواب دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں اس حوالے سے جناب کو اور آپ کی وساطت سے ہاؤس کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ yellow waste اٹھانے والے جو ملازمین تھے ان کے بارے میں ہاؤس کے اندر یہ جواب دیا گیا ہے کہ انہیں تنخواہیں ادا کر دی گئی ہیں اور اب کوئی بھی واجبات واجب الادا نہیں ہیں۔ مارچ 2019 کا دینیاز کا پیپر تھا اگر منسٹر صاحبہ کہیں گی تو میں ان کو اس کی کاپی بھی مہیا کر دوں گا۔ جناب سپیکر! اس میں خبر تھی کہ yellow waste ملازمین نے احتجاج کیا تھا کہ ہمیں تنخواہیں نہیں دی جارہیں۔ اگر یہ جواب درست مان لیا جائے تو پھر ملازمین نے احتجاج کیوں کیا انہوں نے روڈ بلاک کیوں کیا اور ان کا احتجاج اخبارات میں کیوں آیا؟

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ میں نے بہت تفصیل سے جواب دیا ہے ہسپتال ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے ساتھ deal کرتی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! معزز ممبر ملازمین کی تنخواہوں کے بارے میں پوچھ رہے ہیں۔ وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! ہم نے انہیں سارا بجٹ دیا ہے۔ آگے اگر ان کا کوئی مسئلہ بنا ہے تو I will find out ہماری اطلاع کے مطابق تو ساری تنخواہیں دی گئی ہیں ورنہ میں یہ جواب نہ دیتی۔ I will find out about it کہ کون سی ایسی بات ہے لیکن میرے پاس جو اطلاع ہے اس کے مطابق سارے لوگوں کی تنخواہیں دی ہوئی ہیں اور ہمارے پاس کوئی outstanding نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد طاہر پرویز! جن کو تنخواہیں نہیں ملیں آپ ان کی ایک لسٹ بنا کر منسٹر صاحبہ کو دے دیں۔ منسٹر صاحبہ on the floor of the House کہہ رہی ہیں کہ اگر کسی کو تنخواہ نہیں ملی تو وہ فوری طور پر دلوادیں گی۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

جناب سپیکر! انشاء اللہ. I will do it.

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا گلا ضمنی سوال یہ ہے۔۔۔

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہو گیا ہے۔ اب تو وقفہ سوالات بھی ختم ہو گیا ہے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جوابوں کی میز پر رکھے گئے)

قصور: پی پی-175 میں

آرا بیچ سیز، بی ایچ یوز کی تعداد اور فراہمی ادویات سے متعلقہ تفصیلات

*1634: ملک احمد سعید خان: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-175 قصور میں کتنے آرا بیچ سی موجود ہیں۔ مذکورہ آرا بیچ سی میں ایمر جنسی کی سہولیات اور ادویات کی فراہمی کے حوالے سے آگاہ فرمائیں۔ پچھلے ایک سال میں کتنے ایمر جنسی کیسز ان سنٹر پر ہینڈل کئے گئے۔ ان آرا بیچ سی کے ناموں سے آگاہ فرمائیں نیز ان کو مالی سال 19-2018 میں کتنی رقم کی ادویات فراہم کی گئی ہیں تمام آرا بیچ سی کی تفصیل علیحدہ علیحدہ بیان فرمائیں؟

(ب) پی پی-175 قصور میں کتنے بی ایچ یوز ہیں ان کے نام کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں نیز مذکورہ بی ایچ یو کی بلڈنگ کی صورتحال سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) مذکورہ بی ایچ یو میں پچھلے ایک سال میں کتنے ایمر جنسی کیسز ہینڈل کئے گئے نیز بی ایچ یو کو سال 19-2018 میں کتنی ادویات فراہم کی گئی ہیں اور کتنی مالیت کی فراہم کی گئی ہیں، تفصیل سے علیحدہ علیحدہ آگاہ فرمائیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) پی پی-175 قصور میں ایک آرا بیچ سی (آرا بیچ سی مصطفیٰ آباد) موجود ہے جس کی بلڈنگ کی صورتحال تسلی بخش ہے۔ پچھلے ایک سال کے دوران مذکورہ آرا بیچ سی کی ایمر جنسی میں 13,250 مریضوں کو طبی سہولیات فراہم کی گئی اور -/14,19,230 روپے کی ادویات فراہم کی گئی۔

(ب) پی پی-175 قصور میں آٹھ بی ایچ یوز ہیں۔ ان کے نام اور بلڈنگ کی صورت حال درج ذیل ہیں:

نمبر شمار	نام BHU	بلڈنگ کی صورت حال
1-	چٹھیا نوالا	مرمت کی ضرورت ہے
2-	گرین کوٹ	تلی بخش
3-	سرہالی کلاں	تلی بخش
4-	ہردو سہاری	مرمت کی ضرورت ہے
5-	قادی ونڈ	مرمت کی ضرورت ہے
6-	شیخ بھاگو	مرمت کی ضرورت ہے
7-	دفتوہ	مرمت کی ضرورت ہے
8-	کھارا	مرمت کی ضرورت ہے

جیسے ہی ترقیاتی فنڈز دستیاب ہوں گے مذکورہ بنیادی مراکز صحت کی بلڈنگ بھی repair کروادی جائے گی۔

(ج) پچھلے سال ایمر جنسی مریضوں کی تعداد نیز جتنی مالیت کی ادویات فراہم کی گئی ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

1-	چٹھیا نوالا	37934	3,85,299 روپے
2-	گرین کوٹ	20802	2,68,821 روپے
3-	سرہالی کلاں	25905	4,99,334 روپے
4-	ہردو سہاری	14346	3,63,647 روپے
5-	قادی ونڈ	15083	2,87,574 روپے
6-	شیخ بھاگو	27707	4,84,126 روپے
7-	دفتوہ	3,37,857 روپے	3,37,857 روپے
8-	کھارا	16873	2,32,986 روپے

بہاولپور: ٹی ایچ کیو ہسپتال احمد پور شرقیہ

میں بیڈز، وارڈز کی تعداد اور ڈاکٹرز سے متعلقہ تفصیلات

*2026: ملک خالد محمود بابر: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ٹی ایچ کیو ہسپتال احمد پور شرقیہ (ضلع بہاولپور) کتنے ہیڈز اور وارڈز پر مشتمل ہے اس میں کس کس مرض کے وارڈ کام کر رہے ہیں؟

(ب) کیا اس میں گائناکالوجسٹ / گائنی سرجن، آرٹھوپیدک سرجن، کارڈیالوجی اور دماغی امراض کے ماہر ڈاکٹرز تعینات ہیں؟

(ج) اس میں کون کون سی مشینری ہے، کون کون سی مشینری کب سے خراب ہے یا بند پڑی ہوئی ہے؟

(د) اس کی ایمر جنسی کتنے ہیڈز پر مشتمل ہے کیا ایمر جنسی 24/7 گھنٹے کھلی رہتی ہے نیز ایمر جنسی میں فرائض سرانجام دینے والے ڈاکٹرز کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) ٹی ایچ کیو ہسپتال احمد پور شرقیہ (ضلع بہاولپور) 92 ہیڈز پر مشتمل ہے اور اس میں مندرجہ ذیل وارڈز کام کر رہے ہیں:-

گائنی اینڈ آبس وارڈ۔ سرجیکل وارڈ۔ آرٹھو سرجری وارڈ۔ آئی وارڈ۔ کارڈیالوجی وارڈ۔ ڈائیسز وارڈ۔ ایمر جنسی وارڈ۔ پیڈز وارڈ۔ ٹراما سینٹر اس کے علاوہ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں مندرجہ ذیل شعبہ جات کام کر رہے ہیں۔ آؤٹ ڈور ڈیپارٹمنٹ۔ پیٹھالوجی ڈیپارٹمنٹ۔ بلڈ بنک۔ ای پی آئی سروسز۔ لیبر روم سروسز۔ ایکس رے ڈیپارٹمنٹ۔ ڈینٹل یونٹ۔ فزیو تھراپی یونٹ۔ ایم ایل سی و پوسٹ مارٹم سروسز۔ ایمر جنسی آؤٹ ڈور سروسز۔ فارمیسی سروسز۔

(ب) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال احمد پور شرقیہ میں تین گائناکالوجسٹ / گائنی سرجن کی اسامیاں ہیں۔ تاہم دو گائناکالوجسٹ کام کر رہی ہیں اور ایک گائناکالوجسٹ کی اسامی خالی ہے۔ آرٹھوپیدک سرجن کی دو اسامیاں ہیں۔ جن میں سے ایک آرٹھوپیدک سرجن موجود ہے اور ایک آرٹھوپیدک سرجن کی اسامی خالی ہے۔ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال احمد پور شرقیہ میں ایک کارڈیالوجسٹ کی اسامی ہے۔ جس پر کارڈیالوجسٹ کام کر رہی ہیں۔ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال احمد پور شرقیہ میں دماغی امراض کے ڈاکٹرز کی کوئی اسامی منظور نہ ہے۔

- (ج) مشینری کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (د) ایمر جنسی میں فرائض سرانجام دینے والے ڈاکٹرز کے نام، عہدہ اور گریڈ وار درج ذیل ہے:-

مارنگ شفت صبح 08:00 سے دوپہر 02:00 بجے تک

ڈاکٹر احتشام انور	ایمر جنسی میڈیکل آفیسر	بی ایس-17
ڈاکٹر عالمگیر	میڈیکل آفیسر	بی ایس-17
ڈاکٹر نعمان	میڈیکل آفیسر	بی ایس-17
ڈاکٹر قراہ العین	میڈیکل آفیسر	بی ایس-17

ایونگ شفت دوپہر 02:00 سے رات 08:00 بجے تک

ڈاکٹر غلام فرید	میڈیکل آفیسر	بی ایس-17
ڈاکٹر محبوب عالم	میڈیکل آفیسر	بی ایس-17
ڈاکٹر آصفہ شاہ	میڈیکل آفیسر	بی ایس-17

نائٹ شفت رات 08:00 سے صبح 08:00 بجے تک

ڈاکٹر وسیم عباس	ایمر جنسی میڈیکل آفیسر	بی ایس-17
ڈاکٹر ارسلان حیدر	میڈیکل آفیسر	بی ایس-17
ڈاکٹر عابد اسلم	میڈیکل آفیسر	بی ایس-17
ڈاکٹر عبیدہ	میڈیکل آفیسر	بی ایس-17

راجن پور: محمد پور ہسپتال میں ڈاکٹرز، سٹاف اور مشینری سے متعلقہ تفصیلات

*2045: محترمہ شازیہ عابد: کیا وزیر پر انٹری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) محمد پور ہسپتال تحصیل جام پور (ضلع راجن پور) کب بنایا گیا تھا؟
- (ب) اس ہسپتال میں کتنے ڈاکٹرز اور سٹاف کام کر رہا ہے ہسپتال میں کتنی منظور شدہ اسامیاں ہیں ان میں کتنی خالی ہیں اور ان پر کب تک تعیناتی ہوگی؟
- (ج) اس ہسپتال میں کون کون سی طبی مشینری موجود ہے کتنی چالو حالت میں اور کون کون سی کب سے خراب پڑی ہے اور کس کس مشینری کی مزید ضرورت ہے؟

- (د) کیا حکومت اس ہسپتال میں خالی اسامیاں پُر کرنے اور دیگر ضروری سہولیات مع مشینری فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟
- وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
- (الف) محمد پور ہسپتال تحصیل جام پور راجن پور 1975-01-01 میں بنایا گیا تھا۔
- (ب) محمد پور ہسپتال میں سات ڈاکٹرز کی اسامیاں ہیں اور سات ڈاکٹرز تعینات ہیں نرسز کی چھ اسامیاں ہیں اور چھ نرسز تعینات ہیں۔ پیرامیڈیکس کی بائیس اسامیاں ہیں اور تمام پر عملہ تعینات ہے۔ درجہ چہارم کی بارہ اسامیاں ہیں اور تمام پر ہیں۔
- (ج) اس ہسپتال میں درج ذیل طبی مشینری موجود ہے۔ ایکس رے پلانٹ، ڈیٹیل یونٹ، لیبارٹری اور انٹراساؤنڈ کی سہولت موجود ہے اور تمام مشینری چالو حالت میں ہے۔
- (د) اس ہسپتال میں کوئی اسامی خالی نہ ہے۔

راجن پور: داخل ہسپتال میں تعینات ڈاکٹرز، سٹاف و دیگر تفصیلات

*2046: محترمہ شازیہ عابد: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) داخل ہسپتال تحصیل جام پور ضلع راجن پور کب بنایا گیا تھا؟
- (ب) اس ہسپتال میں کتنے ڈاکٹرز اور سٹاف کام کر رہا ہے ہسپتال میں کتنی منظور شدہ اسامیاں ہیں۔ کتنی اس وقت خالی ہیں اور ان پر کب تک تعیناتی ہوگی؟
- (ج) کیا یہ درست ہے کہ اس ہسپتال میں سی ٹی سکین اور دیگر مشینری موجود نہ ہے مشینری نہ ہونے کی وجہ سے مریض باہر سے پرائیویٹ ٹیسٹ کروانے پر مجبور ہیں؟
- (د) کیا حکومت اس ہسپتال میں خالی اسامیاں پُر کرنے اور دیگر ضروری سہولیات مع مشینری فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرانمیری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) داخل ہسپتال تحصیل جام پور راجن پور 1975-01-01 میں بنایا گیا تھا۔

(ب) ڈاکٹرز کی سات اسامیاں ہیں اور چھ ڈاکٹرز تعینات ہیں نرسز کی چھ اسامیاں ہیں اور تین نرسز تعینات ہیں۔ پیرامیڈیکس کی اسامیوں کی تعداد اکیس ہے تمام پُر ہیں کوئی خالی نہیں ہے۔ درجہ چہارم کی بارہ اسامیاں ہیں۔ تمام پُر ہیں کوئی خالی نہیں ہے۔

(ج) جی، ہاں! یہ درست ہے کیونکہ سی ٹی سکین مشین کی سہولت ضلع میں صرف ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں ہوتی ہے۔ جو کہ چالو حالت میں ہے۔ ایکسرے پلانٹ، ڈیٹیل یونٹ، لیبارٹری اور الٹراساؤنڈ کی سہولت موجود ہے۔

(د) جو اسامیاں خالی ہیں ان پر جیسے ہی اہل امیدوار دستیاب ہوں گے واک ان انٹرویو کے ذریعے پُر کر دی جائیں گی۔

بہاولنگر: ٹی ایچ کیو ہسپتال ہارون آباد

میں ٹراماسٹری اور کارڈیک سنٹر بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*2052: چودھری مظہر اقبال: کیا وزیر پرانمیری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت ٹی ایچ کیو ہسپتال ہارون آباد (بہاولنگر) میں کارڈیک اور ٹراماسٹری بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) کیا ان کا پی سی-1 منظور ہو گیا ہے یا ابھی زیر کارروائی ہے؟

(ج) کیا حکومت اس ہسپتال میں جلد از جلد کارڈیک اور ٹراماسٹری بنانے اور اس میں ڈاکٹرز تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پرانمیری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) یہ درست نہیں ہے حکومت کے ترقیاتی بجٹ برائے مالی سال 2019-20 میں اس

ہسپتال میں کارڈیک اور ٹراماسٹری بنانے کے لئے رقم مختص نہیں کی گئی ہے۔ مزید برآں

حکومت کی پالیسی کے مطابق کارڈیک سنٹر وغیرہ تحصیل سطح کے ہسپتالوں میں نہیں

بنائے جاتے یہ سہولت صرف ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں میں یا تدریسی سطح کے ہسپتالوں میں دی جاتی ہے۔

- (ب) چونکہ کارڈیک سنٹر اور ٹرانا سنٹر بنانے کا منصوبہ حکومت کے ترقیاتی پروگرام 2019-20 میں موجود نہیں ہے اس لئے ان سہولیات کا PC-1 بنانا درکار نہ ہے۔
- (ج) جواب اوپر دے دیا گیا ہے۔

ضلع بہاولنگر: ٹی ایچ کیو ہسپتال ہارون آباد میں خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*2054: چودھری مظہر اقبال: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ٹی ایچ کیو ہسپتال ہارون آباد (بہاولنگر) جو کہ ساٹھ بستروں پر مشتمل ہے اس میں سپیشلسٹ کی بیس اسامیاں ہیں جس میں سے صرف پانچ پر سپیشلسٹ ڈاکٹر کام کر رہے ہیں اور باقی اسامیاں خالی ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سرجن / کنسلٹنٹ کی پندرہ اسامیاں خالی ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بے ہوشی کا ڈاکٹر بھی مستقل تعینات نہیں کیا گیا اور ایک ڈاکٹر کی عارضی ڈیوٹی ہفتہ میں تین دن کے لئے لگائی گئی ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس میں ہسپتال میں نرسز، پیرامیڈیکل سٹاف اور دیگر کیڈر کی اسامیاں بھی خالی ہیں؟

(ه) حکومت کب تک اس ہسپتال کی تمام خالی اسامیاں پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) جی، ہاں! ٹی ایچ کیو ہسپتال ہارون آباد ساٹھ بستروں پر مشتمل ہے اور اس میں سپیشلسٹ

کی بیس اسامیاں ہیں جس میں سے چار اسامیوں پر سپیشلسٹ تعینات ہیں اور باقی

سپیشلسٹ ڈاکٹر کی 16 اسامیاں خالی ہیں۔

(ب) جی، ہاں! ٹی ایچ کیو ہسپتال ہارون آباد میں سرجن اور دیگر کنسلٹنٹ کی 16 اسامیاں خالی ہیں۔ گورنمنٹ آف پنجاب پر انمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے کوشاں ہے۔

(ج) یہ بھی درست ہے کہ بے ہوشی کا ڈاکٹر بھی مستقل تعینات نہیں کیا گیا اور ایک ڈاکٹر کی عارضی ڈیوٹی ہفتہ میں ایک دن کے لئے لگائی گئی ہے جبکہ بے ہوشی کے ڈاکٹر کی دو اسامیاں خالی ہیں۔ ضلع بہاولنگر میں صرف ایک بے ہوشی کا ڈاکٹر ہے۔ مزید برآں گورنمنٹ آف پنجاب پر انمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ ڈاکٹر کو بے ہوشی کی ڈگری و ڈپلومہ کروا رہی ہے تاکہ بے ہوشی کے ڈاکٹر کی کمی کو پورا کیا جاسکے۔

(د) یہ بھی درست ہے کہ اس ہسپتال میں پیرامیڈیکل سٹاف اور دیگر کیڈر کی اسامیاں بھی خالی ہیں تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ گورنمنٹ آف پنجاب پر انمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ نے پیرامیڈیکل سٹاف کی خالی اسامیوں پر بھرتی کے لئے اشتہار دے دیا ہے جس کے تحت NTS سے پاس شدہ امیدواران کو میرٹ کی بنیاد پر بھرتی کیا جائے گا۔

(ه) گورنمنٹ آف پنجاب پر انمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ نے پیرامیڈیکل سٹاف کی خالی اسامیوں پر بھرتی کے لئے اشتہار دے دیا ہے جس کے تحت NTS سے پاس شدہ امیدواران کو میرٹ کی بنیاد پر بھرتی کیا جائے گا۔

صوبہ بھر کے ہسپتالوں میں وینٹی لیٹرز کی سہولت کے فقدان سے متعلقہ تفصیلات

*2086: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر پر انمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں ٹی ایچ کیو، ڈی ایچ کیو اور دوسرے ہسپتالوں میں وینٹی لیٹرز بحساب تعداد مہیا کرنے کا کیا معیار ہے؟

(ب) کیا جز (الف) میں دریافت کئے گئے معیار کے مطابق تمام ہسپتالوں میں وینٹی لیٹرز موجود ہیں یا ان کی تعداد کم ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ وینٹی لیٹرز ایک life saving device ہے اگر ایسا ہے تو جہاں کہیں ان کی تعداد کم ہے اس کو پورا کرنے کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
(الف) انٹرنیشنل معیار کے مطابق 100 بیڈز کے ہسپتال کے لئے وینٹی لیٹرز کی تعداد ایک ہونا ضروری ہے۔ 100-249 بیڈز کے ہسپتال کے لئے وینٹی لیٹرز کی تعداد تین ہو نا ضروری ہے۔ 250-500 بیڈز کے ہسپتال کے لئے وینٹی لیٹرز کی تعداد چھ ہونا ضروری ہے۔

(ب) اس وقت صوبہ پنجاب کے 26 ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال محکمہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر کے زیر نگرانی کام کر رہے ہیں۔ اس وقت پنجاب کے تمام ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں میں وینٹی لیٹرز کی سہولت موجود ہے۔ حال ہی میں اس سہولت کو مزید بہتر کرنے کے لئے ہر ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کو مزید چار جدید وینٹی لیٹرز فراہم کئے گئے ہیں۔ اس وقت ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں میں وینٹی لیٹرز کی تعداد 141 ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ وینٹی لیٹر ایک life saving device ہے۔ تمام ڈسٹرکٹ ہسپتالوں کے آئی سی یو سے منسلک ڈاکٹرز اور نرسز کو وینٹی لیٹرز کی ٹریننگ ہسپتالوں سے ٹریننگ دلوائی گئی ہے تاکہ وہ مریضوں کے لئے بہترین سہولیات فراہم کر سکیں۔ اس وقت تک انٹرنیشنل معیار اور ہسپتالوں کی ضرورت کے مطابق تمام ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں میں وینٹی لیٹرز کی تعداد پوری ہے۔ بارہ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں کی ڈیمانڈ کے مطابق ان کو چوبیس وینٹی لیٹرز بھی فراہم کر دیئے گئے ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اگر مزید کسی اور تحصیل ہسپتال سے وینٹی لیٹرز کی ڈیمانڈ کی گئی تو ان کو بھی فراہم کر دیئے جائیں گے۔

سرائے عالمگیر بی ایچ یوز کی تعداد اور

ان کو بطور آراپیج سیز تبدیل کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*2105: جناب محمد ارشد چودھری: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل سرائے عالمگیر میں کل کتنے BHUs اور RHCs ہیں کیا درج بالا BHUs اور

RHCs آبادی کی طبی و میڈیکل ضروریات کے لئے کافی ہیں؟

(ب) تحصیل سرائے عالمگیر کے نواحی یونین کونسل کھوہار جو آبادی کے لحاظ سے تحصیل

کا سب سے بڑا گاؤں ہے میں موجود بی ایچ یو جو کہ چالیس سال قبل قائم کیا گیا تھا کو

اپ گریڈ کر کے آراپیج سی کا درجہ دینے کا حکومت ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک،

نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) تحصیل سرائے عالمگیر ضلع گجرات میں کل آٹھ بی ایچ یوز، ایک دیہی مرکز صحت اور

ایک تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال، طبی سہولیات مہیا کر رہے ہیں جو کہ اس تحصیل کی آبادی

کی طبی و میڈیکل ضروریات کے لئے کافی ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یونین کونسل کھوہار تحصیل سرائے عالمگیر ضلع گجرات جس کی کل آبادی 28,149 ہے

اور گورنمنٹ کی مروجہ پالیسی کے حساب سے وہاں پر بنیادی مرکز صحت پہلے ہی سے

قائم شدہ ہے جو یونین کونسل کی آبادی کو طبی سہولیات فراہم کر رہا ہے تاہم یہ بنیادی

مرکز صحت، دیہی مرکز صحت بنانے کے لئے موزوں نہ ہے کیونکہ دیہی مرکز صحت

بنانے کے لئے جو پیرامیٹرز ہیں یہ اس پر پورا نہیں اترتا اس لئے حکومت اس بنیادی

مرکز صحت کا درجہ بڑھا کر دیہی مرکز صحت آراپیج سی بنانے کا اس وقت ارادہ نہیں

رکھتی۔

گجرات: سول ہسپتال جلال پور جٹاں

کو تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کا درجہ دینے سے متعلقہ تفصیلات

*2118: جناب محمد عبداللہ وڑائچ: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سول ہسپتال جلال پور جٹاں ضلع گجرات کی گنجائش آبادی کے لحاظ سے بہت کم ہے جبکہ اس ہسپتال میں جلال پور جٹاں کے گرد و نواح سے بھی مریض آتے ہیں؟

(ب) جلال پور جٹاں اور اس کے گرد و نواح کی آبادیوں کے لئے ایک بڑے سرکاری ہسپتال کی ضرورت ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہیں تو کیا حکومت جلال پور جٹاں سول ہسپتال کو اپ گریڈ کر کے تحصیل ہیڈ کوارٹر کے برابر لانے کا ارادہ رکھتی ہے اور اس کو مالی سال 20-2019 کے ADP میں شامل کرنا چاہتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
(الف) یہ درست نہ ہے، حکومت دیہاتی علاقوں میں بنیادی مراکز صحت جو کہ دو بیڈز پر مشتمل ہوتا ہے اور دیہی مراکز صحت جو بیس بستروں پر مشتمل ہیں۔ جلال پور جٹاں ہسپتال جو کہ پہلے سے ہی بیس بستروں پر مشتمل ہے جس میں گائنی اور پیڈز کی سیشل سروسز بھی مہیا کی گئی ہیں۔ حکومت کی مروجہ پالیسی کے مطابق اس کو مزید اپ گریڈ نہیں کیا جاسکتا کیونکہ اس سے بڑے ہسپتال تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال ہوتے ہیں جو کہ تحصیل کی سطح پر بنائے جاتے ہیں۔

(ب) حکومت کی مروجہ پالیسی کے مطابق جلاپور جٹاں میں بیس بستروں پر مشتمل ہسپتال موجود ہے جو علاقہ کے مریضوں کو طبی سہولیات مہیا کر رہا ہے اس لئے علاقے میں مزید ہسپتال بنانا مناسب نہ ہے۔

(ج) اس جز کا جواب اوپر (الف اور ب) میں دے دیا گیا ہے۔ تاہم حکومت پنجاب کے محکمہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر کے ترقیاتی بجٹ 20-2019 میں اس ہسپتال کو اپ گریڈ کرنے کے لئے کوئی رقم مختص نہیں ہے اور نہ ہی اس ہسپتال کو مالی سال 20-2019 میں شامل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

اوکاڑہ: ڈی ایچ کیو ہسپتال کے بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*2126: جناب منیب الحق: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) مالی سال 19-2018 میں ڈی ایچ کیو ہسپتال اوکاڑہ کو کل کتنا بجٹ فراہم کیا گیا، کتنا بجٹ خرچ ہو چکا ہے اور کتنا lapse ہوا؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال میں گائنی وارڈ اور لیبر روم کو ایک سال سے مرمت کے لئے توڑا گیا تھا اور ابھی تک کام مکمل نہ ہوا ہے؟
- (ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ وارڈ کا کام بند پڑا ہوا ہے اس کو کب تک مکمل کر لیا جائے گا اور کام بند ہونے کی وجوہات کیا ہیں؟
- (د) یکم جنوری 2019 سے 21 مارچ 2019 تک کتنی خواتین کو داخل کیا گیا کتنی خواتین کے آپریشن ہوئے اور کتنی عورتوں کی ڈیلیوری کے وقت اموات واقع ہوئیں؟
- (ه) کیا حکومت مذکورہ ہسپتال میں گائنی وارڈ اور لیبر روم کا کام جلد از جلد کرانے مسنگ فسیلٹیز مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟
- وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
- (الف) مالی سال 19-2018 کا ٹوٹل بجٹ 23,36,35,960 روپے تھا اور اس میں سے 20,16,42,332 روپے خرچ ہوئے۔ 3,19,93,628 روپے بچاؤ موجود ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) درست نہ ہے گائنی اور لیبر روم کو سیشنل مرمت کے لئے توڑا گیا تھا اب گائنی وارڈ اور لیبر روم کا تمام کام مکمل ہو چکا ہے اور لیبر روم گائنی وارڈ میں مریضوں کو علاج معالجہ کی سہولیات باہم پہنچائی جا رہی ہیں۔

(ج) درست نہ ہے۔ مذکورہ وارڈ کا کام مکمل ہو چکا ہے اور مریض طبی سہولیات سے مستفید ہو رہے ہیں۔

(د) یکم جنوری 2019 سے لے کر 21 مارچ 2019 تک خواتین جو ہسپتال میں داخل ہوئیں ان کا ریکارڈ درج ذیل ہے۔

1- ٹوٹل خواتین داخلہ 1270

2- آپریشن 495

3- دورانِ ڈیوری موت کوئی نہیں

(ه) ڈی ایچ کیو کے گائنی وارڈ اور لیبر روم مکمل طور پر فنکشنل ہو چکے ہیں اور مندرجہ بالا وارڈ میں مریضوں کو طبی سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں۔ ڈی ایچ کیو ہسپتال اوکاڑہ میں اس وقت لیبر روم اور گائنی وارڈ کے حوالے سے کوئی مسنگ فسیلٹیز نہیں ہے

لاہور: میاں میر ہسپتال میں سرکاری رہائش گاہوں

کی افسران اور ملازمین کو الاٹمنٹ کے قواعد و ضوابط سے متعلقہ تفصیلات

* 2131: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میاں میر ہسپتال لاہور کتنے بیڈز اور وارڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) کیا اس میں ایمر جنسی سنٹر، کارڈیک وارڈ اور گائنی وارڈ ہے یہ کتنے بیڈز پر مشتمل ہیں ایمر جنسی میں کیا کیا سہولیات میسر ہیں؟

(ج) اس میں کتنے ڈاکٹرز کس کس عہدہ اور گریڈ کے کام کر رہے ہیں کتنی اسامیاں عہدہ / گریڈ وار خالی ہیں؟

- (د) کتنے کیمسٹ تعینات ہیں کتنے انتظامی افسران کس کس عہدہ اور گریڈ پر کام کر رہے ہیں انتظامی افسران کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟
- (ه) اس کا سال 19-2108 کا بجٹ کتنا ہے اس میں سرکاری رہائش گاہیں کتنی ہیں کن کن افسران / ملازمین کے پاس ہیں کتنے ملازمین / افسران ایسے ہیں جو کہ لاہور سے باہر تعینات ہیں مگر ان کو سرکاری رہائش گاہیں الاٹ ہیں؟
- (و) کیا ایڈیشنل سیکرٹری (ٹیکنیکل)، کیمسٹ ملازم ایم ایس ڈی ان سرکاری رہائش گاہوں میں رہ سکتے ہیں تو کن قواعد و ضوابط کے تحت رہ سکتے ہیں ان رہائش گاہوں کی الاٹمنٹ کے SOP کی تفصیل بیان کریں؟
- وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
- (الف) میاں میر ہسپتال لاہور 130 بیڈز پر مشتمل ہے اور اس میں میل اور فی میل ایمر جنسی وارڈ، گائنی وارڈ پرائیویٹ وارڈز، بچکانہ ایمر جنسی وارڈ، گردہ مثانہ وارڈ، ہڈی جوڑ وارڈ، جنرل سرجری وارڈ، کارڈیك اوپنی ڈی، امراض چشم وارڈ پوری طرح سے کام کر رہے ہیں۔
- (ب) ہسپتال ہذا میں ایمر جنسی سنٹر، کارڈیك وارڈ اور گائنی وارڈ کام کر رہی ہیں اور ان میں علاج معالجہ کی تمام سہولیات موجود ہیں۔ ایمر جنسی وارڈ چوبیس بیڈز، کارڈیك وارڈ چار بیڈز اور گائنی وارڈ 17 بیڈز پر مشتمل ہے۔
- (ج) ہسپتال میں گریڈ 20 کا ایک، گریڈ 19 کے تین گریڈ 18 کے اٹھارہ گریڈ 17 کے پچاس ڈاکٹر کام کر رہے ہیں۔ ہسپتال میں ڈاکٹروں کی گریڈ 20 کی ایک، گریڈ 19 کی دو، گریڈ 18 کی پانچ اور گریڈ 17 کی دو سیٹیں خالی ہیں۔
- (د) ہسپتال میں کیمسٹ کی پوسٹ نہ ہے البتہ فارماسسٹ گریڈ 17 پر کام کر رہے ہیں۔
- ہسپتال میں درج ذیل انتظامی افسران کام کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر گلریز عابدی (میڈیکل سپرنٹنڈنٹ گریڈ 18) ڈاکٹر محمد اشرف (ایس ایم او۔ گریڈ 18) آسیہ پروین (نرسنگ سپرنٹنڈنٹ۔ گریڈ 18)

(۵) سال 19-2018 کے بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے:

سیلری بجٹ: 20,09,65,088 روپے۔

نان سیلری بجٹ: 4,25,67,661 روپے۔

ہسپتال میں چھ رہائشی گزیٹڈ افسران اور چھ رہائشی نان گزیٹڈ سٹاف کے لئے ہیں اور جن کو الاٹ کی گئی ہیں ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(۶) جی، ہاں! رہ سکتے ہیں۔

گورنمنٹ میاں میر ہسپتال لاہور، پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ کے زیر نگرانی کام کر رہا ہے جس میں موجود رہائشگاہیں بھی محکمہ کے زیر انتظام ہیں۔ محکمہ کے سربراہ نے اپنے اختیارات استعمال کرتے ہوئے رہائشگاہیں الاٹ کی ہیں جو کہ قواعد و ضوابط کے عین مطابق ہیں۔

صوبہ بھر میں لیڈی ہیلتھ ورکرز

کی اسامیاں، گریڈ، تعلیم اور سروس سٹرکچر سے متعلقہ تفصیلات

*2136: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں اس وقت لیڈی ہیلتھ ورکرز کی کتنی اسامیاں ہیں؟

(ب) ان میں سے کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ج) لیڈی ہیلتھ ورکر کی تعیناتی کے لئے بنیادی تعلیم کیا ہے اور لیڈی ہیلتھ ورکر کو کس سکیل میں بھرتی کیا جاتا ہے؟

(د) کیا حکومت لیڈی ہیلتھ ورکر کے سروس سٹرکچر کو بہتر بنانے کے لئے سکیل اپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(ه) صوبہ کے اندر رکنے والوں کی آبادی کے لئے ایک لیڈی ہیلتھ ورکر موجود ہے؟

- وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
- (الف) صوبہ بھر میں اس وقت لیڈی ہیلتھ ورکرز کی تعداد 44770 ہے دستخط شدہ SNE تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) صوبہ بھر میں اس وقت 960 لیڈی ہیلتھ ورکرز کی اسامیاں خالی ہیں۔
- (ج) لیڈی ہیلتھ ورکرز کی تعیناتی کے لئے بنیادی تعلیم مڈل پاس ہے اور اس کا بنیادی سکیل 5 ہے۔
- (د) جی، ہاں! حکومت پنجاب نے سپریم کورٹ کے فیصلے کی روشنی میں لیڈی ہیلتھ ورکرز کو مستقل کر دیا ہے اور ان کا سروس سٹرکچر بنا دیا ہے جس کے مطابق لیڈی ہیلتھ ورکر سکیل 5 سے 7 اور 9 میں ترقی کر سکتی ہیں اور لیڈی ہیلتھ سپروائزر سکیل 10، 12 اور 14 میں ترقی کر سکتی ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ہ) صوبہ بھر میں 1300 لوگوں کی آبادی کے لئے ایک لیڈی ہیلتھ ورکر ہوتی ہے۔

صوبہ بھر میں ادویات کی قیمتوں میں اضافہ سے متعلقہ تفصیلات

- * 2143: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
- (الف) صوبہ بھر میں ادویات کی قیمتیں اچانک بڑھادی گئی ہیں؟
- (ب) حکومتی اجازت کے بعد ادویات ساز کمپنیوں نے قیمتوں میں 15 فیصد کی بجائے 100 فیصد تک اضافہ کر دیا ہے؟
- (ج) کوکورو گولی 5mg کی قیمت 162.70 سے بڑھا کر 234.35 روپے / کوکورو گولی 2.5mg کی قیمت - / 60 روپے سے بڑھا کر 125.35 اور درد میں استعمال ہونے نیوبرول فورٹ کی قیمت - / 70 روپے سے بڑھا کر - / 426 روپے ہو گئی ہے؟
- (د) قیمتوں میں اضافہ کرنے والی کمپنیوں کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے، مکمل تفصیل بتائی جائے؟

(ہ) اس ضمن میں کمپنیوں سے جرمانہ کی مد میں کتنی رقم وصول کی گئی ہے اور اب تک کتنی کمپنیوں کو بند کر دیا گیا ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
(الف) ادویات کی قیمتوں کا تعین وفاقی سطح پر کیا جاتا ہے اور اس کام کی ذمہ داری ڈرگ ریگولیٹری اتھارٹی آف پاکستان (DRAP) کی ہے جو کہ منسٹری آف نیشنل ہیلتھ، ریگولیشن اینڈ کوارڈینیشن کے ماتحت ہے۔

(ب) ادویات کی قیمتوں میں اضافے کے حوالے سے (DRAP) نے مورخہ 11- جنوری 2019 میں پریس ریلیز جاری کی، جس کے مطابق مختلف ادویات کی قیمتوں میں 9 سے 15 فیصد تک اضافہ کیا گیا ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) DRAP نے ادویات کی قیمتوں میں اضافہ اور پھر ان میں کمی اپنے SRO 1610(I) 2018 / مورخہ 31- دسمبر 2018 اور SRO 34(I) / 2019 مورخہ 10- جنوری 2019 کے تحت کی ہے، ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور انہی معلومات کی روشنی میں کوکٹور گولی 5 mg اور 2.5 mg کے تیرہ کیسز درج کئے گئے ہیں۔ نیو برول فورٹ گولی 100 والی پیکنگ - / 440 روپے جبکہ پندرہ گولی والی پیکنگ ایک ڈبی کی قیمت - / 82 روپے ہے۔ ان معلومات سے یہ بات عیاں ہے کہ نیو برول فورٹ کی گولیاں مختلف پیک سائز میں دستیاب ہیں اور اسی وجہ سے پندرہ گولی کی قیمت - / 82 روپے کو 100 گولی والی ڈبی کی قیمت سے منسلک کر کے سوال میں ظاہر کیا گیا ہے۔ معلومات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) 441 مختلف ادویات اور ان کے متعین کے حوالے سے 164 کیسز درج کئے گئے ہیں اور یہ تمام کیسز متعلقہ اداروں کو قانون کے تحت کارروائی کے لئے ارسال کر دیئے گئے ہیں۔ ان تمام کیسز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) درج بالا کیسز صوبہ بھر سے رجسٹرڈ ہوئے ہیں اور ان کیسز میں قانونی کارروائی کا عمل شروع ہو چکا ہے تاہم اس بارے میں ابھی حتمی فیصلہ ہونا باقی ہے۔

گوجرانوالہ: پی پی-52 کے بی ایچ یوز کوٹ ہیرا،

احمد نگر وغیرہ میں ڈاکٹر کی 24/7 گھنٹہ سہولت کی دستیابی سے متعلقہ تفصیلات

*2184: چودھری عادل بخش چٹھہ: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی-52 گوجرانوالہ کے بی ایچ یوز کوٹ ہیرا، احمد نگر اور کھیوے والی میں ڈاکٹر کی 24/7 گھنٹہ سہولت دستیاب نہ ہے؟

(ب) حکومت ان بی ایچ یوز میں ڈاکٹر کی سہولت 24/7 گھنٹہ مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ ان علاقہ جات کے لوگوں کو صحت کی سہولت فراہم ہو سکی؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) یہ درست ہے کہ بی ایچ یوز کوٹ ہیرا اور کھیوے والی میں ڈاکٹر کی 24/7 گھنٹہ سہولت دستیاب نہ ہے جبکہ ان دونوں سنٹروں پر ڈاکٹر تعینات ہیں اور اپنی ڈیوٹی صبح 08:00 سے لے کر دوپہر 02:00 بجے تک بخوبی سرانجام دے رہے ہیں جبکہ احمد نگر بطور دیہی مرکز صحت کام کر رہا ہے اور وہاں پر 24/7 ڈاکٹر کی سہولت موجود ہے۔

(ب) چونکہ احمد نگر دیہی مرکز صحت ضلع گوجرانوالہ اس علاقے میں 24/7 کی سہولیات مہیا کر رہا ہے اس لئے حکومت اس وقت بی ایچ یوز کوٹ ہیرا اور کھیوے والی کو 24/7 بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اور نہ ہی ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی گوجرانوالہ کی طرف سے ان بی ایچ یوز کو 24/7 کرنے کی کوئی تجویز وصول ہوئی ہے۔

گوجرانوالہ: ہیلتھ سنٹر علی پور چٹھہ میں طبی سہولیات

سے متعلقہ آلات و سرجن کی عدم دستیابی سے متعلقہ تفصیلات

*2185: چودھری عادل بخش چٹھہ: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ رورل ہیلتھ سنٹر علی پور چٹھہ (گوجرانوالہ) میں ای سی جی مشین تین چینل، ایبوالینس، ڈیجیٹل ایکسرے مشین، کیمیکل analysis مشین، کارڈیک مانیٹر، ماڈل انسٹرومنٹ برائے ڈیٹیل سرجن نہ ہیں؟

(ب) حکومت اس سنٹر کو یہ تمام اشیاء جن کی وقت کے ساتھ شدید ضرورت ہے کب تک حکومت مہیا کرے گی؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ رورل ہیلتھ سنٹر علی پور چٹھہ میں ای سی جی مشین موجود ہے اور اس مشین سے مریضوں کے ای سی جی کے ٹیسٹ کئے جا رہے ہیں اس کے علاوہ ایکسرے مشین بھی اس سنٹر میں موجود ہے اور یہ درست حالت میں ہے اور آنے والے مریضوں کے ایکسرے کئے جا رہے ہیں ایبوالینس کی سہولت موجود ہے تاہم صوبائی حکومت ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی کو نارمل بجٹ کے علاوہ ہیلتھ کونسل کا بجٹ بھی مہیا کر رہی ہے۔ اگر کسی equipment/instruments کی کمی ہو تو ہیلتھ کونسل کے بجٹ سے وہ کمی پوری کر دی جاتی ہے۔ کارڈیک سنٹر ایسے ہسپتالوں میں دیئے جاتے ہیں جہاں کارڈیالوجسٹ کی پوسٹ موجود ہو جو صرف ضلعی سطح یا اس کے اوپر والے ہسپتالوں میں ہوتے ہیں۔ RHC لیول پر یہ سہولت میسر نہیں کی جاتی۔

(ب) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے رورل ہیلتھ سنٹر علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ میں RHC لیول کی تقریباً تمام سہولیات موجود ہیں اس لئے اس سطح پر حکومت اس ہسپتال میں مزید مشینری مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی اور نہ ہی حکومت کے ADP میں اس مد میں کوئی رقم موجود ہے۔

پیرامیڈیکس سٹاف کی تعداد سے متعلق تفصیلات

*2236: جناب خالد محمود: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے

کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں (PHFMC) پنجاب ہیلتھ فسیلائز مینجمنٹ کمپنی کے نام سے کوئی ادارہ کام کر رہا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو یہ ادارہ صوبہ کے کتنے اضلاع میں کام کر رہا ہے نیز کیا ضلع وہاڑی اس میں شامل ہے نیز اس ادارہ کے ملازمین کا سروس سٹرکچر کیا ہے؟

(ج) ضلع وہاڑی میں PHFMC کے زیر انتظام بنیادی مراکز صحت میں کام کرنے والے پیرا میڈیکس اور سپورٹ سٹاف کی کل تعداد کتنی ہے نیز یہ ملازمین کتنا عرصہ سے کام کر رہے ہیں؟

(د) کیا حکومت ان ملازمین کو مستقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
(الف) جی، ہاں! بالکل کام کر رہا ہے۔

(ب) یہ ادارہ پنجاب کے چودہ اضلاع میں کام کر رہا ہے جس میں ضلع وہاڑی بھی شامل ہے۔ اس ادارہ کے ملازمین سالانہ کنٹریکٹ پر بھرتی کئے گئے ہیں اور تمام ملازمین کانٹریکٹ ہر سال کی پرفارمنس کی بنیاد پر renew کیا جاتا ہے۔

(ج) پیرامیڈیکس سٹاف: لیڈی ہیلتھ وزیٹرز: 73 ڈسپنسرز: 73 ڈوائف: 73 سپورٹ سٹاف:

Key Punch Operators (KPOs): 56

(د) یہ ادارہ سیکشن 42 (Companies Ordinance-1984) کے تحت کام کر رہا ہے۔ اس ادارہ ہذا میں تمام ملازمین کنٹریکٹ کی بنیاد پر بھرتی کئے جاتے ہیں۔

خانیوال: پی پی۔ 209 میں بی ایچ یو، آراچی سی

اور ہسپتال کی تعداد، طبی سہولیات کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*2238: جناب محمد فیصل خان نیازی: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) پی پی۔ 209 خانیوال میں کتنے بی ایچ یو، آر ایچ سی اور ہسپتال ہیں؟
- (ب) کتنے سنٹر زیر تعمیر ہیں؟
- (ج) ان ہسپتالوں اور سنٹرز پر کیا کیا سہولیات دستیاب ہیں اور ان میں کون کون سی مسنگ فسیلیں ہیں؟
- (د) ان کے لئے سال 2018-19 میں کتنی رقم فراہم کی گئی ہے، کتنی مل چکی ہے، کتنی بقایا ہے اور کون کون سی ادویات ان میں مریضوں کو فراہم کی جاتی ہیں؟
- (ه) ان سنٹرز اور ہسپتالوں میں کیا 24/7 گھنٹے کی طبی سہولیات اور ایمر جنسی کی سہولت موجود ہے؟
- (و) کیا ان میں ڈاکٹرز، نرسز، پیرامیڈیکل سٹاف اور دیگر اسامیاں پر ہیں۔ کون کون سی اسامیاں خالی ہیں؟
- وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
- (الف) حلقہ 4 پی پی۔ 209 خانیوال میں ایک دیہی مرکز صحت کچھوہ اور گیارہ بی ایچ یو ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:
- L,171/10.R, 70/15.L, 28/10.R, 67/10.R, 36/10.R,
76/10.R, 58/10.R, 30/10.R, 15/74/10.R, 92/10.R, 44
- (ب) حلقہ 4 پی پی۔ 209 خانیوال میں کوئی سنٹر زیر تعمیر نہیں ہے۔
- (ج) ان تمام مراکز صحت میں بنیادی سہولیات جس میں بچوں کے حفاظتی ٹیکہ جات، ڈیویری کی سہولیات اور بچے کی نگہداشت اور معمولی بیماریوں کے علاوہ preventive بیماریوں سے بچاؤ کی سہولیات دستیاب ہیں جس میں CDC کی ملیریا سلائڈز بچاؤ کی سہولیات اور علاقہ کی صفائی کی سہولیات میسر ہیں۔
- (د) مذکورہ بنیادی مراکز صحت کا سال 2018-19 کے بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے:
- ٹوٹل بجٹ سیلری -/6,30,860,12 روپے ٹوٹل بجٹ نان سیلری -/20,891,500 روپے
بجٹ میڈیسن -/6,318,500 روپے گرینڈ ٹوٹل -/136,153,368 روپے
ان مراکز صحت میں تمام ضروری ادویات مہیا کی گئی ہیں۔

(ہ) ٹوٹل گیارہ مراکز صحت میں سے چار مرکز صحت کو 24/7 کی سہولیات مہیا ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

R,58/10R,30/10R,70/15.L10/76 اس کے علاوہ دیہی مرکز صحت کچھ کھوہ بھی 24/7 کی سہولیات فراہم کر رہا ہے۔

(و) پیرامیڈیکل سٹاف میں دو ڈسپنسر مرکز صحت 76/10R اور 36/10R پر نہ ہیں۔ اور میڈیکل آفیسر مرکز صحت 70/15L میں نہ ہے۔

تحصیل بوریوالہ: آرائیج سی گلو منڈی کو اپ گریڈ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

* 2261: جناب محمد یوسف: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) آرائیج سی گلو منڈی تحصیل بوریوالہ، ضلع وہاڑی میں آؤٹ ڈور اور ان ڈور مریضوں کی تعداد روزانہ کتنی ہوتی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ گلو منڈی کے گرد نواح میں گنجان آبادی کے لحاظ سے طبی سہولت نہ ہونے کے برابر ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا موجودہ حکومت اس آرائیج سی کو اپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجہ بیان فرمائی جائیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) آرائیج سی گلو منڈی تحصیل بوریوالہ ضلع وہاڑی میں آؤٹ ڈور مریضوں کی تعداد 400-500 اور ان ڈور مریضوں کی تعداد 16 روزانہ ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے گلو منڈی تحصیل بوریوالہ کے گرد نواح میں چار پانچ کلومیٹر کے فاصلے

پر رورل ہیلتھ سنٹر گلو منڈی کے علاوہ تین بنیادی مراکز صحت جن کے نام بی ایچ یو

E/199، بی ایچ یو E/177، بی ایچ یو E/227، بھی موجود ہیں جو اس علاقے کے

مریضوں کو طبی سہولیات دے رہے ہیں۔ ان اداروں میں ایمرجنسی اور گائنی کی

سہولیات 24 گھنٹے دستیاب ہیں اس کے علاوہ ایکسرے، لیبارٹری، ڈینٹل اور ایسوی لینس کی سہولیات موجود ہیں۔

(ج) چونکہ محکمہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر کی پالیسی کے مطابق دیہی علاقوں میں آرائیجی اور بی ایچ یو کی سطح کے طبی ادارے بنائے جاتے ہیں جو کہ اس علاقے میں پہلے سے موجود ہیں اس لئے حکومت آرائیجی سی گلو منڈی کو مزید اپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور نہ ہی اس مقصد کے لئے محکمہ کے ترقیاتی پروگرام میں رقم موجود ہے۔

ضلع خوشاب: ڈسپنسری محمود شہید

اور وارث آباد کی تعمیر اور مختص فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*2297: جناب محمد وارث شاد: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈسپنسری محمود شہید اور ڈسپنسری وارث آباد ضلع خوشاب کی تعمیر جاری ہے ان ڈسپنسریوں پر کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے اور کتنا کام بچایا ہے؟
- (ب) مالی سال 2018-19 میں ان کی تعمیر کے لئے کتنے فنڈز مختص کئے گئے تھے؟
- (ج) کیا حکومت ان ڈسپنسریوں کا بقایا کام جلد از جلد مکمل کرنے اور ان کو فنکشنل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) محمود ڈسپنسری کی سکیم جو کہ 14.524 ملین کی منظور ہوئی اور جس میں بلڈنگ کی تعمیر کے لئے 13.524 ملین روپے اور مشینری کے لئے ایک ملین روپے منظور ہوئے۔ تاہم سابقہ ضلعی حکومت خوشاب نے بلڈنگ کی تعمیر کے لئے 13.524 ملین روپے ریلیز کر دیئے جن میں 12.547 ملین روپے اور بلڈنگ کی تعمیر پر خرچ بھی ہو گئے۔ بلڈنگ مکمل ہے صرف بجلی کا کنکشن لگنا باقی ہے۔ وارث آباد کی سکیم 2016-06-14 کو ضلعی حکومت نے 15.963 ملین روپے جن میں بلڈنگ کی تعمیر کے لئے 14.963 ملین روپے اور مشینری کے لئے ایک ملین روپے منظور ہوئے۔ تاہم ضلعی حکومت نے

اس سکیم کے لئے مالی سال 16-2015 میں 14.963 ملین روپے ڈسٹرکٹ بلڈنگ کو ریلیز کر دیئے جن میں سے ڈسٹرکٹ بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ نے صرف 5.834 ملین روپے خرچ کئے اور باقی فنڈز lapse کر دیئے۔ اس ڈسپنری کی main building کا ڈھانچہ تعمیر ہو چکا ہے اور boundary wall کی تعمیر ہو چکی ہے چونکہ اوپر بیان کردہ ڈسپنریاں صوبائی حکومت کے ترقیاتی پروگرام میں شامل تھیں اور نہ ہی موجودہ ترقیاتی پروگرام 20-2019 میں شامل ہیں اس لئے ان پر تعمیراتی کام نامکمل ہے۔

(ب) مالی سال 19-2018 اور مالی سال 20-2019 کے صوبائی ترقیاتی پروگرام میں ڈسپنریاں شامل نہیں تھیں اس لئے صوبائی حکومت کی طرف سے ان ڈسپنریوں کے لئے فنڈز جاری نہیں کئے گئے۔

(ج) چونکہ ان ڈسپنریوں کی منظوری سابقہ ضلعی حکومت خوشاب نے دی اور ان پر تعمیری کام بھی مذکورہ حکومت نے شروع کر دیا اس لئے ان ڈسپنریوں کی بلڈنگ کی تعمیر کا کام مکمل کرنے اور مشینری کی خریداری کرنا سابقہ ضلعی حکومت خوشاب کی successor ڈی ایچ اے خوشاب کی ذمہ داری ہے اس لئے پنجاب حکومت کے پاس ان ڈسپنریوں کو مکمل کرنے کی مد میں کوئی رقم موجود ہے اور نہ ہی فوری طور پر پنجاب حکومت ان کو مکمل کر سکتی ہے۔

ضلع چکوال، چو آسیدن شاہ میں ٹی ایچ کیو

کے بیڈز کی تعداد اور اپ گریڈیشن سے متعلقہ تفصیلات

*2357: محترمہ مہوش سلطانیہ: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) چو آسیدن شاہ ضلع چکوال میں ٹی ایچ کیو ہسپتال کتنے بیڈز کا ہے؟
 (ب) گزشتہ حکومت نے اس کو اپ گریڈ کیا تھا اس کے کام کی پوزیشن کیا ہے کب تک اس ہسپتال کا کام مکمل ہو جائے گا؟

(ج) حکومت نے اس کی فنڈنگ کیوں روک دی ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) چو آسیدن شاہ ضلع چکوال میں ٹی ایچ کیو 40 بیڈز کا ہسپتال ہے۔

(ب) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال چو آسیدن شاہ کی اپ گریڈیشن کی سکیم ڈویژنل ڈویلپمنٹ

ورکنگ پارٹی راولپنڈی نے مورخہ 10-10-2017 کو 198.880 ملین روپے کی

منظور کی گئی تھی جس میں بلڈنگ کی تعمیر کے لئے 87.352 ملین روپے اور مشینری کی

خریداری کے لئے 111.528 ملین روپے منظور ہوئے۔ بلڈنگ کی تعمیر کا کام مالی سال

18-2017 میں ہی شروع کر دیا گیا تھا فنڈز کی فراہمی اور خرچ کی تفصیل درج ذیل

ہے۔

2017-18

2018-19

Million 30.00 Release Rs.

Million 6.064 Rs.

Million 23.115 Utilisation

Million 6.064 Rs.

(ج) یہ درست نہ ہے۔ حکومت پنجاب نے اس سکیم کو مالی سال 20-2019 میں بھی شامل

کیا ہوا ہے۔ اس سکیم کے لئے 10.100 ملین روپے مختص ہیں جو کہ اس سکیم پر دوران

مالی سال خرچ کئے جائیں گے۔

سرکاری ہسپتالوں میں ڈاکٹرز کی حفاظت

کے لئے سکیورٹی یا پولیس کے انتظامات سے متعلقہ تفصیلات

*2396: محترمہ شاہدہ احمد: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے

کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر خاص کر ضلع خانیوال کے سرکاری ہسپتالوں میں سرکاری

ڈاکٹرز کی حفاظت اور تحفظ کے لئے کوئی بھی سکیورٹی یا پولیس کا انتظام نہ ہے؟

(ب) کیا حکومت سرکاری ہسپتالوں میں کام کرنے والے سرکاری ڈاکٹرز کے اس اہم اور

ضروری ایشو پر غور کر رہی ہے کہ سرکاری ہسپتالوں میں کام کرنے والے سرکاری ڈاکٹرز

کی سکیورٹی کے لئے فورسز ضروری ہو اگر ہاں تو کب تک ممکن ہو گا؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
(الف) یہ بات درست نہ ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ کے زیر انتظام چلنے والے صوبہ بھر کے تمام ہسپتالوں میں سرکاری ڈاکٹرز و دیگر عملہ اور سرکاری املاک کی حفاظت اور تحفظ کے لئے خاطر خواہ سکیورٹی اور پولیس کا انتظام موجود ہے جیسا کہ ڈی ایچ کیو ہسپتال خانیوال میں پانچ چوکیدار موجود ہیں جو ڈیوٹی روسٹر کے مطابق اپنے اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

علاوہ ازیں تین پولیس اہلکار (بشمول ایک اے ایس آئی کے) ہمہ وقت ہسپتال میں سرکاری ڈاکٹرز کی حفاظت کے لئے اپنی ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں۔ مزید برآں پرائمری سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ کے پراجیکٹ مینجمنٹ یونٹ نے تمام 26 نان ٹیچنگ ڈی ایچ کیو ہسپتال (بشمول ڈی ایچ کیو ہسپتال خانیوال) میں سکیورٹی سروسز آؤٹ سورس کرنے کے لئے خریداری کا عمل شروع کر دیا ہے جو پنجاب پروکیورمنٹ رولز 2014 کے مطابق جلد مکمل کر لیا جائے گا۔

(ب) سرکاری ہسپتالوں میں خدمات سرانجام دینے والے ڈاکٹرز اور دیگر عملہ کی حفاظت کا انتظام کرنا حکومت پنجاب اپنا اولین فریضہ سمجھتی ہے۔ اسی بات کے پیش نظر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ نے سال 2017 میں اپنی ری ویمننگ سکیم کے تحت پچیس ڈی ایچ کیو اور پندرہ ڈی ایچ کیو ہسپتالوں میں سکیورٹی سروسز آؤٹ سورس کرنے کا اصولی فیصلہ کیا اور بعد ازاں بیان کئے گئے ہسپتالوں میں سکیورٹی سروسز فراہم کرنے کے لئے ایک نجی کمپنی کے ساتھ معاہدہ کیا۔ یہ معاہدہ پنجاب پروکیورمنٹ رولز 2014 کے تحت منعقد کئے گئے خریداری کے عمل کے بعد سائن کیا گیا۔ یہ معاہدہ جون 2018 میں اختتام پذیر ہوا۔ بعد ازاں 2018 میں انتخابات کے انعقاد پذیری کے باعث نئے خریداری کے عمل کا انعقاد نہ کیا جاسکا جس کے باعث نیا معاہدہ بھی نہ کیا جاسکا۔

تاہم پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ کے پراجیکٹ مینجمنٹ یونٹ نے متعلقہ ڈی ایچ کیو اور ڈی ایچ کیو ہسپتالوں کو عملہ کی حفاظت کی غرض سے سکیورٹی سروسز مہیا کرنے کے لئے مقامی طور پر بندوبست کرنے کی ہدایات جاری کر دی تھیں۔ نتیجتاً تمام ہسپتالوں میں سکیورٹی سروسز کے خاطر خواہ انتظامات موجود ہیں۔

مزید برآں پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ میں منعقد شدہ ایک اجلاس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ 26 ڈی ایچ کیو ہسپتالوں میں سکیورٹی سروسز آؤٹ سورس کرے گا۔ اس فیصلے پر عملدرآمد کی غرض سے پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ کے پراجیکٹ مینجمنٹ یونٹ نے بذریعہ اخبارات و پنجاب پروکیورمنٹ ریگولیٹری اتھارٹی ویب سائٹ سکیورٹی سروسز مہیا کرنے والی کمپنیوں سے بڈز منگوائیں تاکہ تقابلی بنیادوں پر خریداری کے عمل کا انعقاد کرایا جاسکے۔ پنجاب پروکیورمنٹ رولز 2014 کے تحت مندرجہ بالا بڈز کی جانچ پڑتال کا عمل جاری ہے۔ تمام قانونی کارروائی مکمل کرنے کے بعد ٹینڈر جیتنے والی کمپنیوں کے ساتھ معاہدہ 26 ڈی ایچ کیو ہسپتالوں بشمول ڈی ایچ کیو ہسپتال خانیوال میں سکیورٹی سروسز مہیا کرنے کے لئے معاہدہ کر لیا جائے گا۔

ساؤتھ پنجاب: محکمہ صحت کے لئے

بجٹ 2018-19 میں مختص کردہ رقم سے متعلقہ تفصیلات

* 2408: سید عثمان محمود: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حکومت نے مالی سال 2018-19 کے بجٹ میں ساؤتھ پنجاب محکمہ کے لئے کتنی رقم مختص کی تھی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ساؤتھ پنجاب کے لئے مختص کیا گیا فنڈ وہاں خرچ کرنے کی بجائے اپر پنجاب شفٹ کر دیا گیا تھا؟

(ج) حکومت اس مالی سال میں اب تک ساؤتھ پنجاب کے لئے مختص کی گئی رقم میں سے کتنے پیسے خرچ کر چکی ہے، تفصیل بتائی جائے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
(الف) حکومت نے مالی سال 2018-19 کے بجٹ میں ساؤتھ پنجاب محکمہ پرائمری و سیکنڈری کے لئے ابتدائی طور پر 978.672 ملین روپے مختص کئے تھے جو بعد ازاں تجدید شدہ ترقیاتی بجٹ میں بڑھا کر 1239.583 ملین روپے کر دیئے گئے تھے۔

(ب) یہ درست نہیں ہے۔

(ج) مالی سال 2018-19 میں مختص کئے گئے فنڈ میں سے محکمہ خزانہ نے 797.926 روپے ریلیز کئے، جن میں سے 708.730 ملین خرچ ہوئے۔

صوبہ میں اگست 2018 سے اپریل 2019 تک

پولیو کے کیسز اور ویکسین کے غیر معیاری ہونے سے متعلقہ تفصیلات

*2450: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اگست 2018 سے 30-اپریل 2019 تک صوبہ میں کتنے پولیو کے کیسز کن علاقوں میں سامنے آئے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ پولیو ویکسین غیر معیاری اور زائد المیعاد ہونے کی وجہ سے والدین نے اپنے بچوں کو پولیو کے قطرے پلانے سے انکار کیا ہے؟

(ج) اس سال صوبہ بھر میں کتنے بچے پولیو کے قطروں سے محروم رہے ہیں ان کی مکمل تعداد بتائی جائے اور کن کن اضلاع میں بچوں کو پولیو کے قطرے نہیں پلائے جاسکے ان کی تفصیل علیحدہ علیحدہ فراہم کریں؟

- وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
- (الف) اگست 2018 سے اپریل 2019 کے دورانیہ میں صوبہ پنجاب میں تین پولیو کے کیس سامنے آئے اور یہ تینوں ضلع لاہور سے رپورٹ ہوئے۔ پہلا کیس شالامار ٹاؤن یونین کونسل نمبر 20 سے، دوسرا کیس علامہ اقبال ٹاؤن کی یونین کونسل نمبر 114 سے اور تیسرا کیس داتا گنج بخش ٹاؤن کے علاقہ ملک پارک سے رپورٹ ہوا۔
- (ب) یہ بات درست نہ ہے کہ پولیو کی ویکسین غیر معیاری یا زائد المیعا د ہوتی ہے۔ بعض والدین کابچوں کو قطرے پلانے سے انکار کی وجہ عموماً منفی پراپیگنڈا اور غلط افواہیں ہوتی ہیں۔ بعض اوقات ویکسین کے بارے میں بھی غلط معلومات اور افواہ سازی شامل ہو جاتی ہے۔
- (ج) اس سال پولیو مہم اپریل 2019 کے مطابق کل تخمینہ شدہ ٹارگٹ 19.72 ملین بچوں میں سے 237,345 بچے قطرے پلانے سے محروم ریکارڈ کئے گئے۔ ضلع وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: پی پی-154 میں سرکاری ہسپتال وڈسپنسریوں

اور کلینکس کی تعداد اور مختلف وارڈز کی موجودگی سے متعلقہ تفصیلات

* 2465: چودھری اختر علی: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-154 لاہور میں سرکاری ہسپتال / وڈسپنریاں یا کلینک موجود ہیں تو یہ کہاں کہاں ہیں؟

(ب) کیا ان میں ایمرجنسی کی سہولت موجود ہے؟

(ج) کیا ان میں ڈے اینڈ نائٹ طبی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں؟

(د) ان میں کتنے ڈاکٹر ز اور دیگر عملہ کام کر رہا ہے؟

(ه) کیا ان میں گائنی وارڈ اور کارڈیک وارڈ موجود ہیں؟

(و) کیا اس حلقہ میں حکومت مزید ہسپتال یا مراکز صحت بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کہاں پر کب بنانے کا ارادہ ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
(الف) لاہور کے علاقہ پی پی-154 میں سرکاری ہسپتال / ڈسپینسریاں موجود ہیں جن کی تفصیلات درج ذیل ہیں۔

پچیس بیڈز پر مشتمل گورنمنٹ میٹرنٹی ہسپتال نیوکورال، لاہور۔

<	گورنمنٹ ڈسپنری رام گڑھ لاہور	<	گورنمنٹ ڈسپنری فتح گڑھ، لاہور
<	گورنمنٹ ڈسپنری شالیمار (نصیر آباد) لاہور	<	گورنمنٹ ہومیو ڈسپنری سلامت پورہ، لاہور
<	گورنمنٹ رول ڈسپنری لکھو ڈیر، لاہور	<	گورنمنٹ زچہ بچہ سنٹر فتح گڑھ لاہور
<	گورنمنٹ زچہ بچہ سنٹر انگری باغ لاہور	<	گورنمنٹ زچہ بچہ سنٹر ساہو واڑی لاہور
<	گورنمنٹ زچہ بچہ سنٹر باغبان پورہ لاہور	<	گورنمنٹ زچہ بچہ سنٹر شالیمار لاہور
<	گورنمنٹ زچہ بچہ سنٹر شادی پورہ لاہور	<	گورنمنٹ زچہ بچہ سنٹر شاہ گوہر آباد لاہور
<	گورنمنٹ زچہ بچہ سنٹر سلامت پورہ لاہور		

مزید برآں ایک ٹینک ہسپتال (گورنمنٹ کوٹ خواجہ سعید ہسپتال) بھی حلقہ پی پی-154 میں واقع ہے۔

(ب) 25 بیڈز پر مشتمل گورنمنٹ میٹرنٹی ہسپتال نیوکورال، لاہور میں ایمر جنسی کی سہولت موجود ہے البتہ دیگر ہیلتھ سنٹرز میں مارنگ شفت چل رہی ہے۔

(ج) 25 بیڈز پر مشتمل گورنمنٹ میٹرنٹی ہسپتال نیوکورال، لاہور میں ڈے اینڈ نائٹ طبی سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں البتہ دیگر ہیلتھ سنٹرز میں مارنگ شفت چل رہی ہے۔

(د) ڈاکٹرز اور دیگر عملہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ه) 25 بیڈز پر مشتمل گورنمنٹ میٹرنٹی ہسپتال نیوکورال، لاہور میں گائنی وارڈز موجود ہے البتہ کارڈیک وارڈ موجود نہ ہے۔

(و) اس حلقہ میں حکومت کا مزید ہسپتال اور مراکز صحت بنانے کا ارادہ نہیں ہے کیونکہ اس حلقہ میں دو سیکنڈری اور 13 پرائمری ہیلتھ سنٹرز کام کر رہے ہیں۔ مزید برآں گورنمنٹ کوٹ خواجہ سعید ہسپتال بھی حلقہ پی پی-154 میں واقع ہے۔

ضلع بہاولپور کے تمام بنیادی مراکز صحت میں

منظور شدہ مطلوبہ سٹاف کی تعداد اور دیگر سہولیات سے متعلق تفصیلات

*2540: جناب محمد افضل: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) بنیادی مرکز صحت میں کون کون سا سٹاف مہیا کیا جاتا ہے؟
- (ب) کیا ضلع بہاولپور کے تمام بنیادی مراکز صحت اور رورل ہیلتھ سنٹرز میں ڈاکٹرز اور تمام منظور شدہ سٹاف تعینات ہے، ایسے کتنے مراکز صحت اور ہیلتھ سنٹرز ہیں جہاں سٹاف کی کمی ہے، کب تک مطلوبہ سٹاف ان سنٹرز میں تعینات کر دیا جائے گا؟
- (ج) کیا رورل ہیلتھ سنٹرز کی سطح پر زچگی کی سہولت کے لئے سٹاف موجود ہوتا ہے اور کیا یہ سہولت ضلع بہاولپور کے تمام رورل ہیلتھ سنٹرز (RHU) میں مہیا کی گئی ہے، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

- (الف) بنیادی مرکز صحت میں درج ذیل سٹاف مہیا کیا جاتا ہے:
- میڈیکل آفیسر یا دو من میڈیکل آفیسر، سکول ہیلتھ و نیوٹریشن سپروائزر، چیف میڈیکل ٹیکنیشن، جونیئر میڈیکل ٹیکنیشن (ایل ایچ وی، ڈسپنسر، ویکسینٹر، سی ڈی سی سپروائزر)، کمپیوٹر آپریٹر، سینٹری انسپکٹر، ڈوائف، نائب قاصد، چوکیدار اور سینٹری ورکر تعینات کئے جاتے ہیں۔

- (ب) جی، ہاں! ضلع بہاولپور کے تمام بنیادی طبی مراکز اور دیہی طبی مراکز پر ڈاکٹرز اور تمام منظور شدہ سٹاف تعینات ہے اور چند اسامیاں خالی ہیں۔

(ج) جی، ہاں! ضلع بہاولپور میں تمام رورل ہیلتھ سنٹر زپر زچگی کی سہولت کے لئے سٹاف موجود ہے جس میں دو من میڈیکل آفیسر، لیڈی ہیلتھ وزیٹر، مڈوائف اور آئیٹا مل ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

صوبہ میں پولیو وائرس کے خاتمہ کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

563: چودھری اشرف علی: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں پولیو وائرس کے خاتمہ کے لئے حکومت کی طرف سے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں ان اقدامات کی بدولت کس حد تک پولیو وائرس پر قابو پایا جا چکا ہے؟

(ب) گزشتہ پانچ برس کے دوران صوبہ کے کن کن علاقوں سے پولیو کے کتنے کیسز سامنے آئے اور پولیو سے متاثرہ مریضوں کے علاج کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے؟

(ج) گزشتہ پانچ برس کے دوران صوبہ کے کن کن اضلاع میں پولیو وائرس detect کیا گیا؟

(د) صوبہ میں پولیو کے خاتمہ کے لئے سالانہ کتنی مقدار میں polio drop/anti

vaccine خریدے جاتے ہیں، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) پولیو کو قومی ایمر جنسی قرار دیا گیا ہے اور اس کے لئے ایک قومی ایکشن پلان وضع کیا گیا

ہے اس پلان کے تحت پنجاب میں ایمر جنسی آپریشن سنٹر قائم کیا گیا ہے جس کی

کارکردگی کا جائزہ صوبائی سطح پر چیف سیکرٹری کی سربراہی میں کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں اور حساس علاقوں میں پولیو کی مہمات کے علاوہ حفاظتی ٹیکہ جات کے

پروگرام میں بھی پولیو کی ویکسین بچوں کو دی جاتی ہے۔ سال 2014 میں ایمر جنسی

آپریشن کے آغاز کے وقت پاکستان میں 306 کیسز تھے جو کہ کم ہو کر 22 رہ گئے ہیں۔

پنجاب میں 2016 & 2018 میں کوئی کیس رپورٹ نہیں ہوا۔

- (ب) گزشتہ پانچ برس کے دوران ضلع چکوال، رحیم یار خان، لودھراں اور لاہور سے تین کیس سامنے آئے۔
- (ج) گزشتہ پانچ برس کے دوران صوبہ کے اضلاع لاہور، راولپنڈی، فیصل آباد ڈیرہ غازی خان اور ملتان کے گندے نالوں سے وائرس ملا۔
- (د) صوبہ میں پولیو کے خاتمہ کے لئے سالانہ 138 ملین قطرے / Anti Polio Drop Vaccine استعمال کئے گئے۔

سرگودھا: تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کوٹ مومن کی بلڈنگز

اور اس میں موجود بیڈز اور دیگر سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

635: محترمہ شمیم آفتاب: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کوٹ مومن ضلع سرگودھا میں کس کس مرض کا علاج کیا جاتا ہے اور اس کی بلڈنگ کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟
- (ب) کیا اس میں ڈائیسز، مشین موجود ہے نیز اس میں کتنی ایبولینس، ایکس رے مشین اور دیگر مشینری موجود ہے؟
- (ج) اس کا مالی سال 2017-18 کا کتنا بجٹ ہے؟
- (د) اس میں کتنی اسامیاں خالی ہیں اور کب تک پُر کی جائیں گی؟
- (ه) اس کا گائنی وارڈ کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟
- (و) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کوٹ مومن لاہور سے اسلام آباد موٹروے پر واحد ہسپتال ہے جو موٹروے کے 200 گز کے فاصلے پر ہے وہاں پرائمری سنٹر کی سخت ضرورت ہے کیا مستقبل قریب میں یہاں پرائمری سنٹر قائم کرنے کا حکومت ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر پرانمیری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
(الف) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کوٹ مومن چالیس بیڈ پر مشتمل ہے اور اس میں درج ذیل
امراض کا علاج کیا جاتا ہے۔

1- ٹی بی	2- ٹائی فائیڈ
3- شوگر	4- دمہ
5- بلڈ پریشر	6- ہیمنہ
7- ناک، کان، گلے کی بیماریاں	8- آنکھوں کی بیماریاں
9- الرجی	10- یرقان
11- کالا یرقان	12- فالج
13- ایڈز	14- گائے کے امراض مع بڑا آپریشن C-Section
15- دانتوں کی تمام بیماریاں	16- ایمر جنسی کیئر

(ب)

(1) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کوٹ مومن میں ڈائیسسز مشین موجود نہیں ہے۔ ہسپتال
میں ایبوی لینس سرورس ریکو 1122 کی جانب سے مہیا کی جاتی ہے۔ ریکو 1122
کے دو اہلکار اور ایک ایبوی لینس ہر وقت ہسپتال میں موجود رہتی ہے اور ایمر جنسی
مریضوں کو فوری طور پر ڈی ایچ کیو ہسپتال سرگودھا منتقل کرتی ہے اور ہسپتال میں
درج ذیل مشینری موجود ہے۔

1- الٹراساؤنڈ	2- کلرڈا پلر مشین
3- نیچولائیزر	4- ڈیوری ٹیبل
5- فوٹو تھراپی لائٹ	6- لیپارٹری کی تمام مشینیں
7- ایکسرے	8- انسٹھیزیا مشین
9- ڈیوری ٹیبل	10- اکو بیٹر
11- ڈینٹل چیر	12- بی پی آپریٹس
13- ڈیفیبریلیٹر	14- پلس آکزی میٹر
15- گلو کو میٹر	16- انفینٹ وارم

(ج) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کوٹ مومن کا مالی سال 2017-18 کا مالی بجٹ
-/52443000 روپے ہے۔

- (د) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کوٹ مومن میں ڈاکٹرز / سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی کل 164 اسامیاں ہیں جن پر 28 ڈاکٹرز / سپیشلسٹ ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں اور 36 اسامیاں خالی ہیں جبکہ نرسز کی کل 22 اسامیاں ہیں جن پر 9 نرسز کام کر رہی ہیں اور 13 اسامیاں خالی ہیں نرسز کی اسامیوں کے لئے ضلعی سلیکشن کمیٹی نے recommendation کر کے محکمہ صحت پرائمری و سیکنڈری لاہور ارسال کر دی ہے۔ جلد ہی نرسز تعینات کر دی جائیں گی جبکہ باقی عملہ کی کل 55 اسامیاں ہیں جن پر 46 لوگ کام کر رہے ہیں اور 9 اسامیاں خالی ہیں۔ مزید ڈاکٹرز / سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی بھرتیوں کے لئے ہر ماہ کی پہلی جمعرات کو واک ان انٹرویو ہوتے ہیں۔ جیسے ہی اہل امیدوار دستیاب ہوں گے تعیناتی کر دی جائے گی۔ ویکنسی پوزیشن تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کوٹ مومن کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ه) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کوٹ مومن کا گائنی وارڈ پانچ بیڈز پر مشتمل ہے۔
- (و) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کوٹ مومن میں ٹراما سنٹر بنانے کے لئے فزبیلٹی رپورٹ پلاننگ ڈیپارٹمنٹ کو بھیجی جا چکی ہے۔

رحیم یار خان: پی پی۔ 264 میں بی ایچ یوز

اور آرا بیچ سیز کی تعداد اور ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

642: سید عثمان محمود: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔ 264 رحیم یار خان میں کتنے بی ایچ یوز اور آرا بیچ سیز کہاں کہاں ہیں اور ان کی بلڈنگ کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) ان ہسپتالوں میں تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ اور ڈومیسائل بتائیں؟

(ج) ان ہسپتالوں کو سال 18-2017 اور 19-2018 کے دوران کتنی گرانٹ فراہم کی گئی تھی؟

(د) ان بی ایچ یوز اور آرا بیچ سیز میں کون کون سی طبی مشینری ہے؟

(ہ) کیا حکومت ان بی ایچ یوز اور آرا بیچ سز کی مسنگ فسیلٹیور پوری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
(الف) حلقہ پی پی-264 میں پندرہ بنیادی مراکز صحت اور چار آرا بیچ سی واقع ہیں۔ تمام بنیادی مراکز صحت پر دو عدد بیڈز کے وارڈ اور تمام آرا بیچ سیز پر بیس عدد بیڈز کے وارڈ کی سہولت موجود ہے۔ متعلقہ حلقہ میں موجود بی ایچ یوز اور آرا بیچ سی کے نام درج ذیل ہیں۔

بنیادی مراکز صحت

نمبر شمار	نام	نمبر شمار	نام
1-	کوٹ کرم خان	2-	بدلی شریف
3-	سعدی سلطان	4-	فتح پور پنجابیاں
5-	آباد پور	6-	کوٹ حق نواز
7-	احسان پور	8-	مرغی آباد
9-	چک نمبر 55/NP	10-	چک عباس
11-	گلشن دارا	12-	سوگ
13-	ٹی بی گل	14-	بہشتی
15-	واچمانی		

آرا بیچ سیز رورل ہیلتھ سنٹر

1-	راجن پور کلاں	2-	میانوالی قریبیاں
2-	کوٹ ساہو	4-	ترنہ سوانے خان

(ب) تمام بنیادی مراکز صحت پر درج ذیل حکومت کی منظور شدہ سیٹیں۔

نمبر شمار	نام پوسٹ	گریڈ	تعداد سیٹ
1-	میڈیکل آفیسرز	17	1
2-	سکول ہیلتھ اینڈ نیوٹریشن سپروائزر	17	1
3-	پیرامیڈیکل سٹاف	16 تا 7	میڈیکل ٹیکنیشن، ڈسپنسر، لیڈی ہیلتھ ویزیٹر، سینئر انسپکٹر کی ایک ایک سیٹ ہے
4-	نان ٹیکنیکل سٹاف	12 تا 15	کمپیوٹر آپریٹر کی ایک سیٹ ہے
5-	کلاس فور	1 تا 4	میڈ واکف، نائب قاصد، چوکیدار، سینئر ورکر کی ایک ایک سیٹ ہے

تمام آرائج سیزرورل ہیلتھ سنٹر پر درج ذیل حکومت کی منظور شدہ سیٹیں

نمبر شمار	نام پوسٹ	گریڈ	تعداد سیٹ
1-	ایڈیشنل پرنسپل میڈیکل آفیسرز	19	1
2-	سینئر میڈیکل آفیسرز	18	2
3-	میڈیکل آفیسرز	17	3
4-	دوسرے میڈیکل آفیسرز	17	1
5-	ڈپٹی سرجن	17	1
6-	پیرامیڈیکل سٹاف	16۳7	چار جرس کی چھ سیٹ، ڈسپنری چار سیٹ، لیڈی ہیلتھ وزیٹر کی دو سیٹ اور لیبارٹری، ایکس رے، ڈیٹیل ٹیکنیشن کی ایک ایک سیٹ ہے
7-	ٹائٹیکل سٹاف	15۳12	کمپیوٹر آپریٹر اور کلرک کی ایک ایک سیٹ ہے
8-	کلاس فور	04۳01	ڈوائف کی چار سیٹ، نائب قاصد کی دو سیٹ، چوکیدار کی دو سیٹ، سینٹری ورکر کی چار سیٹ، وارڈ سرونٹ کی دو سیٹ، مالی اور ٹیوب ویل آپریٹر کی ایک ایک سیٹ ہے

مزید برآں یہ تمام ملازمین پنجاب ڈومیسائل ہیں۔

(ج) ان ہسپتالوں کے لئے علیحدہ علیحدہ گرانٹ فراہم نہیں کی جاتی بلکہ ضلع بھر کے بی ایچ یوز اور آرائج سیزرورل حکومت کی طرف سے ون لائن گرانٹ فراہم کی جاتی ہے۔

(د) بنیادی مراکز صحت پر الٹراساؤنڈ مشین، شوگر ٹیسٹ کرنے کا آلہ، نیبولائزر مشین، آکسیجن سلنڈر موجود ہے تاہم آرائج سیزرورل ڈیٹیل، ایکس رے، ای سی جی مشین، خون کے بنیادی ٹیسٹس کرنے کی مشین، نیبولائزر مشین، آکسیجن سلنڈر، شوگر ٹیسٹ کرنے کا آلہ، نوزائیدہ بچے کے دل کی دھڑکن چیک کرنے کی مشین وغیرہ موجود ہیں۔

(ه) جی، ہاں! حکومت جلد ان بی ایچ یوز اور آرائج سیزرورل کی مسنگ فیسلٹیز پوری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

صوبہ پنجاب میں پولیو ورکرز کو ریگولر کرنے سے متعلقہ تفصیلات

660: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) صوبہ بھر میں اس وقت کتنے پولیو ورکرز اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں؟
 (ب) ان پولیو ورکرز کو ماہانہ کی بنیاد پر پیسے دیئے جاتے ہیں یا روزانہ کی بنیاد پر؟
 (ج) کیا حکومت عارضی یا ڈیلی و سجز یا کنٹریکٹ پر کام کرنے والے پولیو ورکرز کو مستقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجہ بیان فرمائیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
 (الف) صوبہ پنجاب میں مختلف کیٹیگری میں کل 111494 افراد قومی پولیو مہم میں خدمات سر انجام دیتے ہیں جو زیادہ تر گورنمنٹ کے سٹاف پر مشتمل ہوتا ہے جن کو ماہانہ کی بنیاد پر تنخواہ دی جاتی ہے اور جو اپنی باقاعدہ ڈیوٹی کے علاوہ پولیو مہم کے دوران تفویض کردہ پولیو ڈیوٹی بھی کرتا ہے۔ اس ٹوٹل سٹاف میں پولیو کے قطرے پلانے والے ورکرز کی تعداد 84614 ہے۔

(ب) ان قطرے پلانے والے ورکرز کی خاصی تعداد رضاکاروں پر مشتمل ہوتی ہے جو ماہانہ یا ڈیلی و سجز ملازم ہیں اور نہ ہی ان کو تنخواہ دی جاتی ہے صرف پولیو مہم کے دوران چار تپانچے دنوں کا ڈیلی مشاہرہ دیا جاتا ہے۔

(ج) ان رضاکار ورکرز کو صرف چار تپانچے دنوں کے لئے کام پر لگانا درکار ہوتا ہے اور مستقل بھرتی کرنے کی ضرورت نہ ہے۔ ہماری مربوط کوششوں کے نتیجے میں پاکستان سے پولیو کا مرض انشاء اللہ جلد ختم ہو جائے گا اور مستقبل قریب میں ان کی خدمات کی ضرورت نہیں رہے گی اس لئے ان کی ماہانہ یا مستقل تعیناتی کی ضرورت نہیں ہے۔

قصور: آرائیج سی جوڑا کے قیام، شعبہ جات اور سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

682: ملک محمد احمد خان: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر اذراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) آرائیج سی جوڑا (قصور) کب کتنے بیڈز پر بنایا گیا اس میں کون کون سے شعبہ جات ہیں؟
- (ب) اس کی ایمر جنسی کتنے بیڈز پر مشتمل ہے کیا اس کی ایمر جنسی 7/24 گھنٹے کام کرتی ہے ایمر جنسی میں کون کون سی مشینری ہے کتنی خراب ہے کس بناء پر خراب ہے خراب مشینری کو کب تک ٹھیک کروایا جائے گا؟
- (ج) اس کی ایمر جنسی میں کون کون ادویات اور سہولیات مریضوں کو میسر ہیں؟
- (د) اس میں ایسولینس اور ایکس رے مشین ہیں ایسولینس اور ایکس رے مشین کس کس ماڈل کی ہیں کیا یہ ورکنگ کنڈیشن میں ہیں؟
- (ه) اس میں کتنے ڈاکٹر، عملہ کس عہدہ اور گریڈ میں کام کر رہا ہے مریضوں کو کون کون سی ادویات فراہم کی جاتی ہیں؟
- وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
- (الف) آرائیج سی جوڑا 1974 میں بیس بیڈز پر مشتمل تعمیر ہوا اس میں ایمر جنسی، ان ڈور، جنرل اوپی ڈی، ڈینٹل یونٹ، لیبر روم، گائنی، ای پی آئی سروسز، ایکس رے اور الٹراساؤنڈ کے شعبہ جات ہیں۔
- (ب) اس کے دو بیڈز ایمر جنسی پر مشتمل ہیں۔ اس کی ایمر جنسی 7/24 کام کرتی ہے ایمر جنسی میں Nabulizer, Oxygen Cylander, Dressing & Sitiching Material موجود ہیں تمام مشینری درست حالت میں ہے۔
- (ج) اس کی ایمر جنسی میں تمام بنیادی ادویات اور سہولیات موجود ہیں جو مریضوں کو بروقت فراہم کی جاتی ہیں۔

(د) ایمبولینس نہ ہے۔ ایکسرے مشین Honda X07 ماڈل کی ہے اور ورکنگ کنڈیشن میں ہے۔

SMO	1 No.	BPS-18
MO	3 No.	BPS-17
WMO	2 No.	BPS-17
Surgeon	1 No.	BPS-17

قصور: آرائیج سی کھڈیاں میں بیڈز، ڈاکٹروں کی تعداد

مالی سال 2018-19 کے لئے مختص کردہ بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

683: ملک محمد احمد خان: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) آرائیج سی کھڈیاں (قصور) کتنے بیڈز پر مشتمل ہے اس میں کون کون سے وارڈ کام کر رہے ہیں اس کی بلڈنگ کتنے بلاک پر مشتمل ہے یہ کب بنایا گیا تھا؟
(ب) اس میں کتنے ڈاکٹر زکس کس شعبہ جات کے تعینات ہیں اور کتنی اسامیاں کب سے خالی ہے؟

(ج) اس کا ایمر جنسی وارڈ کتنے بیڈز پر مشتمل ہے اس میں کتنے ڈاکٹر صبح، شام اور رات کے وقت ڈیوٹی دیتے ہیں؟

(د) اس ہسپتال میں کون کون سی مشینری ہے کیا ایکسرے مشین ہے؟
(ه) ان کا بجٹ سال 2018-19 کا کتنا تھا اس میں مریضوں کو کون کون سی ادویات فراہم کی جاتی ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
(الف) آرائیج سی کھڈیاں 1988 میں بیس بیڈز پر مشتمل تعمیر ہوا اس میں ایک میل اور ایک فی میل وارڈ ہیں۔ اس کی بلڈنگ ایک بلاک پر مشتمل ہے۔

(ب) اس میں ایک SMO، تین MOs، ایک WMO، ایک ڈینٹل سرجن موجود ہیں اور اس کی ایک جزل OPD میں MO کی اسامی خالی ہے۔

- (ج) ایمر جنسی وارڈ تین بیڈز پر مشتمل ہے اس میں ایک ڈاکٹر صبح، ایک شام اور ایک رات کو ڈیوٹی پر موجود ہوتا ہے۔
- (د) اس ہسپتال میں ایکسرے مشین، ڈینٹل یونٹ، ای۔سی۔جی، الٹراساؤنڈ اور نبولا نر ہیں۔
- (ه) اس کا بجٹ سال 2018-19 کا 7344000 بجٹ تھا اس میں مریضوں کو تمام بنیادی سہولیات کی ادویات فراہم کی جاتی ہیں۔

صوبہ میں سرکاری ہسپتالوں میں پبلک واش روم کی صفائی سے متعلقہ تفصیلات

750: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر اذراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا صوبہ بھر کے سرکاری ہسپتالوں میں عوام کی سہولت کے لئے پبلک واش رومز موجود ہیں؟

(ب) اگر جواب ہاں میں ہے تو کیا ان پبلک واش رومز کی صفائی کے انتظامات مناسب ہیں اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں کیا حکومت ان پبلک واش روم کی حالت اور صفائی روزانہ کی بنیاد پر کروانے کا ارادہ رکھتی ہے نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) جی، ہاں! صوبہ کے 36 اضلاع کے سرکاری ہسپتالوں میں عوام کی سہولت کے لئے پبلک واش رومز موجود ہیں۔

(ب) جی، ہاں! ان پبلک واش رومز کی صفائی کے انتظامات مناسب ہیں اور روزانہ کی بنیاد پر ان کی صفائی کی جاتی ہے۔

حکومت کی طرف سے پیپائٹس سے

بچاؤ کے مفت ٹیکہ جات کی سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

819: محترمہ مومنہ وحید: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پیپائٹس اینڈ انفیکشن پروگرام کیا ہے؟

(ب) اس پروگرام کے متعارف کرانے کے کیا مقاصد ہیں اور کیا حکومت کی طرف سے پیپائٹس کے مفت ٹیکے لگانے کی سہولت موجود ہے؟

(ج) پیپائٹس سے بچاؤ کے لئے محکمہ نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) محکمہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر نے پیپائٹس کے تدارک کے لئے پیپائٹس کنٹرول پروگرام نافذ کیا ہوا ہے جس کے تحت صوبہ پنجاب میں مختلف ضلعی، تحصیل اور ٹیچنگ ہسپتالوں میں 138 پیپائٹس کلینک قائم کئے گئے ہیں ان تمام پیپائٹس کلینکس میں مریضوں کو مفت سکریننگ، پیپائٹس بی ویکسینیشن اور پیپائٹس کے علاج کی ادویات کی سہولیات مہیا کی جاتی ہیں۔ اس کے ساتھ پنجاب حکومت محکمہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر نے ہسپتال کے خطرناک کوڑے کو تلف کرنے کے لئے انفیکشن پروگرام نافذ کیا ہوا ہے جس کے تحت صوبہ کے 155 ہسپتالوں میں yellow room قائم کئے گئے ہیں جہاں سے خصوصی تیار شدہ گاڑیوں yellow vehicles کے ذریعے مخصوص عملہ ہسپتالوں کا خطرناک کوڑا صوبہ بھر میں مختلف اضلاع میں لگائے گئے 26 انسیریٹر تک پہنچاتا ہے تاکہ اسے محفوظ طریقے سے تلف کیا جاسکے۔

(ب) پروگرام متعارف کرانے کے مقاصد میں پیپائٹس بی اور سی کے مرض سے نبرد آزما ہونے کے لئے پیپائٹس کلینک کا قیام، ان پیپائٹس کلینک کے ذریعے اسکریننگ، تشخیص اور علاج کی جدید سہولیات کی فراہمی شامل ہے علاوہ ازیں یہ کہ کلینک کی نگرانی کے لئے جدید ای ایم آر سسٹم وضع کیا جائے جس کے تحت چوبیس گھنٹے کلینک کے عملہ

اور دی گئی سہولیات کو مانٹر کیا جاسکے۔ پیپائٹس کے تدارک کے لئے قانون سازی کے فریم ورک کا قیام، پیپائٹس بل کا نفاذ، عوام کی فلاح کے لئے شراکت دار تنظیموں کے لئے معلومات، تعلیم اور آگاہی کی مہم، حکومت کی طرف سے پیپائٹس بی کی ویکسین کی سہولت صوبہ بھر میں قائم شدہ پیپائٹس کلینک میں وافر تعداد میں موجود ہے۔

(ج) پیپائٹس کی روک تھام کے لئے پیپائٹس ایکٹ نامی قانون بنایا گیا ہے جس کے تحت مندرجہ ذیل اقدامات کئے گئے ہیں:

(1) پیپائٹس کے تدارک کے لئے پیپائٹس کنٹرول پروگرام کا نفاذ کیا ہوا ہے۔ صوبہ پنجاب میں مختلف ضلعی، تحصیل اور ٹیپنگ ہسپتالوں میں پیپائٹس کلینک 138 قائم کئے گئے ہیں۔ جن کے ذریعے مریضوں کو مفت سکریننگ ٹیسٹ پیپائٹس پی سی آر پیپائٹس بی ویکسین اور ادویات کی سہولیات مہیا کی جاتی ہیں۔

(2) 39 ملین AD Syringes کی خریداری اور تقسیم کی جا چکی ہے۔

(3) جیل کے قیدیوں کو پنجاب اینڈ کنٹرول پروگرام کی شراکت کے ساتھ علاج کی مفت سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں۔

(4) 1.5 ملین برتھ ڈوز پیپائٹس بی کی خریداری اور تقسیم کی جا چکی ہے۔

(5) Centerlized Barber & Salon Licencing کے اب تک 63,395 باربر، پیڈلرز اور بیوٹیشن رجسٹرڈ کئے جا چکے ہیں اور اب تک کل 1531 لائسنس جاری کر دیئے گئے ہیں۔

(6) 2017 سے الیکٹرانک میڈیکل ریکارڈ قائم کیا جا چکا ہے جس کے ذریعے پیپائٹس کے مریضوں کے ریکارڈ کی چوبیس گھنٹے نگرانی کی جاسکتی ہے۔ EMR کے مطابق اب تک 10,34,985 رجسٹر، 7,76,961 مریضوں کی سکریننگ اور 6,89,808 مریضوں کی ویکسین کی گئی ہے 2,12,027 مریضوں کو پیپائٹس کا علاج فراہم کیا گیا ہے۔

(7) 155 ہسپتالوں میں خطرناک کوڑے کی تلفی کا نظام قائم کیا گیا ہے جس کے ذریعے ہسپتالوں کے Yellow Room سے ضلع میں قائم Incinerator تک Yellow Vehicle کے ذریعے ہسپتال کا خطرناک کوڑا تلف کیا جا رہا ہے۔

(8) Surgeries, Dialysis & Dental Procedures کروانے سے پہلے
میپائٹس بی اوریسی کی اسکریننگ لازمی قرار دی گئی ہے۔

ڈائریکٹر کے دفتر میں گاڑیوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

849: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں
گے کہ:-

(الف) ڈائریکٹر (IRMNCH and NPP) کے دفتر میں کل کتنی گاڑیاں کس کس ماڈل کی
ہیں؟

(ب) یہ گاڑیاں کن کن ملازمین کے زیر استعمال ہیں ان کا نام عہدہ اور گریڈ بیان فرمائیں؟
(ج) مذکورہ گاڑیوں پر 2017 سے 2019 کے دوران پٹرول اور maintenance کی مد
میں کتنی رقم خرچ ہوئی، مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
(الف) ڈائریکٹر آئی آر ایم این سی ایچ اینڈ این پی کے دفتر میں کل 20 گاڑیاں ہیں ان گاڑیوں کی
تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	کمپنی ماڈل	کل تعداد
1-	Toyota XLI	1
2-	Suzuki Baleeno	1
3-	Toyota Single Cabin	1
4-	Suzuki Bolan	1
5-	Suzuki Cultus	2
6-	5 Toyota Double Cabin	5
7-	Suzuki Jimny	2
8-	Toyota Hiace Van	2
9-	Suzuki Potohar	5

(ب) گاڑیوں کی ملازمین کے زیر استعمال تفصیل بمطابق عہدہ اور گریڈ ایوان کی میز پر رکھ دی
گئی ہے ضمیمہ (الف)۔

(ج) مذکورہ گاڑیوں پر سال 2017-19 میں پٹرول اور مرمت کی مد میں خرچے کی تفصیل اس طرح ہے۔

نمبر شمار	مالی سال	خرچہ پٹرول	خرچہ مرمت
1	2017-18	1,254,706 روپے	107,610 روپے
2	2018-19	1,871,651 روپے	277,124 روپے

ڈائریکٹر آئی آر ایم این سی ایچ اینڈ این پی پروگرام

کے تحت 2015 تا 2019 ملازمین کی بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

850: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈائریکٹر (آئی آر ایم این سی ایچ اینڈ این پی) پروگرام کے تحت ضلع لاہور میں کل کتنے ملازمین 2015 تا 2019 میل اور فی میل کو بھرتی کیا گیا ہے؟

(ب) ان ملازمین کی بھرتی کا اشتہار کس اخبار میں دیا گیا اور ان ملازمین کو ضلع لاہور کے کس کس بی ایچ یو پر تعینات کیا گیا نیز ان میں کتنے ملازمین کو ریگولر کر دیا گیا ہے؟

(ج) کیا حکومت اس پروگرام کے تحت کام کرنے والے عارضی ملازمین کو ریگولر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) ڈائریکٹر آئی آر ایم این سی ایچ اینڈ نیوٹریشن پروگرام کے تحت ضلع لاہور میں 2015 سے 2019 تک کل 20 مرد اور 44 خواتین کی بھرتی کی گئی۔ 2015 سے

2019 تک بھرتی شدہ عملے کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام اسامی	تعداد اسامی	کل بھرتی
1-	ایل ایچ وی	24	24
2-	آیا	24	20
3-	سکیورٹی گارڈ	24	20

(ب) ان ملازمین کی بھرتی کا اشتہار مورخہ یکم ستمبر 2015 کو "نوائے وقت" اخبار میں دیا گیا تھا اور جن بی ایچ یو پر ملازمین کو تعینات کیا گیا تھا ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار نام بنیادی مرکز صحت (بی ایچ یو)

- 1- بنیادی مرکز صحت ہدیہ
- 2- بنیادی مرکز صحت شہزادہ
- 3- بنیادی مرکز صحت آئیاں
- 4- بنیادی مرکز صحت مراکھ
- 5- بنیادی مرکز صحت علی رضا آباد
- 6- بنیادی مرکز صحت کاچھا
- 7- بنیادی مرکز صحت شا کے بھٹیاں
- 8- بنیادی مرکز صحت ڈوگرائے کلاں
- 9- بنیادی مرکز صحت منہالہ
- 10- بنیادی مرکز صحت لدھر
- 11- بنیادی مرکز صحت بولہیر
- 12- بنیادی مرکز صحت پانڈوکی

(ج) پنجاب ریگولر انزیشن آف سروس 2018 کے تحت پروگرام کے ملازمین ریگولر نہیں ہو سکتے۔

سرکاری کارروائی

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

مسودہ قانون یونیورسٹی آف نارٹھ پنجاب، چکوال 2019

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):
Mr Speaker! I introduce the University of North Punjab, Chakwal Bill
2019. Minister for Law!

MR SPEAKER: The University of North Punjab, Chakwal Bill 2019 has been introduced in the House and is referred to the Standing Committee on Higher Education for report within two months.

رپورٹیں
(جو پیش ہوئیں)

MR SPEAKER: Minister for Law may lay the reports.

حکومت پنجاب کے مختلف اضلاع اور پراجیکٹ کی آڈٹ رپورٹس
برائے سال 2016-17 اور 2017-18 کا ایوان میں پیش کیا جانا

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I lay the:-

- 1) Audit Report on the Accounts of District Health Authorities of 19 Districts of Punjab for the Audit year 2017-18;
- 2) Audit Report on the Accounts of District Education Authorities of 19 Districts of Punjab for the Audit year 2017-18; and
- 3) Special Audit Report on construction of Lahore Orange Line Metro Train project (Volume-I) HUD & PHE Department and Transport Department, Government of the Punjab, for the Audit year 2016-17.

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

MR SPEAKER: The reports have been laid and referred to the Public Accounts Committee No.2 for examination for report within one year.

اب سید عثمان محمود preside کریں گے۔ سید عثمان محمود! آپ آکر preside کریں اور پھر وقفہ نماز announce کر دیں۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئر مین سید عثمان محمود کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئر مین: نماز مغرب کے لئے پندرہ منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر پندرہ منٹ کے وقفہ برائے نماز مغرب

کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(وقفہ نماز برائے مغرب کے بعد

جناب چیئر مین (سید عثمان محمود) کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

توجہ دلائوٹس

جناب چیئر مین: ہم اب ہم توجہ دلائوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلائوٹس نمبر 390 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

لاہور: پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں مریضوں کی ہلاکتیں

390: محترمہ حنا پرویز بٹ، محترمہ خدیجہ عمر، محترمہ شازیہ عابد، محترمہ شاپین رضا، اور

جناب محمد صفدر شاکر: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مورخہ 11- دسمبر 2019 کو پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور پر وکلاء حضرات

نے دھاوا بولا اور اس کے نتیجے میں کئی مریضوں کی ہلاکتیں بھی ہوئیں؟

(ب) کیا اس واقعہ میں ہونے والی ہلاکتوں کی ایف آئی آرز کا اندارج ہوا تو اس پر کیا کارروائی

عمل میں لائی گئی ہے؟

جناب چیئر مین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئر مین! شکریہ۔ گزارش یہ ہے کہ یہ واقعہ واقعاً رونما ہوا جو افسوسناک واقعہ تھا۔ اس میں ہلاکتیں بھی ہوئیں اور ان ہلاکتوں پر FIR's بھی درج ہوئیں۔

جناب چیئر مین! میں اس وقت اس معاملے پر زیادہ بات نہیں کرنا چاہوں گا کیونکہ یہ معاملہ sub-judice ہے۔ اس وقت تک تقریباً 25 کے قریب لوگ جوڈیشل ریمانڈ پر جیل میں جا چکے ہیں۔

جناب چیئر مین! اس واقعہ پر پولیس کی ایک JIT کام کر رہی ہے، ایک آئی جی صاحب کی طرف سے بنائی گئی کمیٹی اس پر کام کر رہی ہے اور ایک کمیٹی وزیر اعلیٰ کی طرف سے بنائی گئی تھی جس کا میں سربراہ تھا ہم نے اپنی رپورٹ مکمل کر لی ہے لیکن ہم ان دونوں کمیٹیوں اور JIT کی رپورٹ اس لئے نہیں بتا رہے کیونکہ یہ رپورٹیں عدالت کے اندر کیس کو effect نہ کریں کیونکہ اس معاملے پر اعلیٰ عدلیہ نے بھی نوٹس لیا تھا اور عدالت انسداد دہشت گردی بھی اس پر کام کر رہی ہے۔

جناب چیئر مین! میں اس حوالے سے اتنا ضرور عرض کرنا چاہوں گا کہ یہ واقعہ رونما ہوا اور یہ ایک افسوسناک واقعہ تھا تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کو منطقی انجام تک پہنچایا جائے گا۔
جناب چیئر مین: جی، اس توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب آگیا ہے لہذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس 394 محترمہ ساجدہ بیگم کا ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

خوشاب: آدھی کوٹ کی رہائشی صدف شاہین کا قتل

394: محترمہ ساجدہ بیگم: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ آدھی کوٹ (ضلع خوشاب) کی رہائشی صدف شاہین کو مورخہ 26 نومبر 2019 کو ریپ کے بعد قتل کر دیا گیا جس کی میڈیکل رپورٹ میں اس کے ساتھ زیادتی ثابت ہوئی ہے؟

(ب) اس کا مقدمہ کب، کس تھانہ میں درج ہوا ہے، کتنے اور کون کون سے ملزمان گرفتار ہوئے ہیں اور اس مقدمہ کی مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

جناب چیئر مین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئر مین! شکریہ۔ یہ درست ہے کہ یہ واقعہ رونما ہوا اور مورخہ 30 نومبر 2019 کو مقامی پولیس تھانہ نورپور کو اطلاع موصول ہوئی کہ صدف شاہین کو اغواء کر لیا گیا ہے جس پر مقامی پولیس تھانہ نورپور نے مدعیہ مسماں شاہین نور اختر کی تحریری درخواست پر نامزد ملزمان مسماں شفیع اللہ اور مخمور الہی وغیرہ تین لوگوں کے خلاف پرچہ درج کیا گیا۔ ابتدائی طور پر جب اس مقدمے کی تفتیش کی گئی تو جن نامزد افراد کے خلاف یہ پرچہ درج کرایا گیا تھا ان کے متعلق کچھ حقائق سامنے آئے اور پولیس کو یہ شک گزرا کہ ان کو غلط طور پر ملوث کیا گیا ہے لیکن اس مقدمے کی تفتیش کا دائرہ وسیع کرتے ہوئے اُس علاقے کے جب مختلف قسم کے مشکوک لوگوں کو حراست میں لیا گیا اور ان کے DNA ٹیسٹ کرائے گئے تو مجاہد نامی آدمی کا DNA match کر گیا ہے وہ آدمی گرفتار ہے۔ اس کے علاوہ جو ملزم ابتدائی طور پر نامزد کئے گئے تھے وہ بھی شامل تفتیش ہیں تو جیسے ہی ہمیں DNA ٹیسٹ کی مصدقہ رپورٹ موصول ہو جاتی ہے ملزم مجاہد کے متعلق چالان مکمل کر کے عدالت میں submit کر دیا جائے گا۔

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب چیئر مین! وزیر قانون نے جیسے ابھی بتایا ہے کہ مجاہد نامی ملزم کا DNA match کر گیا ہے تو آئے دن اس قسم کے واقعات ہو رہے ہیں۔ یہ بہت serious issue ہے اور میں یہ چاہتی ہوں کہ جس ملزم کا DNA match کر گیا ہے اس کو سرعام پھانسی دی جائے تاکہ دوبارہ کوئی بھی بندہ یہ قدم نہ اٹھائے۔ دیکھیں، آرمی کے جنرل کی نعش کو تین دن لٹکانے کا کہا گیا ہے اور یہ کیس اُس سے بھی بڑا ہے۔ یہ آٹھ سال کی بچی ہے اور ماں کی اکلوتی بیٹی تھی وہ اُس ماں کا واحد سہارا تھی تو ایسے لوگوں کو پھانسی دے کر تین دن تک چوک میں لٹکایا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ! آپ بالکل درست فرما رہی ہیں کیونکہ ریپ انتہائی افسوسناک واقعہ ہے۔ I don't have the words to express my grief and feelings مگر بہتر یہی ہو گا کہ ہم اس قسم کی poor terminology کا استعمال کہیں بھی نہ کریں چاہے وہ addressing an Ex-Army General or addressing a normal civilian or any Pakistani for that matter تو وہ بہتر ہو گا لیکن وزیر قانون نے جیسے یقین دہانی کرائی ہے اس پر سخت سے سخت کارروائی بھی ہوگی اور چونکہ یہ معاملہ ابھی under investigation and sub-judice ہے، DNA samples بھی کئے جا رہے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ rules of law کو ensure کیا جائے گا۔ شکریہ

تحریک التوائے کار

جناب چیئرمین: جی، اب ہم تحریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 19/28 محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کی ہے یہ تحریک التوائے کار پڑھی جا چکی ہے اس تحریک التوائے کار کا جواب وزیر ہائر ایجوکیشن دیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! میرے پاس درجن سے زیادہ تحریک التوائے کار کی لسٹ موجود ہے جو pending چلی آرہی ہیں تو بجائے اس کے کہ ہم نئی تحریک التوائے کار لیں، جو تحریک التوائے کار pending ہیں اور ان کے جوابات بھی آچکے ہیں تو آپ پہلے ان تحریک التوائے کار کے جواب سُن لیں تاکہ وہ تحریک التوائے کار dispose of ہو جائیں۔

جناب چیئرمین: جی، یہ بات بالکل مناسب ہے۔ جی، وزیر ہائر ایجوکیشن!

نارو وال یونیورسٹی کے کنٹریکٹ اساتذہ کو فارغ کرنے سے طلباء کو تشویش کا سامنا
(--- جاری)

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب چیئر مین! جب یہ تحریک التوائے کار
پیش ہوئی تھی اس وقت لگ رہا تھا کہ یہ issue بن جائے گا لیکن ہم نے اس issue کو فوری طور پر
sort out کر لیا تھا اور اب کسی کو فارغ نہیں کیا جائے گا۔ شکریہ

جناب چیئر مین: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو
dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 335 سید حسن مرتضیٰ اور محترمہ شازیہ عابد کی
ہے۔ جس کا جواب بھی منسٹر ہائر ایجوکیشن نے دینا ہے۔ جی، منسٹر ہائر ایجوکیشن!

لاہور کالج یونیورسٹی برائے خواتین میں وائس چانسلر کی خلاف پالیسی تعیناتی

(--- جاری)

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب چیئر مین! یہ تحریک التوائے کار سید حسن
مرتضیٰ اور محترمہ شازیہ عابد کی طرف سے دی گئی تھی کہ سرچ کمیٹیاں معیار کے مطابق کام نہیں کر
رہیں۔ ہم نے تمام exemplary appointments کی ہیں، پندرہ لوگ جو appoint ہوئے ہیں ان
میں سے کسی پر کوئی کیس نہیں ہے۔ اگر کسی نے کسی پر اعتراض کیا بھی تھا تو ہم نے اس پر باقاعدہ
ایڈووکیٹ جنرل اور متعلقہ آفیسرز سے advice لی تھی جو وائس چانسلرز appoint کئے گئے ہیں ان کا
track record بالکل clear ہے۔

جناب چیئر مین: جی، شکریہ۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو
dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 354 محترمہ کنول پرویز چودھری کی ہے۔ اس
تحریک التوائے کار کا جواب وزیر قانون نے دینا ہے۔ جی، وزیر قانون!

صوبہ میں اقساط پر اشیاء کے کاروبار کے لئے واضح پالیسی تشکیل دینے کا مطالبہ

(--- جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئر مین! یہ تحریک التوائے کار پنجاب انسداد سود خوری ایکٹ 2007 کے متعلق تھی کہ پولیس اس سلسلہ میں کارروائی کرے۔ پولیس پہلے ہی کارروائی کرتی ہے لیکن یہاں پر یہ کہا گیا تھا کہ اس بارے میں عوام کی آگاہی کے لئے ایک مہم چلائی جائے۔ اب مہم چلانا پولیس کا کام نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کے لئے NGOs یا مقامی سطح پر جو ہمارے نمائندے ہیں وہ آگاہی کی مہم چلا سکتے ہیں لیکن یہ کام پولیس سے متعلق نہیں ہے۔

جناب چیئر مین: اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 706 محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب منسٹر ہائر ایجوکیشن نے دینا ہے۔ جی، منسٹر ہائر ایجوکیشن!

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب چیئر مین! اس تحریک التوائے کار کا جواب میرے پاس اس وقت نہیں ہے اس لئے اس تحریک التوائے کار کو pending کر دیں۔

جناب چیئر مین: اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 707 محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب وزیر قانون نے دینا ہے۔ جی، وزیر قانون!

کوٹ لکھپت قبرستان میں

تین نومولود بچوں کی تدفین شدہ میتیں برآمد ہونے کا انکشاف

(--- جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئر مین! یہ تحریک التوائے کار روزنامہ "دنیا" کی اشاعت مورخہ 18- اکتوبر 2019 کی ایک خبر سے متعلق تھی جس میں یہ کہا گیا تھا کہ کوٹ لکھپت قبرستان سے تین نومولود بچوں کی تدفین شدہ میتیں برآمد ہونے کا

انکشاف ہوا ہے۔ اس معاملہ کی جب تحقیقات کی گئیں تو یہ درست پایا گیا کہ مورخہ 16-10-2019 کو قبرستان میں ایک نومولود بچی کی میت کو قبر سے نکال کر دوسری جگہ دفنایا گیا ہے جس کا مقدمہ فاروق احمد ولد حبیب احمد کی مدعیت میں مقدمہ نمبر 19/2231 مورخہ 10-17-2019 بجرم 297 تپ تھانہ کوٹ لکھپت درج رجسٹرڈ ہوا ہے جس میں ملزم رفاقت علی ولد محمد جعفر مقدمہ ہذا میں حسب ضابطہ گرفتار ہو کر جوڈیشل بھجوا دیا گیا ہے اور ملزم کے خلاف چالان مورخہ 20-10-2019 کو مرتب کر کے عدالت میں جمع کروادیا گیا ہے۔

جناب چیئر مین: اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کا dispose of کیا جاتا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

شیخ علاؤ الدین: جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: جی، فرمائیں!

پنجاب اسمبلی کی پروسیدنگز الیکٹرانک میڈیا پر دکھانے کا مطالبہ

شیخ علاؤ الدین: جناب چیئر مین! شکریہ۔ یہ معاملہ حکومتی اور اپوزیشن بنجھ کا ہے بلکہ اس پورے ہاؤس کا ہے۔ آپ کے علم میں ہے اور ہمارے جو بھائی اوپر پریس گیلری میں بیٹھے ہیں، ان میں بڑے بڑے learned لوگ بھی ہیں ان کو خود بھی جانتا ہوں لیکن پنجاب اسمبلی کی جو coverage ہے وہ آپ دیکھ لیں کہ کیا ہے؟ کسی بھی اخبار میں صرف دو کالمی سرخی جبکہ اندر کے صفحات پر تین چار لائنوں میں خبر ختم ہو جاتی ہے۔

جناب چیئر مین! اس کو دیکھنا چاہئے یہ میرے حلقہ کی بات نہیں ہے۔ جناب محمد بشارت راجا یا چودھری ظہیر الدین کے حلقوں کے لوگوں کو کیسے پتا چلے گا کہ ہم اسمبلی میں کیا کر رہے ہیں۔ آپ مثال کے لئے صرف بڑے اخبار "ڈان" کا صفحہ نمبر 2 دیکھ لیں جو سندھ اسمبلی کے متعلق خبروں سے بھرا ہوتا ہے۔ الیکٹرانک میڈیا سندھ اسمبلی کو آدھ آدھ گھنٹہ دکھاتا ہے ہمیں کیوں نہیں دکھاتا ہم بارہ کروڑ آبادی کے نمائندگان اس ایوان میں بیٹھے ہیں۔

جناب چیئر مین! آپ یقین کیجئے کہ ہمیں سمجھ نہیں آتی کہ اگر کوئی چیز اس ایوان میں آ بھی جائے تو ہمارے حلقہ کے لوگوں کو کچھ معلوم نہیں ہوتا کہ ہم یہاں کیا کر رہے ہیں۔ یہ معاملہ پورے ہاؤس کا ہے۔ اس سے متعلقہ لوگ جو بھی اسمبلی میں اس کے ذمہ دار ہیں ان سے یہ پوچھا جائے کہ ہماری coverage کہاں ہے۔ ہم جتنی بھی اہم بات کر لیں چاہے وہ حکومتی سے ہو یا اپوزیشن سے ہو اس کا اخبارات میں کہیں کوئی وجود نہیں ہے۔

جناب چیئر مین! میں یہ بھی دیکھتا ہوں کہ اوپر پریس گیلری میں بیٹھے ہمارے بھائی مسلسل لکھتے رہتے ہیں۔ وہ کیا لکھتے ہیں، وہ کہاں جاتا ہے یا وہ اخبارات میں نہیں آتا تو کیوں نہیں آتا؟ اس لئے ایک فیصلہ کر لیا جائے کہ ہم نے جو کچھ کرنا ہے آپس میں ہی بات چیت کر کے غصے سے یا ناراضگی سے یا خوشی سے چلے جانا ہے لیکن عوام کو کچھ معلوم نہیں ہونا۔ میں کل رات اپنے حلقہ سے آیا ہوں۔ مجھ سے سوال ہوتا ہے کہ وہاں آج کل کیا کر رہے ہو تو میرے پاس کوئی جواب نہیں ہے کہ میں کیا جواب دوں۔ ابھی ایک معزز ممبر مجھے گیٹ پر ملے انہوں نے پوچھا کہ کیا آپ کا بزنس آ رہا ہے تو میں نے کہا آ رہا ہے تو انہوں نے کہا کہ ہمیں تو پتا نہیں لگ رہا کہ کہاں آ رہا ہے۔ یہ بڑی اہم بات ہے۔

جناب چیئر مین: وزیر قانون! اس پر آپ kindly respond کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئر مین! جناب چیئر مین! میرے خیال میں معزز ممبر نے جن خدشات کا اظہار کیا ہے تو اس پر یہ ہونا چاہئے کہ پنجاب اسمبلی کی میڈیا coverage بھرپور طریقے سے کی جائے۔ اس سلسلہ میں ہم پریس گیلری کے عہدیداران سے بھی بات کریں گے اور انفارمیشن منسٹر کے علم میں بھی یہ بات لائیں گے تاکہ اس حوالے سے اقدامات کئے جائیں۔

جناب چیئر مین: جی، ٹھیک ہے۔

تحریک التوائے کار

(۔۔ جاری)

جناب چیئر مین: اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 710 محترمہ سبین گل خان کی ہے۔ اس تحریک

التوائے کار کا جواب وزیر قانون نے دینا ہے۔ جی، وزیر قانون!

چیف آفیسر ضلع کونسل راجن پور کا سرکاری خزانے سے رقم خور دہر دکرنا (--- جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئر مین! یہ تحریک التوائے کار محترمہ سین خان گل نے دی تھی۔ انہوں نے اس خدشے کا اظہار کیا تھا کہ سر سبز پروگرام کے تحت ڈسٹرکٹ کونسل راجن پور نے 6 ہزار پودہ جات خریدے۔ اس سلسلہ میں کچھ گھپلہ ہوا ہے۔ میں یہاں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ باقاعدہ PEPPRA Rules کے تحت اس کا اشتہار دیا گیا، quotations طلب کی گئیں اور جو lowest bidder کو contract دیا گیا۔ اس کے بعد اس کا باقاعدہ آڈٹ بھی کروایا گیا۔ انہوں نے جس چیف آفیسر کے متعلق خدشات کا اظہار کیا تھا تو اسے ہم نے اپنی ٹرانسفر پالیسی کے تحت وہاں سے ویسے ہی ٹرانسفر بھی کر دیا ہے لیکن اس سلسلہ میں کوئی ایسی قانونی بے ضابطگی نہیں ہوئی۔

جناب چیئر مین: اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 779 چودھری افتخار حسین جھچھر کی ہے۔ جس کا جواب وزیر قانون نے دینا ہے۔ جی، وزیر قانون!

سبزہ زار ڈی بلاک لاہور میں مویشیوں کی وجہ سے مکینوں کو پریشانی کا سامنا (--- جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئر مین! یہ تحریک التوائے کار چودھری افتخار حسین جھچھر نے پیش کی تھی۔ انہوں نے اس میں تہہ بازی کے حوالے سے کچھ خدشات کا اظہار کیا ہے۔

جناب چیئر مین! میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ ایڈمنسٹریٹر میٹروپولیٹن کارپوریشن لاہور کی ہدایت پر زونل آفیسر ریگولیشن علامہ اقبال ٹاؤن کے زیر نگرانی عملہ تہہ بازی نے سبزہ زار کی یونین کونسل نمبر 101 ڈی بلاک کے علاقہ میں وقتاً فوقتاً مویشیوں کے انخلاء کے لئے آپریشن کئے جن میں 55 عدد جانور گرفت میں لئے اور گوالوں کو 55 ہزار روپے جرمانہ عائد کیا گیا۔

جناب چیئرمین! ایڈمنسٹریٹر میٹروپولیٹن کارپوریشن لاہور کی ہدایت کے مطابق لاہور کے ممنوعہ علاقوں میں موجود جانوروں کے انخلاء کے لئے مورخہ 12-19-2019 سے مہم جاری ہے جس کے تحت ممنوعہ علاقوں میں جانور رکھنے والوں کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جا رہی ہے۔ اس پلان کی تفصیل میں نے جواب کے ساتھ لف کی ہے وہ میں معزز ممبر کو بھی فراہم کر دوں گا۔

جناب چیئرمین: اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 788 محترمہ زینب عمیر کی ہے۔ جس کا جواب بھی وزیر قانون نے دینا ہے۔ جی، وزیر قانون!

قیدی محمد اقبال اور محمد انور کی عمر کم

ہونے کی وجہ سے سزائے موت ختم کرنے کا مطالبہ

(۔۔۔ جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! اس تحریک التوائے کار کا بڑی تفصیل کے ساتھ جواب آیا ہے۔ میں اس تحریک التوائے کار کی محرک محترمہ زینب عمیر سے بات کروں گا اور میں پہلے انہیں مطمئن کروں گا۔ اگر وہ اس جواب سے مطمئن ہوئیں تو پھر اس تحریک التوائے کار کو dispose of کر اؤں گا نہیں تو جیسے آپ کا حکم ہو گا اس کی تعمیل ہوگی۔

جناب چیئرمین: اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 801 محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کی ہے۔ جی، محترمہ رابعہ نسیم فاروقی! اسے پیش کریں۔

ٹیچنگ ہسپتال شاہدرہ میں کتے

کے کاٹنے کی ویکسین نہ ہونے کی وجہ سے بچے کی ہلاکت

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "ڈان" کی اشاعت مورخہ 29- نومبر 2019 کی خبر کے مطابق

شاہدرہ ٹیننگ ہسپتال میں کتے کے کاٹنے کی وجہ سے 12 سالہ علی احمد کو vaccination کے لئے لایا گیا لیکن vaccine نہ ہونے کی وجہ سے اور علاج کی سہولیات میسر نہ ہونے پر بچہ انتقال کر گیا جس کے بعد اہل علاقہ اور لواحقین نے ہسپتال کے باہر احتجاج کیا اور ذمہ داروں کے خلاف قانونی کارروائی کی درخواست کی۔ اس خبر کی وجہ سے صوبہ بھر کے عوام میں شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے اور لوگوں کے اندر عجیب خوف ہے کہ شاید سندھ کی طرح اب صوبہ پنجاب کے اندر-anti rabies vaccine نایاب ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحبہ! آپ اس تحریک التوائے کار کا جواب دیں۔ جی، منسٹر صاحبہ! وزیر پر انٹرمی و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! اس ضمن میں گزارش ہے کہ بارہ سالہ علی احمد ولد اشفاق سکنہ عمر دین روڈ، محلہ پینل کالونی فیروز والا ضلع شیخوپورہ گورنمنٹ ٹیننگ ہسپتال شاہدرہ لاہور میں مورخہ 26-10-2019 کو بوقت 8:45 PM لایا گیا۔ وہ ایمر جنسی کے کمرہ نمبر 33 میں آیا جس کی ناک پر کتے کے ناخن سے بنی ہوئی خراشوں کا نشان تھا۔ موقع پر موجود ڈاکٹر امبر صاحبہ نے علی احمد کا معائنہ کیا اور ہسپتال کے کمرہ نمبر 37 ایمر جنسی آپریشن تھیٹر میں tetanus کا انجکشن لکھ کر بھیج دیا جہاں اُس کو انجکشن لگایا گیا۔ اس کے بعد ہسپتال کی رپورٹ کے مطابق علی احمد کو ڈسچارج کر دیا گیا۔ محترمہ بالکل صحیح بات کر رہی ہیں کہ rabies کی وجہ سے وہ بچہ فوت ہو گیا لیکن معاملے کی تحقیقات کے لئے باقاعدہ ایک کمیٹی تشکیل دے دی ہے جو اس وقت انکوائری کر رہی ہے۔ انکوائری میں نوٹیفیکیشن بھی ساتھ لگا دیا ہے۔

MR CHAIRMAN: Order in the House, please.

MINISTER FOR PRIMARY AND SECONDARY HEALTH CARE/
SPECIALIZED HEALTHCARE AND MEDICAL EDUCATION

(Ms Yasmin Rashid): Mr Chairman! We are going to inquire into it. In the first place, rabies vaccine was available there. Probably Doctor did not understand the importance of the matter and diagnose the disease.

جناب چیئرمین: شاید diagnose نہیں ہو سکا۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
جناب چیئرمین! Diagnose! کرنے میں fault آیا تو انوسٹی گیشن میں پتا چل جائے گا۔ جب رپورٹ آئے گی تو انشاء اللہ میں بتاؤں گی۔

MR CHAIRMAN: Order in the House please.

اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔
اگلی تحریک التوائے کار نمبر 807 محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

زائد المیعاد انجکشن لگانے سے بچے کی ہلاکت

محترمہ حنا پرویز بٹ: شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "92" کی اشاعت مورخہ 2- دسمبر 2019 کی خبر کے مطابق قصور کے نواحی کوٹ بلوچاں میں مبینہ طور پر ڈاکٹر کے زائد المیعاد انجکشن لگانے سے پانچ سالہ بچہ جاں بحق ہو گیا۔ تفصیل کے مطابق پولیس تھانہ بی ڈویژن کے علاقہ کوٹ بلوچاں کے رہائشی کاشف کے مطابق وہ اپنے پانچ سالہ بیٹے ریحان کو علاج کے لئے کلینک پر لے کر گیا تو ڈاکٹر نے بچے کو زائد المیعاد ٹیکہ لگا دیا جو re-action کر گیا جس سے میرے پانچ سالہ بیٹے نے تڑپ تڑپ کر جان دے دی۔ اس خبر سے صوبہ بھر کی عوام میں غم و غصہ پایا جاتا ہے اور ان کا مطالبہ ہے کہ ایسے عطائی ڈاکٹروں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے جبکہ حکومت کی طرف سے پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کا ادارہ ہونے کے باوجود صوبہ بھر میں عطائی ڈاکٹروں کے خلاف کوئی سخت کارروائی نہیں کی جاتی جس کی وجہ سے آئے روز عطائی ڈاکٹروں کی وجہ سے ہلاکتیں ہو رہی ہیں لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، ہیلتھ منسٹر صاحبہ!

وزیر پرانمیری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
جناب چیئرمین! اس کے تسلی بخش جواب کے لئے اس تحریک التوائے کار کو pending کر دیا
جائے۔

جناب چیئرمین: جی، اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار
نمبر 808 محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

پاکپتن میں محکمہ کے عملہ کی ملی بھگت سے

ریت مافیا کا ریت مقررہ ریٹ سے زیادہ میں فروخت کرنا

محترمہ خدیجہ عمر: جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک
اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔
مسئلہ یہ ہے کہ پاکپتن میں ریت مافیا نے محکمہ کے افسران اور پولیس سے مل کر مصنوعی مہنگائی کا
بازار گرم کر رکھا ہے۔ گورنمنٹ نے ریت کی فی ٹرالی کی قیمت -/400 روپے مقرر کی ہوئی ہے۔
محکمہ کے افسران اس قیمت پر ریت فروخت کرانے کے ذمہ دار ہوتے ہیں لیکن ریت مافیا پاکپتن
میں انتہائی مضبوط ہو چکا ہے اور وہ من مانے ریٹ پر ریت -/2500 روپے فی ٹرالی فروخت کر رہا
ہے۔ اس حوالے سے پاکپتن کے عوام کو شدید مشکلات کا سامنا ہے اور جو شخص ان کی مخالفت کرتا
ہے اسے ریت مافیا ناجائز تنگ کرتا ہے حتیٰ کہ کئی لوگوں پر ناجائز پرچے بھی درج کرائے گئے
ہیں۔ سرکاری ریٹ مقرر کرنے کے باوجود ریت مافیا اپنی من مانی کر رہا ہے جو ناقابل برداشت ہے
لیکن اس مافیا کے خلاف بھی کوئی کارروائی نہیں کی جارہی۔ اس صورتحال سے خصوصاً پاکپتن کے
عوام میں انتہائی بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار
دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئر مین! یہ محکمہ معدنیات سے متعلقہ ہے کیونکہ ریت کے ٹھیکے کی نیلامی، ریٹ مقرر کرنا اور regulate کرنا محکمہ معدنیات کا ہی کام ہے۔

جناب چیئر مین: جی، اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 829 شیخ علاؤ الدین کی ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

سادگی کی اہمیت اور مقروض قوموں

کے مسائل اُجاگر کرنے کے موضوع پر بحث کے انعقاد کا مطالبہ

شیخ علاؤ الدین: جناب چیئر مین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ اس بنیادی اصول کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ قوم کی راہنمائی حکومت کا فرض اولین ہے۔ یہ امر اس معزز ایوان کی فوری توجہ کا متقاضی ہے کہ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہمارا ملک حالت جنگ میں ہے اور ہمارا ازلی دشمن ہندوستان اپنا شیطانی کھیل مسلسل جاری رکھے ہوئے ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایک غیور قوم بن کر سوچنے اور عمل کرنے کی توفیق دے۔

جناب چیئر مین! محرک ایوان کی توجہ معاشرے کے اُس segment کی طرف دلانا چاہتا ہے جو بے حسی کا شاہکار بن چکا ہے۔ لاہور میں پاکستان فیشن ڈیزائن کونسل (PFDC) کے زیر اہتمام Bridal Week منایا گیا جس میں بڑے بڑے نامور فیشن ڈیزائنرز نے حصہ لیا۔ ایک طرف ملک حالت جنگ میں ہے، لاکھوں کشمیری زندگی اور موت کی کشمکش میں ہیں تو دوسری طرف پاکستانی فیشن ڈیزائنرز وہ کردار ادا کر رہی ہیں جو وطن اور قوم سے دشمنی کا اظہار ہے۔

جناب چیئر مین! محرک دانستہ طور پر ان نام نہاد ملکی اور غیر ملکی فیشن ڈیزائنرز اور برانڈڈ ڈیزائنرز کے نام لینا مناسب نہیں سمجھتا لیکن ایوان کی توجہ اس ہوش ربا حقیقت کی طرف دلانا چاہتا ہے کہ وطن عزیز میں دلہن کے ملبوسات کا ایک جوڑا یعنی لہنگا وغیرہ 40 لاکھ روپے تک فروخت ہو رہا ہے اور یہ کہ محترمہ فیشن ڈیزائنرز کے پاس چھ ماہ کی بکنگ بھی موجود ہے۔ ان کے ڈیزائن کی نقل لاہور میں ایک اور باکمال ہستی 12 لاکھ روپے میں بیچ رہی ہے۔ یہ کون لوگ ہیں جو

آج کے اس دور میں جبکہ افواج پاکستان اور قوم کو بے حساب challenges کا سامنا ہے۔ اللہ اور اللہ کے نبیؐ نے اسراف کو شیطانی فعل کہا ہے لیکن کیا آج معاشرے کا وہ حصہ جن کو اللہ نے وسائل سے نوازا ہے اس پر عمل پیرا ہے؟

جناب چیئرمین! اس کا جواب معزز ایوان میں بیٹھے ہوئے ہر ممبر کے پاس موجود ہے۔ قوم کی ان بیٹیوں کے والدین کے کرب کا بھی تصور کریں جن کی بیٹیاں اخبارات اور ٹیلی ویژن پر اس قسم کے براہیڈل شوز دیکھنے کے بعد سوال کر رہی ہیں کہ کیا ان کا بھی مملکت خداداد میں کوئی حق ہے؟

جناب چیئرمین! کیا یہ حقیقت نہ ہے کہ اب کچھ Event Management کمپنیاں 20 ہزار روپے تک per head ایک شادی کے function کا لے رہی ہیں لیکن دینے والے لوگ کون ہیں؟ ملک تقریباً 120۔ ارب ڈالر سے زیادہ کا مقروض ہے لیکن قوم کو کوئی راہنمائی میسر نہ ہے کہ ناجائز اخراجات سے کیسے بچا جائے۔ آج 24 گھنٹے نہ صرف درمیانے درجے کے بلکہ 7 ہزار روپے per head والے ریستورانٹ بھی 24 گھنٹے تمام طرح کی سہولتیں مہیا کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! پوری دنیا میں کہیں امیر ترین ممالک میں بھی ایسا نہیں ہے۔ PFDC نے ان ڈیزائنرز کے ایسے ایسے پُرکشش نام رکھے ہیں کہ ایک عام سادہ آدمی ان ناموں کی کشش میں ہی گھنٹوں کھو جاتا ہے۔ ماڈلز کی کیٹ واک کی جو تصویریں آئی ہیں اور جو خواتین و حضرات ان کو دیکھ رہے ہیں ان کے چہرے کے تاثرات سے ذرا بھی اندازہ نہیں ہو سکتا کہ ان کا تعلق پاکستان کے حالات و واقعات سے ہے۔ استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر ایوان میں ایک باقاعدہ بحث جس کا موضوع صرف اور صرف قوم کو سادگی، اُس کی اہمیت اور مقروض قوموں کے مسائل کو اجاگر کرنا ہو لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین! اس پر آپ کی رولنگ چاہئے۔ وزیر قانون سے پوچھ لیں کہ صرف اس topic پر اسمبلی میں بحث ہونی چاہئے۔

جناب چیئرمین: شیخ علاؤ الدین! یہ جناب فیاض الحسن چوہان کے محکمہ اطلاعات و ثقافت سے متعلق ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔

شیخ علاؤ الدین: جناب چیئرمین! اس تحریک التوائے کار کو pending کر دیں لیکن میں چاہتا ہوں کہ اس پر ایوان میں بحث کی جائے کیونکہ وزیر قانون موجود ہیں۔ ایوان میں ان لوگوں کے لئے بحث کریں جن کے پاس اپنی بچیوں کی شادیوں پر باراتیوں کو کھانا دینے کے لئے پیسے نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین! میں اس پر بہت وسیع بات کرنا چاہتا ہوں کیونکہ یہ بہت بڑا alarming issue ہے اور burning issue ہے۔

جناب چیئرمین! میں آپ کو بتاتا ہوں کہ جن ڈرائیوروں کے ذریعے take away منگوا یا جاتا ہے تو کیا انہیں اس کھانے کی خوشبو نہیں آتی؟ ان شادیوں کو گھروں میں بیٹھی ہوئی جن لڑکیوں کے سر میں چاندی اتر آئی ہے کیا وہ نہیں دیکھ رہیں؟

جناب چیئرمین! خدا جانتا ہے کہ اس ایوان کا ہر ممبر میرے سمیت ان بیٹیوں کو جواب دہ ہے۔ اس کے اوپر بحث کروائیں اور میں اس کی تفصیل دوں گا۔ میں نام دوں گا کہ کس طرح اور کیسے کیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین! دوسری بات یہ ہے کہ یہ جو ہزار percent کے اوپر profit پر کام ہو رہا ہے، ان کے اوپر کوئی ٹیکس نہیں ہے اور کوئی پوچھ گچھ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! میں یہ بھی بتاؤں گا کہ ان کے purchasers کون ہیں اور انہیں sponsor کرنے والے کون ہیں؟ یہ بہت burning issue ہے تو میری وزیر قانون سے گزارش ہے کہ اس کو بحث میں لائیں، ہر معزز ممبر اس بحث میں حصہ لے اور بتائے انہیں جن کے ووٹ لے کر ہم آئے ہیں۔ خدا کی قسم لوگوں کے پاس دوائی خریدنے کے لئے پیسے نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! جو concerned minister ہیں ان سے consent لے کر بحث کے لئے رکھ لیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن concerned minister سے پوچھ لیا جائے۔

جناب چیئرمین: وزیر قانون! کیا اس تحریک التوائے کار کو pending کر دیا جائے؟
وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! جی۔
جناب چیئرمین: اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/835 جناب صفدر شاکر کی ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

ٹاؤن کمیٹی ماموں کا نجن میں ناقص صفائی کا انتظام

جناب محمد صفدر شاکر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ٹاؤن کمیٹی ماموں کا نجن ضلع فیصل آباد کی آبادی 40 ہزار نفوس سے زائد ہے اور ٹاؤن کمیٹی ماموں کا نجن میں صفائی کے عملہ کی تعداد صرف پچیس ہے۔ انیس ملازمین مستقل اور چھ ملازمین ڈیلی ویجز ہیں۔ ان میں سے بھی ابھی کچھ ملازمین پنشن کی درخواست جمع کروا چکے ہیں۔ ٹریکٹر آپریٹر اور ڈسپوزل آپریٹر بھی عملہ صفائی سے لگائے گئے ہیں جس کی وجہ سے ٹاؤن کمیٹی ماموں کا نجن میں صفائی کے انتظامات اچھے طریقے سے نہیں ہو رہے اور عملے کی عدم دستیابی کی وجہ سے ٹاؤن کمیٹی ماموں کا نجن جس کی آبادی 40 ہزار نفوس سے زائد ہے، کو صفائی کے ناقص انتظام کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ ٹاؤن کمیٹی ماموں کا نجن میں صفائی کے ملازمین کی تعداد میں اضافہ کیا جائے لہذا میری پُر زور اپیل ہے کہ اس عوامی نوعیت کے مسئلہ پر فوری توجہ فرمائی جائے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ معزز ممبر کا چونکہ حلقہ ہے اور ان کا concern بالکل بجا ہے۔ ابھی چونکہ لوکل گورنمنٹ میں changes آئی ہیں۔ کچھ نئی میونسپل کمیٹیاں بنی ہیں، کچھ ٹاؤنز کو میونسپل کمیٹیوں کا درجہ دے دیا گیا ہے اور کچھ میونسپلٹی کو کارپوریشن کا درجہ دے دیا ہے۔ ہم عملے کی ایک rationalization کر رہے ہیں لیکن میں معزز ممبر کو یقین دلاتا ہوں کہ حالات کچھ

بھی ہوں انشاء اللہ ہم متعلقہ ڈپٹی کمشنر کو لکھتے ہیں تاکہ فوری اور ہنگامی بنیادوں پر یہ صفائی کی campaign ان کے حلقے میں شروع کی جائے تاکہ اس مسئلے کا کوئی مثبت حل نکل سکے۔

جناب چیئر مین: جی، شکریہ، اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: جی، فرمائیں!

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئر مین! میں آپ کے توسط سے اس ایوان کی توجہ انتہائی اہم مسئلے کی طرف دلوانا چاہتی ہوں کہ لاہور شہر اپنی ایک تاریخی اہمیت رکھتا ہے اور ورثے کی حیثیت رکھتا ہے۔ لاہور شہر کا ہر گلی کوچہ اپنی اہمیت اور خوبصورتی کے حوالے سے نہایت اہم ہے لیکن مجھے بڑے ہی دکھ سے یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ پچھلے دنوں سے پورے کا پورا لاہور شہر کوڑے کرکٹ کا ایک منظر پیش کر رہا ہے اور شاید ہی لاہور کا کوئی گلی کوچہ ایسا رہ گیا ہو جس میں کوڑے کے ڈھیر نہ پڑے ہوں جو کہ انتہائی تکلیف دہ امر ہے۔۔۔

جناب چیئر مین: محترمہ! میں گزارش کروں گا کہ ہمارے پاس سارے tools of the Parliament تحریک التوائے کار اور توجہ دلاؤ نوٹس ہیں تو اگر آپ اپنی بات کو تحریری طور پر لے آئیں گی تو وہ ہاؤس کی کارروائی کا automatically حصہ بنے گی جس پر متعلقہ ڈیپارٹمنٹ بھی توجہ سے جواب دے گا اور اس پر انشاء اللہ ایکشن بھی ہو گا۔ یہ ایشو point of order پر بتا نہیں ہے۔ شکریہ

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: جی، فرمائیں!

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئر مین! شکریہ۔ لاہور گورنمنٹ ہائی سکول deaf and dumb رام گڑھ چوہدری میں ہے جہاں پر گوگنی اور بہری بچیاں تعلیم حاصل کرتی ہیں۔ اس سکول کی سرکاری بس جب سے summer vacations ہوئی ہیں، تب سے وہ بند ہے جس کی وجہ سے ان بچیوں کو سکول جانے میں بہت problem ہو رہی ہے۔ کئی بار سکول انتظامیہ اور پرنسپل کو والدین

نے کہا ہے کہ وہ بس کا انتظام کروادیں کیونکہ بچیاں alternat bus route afford نہیں کر سکتیں تو اس ایوان سے اور حکومت سے یہ مطالبہ ہے کہ جلد سے جلد اس بس کو fix کروائیں تاکہ گونگی اور بہری بچیوں کو pick & drop کی سروس جو انہیں پہلے ملتی تھی وہ دوبارہ سے مل سکے۔
جناب چیئر مین: محترمہ! آپ کی اس گزارش پر ہم وزیر قانون سے کہیں گے کہ وہ اسے take up کریں۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب امین اللہ خان: جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر۔
جناب چیئر مین: جی، مختصر بات کریں۔

میانوالی کے طلباء کے لئے میڈیکل کی چار سیٹیں بحال کرنے کا مطالبہ

جناب امین اللہ خان: جناب چیئر مین! شکریہ۔ وزیر صحت تشریف فرما ہیں تو ان سے گزارش ہے کہ میں نے سوال بھی جمع کروایا تھا کہ میانوالی کے 2000 سے پہلے میڈیکل کی چار سیٹیں سیٹیں تھیں جو وہاں کے طلباء کے لئے مختص تھیں لیکن بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آج انیس بیس سال ہو گئے ہیں کہ ان سیٹوں کا نہ تو کچھ پتا ہے کہ وہ کدھر گئیں اور کیوں گئیں اور کیوں میانوالی کے طلباء کو ان سیٹوں سے محروم کیا گیا ہے؟

جناب چیئر مین! میری درخواست ہے وزیر صحت سے کہ وہ اسے۔۔۔

جناب چیئر مین: جناب امین اللہ خان! کیا آپ سوال کے جواب سے مطمئن نہیں ہوئے؟

جناب امین اللہ خان: جناب چیئر مین! سوال جمع کروائے ہوئے تقریباً چھ مہینے ہو گئے ہیں لیکن ابھی تک وہ سوال نہیں آیا۔

جناب چیئر مین: منسٹر صاحبہ! اگر kindly انہیں اپنے پاس بلا کر ان کا جو بھی ایشو ہے وہ address کر لیں تو وہ بہتر انداز سے ہو جائے گا۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
 جناب چیئرمین! میرا خیال ہے کہ اگر مجھے لکھ کر بھیج دیں تو I would find out۔۔۔
 جناب چیئرمین: جناب امین اللہ خان! آپ منسٹر صاحبہ کے ساتھ بیٹھ جائیے گا تو انشاء اللہ issue
 address ہو گا۔
 جناب امین اللہ خان: جناب چیئرمین اجی، ٹھیک ہے۔

زیر وار نوٹس

جناب چیئرمین: اب ہم زیر وار نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا زیر وار نوٹس 19/60 جناب صہیب احمد
 ملک کا move ہو چکا ہے۔ اس زیر وار نوٹس کا جواب وزیر ہائر ایجوکیشن نے دینا ہے۔

سرگودھا یونیورسٹی میں زیر تعلیم

طلباء کو بھیرہ اور ملحقہ علاقوں سے آنے جانے میں شدید مشکلات

(۔۔۔ جاری)

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمالیوں): جناب چیئرمین! شکریہ۔ جناب صہیب احمد
 ملک کا concern سوال بڑا pertinent ہے اور جب یہ مجھ تک پہنچا تو وائس چانسلر سے بات کر لی
 تھی کیونکہ Universities are independent and autonomous تو انہوں نے اس کا
 حل بھی نکال لیا ہے اور نئے روٹس پر بسیں شروع کر رہے ہیں جبکہ next ADP میں مزید
 ٹرانسپورٹ کا وعدہ کیا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، اس زیر وار نوٹس کا جواب آگیا ہے لہذا اس زیر وار نوٹس کو dispose of
 کیا جاتا ہے۔ شکریہ۔ اگلا زیر وار نوٹس 19/97 محترمہ شازیہ عابد کا پڑھا جا چکا ہے اس زیر وار نوٹس
 کا جواب منسٹر آبپاشی نے دینا ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

جام پور کے علاقے گوپانگ کالونی میں سیوریج سسٹم کی عدم موجودگی

(--- جاری)

وزیر آبپاشی (جناب محمد حسن لغاری): جناب چیئر مین! ویسے تو یہ پل سی اینڈ ڈبلیو نے بنانا تھا لیکن یہ پل 28- فروری کا بن چکا ہے۔ میرا خیال ہے کہ بجٹ آنے سے پہلے پہلے پچھلے مالی سال میں یہ پل بن گیا تھا۔ This bridge is operational now. So this may be disposed of.

جناب چیئر مین: اس زیر و آرنوٹس کا جواب آگیا ہے لہذا اس زیر و آرنوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیر و آرنوٹس نمبر 160/19 محترمہ خدیجہ عمر، محترمہ عظمیٰ کاردار اور محترمہ سبرینہ جاوید کی طرف سے ہیں اس زیر و آرنوٹس کا جواب وزیر صحت نے دینا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئر مین! یہ میرے متعلقہ نہیں ہے بلکہ محکمہ صحت سے متعلق ہے۔

جناب چیئر مین: جی، بالکل محکمہ صحت سے متعلقہ ہے اور ابھی تو منسٹر صاحبہ یہاں موجود تھیں۔ وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئر مین! ابھی وہ ایوان میں موجود تھیں لیکن تھوڑی دیر کے لئے باہر تشریف لے گئی ہیں تو اس زیر و آرنوٹس کو pending کر دیا جائے۔

جناب چیئر مین: جی، ٹھیک ہے۔ اس زیر و آرنوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ آج کے اجلاس کا وقت ختم ہوتا ہے لہذا اب اجلاس کل بروز منگل مورخہ 24- دسمبر 2019 کو سہ پہر تین بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

INDEX

	PAGE
	NO.
A	
AADIL BAKHSH CHATTHA, CH.	
questions REGARDING-	
-Details about provision of 7/24 hours facilities in BHUs of PP-52 Gujranwala (<i>Question No. 2184*</i>)	343
-Non availability of surgeons and equipments in RHC Ali Pur Chattha Gujranwala (<i>Question No. 2185*</i>)	343
ABIDA BIBI, MS.	
question REGARDING-	
-Shrines under administrative control of Auqaf Department in Rawalpindi (<i>Question No. 1700*</i>)	259
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-	
-Apprehension of spoiling of new generation due to dance shows telecast on TV Channels	62
-Closure of brick kilns running without zig zag technology in Nankana Sahib	188
-Death of a child due to expired injection in Kasur	384
-Death of child in Teachig Hospital Shahdara due to non availability of rabies vaccine	382
-Demand for holding discussion on importance of simplicity and highlighting the problems of indebted nations	386
-Demand for imposing ban on sale of oil made of wastes of animals	193
-Demand for making clear policy for business of installments	378
-Demand for regularization of services of Public Prosecutors	199
-Demand for condonation of death sentence of under age prisoners Muhammad Iqbal and Muhammad Anwar	382
-Discovery of three unburied dead bodies of newly burn babies in graveyard of Kot Lakhpat Lahore	378
-Embezzlement of state funds by Chief Officer District Council Rajanpur	381
-Hurdles faced by people due to heads of cattle in D-Block Sabzazar Lahore	381
-Increase of AIDS cases after resignation of higher officers of Punjab AIDS Control Programme	189
-Looting by contractors on the name of parking fee	62
-Openly sale of inhygienic meat in Mustafabad Kasur	198
-Openly sale of substandard Ghee and cooking oil	190
-Poor arrangements of cleanliness in Town Committee Mamu Kanjan	389
-Posting of Vice Chancellor Lahore College University	377
-Removal from service to contract teachers of Narowal University	377
-Sale and purchase of meat of prohibited birds in hotels of Gujranwala	191

	PAGE
	NO.
-Sale of sand on high price with involvement of mafia in Pakpattan	385
-Spread of dangerous diseases due to use of bottles made of dirty plastic	192
AGENDA FOR THE SESSIONS HELD ON-	
-18 th December, 2019	3
-19 th December, 2019	99
-20 th December, 2019	211
-23 rd December, 2019	283
AHMAD SAEED KHAN, MALIK	
question REGARDING-	
-Number of RHCs and BHUs and provision of medicine in PP-175 Kasur (<i>Question No. 1634*</i>)	326
AKHTAR ALI, CHAUDRY	
questions REGARDING-	
-Details about issuance of cheques of scholarship to applicants by DC office Lahore and Khanewal (<i>Question No. 2869*</i>)	32 132
-Funds allocated for Bagh-e-Jinnah in 2017-18 (<i>Question No. 2415*</i>)	236
-Land of Auqaf Department in Upper Mall Scheme Lahore (<i>Question No. 1854*</i>)	
-Number of Government Hospitals, dispensaries and clinics in PP-154 Lahore (<i>Question No. 2465*</i>)	354 23
-Police stations of Anti-Corruption in Lahore (<i>Question No. 1856*</i>)	
-Recreation facilities and plantation in Race Course Park and Bagh-e-Jinnah Lahore (<i>Question No. 2356*</i>)	130
ALLA-UD-DIN, SHEIKH	
ADJOURNMENT MOTION regarding-	
-Demand for holding discussion on importance of simplicity and highlighting the problems of indebted nations	386
point of order REGARDING-	379
-Demand to telecast the proceedings of Punjab Assembly on Electronic Media	
ALI ABBAS KHAN, MR.	
questions REGARDING-	
-Completion of Kashmir Bridge underpass project Faisalabad (<i>Question No. 1388*</i>)	155 44
-Dual nationality of government officers (<i>Question No. 1247*</i>)	
-Land, shops and shrines under administrative control of Auqaf Department in district Faisalabad (<i>Question No. 1674*</i>)	258
AMIN ULLAH KHAN, MR.	
point of order REGARDING-	
-Demand for restoration of quota of medical admission of students of Mianwali	391

	PAGE
	NO.
ANEEZA FATIMA, MS.	
questions REGARDING-	
-Construction and repair of Jain Mandir road damaged during work on Orange Line Train Track (<i>Question No. 2818*</i>)	165
-Details about sewerage system in Manzoor Colony Harbanspura Lahore (<i>Question No. 680</i>)	173
-Reconstruction of government quarters in Punchh House Staff Colony and Chauburji demolished during construction of Orange Line Train Project (<i>Question No. 3300*</i>)	36
-Shrines under administrative control of Auqaf Department in Lahore (<i>Question No. 499</i>)	266
ASHRAF ALI, CHOUDHARY	
ADJOURNMENT MOTION regarding-	
-Sale and purchase of meat of prohibited birds in hotels of Gujranwala	189
questions REGARDING-	
-Mosques and shrines under administrative control of Auqaf Department in Rawalpindi (<i>Question No. 1042*</i>)	254
-Steps taken for eradication of polio virus (<i>Question No. 563</i>)	357
AUQAF & RELIGIOUS AFFAIRS DEPARTMENT-	
questions REGARDING-	
-Cost of repair and construction of Darbar Babe Kameer Sharif (<i>Question No. 654</i>)	271
-Dargahs and shrines under administrative control of Auqaf Department (<i>Question No. 1064*</i>)	256
-Details about land under administrative control of Auqaf Department income and illegal occupants (<i>Question No. 408</i>)	264
-Details about posting of Administrators Auqaf during 2016 to 2019 in Bahawalpur (<i>Question No. 743</i>)	274
-Details about review on lease of state land in Gujranwala (<i>Question No. 3028*</i>)	247
-Details about shops attached with eye hospital Data Darbar Lahore (<i>Question No. 478</i>)	265
-Fee for burying dead body in graveyard of Bibi Pak Daman (<i>Question No. 598</i>)	268
-Funds collected in Data Darbar in 2018-19 (<i>Question No. 2518*</i>)	243
-Funds collected during Mela Charaghan Madhu Lal Hussain Lahore (<i>Question No. 651</i>)	270
-Illegal occupants over land and building of Auqaf Department in district Gujranwala (<i>Question No. 856*</i>)	253
-Income from commercial and agricultural land of Auqaf Department (<i>Question No. 833</i>)	275
-Income from land of Auqaf Department and details about illegal	215

	PAGE
	NO.
occupants thereupon in Shaiwal (<i>Question No. 785*</i>)	
-Land of Auqaf Department in Upper Mall Scheme Lahore (<i>Question No. 1854*</i>)	236
-Land, shops and shrines under administrative control of Auqaf Department in district Faisalabad (<i>Question No. 1674*</i>)	258
-Mosques and shrines under administrative control of Auqaf Department in Rawalpindi (<i>Question No. 1042*</i>)	254
-Mosques, shrines and vacant posts in Auqaf Department in PP-72 Sargodha (<i>Question No. 612</i>)	269
-Mosques under administrative control of Auqaf Department and number of employees therein (<i>Question No. 2755*</i>)	245
-Number of mosques and shrines of Auqaf Department in Faisalabad city (<i>Question No. 3139*</i>)	250
-Number of shrines and income collected therefrom (<i>Question No. 562</i>)	268
-Projects of widening of shrines (<i>Question No. 832</i>)	275
-Property of Auqaf Department in district Sialkot (<i>Question No. 1184*</i>)	257
-Posting of Eye Specialist in Data Darbar Eye Hospital Lahore (<i>Question No. 2033*</i>)	240
-Rent collected from property of Auqaf Department (<i>Question No. 1063*</i>)	255
-Rent collected from shops and buildings of Auqaf Department in Lahore (<i>Question No. 733</i>)	273
-Shops and buildings of Auqaf Department in PP-148 Lahore (<i>Question No. 1756*</i>)	232
-Shrines and mosques of Auqaf Department in Faisalabad (<i>Question No. 1949*</i>)	261
-Shrines, mosques, markets and madris of Auqaf Department in Sahiwal (<i>Question No. 1445*</i>)	226
-Shrines of Auliya-Ullah and funds collected therefrom (<i>Question No. 834*</i>)	220
-Shrines under administrative control of Auqaf Department in district Sialkot (<i>Question No. 1187*</i>)	257
-Shrines under administrative control of Auqaf Department in Lahore (<i>Question No. 499</i>)	266
-Shrines under administrative control of Auqaf Department in Rawalpindi (<i>Question No. 1700*</i>)	259
-Step taken to remove hurdles from the path of grave of Sufi Poet Ustad Daman in Lahore (<i>Question No. 540</i>)	267
-Total land of Auqaf Department in Bahawalpur and illegal occupants thereupon (<i>Question No. 855*</i>)	223
-Treatment of used water of mosques of Auqaf Department (<i>Question No. 1943*</i>)	260
-Utilization and audit of funds collected from Data Darbar (<i>Question No. 2800*</i>)	262
AUTHORITIES-	
-Of the House	5

	PAGE
	NO.
AYSHA IQBAL, MS.	
questions REGARDING-	
-Cost incurred upon fixing of flower pots on the pillars under track of Metro Bus Lahore (<i>Question No. 2738*</i>)	159
-Details about lift of Parking Plaza Shah Alam Market Lahore (<i>Question No. 1965*</i>)	112
AZMA ZAHID BOKHARI, MRS.	
question REGARDING-	
-Encroachments in front of houses in Wahdat Colony Lahore (<i>Question No. 1369*</i>)	20
B	
BILLS-	
-The Punjab Local Government (Amendment) Bill 2019 (<i>Considered and passed by the House</i>)	66-80
-The Punjab Probation and Parole Service Bill 2019 (<i>Considered and passed by the House</i>)	81-87
-THE PUNJAB VILLAGE PANCHAYATS AND NEIGHBORHOOD COUNCILS (AMENDMENT) BILL 2019 (CONSIDERED AND PASSED BY THE HOUSE)	87-96
-The University of North Punjab, Chakwal Bill 2019 (<i>Introduced in the House</i>)	371
C	
CABINET-	
-OF THE PUNJAB	5
Call attention Notices REGARDING-	373
-Deaths in Punjab Institute of Cardiology Lahore	183
-Murder of citizen named Mirza Ashfaq Baig in Pattoki	374
-Murder of Sadaf Shaheen in Adhi Kot Khushab	184
-Murder of 16 years old girl after rape in Multan	
CHIEF MINISTER OF PUNJAB	
-SEE UNDER USMAN AHMED KHAN BUZDAR, MR.	

	PAGE
	NO.
Condolence-	103
-Sad demise of Munir Masih	
E	
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-	
-Special Committee No. 6	182
F	
FIRDOUS RAHNA, MS.	
questions REGARDING-	
-Number of Air conditioners installed in offices of Commissioners and Deputy Commissioners' offices (<i>Question No. 771</i>)	55
-Posting of Federal and Provincial service officers (<i>Question No. 1080*</i>)	18
-Posting of officers of DMG, Police and other groups in the province (<i>Question No. 426</i>)	53
H	
HAMID RASHID, MR.	
questions REGARDING-	305
-Number of Hepatitis patients in Faisalabad (<i>Question No. 1956*</i>)	
-Shrines and mosques of Auqaf Department in Faisalabad (<i>Question No. 1949*</i>)	261
HINA PERVAIZ BUTT, MS.	
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-	
-Closure of brick kilns running without zig zag technology in Nankana Sahib	188
-Death of a child due to expired injection in Kasur	384
Call attention Notices REGARDING-	373
-Deaths in Punjab Institute of Cardiology Lahore	183
-MURDER OF CITIZEN NAMED MIRZA ASHFAQ BAIG IN PATTOKI	45
	109
questions REGARDING-	
-Area of GOR-II Bahawalpur House and details about illegal occupants therein (<i>Question No. 1720*</i>)	104
-Details about gardeners in Bagh-e-Jinnah (<i>Question No. 1725*</i>)	268
-Details about sewerage system in Mian Ghulam Nabi Park Fateh Garh	47

	PAGE
	NO.
Lahore (<i>Question No. 1724*</i>)	353
-Fee for burying dead body in graveyard of Bibi Pak Daman (<i>Question No. 598</i>)	240
-Installation of CCTV cameras at entry points of GOR-II (<i>Question No. 2700*</i>)	363
-Polio cases and vaccine provided in 2018-19 (<i>Question No. 2450*</i>)	220
-Posting of Eye Specialist in Data Darbar Eye Hospital Lahore (<i>Question No. 2033*</i>)	
-Regularization of services of Polio Workers (<i>Question No. 660</i>)	
-Shrines of Auliya-Ullah and funds collected therefrom (<i>Question No. 834*</i>)	
HOUSING, URBAN DEVELOPMENT & PUBLIC HEALTH ENGINEERING DEPARTMENT-	
questions REGARDING-	177
-Action taken against illegal housing societies in Lahore (<i>Question No. 780</i>)	146
-Approval of water and sanitation policy (<i>Question No. 2557*</i>)	
-Budget allocated for water supply and sewerage in PP-176 Kasur (<i>Question No. 1663*</i>)	153
-Completion of Kashmir Bridge underpass project Faisalabad (<i>Question No. 1388*</i>)	155
-Completion of Park and Shop Areas Project in Lahore (<i>Question No. 2497*</i>)	137
-Completion of water supply and drainage schemes in Kot Momin, Sargodha (<i>Question No. 2351*</i>)	124
-Construction and extension of ring road Rawalpindi (<i>Question No. 2832*</i>)	166
-Construction and repair of Jain Mandir road damaged during work on Orange Line Train Track (<i>Question No. 2818*</i>)	165
-Construction of roads and drain from Township to Peco Road Lahore (<i>Question No. 1205*</i>)	154
-Construction of soling and drains in Mouza Fateh Puri and Dera Ch Iftikhar Kurar Sheikhpura (<i>Question No. 2528*</i>)	139
-Cost incurred upon fixing of flower pots on the pillars under track of Metro Bus Lahore (<i>Question No. 2738*</i>)	159
-Details about gardeners in Bagh-e-Jinnah (<i>Question No. 1725*</i>)	109
-Details about lift of Parking Plaza Shah Alam Market Lahore (<i>Question No. 1965*</i>)	112
-Details about sanitation of sewerage water and rain drains in Gujranwala city (<i>Question No. 3013*</i>)	169
-Details about sewerage system in Manzoor Colony Harbanspura Lahore (<i>Question No. 680</i>)	173
-Details about sewerage system in Mian Ghulam Nabi Park Fateh Garh Lahore (<i>Question No. 1724*</i>)	104
-Details about vacant posts and daily wages/contract employees in Housing and Urban Development Department (<i>Question No. 2373*</i>)	156
	174

	PAGE
NO.	
-Development work, vacant posts and number of employees in Housing Department Faisalabad (<i>Question No. 705</i>)	180
-Establishment of Dera Ghazi Khan Development Authority (<i>Question No. 813</i>)	150
-Facility of clean drinking water and sewerage in PP-29 Gujrat (<i>Question No. 2620*</i>)	172 132
-Facility of clean drinking water in Dera Ghazi Khan (<i>Question No. 3110*</i>)	
-Funds allocated for Bagh-e-Jinnah in 2017-18 (<i>Question No. 2415*</i>)	181
-Funds allocated for sewerage system in Dera Ghazi Khan in last eleven years (<i>Question No. 844</i>)	111
-Installation of traffic signal at Multan Road Samnabad Morr Lahore (<i>Question No. 1909*</i>)	147
-Installation of water filtration plants in PP-146 Lahore and working condition thereof (<i>Question No. 2568*</i>)	178
-Installation of water treatment plant on BRBD Canal Ravi Syphon Lahore (<i>Question No. 783</i>)	
	168
-Mixing of sewerage water in drinking water in areas of Sheikhpura (<i>Question No. 3009*</i>)	170
-Non availability of clean drinking water in U.C Huzoor Pur PP-72 Sargodha (<i>Question No. 3094*</i>)	143
-Non utilization of funds allocated for water supply and sanitation in 2018 (<i>Question No. 2556*</i>)	164
-Number of functioning and closed water filtration plants in Lahore (<i>Question No. 2806*</i>)	161
-Number of members Board of Directors of GDA and PHA Gujranwala (<i>Question No. 2797*</i>)	121
-Number of tube wells for water supply in Sargodha city (<i>Question No. 2350*</i>)	113
-Parks of PHA in U.C-130 Baghbanpura Lahore (<i>Question No. 2100*</i>)	130
-Recreation facilities and plantation in Race Course Park and Bagh-e-Jinnah Lahore (<i>Question No. 2356*</i>)	179
-Starting of costumer care service with name of "Hazir Sir" in WASA (<i>Question No. 812</i>)	166
-Steps taken for sewerage project in Khanewal city (<i>Question No. 2975*</i>)	116
-Tube wells of drinking water installed in Lahore in 2018 (<i>Question No. 2102*</i>)	160
-Useable subsoil water in Chak No. 388/G.B Samundari, Faisalabad (<i>Question No. 2739*</i>)	155
-Water supply scheme in Shaheenabad Shera Kot Bund Road (<i>Question No. 2206*</i>)	

I

IFTIKHAR HUSSAIN CHHACHHAR, CH.

	PAGE
	NO.
questions REGARDING-	154
-Construction of roads and drain from Township to Peco Road Lahore (<i>Question No. 1205*</i>)	287
-Details about insecticide spray in PP-185 (<i>Question No. 1537*</i>)	299
-Recruitment of class IV employees in 2013-2014 (<i>Question No. 1715*</i>)	
J	
JALIL AHMED, MIAN	
questions REGARDING-	
-Mixing of sewerage water in drinking water in areas of Sheikhpura (<i>Question No. 3009*</i>)	168
-Number of shrines and income collected therefrom (<i>Question No. 562</i>)	268
K	
KANWAL PERVAIZ CH, MS.	
questions REGARDING-	
-Cleanliness of public toilets in Government Hospitals (<i>Question No. 750</i>)	366
-Details about polio cases and vaccination in Lahore (<i>Question No. 1595*</i>)	296
-Funds collected under Mela Charaghan Madhu Lal Hussain Lahore (<i>Question No. 651</i>)	270
-Increase in medical test fee in Government Hospitals (<i>Question No. 1972*</i>)	311
-Parks of PHA in U.C-130 Baghbanpura Lahore (<i>Question No. 2100*</i>)	113
-Step taken to remove hurdles from the path of grave of Sufi Poet Ustad Daman in Lahore (<i>Question No. 540</i>)	267
-Tube wells of drinking water installed in Lahore in 2018 (<i>Question No. 2102*</i>)	116
-Utilization and audit of funds collected from Data Darbar (<i>Question No. 2800*</i>)	262
KHADIJA UMER, MS.	
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-	
-Demand for imposing ban on sale of oil made of wastes of animals	193
-Openly sale of substandard Ghee and cooking oil	190
-Sale of sand on high price with involvement of mafia in Pakpattan	385
-Spread of dangerous diseases due to use of bottles made of dirty plastic	192
Call attention Notice REGARDING-	373
-Deaths in Punjab Institute of Cardiology Lahore	
	253

	PAGE
	NO.
questions REGARDING-	333
-Illegal occupants over land and building of Auqaf Department in district Gujranwala (Question No. 856*)	
-Lack of facility of ventilators in Government Hospitals (Question No. 2086*)	
KHALID MEHMOOD, MR.	
question REGARDING-	344
-Number of paramedical staff (Question No. 2236*)	
KHALID MEHMOOD BABAR, MALIK	
questions REGARDING-	
-House allotment policy about employees of Punjab Assembly, High Court, and Civil Secretariat (Question No. 1904*)	26
-Number of beds and doctors in THQ Hospital Ahmed pur East (Question No. 2026*)	327
KHALIDA MANSOOR, MS.	
questions REGARDING-	
-Details about Estate Office of Civil Secretariat and number of employees therein (Question No. 2336*)	27
-Details about officers and vehicles in Anti-Corruption Department Faisalabad region (Question No. 713)	54
-Development work, vacant posts and number of employees in Housing Department Faisalabad (Question No. 705)	174
-Registration of employees for Government residences in 2007 to 2019 (Question No. 2337*)	29
M	
MAHMOOD UL HAQ, MR.	
question REGARDING-	
-Treatment of used water of mosques of Auqaf Department (Question No. 1943*)	260
MAIMANAT MOHSIN, SYEDA	
point of order REGARDING-	57
-Usage of substandard fuel	
MANAN KHAN, MR.	

	PAGE
	NO.
question REGARDING-	264
-Details about land under administrative control of Auqaf Department income and illegal occupants (<i>Question No. 408</i>)	
MAZHAR IQBAL, CHAUDHARY	
questions REGARDING-	
-Establishment of Trauma and Cardiac Centres in THQ Hospital Haroonabad Bahawalnagar (<i>Question No. 2052*</i>)	331
-Vacant posts in THQ Hospital Haroonabad Bahawalnagar (<i>Question No. 2054*</i>)	332
MEHMOOD UR RASHEED, MIAN (<i>Minister for Housing, Urban Development & Public Health Engineering</i>)	
Answers to the questions REGARDING-	177
-Action taken against illegal housing societies in Lahore (<i>Question No. 780</i>)	
-Budget allocated for water supply and sewerage in PP-176 Kasur (<i>Question No. 1663*</i>)	153
-Completion of Kashmir Bridge underpass project Faisalabad (<i>Question No. 1388*</i>)	155
-Construction and extension of ring road Rawalpindi (<i>Question No. 2832*</i>)	166
-Construction and repair of Jain Mandir road damaged during work on Orange Line Train Track (<i>Question No. 2818*</i>)	165
-Construction of roads and drain from Township to Peco Road Lahore (<i>Question No. 1205*</i>)	154
-Cost incurred upon fixing of flower pots on the pillars under track of Metro Bus Lahore (<i>Question No. 2738*</i>)	160
-Details about sanitation of sewerage water and rain drains in Gujranwala city (<i>Question No. 3013*</i>)	170
-Details about sewerage system in Manzoor Colony Harbanspura Lahore (<i>Question No. 680</i>)	173
-Details about vacant posts and daily wages/contract employees in Housing and Urban Development Department (<i>Question No. 2373*</i>)	157
-Development work, vacant posts and number of employees in Housing Department Faisalabad (<i>Question No. 705</i>)	175
-Establishment of Dera Ghazi Khan Development Authority (<i>Question No. 813</i>)	180
-Facility of clean drinking water in Dera Ghazi Khan (<i>Question No. 3110*</i>)	172
-Funds allocated for sewerage system in Dera Ghazi Khan in last eleven years (<i>Question No. 844</i>)	181
-Installation of water treatment plant on BRBD Canal Ravi Syphon Lahore (<i>Question No. 783</i>)	179
-Mixing of sewerage water in drinking water in areas of Sheikhpura (<i>Question No. 3009*</i>)	168
-Non availability of clean drinking water in U.C Huzoor Pur PP-72	171

	PAGE
NO.	
Sargodha (<i>Question No. 3094*</i>)	
-Number of functioning and closed water filtration plants in Lahore (<i>Question No. 2806*</i>)	164
-Number of members Board of Directors of GDA and PHA Gujranwala (<i>Question No. 2797*</i>)	162
-Starting of costumer care service with name of "Hazir Sir" in WASA (<i>Question No. 812</i>)	179 167
-Steps taken for sewerage project in Khanewal city (<i>Question No. 2975*</i>)	
-Useable subsoil water in Chak No. 388/G.B Samundari, Faisalabad (<i>Question No. 2739*</i>)	160
-Water supply scheme in Shaheenabad Shera Kot Bund Road (<i>Question No. 2206*</i>)	156
MEHWISH SULTANA, MS.	
question REGARDING-	
-Number of beds and upgradation of THQ Hospital Chowah Saidan Shah, (<i>Question No. 2357*</i>)	349
MINISTER FOR AUQAF & RELIGIOUS AFFAIRS	
-See under Saeed ul Hassan, Syed	
MINISTER FOR FOOD	
-See under Samiullah Chaudhary, Mr.	
MINISTER FOR HIGHER EDUCATION ADDITIONAL CHARGE OF PUNJAB INFORMATION AND TECHNOLOGY BOARD	
-See under Yasir Humayun, Mr.	
MINISTER FOR HOUSING, URBAN DEVELOPMENT & PUBLIC HEALTH ENGINEERING	
-See under Mehmood ur Rasheed, Mian	
MINISTER FOR IRRIGATION	
-See under Muhammad Mohsin Leghari, Mr.	
MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS, SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL, S&GAD	
-See under Muhammad Basharat Raja, Mr.	
MINISTER FOR PRIMARY & SECONDARY HEALTHCARE AND SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION	
-See under Yasmin Rashid, Ms.	
MINISTER FOR PUBLIC PROSECUTION	
-See under Zaheer Ud Din, Ch.	
MOMINA WAHEED, MS.	
questions REGARDING-	
-Income from commercial and agricultural land of Auqaf Department (<i>Question No. 833</i>)	275 275
-Projects of widening of shrines (<i>Question No. 832</i>)	
-Provision of injection by Government for prevention of Hepatitis (<i>Question No. 819</i>)	367

	PAGE
	NO.
MOTION regarding-	
-Suspension of rules for presentation of a resolution	200
MUHAMMAD ABDULLAH WARRAICH, MR.	
questions REGARDING-	
-Dargahs and shrines under administrative control of Auqaf Department (<i>Question No. 1064*</i>)	256
-Facility of clean drinking water and sewerage in PP-29 Gujrat (<i>Question No. 2620*</i>)	150
-Upgradation of Civil Hospital Jalalpur Jattan as THQ Hospital, Gujrat (<i>Question No. 2118*</i>)	336
MUHAMMAD AFZAL, MR.	
questions REGARDING-	255
-Rent collected from property of Auqaf Department (<i>Question No. 1063*</i>)	356
-Sanctioned staff in BHUs of district Bahawalpur (<i>Question No. 2540*</i>)	223
-Total land of Auqaf Department in Bahawalpur and illegal occupants thereupon (<i>Question No. 855*</i>)	
MUHAMMAD AFZAL, RANA	
questions REGARDING-	257
-Property of Auqaf Department in district Sialkot (<i>Question No. 1184*</i>)	257
-Shrines under administrative control of Auqaf Department in district Sialkot (<i>Question No. 1187*</i>)	
MUHAMMAD AHMAD KHAN, MALIK	
questions REGARDING-	
-Budget allocated for water supply and sewerage in PP-176 Kasur (<i>Question No. 1663*</i>)	153
-Establishment of RHC Joora Kasur (<i>Question No. 682</i>)	364
-Number of doctors and beds and budget allocated for RHC Khudian, Kasur for 2018-19 (<i>Question No. 683</i>)	365
MUHAMMAD ARSHAD, MR.	
zero hour notice REGARDING-	202
-Demand for not to stop the Lamberdari System	
MUHAMMAD ARSHAD CHAUDHARY, MR.	
question REGARDING-	
-Number of BHUs and their upgradation as RHCs in Sara-e-Alamgir (<i>Question No. 2105*</i>)	335
MUHAMMAD ARSHAD MALIK, MR.	

	PAGE
	NO.
questions REGARDING-	271
-Cost of repair and construction of Darbar Babe Kameer Sharif (Question No. 654)	215
-Income from land of Auqaf Department and details about illegal occupants thereupon in Shaiwal (Question No. 785*)	226
-Shrines, mosques, markets and madris of Auqaf Department in Sahiwal (Question No. 1445*)	
MUHAMMAD AYUB KHAN, MR	
question REGARDING-	
-Vacant posts of Stenographers and Steno Typists in S&GAD (Question No. 1771*)	46
MUHAMMAD BASHARAT RAJA, MR. (Minister for Law & Parliamentary Affairs, Social Welfare & Bait-ul-Maal, S&GAD)	
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-	
-Demand for condonation of death sentence of under age prisoners Muhammad Iqbal and Muhammad Anwar	382
-Demand for making clear policy for business of installments	378
-Discovery of three unburied dead bodies of newly burn babies in graveyard of Kot Lakhpat Lahore	378
-Embezzlement of state funds by Chief Officer District Council Rajanpur	381
-Hurdles faced by people due to heads of cattle in D-Block Sabzazar Lahore	381
	62
-LOOTING BY CONTRACTORS ON THE NAME OF PARKING FEE	389
-Poor arrangements of cleanliness in Town Committee Mamu Kanjan	28
Answers to the questions REGARDING-	
-Details about Estate Office of Civil Secretariat and number of employees therein (Question No. 2336*)	32
-Details about issuance of cheques of scholarship to applicants by DC office Lahore and Khanewal (Question No. 2869*)	21
-Encroachments in front of houses in Wahdat Colony Lahore (Question No. 1369*)	26
-House allotment policy about employees of Punjab Assembly, High Court, and Civil Secretariat (Question No. 1904*)	23
-Police stations of Anti-Corruption in Lahore (Question No. 1856*)	19
-Posting of Federal and Provincial service officers (Question No. 1080*)	37
-Reconstruction of government quarters in Punchh House Staff Colony and Chauburji demolished during construction of Orange Line Train Project (Question No. 3300*)	29
-Registration of employees for Government residences in 2007 to 2019 (Question No. 2337*)	67
	81

	PAGE
	NO.
BILLS (Discussed upon)-	87
-The Punjab Local Government (Amendment) Bill 2019	371
-THE PUNJAB PROBATION AND PAROLE SERVICE BILL 2019	374
	184
	185
-THE PUNJAB VILLAGES PANCHAYATS AND NEIGHBORHOOD COUNCILS (AMENDMENT) BILL 2019	375
	182
-The University of North Punjab, Chakwal Bill 2019	187
Call attention Notices REGARDING-	380
-Deaths in Punjab Institute of Cardiology Lahore	60
-MURDER OF CITIZEN NAMED MIRZA ASHFAQ BAIG IN PATTOKI	372
-Murder of 16 years old girl after rape in Multan	
-Murder of Sadaf Shaheen in Adhi Kot Khushab	372
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-	184
-SPECIAL COMMITTEE NO. 6	
points of order REGARDING-	186
-Demand for restoration of Christians package	
-Demand to telecast the proceedings of Punjab Assembly on Electronic Media	278
-Usage of substandard fuel	
reports (LAI D IN THE HOUSE) REGARDING-	372
-AUDIT REPORT ON THE ACCOUNTS OF DISTRICT EDUCATION AUTHORITIES OF 19 DISTRICTS OF PUNJAB FOR THE AUDIT YEAR 2017-18	278
-AUDIT REPORT ON THE ACCOUNTS OF DISTRICT HEALTH AUTHORITIES OF 19 DISTRICTS OF PUNJAB FOR THE AUDIT YEAR 2017-18	186
	206
-HOUSING AND URBAN DEVELOPMENT AND PUBLIC HEALTH ENGINEERING FOR THE AUDIT YEAR 2016-17	
-M.A JOHAR TOWN HOUSING SCHEME LDA, LAHORE	

PAGE

NO.

HOUSING, URBAN
DEVELOPMENT & PUBLIC HEALTH ENGINEERING
DEPARTMENT FOR THE AUDIT
YEAR 2016-17

-SPECIAL AUDIT REPORT ON CONSTRUCTION OF
METRO BUS PROJECT,
MULTAN HUD & PHE DEPARTMENT, GOVERNMENT
OF THE PUNJAB
FOR THE AUDIT YEAR 2016-17

-SPECIAL AUDIT REPORT ON CONSTRUCTION OF
ORANGE LINE TRAIN
PROJECT (VOLUME-I) HUD & PHE DEPARTMENT AND
TRANSPORT DEPARTMENT

GOVERNMENT OF THE PUNAJAB FOR THE AUDIT
YEAR 2016-17

-SPECIAL AUDIT REPORT ON THE ACCOUNTS OF
LAHORE RING ROAD
AUTHORITY, COMMUNICATION & WORKS
DEPARTMENT OF THE PUNJAB
FOR THE AUDIT YEAR 2016-17

-SPECIAL AUDIT REPORT ON THE ACCOUNTS OF
PARKS & HORTICULTURE
AUTHORITY, LAHORE FOR THE PERIOD FROM MAY
2003 TO JUNE 2008
HOUSING, URBAN DEVELOPMENT & PUBLIC
HEALTH ENGINEERING
DEPARTMENT, GOVERNMENT OF THE PUNJAB FOR
THE AUDIT YEAR 2016-17

zero hour notice REGARDING-

-Demand for not to stop the Lamberdari System

MUAHMAD FAISAL KHAN NIAZI, MR.

questions REGARDING-

-Number of hospitals, RHCs and BHUs in PP-209 Khanewal
and medical facilities provided therein (*Question No. 2238**)

-Steps taken for sewerage project in Khanewal city (*Question No. 2975**)

MUHAMMAD ILLYAS, MR.

345

166

	PAGE
	NO.
	155
question REGARDING-	
-Water supply scheme in Shaheenabad Shera Kot Bund Road (<i>Question No. 2206*</i>)	
MUHAMMAD MOHSIN LEGHARI, MR. (<i>Minister for Irrigation</i>)	
zero hour notice REGARDING-	393
-Non availability of sewerage system in Gopang Colony Jampur	
MUHAMMAD SAFDAR SHAKIR, MR.	
ADJOURNMENT MOTION regarding-	
-Poor arrangements of cleanliness in Town Committee Mamu Kanjan	389
Call attention Notice REGARDING-	373
-Deaths in Punjab Institute of Cardiology Lahore	
MUHAMMAD TAHIR PERVAIZ, MR.	
questions REGARDING-	
-Aims and objects of establishment of Punjab Government Employees Servant Housing Foundation (<i>Question No. 2762*</i>)	49
-Construction of soling and drains in Mouza Fateh Puri and Dera Ch Iftikhar Kurar Sheikhpura (<i>Question No. 2528*</i>)	139
-Details about shops attached with eye hospital Data Darbar Lahore (<i>Question No. 478</i>)	265
-Grant of group insurance (<i>Question No. 2743*</i>)	48
-Number of employees for lifting of yellow waste in hospitals of Faisalabad (<i>Question No. 2130*</i>)	322
-Number of mosques and shrines of Auqaf Department in Faisalabad city (<i>Question No. 3139*</i>)	250
-Number of vehicles in Director (IRMNCH & NPP) (<i>Question No. 849</i>)	369
-Recruitment of employees under IRMNCH & NPP Programme during 2015-19 (<i>Question No. 850</i>)	370
-Rules and regulations for allotment of Government residences in Mian Meer Hospital Lahore (<i>Question No. 2131*</i>)	338
-Useable subsoil water in Chak No. 388/G.B Samundari, Faisalabad (<i>Question No. 2739*</i>)	159
QUORUM-	
-Indication of quorum of the House during sitting held on 20 th December, 2019	278
MUHAMMAD WARIS SHAD, MR.	
BILL (<i>Discussed upon</i>)-	
-The Punjab Local Government (Amendment) Bill 2019	67
question REGARDING-	
-Allotment funds for construction of Mehmood Shaheed and Warisabad	348

	PAGE
	NO.
Dispensary district Khushab (<i>Question No. 2297*</i>)	206
zero hour notice REGARDING-	
-Demand for not to stop the Lamberdari System	
MUHAMMAD YOUSAF, MR.	
question REGARDING-	347
-Upgradation of RHC Gaggu Mandi Burewala (<i>Question No. 2261*</i>)	
MUNAWAR HUSSAIN, RANA	
zero hour notice REGARDING-	205
-Demand for not to stop the Lamberdari System	
MUNEEB-UL-HAQ, MR	
question REGARDING-	
-Budget allocated for DHQ Hospital Okara in 2018-19	337
(<i>Question No. 2126*</i>)	
MUSSARAT JAMSHED, MS.	
question REGARDING-	
-Declaration of CM Campus office to Private buildings	41
(<i>Question No. 153*</i>)	
N	
NAAT-E-RASOOL-E-MAQBOOL (ﷺ) PRESENTED IN THE	
HOUSE IN SESSIONS HELD ON-	
-18 th December, 2019	14
-19 th December, 2019	102
-20 th December, 2019	214
-23 rd December, 2019	286
NEELUM HAYAT MALIK, MS.	
ADJOURNMENT MOTION regarding-	
-Looting by contractors on the name of parking fee	62
NOTIFICATION of-	
-Summoning of 17 th session of 17 th Provincial Assembly of the Punjab	
commenced on 18 th December, 2019	1
O	
OFFICERS-	
-Of the House	
	11

	PAGE NO.
P	
Panel of Chairmen-	
-Announcement regarding Panel of Chairmen for 17 th session of 17 th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 18 th December, 2019	15
Parliamentary Secretaries-	9
-OF THE PUNJAB	
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR AUQAF & RELIGIOUS AFFAIRS	
<i>-Seed under Tamoor Ali Lali, Mr.</i>	
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR HOUSING, URBAN DEVELOPMENT & PUBLIC HEALTH ENGINEERING	
<i>-Seed under Taimoor Masood, Malik</i>	
points of order REGARDING-	187
-Demand for restoration of Christians package	391
-Demand for restoration of quota of medical admission of students of Mianwali	379
-Demand to telecast the proceedings of Punjab Assembly on Electronic Media	57
-Usage of substandard fuel	
PRIMARY & SECONDARY HEALTHCARE AND SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION DEPARTMENT-	
questions REGARDING-	
-Allotment funds for construction of Mehmood Shaheed and Warisabad Dispensary district Khushab (<i>Question No. 2297*</i>)	348 352
-Allotment of funds for South Punjab in 2018-19 (<i>Question No. 2408*</i>)	337
-Budget allocated for DHQ Hospital Okara in 2018-19 (<i>Question No. 2126*</i>)	366
-Cleanliness of public toilets in Government Hospitals (<i>Question No. 750</i>)	358
-Details about building, beds and facilities provided in THQ Hospital Kot Momin Sargodha (<i>Question No. 635</i>)	296
-Details about polio cases and vaccination in Lahore (<i>Question No. 1595*</i>)	343
-Details about provision of 7/24 hours facilities in BHUs of PP-52 Gujranwala (<i>Question No. 2184*</i>)	287
-Details about insecticide spray in PP-185 (<i>Question No. 1537*</i>)	330
-Doctors and staff in Dajal Hospital Rajanpur (<i>Question No. 2046*</i>)	329
-Doctors, staff and machinery in Muhammad Pur Hospital Rajanpur (<i>Question No. 2045*</i>)	

	PAGE
	NO.
-Establishment of more hospitals at district level in Rahim Yar Khan (<i>Question No. 2055*</i>)	317 364
-Establishment of RHC Joora Kasur (<i>Question No. 682</i>)	
-Establishment of Trauma and Cardiac Centres in THQ Hospital Haroonabad Bahawalnagar (<i>Question No. 2052*</i>)	331
-Increase in medical test fee in Government Hospitals (<i>Question No. 1972*</i>)	311 341
-Increase in price of medicines (<i>Question No. 2143*</i>)	
-Lack of facility of ventilators in Government Hospitals (<i>Question No. 2086*</i>)	333
-Non availability of surgeons and equipments in RHC Ali Pur Chattha Gujranwala (<i>Question No. 2185*</i>)	343
-Number of beds and doctors in THQ Hospital Ahmed pur East (<i>Question No. 2026*</i>)	327
-Number of beds and upgradation of THQ Hospital Chowah Saidan Shah, (<i>Question No. 2357*</i>)	349
-Number of BHUs and their upgradation as RHCs in Sara-e-Alamgir (<i>Question No. 2105*</i>)	335
-Number of doctors and beds and budget allocated for RHC Khudian, Kasur for 2018-19 (<i>Question No. 683</i>)	365
-Number of employees for lifting of yellow waste in hospitals of Faisalabad (<i>Question No. 2130*</i>)	322
-Number of Government Hospitals, dispensaries and clinics in PP-154 Lahore (<i>Question No. 2465*</i>)	354 305
-Number of Hepatitis patients in Faisalabad (<i>Question No. 1956*</i>)	
-Number of hospitals, RHCs and BHUs in PP-209 Khanewal and medical facilities provided therein (<i>Question No. 2238*</i>)	345 344
-Number of paramedical staff (<i>Question No. 2236*</i>)	
-Number of RHCs, BHUs and employees in PP-264 Rahim Yar Khan (<i>Question No. 642</i>)	360
-Number of RHCs and BHUs and provision of medicine in PP-175 Kasur (<i>Question No. 1634*</i>)	326 369
-Number of vehicles in Director (IRMNCH & NPP) (<i>Question No. 849</i>)	353
-Polio cases and vaccine provided in 2018-19 (<i>Question No. 2450*</i>)	
-Provision of injection by Government for prevention of Hepatitis (<i>Question No. 819</i>)	367 299
-Recruitment of class IV employees in 2013-2014 (<i>Question No. 1715*</i>)	
-Recruitment of employees under IRMNCH & NPP Programme during 2015-19 (<i>Question No. 850</i>)	370 363
-Regularization of services of Polio Workers (<i>Question No. 660</i>)	
-Rules and regulations for allotment of Government residences in Mian Meer Hospital Lahore (<i>Question No. 2131*</i>)	338
-Security arrangements for doctors in Government hospitals (<i>Question No. 2396*</i>)	350
-Sanctioned staff in BHUs of district Bahawalpur (<i>Question No. 2540*</i>)	356

	PAGE
	NO.
-Service structure, qualifications, scale and vacant posts of Lady Health Workers (<i>Question No. 2136*</i>)	340
-Steps taken for eradication of polio virus (<i>Question No. 563</i>)	357
-Upgradation of Civil Hospital Jalalpur Jattan as THQ Hospital, Gujrat (<i>Question No. 2118*</i>)	336
-Upgradation of RHC Gaggu Mandi Burewala (<i>Question No. 2261*</i>)	347
-Vacant posts in THQ Hospital Haroonabad Bahawalnagar (<i>Question No. 2054*</i>)	332

PAGE

NO.

Q

questions REGARDING-

AUQAF & RELIGIOUS AFFAIRS DEPARTMENT-

-Cost of repair and construction of Darbar Babe Kameer Sharif (<i>Question No. 654</i>)	271
-Dargahs and shrines under administrative control of Auqaf Department (<i>Question No. 1064*</i>)	256
-Details about land under administrative control of Auqaf Department income and illegal occupants (<i>Question No. 408</i>)	264
-Details about posting of Administrators Auqaf during 2016 to 2019 in Bahawalpur (<i>Question No. 743</i>)	274
-Details about review on lease of state land in Gujranwala (<i>Question No. 3028*</i>)	247
-Details about shops attached with eye hospital Data Darbar Lahore (<i>Question No. 478</i>)	265
-Fee for burying dead body in graveyard of Bibi Pak Daman (<i>Question No. 598</i>)	268 243
-Funds collected in Data Darbar in 2018-19 (<i>Question No. 2518*</i>)	270
-Funds collected under Mela Charaghan Madhu Lal Hussain Lahore (<i>Question No. 651</i>)	253
-Illegal occupants over land and building of Auqaf Department in district Gujranwala (<i>Question No. 856*</i>)	275
-Income from commercial and agricultural land of Auqaf Department (<i>Question No. 833</i>)	215
-Income from land of Auqaf Department and details about illegal occupants thereupon in Shaiwal (<i>Question No. 785*</i>)	236
-Land of Auqaf Department in Upper Mall Scheme Lahore (<i>Question No. 1854*</i>)	258
-Land, shops and shrines under administrative control of Auqaf Department in district Faisalabad (<i>Question No. 1674*</i>)	254
-Mosques and shrines under administrative control of Auqaf Department in Rawalpindi (<i>Question No. 1042*</i>)	269
-Mosques, shrines and vacant posts in Auqaf Department in PP-72 Sargodha (<i>Question No. 612</i>)	245
-Mosques under administrative control of Auqaf Department and number of employees therein (<i>Question No. 2755*</i>)	250
-Number of mosques and shrines of Auqaf Department in Faisalabad city (<i>Question No. 3139*</i>)	268
-Number of shrines and income collected therefrom (<i>Question No. 562</i>)	275
-Projects of widening of shrines (<i>Question No. 832</i>)	257
-Property of Auqaf Department in district Sialkot (<i>Question No. 1184*</i>)	240
-Posting of Eye Specialist in Data Darbar Eye Hospital Lahore (<i>Question No. 2033*</i>)	255

	PAGE
NO.	
-Rent collected from property of Auqaf Department (<i>Question No. 1063*</i>)	
-Rent collected from shops and buildings of Auqaf Department in Lahore (<i>Question No. 733</i>)	273
-Shops and buildings of Auqaf Department in PP-148 Lahore (<i>Question No. 1756*</i>)	232
-Shrines and mosques of Auqaf Department in Faisalabad (<i>Question No. 1949*</i>)	261
-Shrines, mosques, markets and madris of Auqaf Department in Sahiwal (<i>Question No. 1445*</i>)	226
-Shrines of Auliya-Ullah and funds collected therefrom (<i>Question No. 834*</i>)	220
-Shrines under administrative control of Auqaf Department in district Sialkot (<i>Question No. 1187*</i>)	257
-Shrines under administrative control of Auqaf Department in Lahore (<i>Question No. 499</i>)	266
-Shrines under administrative control of Auqaf Department in Rawalpindi (<i>Question No. 1700*</i>)	259
-Step taken to remove hurdles from the path of grave of Sufi Poet Ustad Daman in Lahore (<i>Question No. 540</i>)	267
-Total land of Auqaf Department in Bahawalpur and illegal occupants thereupon (<i>Question No. 855*</i>)	223
-Treatment of used water of mosques of Auqaf Department (<i>Question No. 1943*</i>)	260
-Utilization and audit of funds collected from Data Darbar (<i>Question No. 2800*</i>)	262
HOUSING, URBAN DEVELOPMENT & PUBLIC HEALTH ENGINEERING DEPARTMENT-	177
-Action taken against illegal housing societies in Lahore (<i>Question No. 780</i>)	146
-Approval of water and sanitation policy (<i>Question No. 2557*</i>)	
-Budget allocated for water supply and sewerage in PP-176 Kasur (<i>Question No. 1663*</i>)	153
-Completion of Kashmir Bridge underpass project Faisalabad (<i>Question No. 1388*</i>)	155
-Completion of Park and Shop Areas Project in Lahore (<i>Question No. 2497*</i>)	137
-Completion of water supply and drainage schemes in Kot Momin, Sargodha (<i>Question No. 2351*</i>)	124
-Construction and extension of ring road Rawalpindi (<i>Question No. 2832*</i>)	166
-Construction and repair of Jain Mandir road damaged during work on Orange Line Train Track (<i>Question No. 2818*</i>)	165
-Construction of roads and drain from Township to Peco Road Lahore (<i>Question No. 1205*</i>)	154
-Construction of soling and drains in Mouza Fateh Puri and Dera Ch Iftikhar Kurar Sheikhpura (<i>Question No. 2528*</i>)	139
-Cost incurred upon fixing of flower pots on the pillars under	159

	PAGE
	NO.
track of Metro Bus Lahore (<i>Question No. 2738*</i>)	109
-Details about gardeners in Bagh-e-Jinnah (<i>Question No. 1725*</i>)	
-Details about lift of Parking Plaza Shah Alam Market Lahore (<i>Question No. 1965*</i>)	112
-Details about sanitation of sewerage water and rain drains in Gujranwala city (<i>Question No. 3013*</i>)	169
-Details about sewerage system in Manzoor Colony Harbanspura Lahore (<i>Question No. 680</i>)	173
-Details about sewerage system in Mian Ghulam Nabi Park Fateh Garh Lahore (<i>Question No. 1724*</i>)	104
-Details about vacant posts and daily wages/contract employees in Housing and Urban Development Department (<i>Question No. 2373*</i>)	156
-Development work, vacant posts and number of employees in Housing Department Faisalabad (<i>Question No. 705</i>)	174
-Establishment of Dera Ghazi Khan Development Authority (<i>Question No. 813</i>)	180
-Facility of clean drinking water and sewerage in PP-29 Gujrat (<i>Question No. 2620*</i>)	150
-Facility of clean drinking water in Dera Ghazi Khan (<i>Question No. 3110*</i>)	172
-Funds allocated for Bagh-e-Jinnah in 2017-18 (<i>Question No. 2415*</i>)	132
-Funds allocated for sewerage system in Dera Ghazi Khan in last eleven years (<i>Question No. 844</i>)	181
-Installation of traffic signal at Multan Road Samnabad Morr Lahore (<i>Question No. 1909*</i>)	111
-Installation of water filtration plants in PP-146 Lahore and working condition thereof (<i>Question No. 2568*</i>)	147
-Installation of water treatment plant on BRBD Canal Ravi Syphon Lahore (<i>Question No. 783</i>)	178
-Mixing of sewerage water in drinking water in areas of Sheikhpura (<i>Question No. 3009*</i>)	168
-Non availability of clean drinking water in U.C Huzoor Pur PP-72 Sargodha (<i>Question No. 3094*</i>)	170
-Non utilization of funds allocated for water supply and sanitation in 2018 (<i>Question No. 2556*</i>)	143
-Number of functioning and closed water filtration plants in Lahore (<i>Question No. 2806*</i>)	164
-Number of members Board of Directors of GDA and PHA Gujranwala (<i>Question No. 2797*</i>)	161
-Number of tube wells for water supply in Sargodha city (<i>Question No. 2350*</i>)	121
-Parks of PHA in U.C-130 Baghbanpura Lahore (<i>Question No. 2100*</i>)	113
-Recreation facilities and plantation in Race Course Park and Bagh-e-Jinnah Lahore (<i>Question No. 2356*</i>)	130
-Starting of costumer care service with name of "Hazir Sir" in WASA (<i>Question No. 812</i>)	179
-Steps taken for sewerage project in Khanewal city (<i>Question No. 2975*</i>)	166

	PAGE
	NO.
-Tube wells of drinking water installed in Lahore in 2018 (<i>Question No. 2102*</i>)	116
-Useable subsoil water in Chak No. 388/G.B Samundari, Faisalabad (<i>Question No. 2739*</i>)	160
-Water supply scheme in Shaheenabad Shera Kot Bund Road (<i>Question No. 2206*</i>)	155
PRIMARY & SECONDARY HEALTHCARE AND SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION DEPARTMENT-	
-Allotment funds for construction of Mehmood Shaheed and Warisabad Dispensary district Khushab (<i>Question No. 2297*</i>)	348 352
-Allotment of funds for South Punjab in 2018-19 (<i>Question No. 2408*</i>)	
-Budget allocated for DHQ Hospital Okara in 2018-19 (<i>Question No. 2126*</i>)	337
-Cleanliness of public toilets in Government Hospitals (<i>Question No. 750</i>)	366
-Details about building, beds and facilities provided in THQ Hospital Kot Momin Sargodha (<i>Question No. 635</i>)	358 296
-Details about polio cases and vaccination in Lahore (<i>Question No. 1595*</i>)	
-Details about provision of 7/24 hours facilities in BHUs of PP-52 Gujranwala (<i>Question No. 2184*</i>)	343 287
-Details about insecticide spray in PP-185 (<i>Question No. 1537*</i>)	330
-Doctors and staff in Dajal Hospital Rajanpur (<i>Question No. 2046*</i>)	
-Doctors, staff and machinery in Muhammad Pur Hospital Rajanpur (<i>Question No. 2045*</i>)	329
-Establishment of more hospitals at district level in Rahim Yar Khan (<i>Question No. 2055*</i>)	317 364
-Establishment of RHC Joora Kasur (<i>Question No. 682</i>)	
-Establishment of Trauma and Cardiac Centres in THQ Hospital Haroonabad Bahawalnagar (<i>Question No. 2052*</i>)	331
-Increase in medical test fee in Government Hospitals (<i>Question No. 1972*</i>)	311 341
-Increase in price of medicines (<i>Question No. 2143*</i>)	
-Lack of facility of ventilators in Government Hospitals (<i>Question No. 2086*</i>)	333
-Non availability of surgeons and equipments in RHC Ali Pur Chattha Gujranwala (<i>Question No. 2185*</i>)	343
-Number of beds and doctors in THQ Hospital Ahmed pur East (<i>Question No. 2026*</i>)	327
-Number of beds and upgradation of THQ Hospital Chowah Saidan Shah, (<i>Question No. 2357*</i>)	349
-Number of BHUs and their upgradation as RHCs in Sara-e-Alamgir (<i>Question No. 2105*</i>)	335
-Number of doctors and beds and budget allocated for RHC Khudian, Kasur for 2018-19 (<i>Question No. 683</i>)	365
-Number of employees for lifting of yellow waste in hospitals of	322

	PAGE
NO.	
Faisalabad (<i>Question No. 2130*</i>)	
-Number of Government Hospitals, dispensaries and clinics in PP-154 Lahore (<i>Question No. 2465*</i>)	354
-Number of Hepatitis patients in Faisalabad (<i>Question No. 1956*</i>)	305
-Number of hospitals, RHCs and BHUs in PP-209 Khanewal and medical facilities provided therein (<i>Question No. 2238*</i>)	345
-Number of paramedical staff (<i>Question No. 2236*</i>)	344
-Number of RHCs, BHUs and employees in PP-264 Rahim Yar Khan (<i>Question No. 642</i>)	360
-Number of RHCs and BHUs and provision of medicine in PP-175 Kasur (<i>Question No. 1634*</i>)	326
-Number of vehicles in Director (IRMNCH & NPP) (<i>Question No. 849</i>)	369
-Polio cases and vaccine provided in 2018-19 (<i>Question No. 2450*</i>)	353
-Provision of injection by Government for prevention of Hepatitis (<i>Question No. 819</i>)	367
-Recruitment of class IV employees in 2013-2014 (<i>Question No. 1715*</i>)	299
-Recruitment of employees under IRMNCH & NPP Programme during 2015-19 (<i>Question No. 850</i>)	370
-Regularization of services of Polio Workers (<i>Question No. 660</i>)	363
-Rules and regulations for allotment of Government residences in Mian Meer Hospital Lahore (<i>Question No. 2131*</i>)	338
-Security arrangements for doctors in Government hospitals (<i>Question No. 2396*</i>)	350
-Sanctioned staff in BHUs of district Bahawalpur (<i>Question No. 2540*</i>)	356
-Service structure, qualifications, scale and vacant posts of Lady Health Workers (<i>Question No. 2136*</i>)	340
-Steps taken for eradication of polio virus (<i>Question No. 563</i>)	357
-Upgradation of Civil Hospital Jalalpur Jattan as THQ Hospital, Gujrat (<i>Question No. 2118*</i>)	336
-Upgradation of RHC Gaggu Mandi Burewala (<i>Question No. 2261*</i>)	347
-Vacant posts in THQ Hospital Haroonabad Bahawalnagar (<i>Question No. 2054*</i>)	332
S & GAD DEPARTMENT-	
-Action taken upon application received in Benevolent Fund since January 2017 (<i>Question No. 1097*</i>)	43
-Aims and objects of establishment of Punjab Government Employees Servant Housing Foundation (<i>Question No. 2762*</i>)	49
-Area of GOR-II Bahawalpur House and details about illegal occupants therein (<i>Question No. 1720*</i>)	45
-Declaration of CM Campus office to Private buildings (<i>Question No. 153*</i>)	41
-Details about Estate Office of Civil Secretariat and number of employees therein (<i>Question No. 2336*</i>)	27
-Details about issuance of cheques to scholarship holder applicants by DC office Lahore and Khanewal (<i>Question No. 2869*</i>)	32
-Details about officers and vehicles in Anti-Corruption Department	54

	PAGE
	NO.
Faisalabad region (<i>Question No. 713</i>)	44
-Dual nationality of government officers (<i>Question No. 1247*</i>)	
-Encroachments in front of houses in Wahdat Colony Lahore (<i>Question No. 1369*</i>)	20
-Grant of group insurance (<i>Question No. 2743*</i>)	48
-House allotment policy about employees of Punjab Assembly, High Court, and Civil Secretariat (<i>Question No. 1904*</i>)	26
-Installation of CCTV cameras at entry points of GOR-II (<i>Question No. 2700*</i>)	47
-Number of Air conditioners installed in offices of Commissioners and Deputy Commissioners' offices (<i>Question No. 771</i>)	55
-Police stations of Anti-Corruption in Lahore (<i>Question No. 1856*</i>)	23
-Posting of Federal and Provincial service officers (<i>Question No. 1080*</i>)	18
-Posting of officers of DMG, Police and other groups in the province (<i>Question No. 426</i>)	53
-Reconstruction of government quarters in Punchh House Staff Colony and Chauburji demolished during construction of Orange Line Train Project (<i>Question No. 3300*</i>)	36
-Registration of employees for Government residences in 2007 to 2019 (<i>Question No. 2337*</i>)	29
-Reserve amount of Benevolent Fund from 2017 to date (<i>Question No. 1096*</i>)	42
	46
-VACANT POSTS OF STENOGRAPHERS AND STENO TYPISTS IN S&GAD (QUESTION NO. 1771*)	
QUORUM-	
INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTINGS HELD ON-	
-18 th December, 2019	72
-20 th December, 2019	278
R	
RABIA NASEEM FAROOQI, MS.	
ADJOURNMENT MOTION regarding-	
-Death of child in Teachig Hospital Shahdara due to non availability of rabies vaccine	382
questions REGARDING-	166
-Construction and extension of ring road Rawalpindi (<i>Question No. 2832*</i>)	156
-Details about vacant posts and daily wages/contract employees in Housing and Urban Development Department (<i>Question No. 2373*</i>)	180
-Establishment of Dera Ghazi Khan Development Authority (<i>Question No. 813</i>)	341
-Increase in price of medicines (<i>Question No. 2143*</i>)	178

	PAGE
	NO.
-Installation of water treatment plant on BRBD Canal Ravi Syphon Lahore (<i>Question No. 783</i>)	245
-Mosques under administrative control of Auqaf Department and number of employees therein (<i>Question No. 2755*</i>)	273
-Rent collected from shops and buildings of Auqaf Department in Lahore (<i>Question No. 733</i>)	340
-Service structure, qualifications, scale and vacant posts of Lady Health Workers (<i>Question No. 2136*</i>)	232
-Shops and buildings of Auqaf Department in PP-148 Lahore (<i>Question No. 1756*</i>)	179
-Starting of costumer care service with name of "Hazir Sir" in WASA (<i>Question No. 812</i>)	

	PAGE NO.
RECITATION From the Holy Quran and its translation presented in the House in sessions held on -	13
-18 th December, 2019	101
-19 th December, 2019	213
-20 th December, 2019	285
-23 rd December, 2019	
reports (LAI D IN THE HOUSE) REGARDING-	372
-AUDIT REPORT ON THE ACCOUNTS OF DISTRICT EDUCATION AUTHORITIES OF 19 DISTRICTS OF PUNJAB FOR THE AUDIT YEAR 2017-18	372
-AUDIT REPORT ON THE ACCOUNTS OF DISTRICT HEALTH AUTHORITIES OF 19 DISTRICTS OF PUNJAB FOR THE AUDIT YEAR 2017-18	184
-HOUSING AND URBAN DEVELOPMENT AND PUBLIC HEALTH ENGINEERING FOR THE AUDIT YEAR 2016-17	278
-M.A JOHAR TOWN HOUSING SCHEME LDA, LAHORE HOUSING, URBAN DEVELOPMENT & PUBLIC HEALTH ENGINEERING DEPARTMENT FOR THE AUDIT YEAR 2016-17	372
-SPECIAL AUDIT REPORT ON CONSTRUCTION OF METRO BUS PROJECT, MULTAN HUD & PHE DEPARTMENT, GOVERNMENT OF THE PUNJAB FOR THE AUDIT YEAR 2016-17	278
-SPECIAL AUDIT REPORT ON CONSTRUCTION OF ORANGE LINE TRAIN PROJECT (VOLUME-I) HUD & PHE DEPARTMENT AND TANSPO RT DEPARTMENT	186
GOVERNMENT OF THE PUNAJAB FOR THE AUDIT YEAR 2016-17	
-SPECIAL AUDIT REPORT ON THE ACCOUNTS OF LAHORE RING ROAD AUTHRITY, COMMUNICATION & WORKS	

	PAGE NO.
DEPARTMENT OF THE PUNJAB FOR THE AUDIT YEAR 2016-17	
-SPECIAL AUDIT REPORT ON THE ACCOUNTS OF PARKS & HORTICULTURE AUTHORITY, LAHORE FOR THE PERIOD FROM MAY 2003 TO JUNE 2008 HOUSING, URBAN DEVELOPMENT & PUBLIC HEALTH ENGINEERING DEPARTMENT, GOVERNMENT OF THE PUNJAB FOR THE AUDIT YEAR 2016-17	
Resolution REGARDING-	
-Condemnation of steps taken by Government of India against Muslims of Kashmir RUKHSANA KAUSAR, MS.	201
question REGARDING-	
-Installation of water filtration plants in PP-146 Lahore and working condition thereof (<i>Question No. 2568*</i>)	147
S	
S & GAD DEPARTMENT-	
questions REGARDING-	
-Action taken upon application received in Benevolent Fund since January 2017 (<i>Question No. 1097*</i>)	43
-Aims and objects of establishment of Punjab Government Employees Servant Housing Foundation (<i>Question No. 2762*</i>)	49
-Area of GOR-II Bahawalpur House and details about illegal occupants therein (<i>Question No. 1720*</i>)	45 41
-Declaration of CM Campus office to Private buildings (<i>Question No. 153*</i>)	27
-Details about Estate Office of Civil Secretariat and number of employees therein (<i>Question No. 2336*</i>)	32
-Details about issuance of cheques of scholarship to applicants by DC office Lahore and Khanewal (<i>Question No. 2869*</i>)	54
-Details about officers and vehicles in Anti-Corruption Department Faisalabad region (<i>Question No. 713</i>)	44
-Dual nationality of government officers (<i>Question No. 1247*</i>)	20
-Encroachments in front of houses in Wahdat Colony Lahore (<i>Question No. 1369*</i>)	48
-Grant of group insurance (<i>Question No. 2743*</i>)	26
-House allotment policy about employees of Punjab Assembly, High Court, and Civil Secretariat (<i>Question No. 1904*</i>)	47

	PAGE
NO.	
-Installation of CCTV cameras at entry points of GOR-II (<i>Question No. 2700*</i>)	55
-Number of Air conditioners installed in offices of Commissioners and Deputy Commissioners' offices (<i>Question No. 771</i>)	23
-Police stations of Anti-Corruption in Lahore (<i>Question No. 1856*</i>)	18
-Posting of Federal and Provincial service officers (<i>Question No. 1080*</i>)	
-Posting of officers of DMG, Police and other groups in the province (<i>Question No. 426</i>)	53
-Reconstruction of government quarters in Punchh House Staff Colony and Chauburji demolished during construction of Orange Line Train Project (<i>Question No. 3300*</i>)	36
-Registration of employees for Government residences in 2007 to 2019 (<i>Question No. 2337*</i>)	29
-Reserve amount of Benevolent Fund from 2017 to date (<i>Question No. 1096*</i>)	42
-Vacant posts of Stenographers and Steno Typists in S&GAD (<i>Question No. 1771*</i>)	46
SALMA SAADIA TAIMOOR, MS.	
questions REGARDING-	177
-Action taken against illegal housing societies in Lahore (<i>Question No. 780</i>)	
-Completion of Park and Shop Areas Project in Lahore (<i>Question No. 2497*</i>)	137
-Number of functioning and closed water filtration plants in Lahore (<i>Question No. 2806*</i>)	164
SABEEN GUL KHAN, MS.	
ADJOURNMENT MOTION regarding-	
-Embezzlement of state funds by Chief Officer District Council Rajanpur	380
SABRINA JAVAID, MS.	
ADJOURNMENT MOTION regarding-	
-Apprehension of spoiling of new generation due to dance shows telecast on TV Channels	62
SAEED UL HASSAN, SYED (Minister for Auqaf & Religious Affairs)	
Answers to the questions REGARDING-	
-Cost of repair and construction of Darbar Babe Kameer Sharif (<i>Question No. 654</i>)	272
-Dargahs and shrines under administrative control of Auqaf Department (<i>Question No. 1064*</i>)	256
-Details about land under administrative control of Auqaf Department income and illegal occupants (<i>Question No. 408</i>)	264
-Details about posting of Administrators Auqaf during 2016 to 2019 in Bahawalpur (<i>Question No. 743</i>)	274
-Details about shops attached with eye hospital Data Darbar Lahore (<i>Question No. 478</i>)	265
-Fee for burying dead body in graveyard of Bibi Pak Daman	269

	PAGE
NO.	
(Question No. 598)	
-Funds collected under Mela Charaghan Madhu Lal Hussain Lahore (Question No. 651)	271
-Illegal occupants over land and building of Auqaf Department in district Gujranwala (Question No. 856*)	254
-Income from commercial and agricultural land of Auqaf Department (Question No. 833)	276
-Land, shops and shrines under administrative control of Auqaf Department in district Faisalabad (Question No. 1674*)	258
-Mosques and shrines under administrative control of Auqaf Department in Rawalpindi (Question No. 1042*)	255
-Mosques, shrines and vacant posts in Auqaf Department in PP-72 Sargodha (Question No. 612)	270
-Number of shrines and income collected therefrom (Question No. 562)	268
-Projects of widening of shrines (Question No. 832)	275
-Property of Auqaf Department in district Sialkot (Question No. 1184*)	257
-Rent collected from property of Auqaf Department (Question No. 1063*)	256
-Rent collected from shops and buildings of Auqaf Department in Lahore (Question No. 733)	273
-Shrines and mosques of Auqaf Department in Faisalabad (Question No. 1949*)	261
-Shrines under administrative control of Auqaf Department in district Sialkot (Question No. 1187*)	258
-Shrines under administrative control of Auqaf Department in Lahore (Question No. 499)	266
-Shrines under administrative control of Auqaf Department in Rawalpindi (Question No. 1700*)	259
-Step taken to remove hurdles from the path of grave of Sufi Poet Ustad Daman in Lahore (Question No. 540)	267
-Treatment of used water of mosques of Auqaf Department (Question No. 1943*)	260
-Utilization and audit of funds collected from Data Darbar (Question No. 2800*)	262
SAJIDA BEGUM, MS.	
Call attention Notice REGARDING-	374
-Murder of Sadaf Shaheen in Adhi Kot Khushab	
SAMIULLAH CHAUDHARY, MR. (Minister for Food)	
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-	
-Demand for imposing ban on sale of oil made of wastes of animals	193
-Openly sale of inhygienic meat in Mustafabad Kasur	198
-Openly sale of substandard Ghee and cooking oil	188

	PAGE
	NO.
-Sale and purchase of meat of prohibited birds in hotels of Gujranwala	191
-Spread of dangerous diseases due to use of bottles made of dirty plastic	192
SEEMABIA TAHIR, MS.	
ADJOURNMENT MOTION regarding-	
-Increase of AIDS cases after resignation of higher officers of Punjab Aids Control Programme	189
question REGARDING-	
-Installation of traffic signal at Multan Road Samnabad Morr Lahore (<i>Question No. 1909*</i>)	111
SHAHEEN RAZA, MS.	
Call attention Notice REGARDING-	373
-Deaths in Punjab Institute of Cardiology Lahore	
questions REGARDING-	247
-Details about review on lease of state land in Gujranwala (<i>Question No. 3028*</i>)	169
-Details about sanitation of sewerage water and rain drains in Gujranwala city (<i>Question No. 3013*</i>)	161
-Number of members Board of Directors of GDA and PHA Gujranwala (<i>Question No. 2797*</i>)	
SHAHEENA KARIM, MS.	
questions REGARDING-	172
-Facility of clean drinking water in Dera Ghazi Khan (<i>Question No. 3110*</i>)	
-Funds allocated for sewerage system in Dera Ghazi Khan in last eleven years (<i>Question No. 844</i>)	181
SHAHIDA AHMED, MS.	
question REGARDING-	
-Security arrangements for doctors in Government hospitals (<i>Question No. 2396*</i>)	350
SHAMIM AFTAB, MS.	
questions REGARDING-	
-Completion of water supply and drainage schemes in Kot Momin, Sargodha (<i>Question No. 2351*</i>)	124
-Details about building, beds and facilities provided in THQ Hospital Kot Momin Sargodha (<i>Question No. 635</i>)	358
-Number of tube wells for water supply in Sargodha city (<i>Question No. 2350*</i>)	121
SHAZIA ABID, MS.	

	PAGE
	NO.
	373
Call attention Notice REGARDING-	
-Deaths in Punjab Institute of Cardiology Lahore	43
questions REGARDING-	330
-Action taken upon application received in Benevolent Fund since January 2017 (<i>Question No. 1097*</i>)	329
-Doctors and staff in Dajal Hospital Rajanpur (<i>Question No. 2046*</i>)	42
-Doctors, staff and machinery in Muhammad Pur Hospital Rajanpur (<i>Question No. 2045*</i>)	
-Reserve amount of Benevolent Fund from 2017 to date (<i>Question No. 1096*</i>)	
SOHAIB AHMAD MALIK, MR.	
questions REGARDING-	
-Mosques, shrines and vacant posts in Auqaf Department in PP-72 Sargodha (<i>Question No. 612</i>)	269
-Non availability of clean drinking water in U.C Huzoor Pur PP-72 Sargodha (<i>Question No. 3094*</i>)	170
SUMMONING-	
-Notification of summoning of 17 th session of 17 th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 18 th December, 2019	1
T	
TAIMOOR MASOOD, MALIK (<i>Parliamentary Secretary for Housing, Urban Development & Public Health Engineering</i>)	
Answers to the questions REGARDING-	146
-Approval of water and sanitation policy (<i>Question No. 2557*</i>)	
-Completion of Park and Shop Areas Project in Lahore (<i>Question No. 2497*</i>)	138
-Completion of water supply and drainage schemes in Kot Momin, Sargodha (<i>Question No. 2351*</i>)	125
-Construction of soling and drains in Mouza Fateh Puri and Dera Ch Iftikhar Kurar Sheikhpura (<i>Question No. 2528*</i>)	140
-Details about gardeners in Bagh-e-Jinnah (<i>Question No. 1725*</i>)	109
-Details about lift of Parking Plaza Shah Alam Market Lahore (<i>Question No. 1965*</i>)	112
-Details about sewerage system in Mian Ghulam Nabi Park Fateh Garh Lahore (<i>Question No. 1724*</i>)	105
-Facility of clean drinking water and sewerage in PP-29 Gujrat (<i>Question No. 2620*</i>)	150
-Funds allocated for Bagh-e-Jinnah in 2017-18 (<i>Question No. 2415*</i>)	133
-Installation of traffic signal at Multan Road Samnabad Morr Lahore	112

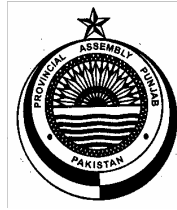
	PAGE
	NO.
(<i>Question No. 1909*</i>)	
-Installation of water filtration plants in PP-146 Lahore and working condition thereof (<i>Question No. 2568*</i>)	148
-Non utilization of funds allocated for water supply and sanitation in 2018 (<i>Question No. 2556*</i>)	144
-Number of tube wells for water supply in Sargodha city (<i>Question No. 2350*</i>)	121
-Parks of PHA in U.C-130 Baghbanpura Lahore (<i>Question No. 2100*</i>)	114
-Recreation facilities and plantation in Race Course Park and Bagh-e-Jinnah Lahore (<i>Question No. 2356*</i>)	130
-Tube wells of drinking water installed in Lahore in 2018 (<i>Question No. 2102*</i>)	117
TAMOOR ALI LALI, MR. (<i>Parliamentary Secretary for Auqaf & Religious Affairs</i>)	
Answers to the questions REGARDING-	
-Details about review on lease of state land in Gujranwala (<i>Question No. 3028*</i>)	248
-Funds collected in Data Darbar in 2018-19 (<i>Question No. 2518*</i>)	243
-Income from land of Auqaf Department and details about illegal occupants thereupon in Shaiwal (<i>Question No. 785*</i>)	216
-Land of Auqaf Department in Upper Mall Scheme Lahore (<i>Question No. 1854*</i>)	237
-Mosques under administrative control of Auqaf Department and number of employees therein (<i>Question No. 2755*</i>)	245
-Number of mosques and shrines of Auqaf Department in Faisalabad city (<i>Question No. 3139*</i>)	250
-Posting of Eye Specialist in Data Darbar Eye Hospital Lahore (<i>Question No. 2033*</i>)	240
-Shops and buildings of Auqaf Department in PP-148 Lahore (<i>Question No. 1756*</i>)	233
-Shrines, mosques, markets and madris of Auqaf Department in Sahiwal (<i>Question No. 1445*</i>)	226
-Shrines of Auliya-Ullah and funds collected therefrom (<i>Question No. 834*</i>)	220
-Total land of Auqaf Department in Bahawalpur and illegal occupants thereupon (<i>Question No. 855*</i>)	223
TARIQ MASIH GILL, MR.	
Condolence-	103
-SAD DEMISE OF MUNIR MASIH	187
point of order REGARDING-	

	PAGE
	NO.
-Demand for restoration of Christians package	
U	
USMAN AHMED KHAN BUZDAR, MR. (<i>Chief Minister of Punjab</i>)	
Answers to the questions REGARDING-	
-Action taken upon application received in Benevolent Fund since January 2017 (<i>Question No. 1097*</i>)	44
-Aims and objects of establishment of Punjab Government Employees Servant Housing Foundation (<i>Question No. 2762*</i>)	50
-Area of GOR-II Bahawalpur House and details about illegal occupants therein (<i>Question No. 1720*</i>)	46
-Declaration of CM Campus office to Private buildings (<i>Question No. 153*</i>)	41
-Details about officers and vehicles in Anti-Corruption Department Faisalabad region (<i>Question No. 713</i>)	55
-Dual nationality of government officers (<i>Question No. 1247*</i>)	45
-Grant of group insurance (<i>Question No. 2743*</i>)	48
-Installation of CCTV cameras at entry points of GOR-II (<i>Question No. 2700*</i>)	47
-Number of Air conditioners installed in offices of Commissioners and Deputy Commissioners' offices (<i>Question No. 771</i>)	56
-Posting of officers of DMG, Police and other groups in the province (<i>Question No. 426</i>)	53
-Reserve amount of Benevolent Fund from 2017 to date (<i>Question No. 1096*</i>)	43
-Vacant posts of Stenographers and Steno Typists in S&GAD (<i>Question No. 1771*</i>)	46
USMAN MEHMOOD, SYED	
questions REGARDING-	352
-Allotment of funds for South Punjab in 2018-19 (<i>Question No. 2408*</i>)	274
-Details about posting of Administrators Auqaf during 2016 to 2019 in Bahawalpur (<i>Question No. 743</i>)	317
-Establishment of more hospitals at district level in Rahim Yar Khan (<i>Question No. 2055*</i>)	360
-Number of RHCs, BHUs and employees in PP-264 Rahim Yar Khan (<i>Question No. 642</i>)	
USWAH AFTAB, MS.	
question REGARDING-	243
-Funds collected in Data Darbar in 2018-19 (<i>Question No. 2518*</i>)	
UZMA KARDAR, MS.	

	PAGE
	NO.
Call attention Notice REGARDING-	
-Murder of 16 years old girl after rape in Multan	184
MOTION regarding-	
-SUSPENSION OF RULES FOR PRESENTATION OF A RESOLUTION	200
questions REGARDING-	
-Approval of water and sanitation policy (<i>Question No. 2557*</i>)	
-Non utilization of funds allocated for water supply and sanitation in 2018 (<i>Question No. 2556*</i>)	146
Resolution REGARDING-	
-Condemnation of steps taken by Government of India against Muslims of Kashmir	143
	201
Y	
YASIR HUMAYUN, MR. (<i>Minister for Higher Education Additional Charge of Punjab Information and Technology Board</i>)	
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-	
-Posting of Vice Chancellor Lahore College University Women against policy	377
-Removal from service to contract teachers of Narowal University	377
YASMIN RASHID, MS. (<i>Minister for Primary & Secondary Healthcare and Specialized Healthcare & Medical Education</i>)	
ADJOURNMENT MOTION regarding-	
-Death of child in Teachig Hospital Shahdara due to non availability of rabies vaccine	383
Answers to the questions REGARDING-	
-Allotment funds for construction of Mehmood Shaheed and Warisabad Dispensary district Khushab (<i>Question No. 2297*</i>)	348
-Allotment of funds for South Punjab in 2018-19 (<i>Question No. 2408*</i>)	353
-Budget allocated for DHQ Hospital Okara in 2018-19 (<i>Question No. 2126*</i>)	337
-Cleanliness of public toilets in Government Hospitals (<i>Question No. 750</i>)	366
-Details about building, beds and facilities provided in THQ Hospital Kot Momin Sargodha (<i>Question No. 635</i>)	359
-Details about polio cases and vaccination in Lahore (<i>Question No. 1595*</i>)	296

	PAGE
	NO.
-Details about provision of 7/24 hours facilities in BHUs of PP-52 Gujranwala (<i>Question No. 2184*</i>)	343 287
-Details about insecticide spray in PP-185 (<i>Question No. 1537*</i>)	331
-Doctors and staff in Dajal Hospital Rajanpur (<i>Question No. 2046*</i>)	
-Doctors, staff and machinery in Muhammad Pur Hospital Rajanpur (<i>Question No. 2045*</i>)	330
-Establishment of more hospitals at district level in Rahim Yar Khan (<i>Question No. 2055*</i>)	317 364
-Establishment of RHC Joora Kasur (<i>Question No. 682</i>)	
-Establishment of Trauma and Cardiac Centres in THQ Hospital Haroonabad Bahawalnagar (<i>Question No. 2052*</i>)	331
-Increase in medical test fee in Government Hospitals (<i>Question No. 1972*</i>)	311 342
-Increase in price of medicines (<i>Question No. 2143*</i>)	
-Lack of facility of ventilators in Government Hospitals (<i>Question No. 2086*</i>)	334
-Non availability of surgeons and equipments in RHC Ali Pur Chattha Gujranwala (<i>Question No. 2185*</i>)	344
-Number of beds and doctors in THQ Hospital Ahmed pur East (<i>Question No. 2026*</i>)	328
-Number of beds and upgradation of THQ Hospital Chowah Saidan Shah, (<i>Question No. 2357*</i>)	350
-Number of BHUs and their upgradation as RHCs in Sara-e-Alamgir (<i>Question No. 2105*</i>)	335
-Number of doctors and beds and budget allocated for RHC Khudian, Kasur for 2018-19 (<i>Question No. 683</i>)	365
-Number of employees for lifting of yellow waste in hospitals of Faisalabad (<i>Question No. 2130*</i>)	323
-Number of Government Hospitals, dispensaries and clinics in PP-154 Lahore (<i>Question No. 2465*</i>)	355 305
-Number of Hepatitis patients in Faisalabad (<i>Question No. 1956*</i>)	
-Number of hospitals, RHCs and BHUs in PP-209 Khanewal and medical facilities provided therein (<i>Question No. 2238*</i>)	346 345
-Number of paramedical staff (<i>Question No. 2236*</i>)	
-Number of RHCs, BHUs and employees in PP-264 Rahim Yar Khan (<i>Question No. 642</i>)	361
-Number of RHCs and BHUs and provision of medicine in PP-175 Kasur (<i>Question No. 1634*</i>)	326 369
-Number of vehicles in Director (IRMNCH & NPP) (<i>Question No. 849</i>)	354
-Polio cases and vaccine provided in 2018-19 (<i>Question No. 2450*</i>)	
-Provision of injection by Government for prevention of Hepatitis (<i>Question No. 819</i>)	367 300
-Recruitment of class IV employees in 2013-2014 (<i>Question No. 1715*</i>)	
-Recruitment of employees under IRMNCH & NPP Programme during 2015-19 (<i>Question No. 850</i>)	370 363
-Regularization of services of Polio Workers (<i>Question No. 660</i>)	

	PAGE
	NO.
-Rules and regulations for allotment of Government residences in Mian Meer Hospital Lahore (<i>Question No. 2131*</i>)	339
-Security arrangements for doctors in Government hospitals (<i>Question No. 2396*</i>)	351
-Sanctioned staff in BHUs of district Bahawalpur (<i>Question No. 2540*</i>)	356
-Service structure, qualifications, scale and vacant posts of Lady Health Workers (<i>Question No. 2136*</i>)	341 357
-Steps taken for eradication of polio virus (<i>Question No. 563</i>)	
-Upgradation of Civil Hospital Jalalpur Jattan as THQ Hospital, Gujrat (<i>Question No. 2118*</i>)	336 347
-Upgradation of RHC Gaggu Mandi Burewala (<i>Question No. 2261*</i>)	
-Vacant posts in THQ Hospital Haroonabad Bahawalnagar (<i>Question No. 2054*</i>)	332
point of order REGARDING-	392
-Demand for restoration of quota of medical admission of students of Mianwali	392
zero hour notice REGARDING-	
-Problem faced by students of Bheera in travelling to Sargodha University	
Z	
ZAHEER UD DIN, CH. (<i>Minister for Public Prosecution</i>)	
ADJOURNMENT MOTION regarding-	
-Demand for regularization of services of Public Prosecutors	199
ZAINAB UMAIR, MS.	
ADJOURNMENT MOTION regarding-	
-Demand for regularization of services of Public Prosecutors	199
zero hour notices REGARDING-	202
-Demand for not to stop the Lamberdari System	393
-Non availability of sewerage system in Gopang Colony Jampur	392
-Problem faced by students of Bheera in travelling to Sargodha University	



سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2019



سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2019

(منگل 24، جمعرات 26، جمعۃ المبارک 27، سوموار 30، منگل 31۔ دسمبر 2019)
(یوم الثلاثاء 26، یوم النیس 28، یوم الجمع 29۔ ربیع الثانی، یوم الاثنین 3، یوم الثلاثاء 4۔ جمادی الاول 1441ھ)

سترہویں اسمبلی : سترہواں اجلاس

جلد 17 (حصہ دوم) : شمارہ جات : 5 تا 9



صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

ستر ہواں اجلاس

منگل، 24- دسمبر 2019

جلد 17 : شمارہ 5

صفحہ نمبر	مندرجات	نمبر شمار
395	ایجنڈا	1-
399	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	2-
400	نعت رسول مقبول ﷺ	3-
	سوالات (محکمہ محنت و انسانی وسائل)	
401	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	4-

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
5-	مسودہ قانون یونیورسٹی آف نار تھ پنجاب، چکوال 2019	
417	کے بارے میں رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	-----
417	6- نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (--- جاری)	-----
435	7- نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	-----
455	8- غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----
	پوائنٹ آف آرڈر	
9-	بھارت میں مسلمانوں کے خلاف امتیازی قوانین بنانے پر	
461	پاکستان میں بھرپور احتجاج کا مطالبہ	-----
10-	بڑے شہروں میں ماحولیاتی آلودگی	
462	کے بڑھتے ہوئے مسئلے کو حل کرنے کا مطالبہ	-----
	تحریک التوائے کار	
474	11- ماموں کا نجن شہر سے گزرنے والے سیم نالے کا پل گرنے کا خدشہ	-----
12-	ایل ڈی اے کی ملی بھگت سے لاہور گارڈن میں	
475	اربوں روپے کے فراڈ کا انکشاف	-----
477	13- گوجرانوالہ تالاہور جی ٹی روڈ پر ٹریفک کا دباؤ بڑھنے سے حادثات میں اضافہ	-----
478	14- راولپنڈی میں ہاؤسنگ کے نام پر غیر قانونی منصوبے شروع کرنے کا انکشاف	-----
479	15- ملتان میں ایم پی اے کے امیدوار کو حکومتی سیاسی مخالفت کا سامنا	-----
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق)	
480	16- کھادوں کی قیمتوں میں اضافہ واپس لینے کا مطالبہ (--- جاری)	-----

صفحہ نمبر	مندرجات
482	17- تحصیل مری میں تعمیرات پر عائد پابندی ختم کئے جانے کے عدالتی فیصلے پر عملدرآمد کا مطالبہ
483	18- قواعد کی معطلی کی تحریک قرارداد
484	19- دیہاتوں میں خواتین کے لئے بیت الخلاء تعمیر کرنے کا مطالبہ قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق) (--- جاری)
486	20- موٹروے کے اطراف میں ٹوٹے ہوئے جنگلوں کو فی الفور مرمت کرنے کا مطالبہ
487	21- خصوصی افراد کے لئے وزیراعظم کے خصوصی پروگرام ہمدرد کو اضلاع کی سطح پر شروع کرنے کا مطالبہ
489	22- ماموں کا انجن کو تحصیل کا درجہ دینے کا مطالبہ
492	23- صوبہ کے تمام اضلاع میں کارڈیا لوجی سنٹر کے قیام کا مطالبہ جمعرات، 26- دسمبر 2019 جلد 17 : شمارہ 6
495	24- ایجنڈا
497	25- تلاوت قرآن پاک و ترجمہ
498	26- نعت رسول مقبول ﷺ سوالات (محکمہ امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ)
499	27- نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات
530	28- نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)
540	29- غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	توجہ دلاؤ نوٹس	
30-	لاہور: سندر میں 45 سالہ شہری کی ہلاکت	543
31-	لاہور: نواب ٹاؤن میں ڈاکوؤں کی لوٹ مار اور دکاندار کا قتل	543
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
32-	حکومت پنجاب کے اخراجات کے اکاؤنٹس کی آڈٹ	
	رپورٹ برائے سال 2017-18 کا ایوان میں پیش کیا جانا	545
	تحریریک التوائے کار	
33-	پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور پر وکلاء کا حملہ	545
	پوائنٹ آف آرڈر	
34-	پولیور کرز کا معاوضہ بڑھانے کا مطالبہ	556
	تحریریک التوائے کار (--- جاری)	
35-	ظفر وال آرائیج سی میں کتے کے کاٹنے کی ویکسین کی عدم دستیابی	558
36-	زائد المیعا دائجشن لگانے سے بچنے کی ہلاکت (--- جاری)	560
37-	لاہور میں ٹرانسپورٹ کمپنی کی بسوں کی بندش	561
38-	ضلع ساہیوال کے گورنمنٹ گرلز مڈل سکول	
	چک نمبر 5/56 ایل کوہائی سکول کا درجہ دینے کا مطالبہ	562
39-	شادی دفاتر اور جہیز کو قانونی دائرے میں لانے کا مطالبہ	565
	پوائنٹ آف آرڈر	
40-	شوگر مل مالکان کا کسان کا استحصال کرنے کے لئے کرٹنگ سیزن بند کرنا	568
41-	بیت المال اور زکوٰۃ و عشر سے	
	غریب اور مستحق افراد کو مالی امداد دینے کا مطالبہ	569

صفحہ نمبر	نمبر شمار	مندرجات
		تحریر ایک التوائے کار (--- جاری)
572	42-	سرکاری محکموں میں قانونی مشیران کی تعیناتی
		محکمہ قانون کی منظوری سے کرنے کا مطالبہ
		زیر و آرنوٹس
573	43-	پی ایم ڈی سی کی جانب سے
		صوبہ کے میڈیکل اور ڈسٹریکٹ کالجز کی فیسوں میں اضافہ (--- جاری)
		جمعہ المبارک، 27- دسمبر 2019
		جلد 17: شمارہ 7
579	44-	ایجنڈا
581	45-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ
582	46-	نعت رسول مقبول ﷺ
		سوالات (محکمہ زکوٰۃ و عشر)
583	47-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات
594	48-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)
600	49-	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات
		تحریر ایک التوائے کار
	50-	سمندری سے کمالیہ اور سمندری سے ماموں کا نجن
609		کی سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار
610	51-	بچوں کے مسائل حل کرنے اور تحفظ کے لئے قانون سازی کرنے کا مطالبہ
	52-	غیر معیاری فوڈ پراڈکٹس کو پاس کروانے کے لئے
611		وفاقی پالیسی بنوانے کی سازش

صفحہ نمبر	مندرجات
613	53- چکوال میں دوپٹا شیم پلانٹ لگانے سے آلودگی میں اضافے کا خدشہ سرکاری کارروائی بحث
614	54- پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2017 پر بحث زیر و آرنوٹس
618	55- میوہپتال کے کینسر وارڈ میں لیزر مشین کی خرابی سوموار، 30- دسمبر 2019 جلد 17 : شمارہ 8
625	56- ایجنڈا
627	57- تلاوت قرآن پاک و ترجمہ
628	58- نعت رسول مقبول ﷺ سوالات (محکمہ داخلہ)
629	59- نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات
664	60- نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)
696	61- غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات توجہ دلاؤ نوٹس
725	62- لاہور: شادباغ میں ڈاکوؤں کی فائرنگ سے دکاندار کا زخمی ہونا
727	63- خوشاب: پولیس حراست سے بیوی کے قاتل کا فرار ہونا پوائنٹ آف آرڈر
	64- سابق ممبر رانا شمشاد احمد خان (مرحوم) کے قاتلوں سے جانی خطرہ کی بناء پر معزز ممبر کو سیورٹی فراہم کرنے کا مطالبہ
731	

صفحہ نمبر	مندرجات
	تحریریک التوائے کار
736	65- ظفرچوک سمندری سے گزرنے والی نہر پر از سر نو پل تعمیر کرنے کا مطالبہ
	سرکاری کارروائی
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)
737	66- مسودہ قانون یونیورسٹی آف نار تھ پنجاب، چکوال 2019
	منگل، 31- دسمبر 2019
	جلد 17 : شمارہ 9
751	67- ایجنڈا
755	68- تلاوت قرآن پاک و ترجمہ
756	69- نعت رسول مقبول ﷺ
	سوالات (محکمہ سپیشل ایجوکیشن)
757	70- نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات
	تعزیت
759	71- معزز ممبر جناب محمد لطاسب سنی کے بھائی کے انتقال پر دعائے مغفرت
760	72- نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (--- جاری)
780	73- نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)
786	74- غیر نشان زدہ سوال اور اس کا جواب
	تحریریک التوائے کار
788	75- (کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)
789	76- قواعد کی معطلی کی تحریک

صفحہ نمبر	مندرجات
	قرارداد
790	77- وفاقی حکومت سے گستاخانہ مواد کی روک تھام کے لئے فلٹریشن اور سکریٹنگ کا مرکزی نظام فوری نافذ کرنے کا مطالبہ
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی
	قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق)
795	78- نوزائیدہ بچوں کے لئے دودھ بغیر کسی ٹیکس وڈیوٹی درآمد کرنے کا مطالبہ (--- جاری)
796	79- سرکاری ملازمین کو مدت ملازمت مکمل ہونے پر گروپ انشورنس کی رقم مع منافع ادا کرنے کے لئے قانون سازی کا مطالبہ
799	پوائنٹ آف آرڈر
805	80- شوگر ملیں بند ہونے سے کاشتکاروں کو پریشانی کا سامنا
	81- اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ
	82- انڈکس

395

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 24- دسمبر 2019

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ محنت و انسانی وسائل)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

(مورخہ 26- نومبر 2019 کے ایجنڈے سے زیر التواء قرار دیں)

- 1- جناب منیب الحق: یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ کھادوں کی قیمت میں حالیہ اضافہ فی الفور واپس لیا جائے۔
- 2- جناب محمد منیب سلطان چیمرہ: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے اکثر تعلیمی اداروں نے عوام کو نوٹے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ ہر سکول یونیفارم، کاپیوں اور کتابوں کو از خود مہنگے داموں فروخت کرتا ہے اور تمام نجی تعلیمی ادارے ایسا یونیفارم، کاپیاں اور کتابیں تیار کر دیتے ہیں جو مارکیٹ میں دستیاب نہ ہو اور مجبوراً طلباء کو سکول سے یہ اشیاء مہنگے داموں خریدنی پڑتی ہیں لہذا یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ کے تمام نجی تعلیمی اداروں کو پابند کیا جائے کہ وہ ایسے یونیفارم، کاپیوں اور کتابوں کا انتخاب کریں جو تمام تعلیمی اداروں میں یکساں ہوں اور ہسانی مارکیٹ میں دستیاب ہوں تاکہ بچوں کے والدین پر فیسوں کے بھاری بوجھ کے علاوہ مہنگا یونیفارم، کاپیوں اور کتابوں کو خریدنے کا بوجھ کم ہو سکے۔

396

3- محترمہ مسرت جمشید:

صوبائی اسمبلی پنجاب کا ایوان وقافتی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ نوزائیدہ بچوں میں پائی جانے والی مہلک اور جان لیوا بیماری (MethyImalonic Academia (MMA) کا واحد علاج اور لائیو سیونگ میڈیکلینڈ دودھ یا خوراک (XMTVI Maxamaid) بغیر کسی ٹیکس وڈیوٹی اور پیکنگ پر بغیر اردو تحریر درآمد کرنے کی اجازت دی جائے۔

4- جناب محمد لطاسب سٹی:

اس ایوان کی رائے ہے کہ ہائی کورٹ کی جانب سے تحصیل مری میں تعمیرات پر عائد پابندی ختم کئے جانے کے فیصلے پر عملدرآمد نہ ہونے سے مری میونسپل کارپوریشن کو ریونیو کی مد میں کروڑوں روپے کے نقصان کا سامنا ہے اور لوگوں کے بنیادی حقوق بھی سلب ہو رہے ہیں لہذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ عدالت عالیہ کے فیصلے پر عملدرآمد کیا جائے تاکہ حلقے کے عوام کو درپیش مسائل حل ہو سکیں۔

5- محترمہ سبین گل خان:

اس ایوان کی رائے ہے کہ پانی انسانی زندگی کے لئے بنیادی ضرورت ہے لیکن عوام کی بڑی تعداد اس بنیادی ضرورت سے محروم ہیں لہذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ آئین کے آرٹیکل 19- الف میں دیئے گئے حق معلومات اور آرٹیکل 25- الف میں دی گئی مفت اور لازمی تعلیم کی فراہمی کی طرح پاکستان کے ہر شہری کو پینے کے صاف پانی کی فراہمی کو بھی بطور بنیادی حق آئین میں شامل کیا جائے۔

397

موجودہ قراردادیں

- 1- محترمہ سیما بیہ طاہر: اس ایوان کی رائے ہے کہ موٹروے کے اطراف میں لگے ہوئے جنگلے ٹونے سے جانور سڑک پر آ جاتے ہیں اور حادثات کا باعث بنتے ہیں لہذا یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ موٹروے کے اطراف میں ٹونے ہوئے جنگلوں کی فی الفور مرمت کی جائے یا انہیں تبدیل کیا جائے تاکہ حادثات کو روکا جاسکے۔
- 2- محترمہ مسرت جمشید: یہ ایوان خصوصی افراد کے عالمی دن 3- دسمبر کے موقع پر پاکستان میں بسنے والے تمام خصوصی افراد سے اظہارِ یکجہتی کرتا ہے۔
اس ایوان کی رائے ہے کہ پاکستان میں خصوصی افراد اپنے وطن کی خدمت کرنے کی بھرپور صلاحیت رکھتے ہیں لیکن سابقہ حکومتیں ان افراد کو تعلیم، صحت و دیگر بنیادی سہولیات فراہم کرنے میں ناکام رہی ہیں۔
یہ ایوان اس یقین کا اظہار کرتا ہے کہ وزیراعظم عمران خان کی قیادت میں خصوصی افراد کی فلاح و بہبود کا جو خصوصی پروگرام ہمدھم کے نام سے شروع کیا گیا ہے وہ ان افراد کی محرومیاں دور کرے گا۔
یہ ایوان صوبائی اور وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک بھر میں تمام خصوصی افراد کو تعلیم، صحت اور دیگر بنیادی سہولیات فراہم کرنے کے لئے ہمدھم پروگرام کو جلد از جلد اضلاع کی سطح تک پہنچایا جائے۔
- 3- جناب محمد ایوب خان: اس ایوان کی رائے ہے کہ دیگر صوبوں کی طرز پر صوبہ پنجاب کے تمام سرکاری ملازمین کو اپنی مدت ملازمت مکمل ہونے کے بعد گروپ انشورنس کی رقم مع منافع ادا کرنے کے لئے فی الفور قانون سازی کی جائے اور قواعد و ضوابط مرتب کئے جائیں۔
- 4- جناب محمد صفدر شاہ: اس ایوان کی رائے ہے کہ ماموں کا جنن کو تحصیل کا درجہ دیا جائے۔
- 5- چودھری افتخار حسین چیمپھر: اس ایوان کی رائے ہے کہ امراض قلب کی بڑھتی ہوئی شرح کے پیش نظر صوبہ بھر کے تمام اضلاع میں کارڈیالوجی سنٹرز کا قیام عمل میں لایا جائے۔

399

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا سترہواں اجلاس

منگل، 24- دسمبر 2019

(یوم الثالث، 26- ربیع الثانی 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیئرمین لاہور میں شام 4 بج کر 10 منٹ پر زیر صدارت

جناب سپیکر جناب پرویز الہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الرَّحْمٰنُ ۝ عَلَّمَ الْقُرْآنَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۝ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝
الْشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مُحْسَبٰتَيْنِ ۝ وَالنَّجْمُ وَالسَّيْحُ مُبِیْنٰتَيْنِ ۝
وَالسَّمَاءُ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيزَانَ ۝ اَلَّا تَطْغَوْا فِی الْمِيزَانِ ۝
وَاَقِیْبُوا الْوِزْنَ ۝ یَا قُسْطَ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ ۝
وَالْاَرْضُ وَضَعَهَا لِاَلْاَنَامِ ۝ فِیْهَا فَاکِهَةٌ ۝ وَالنَّحْلُ
ذَاتُ الْاَلَمَامِ ۝ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ ۝ وَالزَّیْتَانُ ۝
فِیَا بَیْ اَلْاَءِ رَبِّکُمْ تَتَكَبَّرٰۤیْنَ ۝

سورۃ الرحمن آیات 1 تا 13

(اللہ جو) نہایت مہربان (1) اسی نے قرآن کی تعلیم فرمائی (2) اسی نے انسان کو پیدا کیا (3) اسی نے اس کو بولنا سکھایا (4) سورج اور چاند ایک حساب مقرر سے چل رہے ہیں (5) اور یونیاں اور درخت سجدہ کر رہے ہیں (6) اور اسی نے آسمان کو بلند کیا اور ترازو قائم کی (7) کہ ترازو (سے تولنے) میں حد سے تجاوز نہ کرو (8) اور انصاف کے ساتھ ٹھیک تولو۔ اور تول کم مت کرو (9) اور اسی نے خلقت کے لئے زمین بچائی (10) اس میں میوے اور کھجور کے درخت ہیں جن کے خوشوں پر غلاف ہوتے ہیں (11) اور اناج جس کے ساتھ بھس ہوتا ہے اور خوشبودار پھول (12) تو (اے گروہ جن وانس) تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو بھٹاؤ گے؟ (13)

وما علینا الا البلاغ

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
 مرادیں غریبوں کی بر لانے والا
 مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا
 وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا
 فقیروں کا بچا ضعیفوں کا مادا
 یتیموں کا والی غلاموں کا مولا
 خطاکار سے درگزر کرنے والا
 بداندیش کے دل میں گھر کرنے والا
 اُتر کر حرا سے سوئے قوم آیا
 اور اک نسخہ کیہا ساتھ لایا

سوالات

(محکمہ محنت و انسانی وسائل)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: ماشاء اللہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج محکمہ محنت و انسانی وسائل سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 1182 چودھری اشرف علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1200 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے اُن کی درخواست آئی ہے کہ میرے سوال کو pending کر دیا جائے لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1428 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: لیبر کورٹ میں ججز کی تعیناتی و دیگر سٹاف سے متعلق تفصیلات

*1428: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) لیبر کورٹ ساہیوال کا آغاز کب ہوا نیز اس کے قیام کے اغراض و مقاصد کیا ہیں؟
- (ب) کیا یہ درست ہے کہ جج لیبر کورٹ ریٹائرڈ ہو چکے ہیں آج تک کتنے جج صاحبان تعینات رہے ہیں؟
- (ج) لیبر کورٹ ساہیوال میں کتنا عملہ اور آفیسر گریڈ وار تعینات ہیں ان کے عرصہ تعیناتی سے آگاہ فرمائیں؟
- (د) جب سے اس لیبر کورٹ کا آغاز ہوا کتنے کیسز آئے، کتنوں کا فیصلہ کیا گیا اور کتنے کیسز زیر التواء کتنے عرصہ سے ہیں، تاخیر کی وجوہات کیا ہیں، مکمل حقائق سے آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت (جناب شکیل شاہد):

(الف) لیبر کورٹ ساہیوال کا قیام 28-07-2011 کو آیا تاکہ ساہیوال ڈویژن کی لیبر کو سستا

اور فوری انصاف مہیا کیا جاسکے۔ لیبر کورٹ کے اغراض و مقاصد درج ذیل ہیں۔

(i) لیبر کورٹ صنعتی تنازع کا فیصلہ اور تعین کرتی ہے جو قانون کے تحت اس کو بھیجا جاتا ہے یا اس کے روبرو لایا جاتا ہے۔

(ii) کسی سمجھوتہ جو اسے حکومت کی جانب سے سپرد کیا گیا ہے کے نفاذ یا خلاف ورزی سے متعلقہ کسی معاملہ کی چھان بین کر سکتی ہے اور فیصلہ کر سکتی ہے۔

(iii) قانون کے تحت جرائم اور کسی دیگر قانون کے تحت ایسے دیگر جرائم جس کو حکومت سرکاری جریدہ میں بذریعہ اعلامیہ اس سلسلہ میں صراحت کر سکتی ہو، سماعت کرتی ہے۔

(iv) دفعہ 64 کے تحت قابل سزا جرائم کی سماعت کرتی ہے۔

(v) آجران، کارکنان، ٹریڈ یونینوں یا ان میں سے کسی ایک طرف یا ان کی جانب سے عمل کرنے والے اشخاص کی جانب سے دفعات 17 اور 18 میں مصد غیر مناسب مزدور افعال کے مقدمات کے خواہ ان کو انفرادی یا اجتماعی طور پر ارتکاب کیا گیا ہو، کے ساتھ دفعہ 33 یا دفعہ 42 کے تحت وضع کردہ طریقہ سے یا ایسے دیگر طریقہ سے معامل کرتی ہے۔

(vi) ایسے دیگر اختیارات اور کارہائے منصبی کو استعمال اور انجام دیتی ہے جو اس پر قانون یا کسی دیگر قانون کے ذریعے یا تحت عطا کئے گئے یا سونپے گئے یا عطا کئے جا سکتے ہوں یا سونپے جاسکتے ہوں۔

(vii) ایسی دادرسی عطا کرتی ہے جس کو یہ موزوں سمجھتی ہو بشمول عبوری دادرسی کے۔

(ب) لیبر کورٹ ساہیوال کے سابقہ جج جناب بیدار بخت 19-01-2019 کو ریٹائرڈ ہوئے

ہیں۔ موجودہ جج جناب بخت فخر بہزاد کی تعیناتی مورخہ 21-01-2019 کو ہوئی۔ جو لیبر کورٹ میں ساتویں جج ہیں۔ تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) لیبر کورٹ ساہیوال میں پندرہ منظور شدہ پوسٹیں ہیں موجودہ عملہ اور آفیسرز کی عرصہ تعیناتی کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) لیبر کورٹ ساہیوال کے آغاز سے اب تک کل 3163 کیسز آئے جن میں سے مورخہ 18-04-2019 تک 2964 کیسز کا فیصلہ کیا جا چکا ہے جبکہ اس وقت 199 کیسز زیر التواء ہیں۔ تاخیر کی وجوہات کی تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ضمیمہ (ج) میں تاخیر کی وجوہات و مسائل لیبر کورٹ کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس کے پیرا نمبر 2 میں لکھا ہوا ہے کہ لیبر قوانین پر کوئی مؤثر قانون سازی نہ کی گئی ہے۔ لیبر کورٹ میں زیادہ کیسز کی تعداد حکم عدولی کے کیسز کی ہے۔ گورنمنٹ کے محکمے کا عدالتی احکامات کو نہ ماننا اپنا ڈالین فرض سمجھتے ہیں اور PIRA 2010 کی دفعہ (8) حکم عدولی کے کیسز کو deal کرتی ہے اور یہ ابھی تک واضح ہی نہ ہے کہ دفعہ (8) میں حکم عدولی پر سزا دی جائے تو اس کے trial کا procedure کیا ہو گا۔ ابھی تک PIRA 2010 کے رولز ہی frame ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ PIRA کیا ہے، اس کے کیا رولز frame ہوئے ہیں اور لیبر کورٹس میں لیبر کے معاملات کو حل کرنے میں کتنی مدد ملے گی؟

جناب سپیکر: جی، لیبر منسٹر صاحب نہیں آئے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری آئے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت (جناب شکیل شاہد): جناب سپیکر! لیبر کورٹ ساہیوال کا قیام 28-07-2011 کو ہوا تا کہ ساہیوال ڈویژن کی لیبر کو سستا اور فوری انصاف مہیا کیا جاسکے۔ لیبر کورٹ کے اغراض و مقاصد درج ذیل ہیں:

i. لیبر کورٹ صنعتی تنازعہ کا فیصلہ اور تعین کرتی ہے جو قانون کے تحت اس کو بھیجا

جاتا ہے یا اس کے روبرو لایا جاتا ہے۔

ii. کسی سمجھوتہ جو اسے حکومت کی جانب سے سپرد کیا گیا ہے، کے نفاذ یا خلاف ورزی سے متعلقہ کسی معاملہ کی چھان بین اور فیصلہ کر سکتی ہے۔

iii. قانون کے تحت جرائم اور کسی دیگر قانون کے تحت ایسے دیگر جرائم جس کو حکومت سرکاری جریدہ میں بذریعہ اعلامیہ اس سلسلہ میں صراحت کر سکتی ہو، سماعت کرتی ہے۔

iv. دفعہ 64 کے تحت قابل سزا جرائم کی سماعت کرتی ہے۔

v. آجران، کارکنان، ٹریڈ یونینوں یا ان میں سے کسی ایک طرف یا ان کی جانب سے عمل کرنے والے اشخاص کی جانب سے۔۔۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! پوری عبارت پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ انہوں نے اس میں سے ایک سوال پوچھا ہے۔ جناب محمد ارشد ملک! آپ ذرا مختصر سوال repeat کر دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! یہ جواب عربی یا فارسی میں تو لکھا نہیں ہوا بلکہ اردو میں سادہ سا لکھا ہوا ہے جسے میں نے پڑھ لیا ہے۔ یہ جو پڑھ کر بتا رہے ہیں مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں نے آپ کے توسط سے یہ پوچھا ہے کہ 2010 PIRA کے رولز کیا ہیں، اس سے لیبر کورٹس میں لیبر کے معاملات کو حل کرنے کے لئے کیا مدد ملے گی اور یہ کب تک نافذ العمل ہو جائیں گے؟ میں نے یہ سادہ سا سوال پوچھا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت (جناب شکیل شاہد): جناب سپیکر! پنجاب انڈسٹریل ریلیشنز ایکٹ 2010 بن چکا ہے جس کے تحت عدالتیں کام کر رہی ہیں اور نئے رولز ابھی process میں ہیں۔

جناب سپیکر: انہوں نے پوچھا ہے کہ 2010 میں جو رولز تھے وہ کیا تھے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں دوبارہ عرض کر دیتا ہوں۔ پارلیمانی سیکرٹری بتا دیں کہ PIRA کس چیز کو کہتے ہیں، یہ کب وجود میں آیا اور اس کے کیا اصول و ضوابط ہیں؟ اگر یہ کہیں تو میں پنجابی وچ بچھ لینا آں۔

جناب سپیکر: جی، آپ ذرا مختصر پوچھ لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت (جناب شکیل شاہد): جناب سپیکر! ان کا جو سوال ہے وہ اس میں نہیں ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: چلیں، یہ بتادیں کہ PIRA کس کو کہتے ہیں؟

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! یہ پنجاب انڈسٹریل ریلیشنز ایکٹ ہے۔ کیا آپ اُن سے امتحان لے رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت (جناب شکیل شاہد): جناب سپیکر! PIRA سے مراد پنجاب انڈسٹریل ریلیشنز ایکٹ 2010 ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، جناب محمد ارشد ملک! انہوں نے اب پڑھ دیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جناب محمد بشارت راجامیرے محترم ہیں جو اپنی سیٹ سے اُٹھ کر پارلیمانی سیکرٹری کے نزدیک آگئے ہیں۔ اگر انہوں نے اپنی سیٹ بدل لی ہے تو میں نے سوال ہی نہیں کرنا بلکہ میں اپنے سوال کو surrender کر جاؤں گا۔

جناب سپیکر: چلیں، پارلیمانی سیکرٹری بھی آپ کے بھائی ہیں۔ اصل میں منسٹر صاحب نہیں ہیں تو انہوں نے پارلیمانی سیکرٹری کے اوپر فائل پھینک دی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اگر آپ مناسب سمجھیں تو ہم ان کو comfort zone دیتے ہیں کیونکہ یہ ہمارے ایوان کے معزز پارلیمانی ممبر ہیں تو آپ اس سوال کو pending کر دیں اور اسے اگلے اجلاس میں لے آئیں۔ کوئی اتنی جلدی نہیں ہے اور ایسی کوئی بات نہیں ہے کیونکہ جواب تو جواب ہی ہے۔ اصل میں ہم سوال آپ کے توسط سے اس لئے کرتے ہیں کہ کچھ فائدہ ہو جائے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جب فائدہ ہی کوئی نہیں ہوتا۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا چلیں ٹھیک ہے اور آپ اپنے سوال کو اور ذرا چھوٹا کر لیں۔ ابھی انہیں امتحان میں نہ لے جائیں اور اپنے سوال کو صرف چھوٹا کر لیں۔ ایک تو آپ نے پوچھا ہے کہ 2010 کا پوچھا تھا؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال ہی بدل لیں اور اگلا سوال کر لیتے ہیں کیونکہ اگر آپ نے پارلیمانی سیکرٹری کو اتنی محبت دینی ہے تو اگلا سوال پوچھ لیتے ہیں۔ ویسے میرا تو خیال ہے۔۔۔ جناب سپیکر: چلیں، آپ اس کو چھوڑ دیں اور اگلا سوال پوچھ لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں تو یہ کہتا ہوں کہ آپ اس سوال کو pending فرمادیں کیونکہ میں آپ کو پڑھ کے سنا دیتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا چلیں کوئی بات نہیں اور خیر ہے۔ اگر اب انہوں نے رولز نہیں بنائے تو وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم انہیں بنا رہے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اگر میں آپ کو یہ پڑھ کر سنادوں جو روداد جج صاحب نے لکھی ہے تو آپ مجھے اجازت فرمادیں کیونکہ اس سے بڑی بہتری ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: نہیں، اسے پڑھنے کا فائدہ نہیں ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! نہیں، پڑھنے سے اس ایوان کی، اس ہاؤس کی اور پورے پنجاب کی بڑی بہتری ہو جائے گی کیونکہ میں نے ضلع ساہیوال سے متعلق سوال نہیں کیا بلکہ یہ سوال پورے پنجاب سے متعلق ہے۔ اس میں لکھا ہوا ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: یہ کس میں لکھا ہوا ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اسی میں لکھا ہوا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا چلیں، وہ تو انہوں نے سارا جواب پڑھ دیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! نہیں۔ ابھی تو شروع کیا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ پڑھ دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: سپیکر! چھ صفحات کا ہے۔

جناب سپیکر: چھ صفحات کا ہے تو پھر آپ نہ پڑھیں کیونکہ اس سے تو پھر ایک سوال پر ہی وقت پورا ہو جائے گا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ کی اجازت سے ایک صفحہ پڑھ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: اتنا ہی ٹائم کم ہو جاتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! انہوں نے لکھا ہے کہ نمبر 3 پر توجہ فرمائیں۔

جناب سپیکر: ہاں، ہاں نمبر 3 ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! لیبر کورٹس بلکہ تمام کورٹس کے انحطاط کا سبب سٹاف کی غیر معیاری تقرریاں ہیں اور لیبر کورٹس کے سٹاف کی کمی بھی کارکردگی پر اثر انداز ہوتی ہے یہاں تک کہ ڈیٹا کمپیوٹرائزڈ اور ویب سائٹ آپریٹ کرنے کے لئے ڈیٹا انٹری آپریٹر اور کمپیوٹر آپریٹر وغیرہ کی بنیادی اسامیاں بھی نہ ہیں۔ مزید یہ کہ لیبر کورٹس بلکہ تمام سپیشل کورٹس کے سٹاف کو ڈسٹرکٹ جوڈیشری کے برابر تمام مراعات دی جا رہی ہیں اور نہ ہی ان کا کوئی سروس سٹرکچر بنایا گیا ہے۔ صوبہ سندھ میں ڈسٹرکٹ جوڈیشری بشمول سپیشل کورٹس کے ملازمین کو معزز سندھ ہائی کورٹ کے برابر مراعات دی جا رہی ہیں مگر صوبہ پنجاب میں ان مسائل پر کبھی کسی نے نوٹس لیا ہے اور نہ ہی سٹاف کی کبھی کوئی ٹریننگ کا اہتمام کیا گیا ہے۔ ان وجوہات کی وجہ سے سٹاف کی کارکردگی بھی متاثر کن نہ ہے۔

جناب سپیکر! نمبر 4 پر ہے کہ لیبر کورٹ غیر موزوں جگہ پر ہے جو ڈسٹرکٹ کورٹس۔۔۔

جناب سپیکر: انہوں نے کوئی چیز چھپائی نہیں ہے تو وہ اچھی بات ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! صرف ایک پیرا رہ گیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: اگر یہ خراب ہے تو یہ سارا کچھ آپ کے زمانے میں ہو جانا چاہئے تھا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! مہربانی کریں "ہن زمانہ بھل جائیے کیونکہ نواں زمانہ اے، نواں پاکستان اے تے ریاست مدینہ اے جیہدے وچ کھڑے آں۔" لیبر کورٹ غیر موزوں جگہ پر ہے جو ڈسٹرکٹ کورٹس سے بہت فاصلے پر ہے۔ لیبر کورٹ کا اپنا کوئی کمپلیکس اور نہ ہی جج لیبر کورٹ کو designated residence دی گئی جس کے لئے ارباب اختیار کو بارہا خطوط لکھے گئے ہیں مگر آج تک کسی نے جواب دینے کی زحمت گوارانہ کی ہے۔ زیر دستخطی نے بھی اس بارے میں بے شمار لیٹر لکھے مگر افسوس۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! دیکھیں، میری بات سنیں کہ ابھی آپ نے خود کہا تھا کہ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ کہا تھا ناں؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! "تسی تے کھلے ای نہیں مان، تے جناب عنایت لک کھڑے ہو جان تے فیر تے ساڈی لئی ویسے ای۔۔۔"

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! اگلا سوال بھی آپ کا ہی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اس طرح کر لیتے ہیں کہ اس پر میں short کر لیتا ہوں۔ یہ بتایا جائے کہ صوبہ سندھ میں جو مراعات دی جاتی ہیں وہی مراعات صوبہ پنجاب میں کب تک لیبر کورٹس کے جج صاحبان کو دیں گے؟

جناب سپیکر: صوبہ سندھ کی مراعات سے متعلق انہیں کیا پتا؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اس میں لکھا ہوا ہے کہ انہیں معزز ہائی کورٹ کے جج کے برابر پیشل مراعات دی جاتی ہیں۔

جناب سپیکر: اچھا، چلیں۔ پارلیمانی سیکرٹری! آپ کے محکمہ کے سیکرٹری نہیں آئے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! سیکرٹری صاحب گیلری میں موجود ہیں اور اگر مجھے اجازت دے دیں تو میں پارلیمانی سیکرٹری کے قریب بیٹھ جاؤں۔ (قہقہہ)

(اس مرحلہ پر پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت

اپنی نشست چھوڑ کر وزیر قانون کی نشست کے پاس آگئے)

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! نہیں بلکہ وہ آپ کے پاس ہی آرہے ہیں اور آپ ان کے ساتھ ہی رہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری! مختصر بتادیں کہ سندھ کے لیبر کورٹ کے جج کے برابر مراعات دی جائیں گی یا دی جا رہی ہیں اور اگر نہیں دی جا رہی ہیں تو کب تک دے دیں گے؟

(اس مرحلہ پر اپوزیشن لیڈر جناب محمد حمزہ شہباز شریف ایوان میں داخل ہوئے تو معزز ممبران

حزب اختلاف کی طرف سے "دیکھو دیکھو کون آیا شیر آیا" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت (جناب شکیل شاہد): جناب سپیکر! ہم اس بارے میں اقدامات کر رہے ہیں اور انشاء اللہ بہت جلد یہ ساری مراعات ہم دے دیں گے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! چٹ لے لیں ناں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت (جناب شکیل شاہد): جناب سپیکر! بہت جلد یہ کر دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے بہت جلد ہو جائے گا۔ جناب محمد ارشد ملک! اب بس کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ایک ضمنی سوال کرنے دیں۔

جناب سپیکر: بس کریں ناں کیونکہ پہلے ہی تین ضمنی سوالات آپ نے پوچھ لئے ہیں اور آگے بھی آپ کا سوال آرہا ہے اس لئے اب آپ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال نمبر 1456 چودھری اختر علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1522 ملک محمد احمد خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 1575 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

تحصیل صادق آباد میں چالو انڈسٹریز اور لیبر لاز پر عملدرآمد سے متعلقہ تفصیلات

*1575: سید عثمان محمود: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل صادق آباد میں کون کون سی اور کتنی انڈسٹریز چل رہی ہیں؟

(ب) ان انڈسٹریز میں کتنی ایسی ہیں جو لیبر لاز پر عمل کر رہی ہیں اور کتنی عمل نہیں کر رہی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت (جناب شکیل شاہد):

(الف) تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خان میں فیکٹریز ایکٹ 1934 کے تحت رجسٹرڈ

انڈسٹریز کی تعداد 113 ہے جن کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی

ہے۔ سوشل سیکیورٹی آرڈیننس 1965 کے تحت رجسٹرڈ صنعتی و تجارتی اداروں کی تعداد

430 ہے جن کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تحصیل صادق آباد میں فیکٹریز ایکٹ 1934 کے تحت رجسٹرڈ 64 انڈسٹریز لیبر قوانین

پر عمل کر رہی ہیں جبکہ 49 انڈسٹریز کو لیبر قوانین کے نفاذ کے حوالے سے نوٹس جاری

کئے جا چکے ہیں جن کی تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ سوشل سیکیورٹی

آرڈیننس 1965 کے تحت رجسٹرڈ تمام صنعتی و تجارتی ادارے سوشل سیکیورٹی قوانین

پر عمل کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! اس House of August سے پنجاب ورکرز ویلفیئر ایکٹ 2019 پاس

ہوا اور Companies Profit (Workers Participation) Act پاس ہوا تھا جس میں یہ

طے کیا گیا تھا کہ due share جو five percent of the company's profit ہے وہ ورکرز

میں distribute کیا جائے گا اور جو اس سے رقم بچے گی وہ ورکرز ویلفیئر فنڈ میں دی جائے گی تو اس

حوالے سے میں پوچھنا چاہتا ہوں پارلیمانی سیکرٹری سے کہ اس ورکرز ویلفیئر فنڈ کی آج of as

now کیا پوزیشن ہے اور کیا یہ جو Law pass ہوا تھا وہ implementation میں آیا یا نہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت (جناب شکیل شاہد): جناب سپیکر! اس پر عملدرآمد ہو رہا ہے اور جو industries اس پر عمل نہیں کرتیں ان کے خلاف کارروائی بھی ہو رہی ہے اور انشاء اللہ ہم اس کو proper channelize کر لیں گے۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میرا سوال یہ تھا کہ ورکرز ویلفیئر فنڈ کی as of now کیا پوزیشن ہے اور اس میں کتنی رقم ابھی Ministry کے پاس جمع ہو چکی ہے اور اسے استعمال کس طرح کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت (جناب شکیل شاہد): جناب سپیکر! میں اس حوالے سے ڈیپارٹمنٹ سے تفصیل لے کر پھر ہی بتا سکتا ہوں کیونکہ اس وقت میرے پاس ریکارڈ نہیں ہے۔ (اس مرحلہ پر جناب سپیکر گیلری سے ایک چٹ پارلیمانی سیکرٹری تک پہنچائی گئی)

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! وہ ریکارڈ آگیا ہے۔ (قیقہ)

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت (جناب شکیل شاہد): جناب سپیکر! ریکارڈ ایسے نہیں آتا۔ یہ ابھی working میں ہے اور ابھی اس کا ریکارڈ ہمارے پاس نہیں ہے یا وقت دے دیں دوبارہ ہم تفصیل لے کر ایوان میں بتا دیں گے۔

جناب سپیکر: سید عثمان محمود! ویسے یہ fresh question بنتا ہے کیونکہ اس میں مشکل ہوتا ہے کہ وہ ایک ضلع یا ایک جگہ کا بتا دیں اس لئے آپ نیا سوال کر لیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میں پارلیمانی سیکرٹری کے جواب سے بالکل مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 1597 محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عائشہ اقبال کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 1714 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں لیبر انسپکٹرز کی تعداد اور لیبر ایکٹ

کی خلاف ورزی کے ذمہ داران کو سزا دینے سے متعلقہ تفصیلات

*1714: محترمہ عائشہ اقبال: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
(الف) صوبہ بھر میں کل کتنے لیبر انسپکٹرز، چائلڈ لیبر کی روک تھام کی نگرانی کے لئے تعینات ہیں؟

(ب) چائلڈ لیبر کے تحت سال 2018 کے دوران کتنے واقعات رجسٹرڈ ہوئے؟

(ج) چائلڈ لیبر ایکٹ کی خلاف ورزی کے ذمہ داران افراد اور ملازمین کو کیا سزا ملی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت (جناب شکیل شاہد):

(الف) صوبہ بھر میں چائلڈ لیبر کی روک تھام کی نگرانی کے لئے 85 افسران کو بطور انسپکٹرز تعینات کیا ہے۔ چند سال قبل محکمہ لیبر کی کاوشوں کے نتیجے میں ایک نیا قانون برائے تدارک چائلڈ لیبر پنجاب اسمبلی سے پاس ہوا جو کہ The Punjab Restriction on Employment of Children Act, 2016 کے نام سے موسوم ہے۔ قانون مذکورہ کے تحت پندرہ سال سے کم عمر کے تمام افراد چائلڈ یعنی بچے کی تعریف میں آتے ہیں اور ان سے کسی بھی نوعیت کا کام لینا یا ملازمت پر رکھنا قابل سزا جرم ہے۔ اس تناظر میں محکمہ لیبر کا فیلڈ سٹاف اور انسپکٹران اپنے دائرہ اختیار میں آنے والے ادارہ جات کا باقاعدہ معائنہ کرتے ہیں اور اگر چائلڈ لیبر کا کوئی بھی کیس منظر عام پر آئے تو آجریا مالک کے خلاف فوری طور متعلقہ تھانہ میں رپورٹ درج کروادی جاتی ہے اور ضروری قانونی کارروائی فی الفور عمل میں لائی جاتی ہے۔ ان مقاصد کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے قانون ہذا کے تحت محکمہ لیبر کے درج ذیل افسران کو انسپکٹر نوٹیفائی کیا گیا ہے جو کہ اپنے اپنے دائرہ کار میں معائنہ جات کے ذمہ دار ہیں:

عہدہ انسپٹر	:	تعداد
اسسٹنٹ ڈائریکٹر	:	54
ڈپٹی ڈائریکٹر	:	16
ڈائریکٹر لیبر	:	15
کل تعداد	:	85

(ب) اس حوالے سے تفصیلی وضاحت اور محکمہ کارروائی کاریکارڈ برائے سال 2018 درج ذیل ہے:

تعداد معائنہ جات:	15204
دوران معائنہ جات بچوں کی تعداد	331
تعداد ایف آئی آر	296
تعداد گرفتار شدگان	167

(ج) سوال مذکورہ کا تفصیلی جواب اوپر دیا جا چکا ہے۔ تاہم یہاں یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ محکمہ لیبر کے ایسے ملازمین جن کے خلاف ڈیوٹی سے غفلت کی شکایات اور دستاویزی ثبوت موجود ہوں کے خلاف انضباطی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے لیکن سال 2018 کے دوران ایسی کوئی غفلت رپورٹ نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ میرے علاقے کی منڈی میں لا تعداد بچے کام کرتے ہیں تو میں اس حوالے سے کس طرح اور کہاں شکایت کر سکتی ہوں؟
جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! چائلڈ لیبر کے حوالے سے کس طرح شکایت کر سکتی ہیں؟ یہی پوچھا ہے۔ ناں!

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! جی، کیونکہ بہت سے بچے اس منڈی میں کام کر رہے ہیں۔
جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری! محترمہ پوچھ رہی ہیں کہ ان کے علاقے میں اگر کسی نے رپورٹ کرنی ہو تو چائلڈ لیبر کے حوالے سے وہ کہاں رپورٹ کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت (جناب شکیل شاہد): جناب سپیکر! وہاں پر ہمارے ڈائریکٹر لیبر تعینات ہیں اس کے علاوہ ہم ڈپٹی کمشنر صاحب کو بھی convey کرتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! وہاں پر انسپکٹر نہیں ہوتے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت (جناب شکیل شاہد): جناب سپیکر! لیبر ڈائریکٹوریٹ اتھارٹی انسپکٹروں کو بھی بھیجتی ہے اور باقی عملہ بھی کارروائی کرتا ہے۔ ہم پوری کوشش کرتے ہیں کہ چائلڈ لیبر۔۔۔

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر گیلری سے ایک چٹ پارلیمانی سیکرٹری کے پاس بھجوائی گئی)

جناب سپیکر: کوئی بات نہیں پھر کیا ہوا، کیا اس میں کوئی بڑی بات ہے اگر کوئی چٹ آگئی ہے؟ آپ اس سے نہ گھبرائیں کہ آپ کو ابھی انفارمیشن آئی ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ سوال کا مقصد بھی یہی ہوتا ہے کہ ہم ہاؤس کو زیادہ سے زیادہ چیزیں بتائیں تاکہ وہ معزز ممبران کے knowledge میں آجائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت (جناب شکیل شاہد): جناب سپیکر! ہم نے labour portal بنا دیا ہوا ہے اس پر بھی شکایت درج کرائی جاسکتی ہے اس کے علاوہ لیبر ڈیپارٹمنٹ کا جتنا بھی عملہ ہے وہ سارا کام کرتا ہے اور ہم کوشش کرتے ہیں کہ چائلڈ لیبر کا مکمل خاتمہ ہو۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کچھ لوگ جھوٹی والے دن اپنے بچوں کو ساتھ لے آتے ہیں اس کے لئے بھی ہم علیحدہ سے ان کے خلاف کارروائی کرتے ہیں۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میری درخواست ہے کہ ملتان روڈ پر جو فروٹ منڈی ہے وہاں پر کم از کم پچیس، تیس بچے چائلڈ لیبر کر رہے ہیں لہذا وہاں ایک وزٹ کروادیا جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! محترمہ فرما رہی ہیں کہ جو فروٹ منڈی ہے وہاں چھوٹے چھوٹے بچے چائلڈ لیبر کے طور پر کام کر رہے ہیں آپ ان کے ساتھ اپنے سٹاف کا وزٹ کروادیں۔ آپ کا ڈائریکٹر ہماری ایم پی اے جنہوں نے سوال کیا ہے ان سے رابطہ کر لے اور ان کے ساتھ وہاں جا کر وزٹ کر آئے۔ اگلا سوال نمبر 1774 جناب محمد ایوب خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 1850 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صنعتی کارکنان کو ناگہانی حادثہ کی صورت میں حاصل ہونے سے متعلق تفصیلات

* 1850: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) محکمہ محنت کے ذیلی ادارہ سوشل سیورٹی سے رجسٹرڈ کارکن کو حادثہ پیش آنے، اموات واقع ہوا اور اپانج ہونے پر محکمہ ایسے کارکنوں کے لئے کیا package دیتا ہے کیا ان کی فیملی کی کفالت کرتا ہے ان سہولیات کی تفصیل بیان فرمائیں؟
- (ب) سال 17-2016 اور سال 18-2017 میں ایسے کارکنوں کی تفصیل بیان فرمائیں جن کو کوئی حادثہ پیش آیا ہو ان کی کفالت کس طریق کار سے کی گئی ہے ضلع وار تفصیل سے آگاہ کریں مزید ایسے کارکن جن کے بچے اور بچیوں کی شادی اور تعلیمی معاملات ہوتے ہیں محکمہ ان کے لئے کیا خدمات فراہم کرتا ہے؟
- (ج) کیا محکمہ ایسے کارکنوں کو مزید سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت (جناب شکیل شاہد):

- (الف) جی، ہاں! محکمہ سوشل سیورٹی کی طرف سے تمام رجسٹرڈ مزدوروں، کارکنان اور ان کے اہل خانہ کو حادثہ پیش آنے، اموات واقع ہونے اور اپانج ہو جانے کی صورت میں تمام تر بنیادی طبی و مالی سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں۔ ادارہ ہذا کی طرف سے متعلقہ کارکنان اور ان کی فیملی کو دی جانے والی سہولیات درج ذیل ہیں۔

- دوران کار کسی حادثہ میں زخمی ہونے کی صورت میں تحفظ یافتہ کارکنان کو 20 تا 25 فیصد معذوری کی شرح تک یکمشت گریجوئی کی ادائیگی کی جاتی ہے۔
- 20 فیصد سے زائد معذوری ہو تو مخصوص شرح سے معذوری کی پنشن کی ادائیگی کی جاتی ہے۔

- معذوری کی شرح 66 فیصد سے زائد ہونے پر اجرت کے سو فیصد مساوی پنشن کی ادائیگی کی جاتی ہے۔
- دوران کار کسی حادثہ میں زخمی ہو کر انتقال کر جانے کی صورت میں اجرت کے سو فیصد مساوی پنشن کی پسماندگان کو ادائیگی کی جاتی ہے نیز بیوی بچوں کی عدم موجودگی کی صورت میں مرحوم کارکنان کے ماں باپ، یا بہن، بھائیوں کو پسماندگان پنشن کی ادائیگی ماہانہ بنیاد پر کی جاتی ہے۔
- تحفظ یافتہ کارکنان کے انتقال کی صورت میں اجرت، تنخواہ کے برابر اور لواحقین کے انتقال کی صورت میں چھ ماہ تک پنشن کے لئے -/5000 روپے کی ادائیگی کی جاتی ہے۔
- خاتون کارکن کے بیوہ ہونے کی صورت میں چار ماہ تک تنخواہ، اجرت سو فیصد کی شرح سے ادائیگی کی جاتی ہے۔
- پنشن یافتہ کارکنان اور ان کے زیر کفالت لواحقین اور مرحوم کارکنان کے پسماندگان کو بلا معاوضہ ساری زندگی عملی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔

(ب) سال 2016-17 اور 2017-18 کے دوران جن تحفظ یافتہ کارکنان کو کسی حادثہ کا سامنا کرنا پڑا۔ ادارہ ہذا کے مروجہ قوانین کے مطابق متعلقہ تمام تحفظ یافتہ کارکنان اور ان کے لواحقین کو تمام تر بنیادی طبی و مالی سہولیات فراہم کی گئی۔ ان تحفظ یافتہ کارکنان کی ضلع وار تفصیل ضمیمہ (الف) برائے ملاحظہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

مزید برآں ان کارکنان کے بچے اور بچیوں کی شادی اور تعلیمی معاملات ادارہ پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کے سپرد ہیں۔ ورکرز اور ان کے بچوں کی مفت تعلیم کے لئے ورکرز ویلفیئر سکول قائم کئے گئے ہیں جن میں مفت درسی کتابیں اور سٹیشنری کے علاوہ مفت یونیفارم اور ٹرانسپورٹ مہیا کی گئی ہیں۔ اعلیٰ تعلیم کے لئے ٹیلنٹ سکالرشپ بھی مہیا کیا جاتا ہے۔ ورکرز کی ہر بچی کی شادی پر مبلغ ایک لاکھ روپے میرج گرانٹ فراہم کی جاتی ہے اور ورکر کی وفات پر ان کے لواحقین کو مبلغ 5 لاکھ روپے ڈیٹھ گرانٹ دی جاتی ہے۔ ورکرز کی رہائش کے لئے لیبر کالونیاں بھی قائم کی گئی ہیں۔

(ج) ادارہ پنجاب سوشل سیکیورٹی اپنے مروجہ قوانین اور بجٹ کے مطابق متعلقہ تحفظ یافتہ کارکنان کو بہترین طبی و مالی سہولیات فراہم کر رہا ہے مزید برآں حقائق کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ان سہولیات میں وقتاً فوقتاً اضافہ کرتا رہتا ہے۔

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! ایک رپورٹ lay ہونی ہے اس کے بعد میں آپ کو floor دیتا ہوں۔ محترمہ آسیہ امجد مجلس قائمہ برائے ہائر ایجوکیشن کی رپورٹ پیش کرنا چاہتی ہیں وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون یونیورسٹی آف نارٹھ پنجاب، چکوال 2019

کے بارے میں رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

محترمہ آسیہ امجد: جناب سپیکر! میں

"The University of North Punjab, Chakwal Bill 2019

(Bill No.40 of 2019)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہائر ایجوکیشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتی ہوں۔"

(رپورٹ پیش ہوئی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(--- جاری)

جناب سپیکر: جی، جناب محمد ارشد ملک! آپ کا کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جزی (ب) میں پوچھا گیا تھا کہ سال 17-2016 اور سال 18-2017 میں ایسے کارکنوں کی تفصیل بیان فرمائیں جن کو کوئی حادثہ پیش آیا ہو ان کی کفالت کس طریق کار سے کی گئی، ضلع وار تفصیل سے آگاہ کریں، مزید ایسے کارکن جن کے بچے اور بچیوں کی شادی اور تعلیمی معاملات ہوتے ہیں محکمہ نے ان کے لئے کیا خدمات فراہم کی ہیں؟ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس کا کیا جواب ہے اور انہوں نے کیا خدمات فراہم کی ہیں؟

جناب سپیکر: انہوں نے اس کا جواب دے دیا ہے مگر آپ کو اس میں کیا اعتراض ہے؟
 جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جو انہوں نے جواب دیا ہے اس کا annexure ساتھ ہے اس کو پڑھ لیں۔

جناب سپیکر: میں نے annexure کھولا ہوا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ضمیمہ (الف) میں انہوں نے اضلاع لکھے ہیں لیکن اس میں یہ واضح نہیں ہے کہ یہ کیس کیا ہے، کیا یہ فوت شدہ کا کیس ہے، اپناج کا کیس ہے یا میرج گرانٹ کا کیس ہے؟

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! ایک ایک شخص کا بتانا تو مشکل ہوتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں دوبارہ عرض کر دیتا ہوں۔ میں نے سوال پڑھا ہی اس لئے ہے اور اس دفعہ میں نے یہ نہیں کہا کہ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں اپنے سوال کو دوبارہ پڑھ دیتا ہوں۔ جز (ب) میں پوچھا گیا ہے کہ اس سال 16-17 اور سال 18-2017 میں ایسے کارکنوں کی تفصیل بیان فرمائیں جن کو کوئی حادثہ پیش آیا ہو۔ ان کی کفالت کس طریق کار سے کی گئی ہے، ضلع وار تفصیل سے آگاہ کریں، مزید ایسے کارکن جن کے بچوں اور بچیوں کی شادی ہے اور تعلیمی معاملات ہوتے ہیں محکمہ ان کے لئے کیا خدمات فراہم کرتا ہے؟

جناب سپیکر! میں نے یہ سوال پوچھا ہے اور اس کا کوئی جواب ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ کے پاس ضمیمہ (الف) ہے اس میں سارے اضلاع کی تفصیل اور تعداد لکھی ہوئی ہے۔ راولپنڈی، اٹک، چکوال، ساہیوال، بہاولپور، فیصل آباد، چنیوٹ سب لکھے ہوئے ہیں۔ یہ آپ کے پاس ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ پارلیمانی سیکرٹری سے جواب لے دیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری نے کیا کرنا ہے آپ کے پاس annexure موجود ہے اس میں سے دیکھ لیں۔ آپ نے ضلع وار تفصیل مانگی تھی اور اس میں ضلع وار تفصیل ہے۔ 17-2016 کے راولپنڈی میں 20 اور 18-2017 میں 9 ہے۔ اٹک کی تعداد 14 لکھی ہوئی ہے اور آگے 8 لکھی ہوئی ہے۔ آپ یہ بتائیں کہ کون سے ضلع کی missing ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! کوئی ضلع miss نہیں ہے انہوں نے پنجاب کے سارے اضلاع لکھ دیئے ہیں۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میں نے جو پوچھا تھا اس کا جواب نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں نے یہ پوچھا تھا کہ 17-2016 اور 18-2017 میں کن کن اضلاع میں کون کون سے کیس ہیں؟ انہوں نے اضلاع لکھ دیئے لیکن ان میں کون کون سے کیس ہیں یہ نہیں لکھا۔ یہ کیا میرج گرانٹ ہے، حادثہ ہے، موت ہوئی ہے یا کوئی اپانج ہوا ہے یہ کیا معاملہ ہے؟ پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت (جناب شکیل شاہد): جناب سپیکر! یہ صرف حادثہ کی تفصیل ہے میرج گرانٹ کی تفصیل نہیں ہے۔ اگر یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ کون سا حادثہ ہوا ہے؟ یہ ہم بعد میں ایک ایک collect کر کے بتا سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! اتنا تو پتا نہیں چل سکتا اور 36 اضلاع کا وہ بتا بھی نہیں سکتے۔ آپ اپنا سوال پڑھیں اس میں آپ نے صرف حادثے کا پوچھا ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری! اس میں بچے اور بچیوں کی شادی اور تعلیمی معاملات کے بارے میں کوئی انفارمیشن ہے کہ تعلیمی معاملات اور شادیوں پر کتنا خرچ ہوا، کیا اس کا ٹوٹل ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت (جناب شکیل شاہد): جناب سپیکر! اس کا ٹوٹل نہیں ہے اس میں صرف یہ لکھا ہے کہ ہر بچی کی شادی پر مبلغ ایک لاکھ روپے میرج گرانٹ فراہم کی جاتی ہے اور ورکر کی وفات پر ان کے لواحقین کو مبلغ 5 لاکھ روپے تک ڈیٹھ گرانٹ دی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، بس ٹھیک ہے اس کا جواب آگیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں اب آپ کے ضلع کی طرف آتا ہوں اور میں آپ کے ضلع سے شروع کر لیتا ہوں۔ آپ کا ضلع اور سیالکوٹ ضلع انڈسٹریل زون ہے۔ آپ دیکھیں کہ گجرات میں زیرو ہے، نارووال زیرو ہے، سیالکوٹ زیرو ہے اور ساہیوال میں ایک ہے۔ یہ محکمہ نے جواب ہی غلط دیا ہے۔ جو میں نے پوچھا ہے محکمہ نے اس کے مطابق جواب نہیں دیا ہے۔

جناب سپیکر: قابل احترام محمد ارشد ملک! میری بات سنیں کہ کیا 17-2016 میں کوئی گجرات کو پوچھتا تھا اسے کوئی پیسے دیتے تھے؟ پھر وہاں زیرو ہی ہونا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ہم نے اُس وقت پیسے لٹائے ہیں آپ 17-2016 کا ریکارڈ نکلوالیں ہم نے کارکنوں کو بے پناہ پیسے دیئے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ نے گجرات کا تو صحیح پڑھ دیا ہے کہ وہاں زیرو ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ساہیوال میں ایک ہے، پاکپتن زیرو ہے۔

جناب سپیکر: جی، تو زیرو ہو گا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! یہ کوئی جواب کے لئے نہیں کیا، یہ آپ کی وجہ سے نہیں ہوا۔ ڈیپارٹمنٹ نے اس میں غلط deliberate کیا ہے اس میں سوال کا جواب غلط دیا۔ آپ مہربانی فرمائیں کہ اس کو کمیٹی کے سپرد کر دیں۔ میں وہاں پر ریکارڈ دیتا ہوں، اصل میں ہوتا یہ ہے کہ۔۔۔ جناب سپیکر: آپ میری بات سنیں۔ آپ نے ایک سوال میں اتنی زیادہ چیزیں پوچھی ہیں کہ اس میں کئی چیزوں کا واقعی فوری جواب ہو بھی نہیں سکتا۔ اگر آپ specific رہے ہیں تو اس کا جواب آگیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں حکم مانتا ہوں، میرے سوال کی یہاں اسمبلی آفس میں تاریخ وصولی 6 مارچ 2019 کو ہوئی، اس کی ترسیل 3 جون 2019 کو ہوئی اور ڈیپارٹمنٹ نے یکم جولائی 2019 کو جواب دیا ہے۔

جناب سپیکر! میرا اس میں کیا ہے، میں نے تو اس میں کوئی جلدی نہیں کی۔ آج 24- دسمبر ہے یہ محکمے نے بالکل غلط جواب دیا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ سے ادب سے گزارش کرتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر! آپ میری بات سنیں جس چیز کا جواب نہیں آیا آپ وہ مختصر بتادیں وہ آپ کو بعد میں جواب دے دیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے سوال۔۔۔

جناب سپیکر! وہ آپ کو جواب دے دیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! وہ جواب تو ہے ہی ہے۔ میری آپ سے humble submission ہے۔ آج آپ اچھے موڈ میں بیٹھے ہیں یہ صوبہ پنجاب کے ورکر کا معاملہ ہے اس میں گجرات اور ساہیوال بھی شامل ہے۔

جناب سپیکر! آپ اس کو کمیٹی کے سپرد کریں میں آپ کو سارے proof دوں گا کہ وہ ورکر جن کی درخواستیں entertain ہی نہیں ہوئیں۔ بے چارے کی موت واقع ہوئی اور حادثات ہوئے تو کیا آپ سوچ سکتے ہیں کہ پورے سال میں ایک واقعہ ہوا؟

جناب سپیکر: جی، انہوں نے پیسے دیئے ہیں۔ اگر آپ ٹوٹل کا پوچھیں گے تو وہ ٹوٹل کا بتادیں گے لیکن ابھی ان کے پاس detail نہیں ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! انہوں نے میرے مطابق detail نہیں دی جو میں نے سوال کیا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں! وہ ٹھیک ہے۔ آپ سوال دے دیں وہ detail دے دیں گے کیونکہ سوال صرف ایک حادثے کا تھا۔ اس حوالے سے انہوں نے جواب دیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! نہیں، میں نے آگے شادی گرانٹ کا بھی پوچھا ہے۔ آپ مہربانی کریں یہ میرا سوال کمیٹی کے سپرد کریں۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ سوال کمیٹی کے سپرد کرنے والا نہیں ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اس میں گجرات بھی ہے، ساہیوال بھی ہے اور پاکپتن بھی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: یہ سوال کمیٹی کے سپرد کرنے والا نہیں ہے۔ اگر کمیٹی کے سپرد کرنے والا سوال ہو گا تو ہو جائے گا لیکن یہ نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت (جناب شکیل شاہد): جناب سپیکر! یہ غلط کہہ رہے ہیں جتنے بھی جوابات ہیں ہم نے ان کو update کر کے دیئے ہیں۔ اگر انہوں نے شور مچانا ہے تو ہم ان کو کچھ نہیں کہہ سکتے یہ ہمارے بھائی ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اگر سوال کمیٹی کے سپرد نہیں کرنا تو پھر نیب کے سپرد ہی کر دیں کیونکہ ہم پہلے ہی نیب کے سپرد ہیں۔

جناب سپیکر: آپ اس میں دو تین چیزیں پوچھ لیں وہ میں ان سے جواب لے لیتا ہوں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ یہ مہربانی فرمائیں۔ آپ اس سوال کو pending فرما دیں یہ بھی آپ کی میرے لئے مہربانی ہوگی۔

جناب سپیکر: لیکن آپ پھر specific بتائیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں بالکل دوں گا۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ ابھی بتادیں۔ آپ specific ایک دو چیزیں بتادیں اور میں اس سوال کا صرف اتنا حصہ pending کر لوں گا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ صرف اتنا حصہ pending کر دیں۔ آپ سوال کا صرف جز (ب) pending فرمادیں۔

جناب سپیکر: آپ نے اس میں کیا پوچھنا ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کو بتاتا ہوں۔ میں دوبارہ سوال کر لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ نے جز (ب) میں اور کیا چیز پوچھنی ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں بتا دیتا ہوں۔ میں نے جزی (ب) پوچھا ہے کہ سال 17-2016 اور سال 18-2017 میں ایسے کارکنوں کی تفصیل بیان فرمائیں جن کو کوئی حادثہ پیش آیا ہو، ان کی کفالت کس طریق کار سے کی گئی ہے ضلع وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ آپ جو کہہ رہے ہیں انہوں نے سارا کچھ لکھ لیا ہے اور وہ ریکارڈ بھی ہو رہا ہے تو آپ کو اس کا جواب آجائے گا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! انہوں نے کفالت کا تو بتایا نہیں ہے کہ انہوں نے کتنے پیسے دیئے ہیں انہوں نے صرف تعداد بتائی ہے۔ یہ ایک ہے "zero" یہ ہے یا نہیں ہے۔ اس میں انہوں نے کفالت کا تو بتایا نہیں کہ کون سا حادثہ ہوا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ amount کا پوچھ رہے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! وہ پوری detail بتا دیں گے کہ کیا کیا کفالت کی گئی ہے؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! آپ کے پاس amount کی detail ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت (جناب شکیل شاہد): جناب سپیکر! ہم نے 17-2016 میں ایک کروڑ 73 لاکھ 70 ہزار روپے اور 18-2017 میں 55 کروڑ 68 لاکھ 70 ہزار روپے ادا کئے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ کہتے ہیں کہ پیسے نہیں دیئے۔ ہم نے تو کروڑوں روپے بانٹے ہیں ہم نے 18-2017 میں 55 کروڑ روپے دیئے ہیں لیکن آپ کہہ رہے ہیں کہ پیسے نہیں دیئے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ گجرات کو نہیں دیئے۔ اگلا سوال محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 1868 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور میں محکمہ لیبر کے ہسپتال اور ڈسپنسریوں سے متعلقہ تفصیلات
 *1868: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ضلع لاہور میں محکمہ لیبر کے کتنے ہسپتال اور ڈسپنسریاں ہیں؟
 (ب) یہ ہسپتال اور ڈسپنسریاں کہاں کہاں واقع ہیں؟
 (ج) ان میں موجود ڈاکٹروں اور دیگر سٹاف کی تعداد کتنی ہے؟
 (د) مالی سال 2018-19 میں ان کے لئے کتنے فنڈ مختص کئے گئے تھے اور مذکورہ مالی سال میں اب تک کتنے مریض ان ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں سے مستفید ہوئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت (جناب شکیل شاہد):

- (الف) ضلع لاہور میں محکمہ لیبر کے زیر انتظام چار ہسپتال اور 25 ڈسپنسریاں ہیں۔
 (ب) ہسپتالوں کے نام اور ایڈریس درج ذیل ہیں:

- 1 سوشل سکیورٹی ہسپتال، ملتان روڈ لاہور
 - 2 رحمت اللعالمین پوسٹ گریجویٹ انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی، ملتان روڈ لاہور
 - 3 میٹر نی اینڈ چائلڈ ہیلتھ کیئر سنٹر سوشل سکیورٹی ہسپتال کوٹ لکھپت فیروز پور روڈ، لاہور
 - 4 سوشل سکیورٹی ہسپتال، شاہدرہ
- ڈسپنسریوں کے نام اور ایڈریس درج ذیل ہیں:

نام ڈسپنسری	پتا
1- سوشل سکیورٹی ڈسپنسری گلبرگ	II-A-212 گلبرگ 03 کروماکٹ روڈ لاہور
2- سوشل سکیورٹی ڈسپنسری کمالوالہ	مین پیکو روڈ لاہور
3- سوشل سکیورٹی ڈسپنسری ہیکبز	والٹن روڈ ہیکبز ٹیکسٹائل لاہور
4- سوشل سکیورٹی ڈسپنسری نیشنل کالونی	فیروز پور روڈ نزدیک پولیس سٹیشن مین بازار نیشنل کالونی لاہور
5- سوشل سکیورٹی ڈسپنسری مصطفیٰ آباد	محکمہ چھدریاں فیروز پور روڈ مصطفیٰ آباد قصور
6- سوشل سکیورٹی ڈسپنسری ویر پولائن	03 کلومیٹر کاناکا چھاروڈ نزدیک ویر پولائن ٹیکسٹائل لاہور
7- سوشل سکیورٹی ڈسپنسری نشاط طر	نزدیک نشاط طر 17 کلومیٹر فیروز پور روڈ روہی نالہ
8- سوشل سکیورٹی ڈسپنسری داروغہ والہ	طفیل سٹریٹ کالج سٹاپ نزدیک سی این جی سٹیشن لاہور

- 9- سوشل سکیورٹی ڈسپنری حبیب اللہ روڈ 72 علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو لاہور
- 10- سوشل سکیورٹی ڈسپنری لوئر مال 25-C لاہور
- 11- سوشل سکیورٹی ڈسپنری خمیر بلاک فلیٹ A/136 دلفیئر پورڈ کالونی خمیر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
- 12- سوشل سکیورٹی ڈسپنری لیرک H-2/B گلی نمبر 45 شریف پارک ملتان روڈ لاہور
- 13- سوشل سکیورٹی ڈسپنری ہنجر وال H-223/A اسلام پارک اعظم گارڈن ملتان روڈ لاہور
- 14- سوشل سکیورٹی ڈسپنری مسلم ٹاؤن ان سائڈ پنجاب کالج مسلم ٹاؤن لاہور
- 15- سوشل سکیورٹی ڈسپنری میڈیکل سنٹر ٹاؤن شپ S-111 نزدیک الفتح چوک کوٹ لکھپت لاہور
- 16- سوشل سکیورٹی ڈسپنری میڈیکل سنٹر باٹاپور گیٹ نمبر 3- ہائیکلیئر پاکستان
- 17- سوشل سکیورٹی ڈسپنری میڈیکل سنٹر بادامی باغ H-13 گلی نمبر 1 حبیب منج بادامی باغ لاہور
- 18- سوشل سکیورٹی ڈسپنری میڈیکل سنٹر بیل R بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور
- 19- سوشل سکیورٹی ڈسپنری میڈیکل سنٹر قصور کیمپن نیم حیات روڈ نزد کنکوڑیا کالج قصور
- 20- سوشل سکیورٹی ڈسپنری ایمر جنسی سنٹر بیلے شاہ پیچر مل کوٹ رادھا کشن روڈ قصور
- 21- سوشل سکیورٹی ڈسپنری ایمر جنسی سنٹر DPS H بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور
- 22- سوشل سکیورٹی ڈسپنری مٹی ہسپتال، ڈیفنس روڈ 1- کلومیٹر بھوبتیاں چوک، لیر کالونی ڈیفنس روڈ لاہور
- 23- سوشل سکیورٹی ڈسپنری، کاجرہ 17- کلومیٹر ملتان روڈ لاہور
- 24- سوشل سکیورٹی ڈسپنری، مراکہ 26- کلومیٹر ملتان روڈ لاہور
- 25- سوشل سکیورٹی ڈسپنری، شاہدرہ 65- جی ٹی روڈ، شاہدرہ

(ج) ہسپتالوں میں موجود ڈاکٹروں کی تعداد 321 اور دیگر سٹاف کی تعداد 1302 ہے۔

ڈسپنریوں میں موجود ڈاکٹروں کی تعداد 64 اور دیگر سٹاف کی تعداد 178 ہے۔

(د) مالی سال 2018-19 میں ہسپتالوں کے لئے - / 1,00,28,25,500 روپے اور مذکورہ

مالی سال میں اب تک ان ہسپتالوں سے 11,22,177 مریض مستفید ہوئے ہیں۔ مالی

سال 2018-19 میں ڈسپنریوں کے لئے - / 27,48,41,394 روپے اور مذکورہ مالی

سال میں اب تک ان ڈسپنریوں سے 9,80,676 مریض مستفید ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز (ب) کے جواب سے متعلقہ ہے۔ محکمہ نے تحریر کیا ہے کہ ضلع لاہور میں محکمہ لیبر کے زیر انتظام چار ہسپتال اور 25 ڈسپنسریاں ہیں اور ان کے ایڈریس بھی دیئے گئے ہیں تو میرا ضمنی سوال ہے کہ ان 25 ڈسپنسریوں میں کتنی ڈسپنسریاں functional ہیں اور یہ کتنے گھنٹے کھلی رہتی ہیں؟

جناب سپیکر: آپ کے اس سوال کا جواب آگے ہے۔ اس میں ڈسپنسریوں کے نام اور ایڈریس لکھے ہوئے ہیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! میں نے پوچھنا ہے کہ functional کتنی ہیں اور کتنے گھنٹے کھلی رہتی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت (جناب شکیل شاہد): جناب سپیکر! یہ ساری ڈسپنسریاں functional ہیں جو گورنمنٹ کی timing کے مطابق کھلی رہتی ہیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! وہ میرے علم نہیں ہے وہ timing بھی ذرا بتادیں کہ کتنے گھنٹے کھلی رہتی ہیں یہ تو ان کو پتا ہوگا؟

جناب سپیکر: جی، کیا فرمایا؟

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! میں timing کا پوچھ رہی ہوں کہ ڈسپنسریاں کتنے گھنٹے کھلی رہتی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت (جناب شکیل شاہد): جناب سپیکر! یہ صبح 8:00 بجے سے دوپہر 2:00 بجے تک کھلی رہتی ہیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! اگر 2:00 بجے کے بعد کوئی مریض کو ایمر جنسی ہو جائے تو وہ کیا کرے گا؟

جناب سپیکر: وہ پھر 1122 کی امداد لے گا۔ (تہقہ)

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! یہ مجھے کا جواب بالکل satisfactory نہیں ہے۔
جناب سپیکر! میں آپ کو بتا رہی ہوں کہ یہ ساری چیزیں صرف پیپر زمیں ہیں۔ بالکل یہ
functional نہیں ہیں۔ آپ ایک کمیٹی بنائیں اور visit کریں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، سارے کمیٹیاں بنالو۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! یہ بالکل غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں۔
جناب سپیکر: وہ آپ کو سچی بات بتا رہے ہیں کہ 2:00 بجے ڈسپنسریاں بند ہو جاتی ہیں۔
محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! اگر 2:00 بجے کے بعد پھر کوئی ایمر جنسی patient آجائے
تو پھر کیا ہوتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت (جناب کشیل شاہد): جناب سپیکر! ہمارے سوشل سیورٹی کے
ہسپتال ہیں اور جو لیبر ہے اس کو پتا ہے جس کا کارڈ بنا ہے وہ 24 گھنٹے کھلے رہتے ہیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! جب بیماری آتی ہے یہ تو نہیں پوچھ کر آتی۔۔۔
جناب سپیکر: اچھا میری بات سنو! ٹھہر جاؤ، ہسپتال آگئے ہیں وہ 24 گھنٹے کھلے رہتے ہیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! یہ بالکل سچ پر مبنی نہیں ہے۔ آپ اس کا visit کر لیں۔
آپ انہی کے لوگوں سے visit کر لیں۔ آپ ہمیں ناں بیچ میں ڈالیں انہی کے لوگوں سے visit
کر لیں۔ بالکل یہ functional کی غلط بات کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ بات سنیں۔ آپ اس طرح کریں آپ اس میں سے کوئی دو تین بتادیں تو یہ
visit کر لیں گے۔ اب سارے visit نہیں ہو سکتے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: آپ نے visit کرنا ہے؟

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، پہلے ایک بات ختم ہو جائے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میں متعلقہ بات کرنے لگا ہوں ذرا آپ کو بات کرنے میں آسانی رہے گی جو محترمہ رابعہ نسیم فاروقی بات کرنا چاہ رہی ہیں۔

جناب سپیکر: پھر یہ تو بات ختم ہو گئی۔ پھر ان کا سوال ختم ہو گیا۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! نہیں، یہی بات ہے۔ گزارش یہ ہے کہ یہاں پر پارلیمانی سیکرٹری کو جو پرچی آئی ہے وہ ٹھیک نہیں آئی۔ اس میں دو کے قریب ڈپنسیاں میرے حلقے کے اندر ہیں جن کا ٹائم 2:00 بجے کا نہیں ہے کیونکہ اوور ٹائم بھی کرتے ہیں تو وہاں پر 6:00 سے 7:00 بجے تک ان کی ڈپنسیاں کھلی رہتی ہیں۔

جناب سپیکر! اب اگلی بات یہ ہے کہ یہ جتنی تعداد دی گئی ہے ہم نے پہلے بھی request کی تھی کہ جن فیکٹریوں کے اندر یہ ڈپنسیاں ہیں وہاں پر لیبر اوور ٹائم لگاتی ہے رات 12:00 بجے تک کام کرتے ہیں تو جن جگہوں پر انہوں نے ہماری گزارش کے بعد کوئی 8 سے 9 منیٹ پہلے یہ بات ہوئی تھی صرف packages کے اندر ٹائم بڑھایا گیا ہے باقی جتنی ہیں جن میں والٹن والی فیکٹری ہے فیروز پور روڈ ہے کاہنہ اور نشتر ہے یہ 2:00 بجے تک اس لئے کھلی رہتی ہیں کیونکہ لیبر کا ٹائم 2:00 سے 4:00 بجے تک ہوتا ہے اور وہ ختم ہو جاتا ہے لیکن وہ لیبر جو اوور ٹائم کرتی ہے یہ اس کے لئے کھلی نہیں رہتی۔

جناب سپیکر! اس سوال کا مقصد بھی یہی ہے اور آپ سے گزارش بھی یہی ہے کہ آپ اپنے سٹاف کو کہیں کہ وہاں پر ہزاروں کی تعداد میں لیبر کام کرتی ہے ان ڈپنسیوں کا ٹائم بڑھایا جائے۔

جناب سپیکر: اچھا ٹھیک ہے آپ کا پوائنٹ valid ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت (جناب شکیل شاہد): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں! آپ ایک منٹ بیٹھ جائیں۔ میری بات سن لیں۔ سیکرٹری صاحبہ بھی یہاں موجود ہیں بات بڑی genuine ہے۔ اکثر فیکٹریوں میں اوور ٹائم لگتا ہے تو اگر آپ ان کا بھی ساتھ time extend کر دیں جہاں اور جس جس جگہ پر اوور ٹائم لگتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت (جناب شکیل شاہد): جناب سپیکر! جب تک فیکٹریاں کھلی رہیں گی تب تک ہماری ڈسپنسریاں کام کریں گی۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ جو ہمارے میڈیکل سنٹرز ہیں وہ 24 گھنٹے کھلے رہتے ہیں جہاں ڈسپنسریاں ہیں وہ working hour کے مطابق کھلی رہتی ہیں۔

جناب سپیکر: وزیر قانون! جن فیکٹریوں کے مزدور اوور ٹائم میں کام کرتے ہیں تو وہاں ڈسپنسریاں بند نہ کی جائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ جتنی بھی لیبر ہے جن کے کارڈ بنے ہوئے ہیں باقاعدہ انہیں پتا ہے کہ اس ٹائم پر ان کو کہاں سے میڈیکل ایڈ ملنی ہے اور وہاں پر ہمارے ادارے موجود ہیں وہ ان کو میڈیکل treatment دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: وہ ٹھیک ہے لیکن پھر بھی دیکھ لیں ایک review ہو جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: وزیر قانون! سوشل سیورٹی کے جتنے بھی ہسپتال ہیں سیکرٹری صاحبہ بھی یہاں موجود ہیں سوشل سیورٹی کے کمشنر ابھی نئے آئے ہیں۔ Unfortunately جو ہمارے سوشل سیورٹی کے ہسپتال ہیں وہاں بہت زیادہ کمی ہے چونکہ یہ گورنمنٹ نئی آئی ہے تو وہ کمی کس شکل میں ہے ویٹنی لیٹرز نہیں ہیں، جو monitor ہونے چاہئیں وہ نہیں ہیں۔ بے شمار چیزیں ان ہسپتالوں میں نہیں ہیں جو کہ ہمارے دور میں ہم نے نئے شروع کئے تھے ہم نے وہاں تمام چیزیں دی تھیں وہ اب نہیں ہیں اور پھر خاص طور پر جو cardiac unit صرف ایک جگہ لاہور میں ہی ہے۔

اگر فوری کسی کو مسئلہ ہو جائے تو وہاں کوئی facility نہیں ہے اور سپیشلسٹ بھی نہیں ہے بلکہ urologist بھی نہیں ہے اس حوالے سے بھی کوئی arrangement نہیں ہے۔ اسی طرح جو کارڈیالوجی ہے وہاں چیزوں کا shortfall ہے۔ سوالات اور جوابات کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اس میں آپ کو کوئی فکر مندی یا انعام والی بات نہیں ہے مقصد یہ ہے کہ جو چیزیں یہاں اُجاگر ہوتی ہیں حکومت کا یہ کام ہوتا ہے کہ وہ maximum کو شش کرے کہ اُن چیزوں کو مکمل کرے تاکہ جو صحیح spirt ہے، جو لیبر کو صحیح فائدہ ہونا ہے سوشل سیورٹی کے ہسپتالوں کا کیونکہ یہ جو فیکٹریز سے collection ہوتی ہے یہ سوشل سیورٹی کے نام پر بہت زیادہ پیسے لیتے ہیں۔

اس نظام کو بھی revisit کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ میں نے اپنے دور میں یہ کیا تھا کہ انسپکٹرز کا نظام ختم کر دیا تھا اُس سے سوشل سیورٹی کے ریونیو میں بہت زیادہ اضافہ ہوا تھا۔ پھر جب میاں محمد شہباز شریف کی حکومت آئی انہوں نے دوبارہ وہ انسپکٹرز لگا دیئے تو اُس سے ریونیو میں کمی آئی اور ان چیزوں کا جہاں سے لیبر کو اصل فائدہ ہونا تھا نہیں ہوا۔ ان کے ہسپتالوں کو ہمیں زیادہ strengthen کرنے کی ضرورت ہے وہ نہیں ہوئے اور یہ سارے shortfall ہیں جو ان ہسپتالوں میں ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت (جناب شکیل شاہد): جناب سپیکر! انشاء اللہ آپ کے جو احکامات ہیں اُس کے مطابق ہم اس کو continue کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: اس کو دیکھیں نیک نامی تو تب ہی ہوتی ہے کہ جو پچھلی حکومت میں نہیں ہو سکا اگر آپ کریں گے تو اس کا فائدہ لیبر کو بھی ہو گا اور پورے پنجاب میں سوشل سیورٹی ہسپتالوں میں صرف ایک سی ٹی سکین کی مشین ہے۔ یہ بڑا لمحہ فکر یہ ہے۔ اس کو دیکھ لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت (جناب شکیل شاہد): جناب سپیکر! اس کو انشاء اللہ ہم بڑھاتے ہیں۔

جناب سپیکر: وزیر قانون! اس کو اس لئے نوٹ کرنے کی ضرورت ہے کہ اس میں ہمیں فنڈز دینے چاہئے اور ان کو ٹھیک کرنا چاہئے اور کئی جگہوں پر ڈاکٹروں کی کمی ہے وہ بھی ٹھیک کرنے کی ضرورت ہے۔ بہر حال ہے۔

اب اگلا سوال محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! سوال نمبر 1870 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع لاہور میں محکمہ لیبر

کے ہسپتال اور ان میں دستیاب سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

* 1870: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ لیبر کے زیر انتظام ہسپتال جو لاہور میں واقع ہیں ان میں کون کون سی سہولت موجود ہے؟

(ب) کیا ان ہسپتالوں میں کارڈیک کے مریضوں کے لئے علاج معالجہ کی سہولت موجود ہے؟

(ج) ان ہسپتالوں میں کتنے کارڈیک سرجن اور فزیویشن موجود ہیں؟

(د) کیا ان ہسپتالوں میں ڈائیسس کی سہولت بھی ہے اگر ہاں تو روزانہ کی بنیاد پر کتنے مریضوں کو سہولت مہیا کی جاتی ہے؟

(ه) ان ہسپتالوں میں کتنے پورالوجسٹ اور نفرالوجسٹ کام کر رہے ہیں۔ ہسپتال وار تفصیل فراہم کی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت (جناب شکیل شاہد):

(الف) لاہور میں محکمہ لیبر کے زیر انتظام سوشل سیکیورٹی ہسپتال، ملتان روڈ لاہور میں جنرل میڈیسن، جنرل سرجری، یورالوجی، آئی، ای این ٹی، آرٹھوپیدک، انکالوجی، ڈینٹل سرجری، ریڈیالوجی، پتھالوجی، ہسٹوپتھالوجی، پیڈز، ویکسینیشن، گیمیکمرہ، ڈائلیسز اور گائنی کے مریضوں کے علاج معالجہ کی سہولیات موجود ہیں۔

لاہور میں محکمہ لیبر کے زیر انتظام رحمت اللعالمین پوسٹ گریجویٹ انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی، ملتان روڈ لاہور میں دل کے تمام امراض کا علاج بشمول انجیوگرافی، انجیوپلاسٹی، پیس میکر امپلانٹیشن، پی ٹی ایم سی، دل کا بائی پاس آپریشن، دل کے والوز کے آپریشن، چھیت سرجری اور پیریفیرل واسکولر سرجری کی سہولیات میسر ہے۔ لاہور میں محکمہ لیبر کے زیر انتظام میٹر نئی اینڈ چائلڈ ہیلتھ کیئر سنٹر سوشل سیکیورٹی ہسپتال کوٹ لکھپت فیروز پور روڈ، لاہور میں چوبیس گھنٹے ایمرجنسی، گائنی و لیبر روم چوبیس گھنٹے، میڈیکل، سرجیکل، چائلڈ، ڈینٹل، ہیپاٹائٹس، فزیو تھراپی، سائیکالوجی، ایکسرے، الٹراساؤنڈ، ای سی جی، لیب ٹیسٹ کی سہولیات موجود ہیں۔ لاہور میں محکمہ لیبر کے زیر انتظام سوشل سیکیورٹی ہسپتال، شاہدرہ میں میڈیکل، سرجری، سکین، ڈینٹل، آئی، ذہنی امراض، آرٹھوپیدک، تپ دق، آپریشن تھیٹر، لیبارٹری، ایکسرے / الٹراساؤنڈ، شعبہ ایمرجنسی چوبیس گھنٹے، ای این ٹی، پیڈز اور نرسری، فزیو تھراپی، زچہ بچہ (گائنی)، آئی سی یو، چوبیس گھنٹے ایمبولینس کی سہولت کے شعبہ جات کے متعلق مشینری اور آلات اپنی استعداد کار کے مطابق کام کر رہے ہیں۔

(ب) جی، ہاں! رحمت اللعالمین پوسٹ گریجویٹ انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی، ملتان روڈ لاہور میں دل کے تمام امراض کا علاج بشمول انجیوگرافی، انجیوپلاسٹی، پیس میکر امپلانٹیشن، پی ٹی ایم سی، دل کا بائی پاس آپریشن، دل کے والوز کے آپریشن، چھیت سرجری اور پیریفیرل واسکولر سرجری کی سہولت میسر ہے۔

(ج) رحمت اللعالمین پوسٹ گریجویٹ انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی، ملتان روڈ لاہور میں ایک کارڈیک سرجن اور دو کارڈیالوجسٹ / فزیشن موجود ہیں۔

- (د) سوشل سکیورٹی ہسپتال ملتان روڈ لاہور میں ڈائیسسز کی سہولت موجود ہے اور روزانہ تقریباً 30 مریضوں کو ڈائیسسز کی سہولت مہیا کی جاتی ہے۔
- (ه) سوشل سکیورٹی ہسپتال ملتان روڈ لاہور میں ایک یو رالوجسٹ اور ایک نفرالوجسٹ کام کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز (ب) کے جواب کے متعلق ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ رحمت اللعالمین پوسٹ گریجویٹ انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی، ملتان روڈ لاہور میں دل کے تمام امراض کے علاج کی سہولیات میسر ہیں۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یکم جنوری 2019 سے یکم دسمبر 2019 تک کتنے دل کے مریضوں کے بائی پاس کئے گئے اور کتنے مریضوں کو سنٹ ڈالے گئے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت (جناب شکیل شاہد): جناب سپیکر! یہ fresh question بنتا ہے، محترمہ! نیا سوال کریں اس کا جواب دیا جائے گا۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! یہ fresh question بالکل نہیں بنتا پارلیمانی سیکرٹری کو چاہئے تھا کہ جب اس کے متعلقہ سوال کیا گیا ہے تو ساتھ یہ بھی تیاری کر کے آتے کہ کتنے بائی پاس کئے گئے اور کتنے مریضوں کو سنٹ ڈالے گئے۔ ہر دفعہ جب سوالات کئے جاتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں ایسے نہیں ہے منسٹر صاحب نے تیاری کی ہوئی تھی لیکن ان کو جانا پڑ گیا وہ سارا بوجھ پارلیمانی سیکرٹری کے اوپر آ گیا ہے۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! ہر سوال کے جواب میں پارلیمانی سیکرٹری یہ کہتے ہیں کہ یہ fresh question ہے تو پھر سوال آنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ سوال کے جز (ج) کا ذکر کر رہی ہیں؟

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! میں جز (ب) کے جواب کی بات کر رہی ہوں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے آپ اس سوال کو مختصر repeat کر دیں اس کا جواب آجائے گا۔ اس کو نوٹ کر لیا جائے بعد میں جواب آجائے۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! میرا دوسرا سوال جز (ج) سے ہے جس میں تحریر کیا گیا ہے کہ ایک کارڈیک سرجن اور دو کارڈیالوجسٹ موجود ہیں میرا سوال یہ ہے کہ کیا یہ 24 گھنٹے ڈیوٹی کرتے ہیں جز (ب) کے جواب میں تحریر ہے کہ تمام سہولیات موجود ہیں اور جز (ج) میں بتایا جا رہا ہے ایک سرجن اور دو فزیشن ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت (جناب شکیل شاہد): جناب سپیکر! جب بھی ضرورت ہوتی ہے اگر کوئی کارڈیک سرجن ڈیوٹی پر موجود نہیں ہوتا ہے تو اُس کو فوری طور پر بلایا جاتا ہے اور جو بھی مریض آئے اُس کو فوری طور پر وہاں چیک کیا جاتا ہے۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! میرے خیال میں یہ تو آپ پنجاب کی عوام کے ساتھ، مزدوروں کے ساتھ مذاق کر رہے ہیں اگر ایمر جنسی میں ضرورت پڑ جاتی ہے اور کسی کو کوئی دل کی تکلیف شروع ہو جاتی ہے تو کیا کیا جائے گا اُس وقت کیسے فوری طور پر بلایا جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت (جناب شکیل شاہد): جناب سپیکر! ڈاکٹر ہر وقت موجود رہتے ہیں اور۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔ وقفہ سوالات ختم ہوا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت (جناب شکیل شاہد): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات اور اُن کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جوابان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع گوجرانوالہ میں محکمہ کے ہسپتال / ڈسپنسریز سے متعلقہ تفصیلات

*1182: چودھری اشرف علی: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے

کہ:-

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں محکمہ محنت و انسانی وسائل کے تحت ہسپتال، ڈسپنسریاں اور طبی

مراکز کہاں کہاں قائم کئے گئے ہیں اور یہ کتنے بیڈز پر مشتمل ہیں؟

(ب) کیا ان اداروں میں ڈاکٹر ز اور دیگر سٹاف کی تعداد (strength) کے مطابق ہے؟

(ج) ان میں صنعتی مزدوروں اور ان کے لواحقین کو کون سی طبی سہولتیں فراہم کی جارہی

ہیں؟

(د) ان ہسپتالوں اور ڈسپنسریز کے سال 18-2017 اور سال 19-2018 کے سالانہ

اخراجات مدوار بیان فرمائیں؟

(ه) کیا یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ ایک صنعتی شہر ہے اگر درست ہے تو کیا حکومت

گوجرانوالہ کے صنعتی مزدوروں کے وسیع تر مفاد میں مزید ہسپتال بنانے کا ارادہ رکھتی

ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف)

(i) ضلع گوجرانوالہ میں محکمہ لیبر کے زیر انتظام ادارہ پنجاب سوشل سیکیورٹی کے تحت

ایک سوشل سیکیورٹی ہسپتال، ماڈل ٹاؤن، گوجرانوالہ میں کام کر رہا ہے۔ یہ ہسپتال

100 بیڈز پر مشتمل ہے۔

(ii) مذکورہ ضلع میں محکمہ لیبر کے زیر انتظام ادارہ پنجاب سوشل سیکیورٹی کے تحت کل

16 ڈسپنسریاں کام کر رہی ہیں جن کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی

گئی ہے۔

(ب) ضلع گوجرانوالہ کے سوشل سکیورٹی ہسپتال میں ڈاکٹرز و دیگر سٹاف کی تعداد درج ذیل ہے:

ڈاکٹرز	ورکنگ	خالی سیٹوں کی تعداد	کل تعداد
45	15	60	
206	34	240	
251	49	300	

اس ہسپتال میں ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی اسامیوں کی تعداد اور تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع گوجرانوالہ کی 16 ڈسپنسریوں میں ڈاکٹرز و دیگر سٹاف کی تعداد درج ذیل ہے:

ڈاکٹرز	ورکنگ	خالی سیٹوں کی تعداد	کل تعداد
20	08	28	
78	22	100	
98	30	128	

ان ڈسپنسریوں میں ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی اسامیوں کی تعداد اور تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سوشل سکیورٹی ہسپتال، ماڈل ٹاؤن، گوجرانوالہ میں مزدوروں اور ان کے لواحقین کے لئے فراہم کردہ طبی سہولیات کی تفصیل ضمیمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع گوجرانوالہ کی ڈسپنسریوں میں ڈاکٹرز، لیڈی ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف کارکنان اور ان کے لواحقین کو ہمہ وقت طبی سہولیات فراہم کرنے کے لئے صبح 8:00 بجے سے شام 3:00 بجے تک دستیاب رہتے ہیں۔ کسی بھی ہنگامی صورتحال میں مریضوں کی آمدورفت کے لئے دور دراز ڈسپنسریوں میں ایمبولینس کی سہولت بھی موجود ہے جو مریض کو بغیر وقت ضائع کئے سوشل سکیورٹی ہسپتال گوجرانوالہ میں پہنچانے کے لئے تیار رہتی ہیں۔

(د) ان ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کے سالانہ اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال 2017-18	سال 2018-19	
سوشل سیکیورٹی ہسپتال، گوجرانوالہ کے اخراجات کی تفصیل	29,08,77,067 روپے	31,75,53,783 روپے
گوجرانوالہ کی ڈسپنسریوں کے اخراجات کی تفصیل	9,62,32,322 روپے	9,43,84,315 روپے
کل بجٹ	38,71,09,389 روپے	41,19,38,09 روپے

ان ہسپتالوں اور ڈسپنسریز کے سال 2017-18 اور 2018-19 کے سالانہ اخراجات

مدوار ضمیمہ (ہ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ ایک صنعتی شہر ہے۔ اس وقت ضلع گوجرانوالہ

بشمول حافظ آباد میں رجسٹرڈ صنعتی اداروں کی تعداد 8987 جن میں کام کرنے والے

58,858 کارکنان اور ان کے 353,148 حقیقی ادارہ سوشل سکیورٹی میں رجسٹرڈ

ہیں۔ ان کے لئے 100 بیڈز کا ایک ہسپتال اور 16 ڈسپنسریاں طبی سہولیات فراہم کر

رہی ہیں۔ فی الوقت ضلع گوجرانوالہ میں قائم صنعتی اداروں کے کارکنان کی تعداد کو ملحوظ

خاطر رکھتے ہوئے نیا ہسپتال بنانے کی ضرورت نہ ہے۔ تاہم موجودہ ہسپتال میں

ضرورت کے پیش نظر توسیع ممکن ہے۔

لاہور: یکم جنوری 2018 سے تاحال لاہور میں فیکٹری

ملازمین کے انتقال کی صورت میں لواحقین کو دی گئی امداد سے متعلقہ تفصیلات

*1456: چودھری اختر علی: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کارخانہ یا فیکٹری کے مزدور کی دوران ڈیوٹی فوت ہونے کی صورت

میں اس کے پسماندگان کو مالی امداد دی جاتی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو ضلع لاہور میں یکم جنوری 2018 سے آج تک کتنے

مزدوروں کو کتنی مالی امداد دی گئی، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) جی، ہاں! محکمہ محنت و انسانی وسائل کے ذیلی ادارے پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ اور پنجاب ایمپلائز سوشل سیکیورٹی کارخانہ یا فیکٹری کے رجسٹرڈ کارکنان کی دوران ڈیوٹی فوت ہونے کی صورت میں پسماندگان کو مالی امداد فراہم کرتے ہیں۔

(ب) ضلع لاہور میں یکم جنوری 2018 سے لے کر آج تک پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ اور پنجاب ایمپلائز سوشل سیکیورٹی کے تحت کارخانہ یا فیکٹری کے رجسٹرڈ کارکنان کی دوران ڈیوٹی فوت ہونے کی صورت میں پسماندگان کو فراہم کی گئی مالی امداد کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	ادارے کا نام	فوت شدہ کارکنان کی تعداد	کل رقم برائے مالی امداد
1-	پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ	540	26,38,00,000/- روپے
2-	پنجاب ایمپلائز سوشل سیکیورٹی انشورنس	590	37,20,987/- روپے

تصور میں محکمہ محنت و انسانی وسائل

کے دفاتر، سکول اور ہسپتالوں سے متعلقہ تفصیلات

* 1552: ملک محمد احمد خان: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع تصور میں محکمہ محنت و انسانی وسائل کے کتنے دفاتر، سکول، ہسپتال اور ڈسپنسریاں ہیں؟

(ب) اس ضلع کے لئے سال 2018-19 میں کتنی رقم فراہم کی گئی ہے؟

(ج) اس ضلع میں محکمہ کن کن فیکٹریوں / کارخانوں / اداروں سے رجسٹرڈ کارکن کے لئے فنڈز وصول کرتا ہے؟

(د) اس ضلع میں رجسٹرڈ کارکنوں کی تعداد کتنی ہے؟

(ه) اس ضلع میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں اور کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(و) اس ضلع میں محکمہ کن کن منصوبہ جات پر کام کر رہا ہے؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف)

- (i) ضلع قصور میں محکمہ محنت و انسانی وسائل کا ایک دفتر ہے جو کہ رانیو ٹروڈ کھارا چوگنی قصور پر واقع ہے۔
- (ii) مذکورہ ضلع میں ذیلی ادارہ پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کے دوہائی سکولز (بوائز اور گرلز) بمقام بستی بارات شاہ میں واقع ہیں۔
- (iii) ادارہ پنجاب سوشل سیکیورٹی کے زیر انتظام دودفاتر اور دس طبی مراکز کام کر رہے ہیں اس کے علاوہ پنجاب سوشل سیکیورٹی ہیلتھ مینجمنٹ کمپنی کا دو سو بستروں پر مشتمل ہسپتال بھی کام کر رہا ہے۔

(ب) مذکورہ ضلع کے لئے سال 2018-19 میں فراہم کی گئی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	ادارے کا نام	فراہم کی گئی رقم
1-	ڈسٹرکٹ آفس لیبر	31,98,098/- روپے
2-	ادارہ پنجاب سوشل سیکیورٹی	4,43,03,963/- روپے
3-	پنجاب ورکرز ویلفیئر سکولز (بوائز اور گرلز)	8,51,32,000/- روپے

(ج) مذکورہ ضلع میں محکمہ لیبر کے ذیلی ادارہ پنجاب سوشل سیکیورٹی کے دائرہ کار میں آنے والے تمام کارخانوں، فیکٹریوں اور دیگر پرائیویٹ اداروں سے سوشل سیکیورٹی کے قوانین کے مطابق کنٹری بیوشن موصول کیا جاتا ہے۔

(د) مذکورہ ضلع میں محکمہ لیبر کے ذیلی ادارہ پنجاب سوشل سیکیورٹی کے تحت رجسٹرڈ کارکنان کی کل تعداد 101911 ہے۔

(ه) مذکورہ ضلع میں محکمہ محنت اور اس کی ذیلی اداروں میں کام کرنے والے ملازمین اور خالی اسامیوں کی تعداد درج ذیل ہے:

نمبر شمار	ادارے کا نام	ملازمین کی تعداد	خالی اسامیاں
1-	ڈسٹرکٹ آفس لیبر	12	06
2-	ادارہ پنجاب سوشل سیکیورٹی	20	08
3-	پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ	71	56

(و) مذکورہ ضلع میں محکمہ محنت ورکرز ویلفیئر کمپلیکس، متصل سندر انڈسٹریل اسٹیٹ (فیز-1) ضلع قصور کے منصوبے پر کام کر رہا ہے۔ اس کے علاوہ دو لیبر کالونیاں منظور شدہ ہیں۔ ایک لیبر کالونی مانگا رانیونڈروڈروسہ بھیل پر زیر تعمیر ہے جبکہ دوسری کالونی رانیونڈروڈ موضع قصور بیرون کے لئے زمین حاصل کی جا رہی ہے۔

لاہور: سبزی و فروٹ منڈیوں میں چائلڈ لیبر کی روک تھام سے متعلقہ تفصیلات

*1597: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر میں واقع سبزی و فروٹ منڈیوں میں چائلڈ لیبر جاری ہے؟

(ب) سرکاری انتظام کے تحت چلنے والی سبزی و فروٹ منڈیوں میں پندرہ سال سے کم عمر بچوں سے جو لیبر لی جا رہی ہیں ان بچوں کا کوئی ریکارڈ محکمہ کے پاس ہے؟

(ج) کیا محکمہ نے چائلڈ لیبر کے تحت کبھی کوئی کارروائی کی ہے یا مستقبل میں کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ ہے، تفصیلات بیان فرمائیں؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب غنصر مجید خان نیازی):

(الف) چند سال قبل محکمہ لیبر کی کاوشوں کے نتیجے میں ایک نیا قانون برائے تدارک چائلڈ

لیبر پنجاب اسمبلی سے پاس ہوا جو کہ The Punjab Restriction on

Employment of Children Act, 2016 کے نام سے موسوم ہے۔ قانون

مذکورہ کے تحت پندرہ سال سے کم عمر کے تمام افراد چائلڈ یعنی بچے کی تعریف میں آتے

ہیں اور ان سے کسی بھی نوعیت کا کام لینا یا ملازمت پر رکھنا قابل سزا جرم ہے۔ اس

تناظر میں یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ محکمہ لیبر چائلڈ لیبر کے

انسداد اور بچہ کنی کا نہ صرف عزم مصمم رکھتا ہے بلکہ مستقبل کی ایک جامع حکمت عملی کو

بذریعہ پنجاب لیبر پالیسی 2018 فروغ بھی دے چکا ہے۔

اندریں حالات یہ بات حقیقت پر مبنی نہیں کہ سبزی و فروٹ منڈیوں میں چائلڈ لیبر جاری ہے چونکہ محکمہ لیبر کا فیلڈ سٹاف اور انسپکٹرز، ان لاہور شہر کی جملہ سبزی و فروٹ منڈیوں کا باقاعدہ معائنہ کرتے ہیں اور اگر چائلڈ لیبر کا کوئی کیس منظر عام پر آجائے تو آجریا مالک کے خلاف فوری طور پر متعلقہ تھانہ میں رپورٹ درج کروادی جاتی ہے اس ضمن میں حال ہی میں خصوصی معائنہ جات کئے گئے اور دس دکان مالکان کے خلاف قانون ہذا کے تحت FIRs درج کروادی گئی ہیں۔

(ب) جیسا کہ مذکورہ سوال کے جواب میں بیان کیا گیا، سرکاری انتظام کے تحت چلنے والی سبزی و فروٹ منڈیوں میں پندرہ سال سے کم عمر بچوں سے لیبر لینے کی کسی باقاعدہ روایت کا تاثر درست نہیں تاہم چند کیس رپورٹ ہوئے ہیں جن کا ریکارڈ محکمہ کے پاس موجود ہے۔

(ج) اس سوال کے حوالے سے تفصیلی وضاحت جز (الف) میں دی جا چکی ہے تاہم محکمہ نے پنجاب کے تمام شہروں میں خصوصی مہم برائے انسداد چائلڈ لیبر شروع کی ہے جس کی تفصیل ماہ جنوری تا اپریل 2019 درج ذیل ہے:

کُل معائنہ جات	:	29257
تعداد چائلڈ لیبر	:	823
تعداد دائر کردہ چالان و ایف آئی آر	:	660
تعداد گرفتار شدگان	:	84

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ محکمہ محنت

کے زیر انتظام ہسپتال و ڈسپنسریوں سے متعلقہ تفصیلات

*1774: جناب محمد ایوب خان: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ محنت کے زیر انتظام ہسپتال و ڈسپنسریاں موجود ہیں اگر ہاں تو کہاں کہاں پر واقع ہیں وہاں پر مزدور طبقہ کو کیا کیا سہولیات دی جا رہی ہیں؟

(ب) کیا حلقہ پی پی-120 ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ڈسپنسریاں موجود ہیں اگر نہیں تو کیا محکمہ بنانے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب غنصر مجید خان نیازی):

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ادارہ پنجاب سوشل سیورٹی کے زیر انتظام کوئی ہسپتال نہ ہے البتہ رجسٹرڈ ورکرز کی تعداد کے پیش نظر ادارہ ہذا کے زیر انتظام ایک میڈیکل سنٹر دو ڈسپنسریاں اور چار ایمر جنسی سنٹر کام کر رہے ہیں متعلقہ سنٹروں پر رجسٹرڈ ورکرز کے علاج معالجہ کے لئے ڈاکٹرز، لیڈی ڈاکٹرز اور تمام ضروری ادویات کی سہولت میسر ہے مزید برآں ایمر جنسی کی صورت میں ایبولینس کی سہولت بھی موجود ہے۔ ان سنٹرز کی تفصیل درج ذیل ہے:-

سوشل سیورٹی میڈیکل سنٹر:

1- سوشل سیورٹی میڈیکل سنٹر چناب فابریز ٹوبہ ٹیک سنگھ۔

سوشل سیورٹی ڈسپنسری:

1- سوشل سیورٹی ڈسپنسری کمالیہ شوگر ملز کمالیہ

2- سوشل سیورٹی ڈسپنسری گوجرہ سٹی

سوشل سیورٹی ایمر جنسی سنٹر:

1- سوشل سیورٹی ایمر جنسی سنٹر ٹوبہ ٹیک سنگھ

2- سوشل سیورٹی ایمر جنسی سنٹر سٹی کمالیہ

3- سوشل سیورٹی ایمر جنسی سنٹر نیالاہور

4- سوشل سیورٹی ایمر جنسی سنٹر پھر محل

(ب) ادارہ پنجاب سوشل سیورٹی نے رجسٹرڈ کارکنان کی تعداد کے مطابق ضلع ہذا میں

سوشل سیورٹی ڈسپنسریاں اور ایمر جنسی سنٹر قائم کر رکھے ہیں البتہ رجسٹرڈ کارکنان کی

تعداد میں اضافہ کے پیش نظر مزید پیشرفت کی جاسکتی ہے۔

فیصل آباد میٹرل نیو بورن اینڈ چائلڈ کیئر سنٹر پیپلز کالونی سے متعلقہ تفصیلات

*1897: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میٹرل نیو بورن اینڈ چائلڈ کیئر سنٹر پیپلز کالونی فیصل آباد کب تعمیر ہوا۔ اس میں کتنے وارڈ اور بیڈز ہیں؟

(ب) اس کے قیام کے مقاصد کیا ہیں؟

(ج) اس میں کتنے ڈاکٹرز کس کس عہدہ اور گریڈ پر کام کر رہے ہیں۔ ان کی تعلیمی قابلیت بتائیں۔ کتنی اسامیاں ڈاکٹرز کی خالی ہیں؟

(د) اس میں کتنے پیرامیڈیکل سٹاف اور نرسز تعینات ہیں۔ کتنی اسامیاں عہدہ اور گریڈ وار خالی ہیں؟

(ه) اس میں آپریشن تھیٹر ز اور لیبر روم کتنے ہیں ان میں کون کون سا جدید سامان موجود ہے؟

(و) کون کون سی طبی مشینری اور ٹیسٹوں کی مشینری دستیاب ہے؟

(ز) کیا اس میں تمام ضروری اور جدید تقاضوں کے مطابق سہولیات اور مشینری موجود ہے؟

(ح) اس میں داخل مریضوں کو کیا کیا سہولیات فراہم کی جاتی ہیں اور ان سے کتنی فیس روزانہ وصول کی جاتی ہے۔

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب غنصر مجید خان نیازی):

(الف) میٹرل نیو بورن اینڈ چائلڈ ہیلتھ کیئر ہسپتال فیصل آباد مئی 2017 میں تعمیر ہوا، مذکورہ ہسپتال 9 وارڈز اور 100 بیڈز پر مشتمل ہے۔

(ب) مذکورہ ہسپتال کے قیام کا مقصد ادارہ پنجاب سوشل سیکیورٹی سے رجسٹرڈ کارکنان کی خواتین کو زچہ و بچہ سے متعلقہ بہترین، جدید اور محفوظ سہولیات فراہم کرنا ہے۔

(ج) ہسپتال ہذا میں 34 ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں (عہدہ گریڈ وار اور تعلیمی قابلیت کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

- (د) ہسپتال ہذا میں 46 پیرامیڈیکل سٹاف اور 23 سٹاف نرسز تعینات ہیں نیز 31 اسامیاں خالی ہیں عہدہ اور گریڈ وار تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ه) ہسپتال ہذا میں ایک آپریشن تھیٹر کمپلیکس اور ایک لیبر روم کمپلیکس موجود ہے جو کہ درج ذیل جدید ترین سامان پر مشتمل ہے۔

(1) ہسٹوریا مشین	(2) جدید اوٹی ٹیبل
(3) ہائی پریشر سکر	(4) بلڈ دارمر
(5) ڈیفیسیٹر	(6) کارڈری
(7) سیلنگ لائٹ	(8) لیبر و سکوپ
(9) کارڈیک مونیٹر	(10) سوٹک ایڈ
(11) الٹراساؤنڈ مشین	(12) سی ٹی جی مشین
(13) ڈیوری ٹیبل۔	

- (و) ہسپتال ہذا کی لیب میں تمام تر بنیادی ٹیسٹوں کی سہولت موجود ہے جو کہ درج ذیل مشینری پر مشتمل ہے۔

(1) الیزامین	(2) آٹو کیمسٹری اینالائزر
(3) الیکٹرانک اینالائزر	(4) مائیکروسکوپ۔

- (ز) جی ہاں، ہسپتال ہذا میں زچہ و بچہ سے متعلقہ تمام تر ضروری سہولیات جدید تقاضوں کے مطابق موجود ہیں اور متعلقہ مشینری بھی موجود ہے۔
- (ح) ہسپتال ہذا میں داخل مریضوں کو مفت آپریشن علاج معالجہ اور دواؤں کی فراہمی کی سہولت موجود ہے۔

مزید برآں داخل مریضوں کو روزانہ کی بنیاد پر -/150 روپے خرچہ خوراک بھی دیئے جاتے ہیں نیز کسی بھی داخل مریض سے کسی قسم کی کوئی فیس وصول نہ کی جاتی ہے۔

سرگودھا: پی پی۔72 میں پٹرول پمپس

اور سی این جی سٹیشن کی رجسٹریشن اور ان کی انسپکشن سے متعلقہ تفصیلات

*2073: جناب صہیب احمد ملک: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے

کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ فیکٹریوں / دکانوں / اداروں / پٹرول پمپس اور سی این جی سٹیشن کی انسپکشن محکمہ کا اختیار ہے ان کی انسپکشن کے اغراض و مقاصد کیا ہوتے ہیں؟
- (ب) حلقہ پی پی-72 سرگودھا میں کتنے پٹرول پمپس اور سی این جی سٹیشن چل رہے ہیں؟
- (ج) مذکورہ پٹرول پمپس اور سی این جی سٹیشن میں کون سے یکم جنوری 2018 سے آج تک دوران انسپکشن کس کس بے ضابطگی میں ملوث پائے گئے اور ان کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی، تفصیلات سے آگاہ کریں؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

- (الف) محکمہ لیبر و انسانی وسائل کے ماتحت انسپکٹرز فیکٹریوں، دکانوں، اداروں، پٹرول پمپس اور سی این جی سٹیشن کے معائنہ جات متفرق لیبر قوانین کے تحت سرانجام دیتے ہیں۔ اس حوالے سے مزید وضاحت یہ ہے کہ کارخانہ جات کی انسپکشن فیکٹریز ایکٹ 1934 کے تحت کی جاتی ہے جبکہ دکانوں، اداروں، پٹرول پمپس اور سی این جی سٹیشنز کے معائنہ جات بالعموم پنجاب شاپس اینڈ اسٹیمبلشمنٹ آرڈیننس 1969 کے تحت کئے جاتے ہیں۔

اس کے علاوہ جبری مشقت بمطابق قانون باندڈ لیبر 1992 اور چائلڈ لیبر The Punjab Restriction on Employment of Children Act, 2016 کے تحت چیک کی جاتی ہے۔

علاوہ ازیں، قانون کم از کم اجرت مجریہ 1961 کے تحت حکومت کی طرف سے منظور کردہ کم از کم اجرت کی ادائیگی کو بھی یقینی بنایا جاتا ہے۔ دیگر لیبر قوانین کا اطلاق ملازمین کی تعداد کے حساب سے ہوتا ہے جن میں Industrial and Commercial Employment (standing orders) Ordinance, 1968 اور قوانین فیئر پرائس شاپس و کنٹین وغیرہ شامل ہیں۔ قوانین مذکورہ پر عملدرآمد نہ کرنے والے مالکان کے خلاف قانون کے مطابق چالان مجاز عدالتوں میں دائر کئے جاتے ہیں جہاں سے ان کو جرمانہ کیا جاتا ہے اور دیگر سزائیں بھی دی جاسکتی ہیں۔

(ب) حلقہ پی پی-72 سرگودھا میں 25 پٹرول پمپس اور چار سی این جی اسٹیشن چل رہے ہیں۔

(ج) اس حوالے سے تفصیلی وضاحت اور محکمہ کارروائی کا ریکارڈ جنوری 2018 سے جون

2019 تک درج ذیل ہے:

نمبر شہر	ہم پٹرول پمپس / سی این جی اسٹیشن	تاریخ اپشن	بے ضابطگی	تعداد چالان	جرمانہ / کیفیت
1-	موٹرے CNG سٹاکھ	5-04-2018	حاضری رجسٹر فارم IV، چمپوں کار رجسٹر فارم V، رجسٹریشن سرٹیفکیٹ فارم سی اپشن بک فارم VI	04	2000/-
2-	موٹرے CNG سٹاکھ	05-04-2018	ایضاً	04	2000/-
3-	سیال پٹرولیم سروس میانی	15-05-2018	ایضاً	04	8000/-
4-	جنجھ پٹرولیم سروس ملکوال روڈ	10-06-2018	ایضاً	04	چالان
5-	یولا پٹرولیم سروس ملکوال روڈ	10-06-2018	ایضاً	04	زیر سماعت ہیں
6-	سیالوالہ فلک اسٹیشن سیالوالہ	10-08-2018	ایضاً	04	ایضاً
7-	تاج پٹرولیم سروس رتھالا	24-10-2018	ایضاً	04	ایضاً
8-	بلوچ پٹرولیم ہاتھی دنگ بمیرہ	15-01-2019	ایضاً	04	ایضاً
9-	اخوان پٹرولیم سروس بمیرہ	01-01-2018	کم اجرت کلیم	04	زیر سماعت
چھ درکرز - /1406000					

سیالکوٹ: سوشل سکیورٹی ہسپتال

کے شعبہ جات میں ڈاکٹرز کی تعیناتی سے متعلق تفصیلات

*2260: سیدہ فرح اعظمی: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سیالکوٹ شہر میں پچاس ہزار سے زائد رجسٹرڈ صنعتی ورکرز کی واحد علاج گاہ سوشل

سکیورٹی ہسپتال کے تمام شعبہ جات میں سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی اسامیاں خالی پڑی ہیں اس

کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں؟

(ب) ہسپتال کی اچھی خاصی عمارت بھی سیالکوٹ کے پچاس ہزار سے زائد محنت کشوں کو علاج

معالجہ فراہم کرنے سے قاصر ہے مذکورہ ہسپتال کے تمام شعبہ جات کو سپیشلسٹ ڈاکٹرز

کیوں فراہم نہیں کئے جاسکے؟

(ج) سیالکوٹ کے صنعتی ورکرز ماہانہ پنچ کروڑ روپے سے زائد کانٹری بیوشن جمع کرواتے ہیں مگر ان کے علاج کے لئے مطلوبہ قابلیت کے ڈاکٹرز دستیاب نہ ہیں اس بابت حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(د) سوشل سکیورٹی ہسپتال اپنی مدد آپ کے تحت چلنے والا ادارہ ہے جو حکومتی فنڈز سے کوئی گرانٹ نہیں لیتا ایسے ادارے میں ڈاکٹرز کی تعیناتی نہ ہونا ناقابل فہم ہے کب تک ڈاکٹروں کی مستقل بنیادوں پر تقرریاں ہوں گی اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) سوشل سکیورٹی ہسپتال سیالکوٹ میں تمام رجسٹرڈ کارکنان اور ان کے لواحقین کو مروجہ قوانین کے مطابق تمام تر بنیادی علاج معالجہ کی سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں جن میں سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی منظور شدہ اسامیوں کی کل تعداد 14 ہے اور تعینات ڈاکٹرز کی تعداد بارہ ہے۔

مزید برآں گائناکالوجسٹ اور ڈینٹل سرجن کی اسامیاں خالی ہیں جن کی تعیناتی کے لئے پنجاب پبلک سروس کمیشن کو درخواست دی گئی ہے اور امید کی جاتی ہے کہ ضروری کارروائی کے بعد متعلقہ خالی اسامیوں پر جلد تعیناتی کر دی جائیں گی۔

(ب) سوشل سکیورٹی ہسپتال سیالکوٹ بہترین طبی سہولیات فراہم کر رہا ہے لہذا یہ بات درست نہ ہے کہ مذکورہ ہسپتال رجسٹرڈ ورکرز کو علاج معالجہ فراہم کرنے سے قاصر ہے۔ ہسپتال ہذا کے تمام شعبہ جات پر تعیناتی کا مستقل عمل مکمل ہونے تک عارضی طور پر ریٹرن شپ پالیسی کے تحت ڈاکٹرز تعینات کئے جا رہے ہیں۔

(ج) ادارہ پنجاب سوشل سکیورٹی رجسٹرڈ اداروں سے وصول کردہ کنٹری بیوشن سے تمام رجسٹرڈ کارکنان اور ان کے لواحقین کو مروجہ قوانین کے مطابق بہترین طبی و مالی سہولیات فراہم کر رہا ہے اور قوانین کے مطابق متعلقہ قابلیت کے تحت ڈاکٹرز تعینات کئے جا رہے ہیں۔

(د) ادارہ پنجاب سوشل سیکیورٹی ایک خود مختار ہے جو کہ سوشل سیکیورٹی قوانین کے تحت ماہانہ بنیادوں پر تمام رجسٹرڈ صنعتی و دیگر پرائیویٹ اداروں سے کنٹری بیوشن وصول کرتا ہے نیز حکومت پنجاب یا حکومت پاکستان سے کوئی گرانٹ نہ لیتا ہے لہذا ادارہ ہذا اپنے دائرہ کار میں رہتے ہوئے پنجاب بھر کے تمام رجسٹرڈ کارکنان اور ان کے لواحقین کو تمام تر بنیادی طبی و مالی سہولیات فراہم کر رہا ہے جہاں تک سوشل سیکیورٹی ہسپتال سیالکوٹ میں ڈاکٹروں کی مستقل بنیاد پر تعیناتیوں کے متعلق سوال ہے تو ان ڈاکٹرز کی خالی اسامیوں کو جلد پُر کرنے کے لئے ادارہ ہذا نے بھرتیوں پر عائد پابندی کو ختم کرنے کے لئے وزیر اعلیٰ پنجاب کو ضروری سمری بھی ارسال کر دی ہے۔ مزید برآں پنجاب پبلک سروس کمیشن کو بھی متعلقہ ڈاکٹروں کی بھرتی کا کیس ارسال کر دیا گیا ہے۔

فیکٹری مزدوروں، انڈسٹریل ورکرز

کو بعد از ملازمت پنشن یا ماہانہ الاؤنس کی ادائیگی سے متعلق تفصیلات

*2626: جناب محمد افضل: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فیکٹری اور انڈسٹریل ورکرز و مزدوروں اور لیبر قوانین کے تحت آنے والے دیگر اداروں کے ملازمین کو بعد از ملازمت پنشن یا کسی اور شکل میں ماہانہ الاؤنس اور میڈیکل الاؤنس دیا جاتا ہے اور سوشل سیکیورٹی کے ہسپتالوں میں مفت علاج کی سہولت بھی دی جاتی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا اس معاوضہ میں سالانہ اضافہ کیا جاتا ہے؟

(ج) ماہانہ معاوضہ / پنشن کی کم از کم شرح کیا ہے اور کیا اس شرح میں مہنگائی کے مطابق اضافہ کیا جاتا ہے، تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب غفر مجید خان نیازی):

(الف) ادارہ پنجاب ایمپلائز سوشل سیکیورٹی فیکٹری اور انڈسٹریل ورکرز، مزدوروں کو بعد از ملازمت، پنشن، ماہانہ الاؤنس اور میڈیکل الاؤنس یا سوشل سیکیورٹی ہسپتالوں میں مفت علاج مہیا کرنے کا سوشل سیکیورٹی آرڈیننس 1965 کے تحت کوئی قانون موجود نہیں

ہے۔ تاہم فوت شدہ تحفظ یافتہ کارکنان جو کہ ادارہ ہذا کے ساتھ رجسٹرڈ ہوں ان کے لواحقین کو فوت شدگان کی تاریخ وفات سے چھ ماہ بعد تک مفت علاج معالجہ کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ مزید سہولیات دیئے جانے کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جواب جز: (الف) ملاحظہ فرمائیں۔

(ج) ادارہ پنجاب سوشل سیکیورٹی قانون کے تحت دوران کار اگر ورکرز کو کوئی حادثہ پیش آ جائے تو میڈیکل بورڈ کے تعین کردہ معذوری ڈگری کے تحت پنشن مقرر کی جاتی ہے اور اس میں مہنگائی کی شرح کے مطابق وقتاً فوقتاً اضافہ کیا جاتا ہے۔

اگست 2018 تا 15- اگست 2019

تک نئی لیبر کالونی کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

*2964: محترمہ مومنہ وحید: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) 15- اگست 2018 سے 15- اگست 2019 تک کوئی نئی لیبر کالونی قائم کی گئی ہے؟

(ب) اگر جواب ہاں میں ہے تو اس کی تفصیل بیان کی جائے اور نئی لیبر کالونی پر کتنے اخراجات ہوئے؟

(ج) نئی لیبر کالونی کتنی اراضی پر مشتمل ہے اور یہاں کتنے مکان تعمیر کئے جائیں گے؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) اس دورانیے میں ضلع ملتان کے صنعتی کارکنان کے لئے انڈسٹریل اسٹیٹ سے متصل ورکرز ویلفیئر کمپلیکس فیز (I) کی تعمیر مکمل کی گئی ہے تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع ملتان میں تعمیر کئے گئے ورکرز ویلفیئر کمپلیکس کی تفصیل درج ذیل ہے:

992 فلیٹس، 2 ورکرز ویلفیئر سکولز (1440 طلباء اور 1440 طالبات کی گنجائش)، کمیونٹی سنٹر، مسجد، میمنینس آفس، انفراسٹرکچر ورکس وغیرہ پر مشتمل اب تک کئے گئے اخراجات 2261.883 ملین روپے ہیں۔

(ج) ورکرز ویلفیئر کمپلیکس (فیز-I-ملتان) 220 کنال رقبہ پر محیط ہے اور اس میں 992 فلیٹس تعمیر کئے گئے ہیں۔

لاہور سے باہر اینٹوں کے ریٹ کے تعین سے متعلقہ تفصیلات

*3153: محترمہ شاہدہ احمد: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر کے بھٹوں پر مزدوری کرنے والے مزدور کی اجرت کا تعین لاہور میں کیا جاتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاہور اور گرد و نواح میں اینٹوں کا ریٹ دس ہزار سے بارہ ہزار فی ہزار اینٹ ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ صوبہ بھر کے دور دراز کے اضلاع میں ایک ہزار اینٹ کا ریٹ 3500 سے 4000 ہزار تک ہے؟

(د) لہذا بھٹ مزدوروں کی مزدوری علاقہ وار اینٹوں کے ریٹ کے مطابق ہونا چاہئے جبکہ ایسا نہ ہے اور مزدور اپنی مزدوری بڑے شہروں کے مزدور کے مطابق ڈیمانڈ کر رہا ہے جو کہ بھٹ مالکان کے لئے بہت بڑا مسئلہ بنا ہوا ہے کیا حکومت اس مسئلہ کی طرف کوئی توجہ دے رہی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب غنصر مجید خان نیازی):

(الف) پنجاب میں کم از کم اجرت کا تعین قانون مجریہ 1961 کے تحت قائم کردہ Minimum

Wages Board مناسب وقفوں کے بعد مختلف معاشی نکات کو مد نظر رکھتے

ہوئے صنعتی مزدوروں کی مختلف categories کے لئے کرتا ہے۔ مذکورہ بورڈ ہی

صوبہ بھر کے بھٹوں پر مزدوری کرنے والے مزدوروں کی اجرت کا تعین بھی کرتا ہے

اس مقصد کے لئے بالعموم سہ فریقی مشاورت کا انعقاد یقینی بنایا جاتا ہے جہاں بھٹ مالکان،

نمائندگان بھٹ ملازمین اور مذکورہ بورڈ کے افراد سیر حاصل بحث کرنے کے بعد اجرت

کا ایسا تعین کیا جاتا ہے جو کہ متفقہ اور جملہ فریقین کے لئے قابل قبول ہو۔

- (ب) یہ معاملہ محکمہ لیبر و انسانی وسائل کے دائرہ کار میں نہیں آتا چونکہ اینٹوں کے ریٹ کا تعین بالعموم متعلقہ اضلاع کے ڈپٹی کمشنرز کرتے ہیں۔
- (ج) جیسا کہ جواب جز (ب) میں بیان کیا گیا، ایسے معاملات محکمہ لیبر و انسانی وسائل کے دائرہ کار میں نہیں آتے کیونکہ اینٹوں کے ریٹ کا تعین بالعموم متعلقہ اضلاع کے ڈپٹی کمشنرز کرتے ہیں۔
- (د) بھٹہ مزدوروں کی کم از کم اجرت کا تعلق Cost of living کے ساتھ ہوتا ہے نہ کہ اینٹوں کی قیمت کے ساتھ، جیسے ہی Cost of living میں اضافہ ہوتا ہے تو Minimum Wages Board کم از کم اجرت بڑھا دیتا ہے۔ چاہے اینٹوں کی قیمت میں اضافہ ہو یا نہ ہو۔

راجن پور: محکمہ کے زیر انتظام سکولز،

دفتر، ہسپتال اور ڈسپنسریوں سے متعلق تفصیلات

- *3172: محترمہ شازیہ عابد: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
- (الف) ضلع راجن پور میں محکمہ محنت و انسانی وسائل کے کتنے دفاتر، سکول اور ہسپتال و ڈسپنسریاں ہیں؟
- (ب) اس ضلع کے لئے سال 2018-19 اور 2019-20 میں کتنی رقم فراہم کی گئی ہے؟
- (ج) اس ضلع میں محکمہ کن کن فیکٹریوں / کارخانوں / اداروں سے رجسٹرڈ کارکنوں کے لئے فنڈ وصول کرتا ہے؟
- (د) اس ضلع میں رجسٹرڈ کارکنوں کی تعداد کتنی ہے؟
- (ه) اس ضلع میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں اور کتنی اسامیاں خالی ہیں؟
- (و) اس ضلع میں محکمہ کن کن منصوبہ جات پر کام کر رہا ہے؟
- وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب غنصر مجید خان نیازی):
- (الف) ضلع راجن پور میں محکمہ محنت کا اسسٹنٹ ڈائریکٹر لیبر ویلفیئر کا دفتر کام کر رہا ہے اور ذیلی ادارہ سوشل سیکیورٹی کے تحت ایک سوشل سیکیورٹی ڈسپنسری کام کر رہی ہے۔

(ب) مذکورہ ضلع کے لئے سال 19-2018 اور 20-2019 میں فراہم کی گئی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال 2018-19	سال 2019-20
دفتر اسسٹنٹ ڈائریکٹر لیبر و پرفیکٹر راجن پور 23,75,100 روپے	15,57,120 روپے
سوشل سکیورٹی ڈسپنری راجن پور 65,88,408 روپے	67,04,000 روپے

(ج) ضلع ہذا میں ادارہ پنجاب سوشل سکیورٹی اپنے مروجہ قوانین کے مطابق تمام پرائیویٹ اداروں جن میں، شوگر مل، کاٹن فیکٹریز، بھٹے جات، فلور ملز اور مختلف پرائیویٹ ادارے جن میں آئل ملز، رائس ملز، ہوٹلز، سویٹ اینڈ بیکرز اور پرائیویٹ سکولز شامل ہیں سے ماہانہ بنیاد پر سوشل سکیورٹی کنٹری بیوشن وصول کرتا ہے۔ اداروں کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) اس ضلع میں ادارہ پنجاب سوشل سکیورٹی کے رجسٹرڈ کارکنان کی تعداد 2200 ہے۔

(ه) ضلع راجن پور میں دفتر اسسٹنٹ ڈائریکٹر لیبر اور سوشل سکیورٹی ڈسپنری میں کام کرنے والے ملازمین اور خالی اسامیوں کی تعداد درج ذیل ہے:

ورکنگ	خالی سیٹوں کی تعداد	کل تعداد
دفتر اسسٹنٹ ڈائریکٹر لیبر و پرفیکٹر راجن پور 3	5	8
سوشل سکیورٹی ڈسپنری راجن پور 10	1	11

تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) ادارہ پنجاب سوشل سکیورٹی ضلع ہذا کے تمام رجسٹرڈ کارکنان کو ادارہ ہذا کے قوانین کے مطابق تمام تر بنیادی طبی و مالی سہولیات فراہم کر رہا ہے اس سلسلہ میں ضلع راجن پور میں قائم سوشل سکیورٹی ڈسپنری کو اپ گریڈ کرتے ہوئے سوشل سکیورٹی میڈیکل سنٹر کا درجہ دے دیا گیا ہے جس کے لئے جناب نصر اللہ خان دریشک ممبر قومی اسمبلی نے ایک کنال زمین برائے تعمیر سوشل سکیورٹی میڈیکل سنٹر راجن پور عطیہ کی ہے۔ مزید برآں متعلقہ منصوبہ I.P.C بھی تیار ہو گیا ہے اور جلد ہی اس کی تعمیر شروع کر دی جائے گی جہاں پر رجسٹرڈ کارکنان اور ان کے لواحقین کو 24 گھنٹے تمام تر طبی سہولیات فراہم کی جائیں گی۔

جنوری 2019 تا حال سید انجینئر لمیٹڈ بھائی پھیرو

اور گوجرانوالہ سے محکمہ کی طرف سے فنڈز کی وصولی سے متعلقہ تفصیلات

*3188: چودھری اختر علی: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ محنت و انسانی وسائل نے یکم جنوری 2019 سے آج تک سید انجینئر لمیٹڈ بھائی پھیرو

اور گوجرانوالہ سے کتنی رقم کارکنوں کی فلاح کی مد میں وصول کی؟

(ب) ان فیکٹریوں میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں جو کہ محکمہ محنت سے رجسٹرڈ ہیں؟

(ج) محکمہ کے کن کن افسران نے یکم جنوری 2019 سے آج تک ان فیکٹریوں کی چیکنگ کی

ہے موقع پر کتنے ملازمین کام کر رہے تھے اور کتنے ملازمین کی تفصیل محکمہ کو فراہم نہ کی

گئی تھی؟

(د) ان فیکٹریوں کے خلاف محکمہ نے جو ایکشن لیا ہے اس کی تفصیل دی جائے؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب غنصر مجید خان نیازی):

(الف) محکمہ محنت کے ذیلی ادارہ سوشل سکیورٹی نے یکم جنوری 2019 تا حال سید انجینئر لمیٹڈ

بھائی پھیرو (پھول نگر) سے رجسٹرڈ کارکنان کی فلاح کی مد میں -/2282830 روپے

اور سید انجینئر لمیٹڈ گوجرانوالہ سے -/2700454 روپے بطور سوشل سکیورٹی

کنٹری بیوشن کی مد میں وصول کئے گئے ہیں۔

(ب) سید انجینئر لمیٹڈ بھائی پھیرو میں 250 ملازمین کام کر رہے ہیں جبکہ یونٹ ہذا 198

ملازمین کا کنٹری بیوشن ادا کر رہا ہے نیز سید انجینئر لمیٹڈ گوجرانوالہ میں تقریباً 255

ملازمین کام کر رہے ہیں اور محکمہ محنت کے ذیلی ادارہ سوشل سکیورٹی کے ساتھ رجسٹرڈ

ہیں۔

(ج) ادارہ سوشل سکیورٹی کے درج ذیل افسران نے متعلقہ فیکٹریوں کی یکم جنوری 2019

سے تاحال چیکنگ کی ہے:

سید انجینئر لمیٹڈ بھائی پھیرو (افسران برائے چیکنگ) سید انجینئر لمیٹڈ گوجرانوالہ (افسران برائے چیکنگ)

1- ایاز احمد فاروقی ایکنگ ڈپٹی ڈائریکٹر 1- عبدالرحمن شاہد (اسسٹنٹ ڈائریکٹر سیکرٹری آئی)

2- محمد ہار اکوٹ آفیسر 2- رانا واصف محمود اسسٹنٹ ڈائریکٹر (علاقہ انچارج)

3- انوار الحق انکپٹر

مزید برآں چیکنگ کے دوران سید انجینئر لمیٹڈ بھائی پھیرو کے ملازمین کی تعداد 250 ہے اور 198 ملازمین کا سوشل سیکیورٹی کنٹری بیوشن جمع کروایا جا رہا ہے اور 52 ملازمین کا سوشل سیکیورٹی کنٹری بیوشن جمع نہ کروائے جانے پر متعلقہ ادارے کو ضروری کارروائی کے لئے نوٹس بھی جاری کیا گیا ہے۔

(د) ادارہ سوشل سیکیورٹی نے سید انجینئر لمیٹڈ بھائی پھیرو کے خلاف تمام ملازمین کا سوشل سیکیورٹی کنٹری بیوشن جمع نہ کروانے پر ڈیمانڈ نوٹسز جاری کئے گئے ہیں نیز عدالت میں سوشل سیکیورٹی قانون 66 U/S کے تحت چالان بھی کیا گیا ہے۔

ادارہ سوشل سیکیورٹی نے سید انجینئر لمیٹڈ گوجرانوالہ کا رواں سال 30.07.2019 کو ریکارڈ چیک کیا اور مبلغ -/243432 روپے کم ادائیگی کی بنیاد پر وصول کئے اور متعلقہ کم ادائیگی کی مزید وصولی کے لئے ضروری دفتری کارروائی جاری ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

صوبہ بھر میں 18 سال سے زائد بے روزگار افراد کی رجسٹریشن سے متعلقہ تفصیلات

579: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں اٹھارہ سال سے زائد بے روزگار نوجوانوں کو رجسٹرڈ

کرنے کے لئے محکمہ محنت و انسانی وسائل کے پاس کوئی نظام موجود نہ ہے؟

(ب) اگر جواب ہاں میں ہے تو صوبہ بھر میں کون سا محکمہ اٹھارہ سال سے زائد بے روزگار

نوجوانوں کا اعداد و شمار رکھتا ہے اس کے تحت جون 2018 تک صوبہ میں کتنے

اعداد و شمار ہیں بتایا جائے۔

(ج) یکم جولائی 2018 سے آج تک کتنے اٹھارہ سال سے زائد نوجوان بے روزگار ہوئے ہیں۔

مزید ان بے روزگار نوجوانوں کے روزگار کے لئے حکومت وقت نے کیا تحریک کیا ہے

کیا حکومت صوبہ بھر میں بے روزگاری ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو

وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب غنصر مجید خان نیازی):

(الف) یہ درست ہے کہ اٹھارہ سال سے زائد عمر کے بے روزگار نوجوانوں کی رجسٹریشن کا

معاملہ محکمہ محنت و انسانی وسائل کے دائرہ اختیار سے یکسر باہر ہے لہذا محکمہ کے پاس

مذکورہ مقصد کے لئے کوئی انتظام موجود نہ ہے۔

(ب) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا، اٹھارہ سال سے زائد عمر کے بے روزگار نوجوانوں کی رجسٹریشن

کا معاملہ محکمہ محنت و انسانی وسائل کے دائرہ اختیار میں نہیں ہے اندریں حالات، اس

حوالے سے محکمہ محنت و انسانی وسائل کے پاس متعلقہ اعداد و شمار موجود نہیں۔

(ج) مذکورہ سوال محکمہ لیبر و انسانی وسائل، حکومت پنجاب کے دائرہ اختیار سے باہر ہے۔

ساہیوال میں محکمہ لیبر کے ہسپتال / ڈسپنسریز سے متعلقہ تفصیلات

580: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ساہیوال میں محکمہ لیبر کے کتنے ہسپتال / ڈسپنسریز ہیں؟
- (ب) ان ہسپتالوں / ڈسپنسریز سے روزانہ کتنے کارکن مستفید ہو رہے ہیں؟
- (ج) ان ہسپتال / ڈسپنسریز کے لئے مالی سال 2018-19 میں مختص بجٹ کی تفصیل اور اخراجات کی تفصیل بیان کریں؟
- (د) ان ہسپتال / ڈسپنسریز میں SNE کے مطابق کتنی اسامیاں ہیں۔ مزید کتنی اسامیاں خالی کب سے ہیں؟
- (ه) کیا ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہونے کی بناء پر ان ہسپتالوں میں جنرل / میجر آپریشنز کرنے کے لئے جنرل سرجن اور کارڈیک سرجن موجود ہے؟
- (و) کیا حکومت ان ہسپتال / ڈسپنسریز میں مسنگ فسیلیٹیز کو جلد از جلد re-cape کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟
- وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب غنصر مجید خان نیازی):
- (الف) ساہیوال میں ادارہ پنجاب سوشل سکیورٹی کا ایک ہسپتال اور چار ڈسپنسریز کام کر رہی ہیں۔

سوشل سکیورٹی ہسپتال

- B/21 سال انڈسٹری اسٹیٹ ساہیوال
 - سوشل سکیورٹی ڈسپنسری عارف والا
 - سوشل سکیورٹی ڈسپنسری ہڑپہ
 - سوشل سکیورٹی ڈسپنسری قادر آباد
 - سوشل سکیورٹی ڈسپنسری چچہ وطنی
- (ب) سوشل سکیورٹی ہسپتال ساہیوال سے روزانہ اوسطاً 155 مریض مستفید ہو رہے ہیں اور ان ڈسپنسریز سے روزانہ اوسطاً 76 کارکن مستفید ہو رہے ہیں۔
- (ج) سوشل سکیورٹی ہسپتال ساہیوال کے مالی سال 2018-19 کا مختص بجٹ مبلغ -/56,275,000 روپے اور مئی 2019 تک کے اخراجات -/38,561,103 روپے ہے جس کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سوشل سکیورٹی ڈسپنسریز کا سال 19-2018 کا بجٹ مبلغ -/1,11,72,607 روپے ہے تفصیل اخراجات درج ذیل ہے

پے اینڈ الاؤنسز	-/1,04,74,112 روپے
ادویات	-/4,25,445 روپے
الیکٹریسیٹی بل	-/16,994 روپے
متفرق اخراجات	-/6,000 روپے
کرایہ جات	-/2,50,056 روپے

(د) سوشل سکیورٹی ہسپتال ساہیوال میں SNE کے مطابق مختلف کیڈر کی 71 اسمایاں منظور شدہ ہیں جس میں 51 افراد کام کر رہے ہیں اور مختلف کیڈر کی 20 اسمایاں خالی پڑی ہیں جن کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ڈسپنسریز میں کل 14 اسمایاں ہیں اور کوئی خالی نہیں ہے۔

(ه) اس ہسپتال میں جنرل / میجر آپریشن کرنے کے لئے جنرل سرجن اور کارڈیک سرجن موجود نہ ہیں۔

(و) اس وقت ان ہسپتال / ڈسپنسریز میں تقریباً تمام facilities فراہم کی جا رہی ہیں لہذا مذکورہ سرجن کی خالی اسمایوں کو جلد ہی محکمہ کی پالیسی کے مطابق پُر کر لیا جائے گا۔

سکیورٹی کمپنیوں کا ملازمین سے بارہ گھنٹے ڈیوٹی لینے سے متعلقہ تفصیلات

661: محترمہ عائشہ اقبال: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سکیورٹی کمپنیاں اپنے ملازمین سے بارہ بارہ گھنٹے کی ڈیوٹی لیتی ہیں کیا یہ لیبر قوانین کے مطابق ہے؟

(ب) سکیورٹی کمپنیاں اپنے ملازمین کو کیا سہولیات فراہم کرنے کی پابند ہیں؟

(ج) ان کونکوں کے سامنے دوران ڈیوٹی پیچھے فراہم کرنا کس کی ذمہ داری ہے؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) اس حوالے سے کارخانہ جات اور دیگر ادارہ جات میں کام کرنے والے ملازمین کی قانونی پوزیشن درج ذیل ہے:

فیکٹریز ایکٹ مجریہ 1934 کے سیکشن 38 کے تحت کسی کارخانہ میں روزانہ کام کا spread over دس گھنٹے تک مع وقفہ آرام بمطابق سیکشن 37 ہو سکتا ہے نیز سیکشن 47 کے تحت جو ملازم ہفتہ واری پچاس گھنٹے سے زائد کسی کارخانہ میں کام کرے گا وہ عام ریٹ کے مقابلے میں دگنے ریٹ کے حساب سے تنخواہ کا حق دار ہو گا۔ یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ اس قانون کے سیکشن A-47 کے مطابق ملازمین سے قانون کے تحت overtime لیا جاسکتا ہے جو کہ وہ کرنے کے پابند ہوں گے اور جس کی ادائیگی ڈبل ریٹ پر ہوگی۔

اس کے علاوہ Shops and establishments ordinance, 1969 کے سیکشن 8 کے تحت کسی بھی Establishment میں ملازمین سے 9 گھنٹے روزانہ سے زائد کام نہیں لیا جاسکتا اور overtime کی ادائیگی ڈبل ریٹ پر بمطابق سیکشن 9 کی جائے گی۔ مذکورہ تناظر میں کارخانہ جات اور establishment میں کام کرنے والے سکیورٹی گارڈز کے اوقات کار اور اجرت کا تعین کیا جاتا ہے اور متعلقہ قوانین کی خلاف ورزی کی صورت میں چالان مجاز عدالتوں میں دائر کئے جاتے ہیں۔

(ب) سکیورٹی کمپنیاں جو بالعموم پچاس سے زائد ملازمین پر مشتمل ہوں اپنے ملازمین کو درج ذیل بنیادی سہولیات فراہم کرنے کی پابند ہیں۔

1) حکومت کی طرف سے مقرر کردہ کم از کم اجرت جو کہ فی الوقت -/17500 روپے

ماہانہ مقرر کی گئی ہے آٹھ گھنٹے سے زائد ڈیوٹی کی صورت میں Overtime کی

ادائیگی بحساب عام ریٹ کا ڈگنا پچاس سے زائد ملازمین کی صورت میں ادائیگی

بونس بشرط سالانہ منافع جس کا تذکرہ Industrial and Commercial

Employment (Standing Orders) Ordinance کے S.O No.10-C

میں وضاحت سے کر دیا گیا ہے۔

(2) پچاس سے زائد ملازمین کی صورت میں لازمی گروپ انشورنس بمطابق مذکورہ قانون ہفتہ داری چھٹی ریٹائرمنٹ یا جاب سے برخاستگی کی صورت میں ادائیگی gratuity یا provident fund بمطابق سیریل نمبر 12 بروقت ادائیگی ماہانہ تنخواہ قوانین متعلقہ کے مطابق چھٹیاں بشمول sick leave, casual leave اور festival holidays وغیرہ۔

(ج) یہ معاملہ محکمہ لیبر و انسانی وسائل کے دائرہ کار سے باہر ہے تاہم بالعموم یہ تصور کیا جاتا ہے کہ ایسے سکیورٹی گارڈز کو دوران ڈیوٹی متفرق سہولیات بشمول پنکھے وغیرہ فراہم کرنا متعلقہ بینک انتظامیہ کی اخلاقی ذمہ داری ہے۔

سوشل سکیورٹی ہسپتالوں میں کارکنان کے مفت علاج معالجہ سے متعلقہ تفصیلات

784: محترمہ مومنہ وحید: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر کے تمام رجسٹرڈ کارکنان کو ہیلتھ انشورنس کارڈ کی فراہمی کے لئے کیا لائحہ عمل مرتب کیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر کے تمام سوشل سکیورٹی ہسپتالوں میں کارکنان کو مفت علاج معالجہ کی سہولت میسر ہے؟

(ج) اگر جواب ہاں میں ہے تو 15- اگست 2018 سے اب تک کتنے کارکنان کا مفت علاج کیا گیا ان کی تعداد اور ان پر ہونے والے اخراجات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب غنصر مجید خان نیازی):

(الف) ہیلتھ انشورنس کارڈ محکمہ صحت پنجاب جاری کرتا ہے۔

(ب) درست ہے صوبہ بھر کے تمام سوشل سکیورٹی ہسپتالوں میں رجسٹرڈ کارکنان اور ان کے اہل خانہ کو مفت علاج معالجہ کی سہولت میسر ہے۔

(ج) سوشل سکیورٹی کے ہسپتالوں میں اگست 2018 سے ستمبر 2019 تک جتنے کارکنان کا مفت علاج کیا گیا ان کی تعداد اور ان پر ہونے والے اخراجات کی ہسپتال وار تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: اب سید عثمان محمود آجائیں ہاؤس کو preside کریں۔

پوائنٹ آف آرڈر

سیدہ میمنت محسن: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: اب سید عثمان محمود ہاؤس کو preside کریں وہ پوائنٹ آف آرڈر کو دیکھتے ہیں۔
(اس مرحلہ پر جناب چیئر مین سید عثمان محمود کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئر مین: جی، محترمہ!

سیدہ میمنت محسن: جناب چیئر مین! آج ایک آمرانہ حکومت، فاشٹ سوچ اور امتیازی سلوک کے خلاف عوام سراپا احتجاج ہے معاشرے میں مختلف طبقات کے لوگ متحد ہو رہے ہیں اور احتجاج بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ آپ فکر نہ کریں میں ہندوستان کی بات کر رہی ہوں۔۔۔

(اذان مغرب)

جناب چیئر مین: اب نماز کے لئے پندرہ منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر وقفہ برائے نماز مغرب

کے لئے پندرہ منٹ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(وقفہ نماز مغرب کے بعد جناب چیئر مین

سید عثمان محمود 5 بج کر 33 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئر مین: سیدہ میمنت محسن! وقفہ برائے نماز مغرب سے پہلے آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر رہی تھیں لیکن آپ کی بات مکمل نہیں ہو سکی تھی تو پہلے آپ اپنی بات مکمل کر لیں۔

بھارت میں مسلمانوں کے خلاف

انتیازی قوانین بنانے پر پاکستان میں بھرپور احتجاج کا مطالبہ

سیدہ میمنت محسن: جناب چیئر مین! میں پوائنٹ آف آرڈر بات کر رہی تھی،

But Sir, before I start my point of order, I would like the House to be full or at least there are majority of Honorable Members present in the House. In the meantime you can take another point of order and then I will speak. Is that ok?

MR CHAIRMAN: I believe you should continue.

سیدہ میمنت محسن: جناب چیئر مین! آج ایک آمرانہ، فاشٹ سوچ کی حامل اور انتیازی سلوک کرنے والی حکومت کے خلاف عوام سراپا احتجاج ہے، مختلف طبقات متحد ہو رہے ہیں اور protest بڑھتا جا رہا ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئر مین! محترمہ! آپ کس ملک یا حکومت کی بات کر رہی ہیں؟

MR CHAIRMAN: Minister Shaib! Please no crosstalk.

سیدہ میمنت محسن: جناب چیئر مین! میں آپ کی وساطت سے چودھری ظہیر الدین سے کہوں گی کہ آپ فکر نہ کریں I am talking about India اس وقت ایک نعرہ جو ہر طرف گونج رہا ہے وہ آزادی کا نعرہ ہے۔ مودی سرکاری کی فاشزم کے خلاف آزادی کا نعرہ اٹھ رہا ہے، انتیازی قوانین کے خلاف آزادی کا نعرہ اٹھ رہا ہے اور آمرانہ رویے کے خلاف آزادی کا نعرہ اٹھ رہا ہے۔

جناب چیئر مین! مجھے as a political activist from Lahore اس بات کا فخر ہے کہ یہ نعرہ لاہور میں ایجاد ہوا تھا۔ یہاں ساٹھ کی دہائی میں جنرل ایوب خان کی آمرانہ حکومت کے خلاف سب سے پہلے یہ نعرہ بلند کیا گیا تھا۔ اس کے بعد اسی کی دہائی میں محترمہ بے نظیر بھٹو شہید کے جیالوں نے یہ نعرہ بلند کیا تھا۔

جناب چیئر مین! جب میں کیمبرج یونیورسٹی سے پڑھ کر mid-eighties میں لاہور واپس آئی تو میں نے اور میری ساتھیوں نے محترمہ عاصمہ جہانگیر (مرحومہ) کی قیادت میں مساوی

حقوق کی جدوجہد میں یہی نعرہ مال روڈ پر لگایا تھا۔ مجھے بڑا فخر ہے کہ یہاں لاہور سے یہ نعرہ کشمیر گیا اور پھر کشمیر سے یہ نعرہ سارے ہندوستان میں پھیل گیا ہے۔ آج ہمیں اپنے مسلمان بھائیوں اور بہنوں، ہندوستانی سول سوسائٹی، activists اور بہت سارے وہ لوگ جو اس وقت ہندوستان میں سراپا احتجاج ہیں ان کے ساتھ مل کر، ان کے ساتھ یکجہتی کے عزم کے ساتھ یہ نعرہ لگانا چاہئے۔

جناب چیئرمین! میں چاہوں گی کہ ہم سب معزز ممبران مل کر یہ نعرہ ان کی حمایت میں لگائیں اور یہ بات on record آجائے کہ پنجاب اسمبلی کے معزز ممبران نے مودی سرکار کی آمرانہ سوچ کے خلاف اور امتیازی سلوک کے خلاف احتجاج کرنے والوں کی حمایت کی ہے تو آپ

سب معزز ممبران میرے ساتھ مل کر یہ نعرہ لگائیں۔ I will be very grateful.

(اس مرحلہ پر معزز خاتون ممبر سیدہ میمنت محسن

نے درج ذیل نعرے لگوائے اور معزز ممبران نے ان کا ساتھ دیا)

جناب چیئرمین! میرے دل کی ڈھرکن آزادی، ہم لے کے رہیں گے آزادی، ذرا زور سے بولو آزادی، ذرا شور سے بولو آزادی، ذرا جوش سے بولو آزادی، ہم لے کے رہیں گے آزادی، آمر سے لیں گے آزادی، ظالم سے لیں گے آزادی، یہ پیارا نعرہ آزادی، ہم لے کے رہیں گے آزادی، اے ساتھی تُو لے! آزادی لینا سودانا کرنا، ہم لے کے رہیں گے آزادی، ہمیں جان سے پیاری آزادی، تمہیں دینی پڑے گی آزادی، ہم چھین کے لیں گے آزادی۔ ارے تو بھی بولو آزادی۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: سیدہ میمنت محسن! آپ نے ایک بہت ہی valid پوائنٹ raise کیا ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

بڑے شہروں میں ماحولیاتی آلودگی کے بڑھتے ہوئے مسئلے کو حل کرنے کا مطالبہ

جناب نصیر احمد: جناب چیئرمین! اہلیان لاہور پچھلے کئی دنوں سے دو قسم کے عذاب جھیل رہے ہیں اور ان دونوں کے بارے میں بارہا مرتبہ میڈیا پر خبریں بھی چلی ہیں، پرنٹ میڈیا پر بھی بات ہوئی ہے اور اس حوالے سے کہیں نہ کہیں حکومت کی فکر بھی نظر آتی ہے۔

جناب چیئرمین! پہلی بات یہ ہے کہ پورے لاہور کے اندر کوڑے کے ڈھیر لگ چکے ہیں اور جگہ جگہ تعفن اٹھ رہا ہے لیکن حکومت بے بس نظر آتی ہے۔ آج بھی اسمبلی کی طرف آتے ہوئے مجھے فیروز پور روڈ اور مال روڈ پر کوڑے کے ڈھیر نظر آئے ہیں اور پورا الیکٹرک میڈیا اس پر بول رہا ہے لیکن حکومت کی طرف سے اس کوڑے کو اٹھانے کے لئے کوئی واضح کوشش نظر نہیں آرہی۔ میری گزارش ہے کہ لاہور کے لوگوں کو اس عذاب سے نجات دلائی جائے۔

جناب چیئرمین! میری دوسری گزارش یہ ہے کہ وزیراعظم نے پچھلے دنوں لاہور کے اندر ایک پریس کانفرنس کی تھی اور ماحولیاتی آلودگی پر بات بھی ہوئی تھی۔ اس وقت لاہور شہر پوری دنیا کے اندر آلودگی کے حوالے سے top پر آچکا ہے۔ ہمارے لاہور شہر کا انڈکس 400 سے اوپر جا رہا ہے۔ "ڈان" اخبار کی رپورٹ کے مطابق اس فضا میں رہنے کی وجہ سے لاہور شہر میں رہنے والے ہر فرد کی عمر اوسطاً پانچ سال مزید کم ہو چکی ہے۔

جناب چیئرمین! میری یہ گزارش ہے کہ حکومت پنجاب نہ صرف لاہور شہر کے لئے بلکہ راولپنڈی اور پنجاب کے دوسرے بڑے شہروں کے لئے فضائی آلودگی پر قابو پانے کے لئے ایک جامع پالیسی بنائے اور اس کے لئے ہنگامی حالت نافذ کرنے کی ضرورت ہے بصورت دیگر یہ مسئلہ حل نہیں ہو سکے گا۔ دو دن پہلے لاہور کا انڈکس 500 تھا۔ آج بھی لاہور کا انڈکس 300 سے اوپر ہے۔

جناب چیئرمین! یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے۔ سیاست سے بالاتر ہو کر میری یہ گزارش ہے کہ اس حوالے سے اپوزیشن اور حکومت باہم مل کر کوئی campaign launch کرے تاکہ اس مسئلے کا حل ڈھونڈا جائے ورنہ ہماری آنے والی نسلیں ہمیں اس کوتاہی پر کبھی معاف نہیں کریں گی۔ اس بابت مجھے منسٹر صاحب کی طرف سے واضح جواب چاہئے۔

جناب چیئرمین: وزیر خزانہ! اس کا جواب دیں گے۔

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب چیئرمین! میں معزز ایوان کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس حوالے سے جس سنجیدگی کے ساتھ کام ہونا چاہئے تھا وہ اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا۔ موجودہ حکومت نے فضائی آلودگی کو اپنی priority بنایا ہے۔ جب ہم نے وزیراعظم کو اس حوالے سے

briefing and presentation دی تو اس میں اتنے جامع اقدامات شامل تھے کہ وزیراعظم نے خود ان اقدامات سے متعلق عوام کو بتایا اور اس کے بعد ایک پریس کانفرنس بھی کی گئی تھی۔

جناب چیئرمین! میں ذرا فوگ کی اس نوعیت سے آپ کو تھوڑا سا آگاہ بھی کر دوں۔ پہلے یہ ہے کہ approach کیا ہونی چاہئے، یہ چیز کہاں سے originate کر رہی ہے؟ وہ کون سی چیزیں ہیں جن کی وجہ سے air pollution کا مسئلہ ہے اور پہلی بات یہ ہے کہ آپ اس کو سموگ سے الگ کر دیں آپ نے air pollution کو target کرنا ہے۔ فوگ اور سموگ mix ہوتے ہیں تو سموگ بنتی ہے اور لاہور کے اندر سارا سال یہی حالات رہتے ہیں لیکن ان چند مہینوں میں یہ ظاہر ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین! ہم نے جب دیکھا ہے کہ اس کی وجہ کیا ہے، کون سی ایسی چیزیں ہیں جو اس میں سب سے زیادہ contribute کر رہی ہیں تو ایک study کرائی گئی اور اس study سے جو results سامنے آئے اُس میں سب سے بڑا contribution ٹرانسپورٹ کا ہے یعنی یہ followed by industries, then crop burning, then، over 40 percent everything else. ڈیزل اور پٹرول پر چلنے والی گاڑیوں میں بڑا low grade fuel use ہوتا ہے۔ ڈیزل میں 500 PPM and sulphur ہے جس سے آپ کو یہ smell feel ہوتی ہے اور آنکھوں میں جلن محسوس ہوتی ہے تو میں اس معزز ایوان کو یہ بھی خوشخبری دینا چاہ رہا ہوں کہ انشاء اللہ اگلے مہینے جنوری 2020 سے ہم یورو-2 سے یورو-4 پر جا رہے ہیں جس سے یہ 500 PPM سے کم ہو کر 50 PPM پر آجائے گی۔ Which is a ten times reduction.

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب! sulphur! To add on to what you are saying, sulphur! Which is a metal, when that بھی ڈالا جا رہا ہے burns اُس کی وجہ سے بھی یہ بڑا issue ہے۔

MINISTER FOR FINANCE (Makhdoom Hashim Jawan Bakht):

Mr Chairman! It's a carcinogenic and it contributes to cancer also.

MR CHAIRMAN: If he could please continue.

MINISTER FOR FINANCE(Makhdoom Hashim Jawan Bakht):

Mr Chairman! I mean would the Chair like me to continue.

MR CHAIRMAN: Makhdoom sahib! Please carry on.

MINISTER FOR FINANCE(Makhdoom Hashim Jawan Bakht):

Mr Chairman! But I was having to give a more comprehensive overview.

جناب چیئرمین! ایک تو آپ نے fuel کو target کرنا ہے جو ہم اگلے مہینے سے کرنے جا رہے ہیں اور ہماری یہ کوشش ہے کہ اگلے سال کے آخر تک ہم اس کو یورو-5 پر لے جائیں جس سے یہ 50 سے کم ہو کر 10 پر آجائے گا۔ اس کے علاوہ اس میں ایک بڑا contribution brick kilns کا بھی ہے۔ ہماری حکومت نے 273 ملین ڈالرز کے ساتھ پنجاب گرین ڈویلپمنٹ پروگرام کا آغاز کر دیا ہے جس کے اندر ایک بہت بڑا component, green financing کا بھی ہے اور اگلے سال تک ہم نے ان سارے brick kilns کو ہم نے zigzag technology پر لے کر جانا ہے اس سے ان کے pollution level میں کم از کم ten times کمی آجائے گی۔ اس کے ساتھ ساتھ ایگریکلچر میں جو burning ہوتی ہے ہم اس میں ان کے لئے ایک economic راستہ اختیار کر رہے ہیں جس کی وجہ سے جب وہاں پر baling آجائے گی اور جب farmer کو اس میں economic consideration نظر آئے گی تو وہ اپنی crops کو burn نہیں کرے گا۔

جناب چیئرمین! میں آپ کو یہ موٹے خدو خال پیش کر رہا ہوں کہنے کا مقصد یہ ہے کہ:

Government is very cognizant of this and this is the big issue. This has to be handled.

MR CHAIRMAN: Madam if you could please let him continue. You will get your time thank you.

MINISTER FOR FINANCE(Makhdoom Hashim Jawan Bakht):

Mr Chairmand! I believe she has something very pressing to say, so I would give her the floor.

SYEDA MAIMANAT MOHSIN: Mr Chairman! I do have something pressing to say and it was related with your vehicle and its emission point which I wanted to elaborate there and then informed the House that what will happen in the future .We will see zigzag technology and all the rest but I do want to draw the attention of this House to a fact which is that eight months ago the Environment Protection Department of the Punjab Government did take some good steps and I am sure the Honorable Minister is aware of this and when the local stakeholders.

جناب چیئرمین! میں اُن لوگوں کی بات کر رہی ہوں جو mobile oil کو بار بار جلاتے ہیں۔ وہ باہر سے بڑی packing منگوا کر اُس کو دوبارہ سے pack کر کے عوام کو پاگل بنا کر اُس کو دوبارہ سے فروخت کرتے ہیں اور

Make a hefty profit out of it. So the Environment Protection Agency of the Government of the Punjab did take some good steps and it did go out and is trying stop those people of Punjab.

جناب چیئرمین! انہوں نے مختلف شہروں میں چھپ کر کارخانے بنائے ہوئے ہیں۔ ہمیں معلوم ہے کہ لاہور کے گرد و نواح میں اور بادامی باغ میں اس طرح کے بڑے کارخانے بنے ہوئے ہیں۔

Mr Chairman! The EPA went and closed them and shut down. Then what happened. They went to the Lahore High Court. The Lahore High Court commanded the Environment Protection Agency of the Government of the Punjab. Then what happened? The Lahore High Court directed that D.G of the EPA to shut these places down permanently and to bring it to the attention of the Government. This has been done and it was brought to the attention of the public at large that has been done. He is absolutely right these 43 to 45 percent of this

pollution, air pollution is because of vehicle emission and 23 percent is because of heavy traffic. Nothing happened those people are back in business and I want to know from the Minister what the DG EPA has done about this .We want the Minister of the Environment come to the House and to explain to us in Committee room and I want civil society activists who are interested in the protection of the environment in Lahore to be part of that briefing. We want everybody in this House to be part of that briefing and we want to be told what happened to the EPA imitative and the Lahore High Court commendation.

اُس کے بعد اُس کے اوپر کیوں نہیں کوئی کام ہوا۔

جناب چیئرمین! دوسری بات جو بہت اہم ہے جو انہوں نے فرمایا ہے کہ گرد و نواح میں

small industry units etc. ہیں۔

Mr Chairman! Which were not cognizant of the environmental standards that they have to follow? The Lab reports should regularly need to be presented to the Punjab Assembly and we need to see those indeed? Honourable Minister I am sorry to have interrupted you, but this is an issue of vital importance to the health generarly and especially to those of the children.

MR CHAIRMAN: Your point is noted Madam and the Honorable Minister is very much at par and on the same page.

SYEDA MAIMANAT MOHSIN: Mr Chairman! Yes, but we want answers as to why EPA did not follow the direction of the Lahore High Court and I want the DG EPA to come and explain this to us and Minister should also explain to us. The Honorable Minister would like to explain it.

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئر مین! شکریہ۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جب آپ responsible minister کو floor دے دیتے ہیں وہ جب پورا explain کر لیں تو اس میں کوئی چیز ہتی ہو تو اس کا کہنا بنتا ہے۔

جناب چیئر مین! میرے خیال میں اگر ان کو interrupt نہ کیا جاتا تو معزز ممبر نے بڑے vigor کے ساتھ جو چیزیں کہی ہیں وہ ساری چیزیں وزیر موصوف explain کرنے والے تھے ان کو بیچ میں دو تین چار دفعہ ٹوکا گیا تو پھر وہ بیٹھ گئے۔ ہم اپنی کم علمی کا اعتراف کر لیتے ہیں کیونکہ ہم سے سمجھ دار لوگ یہاں پر موجود ہیں اور ہم ان سے سیکھتے بھی ہیں لیکن پہلے explain کرنے کا موقع تو دیا جانا چاہئے۔

جناب چیئر مین! میں یہ سمجھتا ہوں کہ وزیر موصوف یہ ساری باتیں کرنے والے تھے لیکن on the behalf of the minister آپ نے دہرا دیا۔ بہت شکریہ

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب چیئر مین! میں اس میں ایک اضافہ اور کر دوں کہ لاہور اور بڑے شہروں کا ایک بڑا مسئلہ یہ بھی ہے کہ پچھلے دس سالوں کے اندر آپ کا 90 percent urban forest cover ہی ختم ہو گیا ہے۔ یہ concrete جنگل بنانے سے ایک بڑا مسئلہ ہوا ہے آپ نے یہاں کے شہریوں کی صحت کے ساتھ کھیلایا ہے۔ 1984 کے بعد یہاں پر ایک بھی جنرل ہسپتال نہیں بنا اور یہاں پر جو بھی forest cover تھا وہ ختم کر دیا۔

جناب چیئر مین! میں یہاں پر ایک اور چیز بھی بتاتا چلوں کہ urban forestry گھاس لگانا نہیں ہے کیونکہ گھاس آکسیجن produce نہیں کرتا۔ آپ کے شہروں میں درخت ختم ہو گئے ہیں، آپ کے چھوٹے insects ختم ہو گئے ہیں جس طرح یہاں پر جگنو ہوتا تھا آپ کو یہاں لاہور میں آخری جگنو کب نظر آیا؟

سیدہ میمنت محسن: جناب چیئر مین! ادھر دیکھیں، جگنو یہاں پر موجود ہے۔ (قہقہے)

جناب چیئر مین: جی، جگنو آپ کے سامنے بیٹھی ہوئی ہیں۔ (قہقہے)

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب چیئرمین! یہ جگنو تو اسمبلی کی حد تک ہے۔ میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ہماری حکومت کا اس مسئلے پر proper focus بھی ہے اور جہاں تک محترمہ نے بات کی تو میں فاضل ممبر کی اطلاع کے لئے یہ عرض کر دوں کہ environmental economics بھی یہی کہتی ہے کہ یہ نہیں ہوتا کہ جو چیز بھی کاربن produce کرے آپ اس کو بند کر دیں۔

Mr Chairman! There has to be equilibrium between environment and the economics of it.

جناب چیئرمین! آپ نے معیشت کا بھی خیال رکھنا ہے آپ نے لوگوں کی روٹی روزی کا بھی خیال رکھنا ہے اور ہم اس کے لئے green financing کا ایک بہت بڑا فنڈ لے کر آ رہے ہیں تو انشاء اللہ آنے والے دنوں میں ہم آپ کو اچھی خبریں دیں گے اور جہاں تک دوراندیشی کی بات کی میں تو کہہ رہا ہوں کہ دوراندیشی کیا اگلا مہینہ شروع ہونے والا ہے ہم جنوری کے اندر fuel grade change کرنے جا رہے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! شکریہ۔ آپ کو اس چیز پر بیٹھنے کی مبارک ہو۔ مجھے بھی احساس ہو رہا ہے کہ شاید ہماری بھی تھوڑی بہت power sharing ہے۔

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ! جناب محمد بشارت راجا جیسے ہمارے مہربان ہیں تو ہم سب کی power sharing ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! جناب محمد بشارت راجا نے ہمیشہ محبت کی ہے۔ میں حکومت کو مبارکباد دوں گا کہ 21½ ارب روپے کے منصوبے میں 6 ارب روپے کی کرپشن کا کوئی چور پکڑ لیا ہے تو میں حکومت کو مبارکباد دیتا ہوں کہ ان کا یہ سلسلہ چل رہا ہے اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت دے اور اچھے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جناب چیئرمین! 27- دسمبر کو محترمہ بے نظیر بھٹو شہید کی برسی ہونے جا رہی ہے اور اس دفعہ پاکستان پیپلز پارٹی بی بی شہید کی برسی پنڈی میں جائے شہادت پر منانا چاہتی تھی اور ہم نے حکومت کو درخواست بھی گزاری کہ ہمیں جائے شہادت پر بی بی شہید کی برسی منانے کی اجازت دی جائے حالانکہ political activity کے لئے کوئی ضروری بھی نہیں ہے کہ اجازت لی جائے لیکن ہم نے پھر بھی حکومت کو موقع دیا کہ وہ مہربانی کی کوئی سوچ رکھے لیکن حکومت کی طرف سے ہمیشہ کی طرح اس دفعہ بھی ہمیں اجازت نہ دی اور ہمیں مجبوراً ہائی کورٹ کا رخ کرنا پڑا اور ہائی کورٹ سے ہمیں وہ اجازت ملی۔

جناب چیئرمین! ہم عدالتوں کے شکر گزار بھی ہیں بے شک ہمارے ساتھ زیادتیاں بھی ہوتی ہیں لیکن ہمیں کبھی اگر relief ملا ہے تو وہ بھی عدالتوں کی طرف سے ملا ہے اور ہم اُن کا احترام بھی کرتے ہیں اور اُن کا شکریہ بھی ادا کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، پاکستان پیپلز پارٹی نے ہمیشہ عدالتی فیصلوں کی پاسداری بھی کی ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! حکومت سے میرا ایک سوال ہے یہاں پر میرے سارے دوست بیٹھے ہیں اور میں صرف اپنی بات کر رہا ہوں اُس میں اگر میں کچھ غلط کہوں تو مجھ پر ضرور کوئی تنقید بھی کرے اور مجھے ٹوکے بھی لیکن اگر کوئی بات point scoring کے لئے ہو تو مناسب نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! میں اپنی اور عوام کی بات کر رہا ہوں کہ ہماری حکومت مقتل بھی سجاتی ہے اور مقتول کو اُدھر جانے بھی نہیں دیتی۔ یہی پرویز مشرف تھا جس کے لئے ہمارے وزیراعظم کے سابقہ ادوار میں جو بیانات تھے وہ اگر سنیں تو پھانسی سے کم ان کا مطالبہ ہی نہیں تھا۔ وہ پرویز مشرف کے لئے چور، ڈاکو، ظالم، بربریت اور پتا نہیں کس قسم کے الفاظ استعمال کرتے تھے لیکن اچانک جب ان کے مطالبوں پر عدالت نے فیصلہ دیا تو انہوں نے بہت بڑا یوٹرن لیا اور وہ اس کے خلاف ہو گئے کہ پرویز مشرف کو سزائے موت نہیں ہونی چاہئے۔ اس میں اداروں کو بھی ملوث کرنے کی کوشش کی گئی حالانکہ وہ بھی ہماری طرح ایک سولیلین ہے، ایک عام آدمی ہے اور ایک سیاسی جماعت کا سربراہ ہے جسے وہ lead کر رہا ہے۔ وہ آج کل exile میں ہے یا عدالتوں سے بھاگا ہوا ہے یا جو کچھ بھی ہے۔ اس کے خلاف

ایک عدالت نے فیصلہ دیا اس نے وہیں پر chapter کو close کر دیا اور زحمت ہی نہیں کی کہ میں دوسری عدالت میں جاؤں، میں اپیل کا حق رکھتا ہوں اور میں اپیل کروں۔ وہ قاتل ہے۔

جناب چیئر مین! میں آج بھی on the floor of the House کہتا ہوں کہ وہ قاتل ہے، قاتل ہے بی بی شہید کا قاتل ہے، وہ اکبر گٹھی کا قاتل ہے، وہ 12- مئی کو اٹھنے والی لاشوں کا قاتل ہے اور وہ ذمہ دار ہے۔ آج اس قاتل کو بچانے کے لئے مقتول کو مقتل میں بھی جانے نہیں دیا جا رہا۔ یہ فاشٹ ازم ہے، یہ ظلم ہے، یہ بربریت ہے، یہ جمہوریت کی نفی ہے، یہ انسانی حقوق کی نفی ہے، یہ جمہوری حقوق کی نفی ہے اور یہ معاشی حقوق کی نفی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئر مین! اگر ہم اسی طرح خاموش رہے اور زبانوں پر تالے لگا کر بیٹھے رہے اور ہم یہ سمجھتے رہے کہ ہم حکومتوں کا حصہ ہیں تو ہمیں تاریخ کبھی معاف نہیں کرے گی۔ وہ جو ذات کبریا اور بیٹھی ہے وہ خود فیصلے کرتی ہے۔ جزل ضیاء الحق کا طوطی بولتا تھا اور کوئی شخص اس کے خلاف بات نہیں کرتا تھا لیکن ایک وقت آیا جن لوگوں نے بھٹو شہید کے خلاف فیصلہ دیا، جسٹس نسیم حسن شاہ نے خود کہا کہ وہ ایک عدالتی قتل تھا۔

جناب چیئر مین! آپ تاریخ کے اوراق الٹ کر دیکھیں آپ کو تاریخ بالکل ایسے لگے گی جیسے آج میں یہاں کھڑا عرض کر رہا ہوں اور آپ دیکھیں گے تو ماضی میں وہ سارا کچھ ہوا ہو گا۔ ہمیں اپنی آنکھوں سے وہ پردے ہٹا دینے چاہئیں اُدھر سے اُدھر آتے دیر کوئی نہیں لگتی اور اُدھر سے اُدھر جاتے بھی دیر کوئی نہیں لگتی۔ عزت اور ذلت دینے کا اختیار میرے پرودگار کے پاس ہے جو سلوک اپوزیشن کے ساتھ یا اپنے سیاسی مخالفین کے ساتھ اس دور میں ہو رہا ہے اس کی مثال نہیں ملتی۔

جناب چیئر مین! آپ اگر دیکھیں اور ہمارے حلقوں میں جا کر دیکھیں۔ یہاں اپوزیشن اور حکومت میں صرف ایک دو فیصد کا فرق ہے۔ میرے فاضل لاء منسٹر صاحب بیٹھے ہیں ان سے پوچھیں، میرے خیال میں 49/48 فیصد ہم اپوزیشن والے ہیں اور حکومت والے 52/51 فیصد ہیں۔ آپ پچاس فیصد پنجاب کا حق مار رہے ہیں۔ پنجاب کے پچاس فیصد حلقوں کی آپ کوئی ڈیپلمنٹ نہیں کروا رہے۔ ہمارے پنجاب کا 238- ارب روپیہ مرکز کھا گیا ہے۔ ہمارا وزیر اعلیٰ آج تک اس پر بات تک نہیں کر رہا۔ وہ اپنا حق نہیں مانگ سکا۔ آپ ہمارے حلقوں میں جا کر دیکھیں وہاں پر سڑکیں نہیں ہیں،

سولنگ اور نالی نہیں ہے، وہاں پر سکول نہیں ہیں، وہاں پر ہسپتال نہیں ہیں اور وہاں پر ہسپتالوں کے اندر ادویات نہیں ہیں جہاں پر عمارتیں ہیں وہاں پر ڈاکٹرز نہیں ہیں۔ یہ کیا ہو رہا ہے؟

جناب چیئرمین: شکریہ

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! مجھے بات کر لینے دیں۔ اس ہاؤس میں اگر ہم نے اپنی بات نہیں کرنی۔ (قطع کلامیاں)

MR CHAIRMAN: No, Please no cross talk.

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! میں اپنے حلقہ کی بات کر رہا ہوں۔ میری ایک سڑک فیصل آباد چنیوٹ روڈ ہے اس کا ریکارڈ نکلا کر دیکھ لیں وہاں پر ہر روز حادثات میں لوگ مر رہے ہیں۔ وہاں درجنوں لوگ مر چکے ہیں۔ یہاں پر یہ سرداروں کے ساتھ اظہار یکجہتی کے لئے گوردوارے تعمیر کر رہے ہیں۔ آپ یہی سمجھ لیں کہ وہاں سے بھی بابا گورونانک گزرتے تھے۔ فیصل آباد چنیوٹ روڈ پر بھی وہ walk کیا کرتے تھے۔ آپ انہی کے صدقے بنو ادیں۔ کیا ہمارے بچے نہیں جو مر رہے ہیں؟

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ! آپ کا پوائنٹ آگیا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! آج آپ چیئرمین ہیں اور آپ نے مجھے وقت دیا ہے۔ اگر آج سپیکر صاحب ہوتے تو میں کبھی بھی نہ بیٹھتا۔ میں آپ کے احترام میں بیٹھ رہا ہوں کہ آج میری پارٹی کے چیئرمین ہیں اور وہ مجھے کہہ رہے ہیں کہ میں بیٹھ جاؤں لیکن میں احتجاجاً بیٹھ رہا ہوں۔ میری آواز کو آج بھی دیا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ! آپ کا پوائنٹ valid ہے اور نوٹ ہو چکا ہے۔ جی، چودھری ظہیر الدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! فاضل دوست نے اپنے حلقہ کے بارے میں باتیں کی ہیں۔ ان کا حق بنتا ہے۔ میں یہ بات کہنے میں کوئی باقی نہیں سمجھتا اور انشاء اللہ ان کی سڑک بھی بنے گی۔

جناب چیئرمین! میں ایک بات اور عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پرویز مشرف جس کے بارے میں انہوں نے بہت کچھ کہا ہے لیکن ایک بات ہے کہ جس سپاہی نے 40 سال سروس کی ہو، جس نے تین جنگیں لڑی ہوں اور موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر لڑی ہوں تو پھر اس کو غدار کہنا ہم کبھی برداشت نہیں کر سکتے کہ اس کو غدار کہا جائے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! میں نے تو اسے قاتل کہا ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! میں نے ان کو سنا ہے kindly یہ مجھے بھی سن لیں۔ ہماری پاک فوج کے وہ کمانڈر ان چیف رہ چکے ہیں اور ایک کمانڈر ان چیف کو جب آپ غدار کہتے ہیں تو مخصوص لوگ دو قسم کی سوچ رکھتے ہیں، ایک بات چیت کرنے والے اور کچھ intellectuals independent بھی ہیں جو اس طرف چل پڑے ہیں۔ جو لڑنے والے کیس ہیں وہ لڑیں لیکن جب غدار کے نام پر پریس کانفرنسز کرتے ہیں تو ہم اس بات کے داعی ہیں کہ ہمارا کمانڈر ان چیف کبھی غدار نہیں ہو سکتا۔ ہم کمانڈر ان چیف کے ساتھ کھڑے ہیں اور کھڑے ہوں گے۔ آپ دیکھئے گا کہ وہ cases with prospective effect چلائے جائیں گے۔ انہوں نے 1999 میں جو کیا تھا اس کو clarity دینے والا اور validate کرنے والا چیف جسٹس کس زمرے میں آتا ہے۔ بعد میں جب اصل میں violation ہوئی تھی اس کو وہ مانتے ہیں اور جو violation نہیں ہے اس کو بھی وہ retrospective effect دے رہے ہیں جبکہ غداری کا قانون 2010 میں بن رہا ہے۔

جناب چیئرمین! Violation of Constitution کے حوالے سے کیس کرنا اور اپیلیں کرنا ان کا حق ہے لیکن یہ حق کسی کو حاصل نہیں ہے کہ کمانڈر ان چیف کو غدار کہا جائے۔ سپاچن سے لے کر borders پر جو سپاہی کھڑے ہیں کیا آپ ان کے morale کو گرانا چاہتے ہیں۔ جناب چیئرمین! میں یہ عرض کرتا چلوں کہ ہم اس بات پر کوئی compromise نہیں کریں گے۔ ایک کمانڈر ان چیف جو پرانا ہے یا نیا ہے جس نے کمانڈ کیا ہے اس نے دیانتداری کے ساتھ اپنا کام کیا ہے لہذا ہم اس کے ساتھ کھڑے ہیں اور اس کے ساتھ کھڑے رہیں گے۔ بہت بہت شکریہ

جناب چیئر مین: میں معزز وزیر موصوف کو بتاتا چلوں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئر مین! عدالت نے غدار کہا ہے لیکن میں نے غدار نہیں کہا۔

جناب چیئر مین: جی، آپ نے غدار نہیں کہا۔ پلیز! تشریف رکھیں۔

تحریر کا کار

جناب چیئر مین: ایجنڈے کے مطابق ہم تحریر کا کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریر کا کار نمبر 836 جناب محمد صفدر شاکر کی ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

ماموں کا نجی شہر سے گزرنے والے سیم نالے کا پل گرنے کا خدشہ

جناب محمد صفدر شاکر: جناب چیئر مین! میں یہ تحریر پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ٹاؤن کمیٹی ماموں کا نجی ضلع فیصل آباد شہر کے درمیان ایک سیم نالہ گزرتا ہے۔ شہر میں داخل ہونے کے لئے اس پر دو پل تعمیر ہیں جن پر شہر کی ساری آمد و رفت کا انحصار ہے۔ یہ دونوں پل اپنی میعاد پوری کر چکے ہیں اور اب یہ حالت ہے کہ دونوں پل کسی وقت بھی گر سکتے ہیں جس سے نہ صرف انسانی جانوں کے نقصان کا اندیشہ ہے بلکہ شہر کی ساری آمد و رفت رُک جائے گی اور عوام کا آنا جانا مشکل ہو جائے گا۔ لہذا میری پُر زور اپیل ہے کہ اس عوامی نوعیت کے مسئلہ پر فوری توجہ فرمائی جائے اور استدعا ہے کہ میری تحریر کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئر مین: پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات سے متعلقہ یہ معاملہ ہے۔ جی،

جناب شہاب الدین خان!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئر مین!

اس تحریر کا کار کو pending فرمایا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار چودھری افتخار حسین چھپھر کی ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

چودھری افتخار حسین چھپھر: جناب چیئرمین! میری دو تحریک التوائے کار ہیں۔ کیا مجھے پتا چل جائے گا کہ میری کون سی تحریک التوائے کار ہے؟

جناب چیئرمین: جی، تحریک التوائے کار نمبر 19/839 ہے۔

چودھری افتخار حسین چھپھر: جناب چیئرمین! میری معزز چیئر سے humble submission ہے کہ میری ایک تحریک التوائے کار نمبر 854 ہے جس میں بہت اہم معاملہ ہے اور اس وقت ہاؤس کو اس معاملے میں دخل اندازی کرنی چاہئے۔

جناب چیئرمین: چودھری افتخار حسین چھپھر! اصل میں ایجنڈا کے مطابق چلنا ہے۔

چودھری افتخار حسین چھپھر: جناب چیئرمین! میری Chair سے request ہے کہ اگر آپ اُس کو take up کر لیں کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ وہ زیادہ important ہے۔

جناب چیئرمین: جی، آپ kindly پہلے والی تحریک کو پڑھیں۔

ایل ڈی اے کی ملی بھگت سے لاہور گارڈن میں اربوں روپے کے فراڈ کا انکشاف

چودھری افتخار حسین چھپھر: جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "عوامی" اخبار کی اشاعت مورخہ 13- مئی 2019 کی خبر کے مطابق ایل ڈی اے کی ملی بھگت سے فراڈ، لاہور گارڈن کے مکین سہولیات کی عدم فراہمی پر سراپا احتجاج، سوسائٹی میں واٹر سپلائی، سیوریج، بجلی اور گیس سمیت کوئی سہولیات میسر نہیں ہیں۔ ایل ڈی اے کی منظوری کے بغیر فیئر-II کے پلاٹس فروخت کرنے کا نوٹس لینے کا مطالبہ، شیخ طارق نامی فراڈ یا اربوں روپیہ لوٹ کر سوسائٹی دوسرے لوگوں کے حوالے کر کے فرار۔ ڈی جی نیب، انٹی کرپشن اور دیگر ادارے نوٹس لیں۔ ایل ڈی اے کی ملی بھگت سے لاہور گارڈن ہاؤسنگ سکیم کے نام پر فراڈ جاری ہے جبکہ لاہور گارڈن کے مکین بنیادی سہولتوں کی عدم فراہمی اور حقوق ملکیت

کی رجسٹریاں نہ کروا کے دینے کے خلاف سراپا احتجاج ہیں۔ تفصیلات کے مطابق لاہور کے رہائشی شیخ طارق نے چند برس قبل شریپور روڈ پر لاہور گارڈن ہاؤسنگ سکیم کی بنیاد رکھی۔ اس نے لوگوں کو جدید سہولتوں کا لانچ دے کر پلاٹس کی فروخت شروع کی اور اربوں روپیہ کمائے۔ اس دوران اس نے ایل ڈی اے کے پرائیویٹ سکیمز ونگ کے افسروں کو بھاری رشوت دے کر اپنے ساتھ ملا لیا جس کی وجہ سے ایل ڈی اے سے منظوری حاصل کئے بغیر سکیم launch کرنے پر اس کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی گئی۔ شیخ طارق چونکہ ایک فراڈی شخص تھا اور اس کا مقصد لوگوں کا پیسہ لے کر بھاگتا تھا اس نے ایل ڈی اے کے پاس مطلوبہ تعداد میں پلاٹس mortgage کروائے اور نہ ہی سوسائٹی میں ہسپتال، سکول، پارکس اور دیگر بنیادی سہولتوں کی فراہمی کے لئے پلاٹس مختص کئے۔ شیخ طارق نے مبینہ طور پر فیز-I کے پلاٹس فروخت کر کے پیسہ اکٹھا کرنے کے بعد راہ فرار اختیار کی اور ہاؤسنگ سکیم کے حقوق ملکیت شیخ وقاص اور شیخ عدنان کو دے دیئے۔ نئے مالکان نے بھی وہی روش اختیار کئے رکھی اور اپنی تمام تر توجہ فیز-II کے پلاٹس کی فروخت پر مرکوز رکھی اور ایل ڈی اے کی منظوری کے بغیر فیز-II کے پلاٹس کی فروخت جاری رکھی جبکہ فیز-I کے مکینوں کو بنیادی سہولتوں سے محروم رکھا۔

جناب چیئرمین! دوسری بات یہ ہے کہ لاہور گارڈن ہاؤسنگ سکیم کی انتظامیہ مکینوں کو بجلی کی فراہمی کے نام پر بھی لوٹنے لگی۔ مکینوں نے بتایا کہ سوسائٹی انتظامیہ نے بجلی کے کھمبے نصب نہیں کئے جس کی وجہ سے لوگ لیسکو سے کنکشن حاصل نہیں کر سکتے جبکہ سوسائٹی انتظامیہ لیسکو سے بجلی لے کر مکینوں کو مہنگے داموں فروخت کر رہی ہے۔ مکینوں کے مطابق سوسائٹی انتظامیہ نے جو سب میٹر لگائے ہیں ان کی رفتار بھی تیز ہے جبکہ از خود ریڈنگ لے کر کئی گنا زیادہ بل وصول کئے جا رہے ہیں جس پر گزشتہ روز سوسائٹی کے مکین سراپا احتجاج بن گئے اور سڑکوں پر نکل آئے۔ مظاہرین نے لاہور گارڈن انتظامیہ اور ان کے سرپرست ایل ڈی اے ملازمین کے خلاف شدید نعرے بازی کی۔ مظاہرین نے چیئرمین نیب، ڈی جی انٹی کرپشن پنجاب، ڈی جی ایل ڈی اے اور ڈپٹی کمشنر شیخوپورہ سے مطالبہ کیا کہ لاہور گارڈن میں بنیادی سہولتوں کی عدم فراہمی اور ایل ڈی اے کی منظوری کے بغیر فیز-II کے پلاٹس فروخت کرنے کا نوٹس لیا جائے۔ مکینوں کو رجسٹریاں کروا کر نہیں دی جا رہیں جس کے باعث کروڑوں روپے کی investment سے مکان

تعمیر کرنے والے شہری گوگوا اور پریشانی کی کیفیت کا شکار ہیں۔ مزید یہ کہ سوسائٹی میں واٹر سپلائی، سیوریج، بجلی اور گیس سمیت کوئی سہولیات میسر نہیں ہیں جبکہ قانون کی رو سے سوسائٹی مالکان تمام سہولیات فراہم کرنے کے پابند ہیں جس کی وجہ سے لواحقین میں شدید بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، متعلقہ منسٹر صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس تحریک التوائے کا رکو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کا نمبر 844 محترمہ شاہین رضا کی ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

گوجرانوالہ تالاہور جی ٹی روڈ پر ٹریفک کا دباؤ بڑھنے سے حادثات میں اضافہ

محترمہ شاہین رضا: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ گوجرانوالہ تالاہور جی ٹی روڈ پر ٹریفک کا بہت زیادہ رش بڑھ گیا ہے۔ دورویہ سڑک ہونے کے باوجود اس پر ٹریفک کی روانی متاثر ہو رہی ہے جبکہ ٹریفک کا بہاؤ بڑھنے کی وجہ سے سموگ بھی بڑھ رہی ہے۔ اس روڈ کے دونوں اطراف لاہور سے گوجرانوالہ تک بہت زیادہ شہر آباد اور قصبہ جات آباد ہو چکے ہیں۔ اس کے علاوہ دونوں جانب فیکٹریاں اور کارخانے ہیں۔ اس روڈ کے ساتھ سروس روڈ بنی ہوئی ہے جس پر ٹینکر، ٹرک اور ٹرالے وغیرہ کھڑے رہتے ہیں جس کی وجہ سے اس سڑک پر عام ٹریفک کے ساتھ چاند گاڑیاں چنگچی رکشے وغیرہ اور موٹر سائیکل بہت زیادہ ہوتے ہیں جو کہ ٹریفک کی روانی اور حادثات کا سبب بن رہے ہیں۔ روزانہ اس سڑک پر دس سے پندرہ حادثات ہوتے ہیں جس میں قیمتی انسانی جان و مال کا نقصان ہوتا ہے اور ٹریفک حادثات کی وجہ سے سارا سارا دن روڈ بلاک رہتا ہے۔ لاہور سے گوجرانوالہ کا ایک گھنٹے کا سفر ہے لیکن اس میں دو سے تین گھنٹے لگ جاتے ہیں۔ سابق دور حکومت 2002-2008 میں اس سڑک کے متبادل ایمن آباد موڈ زیر و پوائنٹ سے چینی والا (کامو کی موڈ چوک تک) سڑک منظور کی گئی تھی تاکہ اس سڑک پر ٹریفک کم ہو سکے اور مذکورہ بالا مسائل حل ہو سکیں مگر آج تک تقریباً

دس سے بارہ سال کا عرصہ گزرنے کے باوجود سڑک کی تعمیر نہیں ہو سکی جبکہ اس روڈ کے دونوں اطراف industrial hub ہے اور یہ سڑک پہلی والہ سے چٹنی والا موڑ تک ڈبل بنادی جائے تو اس سے گوجرانوالہ، کاموٹی اور مرید کے تک جو ٹریفک کا بہت زیادہ رش ہوتا ہے وہ کم ہو سکے گا اور اس کی وجہ سے انڈسٹری کی تجارت میں بھی اضافہ ہو گا لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے اور کمیٹی کے سپرد کی جائے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! چونکہ متعلقہ منسٹر صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ متعلقہ منسٹر صاحب نہیں ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 859 جناب عمر تنویر کی ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

راولپنڈی میں ہاؤسنگ کے نام پر غیر قانونی منصوبے شروع کرنے کا انکشاف

جناب عمر تنویر: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دی نیشن" اسلام آباد کی اشاعت مورخہ 28- نومبر 2019 کی خبر کے مطابق Blue World Group نے ضلع راولپنڈی میں ہاؤسنگ کے نام پر پانچ مختلف منصوبے غیر قانونی طور پر شروع کر رکھے ہیں۔ عوام کو کسی ادارے کی منظوری کے بغیر غیر قانونی طور پر ہزاروں کی تعداد میں فائلز فروخت کر کے اربوں روپے بٹورے جارہے ہیں۔ راولپنڈی ڈویلپمنٹ اتھارٹی سے PPP کی cancelation اور layout plan کی منظوری کے بغیر Blue World City کا قیام اور خرید و فروخت کا غیر قانونی دھندہ جاری ہے جس کے لئے مختلف مقامات پر دفاتر کا قیام عمل میں لایا گیا اور سادہ لوح لوگوں کو نہ صرف اندرون ملک بلکہ بیرون ملک بھی بسنے والے لوگوں کو بھی دکش اور دلفریب ویب سائٹس اور تشہیری مواد کے ذریعے راغب کیا جا رہا ہے۔ راولپنڈی ڈویلپمنٹ اتھارٹی اور دیگر اداروں نے معنی خیز خاموشی اختیار کر رکھی ہے اور محکموں کی جانب سے سہولت کار کا کردار ادا کیا جا رہا ہے۔ Blue World City نے کچھ رقبہ خرید کیا ہے اور اس کے علاوہ ہزاروں کنال سرکاری اراضی پر بھی قبضہ کر رکھا ہے اور عدالتی حکم امتناعی کے باوجود ڈویلپمنٹ کا کام غیر قانونی طور پر جاری رکھا ہوا ہے۔ اگر اداروں نے اپنا کام نہ کیا تو ہزاروں

خاندانوں کے اربوں روپے ڈوبنے کا اندیشہ ہے اس لئے گزارش ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر ایوان میں بحث کروائی جائے تاکہ اداروں کو متحرک کر کے اس غیر قانونی ہاؤسنگ پراجیکٹس کو قانون کے دائرے میں لایا جائے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ اس تحریک التوائے کار کے most of the components قانونی ہاؤسنگ سے متعلق ہیں لیکن state land کی انکروچمنٹ کے حوالے سے already حکومت نے ایک کمیٹی بنائی ہوئی ہے جو state land کو دیکھ رہی ہے تو آپ اسے کمیٹی کے سپرد کر دیں جسے ہم دیکھ لیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے اس تحریک التوائے کار کو سیشنل کمیٹی نمبر 6 کو refer کر دیتے ہیں جو کہ within two months اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 861 سید علی حیدر گیلانی کی ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

ملتان میں ایم پی اے کے امیدوار کو حکومتی سیاسی مخالفت کا سامنا

سید علی حیدر گیلانی: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ جب سے یہ حکومت آئی ہے اس نے اپنے مخالفین کے ساتھ political victimization کی انتہا کر دی ہے جس کی واضح مثال ملتان سے ایم پی اے کے امیدوار رانا سجاد ہیں جو کہ ہماری پارٹی کے امیدوار تھے اور حکومت نے سیاسی مخالفت کو ذاتی خصامت میں تبدیل کر دیا ہے۔ ڈپٹی کمشنر اور CPO ملتان نے رانا سجاد کی زندگی دو بھر کی ہوئی ہے۔ ڈپٹی کمشنر اور CPO کا حکم ہے کہ ہر حال میں پہلے انہیں گرفتار کیا جائے اور پھر MPO-3 کے تحت مقدمہ درج کیا جائے تاکہ ایک certain period تک ان کی ضمانت بھی نہ ہو سکے۔ پھر پولیس اور انتظامیہ یہاں تک نہیں رُکی بلکہ انہوں نے ان کے خلاف ایک ہی وقت میں تین جھوٹی ایف آئی آر بھی درج

کروائیں اور جو حقائق ان میں درج کئے گئے ان کا سرے سے وجود ہی نہیں ہے۔ مقامی انتظامیہ کے ایسے اوجھے ہتھکنڈوں سے علاقہ بھر کی عوام میں شدید بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے اور مقامی انتظامیہ سے اس بارے میں رپورٹ طلب کی جائے۔

جناب چیئر مین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئر مین! اس تحریک التوائے کار کی مجھے کاپی نہیں ملی کاپی ملے گی تو میں کچھ کہہ سکوں گا۔
جناب چیئر مین: اس تحریک التوائے کار کو pending کر دیتے ہیں تاکہ وزیر قانون اس پر اپنی حکمت عملی بتا سکیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئر مین! جی، بالکل کیونکہ ابھی اس کی کاپی مجھے ملی ہے تو اس تحریک التوائے کار کو pending فرمادیں۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب چیئر مین: اب پرائیویٹ ممبر بزنس شروع کیا جاتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر درج ذیل کارروائی ہے جس میں مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں ہیں۔ مورخہ 26 نومبر 2019 کے ایجنڈے سے زیر التواء رکھی گئی قراردادیں لیتے ہیں۔ پہلی زیر التواء قرارداد جناب منیب الحق کی ہے جو کہ پیش ہو چکی ہے جس پر وزیر زراعت نے حکومتی مؤقف پیش کرنا ہے۔

کھادوں کی قیمتوں میں اضافہ واپس لینے کا مطالبہ

(-- جاری)

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب چیئر مین! شکریہ۔ مختصراً تو میں اس قرارداد کو oppose کرتا ہوں کیونکہ میرے بھائی نے کھادوں کے بارے میں جو قرارداد پیش کی ہے اس پر میں تھوڑا سا ایوان کو up date کرنا چاہوں گا۔

جناب چیئرمین! جب 2018 میں ہم نے یہ حکومت سنبھالی تو اس وقت یوریا کھاد کی قیمت -/1570 روپے فی بوری تھی اور ڈی اے پی کھاد کی بوری کی قیمت -/3300 سے -/3500 روپے تھی۔

جناب چیئرمین! اس کے بعد آپ کو پتا ہے کہ جس طرح ڈالر کی قیمت بڑھی جس میں تقریباً 30 سے 31 فیصد ڈالر مہنگا ہو گیا تو اس کے باوجود ہم نے ایگریکلچر سیکٹر کو محفوظ رکھنے کے لئے کھادوں کی قیمت کو زیادہ نہیں بڑھنے دیا۔ اگر ہم دیکھیں تو یکم مارچ 2019 میں ڈی اے پی کھاد کی قیمت -/3600 روپے فی بوری اور یوریا کھاد کی قیمت -/1830 روپے فی بوری تھی۔ آج اگر ہم at present دیکھتے ہیں تو یوریا کی قیمت -/2040 روپے ہے اور ڈی اے پی کھاد کی قیمت -/3550 روپے فی بوری ہے۔ ڈی اے پی کھاد کی بوری پر ہم -/500 روپے سبسڈی دے رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! مزید اس حوالے سے میں یہ add کرنا چاہوں گا کہ ہماری ایک سپیشل کمیٹی وزیراعظم نے بنائی ہے جو ان کھادوں کی قیمتوں کو review کر رہی ہے تو انشاء اللہ within one week کھادوں کی قیمتوں میں مزید کمی لائیں گے اور کسانوں کو خوشخبری دیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: اب سوال یہ ہے کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ کھادوں کی قیمت میں حالیہ

اضافہ فی الفور واپس لیا جائے۔"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

جناب چیئرمین: دوسری قرارداد جناب محمد منیب سلطان چیمہ کی ہے جو کہ پیش ہو چکی ہے جس پر وزیر سکولز ایجوکیشن نے حکومتی موقف پیش کرنا تھا جو کہ ایوان میں موجود نہیں ہیں اس لئے اسے pending کیا جاتا ہے۔

تیسری زیر التواء قرارداد محترمہ مسرت جمشید کی ہے۔ یہ قرارداد پیش ہو چکی ہے۔ وزیر انڈسٹریز اینڈ کامرس حکومتی موقف پیش کریں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! اس میں تھوڑا سا confusion ہے۔ یہ انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ کو مارک ہو گئی ہے لیکن اصل میں یہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ ہے اس لئے اس کا جواب منسٹر ہیلتھ دیں گی۔

جناب چیئرمین: ہیلتھ منسٹر صاحبہ!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔ چوتھی زیر التواء قرارداد جناب محمد لطاسب سٹی کی ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

تحصیل مری میں تعمیرات پر

عائد پابندی ختم کئے جانے کے عدالتی فیصلے پر عملدرآمد کا مطالبہ

جناب محمد لطاسب سٹی: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ ہائی کورٹ کی جانب سے تحصیل مری میں تعمیرات پر عائد پابندی ختم کئے جانے کے فیصلے پر عملدرآمد نہ ہونے سے مری میونسپل کارپوریشن کو ریونیو کی مد میں کروڑوں روپے کے نقصان کا سامنا ہے اور لوگوں کے بنیادی حقوق بھی سلب ہو رہے ہیں لہذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ عدالت عالیہ کے فیصلے پر عملدرآمد کیا جائے تاکہ حلقے کے عوام کو درپیش مسائل حل ہو سکیں۔"

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ ہائی کورٹ کی جانب سے تحصیل مری میں تعمیرات پر عائد پابندی ختم کئے جانے کے فیصلے پر عملدرآمد نہ ہونے سے مری میونسپل کارپوریشن کو ریونیو کی مد میں کروڑوں روپے کے نقصان کا سامنا ہے اور لوگوں کے بنیادی حقوق بھی سلب ہو رہے ہیں لہذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ عدالت عالیہ کے فیصلے پر عملدرآمد کیا جائے تاکہ حلقے کے عوام کو درپیش مسائل حل ہو سکیں۔"

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):

Mr Chairman! I oppose it.

جناب چیئر مین: وزیر قانون نے اس کو oppose کیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئر مین! معزز ممبر نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے وہ کافی حد تک درست ہیں لیکن میں نے oppose اس لئے کیا ہے کہ اس سلسلہ میں گورنمنٹ نے اس مسئلے کو redress کرنے کے لئے اس وقت تک جو اقدامات اٹھائے ہیں میں ان کے knowledge میں لانا چاہتا ہوں۔ ان کا فرمانا بالکل درست ہے کہ وہاں illegal constructions ہو رہی تھیں اور بعض لوگوں کی جائز constructions بھی تھیں ان کو روکا گیا۔ اس سلسلے میں گورنمنٹ نے already ایک کمیٹی بنادی ہے جس کے کنویز ڈپٹی کمشنر راولپنڈی ہیں اور اس کے ممبر ان بھی ہیں۔

جناب چیئر مین! میری کوشش یہ ہوگی کہ ان معزز ممبر کو بھی اس کمیٹی کا ممبر co-opt کر لیا جائے تاکہ یہ اُدھر اپنے سارے معاملات redress کر لیں۔ بہر حال اس مسئلے کے حل کے لئے ہم نے already کمیٹی بنادی ہے اور معزز ممبر کو بھی اس کا ممبر بنایا جائے گا۔

جناب محمد لطاسب سٹی: جناب چیئر مین! وزیر قانون نے جو بات کی ہے میں اس سے اتفاق کرتا ہوں اور اپنی قرارداد withdraw کرتا ہوں۔

جناب چیئر مین: معزز ممبر نے اس قرارداد کو withdraw کر لیا ہے لہذا اس قرارداد کو dispose of کیا جاتا ہے۔ پانچویں زیر التواء قرارداد محترمہ سبین گل خان کی ہے۔ یہ قرارداد پیش ہو چکی ہے اس پر وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نے حکومتی موقف پیش کرنا تھا چونکہ منسٹر صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں رکھتے لہذا قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔ محترمہ صدیقہ صاحبہ اد خان ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے رولز کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتی ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

محترمہ صدیقہ صاحبہ اد خان: جناب چیئر مین! شکریہ۔ میرا دل تو آپ کو بیٹا کہنے کو کر رہا ہے مگر اب اس کرسی پر بیٹھے ہیں تو میں آپ کو چیئر مین ہی کہوں گی۔

جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:
 "پنجاب اسمبلی کے قواعد انضباط کار 1997 کے قاعدہ کے 234 کے تحت قاعدہ
 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے دیہات میں خواتین کے لئے بیت
 الخلاء تعمیر کرنے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی
 جائے۔"

جناب چیئرمین: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:
 "پنجاب اسمبلی کے قواعد انضباط کار 1997 کے قاعدہ کے 234 کے تحت قاعدہ
 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے دیہات میں خواتین کے لئے بیت
 الخلاء تعمیر کرنے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی
 جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:
 "پنجاب اسمبلی کے قواعد انضباط کار 1997 کے قاعدہ کے 234 کے تحت قاعدہ
 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے دیہات میں خواتین کے لئے بیت
 الخلاء تعمیر کرنے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی
 جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

قرارداد

جناب چیئرمین: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

دیہاتوں میں خواتین کے لئے بیت الخلاء تعمیر کرنے کا مطالبہ

محترمہ صدیقہ صاحبہ اد خان: جناب چیئرمین! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:
 "پاکستان کے آئین کے مطابق عوام کی فلاح و بہبود کی ذمہ داری حکومت کا اولین
 فرض ہے۔ موجودہ دور میں جہاں خواتین تعلیمی اور عملی میدان میں بڑھ چڑھ کر

حصہ لے رہی ہیں وہاں انہیں بہت سے مسائل کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے۔ ایک اہم عوامی مسئلہ بیت الخلاء کا ہے جو ہمارے دیہات کے عوام بالخصوص خواتین کو درپیش ہے۔ دیہات میں بیت الخلاء جیسی سہولت کا نہ ہونا خواتین کے لئے پریشانی کا باعث ہے۔ یہ ایسا مسئلہ ہے جو خواتین شرمندگی کے باعث اُجاگر نہیں کر سکتیں۔ میری ذاتی کاوشوں کی بدولت کچھ دیہات میں خواتین کے لئے بیت الخلاء تعمیر کئے گئے ہیں لیکن ابھی بہت سے دیہات اس سہولت سے محروم ہیں لہذا یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ دیہات اور مقامی گھروں میں خواتین کے لئے بیت الخلاء تعمیر کرنے کے لئے فی الفور اقدامات کئے جائیں۔"

جناب چیئرمین: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"پاکستان کے آئین کے مطابق عوام کی فلاح و بہبود کی ذمہ داری حکومت کا اولین فرض ہے۔ موجودہ دور میں جہاں خواتین تعلیمی اور عملی میدان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہی ہیں وہاں انہیں بہت سے مسائل کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے۔ ایک اہم عوامی مسئلہ بیت الخلاء کا ہے جو ہمارے دیہات کے عوام بالخصوص خواتین کو درپیش ہے۔ دیہات میں بیت الخلاء جیسی سہولت کا نہ ہونا خواتین کے لئے پریشانی کا باعث ہے۔ یہ ایسا مسئلہ ہے جو خواتین شرمندگی کے باعث اُجاگر نہیں کر سکتیں۔ میری ذاتی کاوشوں کی بدولت کچھ دیہات میں خواتین کے لئے بیت الخلاء تعمیر کئے گئے ہیں لیکن ابھی بہت سے دیہات اس سہولت سے محروم ہیں لہذا یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ دیہات اور مقامی گھروں میں خواتین کے لئے بیت الخلاء تعمیر کرنے کے لئے فی الفور اقدامات کئے جائیں۔"

اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی لہذا اب سوال یہ ہے کہ:

"پاکستان کے آئین کے مطابق عوام کی فلاح و بہبود کی ذمہ داری حکومت کا اولین فرض ہے۔ موجودہ دور میں جہاں خواتین تعلیمی اور عملی میدان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہی ہیں وہاں انہیں بہت سے مسائل کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے۔ ایک اہم عوامی مسئلہ بیت الخلاء کا ہے جو ہمارے دیہات کے عوام بالخصوص خواتین کو

درپیش ہے۔ دیہات میں بیت الخلاء جیسی سہولت کا نہ ہونا خواتین کے لئے پریشانی کا باعث ہے۔ یہ ایسا مسئلہ ہے جو خواتین شرمندگی کے باعث اُجاگر نہیں کر سکتیں۔ میری ذاتی کاوشوں کی بدولت کچھ دیہات میں خواتین کے لئے بیت الخلاء تعمیر کئے گئے ہیں لیکن ابھی بھی بہت سے دیہات اس سہولت سے محروم ہیں لہذا یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ دیہات اور مقامی گھروں میں خواتین کے لئے بیت الخلاء تعمیر کرنے کے لئے فی الفور اقدامات کئے جائیں۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق) (--- جاری)

جناب چیئر مین: اب ہم آج کے دن کے لئے رکھی گئی مفاد عامہ سے متعلق موجودہ قراردادیں لیتے ہیں۔ پہلی قرارداد محترمہ سیمایہ طاہر کی ہے، وہ اسے پیش کریں۔

موٹروے کے اطراف میں

ٹوٹے ہوئے جنگلوں کو فی الفور مرمت کرنے کا مطالبہ

محترمہ سیمایہ طاہر: جناب چیئر مین! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ موٹروے کے اطراف میں لگے ہوئے جنگل ٹوٹنے سے جانور سڑک پر آجاتے ہیں اور حادثات کا باعث بنتے ہیں۔ لہذا یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ موٹروے کے اطراف میں ٹوٹے ہوئے جنگلوں کی فی الفور مرمت کی جائے یا انہیں تبدیل کیا جائے تاکہ حادثات کو روکا جاسکے۔"

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ موٹروے کے اطراف میں لگے ہوئے جنگلے ٹوٹنے سے جانور سڑک پر آجاتے ہیں اور حادثات کا باعث بنتے ہیں۔ لہذا یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ موٹروے کے اطراف میں ٹوٹے ہوئے جنگلوں کی فی الفور مرمت کی جائے یا انہیں تبدیل کیا جائے تاکہ حادثات کو روکا جاسکے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ موٹروے کے اطراف میں لگے ہوئے جنگلے ٹوٹنے سے جانور سڑک پر آجاتے ہیں اور حادثات کا باعث بنتے ہیں لہذا یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ موٹروے کے اطراف میں ٹوٹے ہوئے جنگلوں کی فی الفور مرمت کی جائے یا انہیں تبدیل کیا جائے تاکہ حادثات کو روکا جاسکے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب چیئرمین: دوسری قرارداد محترمہ مسرت جمشید کی ہے۔ وہ اپنی قرارداد پیش کریں۔

خصوصی افراد کے لئے وزیراعظم کے

خصوصی پروگرام ہمدرد کو اضلاع کی سطح پر شروع کرنے کا مطالبہ

محترمہ مسرت جمشید: جناب چیئرمین! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"یہ ایوان خصوصی افراد کے عالمی دن 3- دسمبر کے موقع پر پاکستان میں بسنے والے تمام خصوصی افراد سے اظہارِ یکجہتی کرتا ہے۔"

اس ایوان کی رائے ہے کہ پاکستان میں خصوصی افراد اپنے وطن کی خدمت کرنے کی بھرپور صلاحیت رکھتے ہیں لیکن سابقہ حکومتیں ان افراد کو تعلیم، صحت اور دیگر بنیادی سہولیتیں فراہم کرنے میں ناکام رہی ہیں۔

یہ ایوان اس یقین کا اظہار کرتا ہے کہ وزیراعظم عمران خان کی قیادت میں خصوصی افراد کی فلاح و بہبود کا جو خصوصی پروگرام "ہمقدم" کے نام سے شروع کیا گیا ہے وہ ان افراد کی محرومیاں دور کرے گا۔

یہ ایوان صوبائی اور وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک بھر میں تمام خصوصی افراد کو تعلیم، صحت اور دیگر بنیادی سہولیات فراہم کرنے کے لئے "ہمقدم پروگرام" کو جلد از جلد اضلاع کی سطح پر پہنچایا جائے۔"

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان خصوصی افراد کے عالمی دن 3 دسمبر کے موقع پر پاکستان میں بسنے والے تمام خصوصی افراد سے اظہار یکجہتی کرتا ہے۔

اس ایوان کی رائے ہے کہ پاکستان میں خصوصی افراد اپنے وطن کی خدمت کرنے کی بھرپور صلاحیت رکھتے ہیں لیکن سابقہ حکومتیں ان افراد کو تعلیم، صحت اور دیگر بنیادی سہولیات فراہم کرنے میں ناکام رہی ہیں۔

یہ ایوان اس یقین کا اظہار کرتا ہے کہ وزیراعظم عمران خان کی قیادت میں خصوصی افراد کی فلاح و بہبود کا جو خصوصی پروگرام "ہمقدم" کے نام سے شروع کیا گیا ہے وہ ان افراد کی محرومیاں دور کرے گا۔

یہ ایوان صوبائی اور وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک بھر میں تمام خصوصی افراد کو تعلیم، صحت اور دیگر بنیادی سہولیات فراہم کرنے کے لئے "ہمقدم پروگرام" کو جلد از جلد اضلاع کی سطح پر پہنچایا جائے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"یہ ایوان خصوصی افراد کے عالمی دن 3- دسمبر کے موقع پر پاکستان میں بسنے والے تمام خصوصی افراد سے اظہار یکجہتی کرتا ہے۔

اس ایوان کی رائے ہے کہ پاکستان میں خصوصی افراد اپنے وطن کی خدمت کرنے بھرپور صلاحیت رکھتے ہیں لیکن سابقہ حکومتیں ان افراد کو تعلیم، صحت اور دیگر بنیادی سہولیات فراہم کرنے میں ناکام رہی ہیں۔

یہ ایوان اس یقین کا اظہار کرتا ہے کہ وزیراعظم عمران خان کی قیادت میں خصوصی افراد کی فلاح و بہبود کا جو خصوصی پروگرام "ہمقدم" کے نام سے شروع کیا گیا ہے وہ ان افراد کی محرومیاں دور کرے گا۔

یہ ایوان صوبائی اور وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک بھر میں تمام خصوصی افراد کو تعلیم، صحت اور دیگر بنیادی سہولیات فراہم کرنے کے لئے "ہمقدم پروگرام" کو جلد از جلد اضلاع کی سطح پر پہنچایا جائے۔"
(قرارداد منظور ہوئی)

جناب چیئرمین: تیسری قرارداد جناب محمد ایوب خان کی ہے اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! آپ پہلے وہ قراردادیں لے لیں جو ایجنڈے پر موجود ہیں کیونکہ مخدوم صاحب انتظار میں بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب چیئرمین: چوتھی قرارداد جناب محمد صفدر شاکر کی ہے وہ اپنی قرارداد پیش کریں۔
جناب محمد صفدر شاکر: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں اپنی قرارداد پیش کرنے سے پہلے اپنے معزز ایوان کے معزز بھائیوں سے request کرنا چاہتا ہوں کہ میں جو یہ قرارداد پڑھنے جا رہا ہوں یہ میرے حلقے کا ایک بہت اہم مسئلہ ہے۔ آپ یقین مانے کہ لوگوں کو تحصیل کے معاملات کے لئے 60 کلو میٹر کا فاصلہ طے کرنا پڑتا ہے تو میں یہ humbly request کرتا ہوں کہ آپ اس قرارداد کی مخالفت نہ کریں اور اس کو پاس ہونے دیں۔

جناب چیئرمین: آپ kindly اپنی قرارداد پڑھیں۔

ماموں کا انجن کو تحصیل کا درجہ دینے کا مطالبہ

جناب محمد صفدر شاکر: جناب چیئرمین! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:
"اس ایوان کی رائے ہے کہ ماموں کا انجن ضلع فیصل آباد کو تحصیل کا درجہ دیا جائے۔"

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ ماموں کا انجن ضلع فیصل آباد کو تحصیل کا درجہ دیا

جائے۔"

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):

Mr Chairman: I oppose it.

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون نے oppose کیا ہے۔ اب آپ اپنی بات کر سکتے ہیں۔

جناب محمد صفدر شاکر: جناب چیئرمین! میں نے یہ پہلے بھی request کی ہے اور مسئلہ یہ ہے کہ ہم اس ایوان میں وہی مسئلہ پیش کرتے ہیں جو عوام کا مسئلہ ہوتا ہے اور عوام کی مشکلات ہوتی ہیں۔ اسے تحصیل کا درجہ دینے سے یقین مانے کہ لاکھوں لوگوں کو فائدہ بھی ہو گا اور لاکھوں لوگ اس ایوان کو دعائیں بھی دیں گے تو اس لئے۔۔۔

(اذان عشاء)

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد صفدر شاکر!

جناب محمد صفدر شاکر: جناب چیئرمین! میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ حکومت کا مقصد تو عوام کو بنیادی سہولیتیں دینا۔ یہ جنوبی پنجاب کا صوبہ بنا رہے ہیں وہ بھی عوام کی سہولت کے لئے بنا رہے ہیں۔ جب جناب پرویز الہی وزیر اعلیٰ تھے تو انہوں نے ماموں کا انجن کو تحصیل کا درجہ دے دیا تھا اور نوٹیفکیشن ہو گیا تھا لیکن بعد میں پتا نہیں کیا معاملہ بنا۔ بہر حال میں تو یہ request ہی کر سکتا ہوں اور جناب محمد بشارت راجا ہمارے قابل احترام اور محترم ہیں تو میں اس معزز ایوان سے یہ توقع رکھتا ہوں کہ میری قرارداد کے حق میں ہاں کہیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! معزز ممبر میرے لئے بڑے قابل احترام ہیں اور میرے بھائی ابھی فرما رہے تھے کہ جناب پرویز الہی نے اس کا نوٹیفکیشن کر دیا تھا اور اس کے بعد کہتے ہیں کہ پتا نہیں کیا ہوا تو پتا آپ کو ہونا چاہئے

حکومت آپ کی تھی۔ جناب پرویز الہی کے بعد حکومت پی ایم ایل (ن) کی تھی تو اگر انہوں نے اس چیز کو own نہیں کیا تو یہ ایک علیحدہ بات ہے۔

جناب چیئرمین! میں یہاں پر گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے ٹریژری بنچوں سے بے شمار دوستوں کے اس قسم کے مطالبات ہیں کہ ان کے حلقوں میں تحصیل بنائی جائیں اور بعض کا مطالبہ ہے کہ ڈسٹرکٹ بنایا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہر بندے کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اس کے علاقے کو ضلع قرار دے دیا جائے اور کوئی کہتے ہیں کہ تحصیل بن جائے تو یہ ٹھیک ہے، یہ اپنا حق نمائندگی ادا کر رہے ہیں اور ان کا یہ حق بنتا ہے کہ اپنے لوگوں کی آواز اسمبلی میں اٹھائیں اور حکومت تک پہنچائیں۔

جناب چیئرمین! اس سلسلے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ گزشتہ تقریباً ایک سال کے دوران وزیر اعلیٰ کو بے شمار ایسی applications موصول ہوئیں اور جہاں پر یہ مطالبہ تھا کہ نئی تحصیل بنائی جائیں اور نئے اضلاع بنائے جائیں جب ہم نے ان کو examine کروایا تو بہت ساری درخواستیں معیار پر پوری نہیں اترتی تھیں لیکن اس کے بعد وزیر اعلیٰ کے احکامات کے تحت صوبہ پنجاب میں ایک کمیٹی بنائی گئی ہے جس کمیٹی نے اس سلسلے میں کام کیا اور آج ایک criteriation laydown ہو چکا ہے۔ جو نئے اضلاع بننے ہیں اگر اس criteriation پر پورا اتریں گے تو وہ ضلع بن جائیں گے اور نئی تحصیلیں جو بنی ہیں اگر وہ اس criteriation پر پورا اترتی ہیں وہ automatically تحصیلیں بن جائیں گی۔ گورنمنٹ کا جو صوابدیدی اختیار تھا کہ political mileage کے لئے فلاں جگہ تحصیل بنادی جائے شاید وہ feasible ہو یا نہ ہو، فلاں جگہ ضلع بنا دیا جائے چاہے وہ feasible ہو یا نہ ہو۔

جناب چیئرمین! اب وہ صوابدیدی اختیار ختم کر دیا گیا ہے۔ باقاعدہ ایک criteriation laydown کر دیا گیا ہے جو criteriation پر پورا اتریں گی انشاء اللہ تعالیٰ اس کو ہم آگے بنانے کے لئے اقدامات کریں گے۔

جناب چیئرمین! میں اپنے بھائی سے گزارش کرتا ہوں کہ انہوں نے آج یہ پوائنٹ اٹھایا ہے اور مجھے پتا ہے اس کمیٹی میں اس کو consider کریں گے۔ اگر یہ اس criteriation پر پوری اترتی ہوئی تو انشاء اللہ تعالیٰ ضرور پیشرفت ہوگی۔

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:
 "اس ایوان کی رائے ہے کہ ماموں کا نجن ضلع فیصل آباد کو تحصیل کا درجہ دیا جائے۔"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

جناب چیئرمین: پانچویں قرارداد چودھری افتخار حسین چھپھر کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

صوبہ کے تمام اضلاع میں کارڈیالوجی سنٹر کے قیام کا مطالبہ
 چودھری افتخار حسین چھپھر: جناب چیئرمین! شکریہ۔ یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:
 "اس ایوان کی رائے ہے کہ امراض قلب کی بڑھتی ہوئی شرح کے پیش نظر صوبے بھر کے تمام اضلاع میں کارڈیالوجی سنٹرز کا قیام عمل میں لایا جائے۔"

جناب چیئرمین: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:
 "اس ایوان کی رائے ہے کہ امراض قلب کی بڑھتی ہوئی شرح کے پیش نظر صوبے بھر کے تمام اضلاع میں کارڈیالوجی سنٹرز کا قیام عمل میں لایا جائے۔"

متعلقہ وزیر صاحبہ!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔
 چودھری افتخار حسین چھپھر: جناب چیئرمین! میں اس حوالے سے کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔
 جناب چیئرمین: جی، متعلقہ وزیر صاحبہ ہوتیں تو آپ بالکل بات کر لیتے۔ آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے لہذا اب اجلاس بروز جمعرات مورخہ 26- دسمبر 2019 سہ پہر 3:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔



سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2019

جمعرات، 26- دسمبر 2019

(یوم انجیس، 28- ربیع الثانی 1441ھ)

سترہویں اسمبلی: سترہواں اجلاس

جلد 17 : شماره 6

495

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 26- دسمبر 2019

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

رپورٹ کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

ایک وزیر حکومت پنجاب کے اخراجات کے اکاؤنٹس کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 2017-18
(والیم-I اور والیم-II) ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

497

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا سترہواں اجلاس

جمعرات، 26- دسمبر 2019

(یوم النہیس، 28- ربیع الثانی 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر زلاہور میں شام 4 بج کر 19 منٹ پر زیر صدارت

جناب سپیکر جناب پرویز الہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ جَسَّابًا ۝ رَبِّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا
الْزَحْمِ لَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ خِطَابًا ۝ يَوْمَ يَقُومُ الزُّوْجُ وَ
الْمَلَائِكَةُ صَفًّا ۖ لَا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا مَنْ أُمِرَ لَهُ مِنَ الْوَحْيِ
وَقَالَ صَوَابًا ۝ ذَلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۖ فَمَنْ شَاءَ انْتَحِدْ إِلَىٰ رَبِّهِ
مَأْبًا ۝ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا ۖ يَوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَا
يَدُهُ وَيَقُولُ الْكَلْبُ يَلْبِغُنِي كُنْتُ مُرَابًا ۝

سورة النبأ آیات 36 تا 40

یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے صلہ ہے انعام متعین (36) وہ جو آسمانوں اور زمین اور جو ان دونوں میں ہے
سب کا مالک ہے بڑا مہربان کسی کو اُس سے بات کرنے کا یار نہ ہوگا (37) جس دن روح (الامین) اور فرشتے صف
باندھ کر کھڑے ہوں گے تو کوئی بول نہ سکے گا مگر جس کو (خدا نے رحمن) اجازت بخشے اور اُس نے بات بھی
درست کہی ہو (38) یہ دن برحق ہے پس جو شخص چاہے اپنے پروردگار کے پاس ٹھکانا بنا لے (39) ہم نے تم کو
عذاب سے جو عنقریب آنے والا ہے آگاہ کر دیا ہے جس دن ہر شخص اُن (اعمال) کو جو اُس نے آگے بھیجے ہوں گے
دیکھ لے گا اور کافر کہے گا کہ اے کاش میں مٹی ہوتا (40) وعلینا الالبلاغ

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

حضورؐ ایسا کوئی انتظام ہو جائے
سلام کے لئے حاضر غلام ہو جائے
میں صرف دیکھ لوں اک بار صبح طیبہ کو
بلا سے پھر میری دنیا میں شام ہو جائے
حضورؐ آپ جو سن لیں تو بات بن جائے
حضورؐ آپ جو کہہ دیں تو کام ہو جائے
مرہ تو تب ہے فرشتے یہ قبر میں کہہ دیں
صبحِ مدحتِ خیر الانعام ہو جائے

سوالات

(محکمہ امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔ آج محکمہ امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال چودھری افتخار حسین چھپھر کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری افتخار حسین چھپھر: جناب سپیکر! شکریہ۔ پچھلے اجلاس میں میرا سوال pending کیا گیا تھا کیونکہ نامکمل اور مہمل جواب دیا گیا تھا۔

جناب سپیکر! سوال نمبر 965 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈیری فارم نور سر بلوچاں تحصیل یزمان ضلع بہاولپور سے متعلقہ تفصیلات

*965: چودھری افتخار حسین چھپھر: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈیری فارم نور سر بلوچاں تحصیل یزمان ضلع بہاولپور عرصہ دراز سے بند پڑا ہے اس کی وجوہات کیا ہیں مذکورہ فارم کب بنایا گیا؟
- (ب) مذکورہ فارم کا کل رقبہ کتنا ہے، مذکورہ فارم کا رقبہ کبھی کسی کولیز یا ٹھیکہ پر دیا گیا ہے؟
- (ج) مذکورہ فارم میں کتنے جانور موجود ہیں اور کتنے رقبہ پر فصلیں کاشت کی جا رہی ہیں پچھلے تین سالوں میں مذکورہ رقبہ پر کون کون سی فصلیں کاشت کی گئیں اس پر کتنی لاگت آئی اور کتنا منافع حاصل ہوا؟
- (د) اس فارم پر کتنے جانوروں کی افزائش کی جا رہی ہے اور کتنے جانور کس قیمت پر 2016 سے آج تک فروخت کئے گئے ہیں نیز کتنے رقبہ پر جنگل ہے اور کتنا رقبہ خالی پڑا ہوا ہے، خالی رقبہ کو حکومت لیز پر دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ہ) مذکورہ فارم میں کل کتنے ملازمین کس کس عہدہ پر کام کر رہے ہیں ان کے ماہانہ اخراجات کی تفصیلات بتائیں؟

(و) کیا حکومت مذکورہ فارم کو لیز یا ٹھیکہ پر دے کر منافع کمانے، فارم کو بحال کرنے اور جانوروں کی افزائش کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب حسنین بہادر):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ مذکورہ فارم شاد باد کو آپریٹو لائیو سٹاک پراجیکٹ 13-2009 کے تحت چولستان ترقیاتی ادارہ بہاولپور نے بنایا تھا جو کہ جولائی 2016 کو محکمہ لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ پنجاب کو منتقل کر دیا گیا۔

(ب) مذکورہ فارم 500 ایکڑ پر مشتمل ہے اور اس کو کبھی لیز یا ٹھیکہ پر نہ دیا گیا ہے۔

(ج) مذکورہ فارم میں کوئی جانور موجود ہے اور نہ ہی یہاں کوئی فصل کاشت کی جاتی ہے۔

(د) جواب جز (ج) میں دیا جا چکا ہے۔ اس کے 87 ایکڑ قبہ پر آسٹریلیئن کیکر لگایا گیا ہے۔ 413 ایکڑ قبہ خالی پڑا ہوا ہے۔

(ہ) مذکورہ فارم میں کل سات ملازمین کام کرتے ہیں۔ جن میں ایک ویٹرنری آفیسر دو ٹریکٹر ڈرائیور ایک بل اینڈرنٹ اور تین کمیونٹی لائیو سٹاک و ایسٹیشن ورکرز (جزوقتی) کام کر رہے ہیں۔

(و) حکومت مذکورہ فارم کو ٹھیکہ یا لیز پر دینے کا ارادہ نہ رکھتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری افتخار حسین چھپھر: جناب سپیکر! دو ضمنی سوال تھے جن کا پچھلی دفعہ مناسب جواب نہیں آسکا تھا۔ یہ فارم 413 ایکڑ پر مشتمل ہے اس پر میرا ضمنی سوال یہ تھا کہ کیا گورنمنٹ اس فارم کو لیز پر دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں رکھتی تو اس کی وجوہات ایوان میں بتائی جائیں؟

جناب سپیکر: یہاں تو انہوں نے کہا ہے کہ گورنمنٹ لیز کا ارادہ نہیں رکھتی۔

چودھری افتخار حسین چھپھر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ تھا کہ اس کی وجوہات کیا ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب حسنین بہادر): جناب سپیکر! جز (ب) میں ہم نے لکھا ہوا ہے کہ حکومت مذکورہ فارم کو ٹھیکے یا لیز پر دینے کا ارادہ نہ رکھتی ہے۔ بورڈ آف ریونیو گورنمنٹ آف پنجاب، پنجاب کی تمام زمینوں کا مالک ادارہ ہے۔ ان کی طرف سے تمام محکموں پر پابندی ہے کہ وہ ان زمینوں کو آگے sublet نہیں کر سکتے۔ محکمہ لائیو سٹاک بھی اسی پابندی کو follow کر رہا ہے۔

چودھری افتخار حسین چھپھر: جناب سپیکر! اس پورے سوال کے جواب میں ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ایوان میں پیش کی جانے والی تفصیل کے مطابق وہاں پر ایک فارم ہے جہاں پر کوئی جانور ہے اور نہ ہی کوئی فصل کاشت ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جب وہاں پر کوئی جانور ہے اور نہ کوئی فصل کاشت ہوتی ہے تو وہاں کے ملازمین کیا کر رہے ہیں اور مشینری کس کام آرہی ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! جس طرح معزز ممبر نے کہا ہے یہ بالکل درست ہے کہ وہاں پر جانور نہیں ہیں اور as such فصلات کی کاشت بھی نہیں ہے لیکن وہاں پر کچھ کیکر کے درخت لگائے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: وہاں آسٹریلیئن کیکر لگائے گئے ہیں۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! جی، آسٹریلیئن کیکر ہیں۔ ان کا سوال ہے کہ وہاں پر عملہ کیا کر رہا ہے تو اس حوالے سے عرض ہے کہ ہماری ایک پالیسی اور سکیم ہے جس کے تحت صوبہ بھر میں موبائل ویٹرنری ڈسپنسریاں چلائی جاتی ہیں۔ اس فارم کو موبائل ویٹرنری ڈسپنسری کے launching pad کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اگر کوئی ارد گرد کا ہمسایہ اپنے جانور اس فارم پر لے آئے تو عملہ ان کا علاج معالجہ کر دیتا ہے اور ارد گرد کے ملحقہ قصبوں کو بھی سروسز دی جاتی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال بھی چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! سوال نمبر 1558 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اوکاڑہ: بہادر نگر فارم سے متعلقہ تفصیلات

*1558: چودھری افتخار حسین چھچھر: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بہادر نگر ضلع اوکاڑہ لائیو سٹاک فارم کتنے رقبہ پر محیط ہے کتنے رقبے پر فصلیں کاشت ہوتی ہیں، کتنے رقبے پر جانوروں کے شیڈ اور بلڈنگ بنی ہوئی ہے نیز کتنے رقبہ پر دفاتر بنے ہوئے ہیں؟

(ب) مذکورہ فارم میں کتنے جانور کون کون سی نسل کے ہیں اور ان جانوروں کی خوراک، نگہداشت کے اخراجات کیا ہیں، اس فارم سے جنوری 2018 سے فروری 2019 تک کتنے جانور فروخت کئے گئے؟

(ج) جنوری 2017 تا فروری 2019 تک مذکورہ فارم پر کون سی فصلیں کاشت کی گئیں اور کتنا رقبہ خالی ہے مذکورہ فارم میں کون کون سی مشینری استعمال ہو رہی ہے؟

(د) کیا حکومت مذکورہ فارم کا خالی رقبہ لیز / پٹہ پر دینے اور فارم کو منافع بخش بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) بہادر نگر ضلع اوکاڑہ لائیو سٹاک فارم کل 3050 ایکڑ پر محیط ہے۔ جس میں 1563 ایکڑ پر فصلیں کاشت ہوتی ہیں جبکہ 1308 ایکڑ پر جانور کے شیڈ، بلڈنگ اور دفاتر بنے ہوئے ہیں۔

(ب) مذکورہ فارم میں کل 1256 جانور موجود ہیں۔ ان میں ساہیوال نسل کی گائے 709، نیلی راوی نسل کی بھینس 162، لوہی نسل کی بھیڑیں 364 اور لاسی گدھے / گھوڑے 19/02 ہیں اور ان جانوروں کی خوراک / نگہداشت پر 71.61 ملین روپے کے اخراجات ہوئے جبکہ مذکورہ فارم سے جنوری 2018 سے فروری 2019 تک 621 جانور فروخت کئے گئے۔

(ج) مذکورہ فارم پر جنوری 2017 تا فروری 2019 تک خریف کی فصلیں (دہی جوار، سدا بہار، مکئی، جنتر، سوانک، رہوڈ گراس اور کماد) اور ربیع کی فصلیں (گندم، برسيم، جوی، جو، رائی گراس، لوسرن) کاشت کی گئیں۔ قابل کاشت رقبہ خالی نہ ہے۔ مذکورہ فارم میں زرعی آلات جیسا کہ ٹریکٹر، کلٹی ویٹر، روٹا ویٹر، ڈسک ہیرہ، بیج ڈال، لیزر رولیر، بارڈر ڈسک، تھریشر، ریئر بلیڈ، فرنٹ بلیڈ، سیڈ گریڈر، نوینک پلانٹر اور میٹل شیلر وغیرہ استعمال ہو رہے ہیں۔

(د) حکومت مذکورہ فارم کو لیز پر دینے کا ارادہ نہ رکھتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری افتخار حسین چیمپھر: جناب سپیکر! انہوں نے بتایا ہے کہ کل رقبہ 3050 ایکڑ ہے جس میں سے 1563 ایکڑ پر فصلیں جبکہ 308 ایکڑ پر جانور کے شیڈ، بلڈنگ اور دفاتر بنے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 1563 اور 308 ایکڑ کے علاوہ باقی رقبہ پر کیا ہو رہا ہے اور کس استعمال میں ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! 1179 ایکڑ رقبہ بچے داروں کے پاس ہے جس پر وہ اپنی فصلیں کاشت کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: کیا یہ رقبہ lease پر دیا ہوا ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! جب لائیو سٹاک ڈیپارٹمنٹ کو بورڈ آف ریونیو سے یہ فارم ملے تھے تو ساتھ پٹے دار بھی وراثت میں ملے تھے اس لئے وہی پرانے ہی چل رہے ہیں اور ہم نے تعداد نہیں بڑھائی۔

چودھری افتخار حسین چیمپھر: جناب سپیکر! معزز منسٹر صاحب میرے لئے بڑے بھائی کی طرح ہیں اور ان کا بڑا احترام ہے لیکن میں اس جواب سے بالکل مطمئن نہیں ہوں۔ یہ فارم شروع سے ہی محکمہ لائیو سٹاک کی ملکیت ہے اور لائیو سٹاک نے ہی بنایا ہے۔

جناب سپیکر! سوال کے جز (د) میں دیا گیا جواب اور ابھی منسٹر صاحب نے جو جواب دیا ہے اس میں انہوں نے خود نفی کر دی ہے کیونکہ جز (د) کا جواب ہے کہ حکومت مذکورہ فارم کو lease پر دینے کا ارادہ نہ رکھتی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ کہتا ہوں کہ ڈیپارٹمنٹ سے اس حوالے سے detail منگوا لیں کیونکہ یہ بالکل غلط جواب ہے۔ محکمہ لائیو سٹاک نے ہی یہ فارم بنایا تھا، وہی اس کو run کر رہا ہے اور اس کی پراپرٹی بھی لائیو سٹاک کی ہے لہذا اس کو clarify کر لیں۔

جناب سپیکر: آپ کے ذہن میں اس کو بہتر کرنے کے حوالے سے کوئی point ہے تو specifically بتائیں؟

چودھری افتخار حسین چیمپھر: جناب سپیکر! میری یہ request ہے کہ بقایا زمین کاشت نہیں ہو رہی بلکہ ڈیپارٹمنٹ کے لوگ مقامی لوگوں کے ساتھ مل کر غیر قانونی طور پر کاشت کروا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: اس کا مطلب یہ ہے کہ فصل کاشت ہو رہی ہے لیکن حکومت کو فائدہ نہیں بلکہ ذاتی فائدہ لیا جا رہا ہے۔

چودھری افتخار حسین چیمپھر: جناب سپیکر! ڈیپارٹمنٹ کو اس کا فائدہ نہیں ہو رہا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اس حوالے سے آپ انکوائری کروا کر رپورٹ ایون میں دیں۔ اگر ایسا ہو رہا ہے تو غلط ہو رہا ہے اور یہ بالکل نہیں ہونا چاہئے۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! بالکل ٹھیک ہے۔ میں چودھری افتخار حسین چھچھر سے exact نام لے کر ایوان کی خدمت میں رپورٹ پیش کرنے کا پابند ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میں نام نہیں دوں گا کیونکہ میں لڑائی نہیں لینا چاہتا۔ یہ departmental کام ہے اس لئے یہ خود چیک کر لیں لیکن میں help کر دوں گا۔ جناب سپیکر: جی، آپ خفیہ help کریں گے۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! ہم انکوائری کروالیں گے۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ عائشہ اقبال کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1713 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں انسداد بے رحمی حیوانات کی کارکردگی سے متعلقہ تفصیلات

* 1713: محترمہ عائشہ اقبال: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ انسداد بے رحمی حیوانات کا محکمہ موجود ہے؟
- (ب) اس محکمے کے کتنے ملازمین، جانوروں کے تحفظ کے لئے کیا کام کر رہے ہیں؟
- (ج) کیا جانوروں کے تحفظ کا قانون موجود ہے اگر ہاں تو کیا اس پر عملاً کام کیا جا رہا ہے؟
- (د) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں آوارہ کتوں کو گولی مار کر ان کی نسل کو ختم کیا جا رہا ہے، اس بابت حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) جی، ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) اس محکمے کے 78 ملازمین جانوروں کے تحفظ کے لئے کام کر رہے ہیں۔

(ج) جی، ہاں! جانوروں کے تحفظ کا قانون موجود ہے اور اس پر عملاً کام کیا جا رہا ہے۔

(د) محکمہ ہذا کے متعلقہ نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ مجھے منسٹر صاحب بتادیں کہ 78 ملازمین جانوروں کے تحفظ کے لئے عملاً کیا کام کرتے ہیں اور دوسرا جز (د) کے حوالے سے سوال ہے کہ وہ کون سا محکمہ ہے جو کتوں کو مار کر eco system کو خراب کر رہا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! بنیادی طور پر جب باربرداری گھوڑوں، گدھوں اور ٹانگوں کے ذریعے کی جاتی تھی تب انسداد بے رحمی حیوانات کا محکمہ پاکستان اور خاص طور پر پنجاب میں زیادہ effectively کام کرتا تھا لیکن وقت کے ساتھ ساتھ گھوڑوں اور گدھوں کے ذریعے سامان اٹھوانے کا رواج کم ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر! اب ہمارے محکمہ کے 78 ملازمین کو پنجاب کے مختلف اضلاع کے اندر تعینات کیا ہوا ہے۔ چونکہ ایک جگہ پر جانور اکٹھے نہیں ہوتے اس لئے ہم campaign چلاتے ہیں کہ آپ لوگ چوک میں کھڑے ہو جائیں اور جو گھوڑا یا گدھا وہاں سے گزرے تو اُس کو deworming کی دوائی دیں اور دوسرا علاج معالجہ کریں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! انہوں نے جز (د) کے متعلق پوچھا ہے تو یہ محکمہ لائیو سٹاک آوارہ کتوں کو گولی مارنے یا نسل کشی نہیں کر رہا بلکہ میرے خیال میں municipality یا لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، یہ لوکل گورنمنٹ میں آتا ہے۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میں لوکل گورنمنٹ کے حوالے سے نیا سوال جمع کروا دیتی ہوں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ سوال نمبر 1028 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

جانوروں کی بیماریوں پر قابو پانے سے متعلقہ تفصیلات

* 1028: محترمہ عظمیٰ کاردار: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ نے 2008 سے 2018 تک جانوروں کی بیماری پر قابو پانے کے لئے کوئی نئی ویکسین تیار کی ہیں تو اس کی تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) محکمہ امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ کو ریسرچ کے لئے سال 2008 سے 2018 تک کتنا سال وار بجٹ فراہم کیا گیا؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ، لاہور کینٹ میں سال 2008 سے 2018 تک جانوروں کی بیماریوں پر قابو پانے کے لئے مندرجہ ذیل ویکسینز تیار کی گئی ہیں۔

(1) وی آر آئی این ڈی فلو ویکسین (آئل بیس)

(2) ایچ ایس پلس ویکسین

(3) ایچ ایس 50 آئل بیس ویکسین

(4) وی آر آئی این ڈی فلو ویکسین (واٹر بیس)

(5) کاٹا (PPR) کی بیماری کے خلاف حفاظتی ٹیکہ

(ب) ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ، لاہور کینٹ کو سال 2008 سے 2018 تک ملنے والے بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	بجٹ
2008-09	7 کروڑ 59 لاکھ 57 ہزار روپے
2009-10	9 کروڑ 79 لاکھ 14 ہزار روپے
2010-11	14 کروڑ 59 لاکھ 18 ہزار روپے
2011-12	17 کروڑ 15 لاکھ 11 ہزار روپے
2012-13	16 کروڑ 92 لاکھ 32 ہزار روپے
2013-14	16 کروڑ 88 لاکھ 5 ہزار روپے
2014-15	28 کروڑ 61 لاکھ 84 ہزار روپے
2015-16	37 کروڑ 4 لاکھ 2 ہزار روپے
2016-17	39 کروڑ 51 لاکھ 82 ہزار روپے
2017-18	47 کروڑ 85 لاکھ 41 ہزار روپے

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! انہوں نے ج: (الف) میں ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ لاہور کینٹ میں سال 2008 سے 2018 تک جانوروں کی بیماریوں پر قابو پانے کے لئے پانچ قسم کی vaccines بتائی ہیں۔

جناب سپیکر! میں ضمنی سوال میں ان سے پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ ان میں سے کون سی ایسی ویکسین ہے جو رانی کھیت بیماری کے لئے ہے کیونکہ مرغیوں میں پائی جانے والی بیماری رانی کھیت کی وجہ سے بہت زیادہ نقصان ہوا تھا۔

جناب سپیکر! دوسرا foot and mouth disease کا بھی بڑا مسئلہ پیدا ہوا تھا جس سے لائیو سٹاک اثر انداز ہوا تھا۔ یہ 2008 سے 2018 تک کا کافی لمبا عرصہ بنتا ہے لیکن یہ دو بیماریاں ہر طرف بہت زیادہ پھیلی تھیں لہذا ان دو بیماریوں کے لئے کون سی vaccines develop کی تھیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! آئٹم نمبر ایک پر این ڈی فلو ویکسین (آئل بیس) رانی کھیت بیماری کے لئے ہے۔ لائیو سٹاک ڈیپارٹمنٹ ماسوائے foot and mouth vaccine کی تمام vaccines خود تیار کرتا ہے اور پورے صوبہ میں تقسیم کرتا ہے۔ Foot and mouth کی دوائی چھوٹی مقدار میں ہم خود تیار کرتے ہیں جبکہ mass scale پر ہم import کرتے ہیں۔ Foot and mouth ایسی ویکسین ہے جس کے لئے ہم import dependent ہیں باقی تمام vaccines لائیو سٹاک ڈیپارٹمنٹ خود تیار کرتا ہے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال جز (ب) سے متعلقہ ہے۔ آپ نے بجٹ کی تفصیل ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ لاہور کینٹ کی دی ہے جبکہ میں نے سوال یہ پوچھا تھا کہ محکمہ لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ کور ریسرچ کے لئے سال 2008 سے 2018 تک کتنا بجٹ فراہم کیا گیا، صرف لاہور کینٹ میں ریسرچ انسٹیٹیوٹ نہیں ہے بلکہ پتوکی میں buffalo ریسرچ انسٹیٹیوٹ ہے، قادر آباد ساہیوال میں ریسرچ انسٹیٹیوٹ ہے اور اوکاڑہ میں بھی لائیو سٹاک پروڈکشن و ریسرچ انسٹیٹیوٹ ہے۔ کیا یہ بجٹ صرف لاہور والے ریسرچ انسٹیٹیوٹ پر خرچ ہو گیا تھا تو باقی انسٹیٹیوٹس کا بجٹ کہاں ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! ہمارے ڈیپارٹمنٹ کے تین مختلف ایڈیشنل سیکرٹری ہیں۔ ایک ایڈیشنل سیکرٹری پلاننگ، ایک ایڈیشنل سیکرٹری ریسرچ اور ایک ایڈیشنل سیکرٹری پروڈکشن ہیں۔ سوال کے اندر ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ کے حوالے سے سوال پوچھا گیا تھا۔

جناب سپیکر! اگر محترمہ کا یہ سوال ہے کہ ہم اپنے تمام وہ ادارہ جات جن کے ساتھ ریسرچ کا لفظ لگتا ہے اُس کا بجٹ اور allocation بتا دیں تو میں ان کو details دے سکتا ہوں لیکن as such ہم نے اس وقت صرف اور صرف ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ اور ہمارے ایڈیشنل سیکرٹری ریسرچ کے ماتحت جو انسٹیٹیوٹ آتے ہیں ان کی تفصیل دی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال بھی محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔
 محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 1029 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
 جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز کے بجٹ سے متعلقہ تفصیلات
 *1029: محترمہ عظمیٰ کاردار: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش
 بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز کو سال 2008 سے 2018 تک کتنا بجٹ
 سال وار فراہم کیا گیا؟

(ب) اس یونیورسٹی میں 2008 سے 2018 تک کتنے جانوروں کا علاج کیا گیا؟

(ج) اس یونیورسٹی نے 2008 سے 2018 تک کیا نئی ریسرچ متعارف کرائی؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) حکومت پنجاب کی طرف سے یونیورسٹی ہذا کو سال 2008 سے 2018 تک جو بجٹ
 فراہم کیا گیا اس کی سال وار تفصیل حسب ذیل ہے:

سال	بجٹ (ملین روپے)
2008-09	85.000
2009-10	84.000
2010-11	122.915
2011-12	94.626
2012-13	80.000
2013-14	70.000
2014-15	70.000
2015-16	60.000
2016-17	184.108
2017-18	80.885

- (ب) یونیورسٹی ہذا میں سال 2008 سے 2018 تک 6,27,699 جانوروں کا علاج کیا گیا۔
- (ج) یونیورسٹی میں 2008 سے 2018 تک جو نئی ریسرچ متعارف کروائی گئیں ان کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! اس میں میرے دو ضمنی سوالات ہیں۔ ایک تو میں یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ ان کو اتنا کثیر بجٹ جو millions میں ملتا رہا ہے جو 16-2015 میں 60 ملین روپے تھا پھر ایک دم سے یہ 17-2016 میں 184 ملین روپے پر جمپ کر گیا اور 18-2017 میں پھر واپس 80 ملین پر آگیا اس کی کیا وجوہات تھیں کیا کوئی ضرورت نہیں تھی جس کی وجہ سے کم کیا گیا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! اس یونیورسٹی کے تین sources ہیں جہاں سے ان کو فنڈز مہیا کیا جاتا ہے۔ ایک یونیورسٹی کے اپنے وسائل ہوتے ہیں جس کو وہ فیس کے ذریعے collect کرتے ہیں دوسرا source ہائر ایجوکیشن کمیشن ہے جو ان کو بہت اچھا support کرتا ہے اور تیسرا source پنجاب گورنمنٹ ہے جو اس میں اپنا حصہ ڈالتی ہے۔ اس لسٹ میں ان کو ایک spike نظر آرہی ہے کہ 16-2015 میں 60 ملین روپے تھا پھر یہ 184 ملین پر گیا اور اگلے سال یہ 80 ملین روپے پر آگیا۔ جس سال زیادہ فنڈز نظر آرہے ہیں اس سال گورنمنٹ نے یونیورسٹی کو ہاسٹل بنوا کر دیئے تھے جس کے لئے تقریباً 100 ملین روپے اضافی دیئے گئے۔ اگر overall دیکھا جائے تو تقریباً 5 سے 7 فیصد پنجاب حکومت contribute کرتی ہے، 50 سے 55 فیصد کے قریب ہائر ایجوکیشن کمیشن یونیورسٹی کو فنڈز فراہم کرتا ہے اور باقی تقریباً 40 فیصد کے قریب یونیورسٹی کے اپنے وسائل سے آتا ہے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہاں جو annex-A دیا گیا ہے اس میں آئٹم نمبر 6,25 اور 26 کا تعلق بھینسوں سے ہے اور یہ ساری ریسرچ artificial insemination یعنی reproduction کے حوالے سے ہے۔

جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ بہت سارے جانور اس artificial insemination کی وجہ سے یا تو پانچ ہو گئے تھے یا مر گئے تھے کیا وجہ ہے کہ ہم نے اتنی ریسرچ کی پھر بھی اس کے اثرات اتنے منفی آئے ہیں ہمیں لائیو سٹاک کے اتنے زیادہ نقصانات کیوں ہوئے ہیں؟
جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! محترمہ نے آئٹم نمبر 25، 6 اور 26 کے متعلق بات کی ہے۔ اس کے متعلق بہت زیادہ ٹیکنیکل قسم کی چیزیں لکھی ہوئی ہیں میں اپنے یونیورسٹی کے colleague سے وہ انفارمیشن لے کر ان کو دے دوں گا۔
محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! یہ ان کی ساری reproductive management تھی اور artificial insemination اسی میں شامل ہے ہم نے آئندہ یہ دیکھنا ہے کہ ہم losses سے کیسے بچ سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: محترمہ! منسٹر صاحب آپ کو انفارمیشن دے دیں گے۔ اگلا سوال نمبر 1607 چودھری اشرف علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔
محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ہوں۔
جناب سپیکر: سوال نمبر بولیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! سوال نمبر 1625 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)
جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: ہر بنس پورہ کے علاقہ میں گوالہ کالونی کی منتقلی سے متعلق تفصیلات

* 1625: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ ہر ہنس پورہ لاہور کے علاقہ میں گوالہ کالونی موجود ہے؟
- (ب) یہ کالونی کب بنائی گئی کیا لاہور شہر کے اندر بھینسیں رکھنے کی اجازت ہے؟
- (ج) کیا حکومت اس کالونی کو کسی اور جگہ شفٹ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

- (الف) جی، ہاں! یہ درست ہے۔
- (ب) یہ کالونی 1979 کو بنائی گئی۔ لاہور شہر میں شہری یونین کونسلوں میں جانور رکھنا ممنوع ہے۔
- (ج) محکمہ لائیو سٹاک کے متعلقہ نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! جز (ب) میں لکھا ہے کہ لاہور شہر میں شہری یونین کونسلوں میں جانور رکھنا ممنوع ہے۔

جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے یہ سوال کرنا چاہوں گی کہ کیا وہ اس بات سے مطمئن ہیں کہ واقعی یہاں جانور رکھنا ممنوع ہے اور وہاں کوئی جانور موجود نہیں ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! یقیناً لاہور شہر کے اندر لوگوں نے جانور رکھے ہوئے ہیں۔ جانور کو کسی شہر میں رکھنے، گوالہ کالونی بنانے اور وہاں سے ختم کرنے کی اجازت دینا ہم سے متعلقہ نہیں ہے بلکہ یہ لوکل گورنمنٹ سے متعلقہ ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے یہ لوکل گورنمنٹ سے متعلقہ ہے۔ اگلا سوال نمبر 1966 چودھری اشرف علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 2010 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں کٹافارمز کو حکومت کی طرف سے دی گئی

رقوم اور اس منصوبہ کے جاری رکھنے یا نہ رکھنے سے متعلقہ تفصیلات

*2010: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ نے کٹوں کو فرہ و محفوظ بنانے کے لئے 11401 فارمرز کی مدد سے 199.612 ملین روپے کی لاگت سے منصوبہ شروع کیا تھا جس سے عوام الناس نے استفادہ بھی کیا ہے؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اب یہ منصوبہ بند کر دیا گیا ہے؟
- (ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو جن منصوبوں سے عوام الناس کو فائدہ ہو رہا تھا کو جاری کیوں نہ رکھا گیا ان کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟
- (د) کیا یہ بھی درست ہے کہ 30 جون 2018 تک اونٹنی کا دودھ فروخت کیا گیا اور اب بند کر دیا گیا پھر سے اونٹنی کا دودھ لاہور کے سٹورز پر مہیا کرنے کا حکومت ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسین بہادر):

- (الف) درست ہے کہ محکمہ امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ نے کٹوں کو فرہ کرنے کے لئے 11401 فارمرز اور محفوظ بنانے کے لئے 46048 فارمرز کو 561.507 ملین روپے سے منصوبہ شروع کیا جس سے عوام الناس / کسان بھائیوں نے استفادہ کیا۔
- (ب) یہ درست نہ ہے۔
- (ج) منصوبہ جات کی افادیت اور ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے جاری رکھنے یا بند کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

(د) جی، ہاں! یہ درست ہے۔ حکومت ایسا کوئی ارادہ نہ رکھتی ہے۔ اونٹنی کے دودھ کو عوام کی طرف سے کوئی پذیرائی نہ مل سکی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جز (الف) میں جو سوال پوچھا گیا تھا اس کا جواب آیا ہے کہ محکمہ امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ نے کٹوں کو فربہ کرنے کے لئے 11401 فارمرز اور محفوظ بنانے کے لئے 46048 فارمرز کو 561.507 ملین روپے سے منصوبہ شروع کیا جس سے عوام الناس / کسان بھائیوں نے استفادہ کیا۔

جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس میں کون کون سے منصوبہ جات ہیں اور فارمرز کی selection کس طرح کی جاتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! انہوں نے دو components پوچھے ہیں۔ ایک کٹوں کو فربہ کرنا اور دوسرا کٹوں کو محفوظ کرنا۔ ان دو منصوبوں کے لئے ان فارمرز کو select کیا گیا اور 56 کروڑ روپے کے قریب سبسڈی دی گئی۔ فارمرز کے selection کا معیار یہ ہے کہ population کی بنیاد پر مختلف اضلاع کو ان دونوں پراجیکٹس کا کوٹا الاٹ کر دیا جاتا ہے۔ اگر درخواست دہندہ کی تعداد زیادہ ہو تو ان کی balloting کر لی جاتی ہے اور اگر تعداد کم ہو تو ان تمام کو یہ سہولت دے دی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ نے منسٹر صاحب کا جواب سنا نہیں ہے آپ گفتگو کر رہے تھے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اسی سوال کے متعلق مشورہ ہو رہا تھا اور کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ میں نے آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے جو پوچھا تھا انہوں نے ٹھیک فرمایا ہے کہ کٹوں کو فربہ کرنے اور محفوظ کرنے کے لئے یہ اقدامات کئے گئے ہیں 46048 فارمرز کو 56 کروڑ روپے دیا

گیا ہے۔ جس طرح انہوں نے بتایا کہ کسان بھائیوں نے استفادہ کیا ہے یہ بتائیں کہ یہ جو 56 کروڑ روپے ہیں یہ پورے پنجاب میں ضلع وار کہاں کہاں کتنے دیئے گئے؟

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! یہ نئی لسٹ ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ہمیں تو کوئی لسٹ نہیں ملی۔

جناب سپیکر: لسٹ کے حوالے سے نیا سوال بتا ہے اس میں نہیں ہو سکتا۔ ان کے نام، پتاجات۔۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! یہ نام نہ بتائیں بس ضلع وار بتادیں۔

جناب سپیکر: ضلع وار نہیں پتا چل سکتا جب تک اس کا fresh question نہ ہو۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اگر آپ مناسب نہیں سمجھتے تو ہم اگلا سوال کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے آپ اگلا سوال کر لیں کیونکہ یہ بتا نہیں ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ہاؤس کو پتا تو چلنا چاہئے کہ یہ 56 کروڑ روپیہ ہے جو عوام کے ٹیکس کا پیسا ہے۔

جناب سپیکر: آپ نئے سرے سے سوال کر لیں اگلے اجلاس میں اس کا جواب آجائے گا۔ اچھی بات ہے کہ وہ لسٹ آجائے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ یہ کہہ دیں کہ وہ لسٹ آجائے۔

جناب سپیکر: لسٹ آجائے گی آپ اگلے اجلاس میں fresh question لکھ کر بھیجیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اسی اجلاس میں کر دیں علیحدہ کیا لکھنا ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! اس میں اب لسٹ کیسے آسکتی ہے؟ کل دوسرے محکمہ کے سوالات ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ کے حکم سے تو مردہ بھی آجائے گا آپ حکم تو کریں۔

جناب سپیکر: توبہ استغفار۔ آپ ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: سپیکر! میں نے جز (ج) میں پوچھا تھا کہ ان منصوبوں سے عوام الناس کو جو فائدہ ہو رہا تھا ان کو جاری کیوں نہ رکھا گیا؟ اس کی وجہ انہوں نے یہ لکھی ہے کہ منصوبہ جات کی افادیت اور ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے جاری رکھنے یا بند کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ یہ مبہم سا جواب ہے۔ یہ نہیں پتا چل رہا کہ اسے بند کیوں کیا گیا ہے اور جاری کیوں نہیں رکھا گیا؟

جناب سپیکر! میں نے جز (د) میں پوچھا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ 30- جون 2018 تک اونٹنی کا دودھ فروخت کیا گیا اور اب بند کر دیا گیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: انہوں نے جواب تو دیا ہے کہ پذیرائی نہیں ملی۔ آپ نے کبھی اونٹنی کا دودھ پیا ہے، ویسے آپ نے کبھی اونٹنی کا دودھ پیا ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا تو اپنا فارم ہے میں نے وہاں گائے رکھی ہوئی ہیں اور اونٹنی بھی رکھی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ نے کبھی اونٹنی کا دودھ پیا ہے؟ آپ نے صحیح بات کرنی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں بتاتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: اونٹنی رکھ کر بھی اس کا دودھ نہ پیئیں تو پھر فائدہ کیا ہوا؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں کہ جب ہماری گورنمنٹ میں یہ پراجیکٹ شروع کیا گیا تھا تو ہمیں گفٹ ملا تھا۔ ہم نے وہ دودھ پیا ہے۔ اس کا مریضوں کے لئے اتنا فائدہ تھا، یہ دودھ مریضوں کے لئے بہت اچھا تھا۔ شوگر کے مریضوں کے لئے بھی۔۔۔

جناب سپیکر: یہ دودھ صحت مند کے لئے اچھا نہیں ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ میری بات تو سن لیں۔

جناب سپیکر: اگلی دفعہ آپ دودھ پی کر آنا اور پھر دوبارہ سوال کر لیتا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ہمیں تو اس وقت یہ گفٹ ملا تھا جب یہ پراجیکٹ شروع ہوا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہو گیا۔ اگلے سوال پر آتے ہیں۔

- جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔۔۔
- جناب سپیکر: نہیں، اس پر تین ضمنی سوال ہو گئے ہیں۔ آپ اگلا سوال لے لیں۔
- جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ ان سے جواب تو لے لیں۔
- جناب سپیکر: پھر آپ دودھ پی کر آنا۔
- جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ان سے یہ پتا کرادیں۔۔۔
- جناب سپیکر: آپ اگلے سوال پر آجائیں۔
- جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ یہ مہربانی کر دیں اور یہ پتا کرادیں کہ یہ کیوں بند کیا گیا اور اس کو کیوں جاری نہیں رکھا گیا؟
- جناب سپیکر: یہ تو انہوں نے کہا ہے کہ جب پذیرائی نہیں ملی تو بند کر دیا گیا۔
- وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر!۔۔۔
- جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!
- وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! جس طرح جناب نے معزز ممبر سے فرمایا ہے جب یہ پراجیکٹ شروع ہوا تھا تو تقریباً 500 لیٹر روزانہ دودھ بک رہا تھا gradually لوگ اس کو نہیں خریدتے رہے اور یہ دودھ ڈیڑھ سو لیٹر تک آگیا۔ دودھ کی اتنی quantity نہیں ہوتی تھی جتنے اس پر overhead ہوتے تھے جس کی وجہ سے یونیورسٹی نے اس منصوبے کو ختم کر دیا۔
- جناب سپیکر: جی، اس سوال کا جواب آگیا ہے۔ اب اگلا سوال بھی جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔
- جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 2011 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
- جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب ڈیری ڈویلپمنٹ کے زیر تکمیل

منصوبوں اور ڈویلپمنٹ فنڈز کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

* 2011: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) جولائی 2018 سے تاحال پنجاب ڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ کے کتنے منصوبے مکمل کئے ہیں اس کا CEO کون ہے اس کی تعیناتی کا طریق کار کیا ہے؟
- (ب) درج بالا عرصہ میں بورڈ کو کتنا فنڈ ڈویلپمنٹ / نان ڈویلپمنٹ جاری ہوا اس کے اخراجات کیا ہیں تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟
- (ج) کیا یہ درست ہے کہ بریڈ امپر و منٹ پراجیکٹ بند کر دیا گیا ہے اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

- (الف) جولائی 2018 سے تاحال پنجاب ڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ کا کوئی بھی منصوبہ مکمل نہ ہوا ہے۔ اس کے CEO کا اضافی چارج کرنل (ریٹائرڈ) ندیم اختر کو دیا گیا ہے CEO کی تعیناتی پنجاب گورنمنٹ کے قواعد و ضوابط کے عین مطابق کی جاتی ہے۔
- (ب) درج بالا عرصہ میں پنجاب امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ کو کسی بھی منصوبہ کے لئے کوئی بھی فنڈ ریلیز نہیں ہوا۔
- (ج) بریڈ امپر و منٹ پراجیکٹ کو 2015 سے بند کر دیا گیا تھا۔ اس پراجیکٹ کو بند کرنے کی وجوہات میں پنجاب لائیو سٹاک بریڈنگ ایکٹ 2014 سے مطابقت نہ ہونا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے معزز منسٹر سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ پنجاب ڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ کے CEO اور ممبران کی تقرری کس طریق کار سے کی جاتی ہے اور CEO کی تقرری میں کیا مراعات رکھی گئی ہیں اور بورڈ ممبرز کے لئے کیا package ہے یہ ہاؤس کو بتا دیا جائے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! پنجاب ڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ کا بورڈ آف ڈائریکٹر complimentary اور اعزازی طور پر کام کرتا ہے۔ موجودہ Chief Executive Officer ایڈمنسٹریشن کے ڈائریکٹر تھے اور وہ ایڈمنسٹریشن کو head کر رہے تھے ان کو عارضی طور پر چارج دیا گیا ہے، یہ اپنی وہی تنخواہ لے رہے ہیں اور یہ کوئی اضافی مراعات نہیں لے رہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جی (ج) میں یہ پوچھا گیا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ بریڈامپر و منٹ پراجیکٹ کیوں بند کر دیا گیا ہے اور اس کی وجوہات پوچھی گئی تھیں۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ بریڈامپر و منٹ پراجیکٹ اور پنجاب لائیو سٹاک بریڈنگ ایکٹ 2014 سے مطابقت نہ ہونا ہے تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اب یہ مطابقت کرنے کا کوئی ارادہ ہے؟

جناب سپیکر! اب ریاست پاکستان اور ریاست مدینہ کے نئے پاکستان میں کوئی مطابقت کا ارادہ ہے کہ ان دونوں میں مطابقت ہو جائے اور عوام الناس کو فائدہ ہو جائے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! لائیو سٹاک ڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ نے تقریباً 800 کے قریب students کو artificial insemination کی training کرائی جو کہ تین مہینے کے عرصہ پر محیط تھی۔ 2014 کے اندر جب ایکٹ آیا جس میں سرکار نے پابند کیا کہ اگر ان کے پاس کم از کم چھ مہینے کی ٹریننگ ہوگی اور ان کا کورس ہوگا تو وہ سرٹیفکیٹ یا لائسنس کے حقدار ہوں گے۔ اگر بورڈ اپنی اس ٹریننگ کو چھ مہینے تک کر لے گا تو اس لائسنسنگ کی بھی اجازت مل جائے گی اور اس میں ہمیں کسی قسم کا کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن یہ فیصلہ کرنا بورڈ آف ڈائریکٹر کا استحقاق اور ان کے Chief Executive کا فیصلہ ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے سوال کیا تھا اور اس میں آپ نے بھی مہربانی فرمائی اور آپ بھی سمجھتے ہیں کہ اگر پراجیکٹ مطابقت نہیں رکھتا تو یہ کوئی جواب نہیں ہے اس سے نظام متاثر ہو رہا ہے۔ یہ مہربانی فرمائیں اور کوئی ٹائم دے دیں کہ یہ کب تک مطابقت ہو جائے گی تو ان کو ایک ٹائم دینا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! یہ discretion لائوسٹاک ڈیری ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: ویسے ایک چیز ہے کہ اگر وہ بورڈ کی discretion ہے لیکن کیا بورڈ کو آپ کا محکمہ کوئی instruction دے رہا ہے۔ اگر اس کا کوئی فائدہ ہے تو آپ ان کو کہہ رہے ہیں کہ بھائی اس کو شروع کرائیں۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! Artificial inseminators کی صوبہ بھر میں کمی ہے ہم اپنے اداروں میں بھی چاہتے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ بچے certification میں آئیں، یونیورسٹی بھی کرے اور یہ بورڈ بھی یقیناً اس میں کام کرے۔

جناب سپیکر: یہ تو پھر ہونا چاہئے۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! جی۔ جناب سپیکر: اس کے آرڈر تو آپ دیں گے۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! جو حاضر بورڈ ہے ہم ان کو ضرور کہیں گے کہ اس کورس کو بریڈنگ ایکٹ کے مطابق بنایا جائے۔

جناب سپیکر: دیکھیں! بورڈ تو آپ کے under کام کرتا ہے۔ یہ initiative ہے اور ہونا چاہئے۔ یہ تو آپ مانتے ہیں کہ یہ ہونا چاہئے۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! جی، ہاں! جناب سپیکر: پھر آپ اس کو کروائیں۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! جی، اس کو کرواتے ہیں۔

جناب سپیکر: بات تو یہ ہے کہ اس کی implementation ہو۔ اگر کوئی روکاٹ ہے وہ دور کریں گے تو تب ہی یہ آگے چلے گا۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ کی مہربانی۔ آپ کا تعلق بھی ایک rural area سے ہے اور mostly ہم سب لوگ بھی ایسے ہیں جو rural area سے ہیں۔ اگر یہ بریڈا پر و منٹ پر اجیکٹ بند ہو گیا ہے جیسے انہوں نے فرمایا ہے کہ بند ہو گیا ہے اور کوئی American semens درآمد ہو رہے ہیں اور کوئی UK سے ہو رہے ہیں ہم اپنے ہاں کیوں نہیں کر سکتے؟ جناب سپیکر: وہ یہ بات سمجھ گئے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میری request ہے کہ یہ بڑی اہمیت کا سوال ہے اگر آپ مہربانی فرمائیں لیکن مجھے پتا ہے کہ آپ نے میری بات سے agree نہیں ہونا۔ اگر آپ اس ہاؤس اور عوام کے ساتھ مہربانی کریں۔

جناب سپیکر! آپ اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کر دیں تاکہ ہم اس پر محنت کریں اور ہم اس پر کوئی لائحہ عمل تیار کریں اور ان کو پتا چلے کہ یہ عوام الناس کے لئے ہم نے کچھ کرنا ہے۔ جناب سپیکر: یہ آپ کی بات ٹھیک ہے لیکن آپ بیٹھیں۔ یہ تو منسٹر صاحب تسلیم کر رہے ہیں کہ یہ ہونا چاہئے۔ منسٹر صاحب! دیکھیں، اس کو آپ large scale پر کر سکتے ہیں۔ محکمے کو بھی بڑا فائدہ ہو گا اور عام لوگوں کو بھی اس کا بڑا فائدہ ہو گا۔ ایک پراجیکٹ بنا کر اس پر کام ہونا چاہئے۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ مہربانی کریں اس سوال کو pending کر دیں۔
جناب سپیکر: pending کی کیا بات ہے؟ اس میں pending والی کوئی بات نہیں ہے۔ آپ ایک طرف سے کہہ رہے ہیں کہ جلدی ہو اور ایک طرف چاہ رہے ہیں pending ہو۔ جب آپ یہ باہر سے منگوائیں تو ان کو بھی شامل کر لیں۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! جی، لازمی کریں گے۔

جناب سپیکر: یہ آپ کو بڑے قیمتی مشورے دیں گے۔ ان کا اس لائن کا کافی تجربہ ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میری عرض یہ ہے کہ اسے پھر جواب سمجھئے۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! بڑے قابل آدمی ہیں اور ان کو خود کا بھی تجربہ ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اس پر time limit مختص کر دیں۔

جناب سپیکر: اس میں time limit نہیں ہو سکتی۔ ظاہر ہے کہ وہ جلدی کر لیں گے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! مجھے بھی اس میں شامل کر لیں۔

جناب سپیکر: آپ کا اس میں کوئی سوال نہیں ہے۔ آپ اس میں شامل نہیں ہو سکتیں۔ اگر منسٹر

صاحب چاہیں تو اس کام میں آپ کو بھی شامل کر لیں۔ اگلا سوال نمبر 2025 جناب خالد محمود بابر کا

ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2376 محترمہ

سلمیٰ سعدیہ تیور کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا

سوال نمبر 2377 بھی محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیور کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی

dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! سوال نمبر 2631 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور شہر کے لئے روزانہ کی بنیاد پر دودھ کی طلب سے متعلقہ تفصیلات

* 2631: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا حکومت نے کبھی کوئی سروے کروایا ہے کہ شہر لاہور کے اندر روزانہ کتنے لٹر دودھ کی طلب ہے؟

(ب) لاہور شہر کے باہر سے روزانہ کتنے لٹر دودھ سپلائی کیا جاتا ہے؟

(ج) دودھ کی طلب اور رسد میں کتنا فرق ہے؟

(د) لاہور شہر کے اندر جو دودھ سپلائی ہوتا ہے وہ کہاں حاصل یا پیدا کیا جاتا ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) محکمہ لائیو سٹاک نے ایسا کوئی سروے نہ کروایا ہے۔

(ب) جواب جز (الف) میں دے دیا گیا ہے۔

(ج) لاہور شہر کی دودھ کی طلب اور رسد میں فرق کا کوئی سروے نہ کروایا گیا ہے۔

(د) لاہور شہر میں دو گوالہ کالونیاں موجود ہیں جہاں سے کچھ دودھ سپلائی ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! محکمہ نے اپنے جواب میں تحریر کیا ہے کہ لاہور شہر کے اندر روزانہ کی بنیاد پر طلب اور رسد کا فرق جانچنے کے لئے کوئی بھی سروے نہیں کروایا گیا۔ یہ صورتحال بہت alarming ہے طلب اور رسد کے فرق کے بغیر یہ جج کرنا ممکن نہیں ہے کہ لاہور کے اندر روزانہ کیمیکل سے پیدا شدہ کتنا دودھ فروخت ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کیا حکومت ایسا کوئی سروے کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! محترمہ نے بہت ہی مناسب چیز کی طرف نشاندہی کی ہے کہ جب تک ہمارے پاس بنیادی data نہیں ہو گا کہ ہماری ضرورت کیا ہے اور ہمارے پاس کیا production ہو رہی ہے تو ہم کسی بھی حوالے سے future planning کر سکتے ہیں اور نہ ہم adulteration or non-adulteration کا فیصلہ کر سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! میری بات سنیں یہ ٹوٹل سپلائی اور ڈیمانڈ پر depend کرتا ہے اگر لاہور میں ڈیمانڈ زیادہ ہے تو ظاہر ہے اُس کی سپلائی بھی زیادہ ہوگی باقی دودھ کو چیک کرنے کے لئے اور ڈیپارٹمنٹ ہیں جو لیب کو اس کے نمونے بھیجتے ہیں فوڈ اتھارٹی بھی اس کو دیکھتی ہے اور PCSIR حکومت پاکستان کا ادارہ ہے سب سے بہتر لیب اُن کی ہے وہاں بھی نمونے لے کر چیک کئے جاتے ہیں اور کوئی ایسی بات ہو تو وہ موقع پر دودھ کو ضائع بھی کر دیتے ہیں۔

محترمہ! یہ لائیو سٹاک ڈیپارٹمنٹ کے دائرہ کار میں نہیں آتا کہ وہ اس کو کنٹرول کریں۔ کنٹرول کرنے کا تو سپلائی اور ڈیمانڈ کا ایک natural procedure ہے۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! محکمہ نے جزد (د) کے جواب میں بیان کیا ہے کہ لاہور شہر میں دو گوالہ کالونیاں موجود ہیں جہاں سے کچھ دودھ سپلائی ہو رہا ہے۔ لاہور شہر میں جو اصل دودھ سپلائی ہو رہا ہے وہ طلب کا 20 فیصد بھی نہیں ہے۔ لاہور کے انڈر ٹینکروں کے حساب سے کیمیکل شدہ دودھ فروخت ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! وہ باہر سے آتا ہے اور آپ کی یہ بات صحیح ہے۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہی ہے کہ گوالہ کالونیوں سے جو دودھ سپلائی ہو رہا ہے وہ تقریباً روزانہ کتنے لٹر ہو گا؟

جناب سپیکر: محترمہ! وہ لائیو سٹاک ڈیپارٹمنٹ نے نہیں چیک کرنا اس کو فوڈ اتھارٹی چیک کرتی ہے۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! نوڈا تھارٹی نے تو یہ چیک کرنا ہے کہ یہ کیمیکل شدہ ہے یا صحیح دودھ ہے۔ انہوں نے بتایا ہے کہ دو گوالہ کالونیوں سے دودھ آتا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے یہ پوچھا ہے کہ وہاں سے کتنے لٹر دودھ آتا ہے؟
جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! ہم نے جواب میں لکھا ہے کہ لاہور میں دو گوالہ کالونیاں موجود ہیں جہاں سے کچھ دودھ سپلائی ہوتا ہے۔
محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! میں نے پوچھا ہے وہ دودھ کتنے لٹر ہے جو وہاں سے سپلائی ہوتا ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! ہمارے پاس اُس دودھ کی exact مقدار نہیں ہے۔

جناب سپیکر: وہ exact مقدار ہو بھی نہیں سکتی یہ ایسے ہی vague سی بات ہے۔ محترمہ! اگلا سوال بھی آپ کا ہی ہے آپ اگلا سوال کر لیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! آپ میرا ہر سوال fresh question پر لے جاتے ہیں۔
جناب سپیکر: محترمہ! آپ اگلا سوال کر لیں اتنی دیر میں شاید figures آجائیں۔ اگلا سوال بھی محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! سوال نمبر 2757 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ کے بورڈ میں عوامی مفاد کے منصوبوں سے متعلقہ تفصیلات

*2757: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ پنجاب کن منصوبوں پر کام کر رہا ہے اور ان منصوبوں سے عوام کو کیا فائدہ ہوگا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس بورڈ کے زیر اہتمام خضر آباد میں فارم موجود ہے اگر یہ فارم موجود ہے تو اس فارم سے بورڈ کو کیا فائدہ ہوتا ہے اور یہ فارم کس مقصد کے لئے بورڈ کے سپرد کیا گیا ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ نے پانچ منصوبوں پر کام کا آغاز کیا اور تاحال کوئی منصوبہ مکمل نہ ہوا ہے ان میں درج ذیل منصوبے شامل ہیں۔

(1) سائل پر اجیکٹ

(2) بریڈ امپر وومنٹ پر اجیکٹ

(3) لائیو سٹاک تجرباتی فارم خضر آباد

(4) خالص دودھ فراہمی پر اجیکٹ

(5) جینائیک امپر وومنٹ پر اجیکٹ (سبین پروڈکشن یونٹ کا قیام)

ان مندرجہ بالا منصوبوں سے عوام کو سائل سے روشناس کروایا گیا، مصنوعی نسل کشی کے طریق کار کی ٹریننگ کروائی گئی اور لاہور شہر میں دو جگہوں پر دودھ کی فراہمی کی گئی۔

(ب) جی، ہاں! یہ درست ہے، بورڈ فارم پر ساہیوال نسل کی گائے اور کجلی نسل کی بھیڑوں کی پیداوار کر رہا ہے اور یہ فارم بورڈ کی آمدن کا ذریعہ ہے۔ اس فارم کو ماڈل اور میکاناتز اوڈ فارم بنانے کے لئے بورڈ کے حوالے کیا گیا تھا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز (ب) کے جواب کے متعلق ہے کہ خضر آباد فارم امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ پنجاب کے سپرد کب کیا گیا اور مذکورہ فارم سے یکم جنوری 2019 سے اب تک کتنی پیداوار حاصل ہوئی ہے اور کیا یہ فارم ماڈل اور میکاناتز اوڈ فارم کا درجہ حاصل کر چکا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! محترمہ سوال کو repeat کر دیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز (ب) کے جواب کے متعلق ہے کہ خضر آباد فارم لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ پنجاب کے سپرد کب کیا گیا اور مذکورہ فارم سے یکم جنوری 2019 سے اب تک کتنی پیداوار حاصل ہوئی ہے اور کیا یہ فارم ماڈل اور میکائناٹزڈ فارم کا درجہ حاصل کر چکا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! یہ لائیو سٹاک ڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ 2010 میں بنا اور ابھی جو production کر رہا ہے اور جو لاہور میں دودھ بیچ رہا ہے تقریباً ایک ہزار لیٹر per day لاہور کی دو sites پر ATM یا کیش مشین کے ذریعے دودھ کی production دی جا رہی ہے۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! 2019 سے اب تک کتنی پیداوار حاصل ہوئی اور کیا یہ فارم ماڈل اور mechanism farm کا درجہ حاصل کر چکا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! نہیں یہ ابھی اس process میں ہے انہوں نے ایک چھوٹا سا milking parlour لگایا ہوا ہے جو مکمل طور پر functional نہیں ہے۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! process میں ہے یا ابھی نہیں ہے یا ابھی کام ہونا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! جو امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ کا نیا بورڈ ہے اُس کو ہم نے تشکیل دیا ہوا ہے اُس کو ہم نے propose کر کے گورنمنٹ کو بھیجا ہوا ہے۔ لاء ڈیپارٹمنٹ کی اُس کے اوپر کچھ observations ہیں کہ بورڈ آف ڈائریکٹرز کی کوالیفیکیشنز کو SECP سے vet کروایا جائے اور جو سابق بورڈ ہے وہ اس پر کام کر رہا ہے اگر آپ مجھ سے honestly پوچھیں کہ کیا یہ اُس بارڈر لائن کو cross کر چکا ہے جو کہ mechanization اور modernization کی ہے تو ابھی تک یہ کم و بیش اُسی حالت میں ہے جس طرح پہلے تھا کوئی ایسا markable difference نہیں ہے۔ نیا اگر اچھا بورڈ آئے گا وہ آگے چلائے گا تو میں کچھ کہہ سکتا ہوں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! مجھے لگتا ہے کہ یہ عوام سے معافی مانگ لیں کہ ہمیں چلانا نہیں آ رہا تاکہ عوام کو بھی پتا چلے کہ کس قسم کی گورنمنٹ چل رہی ہے۔ میرے خیال میں یہ جب حکومتی نظم و نسق چلانے کے قابل ہی نہیں ہیں تو انہیں پلیز عوام سے معافی مانگ لینی چاہئے۔ جناب سپیکر: نہیں معافی مانگنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جوابان کی میز پر رکھے گئے)

صوبہ میں شتر مرغ فارمنگ کی سکیم سے متعلقہ تفصیلات

*1607: چودھری اشرف علی: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے شتر مرغ فارمنگ کی حوصلہ افزائی کے لئے ایک سکیم کا اعلان کیا تھا جس کے تحت فارمرز کو دس ہزار روپے فی شتر مرغ مالی امداد دینا تھی؟
- (ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ سکیم کے تحت محکمہ نے کتنے فارمرز کو رجسٹرڈ کرنے کے بعد اب تک کتنی رقم تقسیم کی ہے؟
- (ج) صوبہ میں کتنے فارمرز ابھی تک اس سہولت سے مستفید نہیں ہو سکے؟
- (د) حکومت نے صوبہ میں گوشت کی کمی کو پورا کرنے اور شہریوں کو پروٹین کی فراہمی کے لئے شتر مرغ فارمنگ کے فروغ کے لئے اب تک کیا اقدامات اٹھائے ہیں، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

- (الف) جی، ہاں! یہ درست ہے۔
- (ب) محکمہ نے پراجیکٹ ڈویلپمنٹ آف آسٹریچ فارمنگ ان پنجاب کے تحت مجموعی طور پر 272 فارمرز کو رجسٹرڈ کیا اور 73.409 ملین روپے سبسڈی کی شکل میں دو سالوں میں تقسیم کی گئی۔
- (ج) جون 2018 سے پہلے رجسٹرڈ ہونے والے تمام فارمرز اس سہولت سے مستفید ہوئے۔
- (د) فارمرز کو 10 ہزار روپے فی پرندہ سبسڈی مہیا کی گئی۔

گوجرانوالہ میں ویٹرنری ہسپتال، ڈسپنسریاں اور لیبرز سے متعلقہ تفصیلات

*1966: چودھری اشرف علی: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں کتنے اور کس کس مقام پر ویٹرنری ہسپتال، ڈسپنسریاں اور لیبرز موجود ہیں ان میں کون سے DVM افسران کب سے تعینات ہیں؟

(ب) مذکورہ ضلع کی ویٹرنری لیبرز میں جانوروں کی کن اہم اور خطرناک بیماریوں کے ٹیسٹ کے لئے مشینری موجود ہے اور کس مشینری کی مزید ضرورت ہے۔ اس مشینری کی خرید کے لئے کتنی رقم درکار ہے؟

(ج) مذکورہ ہسپتالوں اور ڈسپنسریز میں روزانہ اوسطاً کتنے جانوروں کا علاج کیا جاتا ہے۔ ان جانوروں میں کتنی گائے، بھینس، بھیر، بکریاں اور کتنے پولٹری کے شعبہ سے ہوتے ہیں؟

(د) مذکورہ ہسپتالوں اور ڈسپنسریز کو سال 2016-17، سال 2017-18 اور سال 2018-19 کے دوران کون کون سی ادویات کتنی مقدار میں فراہم کی گئیں؟

(ه) مذکورہ ہسپتالوں اور ڈسپنسریز کو سال 2016-17، سال 2017-18 اور سال 2018-19 کے دوران کتنی رقم کن مقاصد کے لئے فراہم کی گئی، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں 18 ویٹرنری ہسپتال، 66 ویٹرنری ڈسپنسریاں اور دو تشخیصی لیبارٹریاں موجود ہیں۔ ان میں تعینات DVM افسران کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ ضلع کی ویٹرنری لیبرز میں گل گھوٹو، رانی کھیت، ٹی بی، اسقاط حمل، سوزش حیوانہ، تھیلیزیوسس (Theirosis)، ٹریپنوسومیوسس (Trypanosomiasis)، بیسیسیوسس (Babesiosis) اور ایناپلاسموسس (Anaplasmosis) جیسی اہم اور خطرناک بیماریوں

کی تشخیص کی مشینری موجود ہے جبکہ مذکورہ لیبارٹریز میں مندرجہ ذیل مشینری کی اشد ضرورت ہے۔

➤ خون اور اس کے نمکیات کا تجزیہ کرنے کی مشینری

➤ جدید مائیکروسکوپ مع کیمرہ LCD

➤ Turbidity meter

➤ safety cabinet

➤ Air conditioner

مذکورہ بالا مشینری کی خرید کے لئے -/41,50,000 روپے درکار ہیں۔

(ج) مذکورہ ہسپتالوں اور ڈسپنسریز میں روزانہ کی بنیاد پر جانوروں کے علاج کی تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مذکورہ ہسپتالوں اور ڈسپنسریز کو سال 2016-17، سال 2017-18 اور سال 2018-19 کے دوران فراہم کردہ ادویات اور مقدار کی تفصیل Annex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ه) مذکورہ ہسپتالوں اور ڈسپنسریز کو سال 2016-17، سال 2017-18 اور سال 2018-19 کو فراہم کی گئی رقم کی تفصیل Annex-D ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

بہاولپور میں ویٹرنری یونیورسٹی کے قیام اور تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*2025: ملک خالد محمود بابر: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بہاولپور میں ویٹرنری یونیورسٹی کی منظوری ہو چکی ہے اور اس کے لئے رقبہ بھی مختص کیا گیا ہے؟

(ب) اس کی منظوری کب ہوئی تھی اور اس کے لئے کتنا رقبہ کہاں مختص کیا گیا ہے؟

(ج) اس کی تعمیر کے لئے مالی سال 2018-19 میں کتنی رقم مختص کی گئی؟

(د) کیا اس منصوبہ کی تعمیر موقع پر شروع کر دی گئی ہے یا نہیں؟

(ه) اس کا کام کب تک مکمل ہو گا؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) جی، ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) اس کی منظوری 20- اگست 2014 میں کی گئی تھی اور اس کے لئے 1000 ایکڑ رقبہ

مختص کیا گیا۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

(1) 1950 ایکڑ کنال چک نمبر 11 بی سی بہاولپور صدر

(2) 150 ایکڑ کنال موضع آغا پور تحصیل بہاولپور سٹی۔

(ج) اس کی تعمیر کے لئے مالی سال 19-2018 میں 1204.545 ملین روپے مختص کئے

گئے۔

(د) جی، ہاں! منصوبہ کی تعمیر موقع پر شروع کر دی گئی ہے۔

(ه) اس کا کام 30- جون 2020 میں مکمل ہو گا۔

دی پنجاب لائیو سٹاک (رجسٹریشن اینڈ کنٹرول) آرڈیننس 1979

پر عملدرآمد سے متعلقہ تفصیلات

*2376: محترمہ سہیلی سعدیہ تیمور: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ

نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) دی پنجاب لائیو سٹاک ایسوسی ایشن اینڈ لائیو سٹاک ایسوسی ایشن یونینز (رجسٹریشن

اینڈ کنٹرول) آرڈیننس 1979 پر کس حد تک عمل ہو رہا ہے؟

(ب) اس آرڈیننس کے تحت کسی کمیٹی کو ختم کرنے کا کیا طریق کار ہے، اس آرڈیننس کے

تحت رجسٹریشن اتھارٹی کے کیا اختیارات ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) اس پر کوئی عمل نہیں ہو رہا ہے۔

(ب) اس آرڈیننس کے تحت کمیٹی کو ختم کرنے کے لئے اس کے تین چوتھائی ممبران کا درخواست جمع کروانا ضروری ہے اتھارٹی تسلی / انکوائری کے بعد کمیٹی کی منسوخی کا حکم نامہ جاری کرتی ہے۔ رجسٹریشن اتھارٹی فنڈز کے منجمد کرنے، انکوائری آفیسر کو مقرر کرنے، واجب الادا رقم کی ادائیگی اور حاصل شدہ اثاثہ جات کی کمیٹی میں تقسیم جیسے افعال کے بارے میں حکم نامہ جاری کرنے کا اختیار رکھتی ہے۔

مالی سال 2017-18 میں پنجاب لائیو سٹاک

بریڈنگ ایکٹ 2014 پر عملدرآمد اور خلاف ورزی سے متعلقہ تفصیلات

* 2377: محترمہ سہیلی سعدیہ تیمور: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) 2017-18 میں دی پنجاب لائیو سٹاک بریڈنگ ایکٹ 2014 کے تحت کتنے افراد نے خلاف ورزی کی اور ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی؟

(ب) دی پنجاب لائیو سٹاک بریڈنگ ایکٹ 2014 پر عملدرآمد کے لئے محکمہ کیا اقدامات اٹھا رہا ہے؟

(ج) دی پنجاب لائیو سٹاک بریڈنگ ایکٹ 2014 کے خلاف درج مقدمات کی سماعت کون کرتا ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) 2017 میں 115 افراد نے دی پنجاب لائیو سٹاک بریڈنگ ایکٹ 2014 کی خلاف ورزی کی اور تمام کے خلاف (ایف آئی آر) مقدمات درج ہوئے اور اسی طرح 2018 میں 114 افراد نے دی پنجاب لائیو سٹاک بریڈنگ ایکٹ 2014 کی خلاف ورزی کی تمام کے خلاف (ایف آئی آر) مقدمات درج ہوئے۔

- (ب) محکمہ نے لائیو سٹاک بریڈنگ ایکٹ کو مکمل طور پر نافذ العمل کیا ہے۔ 183 انسپکٹرز کی تعیناتی، پورے صوبہ میں عملدرآمد اور رجسٹریشن کا عمل جاری ہے۔
- (ج) پنجاب لائیو سٹاک ٹریبونل لائیو سٹاک کمپلیکس 16 کوپروڈ لاہور پر پنجاب لائیو سٹاک بریڈنگ ایکٹ 2014 کے تحت مقدمات کی سماعت کرتا ہے۔

مویشیوں کی افزائش نسل کی درجہ بندی سے متعلقہ تفصیلات

*2886: محترمہ طحیانا نون: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) محکمہ، مویشیوں کی کون کون سی دیسی اور مقامی نسلوں کی افزائش اور تحفظ کر رہا ہے اور کن کن اقسام کا تحفظ نہیں ہو رہا ان کی تعداد بھی بتائیں؟
- (ب) کیا جانوروں کی کسی ایسی مقامی نسل کی درجہ بندی کی گئی جس کی نسل ناپید ہونے کا اندیشہ ہے ایسی درجہ بندی کرنے کی تاریخ سے آگاہ فرمائیں؟
- (ج) محکمہ نے اس نسل کو ناپید ہونے سے بچانے کے لئے کب اور کون کون سے اقدامات اٹھائے ہیں، ان کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

- (الف) محکمہ مویشیوں کی درج ذیل دیسی اور مقامی نسلوں کی افزائش کر رہا ہے۔
بھینس: نیلی راوی

گائے: ساہیوال، چولستانی، تھری، لوہانی، داجل اور ہسار ہریانہ
بھیڑ: سبلی، بچی، ہسار ڈیل، پاک کراکل، کجلی، لوہی، مندری، تھلی اور سالٹ ریج / الاٹی
بکری: بکری، بٹیل، ٹیڈی، دائرہ دین پناہ، لوکل ہیری

اونٹ: مرچہ مہرہ اور کمپوری

گدھے: دیسی / لاسی

جبکہ محکمہ ان نسلوں کا تحفظ اور ان پر تحقیق کا کام بھی احسن طریقے سے کر رہا ہے۔

(ب) جی، نہیں! ساہیوال نسل کی گائے کی درجہ بندی 2005 میں کی گئی اور اس کے ناپید ہونے کے اندیشے کو مد نظر رکھتے ہوئے اقدامات کا آغاز کر دیا گیا۔

(ج)

(1) مندرجہ بالا تمام حقائق کے پیش نظر محکمہ لائیو سٹاک حکومت پنجاب کے زیر اہتمام جنوری 2005 میں جھنگ میں تحقیقاتی مرکز برائے تحفظ ساہیوال گائے کا قیام عمل میں لایا گیا۔

(2) پہلا ترقیاتی فیروزہ جنوری 2005- جبکہ دوسرا ترقیاتی فیروزہ جولائی 2008 سے جون 2011 تک جاری ہے۔

(3) بعد ازاں پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کی سفارش پر اس ادارہ کو مستقل حیثیت دے دی گئی مزید 2017 میں اس ادارے کو اپ گریڈ کر کے تحقیقاتی مرکز برائے تحفظ مقامی نسلیں (حیوانات جھنگ) کر دیا گیا۔

(4) یہ ادارہ ساہیوال نسل کے تحفظ، جینیاتی بہتری، ترقی و ترویج کے ساتھ ساتھ مقامی نسل کے جانوروں پر بھی خاطر خواہ کام جاری رکھے ہوئے ہے۔

(5) موجودہ حکومت نے آر سی سی آئی بی، جھنگ کو مبلغ 143.000 ملین روپے کا ایک ترقیاتی پروگرام دیا ہے تاکہ ساہیوال نسل کی گائیوں پر مزید ریسرچ و پروجن و بریڈنگ پروگرام چلایا جائے۔

گوجرانوالہ: پینا کھ میں

کیٹل فارم کے منصوبہ کو حافظ آباد منتقلی سے متعلقہ تفصیلات

*3074: محترمہ شاہین رضا: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پینا کھ ضلع گوجرانوالہ میں 25/20 ایکڑ پر بھینسوں کے لئے کیٹل فارم بنانے کا منصوبہ بنایا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ رقبہ مختص ہونے کے باوجود یہ کیٹل فارم حافظ آباد میں شفٹ کر دیا گیا ہے جبکہ گوجرانوالہ کی آبادی 54 لاکھ نفوس پر مشتمل ہے اور حافظ آباد کی آبادی صرف 9 لاکھ نفوس پر مشتمل ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ گوجرانوالہ شہر میں بھینسوں کی وجہ سے اس شہر کا سیوریج سسٹم بند رہتا ہے؟

(د) کیا حکومت پیناکھ میں بھینسوں کے لئے کیٹل فارم بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) یہ درست نہ ہے۔

(ب) یہ بھی درست نہ ہے۔

(ج) یہ سوال محکمہ لوکل گورنمنٹ کے متعلقہ ہے۔

(د) حکومت کی طرف سے فی الحال پیناکھ ضلع گوجرانوالہ میں بھینسوں کے لئے کیٹل فارم بنانے کے لئے کوئی منصوبہ زیر غور نہ ہے۔

اوکاڑہ: حلقہ پی پی-185 میں یکم اگست 2018 تا 30 اگست 2019

میں ویٹرنری ہسپتالوں کو فنڈز کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*3080: چودھری افتخار حسین چھپھر: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم اگست 2018 سے 30 اگست 2019 حلقہ پی پی-185 ضلع اوکاڑہ میں ویٹرنری ہسپتالوں کو کتنے فنڈز کس کس مد میں فراہم کئے گئے تفصیل بیان کریں؟

(ب) مذکورہ عرصہ میں پی پی-185 میں جانوروں کے لئے کون کون سی میڈیسن فراہم کی گئی نیز علاقہ کے کن کن قصبہ جات میں یہ ادویات فراہم کی گئیں ان کی مالیت کیا ہے؟

(ج) کیا حکومت تمام قصبہ جات میں فری ادویات اور دوسری سکیمیں جاری رکھنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) یکم اگست 2018 تا 30- اگست 2019 حلقہ پی پی-185 ضلع اوکاڑہ میں ویٹرنری

ہسپتالوں کو دیئے گئے فنڈز کی مدوار تفصیل حسب ذیل ہے:

تنخواہ -/8592324 روپے

سفری الاؤنس -/646568 روپے

پٹرول -/208000 روپے

(ب) مذکورہ عرصہ میں مذکورہ پی پی-185 میں جانوروں کے لئے فراہم کی گئی میڈیسن اور

قصبہ جات کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ان ادویات کی

مالیت تقریباً -/250000 روپے ہے۔

(ج) جی، ہاں!

صوبہ میں حلال میٹ ایجنسی کی فعالیت سے متعلقہ تفصیلات

*3202: جناب محمد معاویہ: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان

فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں حلال میٹ ایجنسی کے دفاتر موجود ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حلال میٹ ایجنسی مکمل طور پر غیر فعال ہے اگر جواب اثبات

میں ہے تو حکومت حلال میٹ ایجنسی کو کب فعال بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو

اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) جی، ہاں! پنجاب حلال ڈویلپمنٹ ایجنسی کا دفتر لاہور میں موجود ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔

جھنگ میں لائیو سٹاک فارمز کی تعداد، رقبہ سے متعلقہ تفصیلات

*3204: جناب محمد معاویہ: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان

فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع جھنگ میں لائیوسٹاک کے کتنے فارم کہاں کہاں واقع ہیں ہر فارم کتنے رقبہ پر محیط ہے؟

(ب) مذکورہ فارمز میں کتنے جانور کون کون سی نسل کے ہیں؟

(ج) کیا جھنگ کا کوئی فارم لیز / پٹہ پر دیا ہوا ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) ضلع جھنگ میں محکمہ کا ایک لائیوسٹاک تجرباتی فارم شاہ جیونہ ہے اور اس کا کل رقبہ 597 ایکڑ پر محیط ہے۔

(ب) مذکورہ فارم پر کوئی جانور نہ رکھا گیا ہے کیونکہ فارم تمام رقبہ داران کو لیز پر دیا گیا ہے۔

(ج) لائیوسٹاک تجرباتی فارم شاہ جیونہ کا رقبہ پٹہ داران کو لیز پر دیا گیا ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

مالی سال 20-2019 میں کسانوں کے لئے

نئے منصوبوں اور ان کے لئے مختص کردہ بجٹ سے متعلق تفصیلات

799: محترمہ مومنہ وحید: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مالی سال 20-2019 کے بجٹ میں کسانوں کے لئے کون سے نئے منصوبے متعارف کرائے گئے ہیں؟

(ب) ان تمام منصوبوں کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں اور ہر منصوبہ کے مقاصد بیان کئے جائیں؟

(ج) ہر منصوبہ کے لئے مختص بجٹ کے بارے بھی میں آگاہ فرمائیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) محکمہ لائیو سٹاک نے مالی سال 20-2019 کے بجٹ میں کسانوں کے لئے جو منصوبے متعارف کروائے ہیں۔ ان کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان منصوبوں کے مقاصد کی تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان منصوبوں کے لئے مختص کردہ بجٹ کی تفصیل Annex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سابقہ دور حکومت میں

کٹنا پال سکیم اور دیگر سکیموں کو مزید جاری رکھنے یا نہ رکھنے سے متعلق تفصیلات

821: محترمہ عنیزہ فاطمہ: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم اگست 2018 سے 30 اگست 2019 تک صوبہ بھر کے کتنے اضلاع میں کتنی نئی سکیمیں شروع کیں، ضلع وار تفصیل بیان کریں؟

- (ب) کیا یہ درست ہے کہ سابقہ دور حکومت میں کٹاپال اور بیوہ عورتوں کے لئے بھیڑ، بکری، گائے اور بھینس وغیرہ کے بچے مفت فراہم کرنے کی سکیمیں شروع کی گئی تھیں؟
- (ج) موجودہ حکومت نے مذکورہ سکیموں میں سے کون کون سی سکیموں کو بند کر دیا ہے اور کون کون سی سکیمیں جاری ہیں اگر کٹاپال سکیم جاری ہے تو اس سکیم کے تحت کسانوں کو کتنی رقم فراہم کی گئی؟
- (د) کیا حکومت کسانوں کی فلاح و بہبود اور گوشت کی پیداوار بڑھانے کے لئے بارہ ایکڑ سے کم کاشتکاروں کے لئے نئی سکیموں کا اجراء کرنے اور پرانی سکیموں کو جاری رکھنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

- (الف) یکم اگست 2018 سے 30 اگست 2019 تک صوبہ بھر میں شروع کی گئی نئی سکیموں کی ضلع وار تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) جی، ہاں! یہ درست ہے۔
- (ج) موجودہ حکومت نے مذکورہ سکیموں میں سے بیوہ عورتوں کے لئے بھیڑ، بکری، گائے اور بھینس وغیرہ مفت فراہم کرنے کی سکیم بند کر دی ہے۔ اور اس سال کٹاپال اور کٹا فربہ کرنے کی سکیم کے لئے چار سالوں پر محیط پروگرام شروع کیا ہے جس کے لئے کسانوں کے لئے 1640 ملین روپے خطیر رقم رکھی گئی ہے۔
- (د) کسانوں کی فلاح و بہبود کے لئے نئی سکیموں کا اجراء کر دیا گیا ہے۔

ضلع جھنگ میں ویٹرنری ہسپتال و ڈسپنسریوں سے متعلقہ تفصیلات

874: جناب محمد معاویہ: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ضلع جھنگ میں کتنے کس کس جگہ ویٹرنری ہسپتال / ڈسپنسریاں ہیں؟
- (ب) ضلع ہذا میں کتنے موبائل یونٹ کام کر رہے ہیں؟

- (ج) ضلع ہذا میں روزانہ کتنے جانوروں کا علاج کیا جاتا ہے؟
- (د) ضلع ہذا میں کس کس جگہ مزید شفاخانہ حیوانات قائم کرنے کا ارادہ ہے؟
- وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):
- (الف) ضلع جھنگ میں کل 24 ویٹرنری ہسپتال اور 73 ڈسپنسریز ہیں۔ جن کے محل وقوع کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) ضلع ہذا میں سات موبائل یونٹ کام کر رہے ہیں۔
- (ج) ضلع ہذا میں روزانہ تقریباً 3847 جانوروں کا علاج کیا جاتا ہے۔
- (د) ضلع ہذا میں فی الحال حکومت کا کوئی نیا شفاخانہ حیوانات بنانے کا ارادہ نہ ہے۔
- جناب سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔
- جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔
- جناب سپیکر: ابھی نہیں پہلے ہم توجہ دلاؤ نوٹس لے لیں۔
- جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! کب ٹائم دیا جائے گا۔ ضروری بات کرنی ہے؟
- جناب سپیکر: جب میں بتاؤں گا میں نے ساری ضروری باتیں سن لی ہیں ابھی میں پوائنٹ آف آرڈر لے نہیں رہا۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لے رہے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 395 محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

لاہور: سندر میں 45 سالہ شہری کی ہلاکت

395: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے۔ کیا روزنامہ "نوائے وقت" کی خبر مورخہ 16- دسمبر 2019 کے مطابق سندر لاہور کے علاقے میں بندوق صاف کرتے ہوئے اچانک گولی چلنے سے 45 سالہ شخص ہلاک ہو گیا؟

(ب) پولیس نے اس واقعہ کی تحقیقات کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال: (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ بات درست ہے کہ علاقہ تھانہ سندر میں پمپل صاف کرتے ہوئے اچانک گولی چلنے سے 45 سالہ شخص ہلاک ہو گیا تھا جس پر مقدمہ نمبر 19/1619 مورخہ 12-15-2019 جرم 302 تھانہ سندر درج رجسٹر ہوا۔ اس مقدمہ میں ایک ملزم علی عرف ڈان کو نامزد کیا گیا تھا جس نے عدالت سے عبوری ضمانت کروائی ہوئی ہے وہ ابھی تک شامل تفتیش نہیں ہوا 04-01-2020 اس کی اگلی تاریخ ہے جیسے ہی 04-01-2020 کو اس کی ضمانت پیش ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ اس کو reject کروا کر اس کو شامل تفتیش کیا جائے گا اور مقدمہ کا چالان عدالت میں پیش کیا جائے گا۔

(اذان مغرب)

جناب سپیکر: اس توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب آگیا ہے لہذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 398 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے وہ اسے پیش کریں۔

لاہور: نواب ٹاؤن میں ڈاکوؤں کی لوٹ مار اور دکاندار کا قتل

398: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹی وی چینل "دنیا نیوز" مورخہ 23- دسمبر 2019 کی خبر کے مطابق نواب ٹاؤن لاہور میں تین ڈاکوؤں نے موبائل شاپ پر لوٹ مار کے دوران مزاحمت پر دکاندار کو فائرنگ کر کے قتل کر دیا؟

(ب) کیا اس واقعہ کا مقدمہ درج کیا گیا تو کن دفعات کے تحت اس واقعہ میں ملوث کتنے ملزمان کو گرفتار کیا گیا، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال: (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر!

(الف) یہ درست ہے کہ مورخہ 23- دسمبر 2019 کو نواب ٹاؤن لاہور میں تین ڈاکوؤں نے موبائل شاپ پر لوٹ مار کے دوران مزاحمت پر دکاندار کو فائرنگ کر کے قتل کر دیا۔

(ب) اس کا مقدمہ نمبر 19/2351 درج رجسٹرڈ ہوا۔ یہ مقدمہ مدعی کی درخواست پر درج کیا گیا ہے۔ مدعی نے کسی ملزم کو nominate نہیں کیا تھا لیکن اس کے باوجود پولیس از خود کوشش کر رہی ہے اور اس حوالے سے کچھ لوگوں کو ہم نے شامل تفتیش بھی کیا ہوا ہے۔ DVR بھی ہم نے لی ہے اور اس کے علاوہ فرائزک رپوٹس اور سیف سٹی کیمرہ سے بھی ہم نے کچھ مدد حاصل کی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی ملزمان کو گرفتار کر لیا جائے گا۔

جناب سپیکر: اس توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب آگیا ہے لہذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب سپیکر: اب ہم رپورٹ لیتے ہیں۔ جی، وزیر قانون!

حکومت پنجاب کے اخراجات کے اکاؤنٹس

کی آڈٹ رپورٹ برائے سال 18-2017 کا ایوان میں پیش کیا جانا

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I lay the Audit Report on the Accounts of Expenditure of Government of the Punjab for the Audit Year 2017-18 (Vol-I & Vol-II).

MR SPEAKER: The Audit Report on the Accounts of Expenditure of Government of the Punjab for the Audit Year 2017-18 has been laid and it is referred to the Public Accounts Committee II for examination and report within one year.

(رپورٹ پیش ہوئی)

تحریریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحریریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریریک التوائے کار نمبر 19/851 جناب محمد صفدر شاکر کی ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور پر وکلاء کا حملہ

جناب محمد صفدر شاکر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ میڈیا رپورٹس کے مطابق مورخہ 11- دسمبر 2019 کو وکلاء نے ضلع کچہری میں میٹنگ کی اور بہت بڑی تعداد میں وکلاء حضرات جلوس کی شکل میں ضلع کچہری سے پی آئی سی کی طرف روانہ ہوئے اور ڈاکٹرز کے خلاف شدید نعرے بازی کرتے رہے اور تقریباً چار پانچ کلومیٹر کا پیدل فاصلہ طے کر کے اچانک پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی پر حملہ آور ہو گئے، جس سے ہسپتال کے نقصان کے ساتھ کئی دل کے مریض بھی جاں بحق ہو گئے۔

جناب سپیکر! اس سارے واقعہ میں پنجاب پولیس کہیں نظر نہیں آئی، اتنی غفلت برتی گئی کہ اس دوران اُن کے سامنے کوئی رکاوٹ کھڑی کی اور نہ ہی اُن سے پولیس کی جانب سے مذاکرات کئے گئے۔ اس سارے واقعہ کے دوران صوبائی وزیر اطلاعات بھی پولیس کی غفلت کی وجہ سے تشدد کا نشانہ بنے۔ یہ تمام واقعہ صوبائی پولیس کی شدید غفلت کا نتیجہ ہے جس کی وجہ سے مریضوں کی اموات بھی واقعہ ہوئیں۔

جناب سپیکر! اس واقعہ میں غفلت برتنے والی پولیس کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے۔ اس حوالے سے مریضوں اور لواحقین کے ساتھ ساتھ صوبہ بھر کے عوام میں انتظامیہ کے خلاف شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال: (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ۔ جس طرح معزز ممبر جناب محمد شاگر نے فرمایا ہے تو یہ درست ہے کہ یہ واقعہ رونما ہوا ہے اور یہ بہت افسوسناک واقعہ تھا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ معاشرے کے ہر مکتبہ فکر نے اس واقعہ کی مذمت کی ہے اور سینئر وکلاء نے تحریری طور پر اس واقعہ کی مذمت کرتے ہوئے اس پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا ہے۔ اس سلسلے میں گزارش ہے کہ یہ واقعہ رونما ہونے کے بعد بذریعہ کیمرہ جات ملزمان کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا، ان کے خلاف چالان بھی پیش کیا گیا اور انہوں نے عدالتوں سے ضمانتیں کروائی ہیں۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ یہ معاملہ sub-judice ہے کیونکہ ہائی کورٹ نے از خود نوٹس لیا ہے اور فریقین کی جانب سے چار چار ممبران پر مشتمل ایک کمیٹی بنادی گئی ہے جن میں چار وکلاء اور چار ہی ڈاکٹر صاحبان شامل ہیں اور ان کا اجلاس دو دن پہلے ہوا تھا جس میں، میں خود بھی موجود تھا اور اب دوسرا اجلاس انشاء اللہ تعالیٰ کل شام 5:00 بجے ہو رہا ہے اور یہ معاملہ مفاہمت کی طرف جارہا ہے۔ جہاں تک انتظامی طور پر غفلت کا تعلق ہے تو یہ بات اخبارات میں بھی

شائع ہوئی، وزیر اعلیٰ نے بھی اس بات کا نوٹس لیا ہے اور انہوں نے ایک کمیٹی تحقیقات کے لئے بنائی ہے اور اس کمیٹی نے اپنی سفارشات وزیر اعلیٰ کو پیش کر دی ہیں جس میں باقاعدہ طور پر تمام چیزوں کی نشاندہی کی گئی ہے اور جس طرح معزز ممبر نے فرمایا ہے کہ تقریباً سات کلو میٹر کا فاصلہ طے کر کے وکلاء صاحبان پی آئی سی پہنچے اور اس دوران پولیس نے انہیں کہیں بھی intercept نہیں کیا یہ اس کا ایک پہلو ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی کئی مزید پہلو ہیں جن پر میں سمجھتا ہوں کہ انتظامی طور پر اگر کوئی غفلت پائی گئی ہے تو اس کی باقاعدہ نشاندہی بھی کی گئی ہے لیکن جو رپورٹ وزیر اعلیٰ کو دی گئی ہے اس کو پبلک نہ کرنے کی ایک وجہ یہ بھی تھی چونکہ اس وقت یہ معاملہ ہائی کورٹ میں ہے تو مناسب یہ تھا کہ ہائی کورٹ کی طرف سے کوئی واضح direction مل جائے تو پھر جو لوگ اس واقعہ کے ذمہ دار ٹھہرائے جائیں گے ان کے خلاف انشاء اللہ تعالیٰ کارروائی کی جائے گی۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس واقعہ کا رونما ہونا اپنی جگہ پر ہے لیکن بعد ازاں جس طرح اس واقعہ کی تشہیر کی گئی اور یہ تاثر دیا گیا کہ شاید دو طبقات وکلاء اور ڈاکٹرز کے درمیان کوئی ایک منظم قسم کا مقابلہ ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس تاثر کو دور کرنے کی ضرورت تھی تو ڈاکٹر صاحبان اور سینئر وکلاء صاحبان نے بھی اس حوالے سے انتہائی بردباری کا مظاہرہ کیا اور انہوں نے مل کر اس تاثر کو زائل کرنے کی کوشش کی جو کہ ایک اچھا اقدام تھا۔

جناب سپیکر! میں صرف آپ سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ جیسے ہی یہ معاملہ عدالت سے فارغ ہوتا ہے تو انتظامی طور پر جو لوگ ذمہ دار ٹھہرائے جائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ ان کے خلاف بھی کارروائی کی جائے گی اور وہ تمام پہلو جو انتظامی غفلت کا باعث بنے ان تمام پر کارروائی کی جائے گی۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! پنجاب کی تاریخ میں اس سے زیادہ شرمناک واقعہ رونما نہیں ہوا۔ اس واقعہ کے بعد پورا معاشرہ سراپنگی کا شکار ہو گیا۔ یہ واقعہ پندرہ دن پہلے ایک چھوٹے سے واقعہ سے شروع ہوا۔ آپ دیکھیں کہ یہ لا پرواہی نہ صرف وکلاء کی طرف سے کی گئی ہے بلکہ حکومت کی بھی ہے۔

جناب سپیکر: چودھری مظہر اقبال! آپ تشریف رکھیں۔ وزیر قانون! کافی معزز ممبران کے نام ہیں جو اس مسئلے پر بولنا چاہتے ہیں۔ اگر آپ کی سربراہی میں ہاؤس کی ایک کمیٹی بنا دی جائے اور آئی جی آکر اس کمیٹی میں briefing دے دیں لیکن اس کی تشہیر نہ کی جائے۔ اب تک جو نظر آ رہا ہے اس میں پولیس کی غفلت ہے لہذا آئی جی ہاؤس کی اس کمیٹی کو brief کریں کہ پولیس کی طرف سے یہ غفلت کیوں ہوئی ہے؟ باقی فیصلہ تو عدالت کرے گی کہ جو نالائق پولیس کی طرف سے ہوئی ہے اس کی کیا وجہ تھی؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اگر آپ حکم دیتے ہیں تو کمیٹی بنادیں ہم in camera briefing دے دیں گے۔
جناب سپیکر: جی، in camera کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں یہی عرض کر رہا ہوں کہ in camera briefing دے دیں گے۔
جناب سپیکر: اس کمیٹی میں ہیلتھ منسٹر صاحبہ کو بھی بلا لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک التوائے کار سپیشل کمیٹی نمبر 6 کو refer کی جاتی ہے اس کمیٹی میں اپوزیشن سے چودھری مظہر اقبال، چودھری افتخار حسین چیمپھر اور اس تحریک التوائے کار کے محرک کو بھی شامل کر لیا جائے اور یہ in camera briefing ہوگی۔ ہم یہ public نہیں کر سکتے کیونکہ مسئلہ عدالت میں ہے، اس کا فیصلہ آپ کی کمیٹی اور وزیر اعلیٰ نے کرنا ہے لیکن پولیس کی طرف سے جو کوتاہی ہوئی ہے صرف اس حوالے سے ہاؤس کو inform کرنے کے لئے سپیشل کمیٹی نمبر 6 میں یہ briefing دی جائے گی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اس حوالے سے جو ڈویلپمنٹس ہوئی ہیں یا جو کارروائی ہوئی ہے اس حوالے سے اس کمیٹی کو in camera briefing دے دی جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اب نماز مغرب کے لئے بیس منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر بیس منٹ کے

وقفہ برائے نماز مغرب کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(وقفہ برائے نماز مغرب کے بعد

جناب ڈپٹی سپیکر 5 بج کر 50 پر کرسی صدارت متمکن ہوئے)

چودھری افتخار حسین چھپھر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری افتخار حسین چھپھر: جناب سپیکر! ایک تحریک التوائے کار سپیکر صاحب نے کمیٹی کو

refer کی ہے۔ میری بھی بالکل اسی طرح کی تحریک التوائے کار نمبر 19/854 ہے۔ اگر آپ

مناسب سمجھیں تو اس کو بھی کمیٹی کو refer کر دیں اس کا بھی same subject ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو اس تحریک التوائے کار کے ساتھ

club کر دیتے ہیں۔

چودھری افتخار حسین چھپھر: جناب سپیکر! شکریہ

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! میرے ہاتھ میں یکم فروری 2019 کا ایک circular ہے۔

اس میں لکھا ہے کہ:

The Public and Optional holidays regarding festivals

of Muslims and Minorities for the calendar Year 2019

would be as under:

جناب سپیکر! اس کے نمبر 11 پر لکھا ہے کہ:

Day after Christmas Thursday 26th December, 2019 (For Christians only)

جناب سپیکر! آج کرسمس کی چھٹی تھی اور آج اجلاس بھی بلایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ میں نے دیکھا ہے کہ نیچے بھی کرسمس کمیونٹی کے جتنے بھی ملازمین ہیں وہ یہاں پر موجود ہیں اور ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے یہ بات سب کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ یہ birthday of Jesus Christ ہے۔ یہ بہت بڑی شخصیت کا birthday ہے جس کو ہم نے celebrate کرنا ہوتا ہے۔ ہماری کمیونٹی سے جن کا تعلق ہے وہ اسمبلی میں بھی ہیں اور دوسرے محکموں میں بھی ان کو بلایا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے وزیر قانون جناب محمد بشارت راجا کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ خدا کے لئے ہمیں اس کا freedom دیا جائے۔ اگر کوئی لوگ آج آئے ہیں تو کیا ان کو کوئی اور ٹائم مل رہا ہے۔ میں نے صرف اس circular کے حوالے سے یہ بات آپ کے علم میں لانی تھی۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون! آپ اس کو دیکھ لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال: (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ circular کی کاپی مجھے دے دیں۔ میں اس کو دیکھ لیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب طارق مسیح گل! آپ وزیر قانون کو کاپی دے دیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میری صرف ایک گزارش ہے کہ وہ شخص جس کی وجہ سے ہم آج ان ایوانوں میں بیٹھے ہوئے ہیں اس کی پیدائش کا دن آیا اور گزر گیا لیکن اس ایوان میں ایک دفعہ بھی ان کا تذکرہ نہیں ہوا اور ان کی آواز کا کہیں ذکر نہیں ہوا۔

جناب سپیکر! میں آپ سے درخواست کرتی ہوں کہ بابائے قوم قائد اعظم محمد علی جناح جنہوں نے بہت محنت کے بعد ہمیں homeland دیا۔

جناب سپیکر! آپ اس ایوان میں وقت مقرر کریں تاکہ ہم ان کو بھی یاد کر سکیں۔ اس کے لئے کل کا وقت مقرر کر دیں یا next week میں مقرر کر دیں۔ قائد اعظم ہمارے محسن ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ ہم بھی ان کے اصولوں اور ارشادات پر تھوڑی بہت بات کر سکیں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ پنجاب کے اندر پنجاب فوڈ اتھارٹی نے بڑا اہم کام کیا ہے اور کئی سالوں سے وہ کر رہے ہیں، حکومت نے اس سلسلہ کو آج بھی قائم و دائم رکھا ہوا ہے جس میں یقیناً منسٹر صاحب اور ان کی ساری ٹیم تعریف کے لائق ہے لیکن آج سے صرف چند دن پہلے ایک بہت اہم issue جس کی Council of Common Interest میں approval دی گئی ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ پنجاب کے لئے خاص طور پر بہت نقصان دہ ہے۔ یہ پہلی دفعہ ہوا ہے کہ 1973 کے آئین سے لے کر اٹھارہویں ترمیم تک فوڈ اتھارٹی ہمیشہ صوبائی subject رہا ہے اور صوبوں نے اس کے متعلق جب بھی قوانین بنائے ہیں۔ صوبوں نے اپنے حالات، مینجمنٹ، مسائل اور وسائل کو مد نظر رکھتے ہوئے قانون سازی کی۔

جناب سپیکر! یہ پہلی دفعہ ہوا ہے کہ ہماری مشترکہ مفادات کی کونسل نے food کے standards بنانے کی اتھارٹی لے لی ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ پاکستان کے اندر پنجاب واحد صوبہ ہے جس نے food کے حوالے سے international standard کے مطابق quality standard بنانے کی کوشش کی ہے۔ جیسے انرجی ڈرنگس ہیں جو انرجی کے نام پر بیچے جاتے ہیں لیکن وہ بیماریوں کا منبع ہیں۔ ان کو ban کیا گیا ہے۔ اب جتنے بڑے لوگ جو food کا کام کرتے ہیں اور جو multi nationals companies ہیں انہوں نے پنجاب کے ان سخت rules and standards کو دیکھتے ہوئے کوشش کی کہ اس کو کسی طرح federal subject کا بنادیا جائے تاکہ

پنجاب کے اندر جو سختی کی جاتی ہے اس سے بچا جائے مثلاً پنجاب میں جو نقلی دودھ بنایا جاتا ہے اس کو ban کر دیا گیا ہے جبکہ باقی صوبوں میں بیچا جا رہا ہے۔ یہ پنجاب فوڈ اتھارٹی نے اچھی effort کی تھی۔ یہ subject اگر فیڈرل گورنمنٹ کے پاس چلا گیا تو لوگ یہاں پر زہر پئیں گے جیسے پنجاب کے اندر بنا سیتی گھی 2022 میں بند کر دیا جائے گا جو یہاں کیسٹرول، شوگر اور باقی بیماریوں کی وجہ ہے۔

جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ پنجاب کے ساتھ یہ ظلم نہ ہونے دیا جائے اور منسٹر صاحب خصوصی طور پر اس پر توجہ فرمائیں کہ یہ جو 100 فیصد صوبائی subject ہے اور پنجاب کے لوگ پنجاب فوڈ اتھارٹی کے کام سے خوش بھی ہیں پھر اس کو کیوں federal subject بنایا جا رہا ہے۔ صوبہ سندھ کے اندر ان کے اپنے standards ہیں، صوبہ خیبر پختونخوا کے اپنے اور صوبہ بلوچستان کے اپنے ہیں۔

جناب سپیکر! یہاں پر حالات و واقعات بالکل مختلف ہیں جیسے یہاں کھلے مصالحہ جات کو ہم نے ban کیا ہوا ہے کہ ہم نے ملاوٹ والے مصالحہ جات یہاں نہیں بکنے دینے۔ اب وہ اس subject کو federal میں لے گئے ہیں تو یہ چیزیں سرعام کھلی یہاں پر بکیں گی۔ پنجاب کے سکولوں میں ڈرنکس پر ban ہے کہ بچے یہ ڈرنکس نہیں پئیں گے کیونکہ یہ ان کی صحت کے لئے اچھے نہیں ہیں لیکن باقی صوبوں میں اس کی اجازت ہے۔ خدا کے لئے یہ بارہ کروڑ عوام کا مسئلہ ہے اس پر منسٹر صاحب خصوصی توجہ فرمائیں اور بتائیں کہ کیا انہوں نے اس کی حمایت کی ہے یا مخالفت کی ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ اس کے standards بنائے گی۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خوراک (جناب سميع اللہ چودھری): جناب چیئر مین! شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: چیئر مین نہیں سپیکر۔

MINISTER FOR FOOD (Mr Samiullah Chaudhary): Mr Speaker!

I am Sorry.

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ شاید بھول گئے ہیں۔ کافی عرصہ ہو گیا ہے کہ میں آیا نہیں تھا شاید اس وجہ سے شاید بھول گئے۔

وزیر خوراک (جناب سميع اللہ چودھری): جناب سپیکر! آج تو آپ ویسے بھی بڑی حشر سامانیوں کے ساتھ بیٹھے ہیں۔ یہ خوبصورت سرخ رنگ کا سکارف آپ نے لیا ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں یہ آپ کو gift کر دیتا ہوں۔

وزیر خوراک (جناب سميع اللہ چودھری): جناب سپیکر! ابھی مسلم لیگ (ن) کے ممبر اسمبلی فرما رہے تھے کہ Council of Common Interest کے لوگوں نے جو فیصلہ کیا ہے تو مجھے اس سے بالکل آگاہی نہیں ہے لیکن مجھے اتنا ضرور پتا ہے کہ food provincial subject ہے اور اٹھارہویں ترمیم کے بعد تو یہ مکمل طور پر provincial subject بن چکا ہے۔

جناب سپیکر! میں ممنون ہوں کہ انہوں نے اس بات کو acknowledge کیا کہ پنجاب فوڈ اتھارٹی بہتر کام کر رہی ہے اور اس نے جو standards قائم کئے ہیں وہ International and European standards سے کم تر نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ کہ سپریم کورٹ بھی direction دے چکی ہے کہ باقی صوبے بھی پنجاب فوڈ اتھارٹی کی طرز پر ادارے بنائیں کیونکہ یہ اتھارٹی بہتر کام کر رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ مکمل provincial subject ہے لہذا اس پر اگر آپ مناسب سمجھیں تو کمیٹی بنادیں اور یہ معاملہ کمیٹی کے سپرد کر دیں تاکہ کمیٹی افہام و تفہیم کے بعد اپنی رائے دے سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب نصیر احمد! اس issue پر آپ تحریک التوائے کار جمع کروادیں۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میں تحریک التوائے کار جمع کروادیتا ہوں لیکن میرے خیال میں کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ تحریک جمع کروائیں گے تو کمیٹی کے سپرد کر دیں گے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! آپ کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پہلے آپ تحریک جمع کروائیں اس کے بعد کمیٹی کے سپرد کر دیں گے۔
 جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! آپ direct بھی کر سکتے ہیں اس میں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔
 جناب ڈپٹی سپیکر: جی، نہیں! آپ procedure complete کر لیں کیونکہ پوائنٹ آف آرڈر پر کمیٹی نہیں بنا سکتے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ میرا کوئی personal issue نہیں ہے لیکن یہ بہت بڑا issue ہے۔ کل شاید آخری دن ہے تو process میں مزید وقت لگ جائے گا لہذا بہتر ہے کہ آپ کوئی فیصلہ فرمادیں۔
 جناب ڈپٹی سپیکر: آپ آج تحریک جمع کروادیں تو اس کو کل ہی take up کر کے کمیٹی کے سپرد کر دیں گے۔

جناب نصیر احمد: بہت شکریہ

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد الیاس!

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں نے کرتار پور بارڈر کے متعلق ایک زیرو آر میں بات کرنے کے لئے نوٹس جمع کروایا تھا جس کا ابھی تک کوئی جواب نہیں آیا۔

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ کرتار پور بارڈر سے تاحال انڈیا کے سکھ اور قادیانی استفادہ کر رہے ہیں جبکہ نارووال کے لوگ پریشان ہیں کہ کچھ سکھ آکر وہاں قبضہ بھی کر گئے ہیں اس لئے ان دونوں کا گلہ جوڑ خطرناک ہے۔ اس وقت صرف چند لوگ آتے جاتے ہیں جس پر اربوں روپے خرچ کئے گئے ہیں۔ ہمارے چنیوٹ فیصل آباد روڈ کے ذریعے تقریباً 25 ہزار مزدور اور مختلف ملازمین چنیوٹ سے فیصل آباد جاتے ہیں، 13/12 ہزار demper روزانہ گزر رہے ہیں اور دیگر چھوٹی اور بھاری گاڑیاں بھی وہاں سے گزر رہی ہیں۔

جناب سپیکر! میں کل ایک مریض کے گھر گیا جو گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد کا student ہے۔ اس روڈ پر دو ساتھی یونیورسٹی جا رہے تھے تو سامنے سے آنے والے demper نے سائڈ ماری تو دونوں students کی ٹانگ دو جگہ سے ٹوٹ گئی جس کی وجہ سے اُن کا پورا سمسٹر ضائع ہو گیا ہے۔ اس کے علاوہ کل ہی اس روڈ پر ایک accident ہوا ہے جس میں 12 لوگ شدید زخمی ہو گئے ہیں اور آئے روز اس قسم کے حادثات ہو رہے ہیں۔ 2018 میں اس روڈ کو one way کرنے کے لئے feasibility report بن گئی تھی لیکن مارچ کا مہینہ آنے کی وجہ سے فنڈز release نہ ہو سکے۔ حکومت نے اس سال اس کی feasibility کے لئے دس کروڑ روپے مختص کر دیئے ہیں جبکہ 2018 میں feasibility report بن چکی تھی لیکن ابھی تک کوئی چیز نظر نہیں آرہی۔ میں جنوری کے مہینے میں سیکرٹری مواصلات سے ملا تو انہوں نے کہا کہ مارچ کے مہینے میں ٹینڈر آجائے گا لیکن ابھی تک کوئی ٹینڈر نہیں آیا جبکہ ایسے ہی سال ضائع ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اس معاملے کو serious لیا جائے کیونکہ آئے روز وہاں پر accidents کی وجہ سے لوگ مر رہے ہیں اور اپانچ ہو رہے ہیں لیکن حکومت کی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا۔

جناب سپیکر! میں نے اس سلسلے میں سوال بھی جمع کروایا ہے لیکن اُس کا بھی کوئی جواب نہیں آیا۔ وہاں کی عوام پوچھتی ہے کہ کیا یہ علاقہ ٹیکس ادا نہیں کرتا اور کیا یہاں انسان نہیں رہتے؟ حالانکہ چنیوٹ روڈ سو اپانچ ارب روپیہ سالانہ ریونیو اکٹھا کر کے قومی خزانے میں جمع کروا رہا ہے لیکن اس کے باوجود اس روڈ کی طرف کوئی توجہ نہیں دی جا رہی۔

جناب سپیکر! سرگودھا سے لے کر فیصل آباد تک یہ روڈ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور آئے روز اس پر حادثات ہو رہے ہیں لہذا میری گزارش ہے کہ اس پر کمیٹی بنائی جائے یا اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے محکمے کے سپرد جو کام کیا گیا تھا اس سے معلوم کیا جائے کہ چھ مہینوں میں کیا کام ہوا ہے، کب کام شروع ہو گا اور کب اختتام پذیر ہو گا؟ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ

پوائنٹ آف آرڈر

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! آپ بھی بات کر لیں۔

پولیو ورکرز کا معاوضہ بڑھانے کا مطالبہ

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آپ کے توسط سے ہیلتھ منسٹر صاحبہ اور اس ایوان کی توجہ ایک مسئلے کی طرف دلوانا چاہتی ہوں کہ پولیو دوبارہ سے بہت بڑا issue بنتا جا رہا ہے۔ اس کے بہت سارے محرکات ہوں گے لیکن میری نظر میں اس کا ایک پہلو اہم یہ تھا کہ پولیو vaccinators جنہیں ہم پولیو ورکرز کہتے ہیں انہیں -/500 روپے یومیہ ادا کیا جاتا ہے۔ بظاہر اُن کے count کئے جانے والے چار دن ہوتے ہیں جس حساب سے انہیں دو ہزار روپے چار دنوں کا ادا ہونا ہوتا ہے لیکن out of the way اُن سے چھ دن کام لیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! پولیو ورکر کو چھ دنوں کا دو ہزار روپے اعزازیہ دیا جاتا ہے جو انتہائی معمولی اور کم ہے۔ اس معمولی اعزازیہ میں transportation بھی شامل ہوتی ہے جبکہ ایک پولیو ورکر نے 300 گھر visit کرنے کا target پورا کرنا ہوتا ہے۔ صبح آٹھ بجے سے لے کر شام چار پانچ بجے تک پولیو ورکر محنت کرتا ہے لیکن مہنگائی کے دور میں اُس کو چھ دنوں کا صرف دو ہزار روپیہ دیا جاتا ہے جو per day کے حساب سے -/325 روپیہ بنتا ہے۔

جناب سپیکر! میری پولیو ورکرز کی طرف سے اور میری اپنی درخواست ہوگی کہ اُن کے انتہائی کم معاوضے کی طرف ہمیں توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اگر آپ انہیں معقول معاوضہ دیں گے تو کام میں بہتری کے chances پیدا ہوں گے۔

جناب سپیکر! ہیلتھ منسٹر صاحبہ سے میری درخواست ہوگی کہ اس پر شفقت والا معاملہ کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ہیلتھ منسٹر صاحبہ! آپ اس پر respond کریں۔

وزیر پرانمیری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
جناب سپیکر! جس طرح میری بہن نے فرمایا ہے یہ بالکل صحیح بات ہے کہ - / 500 روپے per day
کے حساب سے اُن کو معاوضہ ملتا ہے اور یہ آج سے نہیں بلکہ کافی عرصے سے یہی معاوضہ رکھا گیا
ہے۔

جناب سپیکر! انہوں نے جوابات کی ہے اس کو discuss کر کے انشاء اللہ کوشش کریں
گے کہ پولیو و کرز کا معاوضہ بڑھائیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آپ کے اور اس معزز ہاؤس کے توسط سے ایک اہم
issue پر بات کرنا چاہ رہی ہوں کہ ہمارے ریاستِ مدینہ میں آئے روز بجلی کے نرخ بڑھ رہے
ہیں۔ پچھلے نو ماہ میں تین دفعہ بجلی کے ریٹ بڑھے ہیں اور آج بھی ایک روپے 56 پیسے فی یونٹ بجلی
میں اضافہ کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں پی ٹی آئی کی گورنمنٹ سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا عوام اب بجلی
کے بل جلانا شروع کر دے، پھاڑنا شروع کر دے یا بلب صرف اُس وقت on کرے جب انہوں
نے ماچس کی ڈیاڈھو ٹنڈی ہو؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! یہ Federal subject ہے۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! یہ Federal subject ضرور ہے لیکن ہم یہاں عوام کے
مفادات کی بات کرنے کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! مجھے بتائیں کہ عوام کے مفادات کی بات کون کرے گا، عوام کا محافظ کون
ہے اور کون ان سے پوچھ سکتا ہے کہ جب بھی آپ نے IMF کی قسط ادا کرنی ہوتی ہے تب fuel
adjustment کی مد میں ریٹ میں اضافہ کر دیتے ہیں بلکہ یہ خبر بھی آرہی ہے کہ آئندہ دو ماہ میں
اس میں مزید اضافہ ہو سکتا ہے۔ کیا ہم اتنے بڑے ایوان میں یہ پوچھنے کے مجاز نہیں کہ وہ کون سا

حرفِ آخر ہے، کہاں جا کر معاملہ تھمے گا اور کہاں رُکے گا؟ میں معزز ایوان کے توسط سے پی ٹی آئی کی گورنمنٹ سے یہ پوچھنا چاہوں گی۔

تحریک التوائے کار

(--- جاری)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، تشریف رکھیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 806 محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے۔ جی، اپنی تحریک پیش کریں۔

ظفر وال آرائیج سی میں کتے کے کاٹنے کی ویکسین کی عدم دستیابی

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "92" مورخہ 2- دسمبر 2019 کی خبر کے مطابق ظفر وال کے نواحی گاؤں بوبک کے رہائشی نوازی کی بیٹی اور بیٹے کو آوارہ کتوں نے کاٹ لیا۔ سعید علی اور اس کی بہن کو آرائیج سی ظفر وال میں کتوں کے کاٹنے کی ویکسین نہ ہونے پر نارووال منتقل کر دیا گیا۔ آرائیج سی ظفر وال میں عرصہ دراز سے ویکسین ختم ہیں جس کی وجہ سے بچوں سمیت عوام کی جان کو خطرات لاحق ہیں۔ شہری انتظامیہ کی بے حسی پر شدید پریشان ہیں۔ اس خبر سے صوبہ بھر میں غم و غصہ پایا جاتا ہے اور ان کا مطالبہ ہے کہ حکومت صوبہ بھر کے تمام چھوٹے بڑے ہسپتالوں میں کتوں کے کاٹنے کی ویکسین کی دستیابی کو یقینی بنائے تاکہ قیمتی جانوں کو بچایا جاسکے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ہیلٹھ منسٹر صاحبہ!

وزیر پرانمیری ویکنڈری ہیلٹھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلٹھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جو انہوں نے مطالبہ کیا ہے اس بارے میں، میں آپ کو بتاتی چلی جاؤں کہ جب سے ہماری حکومت آئی ہے سب سے بڑی بات ہے کہ we were facing severe shortage of anti-rabies vaccine کیونکہ آتے ساتھ ہی problem ہوا تو we lifted more

basically airlift کروائی کیونکہ than five thousand vials from China سے یہ ویکسین آتی ہے۔ ایک انڈیا سے اور دوسرا چائنا سے۔ چائنا کا ایک defective batch آگیا تھا جس کی وجہ سے China سے for some time it was stoped from China تک ہم اپنی لوکل پروڈکشن نہیں کر رہے ہیں۔ چونکہ انڈیا سے درآمد پر بھی پابندی لگی ہوئی ہے however we have ample amount of vaccines available in all the District Head Quarter Hospitals ایک تو ان کی cold chain maintain کرنی پڑتی ہے اور سب سے important یہ چیز ہے کہ اس وقت ہر ضلع کے CEO کے پاس vaccines are available. The only thing that has to be done is to ensure کہ information دے دی جائے اور ویکسین ہم وہاں پہنچا دیتے ہیں۔

جناب سپیکر! اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر چھوٹے بڑوں کی گنتی شروع کر دی جائے تو اس وقت تقریباً 2400 بیک ہیلتھ یونٹس ہیں۔ It is humanly impossible کہ آپ ہر جگہ vaccine available کریں۔ ہم نے help line 08009900 دی ہے which is available اگر worst come to the worst تو وہ اس نمبر پر contact کر کے بتائیں کہ ہمیں rabies vaccine چاہئے۔

جناب سپیکر! میں نے personally بھی لوگوں کے گھروں تک پہنچائی ہے۔ میرا خیال ہے کہ اگر وہ وہاں پہنچ جاتے تو بہتر ہو جاتا۔ اگر اس سائیڈ سے کوئی کوتاہی ہوئی ہے تو میں اس کو بھی چیک کر لوں گی but otherwise this vaccine is amply available in all the

Institutions.

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 807/19 محترمہ حنا پرویز بٹ کی تھی یہ تحریک التوائے کار پیش ہو چکی تھی اس کا جواب آنا تھا۔ جی، ہیلتھ منسٹر صاحبہ!

زائد المیعا د انجکشن لگانے سے بچنے کی ہلاکت

(--- جاری)

وزیر پرانمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
جناب سپیکر! اس میں انہوں نے کہا ہے کہ ہیلتھ کیئر کمیشن کس قسم کا کام کر رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ بتانا چاہتی ہوں کہ اس وقت کسی نے expired injection لگایا تھا جس کی شکایت آئی تھی ہم نے اس کے خلاف already کیس درج کر دیا ہے لیکن میں یہ بتانا چاہ رہی ہوں کہ:

Health Care Commission has been working very
vigilantly since 2010

جناب سپیکر! جہاں تک کمیشن کی جانب سے عطائیت کے خلاف شروع کی گئی حالیہ مہم کا تعلق ہے تو معزز ایوان کی اطلاع کے لئے بیان کیا جاتا ہے کہ Punjab Health Care Commission Act 2010 کے نفاذ سے پہلے قوانین لاگو تھے لیکن جب سے یہ رولز آئے ہیں اس کے بعد سے پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن بڑے vigilant طریقے سے کام کر رہا ہے اور عطائیت کے خلاف مہم کا باقاعدہ آغاز ہو گیا ہے اور ہیلتھ کیئر کمیشن کی طرف سے ضلعی انتظامیہ کو خصوصی اختیارات سونپے گئے ہیں۔ کمیشن کی جانب سے ان اختیارات کے تحت ضلعی انتظامیہ کے افسران اور شعبہ صحت کے ماہرین کی مشترکہ ٹیمیں روزانہ کی بنیاد پر عطائیوں کے علاج گاہوں کی اچانک معائنہ کرتی ہیں اور تصدیق کرنے کے بعد ان کو سیل کرتی ہیں اور ان پر باقاعدہ جرمانہ عائد کیا جاتا ہے۔ اب تک صوبہ بھر میں 63 ہزار 803 عطائیت کلینک ہیں۔ ان میں سے 2 ہزار 619 عطائیوں کے اڈوں کو چیک کیا گیا ہے، 985 عطائیوں کے اڈوں کو seal کیا گیا، 834 عطائیوں نے اپنا کاروبار بند کر دیا ہے اور کمیشن نے ان کے خلاف بھرپور کارروائی جاری رکھی ہوئی ہے۔ پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن اور ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے مل کر صوبہ بھر میں جون 2015 سے اب تک 59 ہزار 947 quacks کے اڈوں کو چیک کیا ہے اور ان میں سے 23 ہزار 437 عطائیوں کے اڈوں کو بند کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! یہ کہنا کہ ہیلتھ کیئر کمیشن کام نہیں کر رہا ہے۔ It is very unfair. It is a huge problem about quacks. اس وقت ہماری پوری کوشش ہے کہ یہ سارے اڈے بند کر دیئے جائیں۔ وہاں مسلسل inspections ہو رہی ہیں اور ٹیمیں جارہی ہیں۔ جہاں تک پانچ سالہ بچے ریحان کے ساتھ زائد المیعا دائجیشن سے ہلاکت کا تعلق ہے تو پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن نے اس سلسلے میں ایک انکوائری ٹیم تشکیل دے دی ہے جو کہ ایک ہفتے کے اندر انکوائری کی رپورٹ دے دے گی۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کا جواب آگیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کا کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کا نمبر 19/815 جناب محمد عبداللہ وڑائچ کی ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

لاہور میں ٹرانسپورٹ کمپنی کی بسوں کی بندش

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دنیا" کی اشاعت مورخہ 6- دسمبر 2019 کی خبر کے مطابق لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی LTC کی تقریباً 400 بسیں لاہور کے مختلف روٹس پر چل رہی تھیں۔ بتایا گیا ہے کہ LTC کی restructuring کے لئے تمام بسوں کو off-road کر دیا گیا ہے۔ حکومت کے اس اقدام سے فوری طور پر لاہور، گردونواح کے عوام خصوصاً طلباء، خواتین، بزرگ شہریوں کو اپنے روزمرہ کے معمولات بجالانے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اور متبادل ذرائع آمد و رفت پر اخراجات بہت زیادہ بڑھ گئے ہیں اور وقت بھی ضائع ہو رہا ہے۔ عوام الناس ایل ٹی سی کی بسوں کی بندش پر سراپا احتجاج ہیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے مطالبہ کرتے ہوئے حکومت سے درخواست کی ہے کہ LTC کی restructuring جو کہ ضروری ہے کو مرحلہ وار بنایا جائے تاکہ عوام الناس کو سفر کی سہولیات بھی میسر ہوں اور LTC کی restructure بھی کامیابی سے جاری رہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/816 محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

ضلع ساہیوال کے گورنمنٹ گرلز مڈل سکول

چک نمبر 5/56 ایل کوہائی سکول کا درجہ دینے کا مطالبہ

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ علاقہ کے عوام میرے علم میں یہ بات لائے ہیں کہ گورنمنٹ گرلز مڈل سکول چک نمبر 5/56 ایل، تحصیل و ضلع ساہیوال عرصہ دراز سے مذکورہ چک اور اس سے ملحقہ آبادیوں میں رہنے والی بچیوں کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کر رہا ہے۔ اس ادارے کے گرد و نواح میں کوئی گرلز ہائی سکول واقع نہیں جس بناء پر علاقہ کی بچیوں کے لئے مزید تعلیم جاری رکھنا انتہائی دشوار ہو جاتا ہے۔ بچیوں کے والدین معاشی و معاشرتی مسائل اور وسائل کی عدم دستیابی کی وجہ سے اپنی بچیوں کو دور دراز علاقوں میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے نہیں بھیجوا سکتے جس وجہ سے ان کا تعلیمی سفر مڈل کے بعد ختم ہو جاتا ہے۔ علاقہ کے عوام عرصہ دراز سے گورنمنٹ گرلز مڈل سکول 5/56- ایل کوہائی سکول کا درجہ دلوانے کے لئے کوشاں ہیں لیکن آج تک محکمہ سکول ایجوکیشن نے مذکورہ سکول کو اپ گریڈ کرنے کے لئے تحریک نہیں کیا۔ درج بالا حقائق کے پیش نظر علاقہ کے عوام میں عمومی طور پر اور سکول کی طالبات اور ان کے والدین میں خصوصی طور پر انتہائی اضطراب اور پریشان پائی جاتی ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس تحریک التوائے کار کو pending کرتے ہیں۔

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ بات کرنا چاہتی ہیں۔ ان کامائیک on کر دیں۔

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آپ کی توجہ ایک issue کی طرف دلانا چاہ رہی ہوں کہ ایک Asian Precious Mineral Company ڈسٹرکٹ چکوال میں دو نئے پوناش کے پلانٹ لگانا چاہ رہی ہے۔ ایک کلر کھار اور ایک تحصیل چو آسیدن شاہ میں پوناش کے exploration کے لئے پلانٹس لگانا چاہ رہی ہے۔

جناب سپیکر! اب issue یہ ہے کہ انہوں نے یہاں پر اپنی دو sights بھی finalize کر لی ہیں لیکن کہوٹ گاؤں میں جہاں پر وہ پلانٹ لگانا چاہ رہے ہیں انہوں نے نہ وہاں public hearing رکھی اور نہ ہی جہاں پر یہ potassium exploration کرنا چاہ رہے ہیں وہاں پر public hearing رکھی۔

جناب سپیکر! دوسرا ڈھیر لہ گاؤں تحصیل چو آسیدن شاہ میں پلانٹ لگانا چاہ رہے ہیں اور potassium exploration کرنا چاہ رہے ہیں۔ انہوں نے وہاں پر بھی public hearing نہیں کی۔ انہوں نے خوشاب روڈ پر کلر کھار میں public hearing کی ہے جس میں میرا خیال ہے کہ لوکل کمپنیوں کو بلایا نہیں گیا یا ان کی percentage بہت کم تھی۔

جناب سپیکر! اب public hearing by law they are supposed to have hearing at the relevant places جہاں پر انہوں نے potassium exploration کرنا ہے یا جہاں پر انہوں نے potassium کے پلانٹس لگانے ہیں لیکن محکمہ تحفظ ماحول نے اپنی formalities پوری کر کے وہاں پر اپنا کام پورا کر دیا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ سے request کروں گی کہ محکمہ تحفظ ماحول کو direct کیا جائے کہ نمبر 1 وہ وہاں relevant places پر public hearing کریں۔

جناب سپیکر! نمبر 2 potassium کے پلانٹس closed to the population feasible ہیں یا نہیں، لگانا چاہئے یا نہیں اور اس کا وہاں پر لوکل انوائرنمنٹ پر کیا impact ہوگا کیونکہ basically areas tourism کے لئے بہتر ہے اور وہاں پر already two Cements Plants لگے ہیں جس کی وجہ سے بہت زیادہ انوائرنمنٹ کا بھی issue رہا ہے اور

پانی کا issue بھی بہت زیادہ رہا جس پر سپریم کورٹ already suo moto بھی لے چکی ہے جہاں کٹناں راس کا جو issue بنا رہا اور water points سوکھ گئے۔ اب یہ جو potassium کے پلانٹس لگائیں گے تو اس کی وجہ سے انوائرنمنٹ کی مزید صورت حال خراب ہوگی تو میں آپ سے request کروں گی کہ انوائرنمنٹ ڈیپارٹمنٹ کو direct کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اس پر کوئی proper طریقے سے چیز لے کر آئیں۔

محترمہ مہوش سلطانیہ: جناب سپیکر! میں نے اس پر least پانچ دفعہ تحریک التوائے کا رجوع کروائی ہے اور وہ ہر session میں lapse کر جاتی ہے۔ اب اس لئے finally مجھے یہاں بولنا پڑا۔ جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں! آپ یہ دے دیں میں چیک کر لیتا ہوں۔

محترمہ مہوش سلطانیہ: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ علاؤ الدین! آپ بات کرنا چاہ رہے تھے۔

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! شکریہ۔ میری ایک تحریک التوائے کا رتھی جو bridal dresses پر تھی اور جو شادی بیاہوں پر بے حساب اخراجات ہو رہے ہیں اور سوسائٹی کا ایک ایسا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے خیال میں آپ کی تحریک آئی ہوئی ہے۔

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! اس کا جواب آنا تھا تو وزیر قانون نے اس دن یہ کہا کہ یہ انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ کو جائے گی۔

جناب سپیکر! میں نے جان بوجھ کر اس کو contradict نہیں کیا کہ چلیں ان سے جواب لے لیتے ہیں لیکن یہ simply سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کا subject ہے اس کو ایوان میں بحث کے لئے آنا چاہئے۔ اس وقت یہ بہت alarming قسم کا issue ہے خاص طور پر ان ماں باپ کے لئے کہ جن کے پاس اتنے پیسے بھی نہیں ہیں کہ وہ بارات کو کھانا دے سکیں۔ ایک طرف سے چالیس چالیس لاکھ کے یہ ڈریسز بنائے جا رہے ہیں اور فروخت ہو رہے ہیں۔ آپ اس پر بحث کی اجازت دیں جس کا subject ہو گا ہاؤس اس کا جواب اس سے لے لے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ علاؤ الدین! آپ نے اس پر تحریک التوائے کا ردی ہے؟

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! میں اس پر تحریک التوائے کار پڑھ چکا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں! منسٹر صاحب سے اس کا respond لے لیتے ہیں۔

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! وزیر قانون نے بتایا تھا کہ اس کا جواب انفارمیشن منسٹر دیں گے لیکن انہوں نے کہہ دیا ہے کہ یہ ان کا subject نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ادھر تو انفارمیشن منسٹر کا لکھا ہوا ہے۔

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! جناب فیاض الحسن چوہان کی بات ہوئی تھی۔ یہ عجیب تحریک التوائے کار ہے جس کو کوئی منسٹر own ہی نہیں کر رہا۔ اس میں ایسی کون سی بات ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ علاؤ الدین! میاں محمد اسلم اقبال آتے ہیں تو ان سے اس کا response لے لیتے ہیں۔

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! جیسے آپ کا حکم لیکن میں یہ آپ کو بتا دوں کہ یہ سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کا issue ہے اور اس پر باقاعدہ بحث ہونی چاہئے۔ یہ اس وقت ماں باپ کے لئے کتنا alarming issue ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بالکل۔ شکریہ۔ محترمہ شاہین رضا کی تحریک التوائے کار نمبر 845/19 ہے۔ جی، محترمہ! اسے پڑھیں۔

شادی دفاتر اور جہیز کو قانونی دائرے میں لانے کا مطالبہ

محترمہ شاہین رضا: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ میں آپ کی توجہ ایک ایسی سماجی برائی کی جانب مبذول کرانا چاہتی ہوں کہ جس کے مضمرات سے پورا معاشرہ متاثر ہو رہا ہے اور ایک ناسور کی شکل اختیار کرتا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ شادی ایک مقدس فریضہ ہے اور اس کی انجام دہی میں معاونت کے لئے جگہ جگہ شادی آفس کھلے ہوئے ہیں جو بغیر کسی رجسٹریشن کے اپنا کام جاری رکھے ہوئے ہیں اور محض اپنی فیس کی خاطر باہم فریقین کو ملانے کے لئے دونوں طرف تحقیق کئے بغیر اور

حقائق پر محض اپنی فیس کی خاطر پردہ ڈالتے ہوئے شادی کے بندھن میں باندھ دیتے ہیں اور جب شادی کے بعد اصل حقیقت فریقین پر عیاں ہوتی ہے تو معاملہ اس قدر الجھ جاتا ہے جس کا خاتمہ انتہائی بھیانک ہوتا ہے۔ معاشرے کو اس سے آگاہی اور مناسب قانون سازی سے کئی گھرانوں کو تباہی سے بچایا جاسکتا ہے۔ ان شادی گھروں کو قانون کے دائرہ میں لاتے ہوئے محکمہ سوشل ویلفیئر میں ان کی رجسٹریشن ہو اور ان کے خلاف کسی بھی قسم کی شکایت کے پیش نظر یہ قابل گرفت ہونے چاہئیں۔ حکومت اس معاملے پر ایک ایسی کمیٹی تشکیل دے جو ایسے افراد پر مشتمل ہو جو کہ سماجی معاملات پر گہری نظر رکھتے ہوں اور معاشرے میں ان کی نیک نامی اور صاحب الرائے ہوں جو شادی آفس کی وساطت سے رشتہ طے ہو تو فریقین کو اس کمیٹی سے ملوانے کا اہتمام ہو جو ان کی شادی سے قبل ایک اخلاقی روپوں، لاء اور صحت، پاپولیشن کے بارے میں دونوں فریقین لڑکی اور لڑکے کے وارثان کو تربیت دی جائے۔ اخلاقی رویے گھر کو جوڑنے کے لئے میرج لاء بیورو ایک اتھارٹی بنائی جائے جو کہ سوشل ویلفیئر کے تحت ہو اور یہ محکمہ کے افسران لڑکی اور لڑکے کے پہلے میڈیکل ٹیسٹ HIV ٹیسٹ اور جسمانی شائستگی وغیرہ کے ٹیسٹ کروانے کے بعد ان کی شادی کا فیصلہ کیا جائے اور صوبہ میں سینکڑوں کی تعداد میں روزانہ طلاق ہو رہی ہے جس سے بچے بہت زیادہ متاثر ہو رہے ہیں اس پر قانون سازی ہونی چاہئے۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد لڑکی اور لڑکے ماں باپ وہاں پر رجسٹرڈ ہوں اور دونوں طرف سے کوئی امر پوشیدہ نہ رکھنے کے لئے زور دے اور ہونے والے میاں بیوی کو اپنی زندگی خوش خرم گزارنے کے لئے ان کی معاونت کریں اور طلاق یا خلع کے لئے اسلامی اور شرعی معلومات سے آگاہ کریں۔

جناب سپیکر! دوسری بات جس کی وجہ سے ہزاروں لڑکیوں کی شادی نہیں ہو پاتی اور وہ گھر کی دہلیز پر ہی بوڑھی ہو جاتی ہیں یا سسک سسک کر جان دے دیتی ہیں وہ جہیز کی لعنت ہے اس کی حوصلہ شکنی حکومتی سطح پر قانون سازی کی جائے اور نمود و نمائش پر پابندی لگاتے ہوئے اسلامی پہلوؤں کو اجاگر کرتے ہوئے اس پر سختی سے عملدرآمد کرایا جائے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب بلال یسین! آپ کچھ کہہ رہے ہیں۔

جناب بلال یسین: جناب سپیکر! ان کا اشارہ تو اس چیز کی طرف ہے کہ شاید آپ اس کو patronize کریں اور خود اپنے ذمہ کام کی ذمہ داری لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: (تہقہ)

چلیں! اس تحریک التوائے کار کو pending کر لیتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال: (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے اس کا جواب دینا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال: (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جی، میں اس کا جواب دینا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال: (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! محترمہ نے جس social evil کی نشاندہی کی ہے یہ بالکل درست ہے کہ اس طرح کے واقعات ہوتے ہیں لیکن اس طرح کے واقعات کے ازالہ کے لئے already قانون موجود ہے کہ اگر کوئی کسی کے ساتھ دھوکا دہی کرتا ہے تو اس کے لئے باقاعدہ ایک قانون موجود ہے اس میں provisions موجود ہیں وہاں سے قانونی کارروائی کروائی جاسکتی ہے لیکن انہوں نے جن محکموں کی طرف اشارہ کیا ہے اس میں لوکل گورنمنٹ بھی آتا ہے، سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ بھی آتا ہے، مذہبی امور ڈیپارٹمنٹ بھی آتا ہے اور ہوم ڈیپارٹمنٹ بھی آتا ہے پھر یا تو کسی دن یہ سارے محکمے اکٹھے کر کے محترمہ کے ساتھ بٹھاتے ہیں یہ گائیڈ لائنز دیں تو انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ کالالہ عمل طے کر لیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیمور علی لالی): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری! آپ بات کریں۔

شوگر مل مالکان کا کسان کا استحصال کرنے کے لئے کرشنگ سیزن بند کرنا

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیمور علی لالی): جناب سپیکر! میں ایک اہم مسئلے کی طرف اس ایوان کی توجہ دلوانا چاہتا ہوں جو میرے علم میں بھی ابھی آیا ہے کیونکہ آپ کو پتا ہے کہ شوگر مل کرشنگ سیزن چل رہا ہے اور مل مالکان اپنی monopoly رکھنے کے لئے شوگر ملز کو ایک دفعہ پہلے بند کر چکے ہیں اور اب دوبارہ بند کرنے کی کوشش کر رہے ہیں تاکہ جتنی دیر وہ شوگر ملز کو بند رکھیں گے کسان پے گا، رش بڑھے گا، وہ اپنی من مرضی کی کٹوتیاں کر سکیں گے اور من مرضی کا ریٹ دے سکیں۔ میری گزارش ہوگی کہ معاشی طور پر کسان پہلے ہی کافی کمزور ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر! اس ایوان میں ماشاء اللہ ہم سارے ہی زمیندار لوگ بیٹھے ہیں 70 فیصد سے زائد لوگ زراعت کے شعبہ سے تعلق رکھتے ہیں تو میری اس ایوان سے اور وزیر قانون بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ گزارش ہوگی کہ ایک ایسی direction جاری کی جائے کہ کسی طریقے سے بھی یہ شوگر مل مافیا غیر قانونی طور پر کرشنگ سیزن بند نہ کریں جب تک اُن کی مدت پوری نہیں ہوتی۔ بہت شکریہ

محترمہ گلناز شہزادی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! پہلے منسٹر صاحب معزز ممبر کی بات پر respond کر دیں اُس کے بعد آپ کو موقع دیا جاتا ہے۔

وزیر خوراک (جناب سميع اللہ چودھری): جناب سپیکر! معزز ممبر نے جس اہم issue کی بات کی ہے اس کے اوپر ہم کل already ایک میٹنگ کر رہے ہیں اور جہاں جہاں اس طرح کے کوئی واقعات پائے گئے انشاء اللہ تعالیٰ پنجاب حکومت اُس کے اوپر بھرپور ایکشن لے گی۔ کاشتکاروں کا استحصال اور کاشتکاروں کو پریشانی سے بچانے کے لئے ہم اپنا بھرپور کردار ادا کرتے بھی رہے ہیں اور انشاء اللہ کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ گلناز شہزادی!

بیت المال اور زکوٰۃ و عشر سے

غریب اور مستحق افراد کو مالی امداد دینے کا مطالبہ

محترمہ گلناز شہزادی: جناب سپیکر! شکریہ۔ جو ہمارے نئے پاکستان کی غریب اٹھاؤ معاشی پالیسیز تھیں اُن کے بارے میں بات کرنے کے لئے آپ سے request کی ہے۔ آپ کے توسط سے میں اس ایوان کے ناچ میں یہ بات لانا چاہوں گی کہ جس طرح سے نئے پاکستان میں ایک نعرہ لگایا جاتا تھا کہ غربت ختم ہو جائے گی تو آج میں یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ اگر ہم دیکھیں تو غریب مکاؤ پالیسیز on the way ہیں۔

جناب سپیکر! اگر ہمارے district کی بات کی جائے تو پورا overall ایک structure فیڈرل سے provincial اور provincial سے district level تک جہاں بیت المال کے ذریعے یا ہمارے زکوٰۃ کے فنڈز کے ذریعے غریبوں کی مدد کی جاتی تھی مستحق افراد کو باقاعدہ ماہانہ وظائف ملتے تھے آج تک اٹھارہ، انیس ماہ میں کسی ایک شخص کو بھی وہاں سے یہ امداد نہیں ملی۔

جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں اپنے نئے پاکستان کی نئی گورنمنٹ سے یہی سوال کرنا چاہوں گی کہ اگر آپ اس کا بجٹ allocate کر رہے ہیں اگر وہ غریبوں کے پاس نہیں جا رہا تو وہ کدھر جا رہا ہے؟ اس وقت ہمارا عام آدمی دو وقت کی روٹی سے ایک وقت کی روٹی پر آچکا ہے۔ ہم جو اکناک پالیسیز اس وقت لے کر چل رہے ہیں اُن اکناک پالیسیز کی continuity میں اس وقت دو ایساں بھی میسر نہیں ہیں، کھانے کو کچھ نہیں مل رہا۔ جب آپ اس طرح سے غریب آدمی کا

معاشی استحصال کریں گے کہ جو ان کے زکوٰۃ کے ماہانہ فنڈز لگے ہوئے تھے ان کو بھی دبا دیں گے، ختم کر دیں گے، ان کو جہیز فنڈ نہ دیا جائے، بچوں کو سکالر شپ نہیں مل رہے اور شیلٹر ہوم کے نام پر very sorry to say here کہ پانچ دن آپ ایک بس سٹینڈ کو hire کر لیں اور وہاں پر ایک فیتہ کاٹ دیا جائے اور پانچ دن بعد وہاں کچھ نظر نہ آئے یہ میں سیالکوٹ کی بات کر رہی ہوں۔

جناب سپیکر! یہ بہت زیادہ ڈکھ کی بات ہے، غریب آدمی کو مار دینے کی بات ہے، یہ غریب اٹھاؤ پالیسی نہیں تھی اور میں یہ جانتی ہوں کہ جواب میں بات کرنے جارہی ہوں فیڈرل related issue ہے لیکن اس کی ہی continuity اور اسی تناظر میں اس کو دیکھیں تو آج 8 لاکھ 20 ہزار افراد کو بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام سے بھی محروم کر دینے کا اعلان کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہوں گی میری یہ request ہوگی، میری عاجزانہ درخواست ہوگی ہم لوگوں میں رہتے ہیں وہ لوگ کیا کریں گے، وہ کدھر جائیں گے، آپ نے ان کو کہاں پہنچا دیا ہے؟ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! بس یہ جو بغض دلوں میں رکھے ہوئے ہیں اس بغض سے ہٹ کر ان لوگوں کے بارے میں سوچیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (جناب شوکت علی لالیکا): جناب سپیکر! محترمہ نے بڑی درد بھری تقریر کی ہے۔ الحمد للہ زکوٰۃ کا پیسا تمام لوگوں کو دیا جا رہا ہے ہم دے رہے ہیں اس گورنمنٹ کے دور میں 97.5 فیصد پیسا ہم دے چکے ہیں گزارہ الاؤنس میں بھی۔۔۔

(اذان عشاء)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (جناب شوکت علی لالیکا): جناب سپیکر! ہم الحمد للہ گزارا لاؤنس میں، جہیز فنڈ میں اور تمام مدت میں زکوٰۃ کا پیسا بروقت دے رہے ہیں اور اب بھی شروع ہے کسی جگہ پر اگر کوئی problem ہے تو فارم میرے پاس ہے محترمہ کو دے دیتے ہیں جو لوگ مستحق ہیں ان کو ہم زکوٰۃ فنڈ دیتے ہیں۔

جناب سپیکر! دوسرا جو بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام ہے پانچ ہزار سے زائد لوگ تو ملک سے باہر جا چکے ہیں کچھ ایسا data تھا جس میں لوگوں کے پاس گاڑیاں تھیں ان کو فنڈز دیا جا رہا تھا اس میں سے ہم نے ان لوگوں کو نکالا ہے جو مستحق نہیں تھے۔

جناب سپیکر! میرے خیال میں ایسی کوئی بات نہیں الحمد للہ ہم فنڈز دے رہے ہیں اور چیک بھی کر رہے ہیں اور فارم ہمارے پاس ہیں جہاں کہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! محترمہ کو بھی یہ فارم دے دیں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (جناب شوکت علی لالیکا): جناب سپیکر! میں ان کو یہ فارم دے دیتا ہوں۔
(اس مرحلہ پر معزز ممبر محترمہ گلناز شہزادی کو مستحق افراد کے لئے زکوٰۃ فارم مہیا کئے گئے)
محترمہ گلناز شہزادی: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! respond کرنا چاہتی ہیں جی، بات کر لیں۔

محترمہ گلناز شہزادی: جناب سپیکر! یہاں معزز منسٹر صاحب نے جو بات کی ہے میں اُس کو negate نہیں کروں گی۔

جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہوں گی کہ جو بات ہاؤس میں کی جا رہی ہوتی ہے اُس پر implementation بھی ہوتی نظر آنی چاہئے ہم وہاں پر رہتے ہیں جن لوگوں میں رہتے ہیں وہیں کی بات لے کر آتے ہیں تو وہاں پر یہ practice نہیں ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر! جہاں ہزاروں لاکھوں افراد ہوں وہاں میں ان چند forms کا کیا کروں گی یہ مجھے نہیں چاہئیں۔ آپ کا بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! اچھا ہوا آپ کو تو یہ forms مل گئے ہیں ہمیں تو منسٹر صاحب کی طرف سے یہ form بھی نہیں ملے، یہ ہمیں بھی دے دیں۔

محترمہ گلناز شہزادی: جناب سپیکر! میں نے یہ چند forms کیا کرنے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کو نہیں چاہئے تو مجھے دے دیں۔

محترمہ گلناز شہزادی: جناب سپیکر! آپ منسٹر صاحب کو وہاں بھجوائیں جہاں لوگ بھوکے مر رہے ہیں لوگ ہزاروں کی تعداد میں ہیں۔

تحریک التوائے کار

(-- جاری)

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں! چلیں جائیں گے آپ کا شکریہ۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 860/19

محترمہ زینب عمیر کی ہے۔ وہ اپنی تحریک التوائے کار پیش کریں۔

سرکاری محکموں میں قانونی مشیران

کی تعیناتی محکمہ قانون کی منظوری سے کرنے کا مطالبہ

محترمہ زینب عمیر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ عوامی مفاد اور حکومتی اور ریاستی مفاد کو مد نظر رکھتے ہوئے ضروری ہے کہ حکومت پنجاب کے تابع تمام تر محکموں میں قانونی مشیران کی تقرری اور تعیناتی کے لئے لازم ہو کہ ان تقرریوں کے لئے محکمہ قانون سے منظوری لی جائے جبکہ اس وقت مختلف محکموں میں تعیناتیاں بغیر محکمہ قانون کی منظوری کے ہو رہی ہیں جس سے ناصرف امیدواران کی تعیناتی کے لئے مکمل چھان بین اور میرٹ کو مد نظر رکھا جاتا ہے بلکہ نااہل لوگوں کی تقرریاں ہو جاتی ہیں جس کی وجہ سے محکمہ قانون کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے لہذا مختلف محکموں یعنی ایل ڈی اے۔ واسا، لوکل گورنمنٹ، بیت المال، بینک آف پنجاب اور دیگر صوبائی محکموں میں قانونی مشیران کی تقرریوں

کے لئے محکمہ قانون پنجاب سے منظوری کو لازم قرار دیئے جانے کے لئے پنجاب گورنمنٹ رولز آف بزنس 2011 میں مناسب ترمیم اور تبدیلی کی جائے۔ مزید یہ کہ تاوقت منظوری ترمیم ہذا وزیر اعلیٰ پنجاب تمام محکموں کو ہدایت جاری کریں کہ کسی بھی محکمہ میں قانونی مشیران کی تقرریاں نہ کی جائیں لہذا استدعا ہے میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال: (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو pending فرمادیں تو میں اس کی detail لے کر جواب دے دوں گا۔ جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔

زیر و آرنوٹس

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم زیر و آرنوٹس لیتے ہیں۔ پہلا زیر و آرنوٹس نمبر 19/160 محترمہ خدیجہ عمر، محترمہ عظمیٰ کاردار اور محترمہ سہرینہ جاوید کی طرف سے ہے۔ جس کا جواب لیتے ہیں۔ جی، ہیلتھ منسٹر صاحبہ!

پی ایم ڈی سی کی جانب سے

صوبہ کے میڈیکل اور ڈسٹریکٹ کالجز کی فیسوں میں اضافہ

(۔۔ جاری)

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! زیر و آرنوٹس میں کہا گیا تھا کہ فاطمہ میموریل ہسپتال کالج آف میڈیسن اینڈ ڈسٹنسٹری نے فیسوں میں اضافہ کر دیا ہے تو اس ضمن میں عرض ہے کہ ملک بھر میں PMDC میڈیکل تعلیم کی ریگولیٹری باڈی ہے ملک بھر کے تمام سرکاری اور پرائیویٹ میڈیکل و ڈسٹریکٹ کالجز کی فیسوں کا تعین PMDC کرتی ہے۔

جناب سپیکر! مزید برآں PMDC تمام پرائیویٹ میڈیکل کالجز کو بھی خود regulate کرتی ہے۔ فاطمہ میموریل ہسپتال کالج آف میڈیسن و ڈسٹنسٹری لاہور کی فیسوں کا تعین PMDC

نے کیا ہے۔ حکومت پنجاب محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر / میڈیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کا اس کالج پر کوئی انتظامی کنٹرول نہیں ہے، یہ براہ راست PMDC کے کنٹرول میں ہے تاہم یہ عاملہ PMDC کے پاس بھیجا جا رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس زیر و آرنوٹس کا جواب آگیا ہے لہذا اس زیر و آرنوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔

چودھری افتخار حسین چھپھر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری افتخار حسین چھپھر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میری ایک request ہے جس کے لئے میں وزیر قانون کی توجہ کا طلبگار ہوں۔ 2002 سے 2008 تک مجھے کافی کچھ وزیر قانون سے سیکھنے کا موقع ملا ہے کہ جو بھی اس ہاؤس میں commit کیا جاتا تھا وہ ensure ہو جاتا تھا اس پر کوئی دوسری بات نہیں ہوتی تھی۔

جناب سپیکر! اب پتا نہیں وزیر قانون شاید نئے پاکستان کا حصہ بن گئے ہیں انہوں نے assurance دی تھی یہاں پر پرائس کنٹرول کے حوالے سے بات ہوئی تھی کہ جو ناجائز منافع خور ہیں یا جو رولز کی خلاف ورزی کریں ان کو سزا اور جرمانہ ہونا چاہئے لیکن اس کی آڑ میں victimization نہیں ہونی چاہئے۔ ڈسٹرکٹ اوکارتھ کا قصور یہ ہے کہ وہاں سے الحمد للہ پاکستان مسلم لیگ (ن) نے کلین سویپ کیا ہے۔

جناب سپیکر! اب پچھلے ڈیڑھ ہفتے سے میری constituency میں بصیر پور ایک شہر ہے اس کی 75 ہزار آبادی ہے اور اس کے علاوہ منڈی احمد آباد میں ڈیڑھ ماہ سے وہاں لسٹ آویزاں ہے اور ریٹ کے مطابق وہاں پر چیزیں فروخت کی جا رہی ہیں لیکن اس کے باوجود وہاں ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ان کو کبھی پانچ ہزار اور کبھی دس ہزار روپے جرمانہ کر دیتی ہے۔

جناب سپیکر! میں وزیر قانون سے humble request کروں گا کہ جس طرح آپ اپنی جو بات ہاؤس میں کرتے ہیں اور پھر اس کو منواتے ہیں لہذا ہم پر بھی اسی طرح مہربانی کریں یہ victimization کے تعصب کو ختم کریں یہ غریب آدمی کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے۔ غریب

آدمی تو پہلے ہی مہنگائی کے ہاتھوں پس چکا ہے جس طرح ابھی میری بہن نے فرمایا کہ غریب لوگ دو وقت کی روٹی سے ایک وقت کی روٹی پر آگئے ہیں اور ان حالات میں یہ victimization والے کام نہیں ہونے چاہئیں۔

جناب سپیکر! میں معزز وزیر قانون سے کہوں گا کہ آپ اپنے لیول پر پنجاب کی 19 ایجنسیاں ہیں میری اس بات کو verify کروالیں اگر میں نے جو بات اس floor پر کی ہے وہ اگر غلط ہو تو جو سزا مجھے دیں گے وہ میں بھگتے کے لئے تیار ہوں اور اگر جو میں نے humble submission کی ہے اور میں کسی کو embarrass نہیں کرنا چاہ رہا تو خدا را میرے شہر کے لوگ بھی پاکستانی ہیں اور وہ پاکستان کے ہی رہنے والے ہیں اور ان حالات میں روزی روٹی کمانا بہت مشکل ہو گیا ہے تو اس حوالے سے میری آپ سے request ہے کہ اس کو ضرور دیکھیں۔

جناب سپیکر! میں as a law student آپ کا بہت مشکور ہوں اگر آپ مجھے extra favor دے دیں گے تو بہت مہربانی ہوگی۔

MR DEPUTY SPEAKER: The House is adjourned to meet on Friday the 27th, December 2019 at 9:00 A.M.



سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2019

جمعۃ المبارک، 27- دسمبر 2019

(یوم الجمع، 29- ربیع الثانی 1441ھ)

سترہویں اسمبلی: سترہواں اجلاس

جلد 17 : شماره 7

579

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 27- دسمبر 2019

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ زکوٰۃ و عشر)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

عام بحث

پبلک سروس کمیشن پنجاب کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2017 پر بحث

ایک وزیر پبلک سروس کمیشن پنجاب کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2017 پر بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

581

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا سترہواں اجلاس

جمعۃ المبارک، 27- دسمبر 2019

(یوم الجمع، 29- ربیع الثانی 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر زلاہور میں صبح 10 بج کر 53 منٹ پر زیر صدارت

جناب چیئر مین میاں شفیق محمد منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد خالد عثمان علوی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ
ثُمَّ اَسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یُدْرِیُّ السِّرَّ مَا مِنْ شَیْءٍ اِلَّا مِنْ
عِنْدِ اِزْنِهٖ ذٰلِکُمْ اَللّٰهُ رَبُّکُمْ فَاَعْبُدُوْهُ اَفَلَا تَذٰکُرُوْنَ ①
اِلَیْهِ رُجِعُکُمْ جَمِیْعًا وَعَدَ اللّٰهُ حَقًّا اِنَّهٗ یَبْدَاُ الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗ
لِیَجْزِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّٰلِحٰتِ بِالْقِسْطِ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا
لَهُمْ شَرَابٌ مِنْ حَمِیْمٍ وَعَذَابٌ اَلِیْمٌ یَّمَا کَانُوْا یَکْفُرُوْنَ ②

سورۃ یونس آیات 3 تا 4

تمہارا پروردگار تو اللہ ہی ہے جس نے آسمان اور زمین چھ دن میں بنائے پھر عرش پر جلوہ افروز ہوا وہی ہر ایک کام کا انتظام کرتا ہے۔ کوئی اس کے پاس اس کی اجازت حاصل کئے بغیر کسی کی سفارش نہیں کر سکتا۔ یہی اللہ تمہارا پروردگار ہے تو اسی کی عبادت کرو۔ بھلا تم غور کیوں نہیں کرتے (3) اسی کے پاس تم سب کو لوٹ کر جانا ہے۔ اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ وہی خلقت کو پہلی بار پیدا کرتا ہے پھر وہی اس کو دوبارہ پیدا کرے گا۔ تاکہ ایمان والوں اور نیک کام کرنے والوں کو انصاف کے ساتھ بدلہ دے اور جو کافر ہیں ان کے لئے پینے کو نہایت کھولتا پانی اور درد دینے والا عذاب ہو گا کیونکہ وہ کفر کرتے تھے (4) واعلیٰنا الا البلاغ

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

سبحان اللہ، سبحان اللہ۔ سبحان اللہ، سبحان اللہ
 آج سک متراں دی ودھیری اے
 کیوں دلڑی اداس گھنیری اے
 لوں لوں وچ شوق چنگیری اے
 اج نیناں لائیاں کیوں جھڑیاں
 مکھ چند بدر شعثانی اے
 متھے چمکدی لاٹ نورانی اے
 کالی زلف تے اکھ مستانی اے
 مخمور اکھیں ہن مدھ بھریاں
 اس صورت نوں میں جان آکھاں
 جان آکھاں کہ جانِ جہاں آکھاں
 سچ آکھاں تے رب دی شان آکھاں
 جس شان توں شانناں سب بنیاں
 سبحان اللہ ما اجملک ما احسنک ما املک
 کتھے مہر علی کتھے تیری ثناء
 گستاخ اکھیں کتھے جا اڑیاں

سوالات

(محکمہ زکوٰۃ و عشر)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب چیئرمین: اب ہم وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ زکوٰۃ و عشر سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! سوال نمبر 1312 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں ضلعی زکوٰۃ کمیٹیوں سے متعلقہ تفصیلات

*1312: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا صوبہ میں اس وقت تمام اضلاع کی زکوٰۃ کمیٹیاں کام کر رہی ہیں، اگر جواب ہاں میں ہے تو ضلع وار کمیٹیز، چیئرمینز مختص شدہ فنڈز / اخراجات جولائی 2018 سے تاحال بتائیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ زکوٰۃ کمیٹیوں کو سیاسی اقرباء پروری / ایماء پر بنایا جاتا رہا ہے؟

(ج) کیا حکومت زمینی حقائق کو مد نظر رکھتے ہوئے سروے کروا کے ضروریات اور علاقہ کی ڈیمانڈ کے مطابق زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل نو کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک مکمل حقائق سے آگاہ کریں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (جناب شوکت علی لالیکا):

(الف) صوبہ کے اُن تیس اضلاع میں زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل نو ہو چکی ہے جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ بقیہ سات اضلاع کی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل نو کے لئے ضروری کارروائی کی جا رہی ہے تاہم ان اضلاع میں ڈپٹی کمشنرز بطور

ایڈمنسٹریٹرز ضلع زکوٰۃ کمیٹی فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ مختص شدہ فنڈز / اخراجات کی تفصیل تہہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ زکوٰۃ کمیٹیاں قواعد و ضوابط کے مطابق ہی تشکیل دی جاتی رہی ہیں۔

(ج) پنجاب زکوٰۃ و عشر ایکٹ 2018 کے مطابق اگر کسی گاؤں، دیہہ یا وارڈ کی مقامی زکوٰۃ کمیٹی کی آبادی 10 ہزار نفوس سے زائد ہو تو اس صورت میں متعلقہ ضلعی زکوٰۃ کمیٹی اس علاقہ کا سروے کروا کر نئی کمیٹی کی تشکیل کے لئے درخواست پنجاب زکوٰۃ و عشر کونسل کو ارسال کر سکتی ہے مزید برآں کمیٹیوں کی نئی حد بندی کے معاملہ پر مزید غور و خوض، نئی مردم شماری کے نتائج آنے پر پنجاب زکوٰۃ و عشر کونسل کی منظوری سے کیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! سوال کے جز (الف) میں پوچھا گیا تھا کہ صوبہ میں اس وقت تمام اضلاع میں کمیٹیاں کام کر رہی ہیں اگر جواب ہاں میں ہے تو ضلع وار کمیٹی، چیئرمین، مختص شدہ فنڈز، اخراجات جولائی 2018 سے تاحال بتائیں؟

جناب چیئرمین! اس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ انتیس اضلاع میں زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل ہو چکی ہے تو میں آپ کے توسط سے وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان انتیس اضلاع میں کمیٹیاں کب تشکیل ہوئیں، ان کمیٹیوں کو تشکیل کرنے کا کیا معیار ہے اور جن سات اضلاع میں کمیٹیاں تشکیل نہیں ہوئیں تو کیوں نہیں ہوئیں اور کب تک تشکیل ہو جائیں گی؟ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (جناب شوکت علی لالیکا): جناب سپیکر! انتیس اضلاع میں زکوٰۃ کمیٹیاں نومبر اور دسمبر میں تشکیل پائی ہیں اور مزید اضلاع میں کمیٹیوں کی تشکیل process میں ہے اور انشاء اللہ وہ عنقریب تشکیل پائیں گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد ارشد ملک!

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! سوال کے (ب) جز میں یہ پوچھا گیا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ زکوٰۃ کمیٹیوں کو سیاسی اقرباء پروری کی ایماء پر بنایا جا رہا ہے؟

جناب چیئر مین! اس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ یہ درست نہیں ہے۔ منسٹر صاحب میرے بھائی ہیں اور سینئر سیاستدان بھی ہیں۔ پنجاب میں کیا سسٹم ہے وہ باقی دوست بتائیں گے لیکن میں ساہیوال اپنے ضلع کی بات بتانا چاہتا ہوں کہ ساہیوال میں جو ہم سے ہارے ہوئے لوگ ہیں۔

جناب چیئر مین! آج ان کے کہنے پر یہ کمیٹیاں تشکیل پا رہی ہیں اور جیسے منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ نومبر، دسمبر میں ان کمیٹیوں کی تشکیل ہوئی تو اس کے impression سے یہ ثابت ہوتا ہے چونکہ وہ پہلی کمیٹیاں dissolve ہو گئیں اور یہ ساری کمیٹیاں سیاسی طور پر بن رہی ہیں تو کیا یہ اس نئے پاکستان ریاست مدینہ میں کوئی ایسا سسٹم لانا چاہتے ہیں جہاں پر ایک equality ہو جہاں پر ہر بندے کو right ہو کہ وہاں اس گاؤں میں اس کمیٹی کے لئے جو deserve کرتا ہے تو اس کو بنایا جائے بجائے کہ یہ سیاسی طور پر بنیں؟

جناب چیئر مین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (جناب شوکت علی لالیکا): جناب چیئر مین! یہ فاضل ممبر میرے دوست ہیں۔ یہ سوال مجھ سے پوچھ رہے ہیں اور یہ کوتاہی اور fault اپنی سابقہ گورنمنٹ کا بتا رہے ہیں۔ الحمد للہ اب ہم جو بھی لوگ بنا رہے ہیں یا بنانے جارہے ہیں وہ صحیح لوگ بنانے جارہے ہیں اور صحیح معیار کے مطابق بنانے جارہے ہیں اس میں اقرباء پروری نہیں ہے۔ جب انہوں نے ساہیوال کا سابقہ چیئر مین بنایا تھا تو میں نے وہاں visit کیا تو 65 لاکھ روپے غریب لوگوں کے لئے ہسپتال میں فنڈ تھا وہ lapse ہو گیا۔

جناب چیئر مین: اچھا! Very sad.

وزیر زکوٰۃ و عشر (جناب شوکت علی لالیکا): جناب چیئر مین! ان کی 300 کمیٹیاں بنائی نہیں گئیں۔ اب الحمد للہ جب ہمارا یہ پیریڈ آیا ہے تو ہم نے اس میں 99.4 فیصد زکوٰۃ تقسیم کی اور یہ جو کہہ رہے ہیں کہ یہ gap کیوں آیا ہے تو یہ gap خود چھوڑ کر گئے ہیں۔ مارچ میں کمیٹیاں non-functional ہو گئی تھیں تو انہوں نے فنکشنل کیں اور نہ gap period کا ان کے پاس arrangement تھا۔

ہم نے ایڈمنسٹریٹر لگائے، آرڈیننس لے کر آئے، gap period میں پھر ترمیم کی اور الحمد للہ پھر ہم نے صحیح زکوٰۃ تقسیم کی۔ اب یہ جو gap کا بتا رہے ہیں وہ یہ gap خود چھوڑ کر گئے اور ہم نے آکر fill کیا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، آخری ضمنی سوال۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! جناب شوکت علی لالیکا میرے لئے بڑے محترم ہیں جو وہ gap کی بات کر رہے ہیں تو جب وہ gap چھوڑنے کا وقت تھا اس وقت میں اور منسٹر صاحب اللہ کے فضل سے ایک ہی پنچ پر بیٹھتے تھے۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، آپ سوال کریں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (جناب شوکت علی لالیکا): جناب چیئرمین! اس نااہلی کی وجہ سے تو میں نے یہ پارٹی چھوڑی کہ یہ کچھ بھی نہیں کر سکے اور زکوٰۃ بھی صحیح نہیں دے پارہے اور میں اس پارٹی میں کیسے رہ سکتا تھا؟ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! اس نااہلی میں منسٹر صاحب بالکل برابر کے شریک تھے۔

جناب چیئرمین: جی، Stick to your question please.

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! شکریہ۔ اللہ کا فضل ہے کہ اس دور میں اربوں روپے کی زکوٰۃ تقسیم ہوئی۔ اب میں آپ کے توسط سے جُز (ج) میں ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ میں نے سوال یہ کیا تھا کہ کیا حکومت زمینی حقائق کو مد نظر رکھتے ہوئے سروے کروا کر ضروریات اور علاقہ کی ڈیمانڈ کے مطابق زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل نو کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

جناب چیئرمین! اس میں جو جواب آیا ہے اور انہوں نے کہا کہ مزید کمیٹیوں کی نئی حلقہ بندیوں کے لئے غور و خوض اور نئی مردم شماری کے نتائج آنے پر پنجاب زکوٰۃ و عشر کونسل کی منظوری سے کیا جائے گا تو میں آپ کے توسط سے معزز منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو پہلے مردم شماری ہوئی census ہوا جو اس میں آبادی کا رزلٹ آیا تو اس کے نتیجے میں انہوں نے کب تشکیل نو کروائی ہے؟

جناب چیئر مین! اسی میں میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ جو مردم شماری ہوئی اس کے نتیجے میں انہوں نے وہ تفصیل نوکی ہے اگر نہیں تو اس پر کب تک عملدرآمد ہو جائے گا؟

جناب چیئر مین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (جناب شوکت علی لالیکا): جناب چیئر مین! یہ کام مردم شماری کے مطابق ہی کیا جاتا ہے اور ہم 10 ہزار آبادی پر مشتمل ایک کمیٹی بناتے ہیں جہاں فاضل ممبر کو کسی کمیٹی میں کوئی problem نظر آتا ہے تو وہاں نئی کمیٹی بنائی جاسکتی ہے۔ الحمد للہ دوسرا جو ان لوگوں نے خلا چھوڑے تھے اب ہم کونسل میں لے کر جا رہے ہیں کچھ جگہیں ایسی ہیں کہ جہاں 10 ہزار کی آبادی سے زیادہ لوگ ہیں اور کہیں کم ہیں تو ان کو equal کرنے کے لئے کونسل میں ہمارا process ہو رہا ہے وہ انشاء اللہ ہم جلد مکمل کر لیں گے۔

جناب چیئر مین: جی، اچھا initiative ہے۔ اگلا سوال

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب چیئر مین: جناب محمد ارشد ملک! آپ کے تین ضمنی سوال ہو گئے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! ان سے صرف assurance لینی ہے۔۔۔

جناب چیئر مین: آپ نے comment تو دینا نہیں ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین!۔۔۔

جناب چیئر مین: آپ ضمنی سوال کر سکتے تھے اور اب آپ کے تین ہو گئے ہیں۔ پلیز! اگلے سوال پر آئیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! جی، ٹھیک ہے۔ آپ کا حکم ماننا میرے پر فرض عین ہے۔

جناب چیئر مین: مہربانی۔ اگلا سوال بھی جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں!

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! شکریہ۔ سوال نمبر 1319 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئر مین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں ضلعی زکوٰۃ کمیٹیوں کی فعالیت سے متعلق تفصیلات

*1319: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر گزارہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں زیادہ تر زکوٰۃ کمیٹیاں مارچ 2018 میں غیر فعال ہو گئی تھیں اگر درست ہے تو کب تک یہ فعال ہو جائیں گی؟

(ب) اس وقت موجودہ حکومت نے کتنی زکوٰۃ ان کمیٹیوں کے ذریعے مستحقین میں تقسیم کی ہے ضلع وار بتائیں؟

(ج) کیا حکومت گزارہ الاؤنس کے مستحقین کی تعداد جو کم ہو گئی تھی اس کو بحال کر کے پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (جناب شوکت علی لالیکا):

(الف) صوبہ کے 29 اضلاع میں زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل نو ہو چکی ہے بقیہ سات اضلاع کی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل نو کے لئے ضروری کارروائی کی جا رہی ہے تاہم ان اضلاع میں ڈپٹی کمشنرز بطور ایڈمنسٹریٹرز ضلع زکوٰۃ کمیٹی فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

(ب) ضلعی زکوٰۃ کمیٹیوں کے ذریعے زکوٰۃ کی تقسیم کا عمل جاری ہے جس کی ضلع وار تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مستحقین کو گزارہ الاؤنس کی فراہمی کا انحصار زکوٰۃ فنڈز کی دستیابی پر ہوتا ہے۔ گزشتہ مالی سال کے دوران گزارہ الاؤنس کے لئے مبلغ ایک ارب 80 کروڑ 90 لاکھ کی رقم مختص کی گئی جو ایک لاکھ 40 ہزار سے زائد مستحقین میں تقسیم کی گئی جبکہ موجودہ مالی سال کے لئے گزارہ الاؤنس کے لئے مبلغ 3- ارب 24 کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے جس سے ایک لاکھ 70 ہزار سے زائد مستحقین مستفید ہوں گے۔

جناب چیئر مین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! چودھری ظہیر الدین ہمارے سینئر ہیں اور سوال کرنے والے دوسرے ممبران بھی تشریف فرما نہیں ہیں ہمیں ہاؤس کو وقفہ سوالات کا گھنٹہ بھی تو چلانا ہے۔ گل بات تے کر لین دیو۔

جناب چیئر مین: جناب محمد ارشد ملک! آپ سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! اگر آپ خوش نہیں ہیں تے ایسے ویسے ہی بیٹھ جانے آں۔۔۔

جناب چیئر مین: جناب محمد ارشد ملک! آپ پلیز سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! جیسے پہلا سوال ہے اسی طرح کا الحمد للہ یہ سوال ہے تو میں آپ کے توسط سے اپنے معزز منسٹر صاحب، اپنے بھائی سے یہ request کروں گا سوال کا تو جواب ہی آتا ہے تو میں جواب کی بجائے کیونکہ یہ بڑا اہم سوال ہے اور پنجاب کی پبلک کا سوال ہے ان کی بہتری کے لئے ہے چونکہ جس طرح مردم شماری کی بات ہوئی کہ جو مردم شماری سے پہلے کے حالات تھے اُس وقت الحمد للہ ہماری گورنمنٹ تھی مردم شماری کے بعد نیا پاکستان وجود میں آیا ہے تو جناب چیئر مین!۔۔۔

جناب چیئر مین: جناب محمد ارشد ملک! آپ سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! میں اسی طرف آ رہا ہوں میں نے بات بھی بتانی ہے۔ جناب محمد بشارت راجا بھی بیٹھے ہیں چودھری ظہیر الدین بھی بیٹھے ہیں ماشاء اللہ سینئر سیاستدان ہیں میں اپنے بھائی منسٹر صاحب سے assurance لینا چاہتا ہوں کہ یہ انہوں نے بالکل صحیح فرمایا ہے کہ وہاں پر کمیٹیاں یا تو دس ہزار سے کم پر اور کہیں پر 15,15 ہزار، 18,18 ہزار اور 20,20 ہزار نفوس پر بنی ہوئی ہیں۔ وہاں پر ایک ہی کمیٹی ہے وہاں پر ایک کمیٹی survive نہیں کر سکتی وہاں پر لوگ cater نہیں ہوتے۔

جناب چیئر مین! میں آپ کے توسط سے اپنے بھائی سے یہ assurance لینا چاہتا ہوں کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔ یہ مہربانی فرمادیں کیونکہ یہ میرے ویسے ہی سینئر ہیں میں بڑی جگہ پر ان کا شاگرد ہوں تو میری جرأت نہیں ہے کہ ان سے سوال کر سکوں یہ مہربانی کر دیں پورے پنجاب میں کریں نہ کریں تو ساہیوال میں یہ کر دیں کہ مردم شماری کے بعد جہاں پر زیادہ آبادی آگئی ہے تو وہاں پر آرڈر کر دیں بجائے یہ کہ ہم لکھ کر دیں یہ کچھ کریں یا یہ uniform پالیسی میں پورے پنجاب میں آرڈر کر دیں سب کا بھلا ہو جائے گا۔

جناب چیئر مین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (جناب شوکت علی لالیکا): جناب چیئر مین! میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے صحیح بات کی یہ وہی بات کر رہے ہیں کہ یہ بیس بیس ہزار کی آبادی پر کمیٹیاں سابقہ حکومت نے بنائی اور ان کے دور میں یہ بنائی گئی اور یہ اُسی مردم شماری کے تحت چل رہی ہیں۔

جناب سپیکر! اب نئی مردم شماری publish ہونے جا رہی ہے تو اُس کے مطابق ہم انشاء اللہ اس کو council میں لے کر آئے ہیں اور ساہیوال میں جہاں بھی ان کو نظر آئے وہ اور ہم پورے پنجاب کو سیٹ کرنے جا رہے ہیں۔

جناب چیئر مین: جی، یہ اچھا initiative ہے یہ کب تک ہو جائے گا؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (جناب شوکت علی لالیکا): جناب چیئر مین! جب یہ مردم شماری publish ہوتی ہے تو اس کے تحت ہم پنجاب میں تمام کمیٹیاں equal کریں گے۔

جناب چیئر مین: جی، جناب محمد ارشد ملک! آپ کا کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! سوال کا تو جواب ہی ہے۔ جز (ج) میں پوچھا گیا تھا کہ حکومت گزارہ الاؤنس کے مستحقین کی جو تعداد کم ہو گئی ہے اُس کو بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اس کے لئے انہوں نے کیا initiatives لئے ہیں مزید جو وزیر زکوٰۃ کی سربراہی میں پنجاب میں اب زکوٰۃ و عشر کے لئے کیا کیا بہتری لائی جا رہی ہے اس سے ہاؤس کو آگاہ کر دیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (جناب شوکت علی لالیکا): جناب چیئر مین! الحمد للہ ہم ایکٹ میں تبدیلی لے کر آئے اس میں بہت سارے خلاء تھے وہ ہم نے پُر کئے دوسرا اللہ کا کرم ہے سابقہ 4۔ ارب روپے کا فنڈ تھا اور اس ایک سال میں ہم 6۔ ارب کا فنڈ کونسل میں لے کر گئے ہیں، یہ جناب عمران خان کی گورنمنٹ پر اعتماد کا اظہار ہے کہ لوگوں نے اس دفعہ بنکوں میں زکوٰۃ جمع کروائی ہے نکلوائی نہیں ہے۔

جناب چیئر مین! دوسرا ہم نے hundred percent ہسپتالوں کا فنڈ بڑھا یا پہلے ہم گزارہ الاؤنس کو ایک لاکھ 30 ہزار دے رہے تھے اب ایک لاکھ 70 ہزار پر لے کر گئے ہیں اسی طرح نایینا افراد کے لئے فنڈ بھی زیادہ کر رہے ہیں، ہم جینرل فنڈ کو بھی زیادہ کر رہے ہیں

الحمد للہ ڈبل کر رہے ہیں اب بہتری آرہی ہے ساہیوال کے ہسپتالوں میں فنڈز انشاء اللہ lapse نہیں ہوں گے غریبوں تک پہنچیں گے اور الحمد للہ ہم پورے پنجاب میں پہنچائیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد ارشد ملک! آخری سوال۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! منسٹر صاحب کا شکریہ۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال چودھری اشرف علی کا ہے۔

CH. AKHTAR ALI: Mr Chairman! on his behalf.

جناب چیئرمین: جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری اختر علی: جناب چیئرمین! سوال نمبر 1392 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
(معزز ممبر نے چودھری اشرف علی کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ زکوٰۃ و عشر کے سٹاف کی تنخواہوں سے متعلق تفصیلات

*1392: چودھری اشرف علی: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ زکوٰۃ و عشر میں ضلع کی سطح پر آڈٹ آفیسر، آڈٹ اسسٹنٹ اور ہر دس مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں پر ایک فیلڈ زکوٰۃ کلرک تعینات ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ تمام سٹاف زکوٰۃ پیڈ ہے مذکورہ سٹاف کو ماہانہ کتنا معاوضہ دیا جاتا ہے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ کے قیام سے آج تک تمام سٹاف کنٹریکٹ پر ہے اور ان کو ریگولر نہ کیا گیا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سٹاف کو دیگر محکمہ جات کے سرکاری ملازمین کی طرح پنشن اور گریجویٹی و دیگر مراعات نہ دی جاتی ہیں؟

(ه) اگر جڑھائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سٹاف کو ریگولر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (جناب شوکت علی لالیکا):

(الف) محکمہ زکوٰۃ و عشر میں ضلع کی سطح پر آڈٹ آفیسر، آڈیٹر، آڈٹ اسسٹنٹ اور ہر پندرہ مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں پر ایک فیلڈ زکوٰۃ کلرک تعینات ہے۔

(ب) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ مذکورہ تمام سٹاف زکوٰۃ پیڈ ہے مذکورہ سٹاف کی ماہانہ معاوضہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام اسامی	ماہانہ تنخواہ
1-	آڈٹ آفیسر	27,500/- روپے
2-	آڈیٹر	19,800/- روپے
3-	آڈٹ اسسٹنٹ	19,800/- روپے
4-	فیلڈ زکوٰۃ کلرک	17,600/- روپے

(ج) جی، ہاں! یہ درست ہے۔

(د) جی، ہاں! یہ درست ہے۔

(ہ) مذکورہ سٹاف کی ریگولر انٹریشن کے معاملہ پر غور و خوض کے لئے وزیر اعلیٰ پنجاب نے وزیر قانون کی سربراہی میں کابینہ کی ذیلی کمیٹی تشکیل دی تھی۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نے کمیٹی کی سفارشات پر زکوٰۃ پیڈ آڈٹ سٹاف کو ریگولر کرنے اور فیلڈ زکوٰۃ کلرکس کو کنٹریکٹ پالیسی 2004 کے تحت کنٹریکٹ پر بھرتی کرنے کی منظوری دے دی ہے جس پر مزید کارروائی حسب ضابطہ جاری ہے۔

جناب چیئر مین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اختر علی: جناب چیئر مین! فاضل منسٹر صاحب سے ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (ب و ج) میں محکمہ نے یہ تسلیم کیا ہے کہ تمام آڈٹ آفیسر، آڈٹ اسسٹنٹ اور ہر مقامی 10 زکوٰۃ کمیٹیوں پر ایک فیلڈ کلرک جو 2004 میں بھرتی ہوئے تھے وہ آج تک ہی contract basis پر ہیں تو ان کی پنشن اور نہ ہی کوئی گریجوٹی ہے۔

جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ کیا یہ ان تمام ملازمین کو ریگولر کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اگر رکھتے ہیں تو یہ ریگولر کب تک ہو جائیں گے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (جناب شوکت علی لالیکا): جناب چیئر مین! معزز ممبر الحمد للہ بڑا دلچسپ سوال کر رہے ہیں کہ ان حکومتوں نے 2004 سے اس سٹاف کے لئے کچھ نہیں کیا اب ہم سے کہتے ہیں ہم نے کچھ نہیں کیا تو آپ لوگ کیا کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر! الحمد للہ میں بتانا چاہتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ نے جناب محمد بشارت راجا کی سربراہی میں کمیٹی بنادی ہے اور ہم ان کو ریگولر کرنے جارہے ہیں۔

جناب چیئر مین: جی، جناب اختر علی!

چودھری اختر علی: جناب چیئر مین! یہ جو جواب کے ج: (و) میں ان کو ریگولر کرنے کے لئے وزیر اعلیٰ نے جو ذیلی کمیٹی وزیر قانون کی سربراہی میں تشکیل دی ہے اس میں نیچے لکھا ہے کہ ہم نے ان فیلڈ کلرکس کو 2004 کے تحت کنٹریکٹ پر بھرتی کرنے کی منظوری دے دی ہے۔

جناب چیئر مین! اب میرا سوال یہ ہے کہ آیا ان فیلڈ کلرکس اور دوسرے آفیسران کو یہ ریگولر کرنے جارہے ہیں یا دوبارہ کنٹریکٹ دے رہے ہیں؟

جناب چیئر مین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (جناب شوکت علی لالیکا): جناب چیئر مین! ہم آڈٹ سٹاف کو ریگولر کرنے جا رہے ہیں دوسروں کو کنٹریکٹ پر کرنے جارہے ہیں بعد میں وہ بھی انشاء اللہ ریگولر ہو جائیں گے۔

جناب چیئر مین: جی، ریگولر ہو جائیں گے۔ اگلا سوال نمبر 1448 بھی چودھری اشرف علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1618 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2498 محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2967 محترمہ مومنہ وحید کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3218 جناب محمد معاویہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوا کیونکہ تمام سوالات بھی ختم ہو گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جوابان کی میز پر رکھے گئے)

صوبائی زکوٰۃ کونسل کی تشکیل اور زکوٰۃ کی رقم سے متعلقہ تفصیلات

*1448: چودھری اشرف علی: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) موجودہ صوبائی زکوٰۃ کونسل کا چناؤ کب کیا گیا اس کونسل کے چیئرمین اور ممبران کون

کون سی شخصیات ہیں؟

(ب) صوبائی زکوٰۃ کونسل کو سال 18-2017 اور سال 19-2018 میں کتنی رقم حاصل

ہوئی؟

(ج) مذکورہ بالا عرصہ میں سالانہ کتنی رقم صوبائی زکوٰۃ کونسل نے ضلعی زکوٰۃ کمیٹیوں میں

کس طریق کار کے تحت تقسیم کی؟

(د) کیا محکمہ نے مذکورہ بالا عرصہ میں ضلعی زکوٰۃ کمیٹیوں کو فراہم کی گئی رقم کا آڈٹ

کروایا اگر ہاں تو اس میں کون کون سی بے ضابطگیاں پائی گئیں اور اس پر کیا کارروائی

عمل میں لائی گئی، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (جناب شوکت علی لالیکا):

(الف) صوبائی زکوٰۃ کونسل کا نوٹیفیکیشن مورخہ 27- ستمبر 2019 کو جاری کیا گیا۔ کونسل کے

موجودہ چیئرمین و ممبران کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) صوبائی زکوٰۃ کونسل صوبہ کی سطح پر ایک پالیسی ساز ادارہ ہے۔ صوبائی زکوٰۃ کونسل کو

براہ راست کوئی فنڈز موصول نہ ہوتے ہیں۔ وفاقی حکومت کی طرف سے صوبوں کو

طے شدہ فارمولا کے مطابق فنڈز موصول ہوتے ہیں اور یہ فنڈز مرکزی زکوٰۃ فنڈ

سے صوبائی زکوٰۃ فنڈ اکاؤنٹ نمبر 3 میں منتقل کئے جاتے ہیں۔ اس اکاؤنٹ کو سیکرٹری

زکوٰۃ و عشر پنجاب اور ایڈمنسٹریٹر زکوٰۃ مشترکہ طور پر چلاتے (operate) ہیں۔ صوبہ

پنجاب کو سال 18-2017 کے دوران مبلغ 4- ارب 27 کروڑ 27 لاکھ 96 ہزار روپے

اور سال 19-2018 کے لئے مبلغ 3- ارب 93 کروڑ 56 لاکھ 7 ہزار روپے کے فنڈز

مرکزی زکوٰۃ فنڈ سے صوبائی زکوٰۃ فنڈ میں موصول ہوئے۔ صوبائی زکوٰۃ فنڈ میں موجود غیر مستعمل فنڈز میں سے رقم کو شامل کر کے سال 2017-18 اور سال 2018-19 کا زکوٰۃ بجٹ بالترتیب مبلغ 4- ارب 39 کروڑ 70 لاکھ روپے اور مبلغ 4- ارب 43 کروڑ 30 لاکھ روپے صوبائی زکوٰۃ کو نسل کی منظوری سے مرتب کیا گیا۔

(ج) ضلع زکوٰۃ کمیٹیوں کو کو نسل کی منظوری سے آبادی کی بنیاد پر زکوٰۃ فنڈز کا اجراء کیا جاتا ہے۔ پنجاب زکوٰۃ و عشر کو نسل کی طرف سے ضلعی زکوٰۃ کمیٹیوں کو سال 2017-18 اور 2018-19 کے دوران بالترتیب مبلغ 3- ارب 63 کروڑ 71 لاکھ 27 ہزار روپے اور مبلغ 4- ارب 8 کروڑ 35 لاکھ 98 ہزار روپے جاری کئے گئے۔

(د) ضلعی زکوٰۃ و عشر کمیٹیوں کو جاری کئے گئے فنڈز کا باقاعدہ محکمہ انٹرئل آڈٹ اور ڈائریکٹوریٹ آف زکوٰۃ آڈٹ (آڈیٹر جنرل آف پاکستان) کی طرف سے سالانہ بنیادوں پر آڈٹ کیا جاتا ہے سال 2017-18 کے زکوٰۃ فنڈ کے آڈٹ کے دوران کچھ بے ضابطگیاں پائی گئی ہیں۔ مزید برآں سال 2018-19 کا آڈٹ شروع ہو چکا ہے۔

فیصل آباد: ضلعی زکوٰۃ و عشر کمیٹی کی تشکیل سے متعلق تفصیلات

*1618: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلعی زکوٰۃ و عشر کمیٹی فیصل آباد فنکشنل نہ ہے؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کمیٹی کے فنکشنل نہ ہونے کی وجہ سے کروڑوں روپے زکوٰۃ کی رقم غرباء اور دیگر مستحقین میں تقسیم نہیں ہو سکی؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کمیٹی کی وجہ سے ایجوکیشن اداروں، طبی مراکز (ہسپتالوں) اور دیگر فلاحی اداروں کو زکوٰۃ کی رقم نہیں مل رہی ہے؟
- (د) کیا حکومت اس ضلعی زکوٰۃ و عشر کمیٹی کی تشکیل جلد از جلد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟
- (ه) اس ضلعی زکوٰۃ و عشر کمیٹی کی تشکیل دینے کی مجاز اتھارٹی کون ہے اور اس میں کتنے ممبران شامل ہوں گے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (جناب شوکت علی لالیکا):

(الف) ضلع زکوٰۃ و عشر کمیٹی فیصل آباد فنانسنگل ہے اس کی تشکیل کا نوٹیفکیشن مورخہ 15- نومبر 2019 کو جاری کیا گیا۔

(ب) ضلع زکوٰۃ و عشر کمیٹی فیصل آباد کے نوٹیفکیشن کے اجراء سے قبل ڈپٹی کمشنر فیصل آباد کو بطور ایڈمنسٹریٹر ضلع زکوٰۃ کمیٹی تعینات کیا گیا تھا اور ضلع فیصل آباد میں زکوٰۃ کی تقسیم کا عمل جاری رہا گزشتہ مالی سال کے دوران ضلع فیصل آباد میں مستحقین زکوٰۃ میں مختلف مددات میں مبلغ 26 کروڑ 20 لاکھ 946 روپے تقسیم کئے گئے۔

(ج) یہ درست نہ ہے تفصیلی جواب جز (ب) میں دیا جا چکا ہے۔

(د) جواب جز (الف) میں دیا جا چکا ہے۔

(ه) پنجاب زکوٰۃ و عشر کونسل حکومت کی منظوری سے ضلعی زکوٰۃ و عشر کمیٹی تشکیل دی گئی ہے۔ ضلعی زکوٰۃ و عشر کمیٹی میں درج ذیل افراد شامل ہوتے ہیں۔

(1) چیئرمین

(2) ضلعی زکوٰۃ آفیسر

(3) نمائندہ ضلعی انتظامیہ (جو کہ گریڈ 18 سے کم نہ ہو)

(4) دو خواتین ممبران

(5) پانچ غیر سرکاری ممبران (ضلع کی ہر تحصیل سے کم از کم ایک ممبر)

سال 2018-19 میں مستحقین کو زکوٰۃ فنڈز کی تقسیم سے متعلقہ تفصیلات

* 2498: محترمہ سملی سعدیہ تیمور: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مالی سال 2018-19 میں کتنے مستحقین کو زکوٰۃ فنڈز کتنا تقسیم کیا گیا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ پچھلے دس ماہ سے صوبہ بھر میں زکوٰۃ کی رقم مستحقین تک نہیں پہنچ سکی اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) حکومت کب تک مستحقین میں زکوٰۃ کی رقم تقسیم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے بھی آگاہ فرمائیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (جناب شوکت علی لالیکا):

(الف) مالی سال 2018-19 میں کل 3 لاکھ 11 ہزار 407 مستحقین زکوٰۃ میں مبلغ 3 - ارب

25 لاکھ 25 ہزار 628 روپے تقسیم کئے گئے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ جز (الف) میں جواب دیا جا چکا ہے۔

(ج) جز (الف) میں جواب دیا جا چکا ہے۔

ذاتی کاروبار کے اجراء کے لئے

زکوٰۃ و عشر کی مد میں سے رقم کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*2967: محترمہ مومنہ وحید: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) 15 - اگست 2018 سے 15 - اگست 2019 تک ذاتی کاروبار کرنے کے لئے کتنی رقم

فراہم کی گئی؟

(ب) یہ رقم کن لوگوں کو فراہم کی جاتی ہے اور اس رقم کا فراہم کرنے کا طریق کیا ہے؟

(ج) ذاتی کاروبار کرنے کے لئے کتنی رقم فراہم کی جاتی ہے اور اس رقم کے حق دار کون ہیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (جناب شوکت علی لالیکا):

(الف) مذکورہ عرصہ کے دوران مستحقین زکوٰۃ کو سماجی بحالی سکیم کے تحت مبلغ 3 کروڑ 12 لاکھ

15 ہزار روپے اور خود روزگار پروگرام برائے ہنر مند افراد (SEEP) کے تحت مبلغ

91 لاکھ 49 ہزار 970 روپے کی رقم فراہم کی گئی۔

(ب) سماجی بحالی سکیم کے تحت ایسے مستحق زکوٰۃ افراد کو امداد فراہم کی جاتی ہے جو چھوٹا موٹا

کاروبار کر کے اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا چاہتے ہیں۔ درخواست گزار مجوزہ فارم پر متعلقہ

مقامی زکوٰۃ کمیٹی سے استحقاق کے تعین کے بعد اپنی درخواست ضلع زکوٰۃ کمیٹی میں جمع

کراتا ہے۔ اس سکیم کے تحت ضلع زکوٰۃ کمیٹی کی طرف سے مستحق زکوٰۃ افراد میں

چھوٹے پیمانے کے متفرق کاروبار جن میں فروٹ یا سبزی کی ریڑھی، چائے کا کھوکھا،

جوس کارنر، سلائی کڑھائی مشین اور لمبر اینڈری وغیرہ کے لئے 15 ہزار سے 20 ہزار

روپے کی مالی امداد فراہم کی جاتی ہے۔

مزید برآں خود روزگار پروگرام برائے ہنرمند افراد (SEEP) کے تحت ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹس سے فارغ التحصیل مستحق طلباء و طالبات کو 50 ہزار روپے تک کی امداد فراہم کی جاتی ہے تاکہ یہ ہنرمند افراد اپنا کاروبار شروع کر کے اپنے پاؤں پر کھڑا ہو سکیں۔

درخواست گزار مجوزہ فارم پر اپنی مقامی زکوٰۃ کمیٹی سے استحقاق کے تعین کے بعد VTI کی پرائمری سلیکشن کمیٹی (PSC) کو درخواست دیتا ہے یہ کمیٹی طلباء و طالبات کی درخواستوں کی چھان بین کر کے ضلع کی سطح پر قائم ڈسٹرکٹ سلیکشن مانیٹرنگ کمیٹی (DSMC) کے سامنے پیش کرتی ہے۔ یہ کمیٹی طلباء و طالبات کے لئے فنڈز کی فراہمی کی منظوری دیتی ہے۔ اس کمیٹی کے فیصلہ کی روشنی میں متعلقہ ضلع کے زکوٰۃ فنڈ سے مستحق طالب علم / طالبہ کو 50 ہزار روپے کی رقم مروجہ طریق کار کے مطابق دو اقساط میں جاری کی جاتی ہیں۔

(ج) جواب جز (ب) میں دیا جا چکا ہے۔

جھنگ: زکوٰۃ کی رقم ہسپتالوں کو منتقل کرنے اور آڈٹ سے متعلقہ تفصیلات

*3218: جناب محمد معاویہ: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع جھنگ میں کون سے ہسپتالوں کو زکوٰۃ سے فنڈ فراہم کئے جاتے ہیں؟

(ب) مذکورہ ہسپتال یہ رقم کن مریضوں اور اشیاء پر خرچ کر سکتے ہیں؟

(ج) کیا مذکورہ رقم کا آڈٹ بھی کیا جاتا ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (جناب شوکت علی لالیکا):

(الف) ضلع جھنگ میں درج ذیل تین ہسپتالوں کو زکوٰۃ سے فنڈ فراہم کئے جاتے ہیں۔

➤ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال جھنگ

➤ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال شورکوٹ

➤ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال احمد پور سیال

(ب) مذکورہ ہسپتال یہ رقم ایسے غریب، نادار، مفلس، یتیم اور مسکین جو مستحقین زکوٰۃ ہوں پر خرچ کر سکتا ہے۔ زکوٰۃ کی رقم ہیلتھ ویلفیئر کمیٹی کی منظوری سے مستحق زکوٰۃ مریضوں پر حسب ذیل اشیاء کے لئے استعمال کی جاسکتی ہے اگر یہ سہولت ہسپتال میں میسر نہ ہو۔

➤ ادویات مع خون

➤ طبی علاج مع آپریشن

➤ لیبارٹری ٹیسٹ

➤ جنرل وارڈ میں بیڈ

➤ مصنوعی اعضاء

➤ مریض کی ایک ہسپتال سے دوسرے ہسپتال میں منتقلی کے اخراجات۔

➤ کمیٹی سے منظور شدہ کسی بھی دوسری آنیئم (ماسوائے نقد گرانٹ)

(ج) مذکورہ ہسپتالوں کو جاری کئے گئے فنڈز کا باقاعدہ محکمہ انٹرئل آڈٹ اور ڈائریکٹوریٹ

آف زکوٰۃ آڈٹ (آڈیٹر جنرل آف پاکستان) کی طرف سے سالانہ بنیادوں پر آڈٹ کیا

جاتا ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

وہاڑی: چیئر مین ضلعی زکوٰۃ و عشر کمیٹی کی مدت تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

438: جناب محمد ثاقب خورشید: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع وہاڑی میں ضلعی چیئر مین زکوٰۃ و عشر کی مدت تعیناتی کب ختم ہوئی اور کتنے عرصہ

سے یہ عہدہ خالی ہے؟

(ب) کیا ضلع وہاڑی کے دیہات اور شہری محلہ جات کی زکوٰۃ و عشر کی کمیٹیاں کام کر رہی

ہے؟

(ج) کیا ضرورت مند اور مستحق لوگوں کو اس کار خیر کی سہولت میسر ہے اگر نہیں تو اس کی

وجوہات کیا ہیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (جناب شوکت علی لالیکا):

(الف) ضلع زکوٰۃ و عشر کمیٹی وہاڑی کی مدت کار 25 مارچ 2018 کو ختم ہوئی اور

14 نومبر 2019 تک یہ عہدہ خالی رہا تاہم ڈپٹی کمشنر کو بطور ایڈمنسٹریٹر ضلعی

زکوٰۃ و عشر کمیٹی وہاڑی تعینات کر دیا گیا تھا۔ یہ کمیٹی 15 نومبر 2019 سے فعال ہے۔

(ب) ضلعی زکوٰۃ و عشر کمیٹی وہاڑی میں کل 757 مقامی زکوٰۃ و عشر کمیٹیاں ہیں اور یہ مقامی

زکوٰۃ کمیٹیاں فعال ہیں۔

(ج) جی، ہاں! ضرورت مند اور مستحق افراد کو زکوٰۃ فنڈز کی فراہمی کا سلسلہ جاری ہے۔

ضلع ساہیوال میں زکوٰۃ و عشر کے لئے فراہم کردہ رقم سے متعلقہ تفصیلات

506: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں 18-2017 اور 19-2018 کے لئے کتنی رقم زکوٰۃ و عشر کی مد میں

فراہم کی گئی؟

(ب) کتنی رقم غرباء، مساکین، جہیز / میڈیکل و دیگر پروگرامز کے لئے مختص کی گئی؟

(ج) ان سالوں کے دوران کتنا فنڈ / بجٹ کس کس ہسپتال کو دیا گیا اور ان فنڈز سے کتنے مریضوں کا علاج ہوا، تفصیلات فراہم کریں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (جناب شوکت علی لالیکا):

(الف) ضلع ساہیوال کو 2017-18 کے لئے 10 کروڑ 26 لاکھ 16 ہزار 347 روپے اور 2018-19 کے لئے 10 کروڑ 18 لاکھ 959 روپے زکوٰۃ کی مد میں فراہم کئے گئے۔

(ب) ضلع ساہیوال میں سال 2017-18 کے لئے 8 کروڑ 66 لاکھ 91 ہزار 820 روپے اور سال 2018-19 کے لئے 9 کروڑ 13 لاکھ 73 ہزار 50 روپے زکوٰۃ کی مد میں غرباء مساکین، جہیز / میڈیکل و دیگر پروگرامز کے لئے مختص / فراہم کئے گئے۔

(ج) سال 2017-18 اور 2018-19 کے دوران ضلع ساہیوال کے تین سرکاری ہسپتالوں کو دیئے گئے فنڈز اور ان فنڈز سے جتنے مریضوں کا علاج ہوا ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

2017-18

نمبر شمار	نام ادارہ	جاری کردہ رقم	خرچ کردہ رقم	تعداد مریض
1	ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر پیچنگ ہسپتال ساہیوال	80 لاکھ روپے	20,56,166/- روپے	1831
2	گورنمنٹ حاجی عبدالقیوم پیچنگ ہسپتال	20 لاکھ روپے	18,55,000/- روپے	1883
3	تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال چچہ وطنی	آٹھ لاکھ 76 ہزار روپے	4,50,173/- روپے	200
میزان		ایک کروڑ 8 لاکھ 76 ہزار روپے	43,15,820/- روپے	3914

نمبر شمار	نام ادارہ	جاری کردہ رقم	خرچ کردہ رقم	تعداد مریض
1	ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر پیچنگ ہسپتال ساہیوال	80 لاکھ روپے	79,88,430/0 روپے	5966
2	گورنمنٹ حاجی عبدالقیوم پیچنگ ہسپتال	20 لاکھ روپے	19,99,620/- روپے	2036
3	تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال چچہ وطنی	آٹھ لاکھ 76 ہزار روپے	0	0
میزان		ایک کروڑ 8 لاکھ 76 ہزار روپے	99,88,050/- روپے	8002

گوجرانوالہ ڈویژن میں ضلعی زکوٰۃ و عشر

کمیٹیوں کو فراہمی رقم اور آڈٹ سے متعلقہ تفصیلات

518: چودھری اشرف علی: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ ڈویژن میں ضلعی زکوٰۃ و عشر کمیٹیوں کو سال 2016-17، 2017-18 اور 2018-19 میں کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(ب) مذکورہ اضلاع کی ضلعی زکوٰۃ کمیٹیوں نے درج بالا عرصہ میں کتنی کتنی رقم مستحق افراد و اداروں میں تقسیم کی اور کتنی رقم lapse ہو گئی مدوار تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا مذکورہ سالوں میں فراہم کی گئی رقم کا آڈٹ کروایا گیا ہے اگر ہاں تو کس اتھارٹی سے آڈٹ کروایا گیا ہے اور اس آڈٹ رپورٹ کی روشنی میں کون کون سے افسران و اہلکاران مالی بے ضابطگی یا بدعنوانی میں ملوث پائے گئے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (جناب شوکت علی لالیکا):

(الف) گوجرانوالہ ڈویژن میں ضلعی زکوٰۃ کمیٹیوں کو سال 2016-17، 2017-18 اور 2018-19 کے دوران بالترتیب مبلغ 51 کروڑ 40 لاکھ 58 ہزار 150 روپے، 55 کروڑ 18 لاکھ 19 ہزار 450 روپے اور 56 کروڑ 88 لاکھ 23 ہزار 655 روپے فراہم کئے گئے۔ سال اور ضلع وار تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) گوجرانوالہ ڈویژن کی ضلع زکوٰۃ کمیٹیوں میں سال 2016-17، 2017-18 اور 2018-19 کے دوران تقسیم اور lapse کردہ رقم کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) گوجرانوالہ ڈویژن کی ضلع زکوٰۃ کمیٹیوں کو مذکورہ سالوں میں فراہم کردہ رقم کے آڈٹ کی ضلع وار تفصیل حسب ذیل ہے:

نمبر شمار	نام ضلع	آڈٹ کردہ اتھارٹی	بے ضابطگی بدعنوانی میں ملوث افسران و اہلکاران کی تفصیل
1	گوجرانوالہ	2016-17 اور 2017-18 میں فراہم کردہ رقم کا آڈٹ آڈیٹر جنرل آف پاکستان نے کیا	کوئی آفیسر یا اہلکار ملوث نہ پایا گیا
2	حافظ آباد	2016-17 اور 2017-18 میں فراہم کردہ رقم کا آڈٹ انٹرنل آڈٹ ٹیم نے کیا	ایضاً

3	سیالکوٹ	17-2016 اور 18-2017 میں فراہم کردہ رقم کا آڈٹ آڈیٹر جنرل آف پاکستان نے کیا	اینڈ
4	نارووال	17-2016 میں فراہم کردہ رقم کا آڈٹ آڈیٹر جنرل آف پاکستان اور 18-2017 کا آڈٹ انٹرل آڈٹ ٹیم نے کیا	اینڈ
5	منڈی بہاؤ الدین	مذکورہ سالوں کا آڈٹ انٹرل آڈٹ ٹیم باقاعدگی سے کر رہی ہے	اینڈ
6	سجرات	17-2016 میں فراہم کردہ رقم کا آڈٹ آڈیٹر جنرل آف پاکستان اور 18-2017 کا آڈٹ انٹرل آڈٹ ٹیم نے کیا	اینڈ

نئی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل سے متعلق تفصیلات

584: محترمہ سنبھل مالک حسین: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نئی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل نوکب اور کیسے کی گئی اس کا طریق کار واضح کیا جائے؟

(ب) کیا ان کمیٹیوں کے ذریعے غریب لوگوں کی امداد جاری ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (جناب شوکت علی لالیکا):

(الف) صوبہ بھر میں مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل نو اور ان کمیٹیوں میں ایڈمنسٹریٹرز کی تعیناتی

کا عمل مئی 2019 سے شروع کیا گیا ہے۔ مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل پنجاب زکوٰۃ و

عشر ایکٹ 2018 کی دفعہ 15 کے تحت کی جاتی ہے جبکہ ایڈمنسٹریٹرز کی تعیناتی مذکورہ

ایکٹ کی دفعہ (2) 19 کے تحت کی جاتی ہے۔ مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل نو کا مفصل

طریق کار تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی، ہاں! غریب لوگوں کا مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کے ذریعے استحقاق کا تعین ہونے کے بعد

زکوٰۃ فنڈ سے قواعد و ضوابط کے مطابق امداد کی جا رہی ہے۔

ضلع ساہیوال میں زکوٰۃ و عشر فنڈ سے مستحقین افراد کو فراہم کردہ امداد

693: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ضلع ساہیوال میں 18-2017 اور 19-2018 کے لئے کتنی رقم زکوٰۃ و عشر کی مد میں غریب، مسکین، بیوہ اور معذور افراد کو فراہم کی گئی، مکمل تفصیل بتائیں؟
- (ب) ہر سال کتنی رقم یتیم بچیوں کے جہیز / میڈیکل و دیگر پروگرامز کے لئے مختص کی گئی تھی اور اس سے ضلع ہذا کے کتنے غریب لوگ مستفید ہوئے ہیں، مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) ان سالوں کے دوران کتنا فنڈ / بجٹ کس کس ہسپتال کو فراہم کیا گیا ہے اور اس فنڈ سے کتنے لوگوں کا فری علاج و معالجہ کیا گیا ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (جناب شوکت علی لالیکا):

(الف) ضلع ساہیوال میں سال 18-2017 میں مبلغ 8 کروڑ 66 لاکھ 91 ہزار 820 روپے اور سال 19-2018 میں مبلغ 9 کروڑ 13 لاکھ 73 ہزار 50 روپے زکوٰۃ فنڈ غریب، مسکین، بیوہ اور معذور افراد کو فراہم کئے گئے جس کی تفصیل تہہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع زکوٰۃ کمیٹی ساہیوال میں یتیم بچیوں کے جہیز و دیگر پروگرامز کے لئے سال 18-2017 میں مبلغ 10 کروڑ 26 لاکھ 16 ہزار 347 روپے مختص کئے گئے جس سے 14020 مستحقین مستفید ہوئے جبکہ سال 19-2018 کے لئے مبلغ 10 کروڑ 18 لاکھ 959 روپے مختص کئے گئے جس سے 17233 مستحقین مستفید ہوئے جس کی مدوار تفصیل تہہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع ساہیوال کے ہسپتالوں کو سال 18-2017 میں مبلغ 1 کروڑ 8 لاکھ 76 ہزار روپے زکوٰۃ فنڈ سے جاری کئے گئے جس سے 3914 مستحقین زکوٰۃ فری علاج و معالجہ کی سہولت سے مستفید ہوئے جبکہ سال 19-2018 میں مبلغ ایک کروڑ 8 لاکھ 64 ہزار

روپے جاری کئے گئے جس سے 8002 مستحق زکوٰۃ فری علاج و معالجہ کی سہولت سے افراد مستفید ہوئے۔ اس کی تفصیل تہہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ بھر میں ضلعی زکوٰۃ آفیسران کی خالی اسامیوں

699: محترمہ عزیزہ فاطمہ: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ اس وقت صوبہ بھر کے بیشتر اضلاع میں ضلعی زکوٰۃ آفیسر اور ڈپٹی ڈائریکٹر کی اسامیاں خالی پڑی ہیں اگر ہاں تو کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ اسامیوں کے خالی ہونے کی وجہ سے زکوٰۃ کی تقسیم اور بے شمار انکوائریاں التواء کا شکار ہیں؟
- (ج) اگر جڑ ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت خالی سیٹوں کو پر کرنے اور زیر التواء انکوائریاں مکمل کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (جناب شوکت علی لالیکا):

- (الف) صوبہ بھر میں کل 9 میں سے ایک ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر زکوٰۃ (ایم اینڈ ای) اور کل 38 میں سے گیارہ ضلعی زکوٰۃ آفیسر کی اسامیاں خالی ہیں تاہم ان پوسٹوں پر اضافی چارج دیا گیا ہے۔ جن کی تفصیل تہہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) مذکورہ اسامیوں پر دیگر تعینات آفیسران کو اضافی چارج دیا گیا ہے تاکہ زکوٰۃ کی تقسیم اور دیگر دفتری امور متاثر نہ ہوں۔
- (ج) ان اضلاع میں زکوٰۃ کی تقسیم اور دیگر امور کو احسن طریقے سے انجام دیا جا رہا ہے تاہم محکمہ ان خالی اسامیوں کو مروجہ قوانین کے ذریعے پر کر رہا ہے۔ محکمہ نے موجودہ سال میں بھی دو دفعہ پروموشن کمیٹی کا اجلاس منعقد کیا پہلی دفعہ محکمہ زکوٰۃ کے گریڈ 17 کے پانچ آفیسران کو گریڈ 18 میں بحوالہ آرڈر مورخہ 29.05.2019 ترقی دی گئی۔

دوسری دفعہ ایک اسسٹنٹ گریڈ 16 کو بطور سپرنٹنڈنٹ گریڈ 17 اور ایک اکاؤنٹنٹ گریڈ 15، ایک آڈیٹر گریڈ 15 کو بطور ڈسٹرکٹ زکوٰۃ آفیسر گریڈ 17 میں بحوالہ آرڈر مورخہ 21.08.2019 ترقی دی گئی۔ فی الوقت گریڈ 17 کی پروموشن کوٹے کی 9 اسامیاں خالی ہیں جبکہ گریڈ 18 کی ایک اسامی خالی ہے جن پر لازمی پروموشن ٹریننگ کے بعد محکمہ پروموشن کمیٹی کی میٹنگ کی جائے گی۔

ضلع رحیم یار خان: پی پی۔ 264 میں زکوٰۃ کی رقم سے

جہیز فنڈز اور گزارہ الاؤنس کی مد میں مختص کردہ رقم سے متعلقہ تفصیلات

712: سید عثمان محمود: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔ 264 ضلع رحیم یار خان میں جنوری 2018 سے تاحال کتنے مستحقین کو زکوٰۃ نہ دی گئی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ ہذا میں اکثر زکوٰۃ کمیٹیاں چیئرمین سے محروم ہیں اور کچھ غیر فعال ہیں؟

(ج) سال 2018-19 میں حلقہ ہذا کی کمیٹیوں کے لئے کتنی رقم گزارہ الاؤنس / جہیز فنڈ کے لئے فراہم کی گئی؟

(د) کیا حکومت غیر فعال کمیٹیوں کو فعال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (جناب شوکت علی لالیکا):

(الف) پی پی۔ 264 ضلع رحیم یار خان میں مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں نے استحقاق کے تعین کے بعد 508 مستحقین کی درخواستیں برائے گزارہ الاؤنس اور گزارہ الاؤنس برائے نابینا افراد منظور کر کے دفتر ضلعی زکوٰۃ کمیٹی رحیم یار خان کو بھجوائی تھیں ان سب کو زکوٰۃ فنڈ سے امداد دی گئی ہے۔

(ب) پی پی۔ 264 میں کل 69 مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں ہیں جو کہ تمام فعال ہیں۔

- (ج) سال 2018-19 میں حلقہ ہذا کی کمیٹیوں کے لئے مبلغ 67 لاکھ 24 ہزار روپے بابت گزارہ الاؤنس، گزارہ الاؤنس برائے ناپید افراد اور جہیز فنڈ کی مد میں مبلغ 2 لاکھ 40 ہزار روپے تقسیم کئے گئے۔
- (د) جز (ب) میں جواب دیا جا چکا ہے۔

- صوبہ بھر کے سرکاری ہسپتالوں میں سال 2018-19 میں زکوٰۃ فنڈز سے مریضوں کے علاج اور زکوٰۃ کی مد میں فراہم کردہ رقم سے متعلق تفصیلات**
- 720: محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
- (الف) صوبہ بھر کے چھوٹے / بڑے تمام ہسپتالوں میں غریب مریضوں کے علاج کے لئے زکوٰۃ فنڈ بند کر دیا گیا ہے؟
- (ب) صوبہ بھر کے تمام سرکاری ہسپتالوں میں سال 2018-19 میں کتنے مریضوں کا علاج زکوٰۃ فنڈ سے کیا گیا اور کتنی زکوٰۃ کی رقم سرکاری ہسپتالوں کو فراہم کی گئی؟
- (ج) اگر زکوٰۃ فنڈ فراہم نہیں کیا گیا تو اس کی وجوہات کیا تھیں، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟
- وزیر زکوٰۃ و عشر (جناب شوکت علی لالیکا):**
- (الف) یہ درست نہ ہے۔ ہسپتالوں میں غریب مریضوں کے مفت علاج معالجہ کے لئے زکوٰۃ فنڈ سے رقم جاری کی جا چکی ہے۔
- (ب) سال 2018-19 کے دوران 84 ہزار 441 مستحق مریضوں کا قواعد کے مطابق زکوٰۃ فنڈ سے مفت علاج کیا گیا اور مذکورہ سال کے دوران ہسپتالوں کو 41 کروڑ 61 لاکھ ایک ہزار 769 روپے کی رقم فراہم کی گئی۔
- (ج) جواب جز (ب) میں دیا جا چکا ہے۔

- صوبہ میں زکوٰۃ کی رقم کی تقسیم اور زکوٰۃ کمیٹیوں کے چیئرمینوں کی تعیناتی کے طریق کار سے متعلق تفصیلات**
- 913: محترمہ اسوہ آفتاب: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) حکومت نے اگست 2018 سے اگست 2019 تک زکوٰۃ کی کتنی رقم تقسیم کی؟
- (ب) یہ رقم کتنے افراد کو اور کن کن اضلاع میں تقسیم کی گئی ہے؟
- (ج) صوبہ بھر کے کتنے اضلاع میں اس وقت زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل ہو چکی ہے زکوٰۃ کمیٹیوں کے چیئرمینوں کی تعیناتی کا طریق کار کیا ہے؟
- وزیر زکوٰۃ و عشر (جناب شوکت علی لالیکا):**

(الف) مذکورہ عرصہ کے دوران 3- ارب 66 کروڑ 59 لاکھ 63 ہزار 95 روپے کی رقم تقسیم کی گئی۔

- (ب) یہ رقم صوبہ بھر کے 36 اضلاع میں 311460 مستحق افراد میں تقسیم کی گئی۔
- (ج) صوبہ بھر میں اس وقت 29 اضلاع میں ضلع زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل ہو چکی ہے۔ ضلع چیئرمینوں کی تعیناتی کے لئے صوبائی زکوٰۃ انتظامیہ متعلقہ اضلاع کے ڈپٹی کمشنرز صاحبان سے ناموں کا پینل طلب کرتی ہے اور بعد ازاں پنجاب زکوٰۃ و عشر کونسل کی منظوری سے چیئرمین ضلع زکوٰۃ و عشر کمیٹی کی نامزدگی کی جاتی ہے جبکہ پنجاب زکوٰۃ و عشر کونسل ممبران کی نامزدگی چیئرمین ضلع زکوٰۃ و عشر کمیٹی کی مشاورت سے کرتی ہے اور حکومت پنجاب کی منظوری سے ضلع زکوٰۃ کمیٹی کا نوٹیفکیشن جاری کیا جاتا ہے۔

تحریک التوائے کار

جناب چیئرمین: اب ہم تحریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 828/19 محترمہ عنیزہ فاطمہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 830/19 محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 837/19 جناب محمد صفدر شاکر کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

سمندری سے کمالیہ اور سمندری سے ماموں کانجن کی سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار

جناب محمد صفدر شاکر: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ میرے حلقہ پی پی۔104 ضلع فیصل آباد میں دو اہم سڑکیں ہیں۔ ایک سڑک ظفرچوک تحصیل سمندری سے حدود کمالیہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ ہے۔ دوسری سڑک اڈہ مریدوالہ تحصیل سمندری سے ٹاؤن کمیٹی ماموں کانجن تحصیل تاندلیاوالہ تک ہے۔ فیصل آباد سے کمالیہ، چیچہ وطنی، بورے والا، وہاڑی اور بہاولپور تک ٹریفک ان سڑکوں سے گزرتی ہے لیکن دونوں سڑکوں کی حالت انتہائی مخدوش ہو چکی ہے۔ ٹوٹ پھوٹ کی وجہ سے آئے دن راہزنی کی وارداتیں ہوتی ہیں اور علاقہ کے عوام سخت پریشان ہیں۔

جناب چیئرمین! میری پُر زور اپیل ہے کہ اس عوامی مسئلہ پر فوری توجہ فرمائی جائے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جناب صفدر شاکر! چونکہ آج آپ کی تحریک التوائے کار سے متعلقہ منسٹر اور پارلیمانی سیکرٹری!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 841/19 محترمہ راجیلہ نعیم کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار 843/19 محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 846/19 محترمہ مومنہ وحید کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 850/19 محترمہ شمسہ علی کی ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

بچوں کے مسائل حل کرنے اور تحفظ کے لئے قانون سازی کرنے کا مطالبہ

محترمہ شمسہ علی: جناب چیئر مین! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے نومولود بچے ہماری قوم کا مستقبل ہیں اس لئے ان کی خوراک، پرورش اور ہر حوالے سے تحفظ ہماری اولین ترجیح ہونی چاہئے لیکن ایسا نہیں ہو رہا اور اسی سلسلے میں یونیسکو کی رپورٹ کے مطابق پاکستان میں نومولود بچوں کی اموات کی تعداد خطرناک حد تک زیادہ ہے جبکہ خوراک کی کمی کے باعث بچوں کی اکثریت stunted growth کا شکار ہے۔

جناب چیئر مین! دوسری طرف بچوں سے زیادتی کے واقعات بھی عروج پر ہیں جو قوم کا سر شرم سے جھکا دیتے ہیں۔ بچوں کے لاتعداد مسائل کے پیش نظر ہنگامی بنیادوں پر اقدامات لینے کی ضرورت تھی لیکن آج تک اس اہم اور burning issue کی طرف توجہ نہیں دی گئی۔ جناب چیئر مین! اس وجہ سے آئے روز ایسے واقعات میں اضافہ ہی دیکھنے میں آرہا ہے۔

ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ ایسے مسائل کی روک تھام کے لئے Child Development Department Rules of Business 2011 میں ترمیم کر کے جامع قانون سازی کی جائے جو بچوں کے تمام مسائل کو cater کرے اور بچوں کے تحفظ کے لئے کام کرنے والے تمام ادارے اس کے under کام کریں لیکن ایسا نہیں ہوا۔ جس سے صوبہ بھر کی عوام شدید اضطراب اور پریشانی میں مبتلا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئر مین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئر مین! شکریہ۔ محترمہ نے دو حوالوں سے بات کی ہے۔ پہلے انہوں نے stunted growth کا ذکر کیا ہے تو اس سلسلے میں، میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ ہمارا ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ already اس پر کام کر رہا ہے اور پچھلے تقریباً ایک سال کے دوران اس پر کام ہوا بھی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ مزید اس پر کام کیا جائے گا۔

جناب چیئرمین! دوسرا انہوں نے Child Development Department Rules of Business 2011 میں ترمیم لانے کا کہا ہے تو اس حوالے سے دو چیزیں ہیں کہ ایک تو پہلے سے قانون موجود ہے اس پر عملدرآمد کرنے کی بات ہے۔

جناب چیئرمین! دوسرا اگر محترمہ اس میں کوئی ترمیم لانا چاہتی ہیں تو میں متعلقہ ڈیپارٹمنٹ سے کہہ دوں گا کہ محترمہ سے رابطہ کر کے ان سے تجاویز لے لیں اور اگر یہ اس رولز آف بزنس میں بہتری کے لئے کوئی تجاویز دینا چاہتی ہیں تو حکومت کو اس میں کوئی اعتراض نہیں ہو گا لہذا ہم اس پر ترمیم لے کر آسکتے ہیں۔ شکریہ

جناب چیئرمین: محترمہ! اگر آپ ترمیم دینا چاہتی ہیں تو وزیر قانون سے قانون کے مطابق اس کو دیکھ لیں گے۔ اس تحریک التوائے کا جواب آگیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کا کوئی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کا ر نمبر 852/19 محترمہ عظمیٰ کاردار کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس تحریک التوائے کا کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کا ر نمبر 855/19 سید حسن مرتضیٰ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس تحریک التوائے کا کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کا ر نمبر 856/19 محترمہ سبرینہ جاوید کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس تحریک التوائے کا کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کا ر نمبر 869/19 جناب نصیر احمد کی ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

غیر معیاری فوڈ پراڈکٹس کو پاس کروانے کے لئے وفاقی پالیسی بنوانے کی سازش

جناب نصیر احمد: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ خوراک سے متعلقہ معاملات اٹھارہویں ترمیم کے بعد 100 فیصد صوبائی حکومت کے دائرہ اختیار میں آتے ہیں۔

جناب چیئرمین! میرے ذاتی علم میں یہ بات آئی ہے کہ چند کمپنیوں نے اپنی پراڈکٹس کو پنجاب فوڈ اتھارٹی کے سٹینڈرڈ پر پورا نہ اترنے کی وجہ سے اپنی پراڈکٹس کا سٹینڈرڈ وفاقی حکومت سے پاس کرانے کے لئے مشترکہ مفادات کی کونسل سے رابطہ کیا ہے اور کوشش کی جا رہی ہے کہ اشیاء خور و نوش کے معیار کی پالیسی وفاقی حکومت بنائے کیونکہ پنجاب فوڈ اتھارٹی کے معیار کے مطابق دودھ، انرجی ڈرنکس اور کھانے پینے کی دیگر اشیاء وغیرہ FDA کے معیار پر پورا نہیں اترتیں اور انہیں اپنی منافع خوری میں نقصان کا اندیشہ ہے اگر ان کھانے پینے کی اشیاء کے معیار پر سمجھوتہ کیا گیا تو یہ پنجاب کی 12 کروڑ عوام کی زندگیوں سے کھیلنے کے مترادف ہو گا اس صورتحال سے پنجاب کی عوام میں انتہائی بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین! اس پر میری کچھ گزارش ہے اور میں وزیر قانون کی توجہ چاہوں گا۔ 2018 کے نگران سیٹ اپ کے دوران پنجاب سے ایک سمری move کروائی گئی کہ پنجاب فوڈ اتھارٹی کے قوانین کو bypass کرتے ہوئے فیڈرل گورنمنٹ اس پر legislation کرے حالانکہ فوڈ اتھارٹی اور خوراک سے متعلق جتنی legislation ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب نصیر احمد! کیا آپ نے اپنی تحریک التوائے کار پڑھ لی ہے؟

جناب نصیر احمد: جناب چیئرمین! جی، میں نے پڑھ دی ہے۔

جناب چیئرمین: جناب نصیر احمد! تو پھر ابھی اس پر بحث کی اجازت نہیں چونکہ آج فوڈ منسٹر صاحب یہاں پر موجود نہیں ہیں لہذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب چیئرمین! میری گزارش ہو گی کہ اس تحریک التوائے کار کو سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کر دیں کیونکہ Chair نے مجھے اجازت دی تھی کہ آپ اس تحریک التوائے کار کو پیش کریں ہم اس کو کمیٹی کے سپرد کر دیں گے اور منسٹر صاحب نے بھی ان کی اس بات کی تائید کی تھی۔

جناب چیئرمین: جناب نصیر احمد! متعلقہ منسٹر صاحب تشریف لے آئیں پھر اس کو دیکھ لیں گے۔

اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/870 محترمہ مہوش سلطانہ کی ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

چکوال میں دو پوٹاشیم پلانٹ لگانے سے آلودگی میں اضافے کا خدشہ

محترمہ مہوش سلطانیہ: جناب چیئر مین! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ Asian Precious Mineral کمپنی ضلع چکوال میں دو نئے پوٹاشیم کے پلانٹ لگانے لگی ہے ایک تحصیل چو آسیدن شاہ کے گاؤں ڈھریالہ کہون میں اور دوسرا کھر کہار کے کہوٹ گاؤں میں، جس کے لئے 20- اگست 2019 کو public hearing خوشاب روڈ کھر کہار میں رکھی گئی، یہ ڈھریالہ کہون گاؤں میں رکھی گئی اور نہ ہی کہوٹ گاؤں میں رکھی گئی حالانکہ متعلقہ گاؤں کے لوگوں کا یہ حق بتنا تھا کہ محکمہ تحفظ ماحول اور معدنیات ان کے تحفظات کو سنتے۔ تحصیل چو آسیدن شاہ میں آلودگی ایک serious مسئلہ ہے Air quality index بہت low ہے اور ان دو نئے پلانٹس کی تعمیر سے پوٹاشیم کی exploration سے آلودگی بڑھے گی اور یہاں یہ پوٹاشیم liquid form میں ہے جب پوٹاشیم کو salt سے الگ کیا جائے گا تو باقی نمکیات وہاں کی زرعی زمین کو بھی نقصان پہنچائیں گے اس کے ساتھ یہ دیکھنا بھی ضروری ہے کہ آبادی کے اتنا قریب پوٹاشیم کی exploration اور پلانٹ لگانے سے لوگوں کی صحت پر کیا اثرات مرتب ہوں گے۔ اس سے پہلے بھی وہاں پر جو سیمنٹ پلانٹس لگے ہیں ان کی وجہ سے بھی فضائی آلودگی میں اضافہ ہوا ہے اور علاقہ بھر کو پانی کی شدید قلت کا سامنا ہے۔ گزشتہ دور حکومت میں میاں محمد شہباز شریف وزیر اعلیٰ پنجاب نے اس علاقے کو سیمنٹ پلانٹس کے لئے infeasible قرار دیا تھا تو پوٹاشیم پلانٹس کے لئے یہ علاقہ feasible کیسے ہو سکتا ہے لہذا میں request کروں گی کہ پوٹاشیم کی exploration اور پلانٹس کے لئے فوری طور پر relevant گاؤں میں public hearing دوبارہ کرائی جائے اور اس ایوان کو بتایا جائے کہ آبادی سے 500 میٹر کے فاصلے پر لگنے والے پلانٹس اور ان کے کیمیکل سے نکلنے والے نمکیات کیسے نقصان دہ نہیں ہوں گے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئر مین: آج منسٹر صاحب! موجود نہیں ہیں لہذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔

سرکاری کارروائی

بحث

پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2017 پر بحث

جناب چیئرمین: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2017 پر بحث ہے۔ بحث کا آغاز متعلقہ منسٹر کی تقریر سے ہو گا تاہم دیگر ممبران جو اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام مجھے بجھوادیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ پنجاب پبلک سروس کمیشن 1937 میں قائم ہوا اور اس وقت ملک میں تمام پنجاب پبلک سروس کمیشنز میں یہ سب سے پرانا ادارہ ہے۔ یہ ادارہ پنجاب پبلک سروس کمیشن آرڈیننس 1978 کے تحت عمل میں لایا گیا اور یہ ادارہ آئین کے آرٹیکل 242 کے تناظر میں قائم ہوا۔

Section 91 of Punjab Public Service Commission Ordinance 1978

جناب چیئرمین! میں یہ mandatory ہے کہ کمیشن ہر سال 15۔ فروری تک اپنی سالانہ رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہے۔

جناب چیئرمین! اس وقت 2017 کی رپورٹ زیر بحث ہے یہ اسی time frame میں جمع کروائی گئی اور آج اس معزز ایوان میں اس پر عام بحث کا آغاز کیا جا رہا ہے۔ اس کے functions یہ ہیں کہ صوبے میں جو افسران کی بھرتی ہے اس میں میرٹ کو ensure کرنے کے لئے پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے بھرتیوں کا عمل اختیار کیا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین! اس محکمے کی 2017 میں جو overall recruitment performance ہے اس کے متعلق عرض کرنا چاہوں گا کہ ہمارے پاس process کے لئے ٹول requisition 361 تھیں، ویکنسی پوزیشن 8259 تھی جن کے لئے 545282 درخواستیں وصول ہوئیں ان میں 271239 درخواستیں فائل ہوئیں جن میں 24 ہزار امیدواروں کا انٹرویو لیا گیا اور 7454

امیدوار recommend کئے گئے اور اس وقت تک 8259 میں سے 805 ویکنسز ہمارے پاس موجود ہیں۔

جناب چیئرمین! میں یہاں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ پنجاب پبلک سروس کمیشن میں ابتدائی طور پر کوئی بھی پوسٹ جو ایڈورٹائز ہو کر آتی تھی تو 280 دنوں کے اندر اسے process کر کے مکمل کر لیا جاتا تھا لیکن with the passage of time اس پیریڈ کو کم کیا گیا اور اب 52 دنوں میں یہ سارا process مکمل کر کے متعلقہ محکمے کو لسٹ فراہم کر دی جاتی ہے۔

جناب چیئرمین! اس کے علاوہ میں عرض کرنا چاہوں گا کہ پنجاب پبلک سروس کمیشن میں میرٹ پر zero tolerance policy رکھی ہے اور کہیں بھی کوئی compromise نہیں کیا جاتا اور ویکنسز 100 فیصد میرٹ پر fill کی جاتی ہیں۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ اگر آپ public perception میں بھی دیکھیں تو یہ ایک واحد ادارہ ہے جس کی کارکردگی اور credibility پر کوئی انگلی نہیں اٹھاتا۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ لاکھ اختلاف ہونے کے باوجود آج تک کسی نے اس کی credibility پر کوئی انگلی اٹھائی ہو کہ پنجاب پبلک سروس کمیشن سے یہ غلط فیصلہ ہوا یا یہ میرٹ کے منافی فیصلہ کر دیا گیا۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ ایک واحد ادارہ ہے جس پر کوئی انگلی نہیں اٹھائی جاسکتی۔

جناب چیئرمین! میں یہاں پر یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پنجاب پبلک سروس کمیشن نا صرف ریکروٹمنٹ کے حوالے سے سفارشات بھیجتا ہے بلکہ گورنمنٹ کو وقتاً فوقتاً اس ادارے کی بہتری اور اداروں میں اس وقت جو نظام رائج العمل ہے اسے بہتر بنانے کے لئے بھی اپنی سفارشات دیتا رہتا ہے۔ اس سلسلے میں پنجاب پبلک سروس کمیشن نے 2017 کے دوران جو سب سے اہم recommendation دی وہ یہ تھی کہ صوبے میں جو نظام تعلیم ہے وہ تنزلی کی طرف مائل تھا تو 2017 کی رپورٹ میں حکومت کی اس طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ گورنمنٹ کو چاہئے کہ اپنا نظام تعلیم بہتر بنانے کے لئے اقدامات کرے کیونکہ جو quality of candidates آرہی ہے وہ اس

معیار کی نہیں ہے جس معیار کا ہونا چاہئے۔ یہ تعلیمی معیار کی تنزلی کے باعث ہوا ہے لہذا ہمیں تعلیمی نظام کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔

جناب چیئرمین! یہاں پر ایک mandatory clause رکھی گئی ہے جس میں حکومت کی طرف سے بی ایس۔17 کے لئے کچھ تجربے کی شق ڈالی گئی ہے اس میں یہ recommendation دی گئی ہے کہ تجربہ کی شق ختم کی جائے چونکہ اس شق کی وجہ سے fresh candidates جو میرٹ پر آرہے ہوتے ہیں اور جو ہر لحاظ سے qualify بھی کر رہے ہوتے ہیں لیکن تجربے کی شق کی وجہ سے ان کا تھوڑا سا حق مارا جاتا ہے اس لئے گورنمنٹ کی توجہ اس طرف مبذول کرائی گئی ہے کہ اس پر غور کیا جائے اور تجربے کی شرط کو relax کرنے کے لئے اقدامات کئے جائیں۔

جناب چیئرمین! اس کے علاوہ پنجاب پبلک سروس کمیشن کے راولپنڈی، ملتان، بہاولپور، ڈیرہ غازی خان، فیصل آباد اور سرگودھا میں نئے بلاکس قائم کئے گئے، پنجاب پبلک سروس کمیشن کی کارکردگی کو مزید effective بنانے کے لئے pre-service training بھی کروائی جاتی ہے اور regularization of contract employees یعنی ملازمین کو کنٹریکٹ سے ریگولر کرنے کے لئے اقدامات کئے گئے ہیں۔

جناب چیئرمین! اس کے علاوہ ملازمین کی فلاح و بہبود کے لئے ان کی رہائشی کالونی بھی بنائی گئی ہے۔

جناب چیئرمین! میں مختصر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ پنجاب پبلک سروس کمیشن ایک ایسا ادارہ ہے جو احسن طریقے سے کام کر رہا ہے اور میری اس معزز ایوان سے استدعا ہوگی کہ اس ادارے کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے معزز ممبران جو مزید اقدامات تجویز کریں گے انشاء اللہ گورنمنٹ اور محکمہ بھی ان پر عملدرآمد کرتے ہوئے اپنی کارکردگی کو بہتر بنانے کی کوشش کرے گا۔ شکریہ

جناب چیئرمین: اپوزیشن سے کوئی معزز ممبر بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں؟

(اپوزیشن سے کسی بھی معزز ممبر نے بحث میں حصہ لینے کے لئے نہیں کہا)

جی، محترمہ شمسہ علی! That shows interest

محترمہ شمسہ علی: جناب چیئر مین! شکریہ۔ ہم سب نے ہی پنجاب پبلک سروس کمیشن کا سنا ہوا ہے لیکن میں سمجھتی ہوں کہ وزیر قانون نے بہت احسن طریقے سے ہماری انفارمیشن میں مزید اضافہ کیا ہے۔

جناب چیئر مین! میرا صرف یہ سوال تھا کہ پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ممبران میں جو gender parity ہے یعنی خواتین کا کتنا عمل دخل ہے اور کمیشن کے ممبران میں کتنی خواتین ہیں؟

جناب چیئر مین! دوسرا جو یہ appointments کرتے ہیں اس میں gender parity کا کیا سلسلہ ہے؟ وزیر قانون! اس حوالے سے کوئی انفارمیشن دے دیں تو میں بہت مشکور ہوں گی۔

جناب چیئر مین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئر مین! میں نے محترمہ کی بات نوٹ کر لی ہے اور میں نے اپنی گزارشات کے دوران یہ عرض کیا تھا کہ معزز ممبران کی طرف سے جو بھی احسن تجویز آئے گی انشاء اللہ تعالیٰ اس پر عملدرآمد کیا جائے گا۔ محترمہ شمسہ علی نے ایک تجویز دی ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس پر عملدرآمد کرنے کی کوشش کریں گے۔

جناب چیئر مین: محترمہ شمسہ علی! آپ کی تجویز پر عملدرآمد ہو گا۔ حزب اختلاف کی طرف سے کوئی معزز ممبر اس پر بات کرنا چاہتا ہے تو کر لے۔

محترمہ مہوش سلطانیہ: جناب چیئر مین! پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2017 پر بحث آپ نے آج کے ایجنڈے پر رکھی ہے اور کم از کم مجھے اس بارے میں پہلے سے معلوم نہیں تھا کہ آج کے دن اس پر بحث ہونے والی ہے۔

جناب چیئر مین! میں یہ گزارش کروں گی کہ آپ اس بحث کو continue کریں اور اگر اجلاس پیر تک چلے گا تو اس بحث کو پیر والے دن بھی رکھیں تاکہ حزب اختلاف کی طرف سے بھی اس بابت کوئی comments آسکیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئر مین! مجھے تو اس پر کوئی اعتراض نہیں لیکن میں صرف ایک گزارش کرنی چاہوں گا کہ ہم اکثر یہ کہتے رہتے ہیں کہ اپوزیشن کا تھوڑا سا interest ہاؤس کے بزنس میں بھی ہونا چاہئے۔ آج پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2017 پر بحث ہو رہی ہے لیکن حزب اختلاف کے بچوں پر کوئی صاحب تشریف فرما نہیں ہیں اور بالخصوص میں یہ عرض کرنی چاہوں گا، ہمارا میڈیا بھی سن اور دیکھ رہا ہے کہ حزب اختلاف کے دو ایسے ممبران جن کو ہم نے پروڈکشن آرڈر اس لئے دیا ہے کہ وہ proceeding of the House میں participate کر سکیں۔ ان کو صرف اس لئے پروڈکشن آرڈر کے تحت بلواتے ہیں کہ وہ آکر ایوان کی کارروائی میں حصہ لیں لیکن اگر ایوان میں آنے کی بجائے انہوں نے کوئی دوسرے معاملات نمٹانے کے لئے پروڈکشن آرڈر لینے ہوتے ہیں تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ issuance of the Production Order پر بھی ایک بڑا سوالیہ نشان ہو گا۔

جناب چیئر مین: وزیر قانون جناب محمد بشارت راجا نے بالکل صحیح بات کہی ہے۔ حزب اختلاف کو ایوان کی کارروائی میں دلچسپی لینی چاہئے۔ آج بہت اہم بحث تھی اور جناب محمد بشارت راجا نے بڑی محنت سے اس بابت معزز ممبران کو brief کیا ہے۔

زیر وارڈ نوٹس

جناب چیئر مین: اب ہم زیر وارڈ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا زیر وارڈ نوٹس نمبر 258 چودھری اختر علی کا ہے وہ اسے پیش کریں۔

میو ہسپتال کے کینسر وارڈ میں لیزر مشین کی خرابی

چودھری اختر علی: جناب چیئر مین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میو ہسپتال لاہور کے کینسر وارڈ میں نصب لیزر مشین جس سے کینسر کے مریضوں کا لیزر سے علاج کیا جاتا ہے عرصہ دراز سے ایک پُرزہ ناکارہ ہونے کی وجہ سے مشین بند پڑی ہے اور اسی وارڈ

میں کینسر کے مریضوں کو دی جانے والی ایک pain killer گولی بھی نایاب ہے جس کی وجہ سے مریض شدید مشکلات سے دوچار ہیں اور پرائیویٹ ہسپتالوں سے منہنگے داموں علاج کروانے پر مجبور ہیں لہذا مجھے اس مسئلہ پر زیر و آرنوٹس کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئر مین: جی، آپ بات کریں۔

چودھری اختر علی: جناب چیئر مین! یہ صرف حزب اختلاف کا نہیں بلکہ پورے ہاؤس کا مسئلہ ہے۔ یہ ایک ایسی بیماری ہے جو کہ گھروں کا صفایا کر دیتی ہے اور اگر کسی ایک فرد کو یہ بیماری لاحق ہو جاتی ہے تو اس کا پورا خاندان suffer کرتا ہے۔ غریب لوگ اس بیماری کے علاج کے لئے سرکاری ہسپتالوں کی طرف جاتے ہیں۔ میو ہسپتال جو کہ ایک ڈویژنل ہسپتال ہے اس کی لیئر مشین کا ایک پُرزہ ناکارہ ہونے کی وجہ سے یہ مشین بند پڑی ہوئی ہے۔

جناب چیئر مین! اس ہاؤس میں اس بابت پہلے بھی بات ہو چکی ہے اور وزیر قانون نے یہ وعدہ فرمایا تھا کہ چند دنوں میں اس پرزے کو دستیاب کرنے کے بعد لیئر مشین کو فٹنشل کر دیا جائے۔ یہ لیئر مشین کینسر کے مریضوں کی کیمو تھراپی کرتی ہے۔ اللہ نہ کرے کہ کینسر کا مرض کسی کو لاحق ہو۔ اس بیماری کی ایک pain killer گولی ہسپتال میں نایاب ہے اور مریض ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جاتا ہے لیکن اسے یہ دوائی نہیں ملتی۔

جناب چیئر مین! میرے مشاہدہ میں یہ چیز آئی ہے کہ کچھ ایسے مریض ہوتے ہیں کہ جن کی کیمو تھراپی نہیں ہو سکتی، ایسے کینسر کے مریض کا اپریشن بھی نہیں ہو سکتا اور اسے ایک pain killer گولی دی جاتی ہے جس کا نام غالباً Novamicra ہے۔ یہ import کی جاتی ہے۔ پاکستان میں ایک کمپنی یہ گولی import کرتی ہے اور اس کمپنی نے ایک مہینے کے کورس کی قیمت -/232000 روپے مقرر کی ہوئی ہے۔ اگر سرکاری ڈویژنل ہسپتال میں کینسر کی ادویات نایاب ہوں گی تو پھر غریب مریض کہاں جائیں گے؟ وہ تو ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جائیں گے لہذا میں آپ، اس مقدس ایوان اور خاص طور پر وزیر قانون سے استدعا کرتا ہوں کہ اس لیئر مشین کا پُرزہ فوری طور پر منگوایا جائے۔ یہ چند لاکھ روپے کا پُرزہ ہے۔ اس پُرزہ کو خریدا جائے اور میو ہسپتال کی

لیڈر مشین کو چالو کیا جائے۔ اسی طرح کینسر کے مریضوں کو pain killer گولیاں مہیا کی جائیں۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: اس وقت ایوان میں وزیر صحت صاحبہ!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس زیر و آرنٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ محترمہ راشدہ خانم! آپ کوئی بات کرنا چاہتی ہیں؟

محترمہ راشدہ خانم: جناب چیئرمین! بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بات کرنے کی اجازت دی ہے۔ میں قبرستان کے حوالے سے ایک بہت ہی serious issue پر بات کرنا چاہتی ہوں۔ ابھی دو ہفتے پہلے میں قبرستان گئی تھی۔

جناب چیئرمین! میں نے دیکھا کہ وہاں پر کئی قبروں کی آدھی آدھی مٹی غائب تھی اور ان کی سلیبس نظر آرہی تھیں۔ مجھے ان قبروں میں مدفون لاشوں کی بے حرمتی کا ڈر ہے۔ مجھے خدشہ ہے کہ کتے یا دوسرے جانور ان قبروں کی بے حرمتی کریں گے اور ان قبروں کی لاشوں کو اٹھا کر لے جائیں گے۔ میں نے خود دو قبروں کی مرمت کروائی ہے، ان پر مٹی ڈلوائی ہے اور ان قبروں پر چار چار ہزار روپے خرچ ہوئے ہیں۔ ان قبروں کے اوپر مٹی بالکل نہیں تھی اور ان کی سلیبس نظر آرہی تھیں۔ یہ صرف دو دو سال پرانی قبریں تھیں۔ کئی قبروں پر نام لکھے ہوئے تھے تو میں ان کے گھروں میں بھی گئی ہوں اور ان سے درخواست کی ہے کہ اگر آپ اپنے عزیزوں کی قبروں کو مرمت کروا سکتے ہیں تو کروالیں بصورت دیگر میں ان قبروں کی خود مرمت کراؤں گی۔ اگر کسی لاش کو کٹا اٹھا کر باہر لے گیا تو بہت بے حرمتی ہوگی اس لئے میں حکومت سے درخواست کرتی ہوں کہ ایسی قبروں کی جانب توجہ دی جائے، ان کی فوری مرمت کروائی جائے اور ان پر مٹی ڈلوانے کا انتظام کیا جائے۔

جناب چیئرمین! میں اپنی ہی حکومت سے درخواست کر رہی ہوں کہ جو قبریں نیچے دھنس چکی ہیں ان کو بے شک رہنے دیں لیکن جو نئی قبریں ہیں اور ان کے اوپر مٹی نہیں ہے تو ایسی قبروں پر مٹی ڈلوائی جائے۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: محترمہ راشدہ خانم نے بالکل جائز مسئلہ پوائنٹ آؤٹ کیا ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2017 پر بحث آپ نے آج کے ایجنڈے پر رکھی ہے۔ یہ بڑا sacred House ہے اگر یہاں پر ہم نے number game, blame game یا آنکھ مچولی کا کھیل کھیلنا ہے تو یہ انتہائی نامناسب بات ہوگی۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب محمد وارث شاد جس حوالے سے بات کر رہے ہیں یہ issue تو اب ختم ہو چکا ہے۔ جس وقت پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2017 پر بحث کا آغاز ہوا، جب رپورٹ take up ہوئی اور جب اس پر بات ہوئی تو اُس وقت محترم وارث شاد موجود نہیں تھے۔ اب تو اگلا بزنس take up ہو چکا ہے لہذا اب ہم واپس جا کر اس موضوع پر بات نہیں کر سکتے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! میں بحث نہیں کر رہا بلکہ میں تو پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر رہا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! اس مرحلہ پر پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2017 کے حوالے سے پوائنٹ آف آرڈر بھی نہیں ہو سکتا۔

جناب چیئرمین: جناب محمد وارث شاد! وزیر قانون نے پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2017 پر بحث کا آغاز کرتے ہوئے تقریباً پندرہ منٹ بات کی ہے لیکن اس وقت آپ ایوان میں موجود نہیں تھے۔

اب اجلاس بروز سوموار مورخہ 30- دسمبر 2019 بوقت سہ پہر 3:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔



سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2019

سوموار، 30- دسمبر 2019

(یوم الاثنین، 3- جمادی الاول 1441ھ)

سترہویں اسمبلی: سترہواں اجلاس

جلد 17 : شماره 8

625

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 30- دسمبر 2019

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ داخلہ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون پر غور و خوض اور اس کی منظوری

مسودہ قانون یونیورسٹی آف نارٹھ پنجاب، چکوال 2019 (مسودہ قانون نمبر 40 بابت 2019)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون یونیورسٹی آف نارٹھ پنجاب، چکوال 2019، جیسا کہ سٹیٹنگ کمیٹی برائے ہائر ایجوکیشن نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون یونیورسٹی آف نارٹھ پنجاب، چکوال 2019 منظور کیا جائے۔

627

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا سترہواں اجلاس

سوموار، 30- دسمبر 2019

(یوم الاثنین، 3- جمادی الاول 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیئرمین زلالہور میں شام 4 بج کر 22 منٹ پر زیر صدارت

جناب سپیکر جناب پرویز الہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فَأَشَدَّتْ إِلَيْنَا قَالُوا كَيْفَ تُكَلِّمُونَهُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا ۝ قَالَ
إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ إِنِّي أُتِيتُ الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا ۝ وَجَعَلَنِي مُبَارَكًا
أَيْنَ مَا كُنْتُ وَأَوْصَانِي بِالْصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ۝
وَبَرًّا بِوَالِدَيْنِي وَكَلَّمَنِي جِبَارًا شَقِيًّا ۝ وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ
وُلِدْتُ وَيَوْمَ أَمُوتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا ۝ ذَلِكَ عِيسَى ابْنُ
مَرْيَمَ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِي فِيهِ يَمْتَرُونَ ۝ مَا كَانَ لِلَّهِ أَنْ يَتَّخِذَ
مِنْ وَلَدٍ سُبْحَنَهُ إِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ۝
وَإِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ وَرَبُّكُم فَاعْبُدُوهُ هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ۝

سورۃ مریم آیات 29 تا 36

تو مریم نے اس لڑکے کی طرف اشارہ کیا۔ وہ بولے کہ ہم اس سے کہہ گود کا بچہ ہے کیونکہ بات کریں (29) (بچے نے) کہا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب دی ہے اور نبی بنایا ہے (30) اور میں جہاں ہوں (اور جس حال میں ہوں) مجھے صاحب برکت کیا ہے اور جب تک زندہ ہوں مجھ کو نماز اور زکوٰۃ کا ارشاد فرمایا ہے (31) اور (مجھے) اپنی ماں کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا (بنایا ہے) اور سرکش و بدبخت نہیں بنایا (32) اور جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن مردوں گا اور جس دن زندہ کر کے اٹھایا جاؤں گا مجھ پر سلام (ورحمۃ) ہے (33) یہ مریم کے بیٹے عیسیٰ ہیں (اور یہ) سچی بات ہے جس میں لوگ شک کرتے ہیں (34) اللہ کو سزاوار نہیں کہ کسی کو بیٹا بنائے۔ وہ پاک ہے جب کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو یہی کہتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے (35) اور بے شک اللہ ہی میرا اور تمہارا پروردگار ہے تو اسی کی عبادت کرو۔ یہی سیدھا راستہ ہے (36)

وما علینا الا البلاغ

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

میرا پیغمبر عظیم تر ہے

کمالِ خلاق ذات اُس کی جمالِ ہستی حیات اُس کی
بشر نہیں عظمتِ بشر ہے میرا پیغمبر عظیم تر ہے
وہ شرح احکام حق تعالیٰ وہ خود ہی قانون خود حوالہ
وہ خود ہی قرآن خود ہی قاری وہ آپ مہتاب آپ ہالہ
وہ عکس بھی اور آئینہ بھی وہ نقطہ بھی خط بھی دائرہ بھی
وہ خود نظارہ ہے خود نظر ہے

شعور لایا کتاب لایا وہ حشر تک کا نصاب لایا
دیا بھی کامل نظام اُس نے اور آپ ہی انقلاب لایا
وہ علم کی اور عمل کی حد بھی ازل بھی اُس کا ہے اور ابد بھی

وہ ہر زمانے کا راہبر ہے

جو اپنا دامن لہو سے بھر لے مصیبتیں اپنی جان پر لے
جو تیغِ زن سے لڑے نہتا جو غالب آکر بھی ضلوع کر لے
اسیر دشمن کی چاہ میں بھی مخالفوں کی نگاہ میں بھی
امیں ہے صادق ہے معتبر ہے میرا پیغمبر عظیم تر ہے

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

سوالات

(محکمہ داخلہ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: چودھری اختر علی! ابھی تشریف رکھیں۔ وقفہ سوالات شروع ہونے دیں اور تھوڑی دیر بعد آپ کو پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کی اجازت دی جائے گی۔
اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ داخلہ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال میاں جلیل احمد کا ہے۔

MR MUHAMMAD WARIS SHAD: Mr Speaker! on his behalf.

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! سوال نمبر 1160 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
(معزز ممبر نے میاں جلیل احمد کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)
جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع شیخوپورہ میں تھانوں اور ان میں تعینات افسران و اہلکاران سے متعلق تفصیلات

* 1160: میاں جلیل احمد: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) صوبہ میں ہر تھانے کے اندر نفری کی تعیناتی کا معیار یا فارمولا کیا ہے؟
- (ب) ضلع شیخوپورہ میں کل کتنے تھانے ہیں اور ان میں تعینات نفری کی گریڈ یا عہدہ کے اعتبار سے کل تعداد کیا ہے؟
- (ج) ضلع شیخوپورہ میں کل کتنے تھانوں میں طے شدہ معیار کے مطابق نفری تعینات کی گئی ہے اور کتنے تھانے ایسے ہیں جہاں نفری کی تعداد مقررہ معیار سے کم یا زیادہ ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) ہر تھانہ میں نفری کی تعیناتی کا فارمولا پولیس رولز 1934 میں موجود ہے جس کی رو سے ہر 450 افراد کی آبادی کے لئے ایک پولیس اہلکار ہو گا جس کے مطابق صوبائی حکومت پولیس نفری کی منظوری دیتی ہے موجودہ آبادی کے تناسب سے پولیس کی منظور شدہ نفری کافی کم ہے جس کی وجہ سے پولیس کو جرائم پر قابو پانے کے لئے مشکلات کا سامنا ہے درج بالا فارمولا کے برخلاف اس وقت تقریباً 1200 افراد کے مقابلہ میں ایک پولیس اہلکار موجود ہے جو کہ ناکافی ہے

(ب) ضلع شیخوپورہ میں کل 16 تھانہ جات ہیں جن میں برطابق منظور شدہ تعداد نفری تعینات ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

نوٹ: ہر تھانہ کی منظور شدہ نفری تقریباً 70 سال قبل کی ہے جبکہ وقتاً فوقتاً محکمہ میں بھرتی ہوتی رہی ہے جس کی تعداد کے مطابق تھانوں میں کانسٹیبلان تعینات کئے جا رہے ہیں۔ منظور شدہ نفری موجودہ آبادی کے حساب سے کیا جانا مناسب ہے۔

(ج) ضلع کے کسی تھانہ میں بھی پولیس رول کے مطابق طے شدہ فارمولا کے مطابق نفری تعینات نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! ہر تھانہ میں نفری کی تعیناتی کا فارمولا پولیس رولز 1934 میں موجود ہے جس کی رو سے ہر 450 افراد کی آبادی کے لئے ایک پولیس اہلکار درکار ہو گا۔ جواب میں لکھا گیا ہے کہ اس وقت ضلع شیخوپورہ میں تقریباً 1200 افراد کے مقابلہ میں ایک پولیس اہلکار کام کر رہا ہے۔ آپ کے علم میں ہو گا کہ صوبہ پنجاب کے باقی اضلاع کی نسبت ضلع شیخوپورہ کا crime rate سب سے زیادہ ہے۔ ضلع شیخوپورہ میں پولیس کی نفری glaringly کم ہے تو وزیر قانون آج اس حوالے سے کوئی categorically commitment دے دیں کہ کب تک اس نفری کو پورا کر دیا جائے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ تھانہ میں نفری کی تعیناتی کا فارمولا پولیس رولز 1934 کی رو سے ہر 450 افراد کی آبادی کے لئے ایک پولیس اہلکار تعینات ہونا چاہئے لیکن وسائل اور نفری کی کمی کی وجہ سے ایسا نہیں ہے۔ جناب محمد وارث شاد نے درست فرمایا ہے کہ اس وقت شیخوپورہ میں 1200 افراد کے مقابلہ میں ایک پولیس اہلکار موجود ہے۔ اس وقت ہماری پولیس میں 20 ہزار کے قریب recruitments ہونے والی ہیں اور نئی recruitments کرنے کے لئے اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں۔ میں یہ تو نہیں کہہ سکتا ہے کہ ہم سو فیصد اس فارمولا کے مطابق نفری پوری کر لیں گے لیکن انشاء اللہ تعالیٰ پولیس کی کمی کو پوری کرنے کے لئے مرحلہ وار اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! جواب میں کہا گیا ہے کہ اس وقت تقریباً 1200 افراد کے مقابلہ میں ایک پولیس اہلکار موجود ہے جو کہ ناکافی ہے۔ یہ ضلع شیخوپورہ کے حوالے سے کہا گیا ہے یا پورے صوبے کی بات کی گئی ہے؟

جناب سپیکر! سوال کے جز (الف) میں پوچھا گیا ہے کہ صوبہ میں ہر تھانے کے اندر پولیس نفری کی تعیناتی کا معیار یا فارمولا کیا ہے؟ تو یہ پورے صوبے کے بارے میں جواب دیا گیا ہے یا صرف ضلع شیخوپورہ کے حوالے سے بتایا گیا ہے؟

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد نے اپنے ضمنی سوال میں ضلع شیخوپورہ کے حوالے سے پوچھا تھا اور میرے خیال میں اسی کا وزیر قانون نے جواب دیا ہے۔ اصل سوال کے جز (ج) میں ضلع شیخوپورہ کے حوالے سے پوچھا گیا ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! سوال کے جز (الف) میں پوچھا گیا ہے کہ صوبہ میں ہر تھانے کے اندر نفری کی تعیناتی کا معیار یا فارمولا کیا ہے؟ اس کا جو جواب دیا گیا ہے اس میں یہ کہیں نہیں کہا گیا کہ شیخوپورہ کے اندر تقریباً 1200 افراد کے مقابلہ میں ایک پولیس اہلکار موجود ہے۔ منسٹر صاحب ذرا اس کی وضاحت کر دیں کہ آیا یہ صوبہ پنجاب کے لئے کہا گیا ہے یا صرف ضلع شیخوپورہ کے لئے کہا گیا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا):
جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ جزی (الف) میں صوبہ پنجاب کے بارے میں لکھا گیا ہے کہ کس
فارمولا کے تحت پولیس کی تعیناتی کی جاتی ہے اور بتایا گیا ہے کہ اس وقت ہمارے صوبہ میں پولیس
اہلکاروں کی تعداد اتنی ہے۔ ضلع شیخوپورہ کے حوالے سے تفصیل اس لئے دی گئی ہے کیونکہ
specifically اس کے بارے میں پوچھا گیا ہے۔ شیخوپورہ کے حوالے سے جواب کے جزی (ب)
میں تفصیل بتائی گئی ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میں یہ سوال اس لئے پوچھ رہا ہوں کہ صوبہ پنجاب کے اندر پولیس
کی کل نفری تقریباً 84 ہزار ہے۔ یہاں جواب میں بتایا گیا ہے کہ 1200 افراد کے مقابلہ میں ایک
پولیس اہلکار موجود ہے۔

جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ یا تو پولیس کی کل نفری غلط بتائی گئی ہے یا پھر اس کے
بارے میں دیئے گئے figures غلط ہیں۔ معزز وزیر قانون بے شک پرچی کا سہارا لے لیں لیکن یہ
confirm کر دیں کہ یہ figures شیخوپورہ کے بتائے گئے ہیں یا پورے صوبہ پنجاب کے حوالے
سے بتائے گئے ہیں۔ آپ نے جو figures بتائے ہیں وہ غلط ہیں یا پھر جو کل نفری بتائی گئی ہے وہ غلط
ہے۔ اس حوالے سے منسٹر صاحب وضاحت فرمادیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا):
جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ یہاں جواب میں پولیس کی کل نفری کی تعداد نہیں بتائی گئی۔
جناب سپیکر! میں نے بتایا ہے کہ مجموعی طور پر پولیس فورس کی کمی ہے اور پولیس رولز
1934 کے فارمولا کے مطابق تعیناتیاں نہیں ہیں۔ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ پولیس کی نفری میں کمی
ہے اور اس کو دور کرنے کے لئے کوشش کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! آپ کو یاد ہو گا کہ ہمارے دور میں اکثر اس حوالے سے بات
ہوتی رہتی تھی کہ آبادی کے لحاظ سے اور امن و امان قائم رکھنے کے لئے ہمیں پولیس کی نفری کی
جتنی ضرورت ہے اتنی نفری موجود نہیں ہے۔ اُس دور میں ہم نے اس کمی کو پورا کرنے کے لئے

پولیس میں کافی زیادہ بھرتیاں کی تھیں۔ میرا خیال ہے کہ پچھلے دس سالوں کے دوران پولیس فورس میں کوئی نئی بھرتی نہیں ہو سکی جس کی وجہ سے پولیس نفری میں بہت زیادہ کمی واقع ہو چکی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں یہی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ کمی آج کی نہیں بلکہ پچھلے کئی سالوں سے پولیس نفری میں کمی ہے اور ہم اس کی کو دور کرنے کے لئے پولیس فورس میں مزید بھرتی کر رہے ہیں اور ہم نے اس کا process شروع کر دیا ہے لیکن یہ کمی پچھلے دس سالوں سے چلی آرہی ہے کیونکہ پچھلے دس سالوں میں پولیس فورس میں کوئی خاطر خواہ بھرتیاں نہیں کی گئیں لیکن اب اس کمی کو دور کرنے کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! ہمارے دور حکومت میں بھی پولیس فورس میں بھرتیاں ہوتی رہی ہیں۔

جناب سپیکر: ملک ندیم کامران! پولیس فورس میں بھرتیاں اس حساب سے نہیں ہو سکیں جتنی ہونی چاہئے تھیں۔ اگلا سوال نمبر 1306 جناب محمد ارشد ملک کا ہے اُن کی request آئی ہوئی ہے کہ میرے سوال کو pending کر دیا جائے لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری اشرف علی کا ہے۔

MR MUHAMMAD WARIS SHAD: Mr Speaker! on his behalf.

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! اگر کوئی معزز ممبر ہاؤس میں بالکل ہی نہیں آ رہا اور دوسرے ممبرز اس کے سوالوں پر on his behalf کہہ رہے ہیں تو اس کے کیا رولز ہیں؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! اس سے سوال کرنے والے معزز ممبران کی ایوان کی کارروائی میں عدم دلچسپی ظاہر ہوتی ہے اور جن معزز ممبران کے اپنے ذہن میں کبھی کوئی سوال آیا نہیں ہے وہ صرف خانہ پڑی کرنے کے لئے on his behalf کہہ کر کھڑے ہو جاتے ہیں اور اُن کی اپنی کوئی کارکردگی نہیں ہے۔ انہوں نے کبھی کوئی لفظ نہیں لکھا اور کبھی کوئی سوال نہیں کیا۔ یہ ایک اچھی بھلی پارٹی کو represent کرتے ہیں لیکن ان کا یہ حال ہے؟

جناب سپیکر: چلیں، کوئی بات نہیں۔ جی، جناب محمد وارث شاد!

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں سب سے پہلے تو چودھری ظہیر الدین سے معذرت کرتا ہوں۔ میں نے پرسوں چوتھ چودھری ظہیر الدین کے بارے میں ایک لفظ کہہ دیا کہ "سنجھالے کی بہن کی طرح" آپ ہر معاملے میں اٹھ نہ کھڑے ہوا کریں میں اس فقرے پر چودھری ظہیر الدین سے معذرت کرتا ہوں۔ میرے خیال میں آپ بھی گواہی دیں گے کہ حزب اختلاف میں سب سے زیادہ میں participate کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد وارث شاد! آپ کی معذرت ہو گئی اب آپ سوال کر لیں۔ وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! جناب محمد وارث شاد غلطی کرنے کے عادی ہیں اور میں معاف کر دینے کا عادی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، میں رولز دیکھ رہا تھا on his behalf کے حوالے سے سپیکر کی discretion ہے۔ جناب محمد وارث شاد! سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! سوال نمبر 1391 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے چودھری اشرف علی کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں ضلعی سطح پر چانلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے قیام سے متعلق تفصیلات

* 1391: چودھری اشرف علی: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) صوبہ کے کن کن اضلاع میں چانلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کا قیام عمل میں لایا جا چکا ہے اور کن کن اضلاع میں ابھی تک قیام عمل میں نہیں لایا گیا؟
- (ب) جن اضلاع میں قیام عمل میں لایا جا چکا ہے وہاں پر کتنے لاوارث بچے اور بچیاں موجود ہیں اور ان کی تعلیم و تربیت اور تفریح کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں؟
- (ج) جن اضلاع میں قیام عمل میں لایا جا چکا ہے ان کو گزشتہ تین سالوں میں کتنی رقم فراہم کی گئی مدوار تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(د) جن اضلاع میں ابھی تک قیام عمل میں نہیں لایا گیا حکومت ان اضلاع میں اس کے قیام کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے مندرجہ ذیل آٹھ اضلاع میں چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشنز قائم ہیں:

لاہور، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، راولپنڈی، ملتان، رحیم یار خان، بہاولپور اور فیصل آباد جبکہ چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹ سرگودھا اور ساہیوال کی عمارتیں تقریباً تکمیل کے قریب ہیں۔ بقیہ کام مکمل ہونے کے بعد چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کی خدمات کا آغاز یہاں سے بھی کر دیا جائے گا۔

مزید برآں چائلڈ پروٹیکشن یونٹ قصور میں بھی بچوں کی فلاح و بہبود کا کام کر رہا ہے۔ صوبہ کے باقی اضلاع میں بھی مرحلہ وار چائلڈ پروٹیکشن یونٹ کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔

(ب) چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشنز میں نادار مفلس، غریب، لاوارث اور بے سہارا، نومولود بچوں کی تعداد مندرجہ ذیل ہے:

سیریل نمبر	ضلع کا نام	بچوں کی تعداد
1-	لاہور	354
2-	گوجرانوالہ	102
3-	فیصل آباد	54
4-	سیالکوٹ	49
5-	راولپنڈی	65
6-	ملتان	49
7-	بہاولپور	44
8-	رحیم یار خان	43

درج بالا چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹ لاہور میں آٹھویں کلاس تک ادارہ کے اپنے سکول میں تعلیم دی جاتی ہے جبکہ باقی اضلاع میں پرائمری تک ادارہ جات کے اندر تعلیمی سہولیات میسر ہیں اس کے علاوہ ادارہ کے بچے مختلف ہائی سکولز، کالجز اور یونیورسٹی میں بھی زیر تعلیم ہیں۔ لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

یہاں ان بچوں کو تعلیم، صحت کے ہمراہ جسمانی نشوونما کے لئے مناسب خوراک کا بندوبست کیا گیا ہے اور ان کی جسمانی نشوونما کے لئے صحت مندانہ سرگرمیوں کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے مثال کے طور پر دسمبر 2018 میں چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹ میں مقیم بچوں کے لئے سپورٹس گالا کا اہتمام کیا گیا۔ بیورو میں مقیم بچوں نے لمز یونیورسٹی میں ہونے والی سپیشل اولمپکس گیمز 2019 اور کراچی میں ہونے والی نیشنل سپیشل اولمپکس گیمز 2018 میں نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔

(ج)

2017-18	2016-17	2015-16	Budget Detail
195,540,000/-	213,362,000/-	128,787,000/-	Salary
341,365,000/-	182,295,000/-	183,051,000/-	Non-Salary
536,905,000/-	395,657,000/-	311,838,000/-	Total

(د) جی، ہاں! پنجاب حکومت مندرجہ ذیل اضلاع میں بیورو کے قیام کا ارادہ رکھتی ہے۔ پہلے مرحلے میں 13 اضلاع میں چائلڈ پروٹیکشن یونٹس کے قیام کے لئے سالانہ ترقیاتی پروگرام 2018-19 میں سکیم شامل کی گئی ہے جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

سکیم تعمیر چائلڈ پروٹیکشن یونٹ فیئر-I (قصور، گجرات، حافظ آباد، چکوال، جہلم، وہاڑی، میانوالی، بھکر، پاکپتن، راجن پور، لہہ، جھنگ، مظفر گڑھ) سالانہ ڈویلپمنٹ پروگرام 2018-19 میں جی ایس نمبر 5410 کے تحت شامل کیا گیا ہے۔

مزید برآں آنے والے سالوں میں باقی ماندہ بارہ اضلاع میں چائلڈ پروٹیکشن یونٹس کی سہولیات فراہم کی جائیں گی۔

چائلڈ پروٹیکشن یونٹ فیز-II (ٹک، چنیوٹ، خانیوال، خوشاب، لودھراں، منڈی بہاؤالدین، نارووال، ننکانہ صاحب، اوکاڑہ، شیخوپورہ، ٹوبہ ٹیک سنگھ اور بہاولنگر) ADP 20-2019 میں شمولیت کے لئے پی اینڈ ڈی میں بھجوا دی گئی ہے۔
منظوری و فراہمی مطلوبہ فنڈز کے بعد تعمیر کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! انہوں نے خوشاب کو سب سے آخر میں رکھا ہے تو میں صرف یہ عرض کروں گا کہ خوشاب کو آخری فیز میں رکھنے کی بجائے کوئی ایسا chance ہے کہ خوشاب کو پہلے فیز میں رکھ لیا جائے؟
جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا):
جناب سپیکر! معزز ممبر میرے لئے انتہائی قابل احترام ہیں ابھی انہوں نے فرمایا ہے تو ان کے حکم کے مطابق انشاء اللہ تعالیٰ اس کو دیکھیں گے اور اگر وسائل فراہم ہوئے تو یہ ضرور کر دیں گے۔
جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 1502 محترمہ عزیزہ فاطمہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! سوال نمبر 1509 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں پتنگ بازی پر پابندی سے متعلقہ تفصیلات

*1509: محترمہ راحیلہ نعیم: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبے میں پتنگ بازی پر پابندی کے باوجود لاہور شہر میں ہر اتوار کو پتنگ بازی کی جاتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مورخہ 3- فروری 2019 کو نا بھہ روڈ پر کئی لوگ ڈور کی وجہ سے زخمی ہوئے اس بابت حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) سپرنٹنڈنٹ آف پولیس اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور۔

صوبہ بھر میں پتنگ بازی پر پابندی عائد ہے جس کی وجہ سے ہفتہ اور اتوار کے روز ڈویژن ہذا کے تمام زیر سایہ تھانہ جات سے سپیشل ٹیمیں انسداد پتنگ بازی کے حوالے سے آڈٹ کی جاتی ہیں اور جو کوئی بھی خلاف ورزی کرتا ہوا پایا جائے اس کے خلاف بمطابق قانون سخت کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سول لائنز ڈویژن لاہور۔

سال رواں میں پتنگ بازی کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے 144 مقدمات درج رجسٹر کر کے ملزمان کو گرفتار کر کے حوالات جوڈیشل بھیج دیا گیا ہے۔ پتنگ بازی کے انسداد کے لئے کیبل اور ٹی وی پر اشتہارات کی نشر و اشاعت کروائی جا رہی ہے گلی کوچوں اور بازاروں میں پمفلٹ اور اشتہارات آویزاں کئے جا رہے ہیں اور مساجد میں اعلانات کروائے جا رہے ہیں۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کینٹ ڈویژن لاہور۔

پتنگ بازی کی روک تھام کے لئے تمام SDPOs اور SHO کینٹ ڈویژن لاہور کو دوران میںنگ ہدایات دی گئی ہیں کہ پتنگ بازی کی روک تھام کے لئے کوئی کسر اٹھانہ رکھیں جو شخص یا کوئی بچہ پتنگ بازی جیسے جان لیوا کھیل میں پایا جائے تو اس کے خلاف بلا امتیاز قانونی کارروائی کی جائے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور۔

پتنگ بازی کی بابت ڈویژن ہذا میں رواں سال کے دوران 800 مقدمات درج رجسٹر ہوئے ہیں۔ پتنگ بازی کی روک تھام کے لئے آگاہی مہم کی بابت مسجد ہائے میں اعلانات، مقامی کیبل پر اشتہار و پمفلٹ وغیرہ تقسیم کئے گئے ہیں۔ تمام وسائل کو بروئے کار لایا جا رہا ہے اس معاملہ میں زیر و ثارنس پالیسی پر عمل پیرا ہیں جو بھی پتنگ بازی کرتا ہوا پایا گیا اس کے خلاف فوری طور پر قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

سپرٹنڈنٹ آف پولیس سٹی ڈویژن لاہور۔

رواں سال کے دوران ڈویژن ہذا کے زیر انتظام تھانہ جات میں پتنگ بازی پر پابندی کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف 549 مقدمات درج رجسٹر کئے گئے ہیں گرفتار ملزمان کو حوالات جوڈیشل بھیجا گیا ہے اور ملزمان کے قبضہ سے بھاری مقدار میں پتنگیں اور ڈور برآمد کی گئی ہے۔ مزید اس بارے میں تمام SHO، SDPO صاحبان کو پتنگ بازی و پتنگ فروشی کے انسداد کے لئے تمام تر وسائل بروئے کار لانے کی ہدایت کی گئی ہے۔

سپرٹنڈنٹ آف پولیس صدر ڈویژن لاہور۔

صوبہ بھر میں پتنگ بازی پر پابندی عائد ہے جس کی وجہ سے اتوار کے روز ڈویژن ہذا کے تمام زیر سایہ تھانہ جات سے سپیشل ٹیمیں انسداد پتنگ بازی کے حوالے سے آؤٹ کی جاتی ہیں اور جو کوئی بھی خلاف ورزی کرتا ہوا پایا جاتا ہے اس کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(ب) سپرٹنڈنٹ آف پولیس اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور۔

ناجھ روڈ ڈویژن ہذا میں واقع ہے۔

سپرٹنڈنٹ آف پولیس سول لائنز ڈویژن لاہور۔

مطابق رپورٹ SDPO پرانی اتارکلی سرکل ناجھ روڈ پر پتنگ کی ڈور پھرنے کی کوئی اطلاع موصول ہوئی ہے اور نہ ہی کوئی درخواست برائے کارروائی موصول ہوئی ہے اس ضمن میں ناجھ روڈ اور اس کے گرد و نواح سے تصدیق کی گئی ہے ایسا کوئی واقعہ رونما نہ ہوا ہے۔

سپرٹنڈنٹ آف پولیس کینٹ ڈویژن لاہور۔

ناجھ روڈ کینٹ ڈویژن میں نہ ہے۔

سپرٹنڈنٹ آف پولیس ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور۔

ناجھ روڈ ڈویژن ہذا میں واقع ہے۔

سپرٹنڈنٹ آف پولیس سٹی ڈویژن لاہور۔

ناجھ روڈ ڈویژن ہذا میں واقع ہے۔

سپرٹنڈنٹ آف پولیس صدر ڈویژن لاہور۔

ناجھ روڈ ڈویژن ہذا میں واقع ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! انہوں نے جواب میں کہا ہے کہ پتنگ بازی کے معاملے میں ہم zero tolerance کی پالیسی پر عمل پیرا ہیں۔ اتفاق کی بات ہے کہ کل اتوار تھا اور آج ہم پیر والے دن یہ سوال کر رہے ہیں اور میں لاہور کے حوالے سے یہ پوچھوں گی کہ کیا آپ اس بات سے مطمئن ہیں کہ کل لاہور میں سارا دن پتنگ بازی نہیں ہوتی رہی؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ بات درست ہے کہ پتنگ بازی پر پابندی کے باوجود کچھ لوگ قانون ہاتھ میں لینے کی کوشش کرتے ہیں اور ان کے خلاف باقاعدہ کارروائی بھی کی جاتی ہے۔ اس وقت سول لائن ڈویژن میں 144 مقدمات، کینٹ ڈویژن میں 1518 مقدمات، ماڈل ٹاؤن میں 800 مقدمات، سٹی ڈویژن میں 549 مقدمات، صدر ڈویژن میں 356 مقدمات، اقبال ٹاؤن میں 473 مقدمات درج ہوئے اور یہ ٹوٹل 3840 مقدمات درج ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! جہاں کہیں بھی قانون کی خلاف ورزی ہوتی ہے اُس پر کارروائی کی جاتی ہے اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ ہمارا بھی concern ہے اور ہم یہ کوشش کر رہے ہیں کہ جہاں کہیں سے بھی شکایت ملتی ہے وہاں کارروائی کی جائے اور یہ کارروائی ریگولر basis پر کی جائے۔ جیسے محترمہ نے کل کی بات کی تو کل بھی definitely کارروائی ہوئی ہوگی اور مقدمات درج کئے گئے ہوں گے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! بڑی اچھی بات ہے کہ وزیر موصوف نے یہ بات own کی ہے کہ کل لاہور میں سارا دن پتنگ بازی ہوتی رہی۔ میں ضرور نشانہ ہی کروں گی کہ شالیہار ٹاؤن، نشتر ٹاؤن، پاک عرب، اسلام پورہ اور مغلیہ پورہ کے اندر کھلے عام پتنگ بازی ہوتی رہی۔ میں نے ضمنی سوال کیا تھا کہ نابھ روڈ کے اوپر گلے پر ڈور پھرنے سے کئی لوگ زخمی ہوئے۔

جناب سپیکر! میرے پاس جو جواب آیا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ نابھ روڈ پر کوئی زخمی نہیں ہوا جبکہ میں نے جب اپنا سوال دیا تو اُس کے اندر اخبار کا نام اور خبر کی کٹنگ موجود تھی تو مجھے سمجھ نہیں آئی کہ وہاں پر مقدمہ درج کیوں نہیں کیا گیا جبکہ وہ خبر اخبارات اور ٹی وی کی بھی زینت

بنی تو میں وزیر موصوف سے کہوں گی کہ وہ ایسے واقعات کا بھی نوٹس لیں جو واقعات عوام کے سامنے رونما ہو رہے ہیں، میڈیا اور اخبارات میں رپورٹ بھی ہو رہے ہیں لیکن ان کے مقدمات درج نہ ہوں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا):
جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی عرض کی ہے کہ کارروائی کی جاتی ہے اور اگر کہیں کارروائی نہیں ہوئی تو انشاء اللہ تعالیٰ اُس کا نوٹس لیا جائے گا۔ شکریہ
جناب سپیکر: جی، اگلا سوال جناب مناظر حسین رانجھا کا ہے۔

MRS GULNAZ SHAHZADI: Mr Speaker! On his behalf.

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ گلناز شہزادی: جناب سپیکر! سوال نمبر 1610 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
(معزز ممبر نے جناب مناظر حسین رانجھا کے ایما پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)
جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سیالکوٹ: تھانہ مرادپور میں ڈکیتی کی وارداتوں سے متعلقہ تفصیلات

*1610: جناب مناظر حسین رانجھا: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تھانہ مرادپور ضلع سیالکوٹ میں گزشتہ چھ ماہ میں مورخہ یکم جون 2018 سے 22 جنوری 2019 تک ڈکیتی راہزنی، قتل اور اغواء کی بے شمار وارداتیں ہوئیں؟

(ب) اس عرصہ کے دوران مذکورہ تھانہ میں ڈکیتی کی کتنی وارداتیں ہوئیں، کتنے مقدمات درج ہوئے اور ان میں کتنے ملزمان کو نامزد کیا گیا تمام ملزمان کے نام و پتا کی تفصیل بتائیں؟
(ج) کتنے ملزمان کو اشتہاری قرار دیا گیا اور کتنے ملزمان کو چالان کیا گیا؟

- (د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ تھانہ میں درج مقدمہ نمبری 2018/695 میں جتنے ملزمان کو نامزد کیا گیا ان میں سے کوئی بھی گرفتار نہ ہو سکا ہے کیا مذکورہ مقدمہ کے ملزموں کو اشتہاری قرار دے دیا گیا ہے تو مکمل تفصیل فراہم کریں؟
- (ه) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ مقدمہ کے تمام ملزمان کو پکڑنے اور لوٹا ہوا مال برآمد کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا):

- (الف) تھانہ مرادپور ضلع سیالکوٹ میں جون 2018 تا 22 جنوری 2019 تک ڈکیتی کی کل چار وارداتیں ہوئیں جن پر چار مقدمات درج ہوئے۔ راہزنی کی کل پندرہ وارداتیں ہوئیں جن پر پندرہ مقدمات درج ہوئے۔ قتل کے کل دو مقدمات درج ہوئے اور گیارہ اشخاص اغواء ہوئے جس پر گیارہ مقدمات درج ہوئے۔
- (ب) ڈکیتی کی کل چار وارداتیں ہوئیں جن پر چار مقدمات درج ہوئے جن میں اٹھارہ کس ملزمان کو نامزد کیا گیا جن کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) 49 ملزمان کو چالان کیا گیا جبکہ ایک کس ملزم کو اشتہاری کروایا گیا۔
- (د) مقدمہ نمبری 2018/695 میں جن ملزمان کو نامزد کیا گیا ان میں سے تین کس ملزمان (1) محمد سرور (2) حبیب (3) حنیف کو مقدمہ ہذا میں گرفتار کیا گیا جبکہ بقایا ملزمان میں (1) سلیمان (2) بابر حسین (3) یسین (4) آصف (5) سعید اللہ بٹ (6) سرفراز (7) عثمان علی شامل ہیں جو پس و پیش ہیں۔
- (ه) مقدمہ نمبری 2018/695 میں گرفتار ملزمان سے طوائی زیورات اور ایک مزدابر آمد کیا جا چکا ہے اور بقایا پس و پیش ملزمان کی گرفتاری کا تحرک جاری ہے۔ انشاء اللہ بقیہ ملزمان پس و پیش کو جلد از جلد گرفتار کر کے بقیہ مال مسروقہ بھی برآمد کیا جائے گا۔
- جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ گلناز شہزادی: جناب سپیکر! شکریہ۔ اس سوال کے جواب کے جز (د) میں جس مقدمہ کا ذکر کیا گیا ہے اور اس مقدمہ میں جن ملزمان کو نامزد کیا گیا ان میں سے تین ملزمان کے نام یہاں پر موجود ہیں اور جواب میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ان ملزمان کو arrest بھی کیا گیا ہے جبکہ باقی ملزمان کے بارے میں یہ کہا گیا کہ وہ پس و پیش ہیں۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس مقدمہ کو درج ہوئے ایک سال ہو گیا ہے اور ملزمان پس و پیش ہیں اس سے کیا مراد ہے اور ایف آئی آر میں جو دو لوگ نامزد کئے گئے تھے میں ان کے نام بھی جاننا چاہوں گی اور یہ بھی جاننا چاہوں گی کہ ان کے خلاف اب تک کیا کارروائی کی گئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اس میں موجودہ صورت حال یہ ہے کہ مقدمہ نمبر 695/2018 میں جن ملزمان کو نامزد کیا گیا ہے ان میں سے سات کس ملزمان محمد سرور، حبیب، حنیف، خالد، یاسین، عبدالرؤف اور بہادر علی کو مقدمہ ہذا میں گرفتار کر لیا گیا ہے جبکہ بقیہ ملزمان سرفراز، عثمان علی، عاف عرف بٹ، بوٹا عرف جہاز اور آصف اوڈھ کو مقدمہ ہذا میں اشتہاری کروادیا گیا ہے۔ یہ گرفتار نہیں ہوئے تھے اور یہ گرفتاری دینے میں پس و پیش کر رہے تھے۔ ان کو باقاعدہ عدالتی کارروائی کے ذریعے اشتہاری کروادیا گیا ہے۔

محترمہ گلناز شہزادی: جناب سپیکر! میں نے کارروائی کا بھی پوچھا تھا کہ ان کے خلاف کیا کارروائی عمل لائی گئی ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! وزیر قانون نے بتادیا ہے کہ انہیں اشتہاری کروادیا گیا ہے۔

محترمہ گلناز شہزادی: جناب سپیکر! میں یہی پوچھنا چاہتی ہوں کہ انہوں نے جو بتایا ہے وہ تو ہم سب نے سن لیا ہے لیکن جو دو اشخاص ایف آئی آر میں نامزد کئے گئے تھے ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے۔ ان کا ذکر یہاں پر نہیں ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے جو پس و پیش کہا ہے تو اس کی بھی مجھے سمجھ نہیں آئی کہ اس کا کیا مطلب ہے؟ وہ لوگ ایک سال میں کدھر گئے کیا ان کو زمین کھا گئی یا آسمان نکل گیا ہے۔ وہ لوگ ایک سال سے غائب ہیں۔ یہ ڈیپارٹمنٹ پر بہت بڑا سوالیہ نشان ہے۔

جناب سپیکر! میں ایک اور ضمنی سوال بھی کر لیتی ہوں تاکہ وزیر قانون اکٹھا جواب دے دیں۔ جز (د) کے جواب میں لکھا ہوا ہے کہ گرفتار ملزمان سے طلائی زیورات اور ایک مزدابر آمد کیا گیا ہے جبکہ ایف آئی آر میں مزدا کا کوئی ذکر نہیں ہے اور کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس کے علاوہ طلائی زیورات 49 تولہ اور 6 لاکھ روپے نقدی تھی۔ یہاں 6 لاکھ نقدی کا ذکر نہیں ہے۔ یہاں مزدا کا ذکر کرنے کی کیا وجہ ہے؟ مال مسروقہ کے لئے بھی انشاء اللہ پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ ہمیں ساری باتیں اللہ کی رضا پر چھوڑنی ہوتی ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ کوشش بھی کرنی ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! میری یہ درخواست ہوگی کہ جو ظلم کیا گیا ہے اس رات بچی کی شادی تھی، اس کے جہیز کا زیور تھا، گھر میں مہمان موجود تھے جس وقت واردات کی گئی ملزمان کے چہرے بھی جانے پہچانے تھے جن دولوگوں کا میں ذکر کر رہی ہوں ان کے چہرے بھی شناخت ہو چکے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ آپ کا موقف آگیا ہے۔ محترمہ کنول پرویز چودھری آپ بھی بات کر لیں تاکہ اکٹھا جواب آجائے۔ جی، محترمہ!

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میں نے جو ایف آئی آر پڑھی ہے اس میں 49 تولہ زیور اور 6 لاکھ روپیہ کا ذکر ہے لیکن جب برآمدگی ان لوگوں سے کی گئی ہے جنہیں ہم نے نامزد نہیں کیا لیکن جب برآمدگی کی تو صرف ایک تولہ کی بالیاں تھیں جو مدعی کو دی گئیں کہ آپ یہ لے لیں جبکہ اس کا concern ایک تولہ کی بالیوں سے نہیں تھا۔ اس کا 49 تولہ زیور اور 6 لاکھ روپیہ نقدی تھی۔ میرا بھی یہی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اس میں دو چیزیں ہیں۔ پہلی یہ ہے کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ جو لوگ نامزد کئے گئے ہیں ان کو گرفتار کیا گیا ہے اور جو گرفتار نہیں ہوئے ان کے متعلق میں نے عرض کیا ہے کہ ان کو اشتہاری قرار دلایا گیا ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ جو اشتہاری قرار دیا جاتا ہے تو اس کی جائیداد کو بھی ضبط کیا جاتا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ کارروائی ہم کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ انہوں نے برآمدگی کا ذکر کیا ہے۔ محترمہ نے پہلے مزد کے متعلق کہا ہے کہ اس کا ذکر ایف آئی آر میں نہیں ہے۔ جب چوروں کا کوئی گروہ پکڑا جاتا ہے تو شاید مزد کسی اور ڈپٹی کا ان کے پاس ہو۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ ان سے صرف وہی برآمدگی ہو جو اس ایف آئی آر میں درج ہے۔ ان سے اور چوریاں بھی برآمد ہو سکتی ہیں۔ وہ مزد شاید کسی دوسری چوری کا ہے جو ان سے برآمد کیا گیا ہے۔ محترمہ نے جیسے طلائی زیورات اور نقدی کا ذکر کیا ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ برآمد کرنے کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ ابھی دو ملزمان بقایا ہیں ہماری کوشش یہ ہوگی کہ ایف آئی آر میں جو مال مسروقہ بیان کیا گیا ہے اس کو مکمل برآمد کیا جائے۔

جناب سپیکر: وزیر قانون! سیالکوٹ کا یہ واقعہ بہت بڑا ہے۔ آپ ڈی پی او سیالکوٹ اور آر پی او گوجرانوالہ جو اس وقت وہاں ہیں ان کو خاص طور پر ہدایت کریں کہ یہ ایک سال پرانا کیس ہے اس پر توجہ دیں۔ اس پر فوری ایکشن ہونا چاہئے۔ شاید اب وہاں کوئی نئے ڈی پی او بھی آگئے ہیں یا جو بھی ہیں ان کو خصوصی طور پر ٹارگٹ دیں کہ اس کیس کو ایک سال ہو گیا ہے آپ نے اس پر کیا کارروائی کی ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میرے خیال میں آپ کا فرمانا بالکل درست ہے۔ میں نے جس طرح گزارش کی ہے کہ ملزمان کو اشتہاری کرایا گیا ہے 88،87 کی کارروائی بھی ہو رہی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ پولیس ان کے پیچھے ہے۔ آپ کے احکامات کے مطابق پھر رپورٹ لی جائے گی اور انہیں ہدایت کی جائے گی کہ ملزمان کی گرفتاری کے لئے مزید سختی کے ساتھ اقدامات کریں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر!۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! تشریف رکھیں۔ وزیر قانون نے on the floor of the House بات کی ہے۔ میں نے بھی ان کو کہا ہے کہ ایک سال ہو گیا ہے بہت بڑی زیادتی ہوئی ہے اور پولیس والے کچھ بھی نہیں کر رہے۔ اگلا سوال نمبر 1660 چودھری اشرف علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1681 جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ ان کی request

آئی ہے کہ میرے سوال کو pending کر دیا جائے لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری اختر علی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! سوال نمبر 1855 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع لاہور میں سی سی ٹی وی کیمروں کی تنصیب سے متعلق تفصیلات

* 1855: چودھری اختر علی: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مال روڈ اور ایم ایم عالم روڈ گلبرگ لاہور پر کل کتنی مالیت کے کتنے سی سی ٹی وی کیمرے لگائے گئے؟

(ب) مذکورہ سی سی ٹی وی کیمرے لگانے کے لئے حکومت نے کن کن مقامی اخبارات میں اشتہار دیا نیز کس کمپنی کو کیمرے لگانے کا ٹھیکہ کتنی مالیت میں دیا گیا؟

(ج) ان سی سی ٹی وی کیمروں کی ریکارڈنگ اور کنٹرول روم کہاں پر بنایا گیا ہے؟

(د) مال روڈ اور ایم ایم عالم روڈ گلبرگ لاہور پر لگائے گئے سی سی ٹی وی کیمروں کا سارا انتظام و کنٹرول کس اتھارٹی کے پاس ہو گا نیز یہ کیمرے لگانے کی منظوری کس اتھارٹی نے کب دی تھی؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) حکومت پنجاب نے بذریعہ پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی ایکٹ سال 2016 کے تحت لاہور شہر کو محفوظ اور پر امن بنانے کے لئے پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی کی زیر نگرانی پنجاب پولیس مربوط رابطہ و اطلاعی مرکز، (PPIC3) لاہور کا منصوبہ شروع کیا۔ اس منصوبہ کے تحت لاہور شہر میں زائد 7464 کیمرہ جات بشمول مال روڈ، ایم ایم عالم روڈ گلبرگ نصب کئے جا چکے ہیں۔ جن میں مال روڈ اور ایم ایم عالم روڈ گلبرگ پر لگائے گئے کیمرہ جات کی تعداد تقریباً 325 ہے۔ لاہور سیف سٹی پراجیکٹ کی کل مالیت تقریباً 17520 ملین روپے ہے جس میں مذکورہ بالا جگہ پر لگائے جانے والے کیمروں کی مالیت بھی شامل ہے۔

(ب) سیف سٹی پراجیکٹ کے تحت لگائے جانے والے کیمروں اور دیگر تنصیبات کی خریداری کے لئے مختلف قومی اور بین الاقوامی اخبارات (بشمول انگریزی و اردو) میں اشتہار بمطابق پنجاب پروکیورمنٹ رولز 2014 شائع ہوئے اور بعد از تکمیل قانونی قواعد و ضوابط سب سے کم بولی دینے والی کمپنی (ہواوے) کے ساتھ معاہدہ کیا گیا جو کہ اپنی مقررہ مدت پر شروع ہو کر پایہ تکمیل کے قریب ہے۔

(ج) مندرجہ بالا قانون کے تحت لگائے جانے والے کیمروں کا کنٹرول روم پنجاب پولیس مربوط رابطہ و اطلاعی مرکز (PPIC3) لاہور قربان لائنز لاہور میں واقع ہے۔ مستند اور تربیت یافتہ عملہ نصب شدہ کیمرہ جات کے ذریعے چوبیس گھنٹے لاہور شہر کی مانیٹرنگ اور ریکارڈنگ کر رہا ہے۔

(د) مال روڈ، ایم ایم عالم روڈ گلبرگ اور اس کے علاوہ لاہور شہر میں لگائے جانے والے دیگر کیمروں کا سارا انتظام اور کنٹرول پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی کے پاس ہے جس کی منظوری پنجاب حکومت نے سال 2016 میں بذریعہ پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی ایکٹ 2016 کے تحت دی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! جزی (الف) کے جواب کے حوالے سے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ایم ایم عالم روڈ اور مال روڈ پر جو کیمرے لگے ہوئے ہیں ان کی علیحدہ علیحدہ تعداد کیا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میرے پاس کل تعداد موجود ہے۔ میں یہ ایوان کی میز پر رکھ دیتا ہوں اس میں کافی تفصیل ہے کہ کس جگہ پر کون سا کیمرہ ہے اور کب سے لگا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! جزی (ب) کے حوالے سے میرا ضمنی سوال ہے کہ انہوں نے رولز کا حوالہ دیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ ہواوے کمپنی نے lowest rate دیا تھا جسے یہ ٹینڈر دیا گیا۔ یہ کمپنی ملکی ہے یا غیر ملکی اور کیا کیمروں کو صحیح کرنے کے لئے مدت کا ذکر معاہدہ میں ہے کہ اگر کوئی کیمرہ

خراب ہو جائے تو وہ کتنی مدت میں ٹھیک کر دیں گے اور اگر یہ کمپنی غیر ملکی ہے تو کیا ان کا کوئی آفس یہاں پر موجود ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ لاہور میں سیف سٹی پراجیکٹ کا ٹھیکہ ہواوے کمپنی کو دیا گیا تھا۔ یہ چائیز کمپنی ہے اس کی باقاعدہ international tendering ہوئی تھی۔ اس کے علاوہ کیمرہ کی specification ٹینڈر میں دی گئی تھیں اور انہی کے مطابق کیمرے لگائے گئے تھے۔ اس کے بعد ان کے ساتھ کئے گئے معاہدے میں یہ بات شامل تھی کہ اگر کوئی کیمرہ ان کے contract period کے دوران خراب ہو گا تو انہوں نے اسے دوبارہ ٹھیک کرنا ہے۔

جناب سپیکر! اس وقت تک میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح سیف سٹی پراجیکٹ کی کارکردگی ہے انہوں نے کوئی کوتاہی نہیں کی جہاں کیمرہ خراب ہوتا ہے اس کو بدل دیا جاتا ہے۔ جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا آخری ضمنی سوال یہ ہے کہ۔۔۔ جناب سپیکر: آپ کے دو ضمنی سوال ہو گئے ہیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! آپ کی مہربانی ہے۔ آپ کے ہوتے ہوئے تو ہمیں وقت مل جاتا ہے۔ ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ آپ ہاؤس میں آئیں۔ یہ روز بل لے کر آئیں اور آپ روز ہاؤس میں آئیں۔ ہمیں بلوں کی برکت سے آپ کا دیدار ہو جاتا ہے۔ جناب سپیکر: جی، آپ سوال کریں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میں فاضل منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا ہواوے کمپنی نے اپنا کام مکمل کر لیا ہے، کیا ان کو ٹینڈر کی تمام رقم ادا کر دی گئی ہے یا کچھ بقیہ ہے اور معاہدے میں کیمرے کی گارنٹی کتنی ہے؟

جناب سپیکر: یہ معاہدہ کافی پہلے کا ہوا ہوا ہے۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں یہی عرض کرنے لگا ہوں کہ یہ کنٹریکٹ موجودہ گورنمنٹ کے دور میں نہیں بلکہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کی گورنمنٹ میں ہوا تھا اور اس کنٹریکٹ میں ساری چیزیں شامل ہیں کہ جو کیمبرہ خراب ہو اس کو ٹھیک کیا جائے۔ سابق گورنمنٹ کی طرف سے کئے جانے والے کنٹریکٹ سے موجودہ گورنمنٹ مطمئن نہیں تھی اس لئے ہمارا اُن کے ساتھ payments کا جھگڑا بھی چل رہا تھا۔ وہ کہتے تھے کہ ان کے کنٹریکٹ کو extend کر دیا جائے لیکن فی الحال ہم نے کنٹریکٹ extend کرنے کا فیصلہ نہیں کیا البتہ کنٹریکٹ کے مطابق 100 فیصد ہم کام کروا رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ معاہدے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اضافی payment نہیں کی جائے گی۔ اُن کے ساتھ ہمارا معاملہ چل رہا ہے جس پر ابھی حتمی فیصلہ ہونا باقی ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! سوال نمبر 1906 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور میں بچوں سے زیادتی کے واقعات سے متعلقہ تفصیلات

* 1906: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ستمبر 2018 سے مارچ 2019 تک لاہور میں بچوں کے ساتھ زیادتی کے کتنے واقعات رپورٹ ہوئے؟

(ب) ان میں سے کتنے مقدمات کے چالان مکمل کر کے عدالت میں پیش کر دیئے گئے ہیں؟

(ج) کیا حکومت بچوں کے ساتھ زیادتی کے واقعات کو روکنے کے لئے کوئی موثر پالیسی اور سیشنل فورس بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا):

- (الف) سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انویسٹی گیشن (صدر) ڈویژن لاہور۔
ڈویژن ہذا ستمبر 2018 سے لے کر مارچ 2019 میں بچوں کے ساتھ زیادتی کے پانچ مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔
سینئر سپرنٹنڈنٹ پولیس انویسٹی گیشن ضلع لاہور۔
ستمبر 2018 سے مارچ 2019 تک کے عرصہ میں لاہور میں 31 مقدمات زیر دفعہ (377 ت پ) درج رجسٹر ہوئے۔
سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کینٹ ڈویژن لاہور۔
ستمبر 2018 سے لے کر مارچ 2019 تک کینٹ ڈویژن میں بچوں کے ساتھ زیادتی کے کل 23 مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔
سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سول لائنز ڈویژن لاہور۔
ستمبر 2018 سے مارچ 2019 تک ڈویژن ہذا میں بچوں کے ساتھ زیادتی کے 9 واقعات رپورٹ ہوئے ہیں۔
سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور
ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور میں ستمبر 2018 سے مارچ 2019 تک لاہور میں بچوں کے ساتھ زیادتی کے نوٹل چار مقدمات درج رجسٹر ہوئے ہیں۔
سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سٹی ڈویژن لاہور۔
ڈویژن ہذا میں ستمبر 2018 سے مارچ 2019 تک بچوں کے ساتھ زیادتی کے 23 مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔
سپرنٹنڈنٹ آف پولیس اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور۔
بروئے رپورٹ جملہ SDPO صاحبان اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور عرصہ متذکرہ کے دوران ڈویژن ہذا میں بچوں کے ساتھ زیادتی کے چار مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔
سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انویسٹی گیشن (صدر) ڈویژن لاہور۔
(ب) ان مقدمات میں سے دو مقدمات میں ملزم گرفتار ہو کر چالان ہو گئے ہیں جبکہ تین مقدمات کی اخراج رپورٹ مرتب ہوئی۔

سینئر سپرنٹنڈنٹ پولیس انوسٹی گیشن ضلع لاہور۔

درج شدہ مقدمات میں سے بائیس مقدمات کے چالان مرتب کر کے عدالت مجاز میں بھجوائے گئے جبکہ بقایا 9 مقدمات میں وقوعہ جات جھوٹے اور بے بنیاد ہونے پر رپورٹ اخراج مرتب کی گئی۔

سپرٹنڈنٹ آف پولیس کینٹ ڈویژن لاہور۔

کینٹ ڈویژن میں پندرہ مقدمات کے چالان کر کے عدالت میں بھجوائے گئے۔

سپرٹنڈنٹ آف پولیس سول لائنز ڈویژن لاہور۔

تمام مقدمات کے چالان مرتب کر کے عدالت میں جمع کروادیے گئے ہیں۔

سپرٹنڈنٹ آف پولیس ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور۔

ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور میں ستمبر 2018 سے مارچ 2019 تک چار مقدمات درج ہوئے

اور چار مقدمات کے چالان مکمل کر کے عدالت میں پیش کر دیئے گئے ہیں۔

سپرٹنڈنٹ آف پولیس سٹی ڈویژن لاہور۔

درج مقدمات میں بیس چالان، دو خارج جبکہ ایک مقدمہ عدم ہوتا ہے۔

سپرٹنڈنٹ آف پولیس اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور۔

ان چار مقدمات میں سے ایک مقدمہ چالان عدالت ہو چکا ہے، دو مقدمات خارج ہوئے

جبکہ ایک مقدمہ تاحال زیر تفتیش ہے۔

سپرٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن (صدر) ڈویژن لاہور۔

(ج)

بچوں کے ساتھ زیادتی کے واقعات کے اسناد کے لئے سابقہ ریکارڈ یا فتنگان کے خلاف

کارروائی کی جارہی ہے۔ SDPO صاحبان کو بچوں کے ساتھ زیادتی کے مقدمات کو

بروقت یکسو کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

سینئر سپرنٹنڈنٹ پولیس انوسٹی گیشن ضلع لاہور۔

بچوں کے ساتھ زیادتی کے واقعات کے اسناد کے لئے سابقہ ریکارڈ یا فتنگان کے خلاف

کارروائی کی جارہی ہے۔ SDPO صاحبان کو بچوں کے ساتھ زیادتی کے مقدمات کو

بروقت یکسو کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

سپرٹنڈنٹ آف پولیس کینٹ ڈویژن لاہور۔

متعلقہ نہ ہے۔ بچوں کے ساتھ زیادتی کے واقعات کو روکنے کے لئے مؤثر اقدامات کئے جارہے ہیں، تمام SDPOs اور SHOs کینٹ ڈویژن لاہور کو اس قسم کے واقعات کی روک تھام کے لئے خصوصی ہدایات دی گئیں ہیں۔ اگر کوئی اس طرح کے وقوعہ میں ملوث پایا جاتا ہے تو اس کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

سپرٹنڈنٹ آف پولیس سول لائسنز ڈویژن لاہور۔

بچوں کے ساتھ زیادتی کے واقعات کے اسناد کے لئے سابقہ ریکارڈ یا فنگان کے خلاف کارروائی کی جارہی ہے۔ SDPO صاحبان کو بچوں کے ساتھ زیادتی کے مقدمات کو بروقت یکسو کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

سپرٹنڈنٹ آف پولیس ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور

بچوں کے ساتھ زیادتی کے واقعات کو روکنے کے لئے ہر ممکن اقدامات کئے جارہے ہیں۔ بچوں کے ساتھ زیادتی کے مقدمات میں ملوث تمام ملزمان کو کیفر کردار تک پہنچایا گیا ہے۔

سپرٹنڈنٹ آف پولیس سٹی ڈویژن لاہور۔

بچوں کے ساتھ زیادتی کے واقعات کے اسناد کے لئے سابقہ ریکارڈ یا فنگان کے خلاف کارروائی کی جارہی ہے۔ SDPO صاحبان کو بچوں کے ساتھ زیادتی کے مقدمات کو بروقت یکسو کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

سپرٹنڈنٹ آف پولیس اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور۔

جملہ SHO/SDPO صاحبان کو ہدایت کی گئی ہے کہ ایسے واقعات کی روک تھام کے لئے تمام تر دستیاب وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے عملدرآمد کیا جائے۔ عوام الناس میں آگاہی کے لئے لیکچر اور سیمینرز وغیرہ کا بندوبست کیا جائے نیز اس سلسلہ میں اپنے علاقہ میں کڑی نگرانی جاری رکھی جائے اور ایسے کسی بھی فعل میں ملوث افراد کے خلاف بلا تفریق قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز (الف اور ب) کے جوابات سے متعلق ہے۔ جز (الف) کے جواب میں تحریر کیا گیا ہے کہ ستمبر 2018 سے لے کر مارچ 2019 تک کینٹ ڈویژن لاہور میں بچوں کے ساتھ زیادتی کے کل 23 مقدمات درج رجسٹر ہوئے جبکہ جز (ب) کے جواب میں بیان کیا گیا ہے کہ کینٹ ڈویژن میں پندرہ مقدمات کے چالان کر کے عدالت میں بکھوائے گئے۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ باقی آٹھ مقدمات کا کیا بنا؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اس میں latest position عرض کر دیتا ہوں کہ لاہور میں بچوں کے ساتھ زیادتی کے کل مقدمات 31 درج ہوئے جن میں سے بائیس کے چالان مکمل کر کے عدالت میں بھیج دیئے گئے ہیں جبکہ گیارہ مقدمات under process ہیں جن کی ابھی تک تفتیش مکمل نہیں ہوئی۔ جیسے ہی تفتیش مکمل ہوگی تو اس پر فیصلہ کر لیا جائے گا۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! میں نے specific کینٹ ڈویژن لاہور کے متعلق سوال کیا ہے۔ انہوں نے overall mention کیا ہے لیکن کینٹ ڈویژن میں یہ mention نہیں کیا کہ باقی آٹھ مقدمات کا کیا ہوا ہے لہذا مجھے ان آٹھ مقدمات کے بارے میں بتایا جائے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں نے گزارش کی ہے کہ یہ مقدمات زیر تفتیش ہیں اور تفتیش مکمل ہونے پر چالان مکمل کر کے عدالت میں پیش کر دیئے جائیں گے۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! میں انتہائی افسوس کے ساتھ آپ کی اور معزز ہاؤس کی توجہ اپنے سوال کے جز (ج) کی طرف دلانا چاہتی ہوں کیونکہ یہ بڑا important issue ہے۔

جناب سپیکر! میرا سوال تھا کہ:

"کیا حکومت بچوں کے ساتھ زیادتی کے واقعات کو روکنے کے لئے کوئی

مؤثر پالیسی اور سپیشل فورس بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟"

جناب سپیکر! اس کا جواب یہ پیش کیا گیا کہ:

"بچوں کے ساتھ زیادتی کے واقعات کے انسداد کے لئے سابقہ ریکارڈ یافتگان

کے خلاف کارروائی کی جارہی ہے۔ SDPO صاحبان کو بچوں کے ساتھ

زیادتی کے مقدمات کو بروقت یکسو کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔"

جناب سپیکر! آپ ہی فیصلہ کر لیں کہ محکمے کا جواب میرے سوال سے مطابقت رکھتا ہے

یا نہیں اور کیا اس ہاؤس کے ساتھ یہ مذاق نہیں ہے؟ آٹھ ماہ کے عرصے میں 100 کے لگ بھگ

بچوں کے ساتھ زیادتی کے واقعات پیش آئے ہیں جس کے اعداد و شمار محکمے کے جواب میں بھی

موجود ہیں۔

جناب سپیکر! اسی طرح جواب میں محکمہ یہ بھی بیان کر رہا ہے کہ:

"واقعات کی روک تھام کے لئے سابقہ ریکارڈ یافتہ لوگوں کے خلاف کارروائی

کی جارہی ہے۔"

جناب سپیکر! یہی بتا دیا جائے کہ سابقہ ریکارڈ یافتگان کے خلاف کیا کارروائی کی جارہی

ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا):

جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ اس میں افسوس کا اظہار اُس وقت کرنا چاہئے تھا جب گورنمنٹ

اس پر کارروائی نہ کر رہی ہو۔ اگر گورنمنٹ کارروائی کر رہی ہے تو اس پر افسوس کا اظہار نہیں بلکہ

متعلقہ لوگوں کو appreciate کرنا چاہئے کیونکہ بچوں کے ساتھ زیادتی کے مقدمات میں جتنی

کارروائی موجودہ حکومت نے کی ہے شاید ہی اس سے پہلے ہوئی ہو۔

جناب سپیکر! یہ آپ کے نوٹس میں ہے کہ حال ہی میں قصور کو پہلی دفعہ کروڑوں روپے لگا کر سیف سٹی پراجیکٹ میں شامل کیا گیا ہے کیونکہ سب سے زیادہ واقعات قصور میں ہو رہے تھے۔ اس کے علاوہ جہاں کہیں سے بھی شکایت ملتی ہے وہاں پر کارروائی کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! میں تناسب محترمہ کو پیش کر دوں گا لیکن میں یہ ضرور عرض کروں گا کہ بعض اوقات ہمارے ممبران صرف اخباری خبر کی بنیاد پر اپنا سوال کر دیتے ہیں جو بعض اوقات خبر درست ثابت نہیں ہوتی۔

جناب سپیکر! اگر محترمہ کے نوٹس میں کوئی specific واقعہ ہے جس پر گورنمنٹ کے نوٹس میں ہونے کے باوجود گورنمنٹ نے کارروائی نہ کی ہو تو یہ بتائیں ہم اُس پر کارروائی کریں گے لیکن اجتماعی طور پر میں سمجھتا ہوں کہ جتنا سختی کے ساتھ ان معاملات سے نمٹا جا رہا ہے شاید ہی ان واقعات پر پہلے کارروائی کی گئی ہو۔

جناب سپیکر: جی، اس پر عملدرآمد ہو رہا ہے۔ اگلا سوال محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔ جی، محترمہ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 2095 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں پولیس سٹیشن کے اندر

خواتین کے لئے دو من ڈیسک قائم کرنے سے متعلقہ تفصیلات

* 2095: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا صوبہ بھر کے تمام پولیس سٹیشن کے اندر خواتین سائلین کے لئے دو من ڈیسک قائم کرنے کا کوئی منصوبہ موجود ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کتنے تھانوں میں دو من ڈیسک قائم ہیں؟

(ج) حکومت بقیہ تھانوں میں کب تک دو من ڈیسک قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) صوبہ پنجاب کے تمام تھانہ جات میں فرنٹ ڈیسک پر خواتین کی شکایات سننے کے لئے ایک خاتون PSA/SSA تعینات ہے جو کہ خواتین سائلین کی ہر طرح سے مدد کر رہی ہیں۔

(ب) صوبہ پنجاب کے تمام تھانہ جات میں فرنٹ ڈیسک موجود ہیں جہاں پر مرد / خواتین PSA/SSA ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔

(ج) صوبہ پنجاب کے تمام تھانہ جات کے فرنٹ ڈیسک پر خواتین PSA/SSA ڈیوٹی سرانجام دے رہی ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! سوال صوبہ بھر میں پولیس سٹیشن میں خواتین ڈیسک کے قیام سے متعلق تھا۔ محکمہ کے جواب کے مطابق صوبہ کے ہر پولیس سٹیشن میں خواتین ڈیسک قائم ہو چکے ہیں جبکہ میں چیلنج سے کہتی ہوں کہ ایسا نہیں ہے۔ میاں محمد شہباز شریف کے دور میں خواتین کی empowerment کے لئے ایک اچھا اقدام تھا کہ پولیس سٹیشن میں خواتین کے ڈیسک قائم کر دیئے جائیں تاکہ ایک دوستانہ ماحول میں خواتین بہتر طور پر communicate کر سکیں لیکن تب بھی یہ پراجیکٹ پورا نہیں ہوا تھا اور تقریباً 600 کے لگ بھگ پولیس سٹیشنز میں خواتین ڈیسک قائم ہو چکے تھے اور بقایا پر کام جاری تھا۔ جب سے نئی گورنمنٹ آئی ہے تو میری انفارمیشن کے مطابق خواتین کے ڈیسک قائم نہیں ہوئے۔

جناب سپیکر: جو ڈیسک پہلے قائم ہوئے تھے وہ بھی دیکھ لیں کہ ان کا کیا حشر ہوا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا):

جناب سپیکر! میں گزارش یہی کرنے لگا تھا کہ کاش میاں محمد شہباز شریف تمام خواتین ڈیسک قائم کر جاتے تو آپ کو سوال کرنے کی نوبت ہی پیش نہ آتی۔

جناب سپیکر! اس وقت صورتحال یہ ہے کہ تمام اربن پولیس سٹیشنز میں خواتین ڈیسک موجود ہیں اور رورل پولیس سٹیشنز میں ایک خاتون اہلکار مقرر ہے۔ آپ نے یہ چیلنج کیا ہے لہذا بے شک یہ دیکھ لیں۔ اگر ہمارا جواب غلط ثابت ہو تو تحریک استحقاق لے آئیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میں پوری گارنٹی سے کہتی ہوں اور دوبارہ چیلنج کر کے کہتی ہوں کہ لاہور کے ٹوٹل 83 پولیس سٹیشنز میں اگر خواتین ڈیسک موجود ہوں تو میں معذرت کروں گی ورنہ میں تحریک استحقاق ضرور لے کر آؤں گی۔

جناب سپیکر: محترمہ! کیا اس وقت پورے ہو گئے تھے؟

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! اگر ایک شروع ہونے والے پراجیکٹ پر بہتر طریقے سے کام ہو رہا تھا تو نئی گورنمنٹ کو آگے لے کر جانا چاہئے تھا یا الزام تراشی کرنی چاہئے تھی؟ جناب سپیکر: کیا انہوں نے 2014 میں یہ شروع کئے تھے؟

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! جی، 2014 میں شروع کئے تھے۔

جناب سپیکر: اس کے بعد تین سال حکومت رہی ہے تو تین سال میں کتنے مکمل ہوئے تھے؟ محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! اگر 700 سے 800 ڈیسک قائم ہو چکے تھے تو اب سارے مکمل ہو جانے چاہئیں تھے۔

جناب سپیکر: جتنے ڈیسک پہلے مکمل ہوئے ہیں کیا وہ شہر میں کام کر رہے ہیں؟

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! اس کا مطلب ہے کہ ان کو ختم کر دیا جائے؟ جناب سپیکر: محترمہ! میں آپ سے ویسے پوچھ رہا ہوں کہ کبھی چیک کیا ہے کہ جو ڈیسک موجود ہیں وہ کام کر رہے ہیں؟

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! پہلے سے جو خواتین ڈیسک موجود ہیں وہ بالکل ٹھیک کام کر رہے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا):
 جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ محترمہ کی معلومات کا عالم یہ ہے کہ وہ فرما رہی ہیں کہ 800 پولیس سٹیشنز پر ڈیک قائم ہو چکے ہیں جبکہ ہمارے 800 پولیس سٹیشنز ہی نہیں ہیں۔
 محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میری انفارمیشن بھی اور وزیر قانون کی انفارمیشن بھی درست ہو جائے گی کیونکہ انہوں نے یہ جواب ہاؤس میں دیا ہے اور ہاؤس کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، یہ چیک کروا لیتے ہیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! انہوں نے غلط جواب دیا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! جواب غلط نہیں ہے۔ آپ بھی یہ چیک کروالیں اور وزیر قانون بھی چیک کروا لیتے ہیں۔ اب اگلا سوال لیتے ہیں اور یہ بھی آپ کا ہے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میری request ہو گی کہ پچھلے سوال کو pending کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، وہ pending نہیں ہو سکتا۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میری انفارمیشن بھی درست ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، آپ تھانے گن کر لائیں تو میں چیک کروا دوں گا۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال بھی محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔ جی، محترمہ سوال نمبر بولیں!

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! سوال نمبر 2096 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

لاہور شہر میں تھانوں کی تعداد نیز شالیمار تھانہ

کو پرانی بلڈنگ سے کسی دوسری بلڈنگ میں منتقل کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*2096: محترمہ کنول پروین چودھری: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) شہر لاہور میں کل کتنے پولیس سٹیشن ہیں؟

(ب) کتنے پولیس سٹیشنوں کی بلڈنگ خستہ حال ہے؟

(ج) کیا حکومت شالیمار تھانہ کو پرانی بوسیدہ بلڈنگ سے کسی دوسری بلڈنگ میں شفٹ کرنے

کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) شہر لاہور میں کل 83 تھانہ جات ہیں:

مہتمم پولیس صدر ڈویژن لاہور۔

ڈویژن ہڈامیں کل 13 تھانہ جات ہیں۔

سپرٹنڈنٹ آف پولیس اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور۔

ڈویژن ہڈامیں دس تھانہ جات ہیں۔ جن میں دو بلڈنگز سرکاری ہیں جہاں پر تھانہ مسلم

ٹاؤن اور تھانہ اقبال ٹاؤن لاہور ہیں جو کہ ماڈل پولیس سٹیشن ہیں باقی پانچ بلڈنگ تھانہ

سمن آباد، ملت پارک، ساندہ، گلشن راوی، گلشن اقبال کراچی کی بلڈنگ میں قائم ہیں۔

جبکہ باقی تین بلڈنگ شیراکوٹ، نواں کوٹ، وحدت کالونی دوسری بلڈنگ میں قائم

ہیں۔

سپرٹنڈنٹ آف پولیس کینٹ ڈویژن لاہور۔

کینٹ میں 16 پولیس سٹیشن ہیں

سپرٹنڈنٹ آف پولیس سول لائنز ڈویژن لاہور۔

ڈویژن ہڈامیں کل دس پولیس سٹیشن ہیں۔

سپرٹنڈنٹ آف پولیس ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور

ڈویژن ہڈامیں کل 12 تھانہ جات ہیں۔

سپرٹنڈنٹ آف پولیس سٹی ڈویژن لاہور۔

ڈویژن ہڈامیں کل 22 تھانہ جات ہیں۔

(ب)

مہتمم پولیس صدر ڈویژن لاہور۔

تھانہ چوہنگ 1838 کا قائم شدہ ہے جس کی بلڈنگ خستہ حالت میں ہے جبکہ نئی بلڈنگ زیر تعمیر ہے جو کہ آخری مراحل میں ہے۔

سپر ٹنڈنٹ آف پولیس اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور۔

Nil

سپر ٹنڈنٹ آف پولیس کینٹ ڈویژن لاہور۔

درست حالت میں ہیں۔

سپر ٹنڈنٹ آف پولیس سول لائنز ڈویژن لاہور۔

تھانہ شالیمار، تھانہ گجر پورہ، تھانہ مغلیہ پورہ کی بلڈنگ خستہ حال ہے۔

سپر ٹنڈنٹ آف پولیس ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور

تھانہ لیاقت آباد کی بلڈنگ ایل ڈی اے کے کوارٹرز میں ہے۔ جو خستہ حالت میں ہے۔

تاہم تھانہ ہذا کی بلڈنگ کے لئے اوپلاک ماڈل ٹاؤن میں ایک پلاٹ خرید آگیا ہے۔ جس کی

بابت عدالت ہذا میں کیس زیر سماعت ہے۔

سپر ٹنڈنٹ آف پولیس سٹی ڈویژن لاہور۔

ڈویژن ہذا کے تھانہ شاد باغ، تھانہ لاری اڈا، تھانہ شاہدرہ ٹاؤن، تھانہ بھائی گیٹ،

تھانہ اسلام پورہ اور تھانہ شفیق آباد خستہ حالت ہیں۔

مہتمم پولیس صدر ڈویژن لاہور۔

(ج)

متعلقہ نہ ہے۔

سپر ٹنڈنٹ آف پولیس اقبال ٹاؤن ڈویژن

Nil

سپر ٹنڈنٹ آف پولیس کینٹ ڈویژن لاہور۔

متعلقہ نہ ہے۔

سپر ٹنڈنٹ آف پولیس سول لائنز ڈویژن لاہور۔

شالیمار تھانہ کی نئی بلڈنگ کی تعمیر کے لئے تحرک کیا گیا ہے۔ ایک پلاٹ نمبر 437

کھیوٹ نمبر 307 اور کھٹونی نمبر 1138 جس کا رقبہ دو کنال انیس مرلہ ہے جو محکمہ واسا کی

ملکیت تھی۔ یہ پلاٹ مسجد مائی گھمن روڈ پر موجود ہے اور کسی کے استعمال میں نہ ہے۔

مندرجہ بالا پلاٹ پولیس ڈیپارٹمنٹ کے نام کروا کر تھانہ شالیمار تعمیر کروایا جائے گا۔ یہ

پلاٹ تھانہ کی تعمیر کے لئے کافی اور بہترین ہے۔ قبل ازیں بھی تھانہ کی الاٹمنٹ کے سلسلہ میں متعدد بار تحریک کیا گیا ہے۔

سپر ٹنڈنٹ آف پولیس ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور متعلقہ نہ ہے۔

سپر ٹنڈنٹ آف پولیس سٹی ڈویژن لاہور۔ متعلقہ نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میرا سوال لاہور میں پولیس سٹیشنز کی خستہ حال بلڈنگز کے متعلق ہے جس کی پوری تفصیل میرے پاس آگئی ہے۔ میرا دو پولیس سٹیشنز پر ضمنی سوال ہے۔ لیاقت آباد پولیس سٹیشن کے متعلق جیسا کہ بتایا گیا ہے کہ وہ ایل ڈی اے کے کوارٹرز میں قائم ہے تو اس کی بلڈنگ کی حالت انتہائی ناگفتہ بہ ہے کیونکہ اگر کوئی سائل وہاں جاتا ہے تو اس کے بیٹھنے کے لئے بھی proper جگہ نہیں ہوتی۔

جناب سپیکر! مجھے جواب میں بتایا گیا ہے کہ اس کے لئے ایک پلاٹ خرید اگیا ہے جو کہ I think متنازعہ تھا جس کے متعلق court کی کوئی کارروائی چل رہی ہے تو اس حوالے سے میری as a citizen humble submission یہ ہے کہ اس matter کو جتنا جلدی ہو سکے دیکھا جائے کیونکہ اگر یہاں سے کوئی بھی شخص جا کر اس پولیس سٹیشن کی حالت دیکھ لے تو اس کی حالت انتہائی بُری ہے۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، محترمہ! آپ کا ضمنی سوال آگیا ہے لیکن ضمنی سوال اس طرح نہیں ہوتا۔۔۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال آگے ہے۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں، بہر حال آپ کا موقف آگیا ہے۔ جی، وزیر قانون! اسے دیکھ لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! ٹھیک ہے لیکن اس حوالے سے جہاں خستہ عمارتیں ہیں تو ہمارا تمام پولیس سٹیشنوں کو اپ گریڈ اور repair کرنے کا ایک phased programme ہے جس طرح محترمہ نے فرمایا تو

انشاء اللہ تعالیٰ کوشش کریں گے کہ اس پروگرام میں ان کا متعلقہ پولیس سٹیشن بھی شامل ہو جائے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال شالیمار تھانے سے متعلق ہے کیونکہ اگر تحریری جواب کو دیکھ لیں تو اس میں کہا گیا ہے کہ شالیمار تھانے کی نئی بلڈنگ کی تعمیر کے لئے تحرک کیا گیا ہے۔ ایک پلاٹ نمبر so and so واقع so and so جو محکمہ واسا کی ملکیت تھی sir actually جس پلاٹ کا ذکر انہوں نے کیا ہے کہ وہاں تھانہ منتقل کر دیا جائے یا وہاں پر بنادیا جائے۔۔۔

(اذان مغرب)

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میری request یہ ہے کہ میں نے تھانہ شالیمار بلڈنگ کے متعلق تشویش کا اظہار کیا کیونکہ وہ میرے گھر سے چند فرلانگ کے فاصلے پر ہے اور وہاں پر کسی خاتون کا جانا ہی بڑا عجیب لگتا ہے کیونکہ وہاں جو حالات ہیں اور اس چھوٹی سی جگہ پر معاملات چل رہے ہیں لیکن دیا گیا جواب بڑا confusing ہے تو میں چاہوں گی کہ منسٹر صاحب اس کا کچھ بتا دیں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/ سماجی بہبود و بیت المال/ داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جواب میں جو بتایا گیا ہے کہ وہ ایک alternate پلاٹ سے متعلق بات کی تھی کہ ہم غور کر رہے ہیں کہ اس پلاٹ پر اس تھانہ کو شفٹ کر سکتے ہیں۔ اس وقت یہ تھانہ کرائے کی بلڈنگ میں چل رہا ہے جس کے لئے ہم نے رنگ روڈ کے ساتھ متبادل جگہ لے لی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اس پر جلد کام شروع ہو گا جہاں اس تھانہ کو منتقل کر دیا جائے گا۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! جس پلاٹ کا ذکر کیا گیا ہے تو کیا یہی جگہ لی گئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا):
 جناب سپیکر! رنگ روڈ کے نزدیک جگہ ہے جو اس تھانے کے لئے لی گئی ہے۔
 محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! کب تک اس تھانہ کی بلڈنگ کی تعمیر کا کام شروع ہو
 جائے گا؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا):
 جناب سپیکر! میں نے یہ گزارش کی ہے کہ تھانہ کے لئے جگہ لے رہے ہیں جس کے بعد باقاعدہ اس
 کو بجٹ میں ڈالا جائے گا اور فنڈز کی فراہمی پر انشاء اللہ تعالیٰ کام شروع کر دیا جائے گا۔
 جناب سپیکر: محترمہ! آپ کو پتا ہے کہ تھانہ کو کتنی مشکل سے پلاٹ ملتا ہے۔ پچھلے دس سال میں
 نہیں ملا تو ابھی دس مہینے مزید انتظار کر لیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میں اس پر صرف ایک شعر عرض کروں گی:-

جو بیت گیا اسے بھول جائیں

جو آج ہے اسے یاد رکھ

جناب سپیکر: اسی لئے دس مہینے کہا ہے۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا):
 جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔
 جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جوابوں کی میز پر رکھے گئے)

لاہور میں فیروز پور روڈ، مزنگ روڈ،

جیل روڈ اور مال روڈ پر گاڑیوں کی حد رفتار سے متعلقہ تفصیلات

*1502: محترمہ عنیزہ فاطمہ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) لاہور میں فیروز پور روڈ، مزنگ روڈ، جیل روڈ اور مال روڈ پر گاڑیوں کی حد رفتار کیا ہے؟
- (ب) ہیوی ٹریفک کے لئے حد رفتار کیا ہے اور لائٹ گاڑیوں کی حد رفتار کیا مقرر کی گئی ہے؟
- (ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ تمام شاہراؤں پر تمام گاڑیوں کی حد رفتار میں کمی کی گئی ہے جس کی وجہ سے اکثر ٹریفک جام ہو جاتی ہے اور لوگوں کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور ٹریفک کا دباؤ مزید بڑھ جاتا ہے؟
- (د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ٹریفک کے دباؤ کے پیش نظر مذکورہ روڈ پر حد رفتار بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

- (الف) مذکورہ روڈ پر گاڑیوں کی حد رفتار 40 کلومیٹر فی گھنٹہ جبکہ لائٹ گاڑیوں کی رفتار 60 کلومیٹر فی گھنٹہ مقرر ہے۔
- (ب) ہیوی گاڑیوں کی حد رفتار 40 کلومیٹر فی گھنٹہ جبکہ لائٹ گاڑیوں کی رفتار 60 کلومیٹر فی گھنٹہ مقرر ہے۔
- (ج) نہیں، سٹی ٹریفک پولیس لاہور کی طرف سے متذکرہ شاہراؤں پر گاڑیوں کی رفتار میں کوئی کمی بیشی نہ کی گئی ہے۔ مزید یہ کہ لاہور شہر میں ٹریفک روانی سے چلتی ہے۔ صرف Peak hours کے دوران سکولز، کالجز اور یونیورسٹیوں کے کھلنے اور بند ہونے کے اوقات میں رش ہوتا ہے، مزید یہ کہ احتجاج، ریلیوں اور مظاہروں کی وجہ سے بھی ٹریفک کے بہاؤ میں خلل پیدا ہوتا ہے۔ سال 2018 میں لاہور میں کل 1371 مظاہرے ہوئے اور ریلیاں نکالی گئیں اور ان مظاہروں اور ریلیوں کی Per day تعداد

چار بنتی ہے۔ مال روڈ پر ایک گھنٹے میں تقریباً 13,500 گاڑیاں گزرتی ہیں۔ چار گھنٹے بھی احتجاج رہے تو 52,000 گاڑیوں کو متبادل روٹس سے گزارا جاتا ہے جس کی وجہ وہ متبادل روٹس اپنی روٹین کی گاڑیوں کی تعداد کے ساتھ ساتھ ان گاڑیوں کو بھی سنبھالتے ہیں جس کی وجہ سے ٹریفک کے بہاؤ میں دباؤ آ جاتا ہے۔ بعض اوقات ایکسپریس ہو جانے یا سڑک پر سیوریج یا بارش کا پانی کھڑا ہونے کی بدولت ٹریفک کا دباؤ بھی بڑھ جاتا ہے لیکن ٹریفک پولیس لاہور کا سٹاف فوری ٹریفک کی روانی کو یقینی بناتا ہے۔ لاہور شہر کی آبادی مسلسل بڑھ رہی ہے جو اس وقت 11.5 ملین تک پہنچ چکی ہے جو کہ آبادی کے لحاظ سے دنیا کے 122 ملکوں سے بڑا ہے اور بڑھتی ہوئی آبادی کی بدولت گاڑیوں کی تعداد بھی بڑھتی جا رہی ہے۔ اس وقت لاہور شہر میں 5.8 ملین گاڑیاں رجسٹرڈ ہیں جبکہ سڑکیں وہی پرانی ہیں جس کی بدولت ٹریفک کے بہاؤ میں مشکلات پیش آتی ہیں۔ ٹریفک پولیس انتہائی محنت اور جانفشانی سے ڈیوٹی سرانجام دیتے ہوئے ٹریفک کے بہترین بہاؤ کو برقرار رکھتی ہے۔

ٹریفک پولیس لاہور نے شہریوں کی سہولت اور راہنمائی کی خاطر نہ صرف ایک ویب سائٹ (www.ctpl.gop.pk) بلکہ ہیلپ لائن 1915 بھی متعارف کروائی ہوئی ہے جبکہ ایک ریڈیو چینل (FM88.6) بھی لگایا گیا ہے شہریوں کو ٹریفک کی صورتحال کے متعلق راہنمائی کرتا ہے۔ مزید برآں ٹریفک پولیس لاہور نے پاکستان میں سب سے پہلے جدید ٹیکنالوجی سے آراستہ ایپلی کیشن "Rasta" بھی متعارف کروائی ہے جس سے چوبیس گھنٹے عوام الناس بآسانی لاہور شہر میں ٹریفک کی بدلتی ہوئی صورتحال کے متعلق آگاہی حاصل کر سکتے ہیں۔

(د) جواب اثبات میں نہ ہے سٹی ٹریفک پولیس لاہور ان شاہراؤں پر سپیڈ میں کمی بیشی کا کوئی ارادہ نہ رکھتی ہے۔

صوبہ بھر میں پنجاب ایمر جنسی سروس کے ملازمین کو مستقل کرنے سے متعلق تفصیلات

* 1660: چودھری اشرف علی: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) گوجرانوالہ ریجن میں ریسکیو 1122 کے سنٹرز کہاں کہاں پر قائم کئے گئے ہیں؟
- (ب) کیا گوجرانوالہ ریجن میں ریسکیو 1122 کا دائرہ کار تحصیل لیول تک بڑھایا گیا ہے؟
- (ج) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں گورنمنٹ کے نوٹیفکیشن مورخہ 14-10-2009 کے مطابق پنجاب ایمر جنسی سروس کے تمام ملازمین جو اس وقت سروس میں موجود تھے کو مستقل کر دیا گیا تھا؟
- (د) کیا حکومت مذکورہ بالا نوٹیفکیشن کے بعد سروس میں آنے والے پنجاب ایمر جنسی سروس کے تمام ملازمین کو مستقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟
- وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

- (الف) گوجرانوالہ ریجن میں ریسکیو 1122 کے چار سٹیشن قائم ہیں
- 1) سنٹرل ریسکیو سٹیشن گوندلوالہ چوک۔
 - 2) ریسکیو سٹیشن پنڈی بائی پاس۔
 - 3) ریسکیو سٹیشن سیالکوٹ بائی پاس
 - 4) ریسکیو سٹیشن چن داقلہ بائی پاس
- (ب) گوجرانوالہ ریجن میں تینوں تحصیل میں ریسکیو سروس مہیا کر دی گئی ہے۔
- 1) تحصیل ریسکیو سٹیشن کاموگی۔
 - 2) تحصیل ریسکیو سٹیشن وزیر آباد
 - 3) تحصیل ریسکیو سٹیشن نوشہرہ درگاں
- (ج) جی، ہاں! صوبہ بھر میں گورنمنٹ کے نوٹیفکیشن مورخہ 14.10.2009 کے مطابق ریسکیو 1122 کے ملازمین کو جو کہ اُس وقت موجود تھے مستقل کر دیا گیا ہے۔
- (د) حکومت مذکورہ بالا نوٹیفکیشن کے بعد سروس اس کے بعد آنے والے ملازمین کو مستقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اس سلسلے میں کام جاری ہے۔

ضلع وہاڑی میں ڈرائیونگ لائسنس

بنانے کی تعداد و ایام اور طریق کار سے متعلق تفصیلات

*2235: جناب خالد محمود: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) صوبہ بھر میں ڈرائیونگ لائسنس بنانے کا کیا طریق کار ہے کیا ڈرائیونگ لائسنس جاری کرنے کے لئے کوئی ایام مقرر ہیں؟
- (ب) کیا یہ درست ہے کہ ڈرائیونگ لائسنس بنانے کی کوئی تعداد مقرر ہے اور کیا صوبہ بھر کے تمام ضلع میں وہ تعداد یکساں ہے؟
- (ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو ضلع وہاڑی میں کون سے دن مقرر ہیں اور ڈرائیونگ لائسنس بنانے کی تعداد کتنی مقرر ہے؟
- (د) کیا قانوناً تعداد اور ایام مقرر کرنا درست ہے یا پھر یہ لائسنس حاصل کرنے کا طریق کار ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

- (الف) صوبہ بھر میں ڈرائیونگ لائسنس جاری کرنے کا طریق کار طے شدہ ہے۔ جو کہ موٹر ویکل رول نمبر 19 آف موٹر ویکل رولز 1969 کے تحت امیدوار کو چھ ماہ کے لئے لرنر پرمٹ جاری کیا جاتا ہے تاہم وہ 42 دن بعد دفعہ 7 آف موٹر ویکل آرڈیننس 1965 کے تحت ڈرائیونگ ٹیسٹ پر دسیجر میں شامل ہو سکتا ہے اور ٹیسٹ پاس کرنے کے بعد ریگولر لائسنس حاصل کر سکتا ہے۔
- عوام الناس کی سہولت کے لئے مختلف کیٹیگری کے کمرشل اور نان کمرشل ڈرائیونگ لائسنس جاری کرنے کے لئے مختلف ڈرائیونگ ٹیسٹ ایام مقرر کئے گئے ہیں جن کا شیڈول لرنر پرمٹ پر درج ہوتا ہے۔
- (ب) صوبہ بھر میں ڈرائیونگ لائسنس جاری کرنے کی کوئی تعداد مقرر نہ کی گئی ہے۔
- (ج) ضلع وہاڑی میں ایک ماہ میں ٹوٹل بارہ ٹیسٹنگ ایام مقرر ہیں جن میں سے چھ کمرشل اور چھ نان کمرشل ڈرائیونگ ٹیسٹ ایام ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:
- موٹر سائیکل، موٹر کار چھ ٹیسٹ ہر منگل اور مہینہ کے پہلے اور آخری بدھ کو LTV، پانچ ٹیسٹ ہر جمعرات اور دوسرے بدھ کو HTV، ایک ٹیسٹ مہینہ کے تیسرے بدھ کو

(د) قانونی طور پر ڈرائیونگ ٹیسٹ کا طریق کار موٹر ویکل آرڈیننس کے تیسرے شیڈول میں درج ہے جو لائسنس امیدوار ڈرائیونگ ٹیسٹ پاس کر لیتا ہے اس کو لائسنس جاری کر دیا جاتا ہے۔ انتظامی بنیادوں پر ہر ضلع کی آبادی، موٹر ویکل ایگزیمیز اور ڈی ایس پی ٹریفک (لائسنسنگ اتھارٹی) کی دیگر سرکاری مصروفیات کو مد نظر رکھتے ہوئے اور عوام الناس کو پریشانی سے بچانے کے لئے مختلف اضلاع میں ڈرائیونگ ٹیسٹ کے ایام مقرر کئے گئے ہیں۔

صوبہ بھر میں پبلک سروس کمیشن کی وساطت سے بھرتی انسپٹرز کی تعداد اور پروموشن کے طریق کار سے متعلق تفصیلات

*2434: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) صوبہ بھر میں کتنے انسپٹرز PPSC کے بھرتی کردہ ہیں؟
(ب) PPSC کے بھرتی کردہ انسپٹرز کی تعیناتی کی تفصیل ڈویژن وار فراہم فرمائیں؟
(ج) PPSC کے بھرتی کردہ انسپٹرز کی پروموشن کا طریق کار اور معیار بتائیں؟
(د) PPSC کے بھرتی کردہ کتنے انسپٹرز پروموٹ ہو چکے ہیں اور کتنے کی پروموشن due ہے؟
(ه) جن کی پروموشن due ہے ان کی DPC کب تک متوقع ہے نیز ان کی پروموشن کب تک ہو جائے گی؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) پنجاب پولیس میں پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے انسپٹرز کی تین دفعہ بھرتی کی گئی جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

66 = 1993

34 = 1995

291 = 1998

(ب) انسپکٹرز کی تعیناتی کی ڈویژن وار تفصیل درج ذیل ہے:

03	لاہور	01	فیصل آباد	01	ملتان
01	ڈی جی خان	01	راولپنڈی	04	ساہیوال
01	پی سی	02	سی ٹی ڈی	01	بہاولپور

(ج) انسپکٹرز کی ڈی ایس پی کے عہدہ پر پروموشن ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سروس رولز 2008 اور صوبائی پروموشن پالیسی 2010 کے مطابق کی جاتی ہے۔

(د) PPSC کے ذریعے 1993 اور 1995 میں بھرتی ہونے والے بیشتر انسپکٹرز اب ایس پی کے عہدہ پر ترقی پا چکے ہیں اس طرح 1998 میں بھرتی ہونے والے زیادہ تر انسپکٹرز اس وقت ڈی ایس پی پروموٹ ہو چکے ہیں۔ اس وقت 1998 بیچ کے صرف پندرہ انسپکٹرز جو کہ زیادہ سزاؤں، سالانہ پرفارمنس رپورٹس یا ترقی کے لئے طے کی گئیں شرائط پوری نہ کر سکنے کی وجہ سے ترقی یاب نہ ہو سکے ہیں۔

(ه) رواں سال میں انسپکٹر سے ڈی ایس پی کے عہدے میں ترقی دینے کے لئے پروموشن کمیٹی کا آخری اجلاس 29.03.2019 کو منعقد ہوا جس کی سفارشات کی روشنی میں 16 افسران کو ڈی ایس پی کے عہدے پر ترقی دی گئی۔ انسپکٹرز کی نئی provisional سناریٹی لسٹ تیار کرنے کے لئے قواعد و ضوابط پورے کئے جارہے ہیں۔ جس پر افسران کے اعتراضات سننے کے بعد نئی notified سناریٹی لسٹ جاری کی جائے گی۔ بعد ازاں انسپکٹر سے ڈی ایس پی کی ترقی کے لئے سفارشات منگوانے کے بعد محکمہ پروموشن کمیٹی (DPC) کا اجلاس طلب کیا جائے گا۔

فیصل آباد: پنجاب پولیس کا مالی سال 2018-19

کابجٹ، اخراجات اور اشیاء کی خریداری سے متعلقہ تفصیلات

* 2435: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب پولیس فیصل آباد کا مالی سال 2018-19 کا بجٹ مدوار بتائیں؟

(ب) اس مالی سال کا کتنا بجٹ خرچ کیا گیا اور کتنا lapse ہوا ہے؟

- (ج) کتنی رقم سے کون کون سی اشیاء خرید کی گئی ہیں؟
 (د) یہ اشیاء کس کس کمپنی کی بنی ہوئی ہیں؟
 (ه) کیا ان کی خرید کے لئے کوئی کمیٹی تشکیل دی گئی تھی؟
 (و) کیا حکومت اس خریداری کی تحقیقات کرانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

- (الف) پنجاب پولیس فیصل آباد کا مالی سال 18-2017 کے بجٹ کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
 (ب) -/421214204 روپے خرچ ہوا اور کل -/30277 روپے lapse ہوئے۔ تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
 (ج) تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
 (د) تفصیل ضمیمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
 (ه) جی، ہاں! تفصیل ضمیمہ (ه) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
 (و) سالانہ آڈٹ میں اگر کوئی بے ضابطگی پائی گئی تو اس کی تحقیقات کرائی جائیں گی۔

نیشنل ایکشن پلان کے تحت ساہیوال ڈویژن

کی مساجد اور مدارس کے علماء کرام کی رجسٹریشن سے متعلقہ تفصیلات

*2476: محترمہ راحیلہ نعیم: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) نیشنل ایکشن پلان کے تحت ساہیوال ڈویژن میں مدارس اور مساجد میں امامت کے فرائض سرانجام دینے والے امام اور علماء کرام کی رجسٹریشن کی گئی ہے اگر ہاں تو ساہیوال ڈویژن میں کی جانے والی رجسٹریشن کی رپورٹ فراہم کی جائے؟
 (ب) گزشتہ تین سالوں میں ساہیوال ڈویژن میں کتنے مدارس، مساجد اور امام و علماء کرام کی رجسٹریشن کی گئی، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) سوسائٹیز رجسٹریشن ایکٹ کے 1860 تحت امام و علماء کرام کی رجسٹریشن نہ کی جاتی ہے بلکہ مسجد و مدرسہ کا انتظام و انصرام چلانے کے لئے کم از کم سات افراد پر مشتمل انجمن رجسٹرڈ کی جاتی ہے امام مسجد مدرسین کی تعیناتی کرنا بھی انجمن کے انتظام و انصرام میں شامل ہے۔

(ب) گزشتہ تین سالوں میں ڈویژن ساہیوال میں باضابطہ طور پر

(1) ضلع ساہیوال (32) مساجد اور (ایک) مدرسہ

(2) ضلع اوکاڑہ (14) مساجد اور (ایک) مدرسہ

(3) ضلع پاکپتن شریف (ایک) مسجد اور (ایک) مدرسہ

ٹوٹل ساہیوال ڈویژن:

مساجد 47 مدارس تین

کی انجمن ہائے چلائے جانے انتظام و انصرام مساجد و مدارس رجسٹرڈ کی گئیں۔

پنجاب سیف سٹی اتھارٹی کے قانون

میں ترامیم کے بغیر ای چالان سسٹم سے متعلقہ تفصیلات

*2490: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب سیف سٹی اتھارٹی قانون کب بنایا گیا تھا اس قانون کے نوٹیفکیشن کی کاپی فراہم کی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ موجودہ قانون کے مطابق سیف سٹی اتھارٹی چالان نہیں کر سکتی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سیف سٹی اتھارٹی قانون میں ترامیم کئے بغیر شہریوں کے ای چالان کر رہی ہے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت سیف سٹی اتھارٹی کے قانون میں ترامیم ہونے

تک ای چالان کا سلسلہ بند کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی ایکٹ مورخہ 6- فروری 2016 منظور ہوا۔ نوٹیفکیشن کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پنجاب سیف سٹی اتھارٹی کی جانب سے تمام خود کار چالان بمطابق متعلقہ دفعات قانون موٹر ویکل آرڈیننس 1965 دستخط بعد از مجاز افسر جاری کئے جارہے ہیں۔ مزید برآں اسی سلسلہ میں عزت مآب مسٹر جسٹس علی اکبر قریشی معزز جج لاہور ہائی کورٹ نے مقدمہ بعنوان مال روڈ ٹریڈرز ایسوسی ایشن بنام ڈپٹی کمشنر لاہور وغیرہ، میں مورخہ 13.09.2018 کو واضح احکامات صادر فرمائے جس کی تعمیل میں خود کار چالان بمطابق قانون جاری کئے جارہے ہیں۔

(ج) انسپکٹر جنرل آف پولیس کی طرف سے موٹر ویکل آرڈیننس 1965 میں مجوزہ ترامیم کے لئے یادداشت معزز ایوان کو ارسال کر دی گئی ہے جو کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے بخوشی منظور کر کے ایوان ہذا میں پیش کرنے کے لئے احکامات صادر کر دیئے ہیں جو کہ جلد ہی پایہ تکمیل تک پہنچ جائے گی۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس خود کار نظام کی وجہ سے لاہور میں شاہراؤں پر آمدورفت میں کافی بہتری اور روانی دیکھنے میں آئی ہے۔ اس امر کی تصدیق مختلف اداروں کی رپورٹ سے عیاں ہے کہ بعد از نفاذ خود کار چالان سسٹم عوام الناس کو ٹریفک کی روانی کے سلسلہ میں پیش آمدہ مشکلات میں بہت زیادہ کمی ہوئی ہے۔

(د) اس سوال کا جواب اثبات میں نہ ہے۔

پنجاب سیف سٹی اتھارٹی کی جانب سے

کئے گئے چالانوں کی تعداد اور موصولہ رقم سے متعلقہ تفصیلات

* 2491: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جنوری 2018 سے یکم جون 2019 تک سیف سٹی اتھارٹی نے کتنے چالان کئے ہیں اور اس مد میں کتنی رقم وصول کی گئی ہے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) پنجاب سیف سٹی اتھارٹی کے تحت اب تک کیمروں کی مدد سے کتنے اشتہاری / راہزن گرفتار ہوئے ہیں، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) پنجاب سیف سٹی اتھارٹی کی طرف سے خود کار چالان کے اجراء کا آغاز 23 ستمبر 2018 کو ہوا۔ یکم جون 2019 تک ہونے والے چالان کی کل تعداد 1.944 ملین ہے اور اس مد میں ابھی تک وصول ہونے والی رقم 184.8 ملین روپے ہے۔

(ب) پنجاب سیف سٹی اتھارٹی نے لاہور میں نصب شدہ کیمروں کی مدد سے اب تک تقریباً دس ہزار سے زائد مقدمات کی تحقیقات میں پنجاب پولیس اور دیگر قانون نافذ کرنے والے اداروں کی معاونت کی ہے۔ ان مقدمات میں گرفتار ہونے والے اشتہاری ملزمان کی تفصیلات محکمہ پولیس پنجاب سے حاصل کی جاسکتی ہے۔

گوجرانوالہ: تھانہ کینٹ میں اکتوبر 2018

میں دفعہ 380 اور 451 تپ کے تحت درج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

* 2525: چودھری عادل بخش چٹھہ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تھانہ کینٹ گوجرانوالہ میں اکتوبر 2018 کے دوران کتنے مقدمہ جات زیر دفعہ 380 تپ اور 451 تپ کے تحت درج ہوئے؟

(ب) کتنے مقدمات کے ملزمان گرفتار ہوئے ہیں اور ان سے مال مسروقہ برآمد ہوا ہے؟

(ج) کتنے مقدمات کے ملزمان ابھی گرفتار نہیں ہوئے ان مقدمہ جات کے ملزمان گرفتار نہ ہونے کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کیا حکومت مقدمہ نمبر 18/633 کے بارے میں مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائے گی؟

(ه) کیا حکومت ان مقدمہ جات کے اشتہاری اور مفروز ملزمان جلد از جلد گرفتار کرنے اور ان سے مال مسروقہ برآمد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

- (الف) ضلع گوجرانوالہ تھانہ کینٹ میں اکتوبر 2018 کے دوران سات مقدمات زیر دفعہ 380 اور 451 تپ درج ہوئے۔
- (ب) تھانہ کینٹ کے 380 تپ اور 451 تپ کے 06 ملزمان گرفتار ہوئے ہیں ان سے مال مسروقہ - / 450000 روپے برآمد ہوا ہے۔
- (ج) چار مقدمات کے ملزمان ابھی گرفتار نہیں ہوئے ملزمان نامعلوم ہیں جن کی گرفتاری کی کوشش کی جا رہی ہے۔
- (د) مدعی مورخہ 22.10.2018 بوقت قریب 10:00 بجے دن گھرالاک کر کے اپنی فیملی کے ساتھ رشتہ داروں سے ملنے کے لئے لاہور چلا گیا اور اسی رات 12:00 بجے واپس گھر آکر سو گئے اگلے دن مورخہ 23.10.2018 کو بوقت 2:00 بجے دن بیڈروم کے ساتھ منسلک لکڑی کی الماری کو دیکھا کہ اس کالاک ٹوٹا ہوا ہے۔ پڑتال کرنے پر پتا چلا کہ الماری میں گولڈ اور ڈائمنڈ جیولری کا پاؤچ غائب ہے۔ پاؤچ میں چار سیٹ گولڈ جیولری کے اور تین سیٹ ڈائمنڈ جیولری مع دو ٹاپس ڈائمنڈ اور دو انگوٹھیاں ڈائمنڈ کل وزنی تقریباً 22/23 تولہ کے زیورات کوئی نامعلوم چور چوری کر کے لے گیا ہے اور اوپر والی منزل میں جا کر مزید پڑتال کرنے پر پتا چلا کہ نامعلوم چور اوپر والی منزل کے فرنٹ سائیڈ سے داخل ہوا اوپر والے کمروں کے شوکیس کے دروازے وغیرہ کھلے ہوئے تھے لیکن وہاں سے کسی چیز کی چوری کا نقصان نہ ہوا ہے
- (ه) ملزمان کی گرفتاری کے لئے (1) انصر جاوید SHO/I (2) عمران اختر ASI (3) لقمان ایوب ASI (4) محمد امجد C/3444 (5) ابوبکر C/684 ٹیم تشکیل دی گئی ہے۔ انشاء اللہ جلد از جلد ملزمان کی گرفتاری کو یقینی بنایا جائے گا۔

صوبہ بھر کے اضلاع میں

سیف سٹی پر اچیکٹ کے تحت کیمرے لگانے سے متعلقہ تفصیلات

* 2571: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) صوبہ بھر کے کتنے اضلاع میں سیف سٹی پراجیکٹ کے تحت کیمرے لگائے گئے ہیں؟
- (ب) کیا یہ درست ہے کہ سیف سٹی کے اکثر کیمرے دیکھ بھال نہ ہونے کی وجہ سے خراب ہو چکے ہیں؟
- (ج) صوبہ بھر میں سیف سٹی پراجیکٹس کے تحت اس وقت کتنے کیمرے درست حالت اور کتنے کیمرے خراب ہیں نیز اب تک ان کیمروں کی مدد سے کتنے ملزمان تک رسائی ممکن ہو سکی ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

- (الف) صوبہ پنجاب کے دو شہروں لاہور اور قصور میں پنجاب سیف سٹیڈیو اتھارٹی نے مخصوص مقامات پر کیمرہ جات نصب کر دیئے ہیں جبکہ راولپنڈی، بہاولپور، ملتان، فیصل آباد، ڈی جی خان، سرگودھا، شیخوپورہ، ساہیوال، گوجرانوالہ اور ننکانہ صاحب میں اسی طرز کے مراکز سیف سٹی اتھارٹی ایکٹ کے تحت قائم کئے جائیں گے۔
- (ب) جی، نہیں۔ یہ درست نہ ہے سیف سٹی کے تمام کیمرہ جات جن کی تعداد تقریباً آٹھ ہزار ہے درست حالت میں کام کر رہے ہیں، ماسوائے ان دس فیصد کیمرہ جات کے جو کہ فنی تکنیکی اور دیگر محکمہ جات کے زیر تکمیل منصوبوں یا ضروری مرمت و تبدیلی وغیرہ کے سلسلہ میں خراب ہو جاتے ہیں اور جنہیں ترجیحی بنیادوں پر دوبارہ مرمت کر دیا جاتا ہے۔ ان نصب شدہ کیمروں کی دیکھ بھال اور درستی کی ذمہ داری برائے معاہدہ عرصہ پانچ سال تک متعلقہ ٹھیکیدار (ہواوے) کی ہے۔
- (ج) جیسا کہ اوپر گزارش کی گئی ہے کہ پنجاب سیف سٹیڈیو اتھارٹی نے مخصوص مقامات پر نصب شدہ کیمروں کی مدد سے اب تک تقریباً بارہ ہزار سے زائد مقدمات کی تحقیقات میں پنجاب پولیس اور دیگر قانون نافذ کرنے والے اداروں کی معاونت کی ہے۔ ان مقدمات میں گرفتار ہونے والے ملزمان کی تفصیلات محکمہ پولیس پنجاب سے حاصل کی جاسکتی ہیں کیونکہ پنجاب سیف سٹیڈیو اتھارٹی کا دائرہ کار تاحال صرف شہادت کی فراہمی تک محدود ہے۔

ضلع رحیم یار خان میں ریکو 1122 کی اسامیوں پر بھرتی سے متعلق تفصیلات

*2610: سید عثمان محمود: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ضلع رحیم یار خان میں ریکو 1122 کی سروسز کا آغاز کب سے کیا گیا ہے؟
- (ب) ضلع بھر میں کتنا سٹاف تعینات ہے اور کتنی اسامیاں خالی ہیں؟
- (ج) ضلع بھر میں اس ادارے کے پاس کتنی ایسولینسز درست حالت میں کام کر رہی ہیں؟
- (د) ضلع ہذا میں حکومت ریکو 1122 کی اسامیاں کب تک پر کرنے اور مزید سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

- (الف) ضلع رحیم یار خان میں ریکو 1122 کی سروسز کا آغاز 21- اکتوبر 2007 کو ہوا۔
- (ب) ضلع رحیم یار خان میں کل 424 اسامیاں منظور شدہ ہیں جن میں سے 344 اسامیوں پر عملہ بھرتی ہو چکا ہے جبکہ 80 اسامیاں خالی ہیں۔
- (ج) ضلع بھر میں ایسولینس کی کل تعداد 37 ہے جو کہ درست حالت میں کام کر رہی ہیں۔
- (د) ضلع رحیم یار خان میں حکومت پنجاب کی منظوری کے بعد ریکو 1122 کی خالی اسامیوں پر بھرتی کا عمل جاری ہے جبکہ حکومت پنجاب ضلع ہذا میں مزید سہولیات فراہم کر رہی ہے۔

سرگودھا ڈویژن میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت

نفرت انگیز تقاریر کے خاتمہ کے لئے اندراج مقدمات سے متعلق تفصیلات

*2638: محترمہ عابدہ بی بی: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) نیشنل ایکشن پلان کے تحت نفرت انگیز تقاریر کے خاتمہ کے لئے سرگودھا ڈویژن میں کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟
- (ب) نفرت انگیز تقاریر کے خلاف گزشتہ تین سالوں میں سرگودھا ڈویژن کے اضلاع میں کتنے مقدمات درج ہوئے ہیں اور کتنے لوگوں کو سزائیں دی گئی ہیں؟

(ج) سرگودھا ڈویژن کے اضلاع تحصیل اور یونین کونسلوں کی سطح پر نفرت انگیز تقاریر کے خاتمہ کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں اور اس کے تحت کیا کارروائی ہوئی ہے، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) نیشنل ایکشن پلان کے تحت ہر قسم کی مذہبی تقاریر کو بذریعہ فیلڈ سکیورٹی سٹاف و دیگر LEAs کے ساتھ مل کر مانیٹر کیا جاتا ہے اور کسی بھی قسم کی نفرت انگیز تقریر کرنے والوں کے ساتھ Zero Tolerance رکھی جاتی ہے۔

(ب) ڈویژن ہذا میں نفرت انگیز تقاریر کرنے والوں کے خلاف گزشتہ تین سالوں میں گیارہ مقدمات درج رجسٹر ہوئے اور چالان داخل عدالت کروائے گئے جن میں سے ایک مقدمہ میں ملزم سزا ہو چکا ہے جبکہ بقیہ مقدمات زیر سماعت عدالت ہیں۔

(ج) ڈویژن ہذا میں مساجد، امام بارگاہوں، مدارس اور دیگر مذہبی مقامات پر علماء کرام و دیگر مقررین کی تقاریر کو مانیٹر کیا جاتا ہے تاہم ڈویژن ہذا کے تمام SDPOs, DPOs اور SHOs کو سختی سے ہدایت کی گئی ہے کہ کسی قسم کی اشتعال انگیز اور توہین آمیز تقریر کرنے والوں کے خلاف سخت قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے۔

راولپنڈی ڈویژن میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت

مساجد کے امام اور علماء کرام کی رجسٹریشن سے متعلقہ تفصیلات

*2640: محترمہ سیمابیہ طاہر: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نیشنل ایکشن پلان کے تحت راولپنڈی ڈویژن میں مدارس اور مساجد میں امامت کے فرائض سرانجام دینے والے امام اور علماء کرام کی رجسٹریشن کی گئی ہے اگر ہاں تو راولپنڈی ڈویژن میں کی جانے والی رجسٹریشن کی رپورٹ فراہم فرمائیں؟

(ب) گزشتہ تین سالوں میں راولپنڈی ڈویژن میں کتنے مدارس، مساجد اور امام و علماء کرام کی رجسٹریشن کی گئی ان کی تفصیلات فراہم فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) سوسائٹیز رجسٹریشن ایکٹ 1860 کے تحت امام و علماء کرام کی رجسٹریشن نہ کی جاتی ہے تاہم مسجد و مدرسہ کا انتظام و انصرام چلانے کے لئے انجمن رجسٹرڈ کی جاتی ہے۔ امام مسجد مدرسین کی تعیناتی کرنا بھی انجمن کے انتظام و انصرام میں شامل ہے۔

(ب) گزشتہ تین سالوں میں راولپنڈی ڈویژن میں سوسائٹیز رجسٹریشن ایکٹ 1860 کے تحت رجسٹرڈ کی گئی مساجد اور مدارس (انجمن) کی تعداد درج ذیل ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	ضلع	مدرسہ (انجمن)	مسجد (انجمن)
1-	راولپنڈی	13	05
2-	جہلم	53	02
3-	پکوال	59	04
4-	اٹک	25	00
5-	کل تعداد	150	11

گوجرانوالہ ڈویژن میں نیشنل ایکشن پلان

کے تحت نفرت انگیز تقاریر کے خاتمہ کے لئے حکومتی اقدامات

*2648: جناب منان خان: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نیشنل ایکشن پلان کے تحت نفرت انگیز تقاریر کے خاتمہ کے لئے گوجرانوالہ ڈویژن میں کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(ب) نفرت انگیز تقاریر کے خلاف گزشتہ تین سالوں میں گوجرانوالہ ڈویژن کے اضلاع میں کتنے مقدمات درج ہوئے ہیں اور کتنے لوگوں کو سزائیں دی گئی ہیں؟

(ج) گوجرانوالہ ڈویژن کے اضلاع تحصیل اور یونین کونسلوں کی سطح پر نفرت انگیز تقاریر کے خاتمہ کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں اور اس کے تحت کیا کارروائی ہوئی ہے تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) گوجرانوالہ:

تمام SHOs تھانہ ضلع گوجرانوالہ کو سختی سے ہدایت کی گئی ہے آپ اپنے علاقہ میں واقع نفرت انگیز مواد پر مبنی آڈیو / ویڈیو کیسٹس / CDs / پمفلٹس / کتابچے اور سیکرٹری کی تقسیم و فروخت کو مکمل طور پر چیک کریں اور جو اشخاص ایسے نفرت انگیز / ہیٹ میٹریل کی کارروائیوں میں ملوث پائے جائیں ان کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لا کر دفتر ہذا کو مطلع کیا جائے۔

(ب) ضلع گوجرانوالہ میں گزشتہ تین سالوں کے دوران نفرت انگیز تقاریر کے 14 مقدمات درج رجسٹر ہوئے جن میں سے 13 مقدمات کورٹس میں زیر سماعت ہیں جبکہ ایک مقدمہ میں سزا ہو چکی ہے۔

(ج) ضلع گوجرانوالہ میں تحصیل اور یونین کی سطح پر نفرت انگیز تقاریر کے خاتمہ کے لئے ضلعی امن کمیٹی کو مکمل طور پر فعال کیا گیا ضلعی پولیس کی جانب سے متعلقہ افسران کو گاہے بگاہے ہدایت جاری کی جا رہی ہے۔ مزید نفرت انگیز تقاریر پر فوری قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

سیالکوٹ:

(الف) ضلع سیالکوٹ میں نفرت انگیز تقاریر کے لئے نیشنل ایکشن پلان کے تحت خاطر خواہ اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔ نفرت انگیز تقاریر کرنے والوں کے خلاف برہمات قانون کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے اور اس بابت علماء کرام سے میٹنگ ہائے بھی کی گئی ہے اور مساجد میں ایسی نفرت انگیز تقاریر سے متعلق تشہیر بھی کی گئی ہے۔ الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے عوام الناس میں آگاہی پیدا کی جا رہی ہے۔

(ب) ضلع ہذا میں نفرت انگیز تقاریر کے خلاف تین مقدمات درج ہوئے جن میں کل گیارہ ملزمان نامزد ہوئے اور نامزد گیارہ ملزمان گرفتار کئے گئے ایک مقدمہ میں 9 کس ملزمان کو سزا جرمانہ کروایا گیا جبکہ دو مقدمات زیر سماعت عدالت ہے۔

(ج) ضلع ہذا میں تحصیل اور یونین کونسل کی سطح پر نفرت انگیز تقاریر کے خاتمہ کے لئے یونین کونسل سطح پر مصالحتی کمیٹیاں تشکیل دی گئی ہیں اور ممبران مصالحتی کمیٹی کو اس ضمن میں تشہیر اور آگاہی پر مامور کیا گیا ہے نفرت انگیز تقاریر پر فوری قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

گجرات:

(الف) میٹشل ایکشن پلان کے تحت ضلع گجرات میں نفرت انگیز تقاریر کے خاتمہ کے لئے 17 کس مختلف مکاتب فکر کے Fiery Speakers کے خلاف ڈپٹی کمشنر سے زبان بندی کے احکامات جاری کرائے گئے ہیں اور ایسے مذہبی اجتماعات منعقد کروانے والے منتظمین سے دو ملین روپے کا چیک بطور شوریٰ بانڈ حاصل کیا جاتا ہے اگر کوئی خطیب کسی قسم کی نفرت انگیز تقریر کرے تو منتظم کی طرف سے دیا گیا چیک بطور شوریٰ بحق کار سرکار ضبط ہو گا اور Code of Conduct کی خلاف ورزی پر متعلقہ تنظیم اور خطیب کے خلاف قانونی کارروائی علیحدہ سے کی جائے گی اس مقصد کے لئے ایسے تمام اجتماعات کی مانیٹرنگ خفیہ طریقے سے کی جارہی ہے۔

(ب) ضلع ہذا میں سال 2016 میں سات مقدمات، 2017 میں دو مقدمات اور 2018 میں ایک مقدمہ درج رجسٹر ہوئے جو زیر سماعت ہیں۔

نارووال:

(الف) ضلع نارووال میں نفرت انگیز تقاریر کی روک تھام کے لئے مختلف مسالک کے شعبہ بیان مقررین جو ضلع ہذا میں فرقہ ورایت اور شر انگیزی کا سبب بنتے تھے ان کو 4th شیڈول میں شامل کر کے ان کی سخت نگرانی کی جارہی ہے۔ مزید یہ کہ بوقت ضرورت حکومت پنجاب کی طرف سے ان کی زبان بندی بھی کی جاتی ہے۔

(ب) ضلع نارووال میں گزشتہ تین سال میں نفرت انگیز تقاریر کے حوالہ سے کوئی بھی مقدمہ درج رجسٹر نہ ہوا ہے۔

(ج) ضلع نارووال میں اس کی بابت ضلعی سطح پر، تحصیل سطح پر، تھانہ کی سطح پر تمام مسالک پر مشتمل امن کمیٹیاں قائم کی گئی ہیں جو ایسے لوگوں کی حوصلہ شکنی کرتی ہیں جو ضلع ہذا کے اندر نفرت انگیز تقاریر اور شر انگیزی کا سبب بنتے ہیں۔ مزید یہ کہ ان کمیٹیوں کے لوگ ضلعی انتظامیہ کے ساتھ بھرپور تعاون کرتے ہیں جس کی وجہ سے ضلع ہذا میں امن و امان قائم رکھا ہوا ہے۔

منڈی بہاؤ الدین:

(الف) ضلع منڈی بہاؤ الدین میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت جلسہ، جلوس، مجالس کی کڑی نگرانی کی جاتی ہے تاکہ کوئی نفرت انگیز تقریر نہ کر سکے اور کسی قسم کی بھی خلاف ورزی کی صورت میں فوری قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(ب) ضلع منڈی بہاؤ الدین میں گزشتہ تین سالوں میں نفرت انگیز تقریر کے خلاف دو مقدمات درج رجسٹر ہوئے جن میں ایک مقدمہ سزایاب ہوا جبکہ دوسرا زیر سماعت عدالت ہے۔

(ج) ضلع منڈی بہاؤ الدین میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت جلسہ، جلوس، مجالس کی کڑی نگرانی کی جاتی ہے تاکہ کوئی نفرت انگیز تقریر نہ کر سکے اور کسی بھی خلاف ورزی کی صورت میں فوری قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

حافظ آباد:

(الف) اس ضمن میں ضلع ہذا کے تمام DSP/SDPOs اور SHOs کو ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ وہ اپنے اپنے تھانہ کے تمام مکاتب فکر کے علماء کرام و حضرات سے میٹنگ کریں اور حکومتی اقدامات سے آگاہ کریں تاکہ نفرت انگیز تقاریر کا کوئی واقعہ رونما نہ ہو سکے۔

(ب) ضلع ہذا میں اس ضمن میں کوئی مقدمہ درج نہ ہے۔

(ج) اس ضمن میں ضلع ہذا کے تمام DSP/SDPOs اور SHOs کو ہدایت جاری کی گئی ہیں کہ وہ اپنے اپنے تھانہ اور یونین کونسل کی سطح پر مکاتب فکر کے علماء کرام و حضرات و یونین کونسل کے ممبران سے میٹنگ کریں اور حکومتی اقدامات سے آگاہ کریں تاکہ نفرت انگیز تقاریر کا کوئی واقعہ رونما نہ ہو سکے۔

گوجرانوالہ ڈویژن: نیشنل ایکشن پلان کے تحت رجسٹرڈ کیسز سے متعلقہ تفصیلات

*2649: جناب منان خان: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نیشنل ایکشن پلان کے تحت گوجرانوالہ ڈویژن میں گزشتہ چار سالوں میں اب تک کتنے کیسز رجسٹرڈ کرائے گئے ہیں؟

(ب) نیشنل ایکشن پلان کے تحت کتنے ملزمان کے خلاف گوجرانوالہ ڈویژن میں کارروائی عمل میں لائی گئی؟

(ج) نیشنل ایکشن پلان کے تحت گوجرانوالہ ڈویژن میں کتنے ملزمان کو سزائیں دی گئیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) گوجرانوالہ

ضلع گوجرانوالہ میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت گزشتہ چار سالوں میں مورخہ

09.01.2015 سے 20.09.19 تک 11325 مقدمات درج ہوئے ہیں۔

سیالکوٹ:

نیشنل ایکشن پلان کے تحت ضلع سیالکوٹ میں گزشتہ چار سالوں میں اب تک 7268

مقدمات درج ہوئے ہیں۔

گجرات:

نیشنل ایکشن پلان کے تحت ضلع گجرات پولیس نے گزشتہ چار سالوں میں اب تک 7268

مقدمات درج ہوئے ہیں۔

نارووال:

ضلع نارووال میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت گزشتہ چار سالوں میں 2357 مقدمات درج

رجسٹر ہوئے ہیں۔

منڈی بہاؤ الدین:

نیشنل ایکشن پلان کے تحت منڈی بہاؤ الدین میں گزشتہ چار سالوں میں اب تک 3813

مقدمات درج ہوئے ہیں۔

حافظ آباد:

ضلع حافظ آباد میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت گزشتہ چار سالوں میں 4066 مقدمات درج

رجسٹر ہوئے ہیں۔

(ب) گوجرانوالہ

نیشنل ایکشن پلان کے تحت 12360 ملزمان کے خلاف ضلع گوجرانوالہ میں حسب ضابطہ

کارروائی عمل میں لائی گئی۔

سیالکوٹ:

نیشنل ایکشن پلان کے تحت 8140 ملزمان کے خلاف ضلع سیالکوٹ میں کارروائی عمل میں لائی گئی۔

گجرات:

نیشنل ایکشن پلان کے تحت 9935 ملزمان کے خلاف ضلع گجرات میں کارروائی عمل میں لائی گئی۔

نارووال:

نیشنل ایکشن پلان کے تحت 2540 ملزمان کے خلاف ضلع نارووال میں حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی گئی۔

منڈی بہاؤ الدین

نیشنل ایکشن پلان کے تحت 4060 ملزمان کے خلاف ضلع منڈی بہاؤ الدین میں کارروائی عمل میں لائی گئی۔

حافظ آباد:

نیشنل ایکشن پلان کے تحت 4406 ملزمان کے خلاف ضلع حافظ آباد میں حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی گئی۔

گوجرانوالہ

(ج)

نیشنل ایکشن پلان کے تحت ضلع گوجرانوالہ میں 2170 ملزمان کو مجاز عدالت سے سزا ہو چکی ہے۔

سیالکوٹ:

نیشنل ایکشن پلان کے تحت ضلع سیالکوٹ میں کل 1205 ملزمان کو سزائیں دلوائی گئیں۔

گجرات:

نیشنل ایکشن پلان کے تحت ضلع گجرات میں کل 4519 ملزمان کو سزائیں دلوائی گئیں۔

نارووال:

نیشنل ایکشن پلان کے تحت ضلع نارووال میں 596 ملزمان کو سزائیں دی گئی ہیں۔

منڈی بہاؤ الدین:

نیشنل ایکشن پلان کے تحت ضلع منڈی بہاؤ الدین میں کل 605 ملزمان کو سزائیں دلوائی گئیں۔

حافظ آباد:

نیشنل ایکشن پلان کے تحت ضلع حافظ آباد میں 1775 ملزمان کو سزائیں دی گئی ہیں۔

سرگودھا ڈویژن میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت

نفرت انگیز تقاریر کی روک تھام کے لئے کئے گئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*2658: جناب صہیب احمد ملک: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نیشنل ایکشن پلان کے تحت نفرت انگیز تقاریر کے خاتمہ کے لئے سرگودھا ڈویژن میں کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(ب) نفرت انگیز تقاریر کے خلاف گزشتہ تین سالوں میں سرگودھا ڈویژن کے اضلاع میں کتنے مقدمات درج ہوئے ہیں اور کتنے لوگوں کو سزائیں دی گئی ہیں؟

(ج) سرگودھا ڈویژن کے اضلاع تحصیل اور یونین کونسلوں کی سطح پر نفرت انگیز تقاریر کے خاتمے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں اور اس کے تحت کیا کارروائی ہوئی ہے، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) نیشنل ایکشن پلان کے تحت ہر قسم کی مذہبی تقاریر کو بذریعہ فیلڈ سکیورٹی سٹاف و دیگر LEAs کے ساتھ مل کر مانیٹر کیا جاتا ہے اور کسی بھی قسم کی نفرت انگیز تقریر کرنے والوں کے ساتھ Zero Tolerance رکھی جاتی ہے۔

(ب) ڈویژن ہذا میں نفرت انگیز تقاریر کرنے والوں کے خلاف گزشتہ تین سالوں میں گیارہ مقدمات درج رجسٹر ہوئے اور چالان داخل عدالت کروائے گئے جن میں سے ایک مقدمہ میں ملزم سزا ہو چکا ہے جبکہ بقیہ مقدمات زیر سماعت عدالت ہیں۔

(ج) ڈویژن ہذا میں مساجد، امام بارگاہوں، مدارس اور دیگر مذہبی مقامات پر علماء کرام و دیگر مقررین کی تقاریر کو مانیٹر کیا جاتا ہے تاہم ڈویژن ہذا کے تمام SDPOs، DPOs اور SHOs کو سختی سے ہدایت کی گئی ہے کہ کسی قسم کی اشتعال انگیز اور توہین آمیز تقریر کرنے والوں کے خلاف سخت قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے۔

سرگودھا ڈویژن میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت

مساجد کے پیش امام اور علماء کرام کی رجسٹریشن سے متعلق تفصیلات

*2659: جناب صہیب احمد ملک: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نیشنل ایکشن پلان کے تحت سرگودھا ڈویژن میں مدارس اور مساجد میں امامت کے

فرائض سرانجام دینے والے امام اور علماء کرام کی رجسٹریشن کی گئی ہے، اگر ہاں تو

سرگودھا ڈویژن میں کی جانے والی رجسٹریشن کی رپورٹ فراہم کی جائے؟

(ب) گزشتہ تین سالوں میں سرگودھا ڈویژن میں کتنے مدارس، مساجد اور امام و علماء کرام کی

رجسٹریشن کی گئی، تفصیلات پیش کی جائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) سوسائٹیز رجسٹریشن ایکٹ 1860 کے تحت امام و علماء کرام کی رجسٹریشن نہ کی جاتی

ہے۔ تاہم مسجد و مدرسہ کا انتظام و انصرام چلانے کے لئے انجمن رجسٹرڈ کی جاتی ہے۔

امام مسجد مدرسین کی تعیناتی کرنا بھی انجمن کے انتظام و انصرام میں شامل ہے۔

(ب) گزشتہ تین سالوں میں سرگودھا ڈویژن میں سوسائٹیز رجسٹریشن ایکٹ 1860 کے

تحت رجسٹرڈ کی گئی مساجد اور مدارس کی تعداد درج ذیل ہے:

نام ضلع	مساجد	مدارس
سرگودھا	39	02
میانوالی	28	08
خوشاب	39	09
بکھر	79	37
کل تعداد	185	56

چیئر پرسن چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بورو کے احکامات سے متعلق تفصیلات

*2699: محترمہ حنا پرویز بیٹ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چیئر پرسن چائلڈ پروٹیکشن بیورو نے اپنے تمام ذیلی اداروں کے سربراہان کو احکامات جاری کئے ہیں کہ ان کے کسی بھی ادارے کا کوئی بھی سرکاری افسر یا عوامی نمائندہ visit نہیں کر سکتا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ قانون اور قواعد کے مطابق چیئر پرسن چائلڈ پروٹیکشن بیورو کسی بھی عوامی نمائندے کو چائلڈ پروٹیکشن بیورو کا سرکاری طور پر visit کرنے سے نہیں روک سکتی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ چیئر پرسن نے اپنی حدود سے تجاوز کرتے ہوئے The Provincial Assembly of the Punjab Privilege Act, 1972 کی نفی کرتے ہوئے عوامی نمائندے کی توہین کی ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ چیئر پرسن چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو نے اپنے ادارے میں ہونے والی کوتاہیوں، غلطیوں، کرپشن، بے ضابطگیوں اور نا انصافیوں کو بذریعہ عوامی نمائندگان عوام کے سامنے لانے سے روکنے کے لئے اس طرح کے احکامات جاری کئے ہیں؟

(ه) اگر درج بالا جز کے جوابات اثبات میں ہیں تو کیا حکومت اس حوالے سے مکمل تحقیقات کرانے اور رپورٹ پیش کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو پنجاب Punjab Destitute & Neglected Children Act, 2004 کے تحت اپنے فرائض سرانجام دے رہا ہے اور اس میں رہائش پذیر تمام بچے چائلڈ پروٹیکشن کورٹس کی قانونی تحویل میں ہیں۔ بچوں کی رہائش اور حفاظت کے پیش نظر بیورو ایک حساس ادارہ ہے۔ رہائشی بچوں کی حفاظت کو یقینی بنانا بیورو کی اولین ترجیح ہے۔ چیئر پرسن چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو پنجاب نے بچوں کی حفاظت اور لاء اینڈ آرڈر کی صورت حال کے پیش نظر ہدایات جاری کیں جن کا مقصد کسی

کو روکنا نہیں بلکہ کسی بھی قسم کے ناخوشگوار واقعے سے بچنے کے لئے انتظامیہ کو پیشگی اطلاع دینا ضروری قرار دیا گیا ہے۔

(ب) چیئر پرسن چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو پنجاب نے کسی بھی عوامی نمائندے کو چائلڈ پروٹیکشن بیورو سرکاری طور پر وزٹ کرنے سے نہیں روکا۔

(ج) چیئر پرسن چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو پنجاب تمام عوامی نمائندگان کو قانون کے مطابق عزت و تکریم دیتی ہیں اور کسی بھی عوامی نمائندے کی توہین کی ہے اور نہ ہی

The Provincial Assembly of the Punjab Privillage Act, 1972 کی نفی کی ہے۔ اس قانون کی دفعہ 17 عوامی نمائندگان کو اپنے حلقے میں پیشگی اطلاع کے ساتھ اداروں کے وزٹ کا پابند کرتی ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے۔

(ه) درج بالا سوالات کے جوابات اثبات میں نہ ہیں۔

ضلع سرگودھا: بھلوال شہر میں

ریسکیو 1122 کی بلڈنگ کے اپریشنل ہونے سے متعلقہ تفصیلات

*2734: جناب یاسر ظفر سندھو: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بھلوال شہر (ضلع سرگودھا) میں ریسکیو 1122 کی بلڈنگ بن چکی ہے مگر یہ سنٹر فنکشنل نہیں کیا گیا؟

(ب) اس کے فنکشنل نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں یہ کب تک فنکشنل ہو گا اس پر خرچ کردہ عوام کا کروڑوں روپے جو ضائع ہو رہا ہے اس کا ذمہ دار کون ہے؟

(ج) حکومت اس کو جلد از جلد فنکشنل کرے تاکہ عوام کو اس کا فائدہ ہو سکے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) جی، نہیں۔ یہ درست نہیں ہے۔ محکمہ تعمیرات کے مطابق بھلوال شہر میں ریسکیو

1122 کی عمارت ابھی زیر تعمیر ہے جس کی وجہ سے اس کو ابھی تک فنکشنل نہ کیا جا

سکا۔

(ب) تعمیراتی کام کو مکمل کرنے کا ذمہ دار محکمہ تعمیرات ہے جس کے مطابق فنڈز کی کمی کے باعث اس سٹیشن کو مکمل نہ کیا جاسکا ہے تاہم موجودہ مالی سال میں تعمیراتی کام کو مکمل کرنے کے لئے بقیہ فنڈز میں لاکھ مختص کر دیئے گئے ہیں تاکہ اس سٹیشن کو جلد از جلد مکمل کر لیا جائے جبکہ محکمہ تعمیرات کے مطابق کام کو تقریباً تین ماہ میں مکمل کر لیا جائے گا۔

(ج) عوامی مفاد کے پیش نظر حکومت اس سنٹر کو جلد از جلد فنکشنل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

تحصیل جام پور: ضلع راجن پور میں

تھانوں کی تعداد اور تعینات نفری سے متعلقہ تفصیلات

* 2771: محترمہ شازیہ عابد: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) تحصیل جام پور (ضلع راجن پور) میں تھانہ جات کے نام علاقہ وار بیان فرمائیں؟
- (ب) کیا یہ درست ہے کہ ایک تھانہ کی حدود میں کافی چکوک ہیں جن کی آبادی بہت زیادہ ہے اور تھانہ جات آبادی کے حساب سے ناکافی ہیں؟
- (ج) مذکورہ تھانہ جات میں نفری کی تعداد عہدہ وار بیان فرمائیں اور ہر تھانہ جات میں کتنی گاڑیاں ہیں؟
- (د) مذکورہ تھانہ جات میں اشتہاریوں کی تعداد کتنی ہے نیز 2018 سے اب تک کتنے اشتہاری گرفتار کئے گئے اور کتنے گرفتار کرنے ابھی باقی ہیں اور ان کو گرفتار نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟
- (ه) کیا حکومت اس حلقہ کی آبادی کے تناسب سے تھانہ جات کی تعداد بڑھانے اور اشتہاریوں کے خلاف کریک ڈاؤن کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) تحصیل جام پور میں پولیس کے دو سرکل اور سات تھانہ جات ہیں جن کی تفصیل ذیل ہے۔

(1) سرکل جام پور (تھانہ محمد پور 2- صدر جام پور 3- سٹی جام پور)

(2) سرکل داخل (تھانہ حنیف غوری شہید 2- ہژند 3- لعل گڑھ 4- حاجی پور)

(ب) تمام تھانہ جات میں چلوک کی تعداد اور آبادی کا تناسب تھانہ جات کے حساب سے بالکل ٹھیک ہے اگر کسی بھی تھانہ کی حدود میں آبادی بڑھی تو حکومت کو تھانہ جات کی تعداد میں اضافہ کرنے کی تجویز بھیجی جائے گی۔

(ج) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

مزید یہ کہ ضلع راجن پور کی باؤنڈری کوہ سلیمان کے پہاڑی سلسلہ کے ساتھ منسلک ہے جو کہ ٹرانسل ایریا ہے جو کہ بارڈر ملٹری پولیس کی حدود ہے جس کی وجہ سے چند ملزمان واردات کرنے کے بعد اندر پہاڑ چلے جاتے ہیں۔ تاہم اشتہاری ملزمان کی گرفتاری کے لئے بارڈر ملٹری پولیس کے ساتھ مل کر خصوصی ٹیمیں تشکیل دی گئی ہیں، انشاء اللہ بقیہ ملزمان کو جلد از جلد گرفتار کر کے مقدمات کو حقائق پر یکسو کیا جائے گا۔

(ه) ضلع راجن پور میں آبادی کے تناسب سے پہلے تین سرکل قائم تھے جبکہ موجودہ حکومت نے مزید دو سرکل ہائے اضافہ کیا ہے اس سے قبل 16 تھانہ جات قائم تھے جبکہ اب مزید دو تھانہ جات کے اضافہ کے ساتھ اب تھانہ جات کی تعداد اٹھارہ ہو گئی ہے مزید یہ کہ جب کبھی آبادی کے تناسب سے تھانہ جات میں اضافہ کی ضرورت محسوس ہوئی تو حکومت کو اس کے متعلق تجویز بھیجی جائے گی۔ اشتہاریوں کی گرفتاری کے لئے خصوصی ٹیمیں قائم کی گئی ہیں انشاء اللہ اشتہاریوں کو جلد از جلد گرفتار کر کے مقدمات کو حقائق پر یکسو کیا جائے گا۔

صوبہ بھر میں بچوں کو جنسی زیادتی

سے بچاؤ کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*2788: محترمہ عائشہ اقبال: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں روزانہ دس سے زائد بچے جنسی زیادتی کا شکار ہو رہے ہیں؟

(ب) حکومت اس بابت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) رواں سال 15.09.2019 تک بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی کے کل 1024 مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔ جن میں سے 856 مقدمات کی تفتیش مکمل ہو کر ملزمان چالان عدالت کئے جا چکے ہیں، جو زیر سماعت عدالت ہیں۔

(ب) پولیس کے تمام متعلقہ فیلڈ یونٹس کو خصوصی ہدایات جاری کی جا چکی ہیں کہ وہ بالخصوص اس جرم پر خصوصی نگاہ رکھیں اور ایسے تمام جرائم کے مقدمات کا اندراج فی الفور یقینی بنائیں۔ ملزمان کی فوری گرفتاری عمل میں لائی جائے اور ایسے تمام مقدمات کی پیروی ترجیحی بنیادوں پر کرتے ہوئے ملزمان کو قرار واقعی سزا دلوائی جائے۔ بچوں کے خلاف جنسی جرائم کی روک تھام اور درج مقدمات کی تفتیش کے لئے SOP بھی جاری کی گئی ہیں۔

پنجاب فرانزک سائنس ایجنسی میں

خود کار بائیومیٹرک نظام کی تنصیب سے متعلقہ تفصیلات

*2842: محترمہ مومنہ وحید: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب فرانزک سائنس ایجنسی کے لئے خود کار بائیومیٹرک کا نظام متعارف کرانا چاہتی ہے؟

- (ب) اس مقصد کے لئے کتنی رقم خرچ کی جائے گی اور یہ نظام کب تک متعارف ہو گا؟
- (ج) اس نظام کے متعارف ہونے سے کیا فائدہ ہو گا اور اس سے پنجاب فرانزک سائنس ایجنسی کی کارکردگی میں کیا بہتری آئے گی؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

- (الف) جی، ہاں! حکومت پنجاب فرانزک سائنس ایجنسی میں خود کار فنگر پرنٹ ایڈ منسٹریشن نظام (AFIS) متعارف کروا رہی ہے۔ یہ نظام ملزمان کے نشانات انگشت اور ہتھیلی کے علاوہ موقع واردات سے اکٹھے کئے جانے والے مکمل یا جزوی (Partial) مخفی نشانات انگشت اور ہتھیلی (Latent Prints) کے ڈیٹا بیس کے طور پر استعمال کیا جائے گا۔ ایسا نظام ابھی تک پاکستان میں کہیں میسر نہیں ہے جبکہ دنیا کے زیادہ تر ممالک نامعلوم ملزمان کو شناخت کرنے کے لئے یہ نظام استعمال کر رہے ہیں۔ پنجاب پولیس کے پاس مجرمان کے نشانات انگشت کا ڈیٹا بیس موجود ہے جس میں نشانات ہتھیلی شامل نہ ہیں اور یہ نظام صرف مشتبہ افراد کے مجرمانہ ریکارڈ کو ان کی موجودگی میں تصدیق کے لئے استعمال ہو سکتا ہے۔ اس کی مدد سے موقع واردات سے ملنے والے جزوی مخفی نشانات انگشت (Partial Latent Prints) کی مدد سے ملزمان کی شناخت تقریباً ناممکن ہے تاہم اگر کسی موقع واردات سے کوئی اچھی کوالٹی کا مکمل نشان انگشت (جو کہ بہت کم ہوتا ہے) مل جائے تو ہو سکتا ہے یہ نظام ملزم کی شناخت میں مدد کر سکتا ہو۔ تاہم یہ نظام اس کام کے لئے توثیق شدہ ہے اور نہ ہی موقع واردات سے ملنے والے مخفی نشانات ہتھیلی (Latent Palm Prints) کی مدد سے ملزمان کی شناخت کر سکتا ہے۔
- (ب) نظام کی لاگت 495.000 ملین روپے ہے۔ یہ مالی سال 2019-20 کے آخر تک استعمال کے لئے میسر ہو گا۔

(ج) فوائد:

i. یہ نظام موقع واردات سے اٹھائے گئے مخفی نشانات انگشت اور ہتھیلی (Latent Prints) کی مدد سے پنجاب فرانزک سائنس ایجنسی کو نامعلوم ملزمان کی شناخت میں مدد کرے گا۔ یہ نظام ہر مخفی نشان (Latent Print) کی تلاش کے بعد آٹھ سے دس ممکنہ ملزمان کی فہرست فراہم کرتا ہے۔ اس فہرست میں سے مکمل طور پر تربیت یافتہ قابل اور ماہر فنگر پرنٹ ایکسپرٹ جن کی کم از کم تعلیم ایم فل یا پی ایچ ڈی (یکسٹری) اور دو سال کی تربیت ہے، خود موازنہ کر کے اصل ملزم کی نشاندہی کرتے ہیں۔ نشانات انگشت اور ہتھیلی (Latent Prints) کے موازنہ کی تربیت ایک سال سے دو سال میں مکمل ہوتی ہے۔ اس تربیت کے اختتام پر ہر ایکسپرٹ کی قابلیت عالمی معیار کے مطابق جانچی جاتی ہے اگر وہ مطلوبہ معیار پر پورا اترتا ہے تو وہ تجربہ کار ایکسپرٹ کے زیر سایہ چھ مہینے سے ایک سال تک کام کرتا ہے اس کے بعد نئے ایکسپرٹ کے لئے ہر سال ایک عملی امتحان کے ذریعے اپنی مہارت عالمی معیار کے مطابق ثابت کرنا لازمی ہے۔

ii. یہ نظام ایک ہی نامعلوم ملزم کی مختلف اوقات اور مختلف جگہوں پر کی گئی وارداتوں کے درمیان تعلق کی نشاندہی کرنے میں مدد فراہم کرے گا اور ان معلومات کی بنیاد پر مختلف کیس حل ہوں گے۔

iii. اگر موقع واردات سے اٹھائے گئے مخفی نشانات انگشت (Latent Prints) کو نامعلوم ملزم کی نشاندہی کے لئے ڈیٹا بیس میں سے تلاش کیا جائے اور نظام ملزم کو شناخت نہ کر سکے تو یہ مخفی نشانات (Latent Prints) بھی ڈیٹا بیس کا حصہ بن جائیں گے۔ مستقبل میں جب کبھی وہ نامعلوم ملزم کسی بھی واردات میں گرفتار ہو گا اور طریق کار کے مطابق اس کے نشانات انگشت اور ہتھیلی ڈیٹا بیس میں ڈالے جائیں گے تو سرچ کرنے پر نظام خود بخود ہمیں مطلع کرے گا کہ یہ وہی نامعلوم ملزم ہے جو کہ ماضی میں کسی مخصوص جرم میں ملوث تھا۔ اس طرح سے پنجاب فرانزک سائنس ایجنسی پرانے غیر حل شدہ مقدمات کو حل کرنے میں مددگار ثابت ہو سکے گی۔ AFIS کے ذریعے یہ طریق کار ساری دنیا کی فرانزک لیبارٹریوں میں رائج العمل ہے۔

کارکردگی میں بہتری:

موجودہ حالات میں پنجاب فرائزک سائنس ایجنسی پولیس کو مطلوب مشتبہ افراد میں سے مہیا کئے گئے نشانات انگشت اور ہتھیلی کے موازنہ کی مدد سے اصل ملزم کی شناخت کرنے میں مدد فراہم کر رہی ہے۔ اگر کوئی مشتبہ شخص میسر نہ ہو تو پنجاب فرائزک سائنس ایجنسی نشانات انگشت اور ہتھیلی کی مدد سے نامعلوم ملزم کی شناخت نہیں کر سکتی۔ بائیو میٹرک نظام متعارف ہونے کے بعد نامعلوم ملزمان کے نشانات انگشت اور ہتھیلی کی مدد سے عالمی معیار کے مطابق تیزی سے شناخت ہو سکے گی جو کہ بالآخر ملزمان کو سزا دلوانے کی شرح کو بڑھائے گا اور جرائم کی شرح کم کرنے میں مدد کرے گا۔

لاہور: تھانہ باغبانپورہ کی عمارت کے کرایہ

کی شرح اور پرانی عمارت کی ناکافی دیکھ بھال سے متعلقہ تفصیلات

*2873: چودھری اختر علی: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تھانہ باغبانپورہ لاہور کو ماڈل تھانہ قرار دیکر اس کی بلڈنگ تعمیر کی گئی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ماڈل تھانہ کی بلڈنگ کا کچھ حصہ اورنج لائن ٹرین کی وجہ سے گرا دیا گیا ہے جس کی وجہ سے اب یہ تھانہ کرایہ کی بلڈنگ میں چل رہا ہے اس تھانہ کی موجودہ کرایہ کی بلڈنگ کا ماہانہ کتنا کرایہ حکومت ادا کر رہی ہے؟

(ج) اس ماڈل تھانہ کی سابقہ سرکاری بلڈنگ کا کتنا حصہ اور کمرے اورنج لائن ٹرین سے متاثر ہوئے ہیں اس کا بقایا کتنا رقبہ ہے؟

(د) اس وقت اس ماڈل تھانہ کی باقی عمارت کتنے کمروں پر مشتمل ہے اس میں کتنے کمرے موجود ہیں؟

(ه) کیا یہ بھی درست ہے کہ بقایا کمروں کی مناسب دیکھ بھال نہ ہونے کی وجہ سے یہ خراب ہو رہے ہیں یہاں تک کہ اس میں موجود مسجد کی عمارت بھی خستہ حالی کا شکار ہے؟

(و) کیا حکومت اس تھانہ کی سرکاری عمارت کی از سر نو بحالی کر کے تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ حکومت کا سرمایہ جو کرایہ کی مد میں خرچ ہو رہا ہے اس سے بچت ہو سکے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) جی، یہ درست ہے۔

(ب) جی، یہ درست ہے کہ تھانہ کی بلڈنگ کا کچھ حصہ اور نچ ٹرین لائن کی وجہ سے گرایا گیا تھا۔ اب تھانہ کی بلڈنگ داروغہ والہ چوک چیمہ پلازہ میں موجود ہے جس کا ماہانہ کرایہ 2 لاکھ 20 ہزار روپے حکومت پنجاب ادا کر رہی ہے۔

(ج) تھانہ باغبانپورہ لاہور کی بلڈنگ کے 9 کمرے موجود ہیں۔

(د) تھانہ باغبانپورہ لاہور کی بلڈنگ کے 9 کمرے موجود ہیں۔

(ه) تھانہ باغبانپورہ کے بقایا کمروں کی مناسب دیکھ بھال کی جاتی ہے مسجد بھی درست حالت میں موجود ہے اور اس میں نمازی نماز پڑھتے ہیں۔

(و) حکومت پنجاب تھانہ کی تعمیر نو کا جو مناسب ہو گا فیصلہ کرے گی۔

ضلع ڈیرہ غازی خان اور راجن پور میں

بارڈر ملٹری پولیس میں خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

* 2945: سید عثمان محمود: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ڈیرہ غازی خان اور راجن پور میں بارڈر ملٹری پولیس موجود ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو BMP کے کون کون سے عہدہ جات کی اسامیاں کب سے خالی ہیں، حکومت کب تک ان اسامیوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) کمانڈنٹ بارڈر ملٹری پولیس ڈیرہ غازی خان۔

جی، ہاں! یہ درست ہے کہ ضلع ڈیرہ غازی خان میں بارڈر ملٹری پولیس موجود ہے۔

کمانڈنٹ بارڈر ملٹری پولیس راجن پور۔

جی، ہاں! یہ درست ہے کہ ضلع راجن پور میں بارڈر ملٹری پولیس موجود ہے۔

(ب) کمانڈنٹ بارڈر ملٹری پولیس ڈیرہ غازی خان۔

اس وقت بارڈر ملٹری پولیس ڈیرہ غازی خان میں درج اسمیاں خالی ہیں، جنہیں پنجاب بی ایم پی و بلوچ لیوی سروس رولز 2009 کی تازہ ترامیم اور کمشنر صاحب ڈیرہ غازی خان سے جاری حالیہ احکامات کے مطابق بذریعہ پروموشن پُر کیا جا رہا ہے۔ بعد تکمیل پروموشن باقی ماندہ اسمیوں پر حکومت پنجاب کی ہدایات کے مطابق بھرتی کی جائے گی۔ ٹوٹل خالی اسمیوں کی تعداد مختلف عہدوں میں 191 ہے۔

کمانڈنٹ بارڈر ملٹری پولیس راجن پور۔

اس وقت بارڈر ملٹری پولیس راجن پور میں درج ذیل اسمیاں خالی ہیں، جنہیں پنجاب بی ایم پی و بلوچ لیوی سروس رولز 2009 کی تازہ ترامیم اور کمشنر صاحب ڈیرہ غازی خان سے جاری حالیہ احکامات کے مطابق پُر کیا جا رہا ہے۔ بعد تکمیل پروموشن باقی ماندہ اسمیوں پر حکومت پنجاب کی ہدایات کے مطابق بھرتی کی جائے گی۔ ٹوٹل خالی اسمیاں کی تعداد مختلف عہدوں میں 113 ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

صوبہ میں قیدیوں کی آمدورفت

کے لئے استعمال ہونے والی گاڑیوں سے متعلقہ تفصیلات

31: چودھری اشرف علی: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) قیدیوں کی آمدورفت کے لئے کتنی اقسام کی گاڑیاں استعمال کی جاتی ہیں اور ان میں کتنے

افراد کے بیٹھنے کی گنجائش ہوتی ہے، گاڑی وار تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ قیدیوں کو مذکورہ گاڑیوں میں گنجائش سے کہیں زیادہ تعداد میں

سوار کیا جاتا ہے اور ventilation کے لئے جگہ بھی انتہائی تنگ ہوتی ہے جس کی وجہ

سے اسیران کو سانس لینے میں سخت دشواری ہوتی ہے جو کہ بنیادی انسانی حقوق کی

خلاف ورزی ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت گاڑیوں کی ساخت تبدیل کرنے یا گاڑیوں کو

ازرکنڈیشنز کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ

فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) پنجاب پولیس میں قیدیوں کو جیل سے عدالت لانے اور لے جانے کے لئے مختلف قسم

کی گاڑیاں (جن کو جیل وین کہا جاتا ہے) استعمال کی جاتی ہیں، جن میں پینو، اسوزو اور

نسان کمپنی کی جیل وینز شامل ہیں سائز کے لحاظ سے یہ دو قسم کی ہوتی ہیں، جن میں سے

بڑی گاڑی میں چالیس قیدیوں کو بٹھانے کی گنجائش ہوتی ہے اور میڈیم سائز گاڑی میں

پچیس قیدیوں کو بٹھانے کی گنجائش ہوتی ہے

(ب) جناب سیشن جج تیس افراد کو جیل وین میں سوار کیا جاتا ہے جیل وین گاڑی کی گاڑی کے

اوپر والے حصے میں حفاظتی ہوادار جنگلہ دونوں طرف لگایا گیا ہے جنگلہ کی لمبائی تقریباً

بارہ فٹ اور چوڑائی تقریباً آٹھ انچ ہے اور گاڑی کے فرنٹ والے حصے میں ہوادار جنگلہ

لگایا گیا ہے جس کی لمبائی تقریباً دو فٹ اور چوڑائی آٹھ انچ ہے گاڑی میں چالیس / پچاس

افراد کی گنجائش ہے لیکن گاڑی میں صرف تیس افراد سوار ہوتے ہیں۔ البتہ ان گاڑیوں کی باڈی میں مناسب ventilation ہوتی ہے۔

(ج) ان گاڑیوں کی باڈی کی ساخت تبدیل کرنے یا ان کو ائر کنڈیشنز کرنے کا محکمہ پولیس میں فی الحال کوئی پروگرام نہیں چل رہا ہے کیونکہ سکیورٹی کے پیش نظر قیدیوں کو لے جانے اور لانے کے لئے حالیہ جیل ویز کی ساخت مناسب ہے لہذا ساخت تبدیل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر حکومت پنجاب کی طرف سے کوئی ائر کنڈیشنز جیل وین الاٹ ہوئی تو حکم کے مطابق عملدرآمد کیا جائے گا تا حال ایسی کوئی جیل وین دستیاب نہ ہوئی ہے۔

بہاولپور ڈویژن میں

نیشنل ایکشن پلان کے تحت اندراج مقدمات سے متعلق تفصیلات

617: محترمہ سبین گل خان: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) نیشنل ایکشن پلان کے تحت بہاولپور ڈویژن میں گزشتہ چار سالوں میں اب تک کتنے کیسز رجسٹرڈ کرائے گئے ہیں؟
- (ب) نیشنل ایکشن پلان کے تحت کتنے ملزمان کے خلاف بہاولپور ڈویژن میں کارروائی عمل میں لائی گئی؟
- (ج) نیشنل ایکشن پلان کے تحت بہاولپور ڈویژن میں کتنے ملزمان کو سزائیں دی گئیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

- (الف) ریجن ہذا میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت کل 16941 مقدمات درج رجسٹرڈ ہوئے ہیں جن میں سے ضلع بہاولپور کے 5171، ضلع بہاولنگر کے 6586 اور رحیم یار خان کے 5184 مقدمات ہیں۔

- (ب) ریجن ہذا میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت کل 17826 ملزمان کے خلاف کارروائی عمل میں لائی گئی ہے جن میں سے ضلع بہاولپور کے 5402، ضلع بہاولنگر کے 7016 اور رحیم یار خان کے 5408 ملزمان کے خلاف کارروائی عمل میں لائی گئی۔

(ج) ریجن ہذا میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت کل 8308 ملزمان کو سزائیں ہوئیں جن میں سے ضلع بہاولپور کے 4634، ضلع بہاولنگر کے 2971 اور رحیم یار خان کے 703 ملزمان کو سزائیں دی گئیں۔

لاہور میں پولیس کے کمپینٹ سیل کی تعداد اور انچارج سے متعلق تفصیلات

624: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ضلع لاہور میں پولیس کے کتنے کمپینٹ سیل ہیں؟
 (ب) ان کمپینٹس سیل کا انچارج کون ہے؟
 (ج) مارچ 2019 کے دوران یہاں پر کتنی درخواستیں وصول ہوئیں؟
 (د) ان میں سے کتنے لوگوں کی دادرسی کی گئی ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

- (الف) ضلع لاہور میں کل پانچ کمپینٹ سیل ہیں۔
 سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور۔
 اقبال ٹاؤن ڈویژن انوسٹی گیشن ونگ میں ایک کمپینٹ سیل ہے۔
 سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن سول لائنز ڈویژن لاہور۔
 انوسٹی گیشن سول لائن ڈویژن ایس پیس آفس میں ایک کمپینٹ سیل قائم ہے۔
 سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن کینٹ ڈویژن لاہور۔
 کینٹ انوسٹی گیشن میں ایک کمپینٹ سیل موجود ہے۔
 سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور۔
 انوسٹی گیشن ماڈل ٹاؤن ڈویژن میں ایک کمپینٹ سیل موجود ہے۔
 سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن سٹی ڈویژن لاہور۔
 کوئی کمپینٹ سیل قائم نہ ہے۔
 سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن صدر ڈویژن لاہور۔
 ڈویژن ہذا میں ایک کمپینٹ سیل ہے۔

(ب) سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور۔
 اقبال ٹاؤن ڈویژن انوسٹی گیشن ونگ میں کمپینٹ سیل کا انچارج ایس آئی محمد مالک نمبر L/1539
 فون نمبر 0300-4942391 ہے۔
 سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن سول لائنز ڈویژن لاہور۔
 کمپینٹ سیل کا انچارج اے ایس آئی ریک کا افسر ہے۔
 سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن کینٹ ڈویژن لاہور۔
 ہیڈ کانسٹیبل شہزاد احمد HC/4395 ہے۔
 سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور۔
 کمپینٹ سیل کا انچارج ٹی اے ایس آئی محمد طاہر فون نمبر 0300-7990102 ہے۔
 سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن سٹی ڈویژن لاہور۔

Nil

(ج) سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور۔
 اقبال ٹاؤن ڈویژن انوسٹی گیشن ونگ کمپینٹ سیل میں ماہ مارچ 2019 میں ٹوٹل 78 درخواستیں
 موصول ہوئی ہیں۔
 سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن سول لائنز ڈویژن لاہور۔
 مارچ 2019 میں کل 51 درخواستیں موصول ہوئیں۔
 سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن کینٹ ڈویژن لاہور۔
 99 درخواستیں موصول ہوئیں۔
 سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور۔
 انوسٹی گیشن ماڈل ٹاؤن ڈویژن میں مارچ 2019 میں ٹوٹل 117 درخواستیں موصول ہوئیں۔
 سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن سٹی ڈویژن لاہور۔
 مارچ 2019 میں 31 درخواستیں موصول ہوئیں تاہم لوگوں کی دادرسی کے لئے جو درخواستیں
 موصول ہوتی ہیں ان پر حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔
 سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن صدر ڈویژن لاہور۔
 47 درخواستیں موصول ہوئیں۔

- (د) سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور۔
78 درخواست ہائے جو مارچ 2019 میں موصول ہوئی تھیں ان تمام کی میرٹ پر دادرسی کی گئی ہے۔
سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن سول لائنز ڈویژن لاہور۔
51 درخواستوں میں 47 درخواستوں پر دادرسی کی گئی۔ بقیہ 4 درخواستیں حقیقت پر مبنی نہ پائی گئیں۔
سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن کینٹ ڈویژن لاہور۔
99 کی دادرسی ہو چکی ہے۔
سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور۔
100 درخواستوں کی دادرسی ہو چکی ہے۔
سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن سٹی ڈویژن لاہور۔
مارچ 2019 میں 31 درخواستیں موصول ہوئیں اور ان کی دادرسی کی گئی ہے۔
سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن صدر ڈویژن لاہور۔
سب کی دادرسی ہو چکی ہے۔
سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن ڈویژن ماڈل ٹاؤن ڈویژن، سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن سٹی ڈویژن، سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن اقبال ٹاؤن ڈویژن
سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن سول لائن ڈویژن، سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن صدر ڈویژن اور سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن کینٹ ڈویژن لاہور

ضلع اٹک: فتح جنگ میں ریسکیو 1122 کی

بلڈنگ کی تکمیل کے بعد سروس فنکشنل ہونے سے متعلقہ تفصیلات

- 627: جناب افتخار احمد خان: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
(الف) ضلع اٹک میں ریسکیو 1122 کے کتنے دفاتر اور سنٹرز کہاں کہاں ہیں۔ علاقہ وار تفصیل فراہم فرمائیں؟
(ب) کیا یہ درست ہے کہ فتح جنگ میں ریسکیو 1122 کی بلڈنگ تیار ہے اب تک فنکشنل نہ ہو سکی ہے اس کے فنکشنل نہ ہونے کی وجوہات کیا ہیں؟

- (ج) مذکورہ بلڈنگ کب بنائی گئی، اس پر کتنی لاگت آئی اور اس کا کل رقبہ کتنا ہے؟
- (د) سال 2018-19 کے بجٹ میں ریسکیو 1122 کے دفاتر کے لئے ضلع انک کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟
- (ه) کیا حکومت فتح جنگ میں ریسکیو 1122 کی بلڈنگ جلد از جلد فنکشنل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

- (الف) ضلع انک میں ریسکیو 1122 کے چھ دفاتر موجود ہیں جن میں سے ایک انک دوسرا تحصیل حضرو میں ہیں جو کہ عوام کو ایمر جنسی سروسز کی سہولیات فراہم کر رہے ہیں جبکہ باقی ماندہ چار سٹیشنز پنڈی گھیب، جنڈ، حسن ابدال اور فتح جنگ میں زیر تعمیر ہیں۔
- (ب) جی، نہیں۔ یہ درست نہیں ہے کہ فتح جنگ میں بلڈنگ تیار ہے کیونکہ محکمہ تعمیرات کی جانب سے تعمیراتی کام جاری ہے اور محکمہ تعمیرات کے مطابق تقریباً 95 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور اس کو فنکشنل کرنے کے لئے عملہ کی بھرتی اور ایبوی لینسز کی خریداری کا عمل جاری ہے۔
- (ج) ریسکیو سٹیشن تحصیل فتح جنگ کی عمارت کی تعمیر نومبر 2016 میں شروع ہوئی اور محکمہ تعمیرات کے مطابق تقریباً 95 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اس کی لاگت کا تخمینہ 14.998 روپے ہے اور اس کا رقبہ 2925 sqft پر مشتمل ہے۔
- (د) 2018-19 میں ریسکیو 1122 ضلع انک کی چار تحصیلوں میں زیر تعمیر ریسکیو سٹیشنز کے لئے 10.774 ملین روپے مختص کئے گئے۔
- (ه) جی، ہاں! عمارت کی تعمیر کا 95 فیصد کام مکمل ہو چکا اور عملہ کی بھرتی جاری ہے جبکہ ایبوی لینسز کی خریداری کے لئے محکمہ داخلہ کو درخواست کر دی گئی ہے۔ عملہ کی تربیت مکمل ہونے اور ایبوی لینسز کی خریداری کے فوراً بعد ریسکیو سٹیشن فتح جنگ کو فعال کر دیا جائے گا۔

ضلع لاہور میں ڈولفن اہلکاران کی تعداد اور ان کی موٹر بائیک میینٹنس کے لئے مختص کردہ بجٹ

638: ملک محمد وحید: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں کتنے ڈولفن اہلکار ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں اور ان کے پاس بائیک کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) بائیک کو مرمت کرانے کی ذمہ داری کن افسران کی ہے ان کے نام، عہدہ بیان کریں؟

(ج) یکم اگست 2018 سے اب تک خراب بائیک کی وجہ سے کتنے حادثات / ایکسیڈنٹ ہوئے؟

(د) حکومت نے سال 2018-19 کے بجٹ میں ضلع لاہور میں ڈولفن اہلکاروں کی بائیک میینٹنس کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا تھا؟

(ه) کیا حکومت ڈولفن اہلکاروں کی خراب بائیک کی جلد از جلد رپیرنگ کروانے اور مرمت میں غفلت برتنے والے افسران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) ڈولفن سکواڈ ضلع لاہور میں 2394 ڈولفن اہلکار ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں اور ان کے زیر استعمال بائیک کی تعداد 570 ہے جن میں سے 25 بائیک ٹریننگ سنٹر چوہنگ میں برائے ٹریننگ اور باقی 545 پیٹرولنگ کے لئے مامور ہیں۔

(ب) ضلع لاہور میں ڈولفن سکواڈ کو انتظامی طور پر 06 ڈویژن میں تقسیم کیا گیا ہے۔ موٹر سائیکل ہائے کی مرمت کروانے اور دیگر معاملات کے لئے ایک انسپکٹر بطور MTO تعینات ہے۔ جس کی معاونت کے لئے ہر ڈویژن میں ایک AMTO تعینات ہے جن کی تفصیل ذیل ہے:

نمبر شمار	نام و عہدہ	ڈویژن
1	انسپکٹر فراسٹ مسعود MTO	تمام ڈویژن (سپروژن)
2	SI سید مظفر علی شاہ AMTO	کینٹ اور ماڈل ٹاؤن

3	SI محمد اشرف AMTO	سول لائنز
4	SI ناصر خان AMTO	ٹی
5	ASI ظہور احمد AMTO	اقبال ٹاؤن
6	ASI محمد امین بلوچ AMTO	صدر

(ج) یکم اگست 2018 سے اب تک خراب بانیک کی وجہ سے کوئی حادثہ یا ایکسیڈنٹ نہ ہوا ہے۔

(د) مالی سال 19-2018 کے بجٹ میں ضلع لاہور میں ڈولفن اہلکاروں کی بانیک میٹیننس کے لئے /- 2,80,56,915 روپے بجٹ مختص کیا گیا۔

(ه) ڈولفن سکواڈ لاہور میں اٹلس ہنڈ کمپنی کے تعاون سے ہیڈ کوارٹر میں ورکشاپ بنائی گئی ہے جس میں ہنڈا کے کوالیفائیڈ مکینک موٹر سائیکل ہائے کو خرابی کی صورت میں فوری طور پر درست کرتے ہیں۔ موٹر سائیکل Honda CBX=500cc کے پارٹس کے لئے ہیڈ کوارٹر میں ایک سپلائر پارٹس سٹور تعمیر کیا گیا ہے جس سے ضرورت کے مطابق پارٹس ایڈجسٹ کروا کر موٹر سائیکل کی خرابی کو ترجیحی بنیاد پر درست کیا جاتا ہے اور جو پارٹس سٹور اور لوکل مارکیٹ میں دستیاب نہ ہوتے ہیں ان کے ٹینڈر ہوتے ہیں۔ جس کے لئے وقت درکار ہوتا ہے جو کہ پارٹس کی فراہمی پر فوری طور پر پارٹس تبدیل کر دیئے جاتے ہیں۔ تاہم اب تک ایسی کوئی غفلت لاپرواہی سامنے نہ آئی ہے جس کی وجہ سے موٹر سائیکل مرمت نہ ہو سکے۔

صوبہ بھر میں پٹرولنگ پولیس میں

شینوگرافر کی خالی اسامیوں پر بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

645: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

لاہور سمیت صوبہ بھر میں پٹرولنگ پولیس میں شینوگرافر کی کل کتنی اسامیاں ہیں کتنی اسامیاں خالی ہیں اور شینوگرافر کی خالی اسامیاں کب تک پُر کرنے کا حکومت ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

پٹرولنگ پولیس میں اس وقت شیوگرافر کی 24 اسامیاں خالی ہیں۔
 خالی اسامیاں پنجاب ہائی وے پٹرول (پٹرولنگ پولسٹس) مع صوبہ پنجاب کے دوسرے
 دفاتر کو پُر کرنے کے لئے پنجاب پبلک سروس کمیشن کو indent بمطابق پنجاب پولیس
 ڈیپارٹمنٹ (منسٹریل پولسٹس) رولز 2017 بحوالہ آفس لیٹر نمبر Ad-III/6437
 مورخہ 10.05.2017 بھجوا گیا تھا پنجاب پبلک سروس کمیشن نے بحوالہ لیٹر نمبر
 PPSC-RA-II-2017/132 مورخہ 07.08.2017 کے تحت جواباً تحریر فرمایا
 کہ تمام خالی پولسٹس مشنہر کی گئی تھیں جس کے جواب میں 2206 درخواستیں موصول
 ہوئیں صرف ایک امیدوار نے اردو شارٹ ہینڈ کا ٹیسٹ پاس کیا جبکہ انگلش شارٹ ہینڈ
 میں کامیاب نہ ہو سکا۔ اس وجہ سے PPSC نے کسی بھی امیدوار کی شیوگرافر کی
 بھرتی کے لئے سفارش نہ کی بلکہ یہ تحریر کیا کہ اس کی تعلیمی قابلیت / اہلیت جو کہ پ
 پنجاب پولیس ڈیپارٹمنٹ (منسٹریل پولسٹس) رولز 2017 میں درج ہے کہ دوبارہ پرکھا
 جائے۔ بعد از ضروری معاملات، تعلیمی قابلیت / اہلیت میں تبدیلی کے لئے ایک سمری
 بحوالہ لیٹر نمبر HQ/Ad-IV/7 مورخہ 02.02.2018 کو ایڈیشنل چیف سیکرٹری
 ہوم کو وزیر اعلیٰ کی منظوری کے لئے بھجوائی۔ وزیر اعلیٰ نے وہ سمری (Standing
 Committee of the Cabinet on Legislative Business) کے لئے منظور کی
 جس کی میٹنگ مورخہ 12.04.2018 کو ایس اینڈ جی اے ڈی پنجاب سول سیکرٹریٹ
 میں منعقد ہوئی۔ جس میں کیس کو مؤخر کر دیا گیا۔
 مورخہ 02.10.2019 کو ہوم ڈیپارٹمنٹ نے لیٹر تحریر فرمایا کہ سمری دوبارہ بھجوائی
 جائے جو بحوالہ سمری نمبری HQ/Ad-IV/104 مورخہ 05.11.2019 کو بھجوا دی
 گئی۔ وزیر اعلیٰ سے سمری کی منظوری کے بعد صوبہ بھر مع پنجاب پٹرولنگ پولسٹس کی
 خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے پنجاب پبلک سروس کمیشن کو indent تحریر فرمایا
 جائے گا۔

ضلع راجن پور: تحصیل جام پور میں جنوری 2018 سے
تاحال چوری، ڈکیتی، راہزنی، قتل، اقدام قتل کی ایف آئی آر کے اندراج

684: محترمہ شازیہ عابد: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راجن پور تحصیل جام پور کے کس کس تھانہ میں جنوری 2018 سے آج تک
چوری، ڈکیتی، راہزنی، قتل اور اقدام قتل کی کتنی ایف آئی آر کا اندراج کیا گیا، تھانہ وار
تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) ان وارداتوں میں ملوث کتنے ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں، کتنے مفرور ہیں نیز مفرور ملزمان
کو اب تک گرفتار نہ کرنے کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) گرفتار ملزمان سے اب تک کتنا سامان ونقدی برآمد کر لی گئی ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر راجن پور۔

ضلع راجن پور کی تحصیل جام پور میں سال 2018 سے آج تک درج ہونے والے
مقدمات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پولیٹیکل اسسٹنٹ / کمانڈنٹ بارڈر ملٹری پولیس راجن پور

سوال ہذا ٹرائبل ایریا بارڈر ملٹری پولیس راجن پور سے منسلک نہ ہے۔ کیونکہ ٹرائبل ایریا

راجن پور حکومت پنجاب، ریونیو ڈیپارٹمنٹ کے نوٹیفکیشن نمبر / LR-I-498

2011-1152، مورخہ 20.04.2011 کے تحت ایک الگ تحصیل ڈکلیئر کر دی گئی

ہے جس کا تعلق تحصیل جام پور سے نہ ہے۔ نوٹیفکیشن کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی

ہے۔ بہر حال بارڈر ملٹری پولیس راجن پور (تمن گورچانی) جس کی حدود تحصیل جام پور

سے منسلک ہے، اس میں سال 2018 تاحال درج ہونے والے مقدمات کی تفصیل

ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر راجن پور۔

ملزمان کی گرفتاری کی بابت تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع راجن پور کی باؤنڈری کوہ سلیمان کے پہاڑی سلسلہ کے ساتھ منسلک ہے جو کہ ٹرائبل ایریا ہے ضلع پولیس کے حدود نہ ہے۔ بلکہ بارڈر ملٹری پولیس کی حدود ہے جس کی وجہ سے ملزمان واردات کرنے کے بعد اندر پہاڑ چلے جاتے ہیں۔ تاہم مفرد ملزمان کی گرفتاری کے لئے خصوصی ٹیمیں تشکیل دی گئی ہیں۔ انشاء اللہ ملزمان کو جلد از جلد گرفتار کر کے مقدمات کو حقائق پر یکسو کیا جائے گا۔

پولیشیکل اسسٹنٹ / کمانڈنٹ بارڈر ملٹری پولیس راجن پور۔

جیسا کہ درج بالا جز (الف) کے جواب میں بیان کیا گیا ہے کہ سوال جام پور تحصیل میں قائم تھانہ جات کی بابت کیا گیا ہے جبکہ جو جواب محکمہ پولیس کی جانب سے دیا گیا ہے وہ حقائق کے برعکس ہے جبکہ تھن گورچانی میں قائم تھانہ جات میں درج مقدمات کی تفصیل مع نوعیت دفعہ اور متعلقہ کی جانب سے تحریر کی گئی ہے جو کہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر راجن پور۔

تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پولیشیکل اسسٹنٹ / کمانڈنٹ بارڈر ملٹری پولیس راجن پور۔

سوال ٹرائبل ایریا ضلع راجن پور کے متعلق نہ ہے۔

تحصیل صادق آباد میں تھانوں کی تعداد، ملازمین اور اندراج مقدمات

690: سید عثمان محمود: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل صادق آباد میں کل کتنے تھانے ہیں اور ہر تھانے میں سٹاف کی تعداد کیا ہے؟

(ب) کیا ہر تھانے میں عملہ کی تعداد پوری ہے؟

(ج) ان تھانوں میں سال 2017-18 میں درج ہونے والے مقدمات کی تعداد بتائی جائے؟

(د) تحصیل ہذا کے کتنے ایسے ملازمین ہیں جن کے خلاف محکمہ انکوائری چل رہی ہیں تفصیلاً

آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) تحصیل صادق آباد میں کل چھ تھانے ہیں (سٹی صادق آباد، صدر صادق آباد، احمد پور
لمہ، کوٹ سبزل، بھونگ، ماچھک)

موجودہ نفری

نام تھانہ	IP/SHO	SI/SHO	SI	ASI	HC	C	Total
سٹی صادق آباد		1	4	6	4	49	64
صدر صادق آباد	1		3	6	6	42	58
احمد پور لمہ		1	1	5	4	26	37
کوٹ سبزل		1	2	6	5	29	43
بھونگ		1	3	8	2	47	61
ماچھک		1	1	4	2	20	28

منظور شدہ نفری

نام تھانہ	SHO/IP	SI	ASI	HC	C	Total
سٹی صادق آباد	1	3	7	6	40	57
صدر صادق آباد	1	2	6	5	35	49
احمد پور لمہ	1	1	4	4	25	35
کوٹ سبزل	1	2	4	5	30	42
بھونگ	1	1	4	4	25	35
ماچھک	1	1	2	2	30	26

(ب) تمام تھانہ جات میں عملہ کی تعداد پوری ہے۔

(ج)

ٹوٹل کرائم رجسٹرڈ سال 2017	ٹوٹل کرائم رجسٹرڈ سال 2018
سٹی صادق آباد	695
صدر صادق آباد	393
احمد پور لمہ	429
کوٹ سبزل	311
بھونگ	282
ماچھک	47
ٹوٹل رجسٹرڈ مقدمات	2157
	2277

(د) تحصیل ہذا میں صرف ایک ملازم کے خلاف محکمہ انکوائری چل رہی ہے۔
اے ایس آئی ابرار حسین نے مقدمہ نمبر 454/18 کی تفتیش کرتے ہوئے ملزمان کو
گرفتار کیا اور بنا تفتیش کئے ہی تین کس ملزمان کو چھوڑ دیا جبکہ ایس ایچ او کی تفتیش کے
دوران ملزمان نے اپنا جرم قبول کر لیا جس کی وجہ سے ایس آئی ابرار حسین قصور وار پایا
گیا اور اے ایس آئی ابرار حسین کے خلاف محکمہ انکوائری ابھی چل رہی ہے۔

لاہور: ڈویژن میں نفرت آمیز تقاریر کے خاتمے

اور گزشتہ تین سالوں میں اس ضمن میں اندراج مقدمات سے متعلق تفصیلات

697: محترمہ راحیلہ نعیم: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نیشنل ایکشن پلان کے تحت نفرت آمیز تقاریر کے خاتمے کے لئے لاہور ڈویژن میں کیا
اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(ب) نفرت آمیز تقاریر کے خلاف گزشتہ تین سالوں میں لاہور ڈویژن کے اضلاع میں کتنے
مقدمات درج ہوئے ہیں اور کتنے لوگوں کو سزائیں دی گئی ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) سپرنٹنڈنٹ آف پولیس اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور۔

ڈویژن ہذا کے زیر سایہ تھانہ جات سے رپورٹس حاصل کی گئی ہیں جو کہ اقبال ٹاؤن
ڈویژن میں گزشتہ تین سالوں میں نفرت آمیز تقاریر کے خلاف کوئی مقدمہ درج نہ ہوا
ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سول لائنز ڈویژن لاہور۔

نفرت آمیز تقاریر کرنے والوں کے خلاف فوری کارروائی کی جا رہی ہے اور مساجد میں
جمعۃ المبارک کے خطبہ میں خطیب حضرات کو نفرت آمیز تقاریر نہ کرنے کے متعلق
تلقین کی جاتی ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کینٹ ڈویژن لاہور۔

ڈویژن ہذا میں گزشتہ تین سالوں میں نفرت آمیز تقاریر کے خلاف تین مقدمات درج
ہوئے ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سپرٹنڈنٹ آف پولیس ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور۔
ڈویژن ہذا میں مقرر کردہ ممبران امن کمیٹی کے ساتھ میٹنگ کر کے نفرت آمیز تقاریر کا
سدبات کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

سپرٹنڈنٹ آف پولیس سٹی ڈویژن لاہور۔
نیشنل ایکشن پلان کے تحت نفرت آمیز تقاریر کے خاتمہ کے لئے قانون مرتب ہے جس
پر عملدرآمد ہو رہا ہے۔

سپرٹنڈنٹ آف پولیس صدر ڈویژن لاہور۔
ڈویژن ہذا میں سال 18-2017 اور 2019 نیشنل ایکشن پلان کے تحت نفرت آمیز
تقاریر کرنے پر کوئی مقدمہ درج رجسٹر نہ ہوا ہے۔

(ب) سپرٹنڈنٹ آف پولیس اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور۔
ڈویژن ہذا کے زیر سایہ تھانہ جات سے رپورٹس حاصل کی گئی ہے جو کہ اقبال ٹاؤن
ڈویژن میں گزشتہ تین سالوں میں نفرت آمیز تقاریر کے خلاف کوئی مقدمہ درج نہ
ہوا ہے۔

سپرٹنڈنٹ آف پولیس سول لائنز ڈویژن لاہور۔
گزشتہ تین سالوں میں ڈویژن ہذا میں نفرت آمیز تقاریر کا ایک مقدمہ
18.8.17/608 جرم F/ATA-11 تھانہ مزنگ بر خلاف ملزمان 1۔ محمد محفوظ ولد
سعید خاں سکھہ امام مسجد اینٹی کرپشن پنجاب لاہور۔ 2۔ مولانا مستقیم ولد محمد یوسف سکھہ
سندھواں ڈاکخانہ تحصیل، ضلع سیالکوٹ درج رجسٹر ہے۔ مقدمہ ہذا میں تفتیشی افسر محمد
نذیر IP/INV مغلوپورہ نے مورخہ 30.9.17 کو چالان مرتب کر کے جمع کروایا تھا
جس کی سماعت بعدالمت جناب سجاد احمد جج انسداد دہشت گردی کورٹ نمبر 1 میں ہوئی
جج صاحب نے مورخہ 6.12.18 کو ملزمان کو زیر دفعہ A265 بری کر دیا ہے۔

سپرٹنڈنٹ آف پولیس کینٹ ڈویژن لاہور۔
ڈویژن ہذا میں گزشتہ تین سالوں میں نفرت آمیز تقاریر کے خلاف تین مقدمات درج
ہوئے ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سپرٹنڈنٹ آف پولیس ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور۔
 ڈویژن ہذا میں گزشتہ تین سال میں شرائطیہ تقریر کا کوئی مقدمہ درج رجسٹر نہ ہوا ہے۔
 تاہم کٹری نگرانی جاری ہے اگر کوئی ایسا کرتا ہوا پایا گیا تو اس کے خلاف حسب ضابطہ
 کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔
 سپرٹنڈنٹ آف پولیس سٹی ڈویژن لاہور۔
 ڈویژن ہذا میں سال 2017 تا آج تک نفرت آمیز تقریر کے خلاف کوئی مقدمہ درج نہ
 ہوا ہے اگر اس بارے میں کوئی شکایت یا اطلاع موصول ہوئی تو فوری کارروائی عمل میں
 لائی جائے گی۔
 سپرٹنڈنٹ آف پولیس صدر ڈویژن لاہور۔
 ڈویژن ہذا میں سال 2017-18 اور 2019 نیشنل ایکشن پلان کے تحت نفرت آمیز
 تقاریر کرنے پر کوئی مقدمہ درج رجسٹر نہ ہوا ہے۔

نیشنل ایکشن پلان کے تحت

ساہیوال ڈویژن میں رجسٹرڈ کیسوں سے متعلقہ تفصیلات

698: محترمہ راحیلہ نعیم: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) نیشنل ایکشن پلان کے تحت ساہیوال ڈویژن میں گزشتہ چار سالوں میں اب تک کتنے
 کیسز رجسٹرڈ کرائے گئے ہیں؟
 (ب) نیشنل ایکشن پلان کے تحت کتنے ملزمان کے خلاف ساہیوال ڈویژن میں کارروائی عمل
 میں لائی گئی کتنے ملزمان کو سزائیں دی گئیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر ساہیوال:

ضلع ساہیوال میں گزشتہ چار سالوں میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت 6656 مقدمات درج
 ہوئے۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر اوکاڑہ:

نیشنل ایکشن پلان کے تحت ضلع ہذا میں گزشتہ چار سالوں میں 8448 مقدمات درج
 کروائے گئے۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر پاکپتن شریف:

ضلع ہذا میں گزشتہ چار سالوں میں میٹھل ایکشن پلان کے تحت 4911 مقدمات درج ہوئے۔

(ب) ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر ساہیوال:

ضلع ساہیوال میں گزشتہ چار سالوں میں میٹھل ایکشن پلان کے تحت 7270 ملزمان کے خلاف کارروائی عمل میں لائی گئی۔ 2416 ملزمان کو سزائیں ہوئیں۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر اوکاڑہ:

میٹھل ایکشن پلان کے تحت 8771 ملزمان کے خلاف مقدمات درج ہوئے اور 3210 ملزمان کو سزائیں ہوئیں۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر پاکپتن شریف:

ضلع ہذا میں گزشتہ چار سالوں میں میٹھل ایکشن پلان کے تحت 5150 ملزمان کے خلاف کارروائی عمل میں لائی گئی اور 1360 ملزمان کو سزائیں ہوئیں۔

ضلع لاہور میں ڈولفن سکواڈ کے دفتر، ملازمین کی تعداد سے متعلق تفصیلات

703: محترمہ خالدہ منصور: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں ڈولفن سکواڈ کا ہیڈ کوارٹر کہاں پر واقع ہے اور اس کی عمارت کتنے کمروں پر مشتمل ہے؟

(ب) ڈولفن ہیڈ کوارٹر میں اس وقت کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں اور یہ کس کس گریڈ کے ہیں ان کی تعلیمی قابلیت کیا ہے اور ڈومیسائل کس کس ضلع کا ہے؟

(ج) ضلع لاہور میں کتنے ڈولفن اہلکاروں کے خلاف کس کس بناء پر انکوائریاں چل رہی ہیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ کچھ اہلکار موٹر سائیکل چوری میں ملوث پائے گئے ہیں ان اہلکاروں کا نام، عہدہ اور گریڈ بیان کریں؟

(ه) ایسے ملازمین جن کے خلاف محکمانہ انکوائریاں چل رہی ہیں اور ان کو کیا سزائیں دی گئی، مکمل تفصیل فراہم کریں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) بروئے رپورٹ ڈویژنل ڈی ایس پی صاحبان اور ایڈمن آفیسر ڈولفن سکواڈ ہیڈ کوارٹر لاہور تحریر ہے کہ ڈولفن مین ہیڈ کوارٹر والٹن روڈ لاہور پر واقع ہے اور تقریباً 27.928 کنال رقبہ پر محیط ہے جس میں تین بلاک ہیں۔

ڈولفن مین ہیڈ کوارٹر

ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ماڈل ٹاؤن

ڈویژنل ہیڈ کوارٹر کینٹ

مین ہیڈ کوارٹر والٹن روڈ لاہور۔

ایک بلڈنگ کو ہیڈ کوارٹر کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے جو کہ 26 کمروں پر مشتمل ہے، ہیڈ کوارٹر کی ایک بلڈنگ جمزیم بلاک ہے جو کہ دس کمروں پر مشتمل ہے اور ایک بلڈنگ کوارٹر گارڈ جو کہ تین کمروں پر مشتمل ہے۔ رہائشی بیرکس کی بلڈنگ جو کہ پندرہ کمروں پر مشتمل ہے۔ ایم ٹی ورکشاپ کی بلڈنگ پانچ کمروں پر مشتمل ہے اور ایک مسجد بھی ہیڈ کوارٹر میں موجود ہے جو کہ ٹوٹل ہیڈ کوارٹر 59 کمروں پر مشتمل ہے۔

ڈویژنل ہیڈ کوارٹر:

ڈویژن ہائے ڈویژنل ہیڈ کوارٹر تعداد کمرہ جات

46 ماڈل ٹاؤن والٹن روڈ لاہور

46 کینٹ والٹن روڈ لاہور

31 اقبال ٹاؤن سبزہ زار لاہور

47 صدر ٹاؤن شپ لاہور

سٹی زیر تعمیر سگیاں روڈ (عارضی تھانہ نوکھالاہور)

سول لائن عارضی ڈویژنل ہیڈ کوارٹر بلڈنگ کینٹ

(ب) ڈولفن سکواڈ مین ہیڈ کوارٹر والٹن روڈ لاہور میں موجود مختلف دفاتر/برانچ ہائے

مدات میں مختلف عہدوں کے 121 ملازمین اور درجہ چہارم کے 47 ملازمین کام کر رہے

ہیں۔ ان کے نام گریڈ تعلیمی قابلیت اور ڈومیسائل کی مکمل تفصیل Annex-A ایوان

کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) بروئے رپورٹ پی اے ڈولفن سکواڈ لاہور اس وقت ضلع لاہور میں ڈولفن اہلکاروں کے خلاف مختلف الزامات کے تحت کل 160 انکوائریز زیر التواء ہیں جن کی تفصیل ذیل

ہے۔

نمبر شمار	تعداد انکوائری زیر التواء	الزام / نوعیت
1	96	غیر حاضری
2	07	مس کنڈکٹ
3	04	مختلف مقدمات میں ملوث
4	05	سرکاری سامان گمشدگی / نقصان
5	48	دوران ڈیوٹی SOP کی خلاف ورزی
ٹوٹل	160	

تمام درج بالا انکوائریز کو جلد از جلد یکسو کر کے برطابق قانون کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(د) درست ہے کہ کچھ اہلکار موٹر سائیکل چوری میں ملوث پائے گئے ہیں جن کی تفصیل ذیل ہے:

نام	کانٹینیل نمبر	گریڈ
بلال	26059	7
بلال علی	18388	7
جاوید عمر	25636	7

کچھ اہلکار چوری کی موٹر سائیکل خریدنے میں ملوث پائے گئے ہیں جن کی تفصیل ذیل

ہے۔

نام	کانٹینیل نمبر	گریڈ
زوہیب الرحمن	13597	7
سجاد	18851	7
شاہد	15631	7
مطلوب	25986	7

تمام درج بالا ملازمان کے خلاف محکمانہ کارروائی عمل میں لاتے ہوئے محکمہ سے درخواست کیا جا چکا ہے۔ آرڈر کی کاپی Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ڈولفن سکواڈ لاہور میں سزا اور جزاء کا مربوط نظام قائم ہے محکمہ انکوائریز میں قصور وار پائے جانے والے ملازمین کے خلاف محکمہ کارروائی کرتے ہوئے سزائیں دی جاتی ہیں۔ محکمہ انکوائریز میں قصور وار پائے جانے والے ملازمین کو سال رواں 01.01.19 تا 31.07.19 تک دی گئی سزائوں کی مکمل تفصیل Annex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ریسکیو 1122 کے پاس گاڑیوں، ایسبولینسز کی تعداد اور ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

715: محترمہ خالدہ منصور: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ریسکیو 1122 ضلع فیصل آباد کے پاس کل کتنی گاڑیاں اور ایسبولینسز ہیں؟
- (ب) ادارہ ہذا کی گاڑیاں کس کس ماڈل کی ہیں اور یہ کن کن ملازمین کے زیر استعمال ہیں ان ملازمین کا نام، عہدہ اور گریڈ کیا ہے، تفصیل فراہم کریں؟
- (ج) ان ایسبولینس اور گاڑیوں کے پٹرول اور maintenance کا سال 2016-17 تا 2018-19 کا کتنا خرچہ ہے سال وار تفصیل فراہم کریں؟
- (د) ادارہ ہذا کے ٹرانسپورٹ ونگ میں کل کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بیان کریں؟
- (ہ) کیا یہ درست ہے کہ ٹرانسپورٹ ونگ میں کروڑوں روپے کی کرپشن ہوئی ہے جس کی ایک اعلیٰ سطح پر انکوائری ہوئی اس انکوائری میں کون کون آفیسران شامل تھے اور یہ کن کن ملازمین کے خلاف ہوئی اور ان کو کیا سزا ہوئی، ان ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ اور کرپشن کی رقم کی مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) ریسکیو 1122 کے پاس کل 78 گاڑیاں ہیں تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

ایسبولینسز :	39	فائر ویکلز :	25
سپیشلائز ویکلز :	11	آفیشل ویکلز :	02

(ب) ریکو 1122 کے پاس کل 02 Official Vehicles اور یہ مندرجہ ذیل آفیسران کے استعمال میں ہیں۔

- 1- انجینئر احتشام، ڈسٹرکٹ ایمر جنسی آفیسر گریڈ 17
- 2- انجینئر سلطان، ایمر جنسی آفیسر گریڈ 17

(ج) پٹرول کا خرچہ

ایمپولینسز

2016-17	17,281,886/- روپے
2017-18	29,509,861/- روپے
2018-19	45,174,519/- روپے

فائیر و سیکلز:

2016-17	1,505,303/- روپے
2017-18	2,025,862/- روپے
2018-19	2,833,161/- روپے

سپیشلائز و سیکلز:

2016-17	859,316/- روپے
2017-18	1,020,415/- روپے
2018-19	1,622,372/- روپے

آرٹھل و سیکلز:

2016-17	374,905/- روپے
2017-18	170,882/- روپے
2018-19	919,645/- روپے

Maintenace کا خرچہ

ایمپولینسز

2016-17	11,310,681/- روپے
2017-18	11,955,721/- روپے
2018-19	19,151,550/- روپے

فائبر ویکلز:

2016-17	-/2,302,565 روپے
2017-18	-/5,330,818 روپے
2018-19	-/3,690,745 روپے

سپیشلائز ویکلز:

2016-17	-/2,262,493 روپے
2017-18	-/3,952,632 روپے
2018-19	-/2,049,616 روپے

آفیشل ویکلز:

2016-17	-/783,297 روپے
2017-18	-/3,952,632 روپے
2018-19	-/438,522 روپے

(د) ٹرانسپورٹ ونگ میں کل سات ملازمین کام کر رہے ہیں۔

- 1- فیصل منیر، ایمر جنسی آفیسر (ار اینڈ ایم)، گریڈ 17
- 2- فیصل صدیقی، ٹرانسپورٹ میئنٹیننس انسپکٹر، گریڈ 14
- 3- ضیا اللہ، لیڈ فائزر لیکو، گریڈ 12
- 4- تنویر شاہد، کمپیوٹر آپریٹر، گریڈ 11
- 5- یاسر علی، کمپیوٹر آپریٹر، گریڈ 11
- 6- ندیم اختر، آٹو الیکٹریشن، گریڈ 8
- 7- محمد احمد، فیلڈ ورکر، گریڈ 2

(ه) یہ درست نہ ہے

نیشنل ایکشن پلان کے تحت ملتان ڈویژن

میں گزشتہ چار سالوں میں رجسٹرڈ کیسز سے متعلقہ تفصیلات

716: جناب نوابزادہ وسیم خان بادوزئی: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نیشنل ایکشن پلان کے تحت ملتان ڈویژن میں گزشتہ چار سالوں میں کتنے کیسز رجسٹرڈ کرائے گئے ہیں؟

(ب) نیشنل ایکشن پلان کے تحت کتنے ملزمان کے خلاف ملتان ڈویژن میں کارروائی عمل میں لائی گئی؟

(ج) نیشنل ایکشن پلان کے تحت ملتان ڈویژن میں کتنے ملزمان کو سزائیں دی گئیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) ضلع ملتان میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت گزشتہ چار سالوں میں 7734 مقدمات درج کرائے گئے ہیں۔

(ب) ضلع ملتان میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت 8909 ملزمان کے خلاف کارروائی عمل میں لائی گئی۔

(ج) ضلع ملتان میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت 1952 ملزمان کو سزائیں ہوئیں۔

صوبہ پنجاب میں تیزاب گردی میں ملوث ملزمان کی گرفتاری سے متعلقہ تفصیلات

718: محترمہ چنا پرویز بٹ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اگست 2018 سے اپریل 2019 تک صوبہ بھر میں تیزاب گردی کے کتنے واقعات کن کن علاقوں میں رپورٹ ہوئے؟

(ب) کیا ان واقعات میں ملوث تمام ملزمان کو گرفتار کیا گیا ہے کیا ان ملزمان کو سزائیں ہو چکی ہیں؟

(ج) تیزاب گردی کے بڑھتے ہوئے واقعات کی روک تھام کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) اگست 2018 سے اپریل 2019 تک تیزاب گردی کے کل 33 مقدمات درج رجسٹر ہوئے جن میں سے 9 مقدمات جھوٹے ہونے کی بناء پر خارج ہوئے جبکہ 17 مقدمات

چالان عدالت ہوئے۔

- (ب) 17 مقدمات میں کل ملوث 57 ملزمان میں سے 42 گرفتار ہو کر چالان عدالت ہوئے جن میں اب تک کسی کو کوئی سزا نہ ہوئی ہے جبکہ 12 ملزمان بری ہوئے۔
- (ج) جب بھی کوئی تیزاب گردی کا واقعہ رپورٹ ہوتا ہے تو فوراً مقدمہ درج کر کے متاثرہ فرد کو فوری طور پر پولیس تحفظ فراہم کیا جاتا ہے اور مقدمہ کی تفتیش کسی انتہائی قابل پولیس افسر کو دی جاتی ہے۔

نیشنل ایکشن پلان کے تحت لاہور ڈویژن

میں علماء کرام کی بطور امام رجسٹریشن سے متعلقہ تفصیلات

721: محترمہ راحیلہ نعیم: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) نیشنل ایکشن پلان کے تحت لاہور ڈویژن میں مدارس اور مساجد میں امامت کے فرائض سرانجام دینے والے امام اور علماء کرام کی رجسٹریشن کی گئی ہے اگر ہاں تو لاہور ڈویژن میں کی جانے والی رجسٹریشن کی رپورٹ فراہم فرمائیں؟
- (ب) گزشتہ تین سالوں میں لاہور ڈویژن میں کتنے مدارس، مساجد اور امام و علماء کرام کی رجسٹریشن کی گئی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

- (الف) سوسائٹیز رجسٹریشن ایکٹ 1860 کے تحت امام و علماء کرام کی رجسٹریشن نہ کی جاتی ہے۔ تاہم مسجد و مدرسہ کا انتظام و انصرام چلانے کے لئے انجمن رجسٹرڈ کی جاتی ہے۔ امام مسجد مدرسین کی تعیناتی کرنا بھی انجمن کے انتظام و انصرام میں شامل ہے۔

(ب) گزشتہ تین سالوں میں لاہور ڈویژن میں سوسائٹیز رجسٹریشن ایکٹ 1860 کے تحت رجسٹر کی گئی مساجد اور مدارس کی تعداد درج ذیل ہے:

نام ضلع	مساجد	مدارس
لاہور	19	01
شیخوپورہ	03	0
نکاحہ	08	01
تھور	30	17
کل تعداد	60	19

کرایہ داری ایکٹ کے تحت پنجاب پولیس

کو گزشتہ پانچ ماہ کے دوران فراہم کردہ معلومات سے متعلقہ تفصیلات

722: محترمہ راحیلہ نعیم: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کرایہ داروں سے متعلقہ معلومات Punjab Information of Temporary Residents Act 2015 کے تحت پولیس کو فراہم کرنی ہوتی ہے اس معلومات کے

لئے کیا پولیس میں کوئی آن لائن نظام تشکیل دیا گیا ہے تو اس کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کرایہ داری ایکٹ کے تحت جو رپورٹ ہر ماہ اس قانون کے تحت جمع کروانی ہوتی ہے کیا وہ 2015 سے اب تک جمع کروائی گئی ہے ان رپورٹس کی تفصیلات فراہم فرمائیں؟

(ج) کرایہ داری ایکٹ کے تحت صوبہ بھر میں گزشتہ تین سالوں میں کتنی کارروائیاں عمل میں لائی گئیں تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(د) کیا کرایہ داری ایکٹ پر عملدرآمد کے لئے کوئی عوامی آگاہی مہم چلائی گئی اگر ہاں تو آگاہی مہم کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) کرایہ داروں سے متعلقہ معلومات Punjab Information of Temporary

Residents Act 2015 کے تحت پنجاب پولیس کے پاس Tenant

(TRS) Registration Software کے نام سے سافٹ ویئر موجود ہے۔

(ب) جی، ہاں! کرایہ داری ایکٹ کے حوالہ سے ہر ماہ رپورٹ جمع کروائی جاتی ہے۔ سال

2015 سے اب تک کی کروائی گئیں سالانہ رپورٹس کی تفصیل درج ذیل ہے:

03	2015
119241	2016
710122	2017
568443	2018
497917	2019

(ج) کرایہ داری ایکٹ کے تحت گزشتہ تین سالوں میں صوبہ بھر میں کی گئی کارروائیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

8270	2017
5570	2018
5716	2019

(د) کرایہ داری ایکٹ سے متعلق حکومت پنجاب نے ممکنہ طور پر صوبہ بھر میں ہر سطح پر بھر پور آگاہی مہم چلائی گئی جس میں اخبارات میں اشتہارات، ٹی وی چینلز پر کمرشلز اور ہر تھانہ میں نمایاں جگہ پر فلیکس آویزاں کی گئی ہیں۔

لاہور: تھانہ چوہنگ میں فروری 2016 میں

موٹر سائیکل چھینے اور اندراج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

736: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تھانہ چوہنگ لاہور میں ماہ فروری 2016 میں موٹر سائیکل گن پوائنٹ پر چھیننے کی

کتنی FIR درج ہوئیں ان مقدمہ جات کے نمبر اور مدعی مقدمہ کا نام مع پتائیں؟

- (ب) کتنے مقدمہ جات کے موٹر سائیکل برآمد ہوئے ہیں اور کتنے ملزمان گرفتار ہوئے ہیں
 کتنے مقدمہ جات کے موٹر سائیکل برآمد نہیں ہوئے اور ملزمان گرفتار نہیں ہوئے؟
- (ج) ان مقدمہ جات کے تفتیشی افسران / ملازمین پولیس کے نام مع عہدہ بتائیں؟
- (د) کیا کسی پولیس ملازم کے خلاف ان مقدمہ جات کی برآمدگی نہ ہونے اور تفتیش صحیح
 خطوط پر نہ کرنے کی بناء پر کارروائی ہوئی ہے تو تفصیلات فراہم کریں؟
- (ه) کیا آئی جی پولیس ان تمام مقدمہ جات کے ملزمان گرفتار کروانے اور موٹر سائیکل برآمد
 کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) ماہ فروری 2016 میں صرف ایک مقدمہ موٹر سائیکل گن پوائنٹ پر چھیننے کا درج
 رجسٹر ہوا۔ مقدمہ نمبر 25.02.2016/249 بجرم 392 تپ تھانہ چوہنگ لاہور
 میں درج رجسٹر ہوا جس میں مدعی مقدمہ عمیر ولد جاوید سکھ کناٹی لاہور فون نمبر
 0321-7257978 ہے۔

- (ب) ایک موٹر سائیکل برآمد ہوئی اور ایک ہی ملزم گرفتار ہوا۔
- (ج) اس مقدمہ کا تفتیشی افسر ASI محمد اسلم ہے۔
- (د) تفتیشی افسران جنہوں نے مسروقہ موٹر سائیکل برآمد نہ کی ہیں یا تحرک نہ کئے تھے ان
 کے خلاف سپیشل رپورٹ 2016 میں مجاز افسران نے مرتب کر کے ارسال کی تھی۔
- (ه) افسران بالا کے حکم کے مطابق ہر ممکن وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے اور ہر طریقہ
 تفتیش کو عمل میں لاتے ہوئے ان مسروقہ موٹر سائیکلیں و ملزمان کی تلاش کی جا رہی
 ہے۔ انشاء اللہ ان مقدمات کو جلد از جلد حقائق پر یکسو کیا جائے گا۔

رحیم یار خان: پی پی-266 میں

تھانہ جات و چوکیاں اور ان میں اندراج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

770: جناب ممتاز علی: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی-266 رحیم یار خان میں کتنے تھانہ جات اور چوکیاں ہیں؟

(ب) پچھلے دو سال میں ان تھانہ جات میں چوری، راہزنی، ڈکیتی، اغواء برائے تاوان کے کتنے مقدمات درج ہوئے؟

(ج) حلقہ پی پی-266 کے کتنے تھانہ جات میں بنیادی سہولیات نہ ہیں؟

(د) ان تھانہ جات میں درج مقدمات میں سے کتنے کیسز میں چوری، ڈکیتی کا سامان واپس کروایا گیا تفصیلاً بتایا جائے نیز اغواء برائے تاوان میں کتنے مغوی بازیاب کروائے گئے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) حلقہ پی پی-266 رحیم یار خان میں تھانہ جات کی تعداد دو اور چوکی ایک ہے۔

1- تھانہ احمد پور ملہ

2- تھانہ کوٹ سبزل

چوکی 206 پی تھانہ کوٹ سبزل

(ب) چوری 109 مقدمات

راہزنی 10 مقدمات

ڈکیتی 02 مقدمات

اغواء برائے تاوان 02 مقدمات

(ج) تمام تھانہ جات میں تمام تر سہولیات موجود ہیں۔

(د)

جرم	مسرودہ	بازیافتہ
چوری	10244300/-	7282300/-
راہزنی	2763850/-	2620100/-
ڈکیتی	1682000/-	1682000/-
اغواء برائے تاوان	چار مغوی	چار بازیاب

سیف سٹی پراجیکٹ منصوبے کی مدد سے

قانون شکنی کرنے والوں کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

803: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) سیف سٹی پراجیکٹ سے قانون شکنی کرنے والوں کے خلاف کارروائی کرنے میں کس حد تک مدد مل رہی ہے؟
- (ب) یہ منصوبہ کب شروع کیا گیا اور اس پر کتنی لاگت آئی ہے کیا حکومت اس منصوبہ کو مزید وسعت دینا چاہتی ہے؟
- (ج) مالی سال 20-2019 کے بجٹ میں اس منصوبہ کو مزید وسعت دینے کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی:

پنجاب سیف سٹیز کے کیمروں کی مدد سے لاہور میں دہشتگردی کے مختلف واقعات جیسا کہ داتا دربار اور فیصل چوک بم بلاسٹ میں ملوث افراد کی نشاندہی کی گئی اور پولیس نے ملزمان کو گرفتار کیا۔ پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی قانون نافذ کرنے والے اداروں کے لئے بطور مددگار، معاون اور سہولت کار ہے جو کہ بذریعہ پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی ایکٹ 2016 بنایا گیا ہے۔ ادارہ ہذا اپنے کارہائے منصبی اور خدمات انتہائی احسن طریقے سے سرانجام دے رہا ہے جس سے نہ صرف عوام الناس بلکہ معزز ایوان بھی بخوبی واقف ہے جس کا منہ بولتا ثبوت لاہور میں ٹریفک کی مسلسل روانی اور لوگوں کا ٹریفک قوانین کی سختی سے پابندی اور پاسداری ہے۔ مختلف جائزوں میں کئی اداروں اور تنظیموں نے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ ادارہ ہذا میں موجود جدید کیمروں کی مدد سے دہشتگردی میں مطلوب اور مشکوک افراد کی نشاندہی اور کامیاب گرفتاری بھی عمل میں لائی گئی ہے۔ ادارہ ہذا نہ صرف ٹریفک کے قوانین کی پاسداری اور قانون سے مفروز ملزمان، گھر سے لاپتا افراد اور جرائم میں استعمال اور چوری شدہ گاڑیوں کی نشاندہی کے لئے قانون نافذ کرنے والے اداروں کی مدد کی جا رہی ہے اور لاہور میں تنصیب شدہ جدید آلات اور کیمرہ جات کی مدد سے تاحال قریباً 13,859 مقدمات میں پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی شہادت فراہم کر چکی ہے۔ اس طرح عوام الناس کی طرف سے ایمر جنسی 15 کالز تقریباً 25 ہزار روزانہ کی بنیاد پر دفتر ہذا میں موصول ہوتی ہیں جن میں پولیس کی فوری

مدد، ٹریفک حادثات کی اطلاع، ٹریفک کی روانی میں رکاوٹ وغیرہ کی شکایات بذریعہ ڈولفن فورس اور پولیس رسپانس یونٹ دیگر متعلقہ اداروں کی مدد سے ہنگامی طور پر حل کی جا رہی ہیں۔

(ب) یہ منصوبہ 2013 میں شروع کیا گیا جس میں 2015 تک صرف پری کوالیفیکیشن ہی مکمل ہو سکی اس کے بعد 2015 میں ایک نئی ٹیم اس منصوبہ کی تکمیل کے لئے تشکیل دی گئی اور اس ٹیم کی شبانہ روز محنت سے پنجاب سیف سٹیٹز اتھارٹی ایکٹ 2016 کے تحت لاہور شہر کو محفوظ اور پر امن بنانے کے لئے پنجاب سیف سٹیٹز اتھارٹی کی زیر نگرانی پنجاب پولیس مربوط رابطہ و اطلاعی مرکز، (PPIC3) لاہور کا منصوبہ شروع کیا گیا۔ لاہور سیف سٹی پراجیکٹ کا ابتدائی طور پر کل تخمینہ لاگت 14.52- ارب روپے تھا۔ جو ڈالر کی قیمت بڑھنے کی وجہ سے اب 18.31- ارب روپے سے تجاوز کر چکا ہے۔ جو کہ پنجاب پولیس مربوط رابطہ و اطلاعی مرکز کی تعمیر، تکمیل اور اس کے ملازمین کی تنخواہوں اور دیگر اخراجات میں استعمال ہوئی۔ علاوہ ازیں قصور شہر میں اسی طرز کے جدید کیمرہ جات نصب کر دیئے گئے ہیں۔

حکومت کے تعاون سے پنجاب سیف سٹیٹز پراجیکٹ کے تحت مزید شہروں میں بھی لاہور کی طرز کے سنٹر کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے جس میں راولپنڈی، مری، ڈی جی خان اور تونسہ شامل ہیں۔

(ج) مندرجہ بالا منصوبہ جات کی توسیع کے لئے اس مالی سال میں حکومت کی طرف سے کوئی بجٹ مختص نہیں کیا گیا۔ تاہم اس مالی سال میں ڈی جی خان شہر میں بھی اسی طرز کے سنٹر کے قیام کے لئے حکومت کی طرف سے بجٹ مختص کیا گیا ہے۔ تاہم اس مالی سال میں لاہور کے داخلی و خارجی راستوں پر کیمرہ جات اور دیگر آلات کی تنصیب کے لئے 175 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: اب نماز مغرب کی ادائیگی کے لئے بیس منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر وقفہ برائے نماز مغرب)

کے لئے بیس منٹ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(نماز مغرب کے وقفے کے بعد)
 جناب سپیکر: 6 بج کر 4 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)
 پارلیمانی سیکرٹری برائے توانائی (جناب احمد شاہ کھگہ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔
 چودھری اختر علی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔
 جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس
 نمبر 401 محترمہ عظمیٰ کاردار کا جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔
 محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! بہت شکریہ
 جناب سپیکر: محترمہ! یہ سیٹ آپ کی نہیں بلکہ آپ کی سیٹ ادھر ہے۔
 محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر!۔۔۔
 جناب سپیکر: محترمہ! یہ سیٹ بھی آپ کی نہیں ہے بلکہ یہ وزراء کی سیٹیں ہیں۔ جناب احمد شاہ کھگہ
 ہاتھ جوڑ رہے ہیں کہ آگے ہی رہنے دیں لیکن آپ ان کے ساتھ ہی بیٹھیں۔

MS Uzma Kardar: Mr Speaker! I hope I have reached to right seat finally thank you so much.

لاہور: شادباغ میں ڈاکوؤں کی فائرنگ سے دکاندار کا زخمی ہونا

401: محترمہ عظمیٰ کاردار: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
 (الف) کیا یہ درست ہے کہ روزنامہ "ڈینا" مورخہ 22- دسمبر 2019 کی خبر کے مطابق تھانہ
 شادباغ لاہور کی حدود میں اٹھائیس سالہ دکاندار کاشف کولٹ مار کے دوران ڈاکوؤں
 نے گولی مار دی جسے شدید زخمی حالات میں میو ہسپتال منتقل کر دیا گیا؟
 (ب) اس واقعہ کا مقدمہ کب، کس کی مدعیت میں رجسٹرڈ ہوا اور اس واقعہ کی مکمل تفصیلات
 سے آگاہ فرمائیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! (الف) یہ درست ہے کہ اٹھائیس سالہ کاشف کو بذریعہ فائر زخمی ہونے پر میوہسپتال منتقل کیا گیا جس کا مقدمہ نمبر 19/2333 مورخہ 2019-12-21 بجرم 324 ت پ تھانہ شادباغ کاشف کے والد کی مدعیت میں درج ہوا۔ لوٹ مار کرنے والی خبر درست نہ ہے کیونکہ کوئی ذکیقت نہیں ہوئی بلکہ ان کی آپس میں پرانی رنجش چل رہی تھی، انہوں نے ایف آئی آر میں بھی لکھوایا ہے کہ اس سے پہلے کچھ نامعلوم افراد نے اس شخص کو دھمکی دی تھی اور دھمکی دینے کے بعد وہ چلے گئے تھے اور بروز وقوعہ انہی افراد نے فائرنگ کر کے اس شخص کو زخمی کیا ہے۔

(ب) اس کی ایف آئی آر درج ہو چکی ہے، یہ مقدمہ کاشف کے والد کی مدعیت میں درج ہوا ہے۔ چونکہ اس میں کسی کو نامزد نہیں کیا گیا، پولیس تفتیش کر رہی ہے انشاء اللہ جلد جو مزید حقائق سامنے آئیں گے ان کے مطابق مقدمہ یکسو کیا جائے گا۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، اس توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب آگیا ہے لہذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 404 محترمہ ساجدہ بیگم کا ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔ محترمہ ساجدہ بیگم: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا تعلق ضلع خوشاب سے ہے، میں یہ توجہ دلاؤ نوٹس پڑھنے سے پہلے ایک بات ضرور کرنا چاہوں گی کہ جناب محمد وارث شاد کا تعلق بھی ضلع خوشاب سے ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ پہلے یہ پڑھ لیں۔

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب سپیکر! پھر آپ ہمیں بولنے نہیں دیتے اور کبھی بھی ہمیں باری نہیں دیتے۔

جناب سپیکر: محترمہ! میری بات سنیں، آپ نے جو توجہ دلاؤ نوٹس دیا ہے رولز کے مطابق پہلے وہ پڑھنا ضروری ہے اس لئے پہلے وہ پڑھ لیں اس کے بعد جو مرضی بول لیں۔

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب سپیکر! پھر آپ یہ promise کریں کہ میں جو مرضی بولوں۔ (قہقہے)
جناب سپیکر: محترمہ! کبھی رولز بھی پڑھ لیں۔

خوشاب: پولیس حراست سے بیوی کے قاتل کا فرار ہونا

404: محترمہ ساجدہ بیگم: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حملہ علی پورہ خوشاب میں بیوی کا قاتل ملزم وقار احمد ہتھکڑی لگے
پولیس حراست میں خوشاب کورٹ سے فرار ہو گیا؟
(ب) یہ واقعہ کس طرح پیش آیا، دوران فرار کتنے پولیس اہلکار موجود تھے ان کے خلاف کیا
محکمہ کارروائی کی گئی ہے نیز ملزم کی گرفتاری کے لئے پولیس نے کیا اقدامات اٹھائے
ہیں اور مزید کیا کارروائی عمل میں لائی جا رہی ہے، مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر!

(الف) اس کی تفصیلات تو جواب میں دے دی گئی ہیں اور بڑی تفصیل کے ساتھ جواب دیا گیا
ہے۔ محترمہ نے اسے پڑھ بھی لیا ہو گا لیکن یہ درست ہے کہ ملزم پولیس کی حراست
سے بھاگا اور اس کے خلاف مقدمہ نمبر 19/298 مورخہ 12-23-2019 سے بھاگا اور اس کے خلاف مقدمہ نمبر 223/224-225 تپ تھانہ صدر جوہر آباد درج ہوا۔

(ب) اس سلسلے میں گزارش ہے کہ جس دن ملزم فرار ہوا very next day اس ملزم کو
دوبارہ گرفتار کر لیا گیا اور چار پولیس ملازمان ڈیوٹی پر مامور تھے جنہیں معطل کر کے ان
کے خلاف انکوائری ہو رہی ہے۔ انشاء اللہ بہت جلد انکوائری مکمل کر لی جائے گی اور جو
بھی پولیس اہلکار اس مقدمہ کے ذمہ دار ٹھہرائے گئے ان کے خلاف قانون کے مطابق
کارروائی کی جائے گی۔

جناب سپیکر: محترمہ ساجدہ بیگم! اب آپ بات کر لیں۔

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب سپیکر! جب سے میں اسمبلی میں آئی ہوں تو جناب محمد وارث شاد کو اکثر دیکھتی رہتی ہوں کہ جب بھی کوئی بات ہوتی ہے تو وہ بہت اٹھ اٹھ کر بولتے ہیں۔ جناب محمد وارث شاد جس حلقہ سے تعلق رکھتے ہیں وہاں پر 26 نومبر 2019 کو ایک آٹھ سالہ بچی کو پہلے اغواء کیا گیا پھر اس کے ساتھ ریپ کیا گیا اور مورخہ 7 دسمبر 2019 کو اس کی لاش ملی تھی۔

جناب سپیکر! میرے لئے بہت افسوس کا مقام ہے کہ یہ اپنے حلقہ کی عوام اور ان کے مسائل کے ساتھ سنجیدہ نہیں ہیں کیونکہ انہوں نے اسمبلی کے فلور پر اس بچی کے لئے ایک مرتبہ بھی آواز نہیں اٹھائی۔ شکریہ

جناب سپیکر: محترمہ ساجدہ بیگم! آپ نے کوئی اور بات کرنی ہے؟

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ مجھے کوئی اور بات نہیں کرنی۔ اب آپ جناب محمد وارث شاد کو بات کرنے کا موقع دیں۔ مجھے اس بچی کے قتل کی بہت تکلیف ہے کیونکہ وہ اپنی ماں کی واحد سہارا تھی۔ یہ جناب محمد وارث شاد کا حلقہ ہے اور یہ وہاں سے ووٹ لے کر آئے ہیں۔ ان کا کام ہے کہ اپنے حلقہ کی عوام کے مسائل کو اجاگر کریں نہ اسمبلی کے فلور پر کھڑے ہو کر صرف شور مچاتے رہیں اور ہماری حکومت کا وقت ضائع کرتے رہیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں point of personal explanation پر بات کرنی چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد وارث شاد! یہ آپ کی بہتری کے لئے ہو رہا ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں چودھری ظہیر الدین اور محترمہ ساجدہ بیگم کا شکریہ گزار ہوں۔ میں اس سلسلے میں تھوڑی سی وضاحت کرنی چاہتا ہوں کہ جس وقت اس بچی کے قتل کا واقعہ میرے علم میں آیا تو میں ان کے گھر گیا۔

جناب سپیکر! میں متعلقہ پولیس سے ملا، میں ڈی پی او سے ملا اور میں متعلقہ ڈی ایس پی سے بھی ملا ہوں۔ میں نے بھرپور کوشش کی ہے اور میرے حساب سے خوشاب پولیس نے پوری تندی کے ساتھ اس کیس کے حوالے سے کام کیا ہے۔ پی ٹی آئی کے دور حکومت میں ڈی پی او اور ڈی سی کا دفتر ہمارے لئے بند ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ پہلے ایسا کبھی نہیں ہوتا تھا۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: Order please. Order in the House. خاموشی اختیار کریں اور جناب محمد وارث شاد کو بات مکمل کرنے دیں۔

پارلیمانی سپیکر ٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! جناب محمد وارث شاد غلط بات کر رہے ہیں۔ اگر ڈی پی او کا دفتر ان کے لئے بند تھا تو پھر یہ ان کے دفتر میں کیسے گئے ہیں؟

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! آپ میری بات تو سن لیں۔

جناب سپیکر: آپ جناب محمد وارث شاد کی بات سن لیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! محترمہ ساجدہ بیگم نے ایک کارروائی ڈالی ہے۔ ان کو کسی نے بتایا کہ توجہ دلاؤ نوٹس بھی ہوتا ہے تو انہوں نے توجہ دلاؤ نوٹس دے کر اپنی کارروائی ڈالی ہے۔ جناب سپیکر! میں اس بچی کے لواحقین کے پاس رہا، پولیس کے سرپرچہ کرکام کرتا رہا، ڈی پی او اور ڈی ایس پی صاحبان سے رابطے میں رہا ہوں۔

جناب سپیکر! میں خوشاب پولیس کا شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے تندہی کے ساتھ اس بچی کا قاتل پکڑا ہے اگر جناب محمد وارث شاد اتنی محنت نہ کرتا تو محترمہ کے توجہ دلاؤ نوٹس سے کچھ نہیں ہونا تھا۔

جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ وزیر قانون سے کہیں کہ انہوں نے میرے خلاف خواتین کو جتنا مسالہ ڈال دیا ہے وہ کافی ہے لہذا اب مہربانی کریں۔ اب یہ تھوڑا سا مسالہ کم کریں۔ بہت زیادہ مسالہ ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ نے خود اپنی ایک بات غلط ثابت کر دی ہے۔ آپ نے کہا ہے کہ ڈی پی او کا دفتر ہمارے لئے بند ہے جبکہ آپ وہاں پر گئے ہیں اگر آپ کے لئے دفتر کھلا تھا تو تب ہی آپ وہاں پر گئے ہیں۔ آپ کے لئے دفتر کھلا تھا، آپ کا کام ہو گیا اور آپ کی دادرسی بھی ہو گئی ہے اس لئے ڈی پی او کا دفتر آپ کے لئے بند نہیں ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں ساڑھے چار لاکھ عوام کا نمائندہ ہوں۔ یہ میرا حق ہے کہ میں عوامی فلاح و بہبود کے لئے ڈی پی او کے دفتر میں جاؤں۔ میں وہاں پر گیا تھا اور پھر بھی جاؤں گا۔ جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ نے کہا تھا کہ ہمارے لئے دفتر بند ہے اور ہم ڈی پی او کے دفتر نہیں جاسکتے جبکہ آپ وہاں پر گئے ہیں، آپ کی دادرسی ہوئی اور آپ نے پولیس اور ڈی پی او کی تعریف بھی کر دی ہے۔ پچھلے دس سالوں میں ہماری جماعت کے کارکن ڈی پی او کے دفتر کے قریب سے بھی نہیں گزر سکتے تھے۔ مجھے سارے حالات کا علم ہے۔ آپ گجرات جا کر چیک کر لیں۔ پچھلے دس سالوں میں ہمارا کوئی کارکن ڈی پی او کے دفتر کے سامنے سے نہیں گزرتا تھا کیونکہ جو آدمی وہاں جاتا تھا اس کے خلاف پرچہ درج ہو جاتا تھا۔ اس دور کے یہ حالات تھے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! جناب محمد وارث شاد نے عورتوں کو مسالہ لگانے والی غلط بات کی ہے۔ یہ اپنے الفاظ واپس لیں اور اس پر معذرت کریں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! جناب محمد وارث شاد نے ایک غلط بات کی ہے کہ جناب محمد بشارت راجا نے خواتین کو مسالہ لگایا ہے۔ پچھلے دس سال مسالہ پر تو یہ چلتے رہے ہیں۔ ہماری پارٹی مسالہ پر چلنے والی نہیں بلکہ اصولوں پر چلنے والی ہے۔ مسالہ پر چلنے والے تو یہ لوگ ہیں۔ ویسے بھی خواتین کے بارے میں ایسی بات کرنا انتہائی نامناسب ہے۔ یہ اپنے الفاظ واپس لیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب اختر علی خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سابق ممبر رانا شمشاد احمد خان (مرحوم) کے قاتلوں

سے جانی خطرہ کی بناء پر معزز ممبر کو سکیورٹی فراہم کرنے کا مطالبہ

جناب اختر علی خان: جناب سپیکر! جس دن سے یہ اجلاس شروع ہوا ہے میں اسی دن سے کوشش کر رہا ہوں کہ بات کروں لیکن اجازت نہیں مل سکی۔ رانا شمشاد احمد خان (مرحوم) کا قاتل جو کہ چھ سے سات افراد کا قاتل ہے اس نے protective bail یعنی حفاظتی ضمانت کے لئے عدالت سے رجوع کیا ہے۔ وہ ساڑھے چار سال کے بعد اس وقت اپنے لئے اچھے حالات سمجھ رہا ہے۔ جس گھر سے شہید کا جنازہ نکلتا ہے اس کا ڈکھ یا تو اس کے گھر والے محسوس کر سکتے ہیں یا جو صاحب دل ہو وہ محسوس کر سکتا ہے۔ آپ ہر سال چودھری ظہور الہی کی برسی مناتے ہیں۔

جناب سپیکر! ہم بھی رانا شمشاد احمد خان اور ان کے بیٹے کی برسی مناتے ہیں۔ برسی منانے کا ایک مقصد تو ایصالِ ثواب ہے یعنی ان کی روح کو ثواب پہنچانے کے لئے برسی منائی جاتی ہے دوسرا اس کے ذریعے ہم معاشرے کو یہ پیغام دیتے ہیں کہ ہم لوگوں نے ظلم کے آگے ہتھیار نہیں ڈالے۔ ان کی برسی منانے سے ہر سال یہ پیغام جاتا ہے کہ اتنی بڑی قربانی دینے کے باوجود اب تک ہم ظلم کا مقابلہ کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ ہم جس ملک میں رہ رہے ہیں یہاں پر جنگل کا قانون ہے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ جنگل کا قانون ہمارے ملک سے زیادہ اچھا ہو۔

جناب سپیکر! وکلاء حضرات نے جب اپنی بات کرنی ہوتی ہے وہ اپنے فورم پر اپنی بات کر لیتے ہیں اور ہسپتالوں میں بھی جا کر چڑھ دوڑتے ہیں۔ جب ڈاکٹر نے اپنی بات کرنی ہوتی ہے وہ بھی متحد ہو کر اپنی بات کر لیتے ہیں۔ ہمارا یہ ہاؤس ہے میں نے تو اپنی بات یہاں پر ہی کرنی ہے اس کے علاوہ مجھے کوئی اور جگہ نظر نہیں آتی کہ میں جہاں پر اپنی بات کروں۔

جناب سپیکر! ہم سب کا اور خاص طور پر آپ کا یہ فرض بنتا ہے کہ یہ معاشرہ جس طرف جا رہا ہے اس معاشرے کو ٹھیک کرنے کے لئے اور ظالموں کا مقابلہ کرنے کے لئے ہم کم از کم ایمان کی جس حالت تک جاسکتے ہیں اگر ہم زبان سے روک سکتے ہیں تو پھر ہم اس ظلم کو زبان سے روکنے کی کوشش کریں۔

جناب سپیکر! اس معاملے پر بات کرنے کے لئے میرے پاس بہت کچھ ہے لیکن میں اپنی بات کو مختصر کر کے آپ سے بات کرتا ہوں کہ دو دفعہ سپیکر، پنجاب اسمبلی اور سپیکر بھی کون، جناب پرویز الہی، دو دفعہ رولنگ دیتے ہیں اس رولنگ کا کسی پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ سپیکر صاحب کی رولنگ پر عمل نہ ہونا اس پورے ایوان کے استحقاق کو مجروح کرتا ہے۔ آپ بے شک اس پر voting کروالیں اگر میری بات ٹھیک ہوئی تو میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پورا ہاؤس میرا ساتھ دے گا اور آپ اس مسئلے کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کریں۔ جو بھی سرکاری افسر ہوں گے وہ CPO or RPO ہوں وہ آ کر بتائیں گے کہ یہ صحیح بات کر رہا ہے یا غلط بات کر رہا ہے، اس کو خطرہ ہے یا اس کو خطرہ نہیں ہے۔ جناب سپیکر! مجھے open challenge دیا جا رہا ہے اور حلقے میں یہ بات عام ہو رہی ہے کہ یہاں پر اب ضمنی الیکشن ہو گا۔

جناب سپیکر! مجھے اس بات کا بھی علم ہے کہ میں اس ہاؤس میں جب بھی بات کرتا ہوں میرے دشمن جو بہت ظالم ہیں وہ اس کو میری کمزوری سمجھتے ہیں کہ یہ ہاؤس میں جا کر ایسی باتیں کرتا ہے لیکن مجھے پتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میرے خدا نے مجھے کمزور پیدا نہیں کیا۔ آپ سب کا یہ فرض بنتا ہے کہ ظلم کے خلاف اس جدوجہد میں آپ میرا ضرور ساتھ دیں۔ میری اتنی ہی بات تھی جو میں نے آپ سے کر لی ہے اب آپ اس کا جواب دیں اور آپ ہی اس کا فیصلہ کریں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ پہلے بھی دو دفعہ بات ہوئی تھی اور اس حوالے سے سارا ہاؤس آپ کے ساتھ ہے۔ وزیر قانون نے بھی یہ بات کی ہے اور انہیں دو دفعہ یہاں بلایا بھی تھا۔ آپ نے آج جو بات کی ہے یہ deferent بات ہے کہ اگر وہ ہائی کورٹ میں protective bail, file کرتا ہے تو اس حوالے سے بھی وزیر قانون آپ کو بتائیں گے لیکن اس حوالے سے آپ کو ہائی کورٹ میں اپنا وکیل پیش کر کے اس کا قانونی پہلو عدالت کے سامنے رکھنا چاہئے۔۔۔

جناب اختر علی خان: جناب سپیکر! میں آپ سے معذرت چاہتے ہوئے عرض کرتا ہوں کہ میں نے آپ سے protective bail کی بات اس لئے کی ہے کہ اس سے خطرہ اور زیادہ بڑھ گیا ہے اور ماشاء اللہ ہماری عدالتیں اتنی اچھی ہیں اور اتنے اچھے فیصلے کر رہی ہیں تو مجھے اُن سے اعلیٰ فیصلے کی بھی اُمید ہے۔ پوری دنیا میں ہماری عدالتوں کے اعلیٰ فیصلے بہت مشہور ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ چلیں، ہو گئی ہے بات۔ باقی سکیورٹی کی بات ہے۔ وزیر قانون! اس حوالے سے آپ کو یاد ہو گا کہ آپ نے یہاں RPO/DPO کو بھی بلا کر کہا تھا تو اب کیا situation ہے؟ ایک یہ بات بھی ہوئی تھی کہ ان کو کوئی سپیشل سکیورٹی provide کی جائے لیکن اس پر مزید کچھ نہیں ہوا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں دو حوالوں سے بات کرنا چاہوں گا۔ معزز ممبر خود جانتے ہیں کہ رانا شمشاد احمد خان مرحوم کا جتنا دکھ انہیں ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ ہمارے بھی colleague رہے ہیں بلکہ ہمارا آپس میں بھائیوں کی طرح تعلق تھا اور ہمیں بھی ہر لحاظ سے اس بات کا افسوس ہے۔

جناب سپیکر! جہاں تک protective bail کی بات ہے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ پراسیکیوشن ڈیپارٹمنٹ کو باقاعدہ کہا جائے گا اور ہم پوری کوشش کریں گے کہ وہ bail confirm نہ ہونے پائے۔

جناب سپیکر! مزید میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ معزز ممبر نے کہا کہ اس وقت موافق حالات دیکھتے ہوئے وہ واپس آئے میں کسی سیاسی بحث میں بھی نہیں پڑنا چاہتا لیکن انہیں وہ حالات بھی ذہن میں رکھنے چاہئیں کہ جن حالات میں صوبہ پنجاب اور مرکز میں بھی ان کی اپنی حکومت تھی اور وہ ملزم ملک سے باہر نکلنے میں کامیاب ہو گیا تھا تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ اس قسم کے حالات آج ہمارے متعلق کہتے ہیں تو میں پورا یقین دلاتا ہوں کہ کسی سے ہماری کوئی ہمدردی نہیں ہے، قانون نے اپنا راستہ لینا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ وہ bail reject کر انہیں گے۔

جناب سپیکر! جہاں تک ان کی سیورٹی کی بات کا تعلق ہے۔ میں نے پہلے بھی گزارش کی تھی اور آپ مجھ سے بہتر جانتے ہیں کہ سپریم کورٹ کے فیصلے کے بعد انہوں نے ایک rationalization کی ہے کہ سیورٹی کس کو دینی ہے، کس کو نہیں دینی لیکن اس کے باوجود آپ کی رولنگ کا احترام کرتے ہوئے میں یہ کوشش کروں گا بلکہ اس بات کو ensure کروں گا کہ ان کو سیورٹی مہیا کی جائے اور میں اس بارے میں ان کو کل ہی بتاؤں گا۔ شکریہ

جناب سپیکر: وزیر قانون! ان کی سیورٹی کا جلدی بندوبست ہو جائے اور اگر یہ سیورٹی حکومت کی طرف سے ہو تو اس کا ایک خوف بھی رہتا ہے کہ حکومت ان کے ساتھ کھڑی ہے اور انہوں نے سیورٹی بھی مہیا کی ہے تو آپ ذاتی دلچسپی لے کر یہ کام کریں۔

جناب اختر علی خان: جناب سپیکر! آج مجھے پہلے دن جناب محمد بشارت راجا کی بات پر انتہائی افسوس ہوا ہے۔ میں نے پہلے دن سے لے کر آج تک ایک ہی بات کی تھی کہ آپ یہ نہ سمجھیں کہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کا کوئی ممبر آپ سے بات کر رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں اب بھی اپنی سیورٹی کی بات کر رہا ہوں یہاں پر کوئی RPO آیا اور نہ ہی کسی بندے نے میرے ساتھ سیورٹی کے حوالے سے کوئی بات کی۔

جناب سپیکر: آپ اس بات کو چھوڑ دیں اور ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ دیکھیں، آپ کے ساتھ یہ ہمدردی سب کو ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! وہ ملزم ان کی اپنی حکومت میں بھاگ کر باہر گیا تھا۔ یہ انہیں بھی مورد الزام ٹھہرائیں اور ہمیں اپنی جگہ پر دُکھ ہے لیکن معزز ممبر یہ کہیں کہ سابقہ حکومت کی ملی بھگت سے وہ ملزم ملک سے بھاگ گئے تھے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ اس بات کو چھوڑ دیں۔ ایک منٹ میری بات سن لیں ناں! پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ کے ساتھ ہم سب کی ہمدردی ہے اور وزیر قانون کی پوری توجہ اس بات پر ہے کہ آپ کو زیادہ سے زیادہ سیورٹی provide کی جائے اور وہ انشاء اللہ ہم کروا کر چھوڑیں گے۔

میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جناب محمد بشارت راجا، چودھری ظہیر الدین، یہ پورا ہاؤس اور میں بھی ہمدردی میں آپ کے ساتھ ہیں۔ آپ تھوڑا سا موقع دیں جناب محمد بشارت راجا ایک دو دن میں انشاء اللہ تعالیٰ رزلٹ دیں گے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ چودھری صاحب نے پہلے دن جب بات کی تھی اور آپ نے حکم صادر فرمایا تھا۔

جناب سپیکر! میں وزیر قانون کے آفس میں بیٹھا ہوا تھا جب انہوں نے میرے سامنے آرپی او کو فون کیا تھا۔ اس کے بعد پھر انہوں نے ڈی پی او کے ساتھ بات کی۔ انہوں نے دوبارہ ان سے بات کر کے باقاعدہ کہا کہ آپ نے مجھے اس کا کوئی مثبت جواب دیا ہے اور نہ ہی ان کو وہاں پر کوئی سکیورٹی دی گئی ہے۔

جناب سپیکر! انہوں نے rules and regulations بتانے کے بعد کہا کہ ہم کس کو سکیورٹی دے سکتے ہیں اور کس کو نہیں دے سکتے۔ انہوں نے میری موجودگی میں تفصیل سے بات کی تھی۔ یہ جو bottlenecks ہیں آپ کے حکم کے مطابق دور کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر: آپ رولز کو چھوڑیں۔ ان کو سکیورٹی تو چاہئے۔ آرپی او ایسے ہی اسی طرح کی باتیں کرتے ہیں۔ اس کو یہ باتیں نہیں کرنی چاہئیں۔ وہ اپنا کام تو کریں۔ ڈیڑھ سال ہو گیا ہے اس نے آج تک بندے کیوں نہیں پکڑے، آرپی او گوبرنوالہ نے کیا کارکردگی دکھائی ہے اور اس نے ان کے بندے کیوں نہیں پکڑے؟ وہ صرف کارروائی ڈال رہا ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! ہمیں دکھ ہے کہ ہمارا بھائی چلا گیا۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہوگی اور انشاء اللہ تعالیٰ اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے جب تک ان کو سکیورٹی نہ دی جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

تحریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 19/821 محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/838 جناب محمد صفدر شاکر کی ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

ظفر چوک سمندری سے گزرنے والی نہر پر از سر نو پل تعمیر کرنے کا مطالبہ

جناب محمد صفدر شاکر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ میرے حلقہ پی پی-104 ظفر چوک (تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد) اس چوک میں ایک نہر گزرتی ہے۔ جس پر بہت پرانا پل ہے۔ اس پل سے ہیوی ٹریفک اور ماموں کا نجن، کمالیہ، پیچہ وطنی، بورے والہ، وہاڑی کی ٹریفک بھی گزرتی ہے۔ پل خستہ حالت اور چھوٹا ہونے کی وجہ سے آئے روز ٹریفک بلاک ہو جاتی ہے جس سے مسافروں اور لوگوں کو کافی مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ پل خستہ حالت اور چھوٹا ہونے کی وجہ سے وہاں کافی حادثات بھی ہوئے ہیں لہذا میری پُر زور اپیل ہے کہ پل کی دوبارہ تعمیر اور پل کو بڑا کیا جائے، جس سے مسافروں اور ہیوی ٹریفک کو تاخیر کا سامنا نہ کرنا پڑے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: وزیر مواصلات و تعمیرات! یہ تحریک التوائے کار آپ کے محکمہ سے متعلق ہے۔ اس کا آپ نے جواب دینا ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو pending کر دیں۔ میں اس کی رپورٹ لے کر ہاؤس کو بتا دوں گا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

جناب سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔

مسودہ قانون یونیورسٹی آف نار تھ پنجاب، چکوال 2019

MR SPEAKER: Now, we take up the University of North Punjab, Chakwal Bill 2019. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I move:

"That the University of North Punjab, Chakwal Bill 2019, as recommended by Standing Committee on Higher Education, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the University of North Punjab, Chakwal Bill 2019, as recommended by Standing Committee on Higher Education, be taken into consideration at once."

There are two amendments in this motion. The first amendment is from: Mr Muhammad Waris Shad, Mian Manazar Hussain Ranjha, Mr Bilal Farooq Tarar, Ms Kanwal Pervaiz Ch., Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Ms Mehwish Sultana, Mrs Gulnaz Shahzadi, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

MR MUHAMMAD WARIS SHAD: Mr Speaker! I move:

"That the University of North Punjab, Chakwal Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Higher Education, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th March 2020."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the University of North Punjab, Chakwal Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Higher Education, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th March 2020."

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I oppose:

جناب سپیکر: جی، جناب وارث شاد! آپ اب اس پر بات کر لیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں جناب کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں۔ میں آپ کا شکریہ گزار بھی ہوں اور وزیر قانون نے بھی مہربانی کی ہے۔ اس بل کا جو title تھا اس میں، میں نے North Punjab کے حوالے سے ترمیم دی تھی کیونکہ اس میں لسانیت کی بُو آتی ہے۔ میں خوشاب سے ہوں لیکن چکوال بھی میرا ہے۔ اس حوالے سے وزیر قانون مان گئے ہیں کہ یہ ترمیم ہو جائے گی۔

جناب سپیکر! میں اس کے علاوہ یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ یادش بخیر اگر آپ کو یاد ہو کہ جب آپ وزیر اعلیٰ پنجاب تھے تو سرگودھا یونیورسٹی اس وقت گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج سرگودھا تھا۔ اس وقت آپ کے دور میں یونیورسٹی آف سرگودھا کا قیام عمل میں آیا تھا۔

جناب سپیکر! میں نے یہاں یہ عرض کیا تھا کہ اس میں جو core issue ہے اس کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ وہ یہ ہے کہ یونیورسٹی تو درکار ہے، یونیورسٹی کا قیام appreciable ہے اور اس کا قیام ہونا چاہئے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ جب یونیورسٹی بنتی ہے تو غریب کا بچہ یونیورسٹی میں پڑھ سکتا کیونکہ اس کی فی سمسٹر فیس اب چالیس سے پچاس ہزار روپے ہو چکی ہے۔

جناب سپیکر! میں نے اس وقت کہا تھا کہ غریب کابچہ گورنمنٹ کالج سرگودھا میں پڑھتا ہے۔ آج اسی پوزیشن پر چکوال ہے یہاں چکوال سے منتخب ہونے والے دوست بیٹھے ہیں۔

جناب سپیکر! اب مسئلہ یہ ہے کہ اس وقت آپ نے ایک خود مختار کمیٹی جسٹس اعجاز نثار صاحب کی سربراہی میں بنائی تھی۔ آپ نے بطور وزیر اعلیٰ وہ کمیٹی بنائی تھی۔ اس کمیٹی نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ دس سال تک جو انٹر میڈیٹ کالج سرگودھا ہے وہاں یہ کلاسز جاری رہیں گی اور meanwhile سرگودھا کے غریب لوگوں کے لئے پنجاب گورنمنٹ educational facility provide کرے گی۔ اس سلسلہ میں بہت خدمت ہوئی۔

جناب سپیکر! اس کا ثواب آپ کو بھی جائے گا اور تھوڑا بہت میری طرف بھی آئے گا۔ اس بنیاد پر سرگودھا میں کالج بھی بن گیا اور دس سال تک غریب کے بچے اس کالج میں پڑھتے رہے۔

جناب سپیکر! اب چکوال کی پوزیشن یہ ہے کہ پوسٹ گریجویٹ کالج کو ختم کر کے اس کا نوٹیفکیشن اس enactment کے ساتھ ہو رہا ہے۔ وہ ختم ہو جائے گا اور غریب کے بچوں سے حق تعلیم عملی طور پر چھین جائے گا۔

جناب سپیکر! میں صرف یہ کہتا ہوں کہ اس کو elicit کر دیں اور ایک دفعہ لوگوں سے پوچھ لیں صرف چکوال کے لوگوں سے ہی پوچھ لیں کہ کیا وہ یہ چاہتے ہیں یا ایسا کوئی سسٹم ہو جائے جس طرح سرگودھا کے لئے ہوا تھا کہ چکوال شہر کے اندر اگر کوئی alternative educational facility پوسٹ گریجویٹ تک ہے تو ٹھیک ہے۔ اگر وہاں نہیں ہے اور اس کالج کو آپ یونیورسٹی میں بدل رہے ہیں تو سمسٹر کی فیس جو ایک ریڑھی والا، تانگے والا یا مزدور ہے وہ نہیں دے سکے گا۔

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ کا پوائنٹ آگیا ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ اس حوالے سے آپ کی بات سو فیصد صحیح ہے۔ مجھے یہ بات یاد ہے۔ آپ کسی جگہ یونیورسٹی بناتے ہیں تو اس کو feeding colleges چاہئیں جہاں سے طلبہ وہاں آسکیں۔ ہم نے اس وقت یہ سوچا تھا کہ جب یونیورسٹی چل جائے تو وہ کالجز جہاں غریب کابچہ تھوڑی فیس میں پڑھتا تھا وہ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ واپس لے لے۔ اسی طرح وہ کم فیس جو سمسٹر والی نہیں ہوتی وہ واپس چلی جائے۔ اس وقت یہ ہوا تھا۔ اب یہ مشکل ساری جگہ آرہی ہے۔ آپ نے بالکل صحیح نشانہ ہی کی ہے لیکن اس پر ابھی منسٹر صاحب بات کریں گے کیونکہ ان کو اس بات کا احساس ہے۔ جب ہم نے گجرات یونیورسٹی بنائی تھی تو اس وقت بھی یہ ہوا

تھا۔ اب گجرات کے لوگوں کو یونیورسٹی کا بہت فائدہ ہے لیکن غریب لوگوں کے بچے جو کالج میں سمسٹر کی وجہ سے فیس نہیں دے سکتے اس حوالے سے میں نے ان سے گزارش کی ہے کہ چونکہ یونیورسٹی کا اپنا نظام بہت بڑھ گیا ہے اور جن کالجوں کی یونیورسٹی کو ضرورت نہیں ہے تو وہ کالج ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو واپس کر دیں۔ وہاں پر وہی فیس ہو جو عام طور پر ہوتی ہے۔ اس کے اوپر منسٹر صاحب بات کرتے ہیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! انہوں نے بڑی pertinent بات کی ہے کیونکہ students کا concern یہاں پر بھی رہا اور دوسری جگہوں پر بھی رہی ہے کہ جب کالجز یونیورسٹی میں convert ہوتے ہیں تب یونیورسٹیاں فیسیں بڑھا دیتی ہیں۔ ہم نے detail study کر کے اس کے چارٹر میں ایک solution propose کیا تھا لیکن جب یہ چارٹر لاء ڈیپارٹمنٹ کے پاس گیا تو انہوں نے کہا کہ آپ چونکہ جلد ہی ایک ماڈل چارٹر لا رہے ہیں جو پورے پنجاب میں applicable ہو گا لہذا آپ اس ماڈل چارٹر میں اس کو address کر لیجئے گا اس لئے فی الحال اس کو چھوڑ دیں۔ وہ چارٹر ابھی pipeline میں ہے۔

جناب سپیکر! جس کا میں solution بھی بتاتا ہوں کیونکہ اس پر discussion اس معزز فورم میں بھی ہوگی۔ وہ solution یہ ہے کہ امریکہ اور یورپ میں constituent colleges کا ایک concept ہے کیونکہ آکسفورڈ یونیورسٹی کے بھی بہت سارے constituent colleges ہیں۔

جناب سپیکر! اب دو مسائل یہ ہیں کہ یونیورسٹیوں کے جو affiliated colleges ہوتے ہیں ان پر یونیورسٹی بالکل توجہ نہیں دیتی کیونکہ HEC کی direction کے مطابق ہم سمسٹر سسٹم پر move کر گئے ہیں۔

جناب سپیکر! جس سے ہمارے affiliated colleges کے students کو examinations کی بڑی problems ہوتی ہیں اور ان کو second grade citizens بنا دیا جاتا ہے۔ ہم نے ماڈل propose کیا ہے جو debate کے بعد انشاء اللہ approve بھی ہو گا۔ وہ ماڈل یہ ہے کہ پنجاب کے تمام سرکاری کالجوں کو یونیورسٹی کا constituent کالج بنائیں، ان کالجوں میں ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے سٹاف ہی کو رہنے دیں، ان کی فیس کا تعین گورنمنٹ کرے جو کم

ہی رہے۔ اس کا فائدہ یہ ہو گا کہ کالجوں کے students جو فٹ کلاس students ہوں گے، یونیورسٹی کے اپنے students بھی ہوں گی، فیس بھی کم دے رہے ہوں گے اور سب سے بڑا عنصر یہ ہو گا کہ ان کی ڈگری کی کوالٹی بھی maintain رہے گی۔ آپ کی جب گورنمنٹ تھی تب آپ کی گورنمنٹ نے بڑا اچھا decision لیا کہ we move from British system to American system۔ سمسٹر سسٹم میں direct نگرانی کی بہت ضرورت ہوتی ہے جبکہ British system میں ہر دو سال بعد امتحان ہوتے تھے۔

جناب سپیکر! مثال کے طور پر چکوال کالج جو کہ یونیورسٹی آف گجرات کے ساتھ affiliated ہے ان کے طلباء کو problem یہ پیش آتی ہے کہ ان کے 40 فیصد marks کالج میں ہوتے ہیں اور 60 فیصد یونیورسٹی میں ہوتے ہیں جس کی وجہ سے ان کے marks delay ہو جاتے ہیں، کئی کئی سمسٹر تک ان کے grades نہیں آتے اور ان کو as a first class student treat نہیں کیا جاتا۔ ہم تھوڑے دنوں بعد جب نیا paradigm لے آئیں گے۔

جناب سپیکر! اس میں یونیورسٹی آف چکوال کا یہ eventually constituent college ہو جائے گا۔ اسی طرح جھنگ، گجرات اور تمام اضلاع کے کالجز جب اپنی ڈسٹرکٹ یونیورسٹی کے constituent colleges بن جائیں گے تو وہ ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے under ہوں گے۔ اس چارٹر میں ہم نے یہ بھی clause رکھی ہے کہ فیس کا تعین ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ ہی کرے گا اور سرکاری فیس ہی رہے گی لیکن فی الحال اس کو remove اس لئے کیا ہے کہ because they wanted us to include that in the model charter.

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں بالکل سمجھ گیا ہوں۔

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! یہ مسئلہ کافی دیر سے درپیش تھا اس لئے میں نے وزیر اعلیٰ کے ساتھ بیٹھ کر یہ بات کی ہے۔ منسٹر ہائر ایجوکیشن نے اس پر بڑی محنت کی ہے جس کا حل یہی ہے کہ اس پر بھی ہم قانون سازی کریں گے۔ وزیر قانون نے ان کو مشورہ دیا ہے کہ آپ اس پر ہوم ورک کر لیں اور ہاؤس میں لے آئیں۔

(اذانِ عشاء)

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! جس طرح آپ نے فرمایا ہے کہ وزیر قانون اور ہائر ایجوکیشن منسٹر صاحب اس پر جو ہوم ورک کریں گے تو وہ ٹھیک ہے لیکن میرا مقصد صرف یہ ہے۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی بات بھی valid ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! جو بھی سسٹم ہو تو مجھے بھی اس میں یہ شامل کر لیں۔ میں انشاء اللہ اپنی positive input ہی دوں گا۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی بات بالکل ٹھیک ہے۔

Now, the question is:

"That the University of North Punjab, Chakwal Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Higher Education, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th March 2020."

(The motion was lost.)

MR SPEAKER: The second amendment is from: Mr Muhammad Waris Shad, Mian Manazar Hussain Ranjha, Mr Bilal Farooq Tarar, Ms Kanwal Pervaiz Ch., Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Ms Mehwish Sultana, Mrs Gulnaz Shahzadi, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

MRS MEHWISH SULTANA: Mr Speaker! I move:

"That the University of North Punjab, Chakwal Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Higher Education, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 30th March 2020."

1) Mr Tanveer Aslam Malik

- 2) Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt
- 3) Chaudhry Adil Buksh Chattha
- 4) Mr Jahangir Khanzada
- 5) Rana Muhammad Afzal
- 6) Ms Bushra Anjum Butt
- 7) Mr Saeed Akbar Khan
- 8) Mr Ali Akhtar
- 9) Mr Ghazanfar Abbas
- 10) Mr Muhammad Waris Aziz
- 11) Mr Saeed Ahmad
- 12) Ms Uzma Kardar

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the University of North Punjab, Chakwal Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Higher Education, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 30th March 2020."

- 1) Mr Tanveer Aslam Malik
- 2) Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt
- 3) Chaudhry Adil Buksh Chattha
- 4) Mr Jahangir Khanzada
- 5) Rana Muhammad Afzal
- 6) Ms Bushra Anjum Butt
- 7) Mr Saeed Akbar Khan
- 8) Mr Ali Akhtar
- 9) Mr Ghazanfar Abbas
- 10) Mr Muhammad Waris Aziz

11) Mr Saeed Ahmad

12) Ms Uzma Kardar

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):

Mr Speaker! I oppose.

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب سپیکر! شکریہ کہ آپ نے مجھے اس ترمیم پر بات کرنے کا موقع دیا ہے۔ میں سب سے پہلے پورے چکوال کو مبارکباد پیش کرنا چاہوں گی کیونکہ یہ یونیورسٹی بہت جلد بن جائے گی۔ یونیورسٹی ایک long term project ہوتا ہے لہذا تمام چیزیں ہمیں once for all settle down کر لینی چاہئیں جس کے بعد ہمیں یونیورسٹی بنانی چاہئے کیونکہ obviously ہمارا پرائمری مقصد تو کوالٹی ایجوکیشن ہی ہے۔ جیسے جناب محمد وارث شاد نے ابھی بات کی کہ ہمارا ایک علاقہ کالج سے deprive ہو جائے گا کیونکہ یہ کالج 1949 سے establish ہے اور اس سے پہلے یہ ایک سکول تھا۔ اس کی سو سالہ history ہے اور ایک دم سے ہم اس کالج کو ختم نہیں کر سکتے کیونکہ اس علاقے میں اور کوئی کالج ہے بھی نہیں جہاں پر بچوں کو تعلیم دی جائے گی تو is this very important کہ یہ کالج وہاں پر ضرور رہنا چاہئے اور اس کے لئے جو بھی طریق کار بنائیں گے وہ منسٹر صاحب نے جیسے ابھی بتایا بھی کہ constituent college بعد میں بن جائیں گے لیکن I would request کہ اگر اس بل میں یہ چیز add کریں تو شاید کالج کا status ختم نہیں ہو گا کیونکہ جیسے ہی اس بل نے پاس ہونا ہے تو وہاں سے وہ کالج ختم ہو جائے گا اور یونیورسٹی میں merge ہو جائے گا۔ اس کے بعد وہ جو بھی کمیٹی بنائیں گے legislation لائیں گے یا جو process ہو گا تو اس میں ٹائم لگے گا اور اس duration میں اس کالج کا status کیا ہو گا وہ تو یونیورسٹی میں merge ہو چکا ہو گا تو I think اس کو اگر select committee کے سپرد کیا جائے، اس issue کو بھی اس کے ساتھ ہی settle down کیا جائے اور اس میں جو بھی نئے ممبر add کرنے ہیں ان کو شامل کر کے once for all اس پر decide کریں اور پھر اس بل کو اگر دوبارہ ہاؤس میں لایا جائے تو شاید زیادہ بہتر ہو گا۔

جناب سپیکر! ابھی پہلے بات ہوئی اور اس میں ایک ترمیم بھی ہے جس پر شاید وزیر قانون نے already اس کو یونیورسٹی آف چکوال کا نام دینے کو تسلیم کر لیا ہے یعنی The University of North Punjab Chakwal تو میں اس میں صرف ایک چیز recommend کرنا چاہوں گی یا تجویز دینا چاہوں گا کہ ہمارا ضلع چکوال شہداء اور غازیوں کی سرزمین ہے وہاں پر بہت سے صوفی saints گزرے ہیں جن میں بہت بڑے بڑے نام ہیں ان میں ایک بہت بڑا نام حضرت سخی سیدن شیرازی کا ہے جن کے نام پر ہماری تحصیل چو اسیدن شاہ کا نام بھی ہے۔ اگر ہم یونیورسٹی آف چکوال کو سیدن شیرازی یونیورسٹی کا نام دے دیں تو شاید یہ بھی ایک اچھا اضافہ ہو گا۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ ہمارے ایک غازی مرید حسین شہید تھے جنہیں عشق رسول میں before partition شہید کر دیا گیا تھا تو ان کے نام پر بھی اگر یونیورسٹی آف چکوال کا نام رکھا جائے تو شاید وہ ایک اچھا اضافہ ہو گا۔

جناب سپیکر! میں یہ تجویز پیش کروں گی کہ اس بل کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے جو یہ تمام معاملات دیکھے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اس پر پہلے ہی بڑی تفصیل کے ساتھ بات کر لی ہے تو اب آپ question put کریں۔

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That the University of North Punjab, Chakwal Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Higher Education, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 30th March 2020."

- 1) Mr Tanveer Aslam Malik
- 2) Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt
- 3) Chaudhry Adil Buksh Chattha
- 4) Mr Jahangir Khanzada

- 5) Rana Muhammad Afzal
- 6) Ms Bushra Anjum Butt
- 7) Mr Saeed Akbar Khan
- 8) Mr Ali Akhtar
- 9) Mr Ghazanfar Abbas
- 10) Mr Muhammad Waris Aziz
- 11) Mr Saeed Ahmad
- 12) Ms Uzma Kardar

(The motion was lost.)

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That the University of North Punjab, Chakwal Bill
2019 be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

GENERAL AMENDMENT

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, General Amendment of the Bill is under consideration.

There is an amendment in this motion. The amendment is from: Mr Muhammad Waris Shad, Mian Manazar Hussain Ranjha, Mr Bilal Farooq Tarar, Ms Kanwal Pervaiz Ch., Ch Ifikhar Hussain Chhachhar, Ms Mehwish Sultana, Mrs Gulnaz Shahzadi, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

MR MUHAMMAD WARIS SHAD: Mr Speaker! I move:

"That in the Bill, the Words "North Punjab", where ever occur, be omitted. "

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That in the Bill, the Words "North Punjab", where ever occur, be omitted. "

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ۔۔۔

جناب سپیکر: وزیر قانون! اسے oppose ہی نہیں کر رہے تو پھر آپ نے کیا بات کرنی ہے اس لئے بس ٹھیک ہے اور آپ بیٹھ جائیں۔

جناب محمد وارث شاد: جی، ٹھیک ہے۔

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That in the Bill, the Words "North Punjab", where ever occur, be omitted. "

(The motion was carried.)

جناب سپیکر: آگے تو مزید کوئی ترمیم نہیں ہے؟

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں آپ کا اور وزیر قانون کا شکریہ گزار ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں، مہربانی اور Thank you چلیں، باقی ترمیم پھر آپ نے withdraw کر لی ہیں ناں۔

CLAUSES 3 to 44

MR SPEAKER: Now, Clauses 3 to 44 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 3 to 44 of the Bill, do stand part of the Bill. "

(The motion was carried.)

CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I move:

"That the University of North Punjab, Chakwal Bill 2019, as amended be passed."

جناب سپیکر: اب تو اس کا نام دوسرا ہو گیا ناں وزیر قانون! کیونکہ North Punjab کو چھوڑ دیں۔
وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر!
اسی لئے میں نے amend as کہا ہے کہ amendment آئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، تو As amended

The motion moved is:

"That the University of Chakwal Bill 2019, as amended be passed."

Now, the question is:

"That the University of, Chakwal Bill 2019, as amended be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed unanimously.)

Applause!

جناب سپیکر: چونکہ یہ Bill unanimous pass ہوا ہے تو آپ سب کو مبارک ہو۔ آج کے اجلاس کا وقت بھی ختم ہو گیا ہے لہذا اب اجلاس کل بروز منگل 31- دسمبر 2019 کو 3:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔



سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2019

منگل، 31- دسمبر 2019

(یوم الثالثہ، 4- جمادی الاول 1441ھ)

سترہویں اسمبلی: سترہواں اجلاس

جلد 17 : شماره 9

751

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 31- دسمبر 2019

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ سپیشل ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

(مورخہ 24- دسمبر 2019 کے ایجنڈے سے زیر التواء قراردادیں)

- 1- جناب محمد منیب سلطان چیمہ: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے اکثر تعلیمی اداروں نے عوام کو نوٹے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ ہر سکول یونیفارم، کاپیوں اور کتابوں کو از خود مہنگے داموں فروخت کرتا ہے اور تمام نجی تعلیمی ادارے ایسا یونیفارم، کاپیاں اور کتابیں تیار کرواتے ہیں جو مارکیٹ میں دستیاب نہ ہو اور مجبوراً طلباء کو سکول سے یہ اشیاء مہنگے داموں خریدنی پڑتی ہیں لہذا یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ کے تمام نجی تعلیمی اداروں کو پابند کیا جائے کہ وہ ایسے یونیفارم، کاپیوں اور کتابوں کا انتخاب کریں جو تمام تعلیمی اداروں میں یکساں ہوں اور باسانی مارکیٹ میں دستیاب ہوں تاکہ بچوں کے والدین پر فیسوں کے بھاری بوجھ کے علاوہ مہنگا یونیفارم، کاپیوں اور کتابوں کو خریدنے کا بوجھ کم ہو سکے۔

752

صوبائی اسمبلی پنجاب کا ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ نوزائیدہ بچوں میں پائی جانے والی مہلک اور جان لیوا بیماری (Methylnalonic Academia (MMA) کا واحد علاج اور لائف سیونگ میڈیکلینڈر دودھ یا خوراک (XMTVI) (Maxamaid) بغیر کسی ٹیکس وڈیوٹی اور پیکنگ پر بغیر اردو تحریر درآمد کرنے کی اجازت دی جائے۔

2- محترمہ مسرت جمشید:

اس ایوان کی رائے ہے کہ پائی انسانی زندگی کے لئے بنیادی ضرورت ہے لیکن عوام کی بڑی تعداد اس بنیادی ضرورت سے محروم ہیں لہذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ آئین کے آرٹیکل 19- الف میں دیئے گئے حق معلومات اور آرٹیکل 25- الف میں دی گئی مفت اور لازمی تعلیم کی فراہمی کی طرح پاکستان کے ہر شہری کو پینے کے صاف پانی کی فراہمی کو بھی بطور بنیادی حق آئین میں شامل کیا جائے۔ اس ایوان کی رائے ہے کہ دیگر صوبوں کی طرز پر صوبہ پنجاب کے تمام سرکاری ملازمین کو اپنی مدت ملازمت مکمل ہونے کے بعد گروپ انشورنس کی رقم مع منافع ادا کرنے کے لئے فی الفور قانون سازی کی جائے اور قواعد و ضوابط مرتب کئے جائیں۔

3- محترمہ سبین گل خان:

4- جناب محمد ایوب خان:

اس ایوان کی رائے ہے کہ امراض قلب کی بڑھتی ہوئی شرح کے پیش نظر صوبہ بھر کے تمام اضلاع میں کارڈیالوجی سنٹرز کا قیام عمل میں لایا جائے۔

5- چودھری افتخار حسین چھچھڑ:

753

موجودہ قراردادیں

1- سید حسن مرتضیٰ:

محترمہ شازیہ عابد:

اس ایوان کی رائے ہے کہ الیکٹرانک میڈیا کا مقصد معلومات کی فراہمی، شعور کو اجاگر کرنا اور اس حوالے سے پوری دنیا کے لوگوں کو ایک دوسرے سے منسلک رکھنا ہے جس کا ایک اہم ذریعہ ٹیلی ویژن ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ تفریح کو بھی اس کا ایک حصہ بنادیا گیا جس میں نشر ہونے والے ڈراموں کا ایک اہم کردار رہا ہے جو وقت گزرنے کے ساتھ جدیدیت کی دوڑ کے نتیجے میں نہ صرف مختلف معاشرتی برائیوں کا باعث بن رہے ہیں بلکہ ہمارے سماجی اور اخلاقی رشتے کھو کھلے ہوئے جا رہے ہیں لہذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ PEMRA ریگولیشن کو مزید فعال بنا کر عوام کو نازیبا پروگراموں سے بچایا جائے۔

2- محترمہ مسرت جمشید:

ہر سال 9- دسمبر کو بین الاقوامی طور پر کرپشن کے خاتمے کے حوالے سے منایا جاتا ہے۔ اس دن کو منانے کا مقصد کرپشن کا خاتمہ ہے۔ عوام میں بڑھتی ہوئی مایوسی اور ناامیدی کو ختم کرنے اور انصاف کا بول بالا کرنے کے لئے شفاف و کڑا احتساب ضروری ہے۔

اس ایوان کی رائے ہے کہ بلا امتیاز و بلا تفریق احتساب ملکوں کی سالمیت اور روشن مستقبل کے لئے انتہائی اہم ہے۔

یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک بھر میں کرپشن کے خاتمے کے لئے بد عنوان افراد کے خلاف بلا امتیاز و بلا تفریق شفاف احتسابی عمل کو تیز کیا جائے نیز کرپشن کے خلاف احتساب اور اداروں اور افراد کی خود احتسابی کے حوالے سے عوامی آگاہی کے لئے سیمینارز اور کانفرنسز منعقد کرائی جائیں۔

3- چودھری افتخار حسین چیمپھر:

یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ لاہور تاسمہ سٹریٹ برائے قصور، پاکستان شریف مزید ٹرینیں چلانے کے لئے فی الفور اقدامات کئے جائیں تاکہ عوام کی سفری مشکلات میں کمی ہو سکے اور محکمہ ریلوے کی املاک کو مزید نقصان سے بچایا جاسکے۔

754

4- محترمہ خدیجہ عمر:

یہ ایوان بھارتی حکومت کی جانب سے حالیہ تنازعہ شہریت کے قانون کی پُر زور مذمت کرتا ہے۔ یہ قانون سازی نہ صرف بھارت اور پاکستانی اقلیتوں سے متعلق معاہدے بلکہ انسانی حقوق کے عالمی منشور اور ہر قسم کے امتیازات اور تعصبات کے خاتمے پر معاہدات کی بھی کھلم کھلا خلاف ورزی ہے۔

یہ ایوان حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس معاملے کو UNO اور دوسرے بین الاقوامی Forums پر اٹھائے کہ وہ بھارت کو مجبور کریں کہ وہ بین الاقوامی اور ہمسایہ ممالک کے ساتھ معاہدات کی پاسداری کرتے ہوئے نہ صرف اس کالے قانون کو واپس لے بلکہ وہ اپنے آئین میں مقبوضہ کشمیر سے متعلق تزامیم کو فی الفور واپس لے۔

5- محترمہ مومنہ وحید:

پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان لاہور میں بسوں کو ہائپرڈیا الیکٹرک پر منتقل کرنے کے حکومتی فیصلے کو سراہتا ہے۔ حکومت کے اس اقدام سے ماحولیاتی آلودگی کے خاتمہ میں مدد ملے گی۔

یہ ایوان ماحولیاتی آلودگی کے خاتمہ کے لئے لاہور میں 60 ہزار کینال اراضی پر جنگل لگانے کے حکومتی فیصلے کو بھی قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

یہ ایوان قرار دیتا ہے کہ پنجاب میں بالعموم اور لاہور میں بالخصوص ماحولیاتی آلودگی کے خاتمہ کے لئے حکومتی اقدامات قابل ستائش ہیں اور ان تاریخی اقدامات سے جہاں ماحولیاتی آلودگی کے خاتمہ میں مدد ملے گی وہاں عوام کو بھی مختلف بیماریوں سے نجات حاصل ہوگی۔

755

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا سترہواں اجلاس

منگل، 31- دسمبر 2019

(یوم التلاشہ، 4- جمادی الاول 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیئرمین زلالہ نور میں شام 4 بج کر 15 منٹ پر زیر صدارت

جناب چیئرمین میاں شفیق محمد منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ

وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَتُؤَدُّهَا النَّاسُ وَالْجِبَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَظٌ

يُنَادُونَ بِعِصْوَانِ اللَّهِ مِمَّا آمَرُوهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ①

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَعْتَدُوا الْيَوْمَ إِنَّا كُنْتُمْ تُعْلَوْنَ ②

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تَوْبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَن

يَغْفِرَ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ يَوْمَ

لَا يُخْزِي اللَّهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ قَدْ رُفِعَ لَبِيبُ الْأَيْدِي وَبِأَيْمَانِهِمْ

يَقُولُونَ رَبَّنَا آتِنَا ذُرِّيَّتَنَا وَارْحَمْنَا إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ③

سورة التَّحْرِيم آيات 6 تا 8

مومنو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو آتش (جہنم) سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں اور جس پر تندہ اور سخت مزاج فرشتے

(مقرر) ہیں جو ارشاد اللہ ان کو فرماتا ہے اس کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم ان کو ملتا ہے اسے بجالاتے ہیں (6) کافرو! آج بہانے مت

بناؤ۔ جو عمل تم کیا کرتے ہو انہی کا تم کو بدلہ دیا جائے گا (7) مومنو! اللہ کے آگے صاف دل سے توبہ کرو۔ امید ہے کہ وہ تمہارے گناہ تم

سے دور کر دے گا اور تم کو باہنہ بہشت میں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں داخل کرے گا۔ اُس دن اللہ پیغمبر کو اور ان لوگوں کو جو ان

کے ساتھ ایمان لائے ہیں رسوا نہیں کرے گا (بلکہ) ان کا نور (ایمان) ان کے آگے اور داہنی طرف (روشنی کرتا ہو) چل رہا ہو گا۔ اور وہ

اللہ سے التجا کریں گے کہ اے پروردگار ہمارا نور ہمارے لئے پورا کر اور ہمیں معاف کرنا۔ بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے (8)

وَعَلَيْتُمُ الْبَلَائِ

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

دلوں سے غم مٹاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
 نگر اُجڑے بساتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
 اُنہی کے ذکر سے روشن رُتیں پھر لوٹ آئی ہیں
 نصیبوں کو جگاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
 اُنہی کے ذکر سے پائی فقیروں نے شہنشاہی
 خدا سے جا ملاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
 محبت کے کنول کھلتے ہیں اُن کو یاد کرنے سے
 بڑی خوشبوئیں لاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے

سوالات

(محکمہ سپیشل ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ سپیشل ایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئرمین! شکریہ۔ سوال نمبر 788 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راجن پور: سپیشل ایجوکیشن کے سکولوں کی تعداد سے متعلق تفصیلات

- *788: محترمہ شازیہ عابد: کیا وزیر سپیشل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
- (الف) ضلع راجن پور میں سپیشل ایجوکیشن کے کتنے سکولز کہاں کہاں واقع ہیں اور ان کی بلڈنگ کتنے کمروں پر مشتمل ہے؟
- (ب) ضلع راجن پور میں بلائینڈ بچوں کے لئے علیحدہ سکول ہے تو اس کی بلڈنگ کتنے کمروں پر مشتمل ہے اور اس میں ٹیچر کی تعداد کتنی ہے؟
- (ج) اگر تحصیل جام پور میں سپیشل ایجوکیشن سکول علیحدہ سے موجود نہیں ہے تو حکومت جام پور میں یہ سکول بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟
- وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق):
- (الف) ضلع راجن پور میں سپیشل ایجوکیشن کے چھ ادارے کام کر رہے ہیں جن میں سے تحصیل راجن پور میں تین، تحصیل جام پور میں ایک، تحصیل رو جھان میں ایک اور تحصیل فاضل پور میں ایک ادارہ کام کر رہا ہے۔ اداروں اور کمروں کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع راجن پور میں بلائینڈ پچوں کے لئے علیحدہ سے کوئی سکول قائم نہیں ہے لیکن ضلع راجن پور کی چار تحصیلوں میں گورنمنٹ نے چار سپیشل ایجوکیشن سنٹرز قائم کئے ہیں جن میں دوسرے معذور بچوں کے ساتھ ساتھ بلائینڈ بچے بھی زیر تعلیم ہیں جن کی تعداد 45 ہے اور ان نابینا بچوں کے لئے چھ ٹیچرز تعینات ہیں۔ کمروں، بچوں اور ٹیچرز کی تعداد کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تحصیل جام پور میں گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر 2005 سے کام کر رہا ہے جس میں 156 سپیشل بچے زیر تعلیم ہیں اور دس ٹیچرز اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔ تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئرمین! میں نے اپنے سوال میں پوچھا تھا کہ ضلع راجن پور میں سپیشل ایجوکیشن کے کتنے سکولز کہاں کہاں واقع ہیں اور ان کی بلڈنگ کتنے کمروں پر مشتمل ہے اور ضلع راجن پور میں بلائینڈ پچوں کے لئے علیحدہ سکول قائم ہے یا نہیں؟ تو مجھے نے اس حوالے سے جواب دیا ہے کہ ضلع راجن پور میں بلائینڈ پچوں کے لئے علیحدہ سے کوئی سکول قائم نہیں ہے تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا وہاں گورنمنٹ بلائینڈ پچوں کے لئے علیحدہ سے سکول قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے یا نہیں؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق): جناب چیئرمین! ضلع راجن پور میں ہمارا بلائینڈ پچوں کے لئے نیا ادارہ قائم کرنے کا ارادہ ہے وہاں پر بلائینڈ پچوں کی تعداد 45 ہے اور ہم 50 کی تعداد تک بلائینڈ پچوں کو پہلے rented building میں رکھتے ہیں لیکن ہمارا خیال ہے کہ انشاء اللہ اگلے سال بلائینڈ پچوں کو نئے ادارے میں رکھیں گے۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئرمین! وہاں پر بلائینڈ پچوں کی تعداد بہت زیادہ ہے لیکن ان بچوں کے لئے علیحدہ سے سکول قائم نہیں کیا گیا اور تمام سپیشل بچے ایک ہی بلڈنگ میں زیر تعلیم ہیں اس لئے وہاں پر بلائینڈ بچے comfortable feel نہیں کرتے لہذا اسی لئے وہاں پر ان بچوں کا بہت کم

admission کیا جاتا ہے تو میں منسٹر صاحب سے اس حوالے سے کوئی specific date لینا چاہ رہی ہوں کہ یہ کب تک وہاں پر بلاسٹڈ بچوں کے لئے سکول قائم کر دیں گے تاکہ باقی بچے بھی proper education system میں آکر proper education حاصل کر سکیں؟

وزیر سوشل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق): جناب چیئرمین! میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ ہمارے تمام اداروں میں hearing impaired children اور دوسرے بچے بھی شامل ہیں اور جہاں تک بلاسٹڈ بچوں کا تعلق ہے تو ان کے حوالے سے ہم سروے کروارہے ہیں تو next year plan میں اس کو رکھا جائے گا۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ! اب آپ اپنا آخری ضمنی سوال کریں۔

محترمہ عابدہ بی بی: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ!

تعزیت

معزز ممبر جناب محمد لطاسب سستی کے بھائی کے انتقال پر دعائے مغفرت

محترمہ عابدہ بی بی: جناب چیئرمین! ہمارے ایم پی اے جناب محمد لطاسب سستی کے بھائی کا انتقال ہو گیا ہے لہذا ان کے لئے فاتحہ خوانی کروادی جائے۔

جناب چیئرمین: میں قاری صاحب سے التماس کروں گا کہ وہ مرحوم کے ایصالِ ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کروادیں۔

(اس مرحلہ پر مرحوم کے ایصالِ ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کروائی گئی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(---جاری)

جناب چیئرمین: محترمہ! یہ آپ کا آخری ضمنی سوال ہے۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئرمین! جواب دیا گیا ہے کہ 45 بچوں کے لئے 6 ٹیچر تعینات ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا blind بچوں کو braille teacher پڑھاسکتے ہیں نیز ان ٹیچر میں کوئی braille teacher بھی ہیں یا جو دوسرے سکولوں میں ٹیچر پڑھاتے ہیں یہاں بھی وہی پڑھاتے ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سیشل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق): جناب چیئرمین! blind، braille teachers بچوں کو پڑھاتے ہیں یہ braille کے ٹیچر ہیں اور یہی پڑھاتے ہیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئرمین! braille teacher خصوصی طور پر trained ہوتے ہیں اس لئے میں پوچھ رہی ہوں کہ کیا یہ ٹیچر braille پڑھاسکتے ہیں؟ چونکہ میرے شہر کا مسئلہ ہے اور وہاں blind بچے بھی بہت زیادہ تعداد میں ہیں۔ ہم جو بچے پڑھانا چاہتے ہیں وہ ہمیں دوسرے شہروں میں بھیجنے پڑتے ہیں کیونکہ وہاں اس طرح کے ٹیچر available نہیں ہیں جو ان بچوں کو properly braille پڑھاسکیں۔

جناب چیئرمین! میں خاص طور پر اس حوالے پر منسٹر صاحب کی توجہ بھی چاہوں گی کہ وہاں اس طرح کے ٹیچر تعینات کئے جائیں جو braille پڑھاسکیں کیونکہ initially ان بچوں کو بہت زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سیشل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق): جناب چیئرمین! braille پڑھانے والے ٹیچر already پڑھا رہے ہیں اور دوسرے ٹیچر بھی blind بچوں کو پڑھاسکتے ہیں۔

جناب چیئر مین: اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔

چودھری محمد اقبال: جناب چیئر مین! on his behalf

جناب چیئر مین: جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری محمد اقبال: جناب چیئر مین! سوال نمبر 815 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز

ممبر نے سید عثمان محمود کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب چیئر مین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

رحیم یار خان: سیشنل ایجوکیشن کے اداروں اور سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*815: سید عثمان محمود: کیا وزیر سیشنل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ضلع رحیم یار خان میں سیشنل ایجوکیشن کے کتنے ادارے کہاں کہاں پر کام کر رہے ہیں؟
(ب) ان اداروں میں بچوں کو کون کون سے کورس اور ٹریننگ دی جاتی ہے، تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) ان اداروں میں داخلے کا طریق کار کیا ہے نیز دیہات سے تعلق رکھنے والے بچوں کے لئے کیا سہولیات ہیں؟

(د) ان اداروں میں کون کون سی سہولیات کی کمی ہے اور کب تک پوری کر دی جائیں گی؟

وزیر سیشنل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں سیشنل ایجوکیشن کے سات ادارے کام کر رہے ہیں جن میں سے تحصیل رحیم یار خان میں تین، تحصیل خان پور میں دو، تحصیل صادق آباد میں ایک اور تحصیل لیاقت پور میں ایک ادارہ کام کر رہا ہے۔ تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان اداروں میں زیر تعلیم جسمانی معذور، بصارت سے محروم اور سلولر نر بچوں کو جنرل ایجوکیشن کے نصاب کے مطابق تعلیم دی جاتی ہے۔ سماعت سے محروم بچوں کو جنرل ایجوکیشن کے نصاب کو بچوں کی صلاحیتوں کے مطابق موافق بنا کر تعلیم دی جاتی ہے۔

جبکہ ذہنی معذور بچوں کو تعلیم ان کی ذہنی صلاحیت کے مطابق ماہر اساتذہ انفرادی تعلیمی منصوبہ بنا کر دیتے ہیں۔ مزید برآں سپیشل بچوں کو سلائی کڑھائی، میوزک، ڈوری ورک، کمپیوٹر، اشاروں کی زبان (Sign Language) اور بریل کے علاوہ روزمرہ کی معاشرتی سرگرمیوں کی تربیت بھی دی جاتی ہے تاکہ وہ معاشرے کا فعال رکن بن کر کامیاب زندگی گزار سکیں۔

(ج) ان اداروں میں داخلہ کے وقت سپیشل بچوں کی تشخیص (Assessment) کی جاتی ہے۔ داخلہ کمیٹی ان بچوں کا ٹیسٹ اور انٹرویو کرتی ہے اور پھر ان بچوں کو سکول میں داخل کر لیا جاتا ہے۔

حکومت پنجاب کی طرف سے شہر اور دیہات کے تمام سپیشل بچوں کو مندرجہ ذیل سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔

- مفت تعلیم اور کتابیں۔
- 800/- روپے ماہانہ وظیفہ۔
- سچھ تھراپی کی مفت سہولت۔
- سال میں تین مفت وردیاں اور مفت جوتے۔
- ہاسٹل میں رہائش پذیر سماعت سے محروم بچوں کو مفت کھانا اور مفت رہائش۔
- سکول میں لانے اور واپس لے جانے کی مفت سہولت۔
- طبی معائنے، سماعت و بصارت جانچ کروانے کی مفت سہولت۔

(د) ضلع رحیم یار خان میں سپیشل ایجوکیشن کے سات ادارے کام کر رہے ہیں جن میں تین ادارے کرائے کی عمارتوں میں کام کر رہے ہیں۔ گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر صادق آباد، میں کھیل کا میدان موجود نہیں ہے۔ بنیادی سہولیات (چاردیواری، پانی، بجلی، واش روم، فرنیچر) ہر سکول میں موجود ہیں۔ وہ ادارے جو اپنی عمارتوں میں کام کر رہے ہیں وہ Disabled Friendly ہیں۔ وہ ادارے جو کرائے کی عمارتوں میں کام کر رہے ہیں ان میں Disabled Friendly بنیادی ڈھانچہ نہیں ہے۔

گورنمنٹ ہر سال ترقیاتی پروگرام میں زیادہ سے زیادہ اداروں میں سہولیات کی فراہمی کے لئے کوششیں کر رہی ہے۔ اسی سلسلے میں گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر خان پور کی اپنی عمارت کی تعمیر کا 45 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور اسی سال 2019 میں ادارہ اپنی

عمارت میں منتقل ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر صادق آباد کوڈل سے اپ گریڈ کر کے سیکنڈری کر دیا گیا ہے۔ ضلع رحیم یار خان میں سپیشل ایجوکیشن کے اداروں میں سہولیات اور عمارتوں کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری محمد اقبال: جناب چیئرمین! منسٹر صاحب نے ج (ج) میں جو تفصیل بتائی ہے اس میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ سپیشل تھراپی کی مفت سہولت میسر ہے۔

جناب چیئرمین! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ منسٹر صاحب تھوڑی سی تفصیل بتائیں گے کہ سپیشل تھراپی میں انہیں کیا assist کیا جا رہا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق): جناب چیئرمین! سپیشل تھراپسٹ ہمارے سبیکٹ کے سپیشل therapist ہوتے ہیں جو بچوں کو ان کی تھراپی کے مطابق سکھاتے ہیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! سوال نمبر 1038 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد شہر میں سپیشل ایجوکیشن کے اداروں سے متعلقہ تفصیلات

*1038: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر سپیشل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد شہر میں کس کس جگہ سپیشل ایجوکیشن کے ادارے کس کس نام سے کہاں کہاں چل رہے ہیں؟

(ب) اس میں طالب علموں کی تعداد ادارہ وار کتنی ہے؟

(ج) ان اداروں میں طالب علموں کو پک اینڈ ڈراپ کے لئے کتنی گاڑیاں ہیں؟

- (د) ان اداروں کے سال 2018-19 کے بجٹ کی تفصیل علیحدہ علیحدہ دی جائے؟
- (ه) ان اداروں کے سربراہوں کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟
- (و) ان اداروں میں حکومت زیر تعلیم طالب علموں کو کیا کیا سہولیات فراہم کرتی ہے اور کیا ان کو کھانے پینے کی اشیاء بھی فراہم کی جاتی ہیں؟

وزیر سیشل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق):

- (الف) فیصل آباد شہر میں سیشل ایجوکیشن کے گیارہ ادارے کام کر رہے ہیں۔ تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) شہر فیصل آباد میں سیشل ایجوکیشن کے گیارہ اداروں میں 1563 طالب علم زیر تعلیم ہیں۔ ادارہ وار تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) ان اداروں میں طالب علموں کو پک اینڈ ڈراپ کے لئے 22 گاڑیاں موجود ہیں۔ تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (د) ان اداروں کے سال 2018-19 کا بجٹ 241.624 ملین روپے ہے۔ ادارہ وار تفصیل ضمیمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ه) ادارہ وار سربراہوں کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل ضمیمہ (ه) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (و) محکمہ سیشل ایجوکیشن حکومت پنجاب کی طرف سے سیشل بچوں کو مندرجہ ذیل سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔
- مفت تعلیم اور کتابیں۔
 - 800/ روپے ماہانہ وظیفہ
 - سال میں تین مفت وردیاں اور جوتے۔
 - پہنچ تھراپی کی مفت سہولت۔
 - ہوسٹل میں رہائش پذیر بصارت سے محروم اور سماعت سے محروم بچوں کو مفت کھانا اور مفت رہائش۔
 - سکول میں لانے اور واپس لے جانے کی مفت سہولت۔
 - طبی معائنے، سماعت و بصارت سے محروم طلباء کے لئے جانچ کروانے کی مفت سہولت۔

ان اداروں میں جو طالب علم ہو شل میں رہائش پذیر نہیں ہیں انہیں کھانے پینے کی اشیاء فراہم نہیں کی جاتیں۔

جناب چیئر مین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئر مین! سوال کے جز (الف) میں پوچھا گیا تھا کہ فیصل آباد شہر میں کس کس جگہ سپیشل ایجوکیشن کے ادارے چل رہے ہیں اور ان کے نام کیا ہیں۔

جناب چیئر مین! میں نے یہ سوال اس لئے پوچھا تھا کہ کچھ اداروں کے ڈویلپمنٹ کے کام تھے جن میں مسلم ٹاؤن اور اقبال ٹاؤن میں دو اداروں میں ڈویلپمنٹ کے کام ہو رہے تھے لیکن وہ ابھی تک complete نہیں ہو سکے۔

جناب چیئر مین! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا وزیر صاحب ہاؤس کو بتا سکتے ہیں کہ ان کاموں کو کب تک مکمل کر سکتے ہیں؟

جناب چیئر مین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سپیشل ایجوکیشن: جناب چیئر مین! سوال میں ڈویلپمنٹ کے بارے میں نہیں پوچھا گیا بلکہ صرف یہ پوچھا گیا تھا کہ یہ کتنے ادارے ہیں اور کہاں کہاں چل رہے ہیں۔

جناب چیئر مین! اب معزز ممبر جو فرما رہے ہیں میں ڈویلپمنٹ کے حوالے سے بھی تفصیل فراہم کر دوں گا لیکن سوال میں صرف یہی پوچھا گیا تھا کہ کتنے ادارے ہیں اور کہاں کہاں چل رہے ہیں جن کی ہم نے تفصیل دے دی ہے کہ فیصل آباد شہر میں گیارہ ادارے چل رہے ہیں۔ معزز ممبر ڈویلپمنٹ کے حوالے سے fresh question کر لیں تو ان کا جواب دے دیا جائے گا۔

جناب چیئر مین: جی، ڈویلپمنٹ کے حوالے سے fresh question آئے گا۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئر مین! وقفہ سوالات کے بعد میں منسٹر صاحب کے ساتھ share کر لیتا ہوں کیونکہ یہ دو بہت اہم ادارے ہیں جن کی ڈویلپمنٹ چل رہی ہے اور میرے نوٹس میں ہے کہ متعلقہ ٹھیکیدار کی payment کا کوئی issue ہے جس وجہ سے وہ کام مکمل نہیں ہو پا رہے۔

جناب چیئر مین! میں نے جی (ج) میں یہ پوچھا تھا کہ ان اداروں میں طالب علموں کی pick and drop کے لئے کتنی گاڑیاں ہیں؟

جناب چیئر مین! اس کا جواب تو تفصیل سے دے دیا گیا ہے لیکن میرا ضمنی سوال ہے کہ کیا یہ گاڑیاں صحیح حالت میں ہیں یا ان میں سے کتنی گاڑیاں خراب ہیں؟

جناب چیئر مین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سیشنل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق): جناب چیئر مین! معزز ممبر نے جو ڈویلپمنٹ کا پوچھا ہے اجلاس کے بعد میں انہیں اس کی تفصیل دے دوں گا لیکن ان کا جو بسوں کے حوالے سے سوال ہے۔ اس حوالے سے عرض ہے کہ بائیس گاڑیاں چالو حالت میں ہیں اور ہم نے اس سال مزید دو گاڑیاں ٹینڈر کر دی ہیں انشاء اللہ وہ بھی دے رہے ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئر مین! جو بائیس گاڑیاں بتائی گئی ہیں ان میں چار گاڑیاں ایسی ہیں جو on road نہیں ہیں۔ اگر منسٹر صاحب کہیں تو میں ان کے ساتھ details بھی share کر لیتا ہوں۔ جناب چیئر مین! مجھے تفصیل کا تو نہیں پتا لیکن ابھی وہ چار گاڑیاں on road نہیں ہیں لیکن ہاؤس کے اندر یہ جواب دیا گیا ہے کہ بائیس کی بائیس گاڑیاں کام کر رہی ہیں اور اداروں میں اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہی ہیں جبکہ ground reality یہ نہیں ہے۔

جناب چیئر مین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سیشنل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق): جناب چیئر مین! یہ گاڑیاں روزمرہ چلتی ہیں جب یہ سوال داخل کیا گیا تھا اس وقت condition different تھی اور آج different condition ہے۔ اگر کوئی گاڑیاں repairing کے قابل ہوں بھی تو چلتی رہتی ہیں لیکن ہمارے ہاں فیصل آباد میں کوئی گاڑیاں dump نہیں ہیں۔

جناب چیئر مین: جی، اگلا سوال محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب چیئر مین! شکریہ۔ سوال نمبر 1103 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئر مین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولپور ڈویژن میں سپیشل ایجوکیشن

کے سینئر افسران کا جو نیئر کے ماتحت کام کرنے سے متعلقہ تفصیلات

* 1103: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر سپیشل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بہاولپور ڈویژن میں سپیشل ایجوکیشن سکولز / کالجز کے بی ایس-18

اور بی ایس-17 کے پرنسپل حضرات بی ایس-17 کے ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر کے

ماتحت کام کر رہے ہیں کیا صوبہ کے دیگر ڈویژنز میں بھی یہی صورتحال ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جو نیئر اور سینئر سپیشل ایجوکیشن ٹیچرز جو کنٹریکٹ پر کام کر

رہے تھے ان کو ریگولر کر دیا گیا ہے تو ان کو کب ریگولر کیا گیا ہے اور ریگولر ہونے والوں

کی تعداد کتنی ہے؟

(ج) محکمہ ہذا میں سپیشل تھراپسٹ جو کنٹریکٹ پر کام کر رہے تھے کیا ان کو بھی ریگولر کر دیا گیا

ہے اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

(د) کیا سپیشل ایجوکیشن کے سکولوں و کالجوں میں جو بچے زیر تعلیم ہیں ان کو وظائف دیئے جا

رہے ہیں اگر ہاں تو ماہانہ کتنا وظیفہ دیا جاتا ہے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق):

(الف) محکمہ سپیشل ایجوکیشن کے سروس رولز کے مطابق ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر کی اسامی

گریڈ 18 کی ہے جبکہ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر بہاولپور کا گریڈ 17+10 percent

ہے اور عہدہ ہیڈ ماسٹر (گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ فار سلولر نرز، بہاولپور) ہے۔ محکمہ سپیشل

ایجوکیشن کے سروس رولز کے مطابق ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر کی اسامی ٹیچنگ کیڈر

سے 50 فیصد گریڈ 18 کے آفیسر اور 50 فیصد نان ٹیچنگ کیڈر سے گریڈ 18 کے آفیسر

کو تعینات کر کے پُر کی جاتی ہے۔ ٹیچنگ کیڈر کے صرف دو آفیسرز (بی ایس-18) کے

بہاولپور ڈویژن میں کام کر رہے ہیں۔

اس وقت 9 میں سے پانچ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر (بی ایس 18) کے تعینات ہیں۔ باقی چار اضلاع بشمول بہاولپور (بی ایس 10 + 17) کے آفیسر تعینات ہیں۔ جیسے ہی (بی ایس 18) کے آفیسر مہیا ہوں گے ان اسامیوں پر تعینات کر دیا جائے گا۔ تفصیل ضمیمہ (الف، ب اور ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) یہ درست ہے کہ جو نیئر سپیشل ایجوکیشن ٹیچرز (بی ایس 16) اور سینئر سپیشل ایجوکیشن ٹیچرز (بی ایس 17) جو کنٹریکٹ پر کام کر رہے تھے ان کو گورنمنٹ آف دی پنجاب کے نوٹیفکیشن مورخہ 01.03.2013 کی رو سے مورخہ 11 جولائی 2014 سے ریگولر کر دیا گیا تھا جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

(i) جو نیئر سپیشل ایجوکیشن ٹیچرز 234

(ii) سینئر سپیشل ایجوکیشن ٹیچرز 49

اس کے بعد گورنمنٹ آف دی پنجاب نے Punjab Regularization Act, 2018 نافذ کیا جس کی روشنی میں صرف ایک جو نیئر سپیشل ایجوکیشن ٹیچر جو کہ مذکورہ بالا ایکٹ کی شرائط پر پورا اترتا تھا اس کو مورخہ 31.01.2019 کو ریگولر کر دیا گیا تھا۔ تاہم 772 جو نیئر سپیشل ایجوکیشن ٹیچرز اور 269 سینئر سپیشل ایجوکیشن ٹیچرز جو کہ اس ایکٹ کی شرائط کو پورا نہ کرتے تھے ان کو ریگولر نہیں کیا گیا۔ تفصیل ضمیمہ (د، ہ اور و) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ ہذا میں 134 سپیچ تھراپسٹ جو کنٹریکٹ پر کام کر رہے تھے۔ ان میں سے 62 سپیچ تھراپسٹ کو Punjab Regularization Act, 2018 کے مطابق پورا اترتے تھے، ان کو ریگولر کر دیا گیا ہے۔ باقی سپیچ تھراپسٹ کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں۔ تفصیل ضمیمہ (ی) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) جو بچے سپیشل ایجوکیشن کے تعلیمی اداروں میں زیر تعلیم ہیں ان کو ماہانہ 70 فیصد حاضری کی بنیاد پر -/800 روپے ماہوار وظائف دیئے جا رہے ہیں۔

جناب چیئر مین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب چیئر مین! جز (الف) کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر بہاولپور کا گریڈ 17+10 percent ہے۔

جناب چیئر مین! میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ 17+10 percent کا کیا مطلب ہے؟

جناب چیئر مین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سیشنل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق): جناب چیئر مین! 17+10 percent ٹائم سکیل کے تحت پروموشن ہے۔ کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کی پروموشن due ہو جاتی ہے لیکن انہیں ٹائم سکیل کے تحت 10 marks + دیئے جاتے ہیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب چیئر مین! جی، ٹھیک ہے۔ اسی سوال میں یہ جواب بھی دیا گیا ہے کہ گریڈ 18 کے افسروں کی تعیناتی رہتی ہے ان میں بہاولپور سمیت چار اضلاع ہیں۔

جناب چیئر مین! میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ کب تک ان کی تعیناتی کر دی جائے گی؟

جناب چیئر مین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سیشنل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق): جناب چیئر مین! ہم نے گریڈ 18 کے چھ آفیسر appoint کر دیئے ہیں جو باقی تین رہتے ہیں ان کا process جاری ہے جو نہی وہ گریڈ 18 کے لئے qualify کریں گے تو ہم انہیں appoint کر دیں گے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب چیئر مین! شکریہ۔ میں پوچھنا چاہوں گی کہ کتنے سینئر اور جونیئر ٹیچرز کو ریگولر کیا گیا ہے اور کتنے ایسے ہیں جنہیں ریگولر نہیں کیا گیا؟

جناب چیئر مین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سیشنل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق): جناب چیئر مین! جب یہ سوال جمع کرایا گیا تھا اس وقت ہم نے 234 جونیئر سیشنل ایجوکیشن ٹیچر appoint کئے تھے لیکن ابھی update صورتحال یہ ہے کہ جونیئر سیشنل ایجوکیشن ٹیچر 314 بھرتی کئے ہیں اور سینئر سیشنل ایجوکیشن ٹیچر 229 ہیں۔

جناب چیئرمین! اس کے علاوہ بھی کنٹریکٹ کے جو جو ملازمین یہ condition پوری کریں گے ہم ان کو regularize کرتے جائیں گے۔ ہمارے نئی پالیسی آگئی ہے کہ جو بھی کنٹریکٹ ملازم تین سال پورے کر چکے ہیں اگر ان کے خلاف کوئی انکوائری نہیں ہے اور ان کی کوئی ACR خراب نہیں ہے تو انہیں regularize کر دیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: محترمہ! یہ آپ کا آخری ضمنی سوال ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب چیئرمین! انہوں نے اسی سوال کے متعلق بتایا تھا کہ 772 جو نیئر سپیشل ٹیچرز اور 269 سینئر ٹیچرز ایکٹ کی شرائط پوری نہ کرنے کی وجہ سے regularize نہ ہو سکے۔ منسٹر صاحب بتادیں کہ وہ کیا ایکٹ ہے جس وجہ سے یہ لوگ ریگولر نہ ہو سکے؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق): جناب چیئرمین! انہوں نے تین سال پورے نہیں کئے ہوں گے، کسی کی اے سی آر خراب ہوگی یا کسی کے خلاف انکوائری چل رہی ہوگی۔ اگر محترمہ چاہیں گی تو میں انہیں آج ہی اجلاس کے بعد باقی ساری تفصیل دے دوں گا۔

محترمہ خدیجہ عمر: شکریہ

جناب چیئرمین: جی، اگلا سوال محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے۔

چودھری افتخار حسین چھچھرہ: جناب چیئرمین! On his behalf

جناب چیئرمین: چودھری افتخار حسین چھچھرہ! On her behalf کہیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھرہ: جناب چیئرمین! I am sorry. On her behalf

جناب سپیکر! سوال نمبر 1189 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ عنیزہ فاطمہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: سپیشل ایجوکیشن کے ملازمین اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

* 1189: محترمہ عنیزہ فاطمہ: کیا وزیر سپیشل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ساہیوال ڈویژن میں سپیشل ایجوکیشن کے ادارے کہاں کہاں ہیں، ان میں کتنے ملازمین کون سے گریڈ کے ہیں اگر خالی اسامیاں ہیں تو کب سے خالی ہیں اور انہیں کب پُر کیا جائے گا؟

(ب) ان اداروں کو سال 18-2017 اور 19-2018 میں کتنا بجٹ فراہم کیا گیا کہاں خرچ ہوا؟

(ج) کیا یہ ادارے کرائے کی عمارت میں ہیں یا سرکاری بلڈنگ میں، اگر کرایہ کی بلڈنگ میں ہیں تو ان کے کرائے کی مد میں سالانہ کتنا بجٹ خرچ ہوتا ہے؟

(د) ان اداروں میں ناکافی سہولیات کون سی ہیں اور یہ کب تک دستیاب ہو جائیں گی؟

(ه) محکمہ کی طرف سے ان اداروں میں سال 18-2017 اور 19-2018 کے دوران کتنے افراد کو کس کس عہدہ اور گریڈ میں بھرتی کیا گیا ہے۔ ان کی تعلیمی قابلیت کیا ہے، تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق):

(الف) ساہیوال ڈویژن میں سپیشل ایجوکیشن کے انیس ادارے کام کر رہے ہیں جن میں سے ضلع ساہیوال میں سات، ضلع پاکپتن میں چار اور ضلع اوکاڑہ میں آٹھ ادارے کام کر رہے ہیں۔ اداروں کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

اس وقت ساہیوال ڈویژن میں سپیشل ایجوکیشن کے انیس اداروں میں کل 405 ملازمین کام کر رہے ہیں جبکہ 163 اسامیاں خالی ہیں۔ 405 ملازمین کی گریڈ وار اور 163 خالی اسامیاں کب سے خالی ہیں تمام تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سکیل 16 اور اس سے اوپر کی اسامیوں کی بھرتی پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے عمل میں لائی جاتی ہے جس کے لئے محکمہ پنجاب پبلک سروس کمیشن کو بھرتیوں کے لئے لکھ چکا ہے جس کی تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ سکیل 15 تک کی اسامیوں کی بھرتی پر گورنمنٹ کی طرف سے جاری کردہ لیٹر نمبر SOR-IV (BAN) 10-15/2018 (S&GAD) مورخہ 07-12-2018 کے تحت پابندی عائد ہے جس کی وجہ سے محکمہ بھرتیاں کرنے سے قاصر ہے۔ جیسے ہی گورنمنٹ کی طرف

سے بھرتیوں پر سے پابندی اٹھالی جائے گی محکمہ ان اسامیوں پر بھرتیوں کا عمل شروع کر دے گا۔

(ب) ان اداروں کے سال 2017-18 اور 2018-19 کے ادارہ وار بجٹ اور خرچ کی تفصیل ضمیمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ساہیوال ڈویژن میں سپیشل ایجوکیشن کے انیس اداروں میں سے سات ادارے کرایہ کی عمارتوں میں کام کر رہے ہیں۔ کرایہ کی مد میں حکومت کو سالانہ -/3,503,520 روپے خرچ کرنا پڑ رہے ہیں۔ ماہانہ اور سالانہ کرائے کی تفصیل ضمیمہ (ه) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ساہیوال ڈویژن میں سپیشل ایجوکیشن کے انیس اداروں میں سے سات ادارے کرائے آگے عمارتوں میں کام کر رہے ہیں۔ ان تمام اداروں میں بنیادی سہولیات مثلاً چار دیواری، پانی، بجلی، واش روم، فرنیچر وغیرہ موجود ہیں۔ سپیشل ایجوکیشن کے اداروں کی اپنی عمارتیں روشن، کشادہ اور Disabled Friendly ہیں البتہ کرایہ کی عمارتوں میں کام کرنے والے اداروں میں کمرے کھلے اور ہوا دار تو ہیں لیکن بچوں کے کھیلنے کے لئے میدان نہیں ہیں اور نہ ہی عمارتیں Disabled Friendly ہیں۔ ابتدائی طور پر ادارہ کا قیام کرایہ کی عمارت میں کیا جاتا ہے اس کے بعد محکمہ اپنی زمین کے حصول کے لئے کوشاں ہو جاتا ہے۔ گورنمنٹ ہر سال ترقیاتی پروگرام میں زیادہ سے زیادہ اداروں میں سہولیات کی فراہمی کے لئے کوششیں کر رہی ہے۔ سہولیات کی تفصیل ضمیمہ (و) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ه) محکمہ کی طرف سے ان اداروں میں سال 2017-18 اور 2018-19 کے دوران جن افراد کو بھرتی کیا گیا ان افراد کے عہدوں، گریڈ اور تعلیمی قابلیت کی تفصیل ضمیمہ (ز) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری افتخار حسین چھپھر: جناب چیئرمین! میرے دو ضمنی سوالات ہیں۔ جواب میں تفصیل دی ہوئی ہے اور ایوان کی میز پر ایک نوٹیفکیشن کی کاپی رکھی گئی ہے۔ پنجاب پبلک سروس کمیشن کو 30 نومبر 2018 کو ایک لیٹر جاری ہوا تھا تو اس کا موجودہ status کیا ہے یعنی اس بابت کیا پیشرفت ہوئی ہے؟

وزیر سیشنل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق): جناب چیئرمین! میں آپ کی وساطت سے معزز ممبر سے پوچھنا چاہوں گا کہ وہ کون سے جز کے حوالے سے ضمنی سوال پوچھ رہے ہیں؟

چودھری افتخار حسین چھپھر: جناب چیئرمین! جواب کے جز (الف) میں تفصیل ضمیمہ (ج) کے ساتھ کچھ نوٹیفکیشنز لگائے گئے ہیں میں ان کے حوالے سے ضمنی سوال پوچھ رہا ہوں۔

وزیر سیشنل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق): جناب چیئرمین! جز (الف) مختلف سوال ہے جبکہ جز (ج) کرایہ کی عمارتوں کے حوالے سے ہے۔ میں معزز ممبر کا ضمنی سوال سمجھ نہیں سکا۔

جناب چیئرمین: چودھری افتخار حسین چھپھر! آپ اپنا ضمنی سوال دہرا دیں۔

چودھری افتخار حسین چھپھر: جناب چیئرمین! جواب کے جز (الف) کے آخر میں کہا گیا ہے کہ اس کی تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ سوال کے جز (الف) میں پوچھا گیا ہے کہ اگر خالی اسامیاں ہیں تو کب سے خالی ہیں اور انہیں کب پُر کیا جائے گا؟ محکمہ کی طرف سے اس کا جو جواب دیا گیا ہے اس کی تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

جناب چیئرمین! مجھے ایک نوٹیفکیشن کی کاپی دی گئی ہے۔ اس نوٹیفکیشن پر 30 نومبر 2018 کی تاریخ درج ہے۔ آج ایک سال اور ایک ماہ گزر گیا ہے تو اس کا اس وقت کیا status ہے، یہ خالی اسامیاں پبلک سروس کمیشن کے ذریعے fill ہونی تھیں اور کیا منسٹر صاحب مجھے اس کی update بتا دیں گے؟

وزیر سیشنل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق): جناب چیئرمین! گریڈ 16 اور اس سے اوپر کی اسامیوں پر بھرتی پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ہو رہی ہے جبکہ گریڈ 16 سے نیچے والی اسامیوں پر ابھی تک ban لگا ہوا ہے۔ گریڈ 16 اور اس سے اوپر کی اسامیوں کے انٹرویوز ہو رہے ہیں اور بھرتیاں بھی ہو رہی ہیں۔

چودھری افتخار حسین چھپھر: جناب چیئرمین! میں یہی پوچھ رہا ہوں کہ کیا گریڈ-16 اور اس سے اوپر والی اسامیوں پر بھرتی مکمل ہو گئی یا ابھی تک under process ہے؟

وزیر سیشل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق): جناب چیئرمین! گریڈ-16 اور اس سے اوپر کی اسامیوں کی final selection ہو چکی ہے۔

چودھری افتخار حسین چھپھر: جناب چیئرمین! مجھے جو تفصیل مہیا کی گئی ہے اس میں بصیر پور کے ایک سنٹر کا ذکر ہے۔ اس تفصیل میں لکھا گیا ہے کہ:

Detail of Non-Salary Development Expenditure for the
Years 2017-18 and 2018-19 Special Education
Institutions of Sahiwal Division.

اور اس کے کالم نمبر 18 پر گورنمنٹ سیشل ایجوکیشن سنٹر بصیر پور کا ذکر کیا گیا ہے۔

سیشل ایجوکیشن کا یہ پراجیکٹ 2002 میں شروع ہوا تھا۔ سال 2008 اور 2013 تک اس میں بتدریج اضافہ ہوتا رہا ہے۔ سب سے زیادہ قابل رحم حالت والے بچے، جن کو معاشرے نے neglect کیا تھا ان کی طرف 2002 سے توجہ دی گئی تھی۔ یہ بچے اس وقت تک سکول میں نہیں پہنچ سکتے جب تک ان کو ٹرانسپورٹ اٹھا کر نہ لائے۔ بصیر پور کے اس سنٹر کے لئے 2017-18 میں ایک لاکھ روپے ٹرانسپورٹ کی مد میں رکھے گئے تھے۔ 2018-19 میں یہ رقم کم کر کے پچاس ہزار روپے کر دی گئی ہے۔ 2017-18 میں پٹرول اور ڈیزل کی قیمت کم تھی اور 2018-19 میں پٹرول اور ڈیزل کی قیمت بہت زیادہ بڑھ چکی ہے۔ اس حساب سے بصیر پور سنٹر کا بجٹ ٹرانسپورٹ کی مد میں بڑھایا جانا چاہئے تھا جبکہ انہوں نے اس کا بجٹ کم کر دیا ہے۔ مجھے منسٹر صاحب اس کی وجہ بتادیں؟

وزیر سیشل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق): جناب چیئرمین! ہر سال ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے بجٹ میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ اس سال ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے بجٹ کم کیا اس لئے ہمیں بھی اس بجٹ کو تھوڑا reduce کرنا پڑا ہے۔ ہمیں لوکل ایڈمنسٹریشن اتھارٹی سے فنڈز لینے پڑتے ہیں۔

چودھری افتخار حسین چھپھر: جناب چیئرمین! میرا خیال ہے کہ منسٹر صاحب میرا سوال سمجھ نہیں سکے۔ بصیر پور سنٹر کے لئے ایک بس مہیا کی گئی ہے۔ یہ بس ان سپیشل بچوں کو گھروں سے سنٹر میں لے کر آتی ہے اور پھر واپس ان کے گھروں میں چھوڑتی ہے۔ اس بس نے ڈیزل یا پٹرول پر چلنا ہوتا ہے۔ 18-2017 میں پٹرول اور ڈیزل کی قیمت بہت کم تھی جبکہ 19-2018 میں پٹرول اور ڈیزل کی قیمت تقریباً double ہو چکی ہے۔ بصیر پور سنٹر کے لئے ٹرانسپورٹ کی مد میں پہلے ایک لاکھ روپے مہیا کئے جاتے ہیں۔ اس رقم کو بڑھا کر double کیا جانا چاہئے تھا جبکہ انہوں نے یہ رقم کم کر کے پچاس ہزار روپے کر دی ہے تو کیا منسٹر صاحب اس کی کوئی معقول وجہ بتا سکتے ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق): جناب چیئرمین! پچھلے دس سالوں میں سپیشل ایجوکیشن کے ادارے کے ساتھ یہی زیادتی ہوتی رہی ہے کہ اس کے لئے independent allocation of funds ہے اور نہ ہی اس کا کوئی service structure ہے۔ ہمیں لوکل ایڈمنسٹریشن اور لوکل ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹی سے فنڈز لینے پڑتے ہیں۔ ان بسوں کے لئے ہمیں لوکل ایڈمنسٹریشن سے فنڈز لینے پڑتے ہیں۔ ہم نے ان بسوں کے fuel کا بجٹ کم نہیں کیا بلکہ ان کی repair کا بجٹ کم کیا ہے۔ ہم نے بسوں کے ڈیزل یا پٹرول کا خرچہ کم نہیں کیا بلکہ ان کی repair کا بجٹ کم کیا ہے۔

چودھری افتخار حسین چھپھر: جناب چیئرمین! میں آخری ضمنی سوال پوچھنا چاہوں گا۔ وقفہ سوالات کسی کو embarrass کرنے کے لئے نہیں بلکہ یہ تو حکومت کو تنگ کر کے ایک طریق کار ہے تاکہ محکمہ کی performance اچھی ہو سکے۔ میں گزارش کروں گا کہ منسٹر صاحب اس معاملے کو اپنے level پر probe کر لیں۔ بصیر پور میں میرا گھر ہے۔ اس سنٹر کی بس پٹرول یا ڈیزل نہ ملنے کی وجہ سے چار مہینے سنٹر میں کھڑی رہی ہے۔

جناب چیئرمین! میں گزارش کروں گا کہ اس سنٹر کے بچوں کے لئے ٹرانسپورٹ بنیادی ضرورت ہے اگر ٹرانسپورٹ کا proper بندوبست نہیں ہوگا تو بچے سنٹر میں نہیں آسکیں گے۔ وزیر سیشنل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق): جناب چیئرمین! معزز ممبر کی demand بالکل جائز ہے۔ انشاء اللہ اس کو چیک کر دیتے ہیں۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال نمبر 1220 ملک محمد احمد خان کا ہے۔ ان کی طرف سے request آئی ہوئی ہے کہ میرے سوال کو pending کر دیا جائے لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1382 محترمہ گلناز شہزادی کا ہے ان کی طرف سے بھی request آئی ہوئی ہے کہ میرے سوال کو pending کر دیا جائے لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئرمین! سوال نمبر 1524 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

تحصیل جام پور میں نابینا بچوں کے لئے قائم سکولز سے متعلقہ تفصیلات

* 1524: محترمہ شازیہ عابد: کیا وزیر سیشنل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) جام پور (راجن پور) میں نابینا بچوں کے لئے کتنے سکولز قائم ہیں؟
- (ب) ان سکولوں میں اساتذہ کی تعداد کیا ہے اور یہ سکولز کتنی عمارت پر مشتمل ہیں؟
- (ج) ان سکولوں میں نابینا بچوں کو پک ایڈ ڈراپ کے لئے کتنی بسیں ہیں اور ان کی موجودہ کنڈیشن کیا ہے؟
- (د) ان سکولوں میں کون کون سی مسنگ فسلٹیہ ہیں نیز ان کو کب تک پورا کر دیا جائے گا؟
- (ه) کیا حکومت ان سکولوں میں مزید سہولیات دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سیشنل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق):

(الف) جام پور میں نایینا بچوں کے لئے علیحدہ سے کوئی سکول قائم نہیں ہے لیکن جام پور میں ایک گورنمنٹ سیشنل ایجوکیشن سنٹر قائم ہے جس میں دوسرے معذور بچوں کے ساتھ ساتھ نایینا بچے بھی زیر تعلیم ہیں جن کی تعداد 20 ہے۔ تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس سنٹر میں دس اساتذہ تعینات ہیں۔ یہ سنٹر ایک کنال پر محیط ہے اور یہ عمارت سات کمروں پر مشتمل ہے۔ تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس سنٹر میں دو منی بسیں سیشنل بچوں کو پک اینڈ ڈراپ کی سہولت فراہم کر رہی ہیں جن میں نایینا بچے بھی شامل ہیں۔ دونوں بسیں on road ہیں۔ تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) اس سنٹر کی عمارت روشن، کشادہ اور ہوادار ہے۔ تمام بنیادی سہولیات مثلاً چار دیواری، پانی، بجلی، واش رومز، فرنیچر وغیرہ موجود ہیں۔ مزید برآں اس سنٹر میں کوئی بھی missing facility نہیں ہے۔

(ه) محکمہ سیشنل ایجوکیشن اس سنٹر کو مستقبل قریب میں مزید بہتر بنانے کے لئے اور enrolled بچوں کو اچھی تعلیم مہیا کرنے کے لئے اس کو اپ گریڈ کرے گا۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئرمین! محکمہ سے پوچھا گیا تھا کہ جام پور (راجن پور) میں نایینا بچوں کے لئے کتنے سکولز قائم ہیں، یہ سکولز کتنی عمارت پر مشتمل ہیں اور ان سکولوں میں مسنگ فسیلٹیز کو کب تک پورا کیا جائے گا؟ محکمہ نے جواب دیا ہے جام پور میں ایک گورنمنٹ سیشنل ایجوکیشن سنٹر قائم ہے۔ اس سنٹر کی عمارت روشن، کشادہ اور ہوادار ہے۔ تمام بنیادی سہولیات مثلاً چار دیواری، پانی، بجلی، واش رومز، فرنیچر وغیرہ موجود ہیں۔ مزید برآں اس سنٹر میں کوئی بھی missing facility نہیں ہے۔

جناب چیئر مین! میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہ جس عمارت کو ہوا دار قرار دے رہے ہیں وہ کتنے کمروں پر مشتمل ہے؟

جناب چیئر مین: جی، سنٹر صاحب!

وزیر سوشل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق): جناب چیئر مین! کیا محترمہ جز (د) کے حوالے سے ضمنی سوال پوچھ رہی ہیں؟

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئر مین! جی، ہاں میں نے جز (د) کے حوالے سے ضمنی سوال پوچھا ہے۔ وزیر سوشل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق): جناب چیئر مین! محترمہ نے اپنے سوال میں پوچھا تھا کہ اس سنٹر میں کون کون سی مسنگ فسیلٹیز ہیں نیز ان مسنگ فسیلٹیز کو کب تک پورا کر دیا جائے گا؟ جناب چیئر مین! محکمہ کی طرف سے جواب دیا گیا ہے کہ اس سنٹر میں proper ventilation اور دوسری ساری فسیلٹیز میسر ہیں۔ یہ سنٹرسات کمروں پر مشتمل ہے۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئر مین! محکمہ کی طرف سے جواب دیا گیا ہے کہ جام پور میں گورنمنٹ سوشل ایجوکیشن سنٹر کی عمارت ایک کشادہ عمارت ہے تو اس کشادہ عمارت میں کتنے کمرے ہیں؟ وزیر سوشل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق): جناب چیئر مین! میں پہلے بتا چکا ہوں کہ اس عمارت میں سات کمرے ہیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئر مین! کیا یہ عمارت گورنمنٹ کی اپنی ملکیت ہے یا پھر یہ rented building ہے؟

وزیر سوشل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق): جناب چیئر مین! جام پور گورنمنٹ سوشل ایجوکیشن سنٹر کی عمارت گورنمنٹ کی ہے۔ یہ rented building نہیں ہے۔

وزیر سوشل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق): جناب چیئر مین! جام پور والی بلڈنگ محکمہ کی اپنی ہے۔ محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئر مین! اس عمارت میں سات کمرے نہیں ہیں یہ تو چھوٹی سی بلڈنگ ہے۔ میں خود وہاں کا وزٹ کر کے آئی ہوں اور اُس کے بعد ہی میں نے یہ سوالات جمع کرائے ہیں تو وزیر موصوف اپنے محکمے کو سخت ہدایات دیں کہ ہاؤس کے اندر صحیح جوابات آنے چاہئیں۔

وزیر موصوف خود ٹائم نکال کر آکر دیکھیں کہ بے چارے سپیشل بچے کتنے بُرے حال میں وہاں پر ہیں۔

جناب چیئر مین: جی، وزیر سپیشل ایجوکیشن!

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق): جناب چیئر مین! یہ سکول ایک کنال کا ہے اس میں سات کمرے ہیں اور دس ٹیچرز ہیں۔ محترمہ! بتائیں وہاں پر جو مسنگ فسیلٹیز ہیں ہم اُس کو اپ گریڈ کر دیں گے۔

جناب چیئر مین: محترمہ! وہاں پر جو جو issues ہیں آپ لکھ کر وزیر صاحب کو دے دیں اور وزیر صاحب خود commitment دے رہے ہیں کہ جو کمی بیشی ہوگی ہم پوری کر ادیں گے۔ اگلا سوال نمبر 1690 محترمہ سبین گل خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2394 رانا منور حسین کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2611 سید عثمان محمود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2959 محترمہ مومنہ وحید کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ وقفہ سوالات ختم ہوا اور سوالات بھی ختم ہوئے۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب چیئر مین: جی، بقیہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جوابان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع ملتان میں سپیشل ایجوکیشن

کے حکومتی اور پرائیویٹ اداروں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*1690: محترمہ سپین گل خان: کیا وزیر سپیشل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ضلع ملتان میں سپیشل ایجوکیشن کے کتنے ادارے کام کر رہے ہیں۔ حکومت کے کتنے ادارے سرکاری ہیں اور پرائیویٹ رجسٹرڈ ادارے کتنے ہیں؟
- (ب) حکومت کے اداروں میں بچوں کی کتنی تعداد تعلیم حاصل کر رہی ہے، تفصیل ادارہ وار بیان کریں؟

- (ج) ان اداروں میں سپیشل تھراپسٹ، فزیکل ٹیچرز، ٹیچنگ ونان ٹیچنگ سٹاف کی منظور شدہ اسمائیاں کتنی ہیں۔ کتنی پر ہیں اور کتنی اسمائیاں خالی ہیں۔ تفصیل سے بیان کریں؟
- (د) کیا حکومت ان اداروں میں ٹیچرز و دیگر عملہ کی خالی اسمائیوں کو پورا کرنے اور مسنگ فسیلٹیز کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق):

- (الف) ضلع ملتان میں سپیشل ایجوکیشن کے کل پندرہ ادارے کام کر رہے ہیں۔ جن میں محکمہ سپیشل ایجوکیشن پنجاب کے زیر انتظام 14 ادارے اور ایک پرائیویٹ ادارہ جو کہ محکمہ سپیشل ایجوکیشن پنجاب کے ساتھ رجسٹرڈ ہے کام کر رہا ہے۔ تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

- (ب) حکومت کے اداروں میں کل 1433 طلباء زیر تعلیم ہیں۔ ادارہ وار تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

- (ج) ان اداروں میں سپیشل تھراپسٹ، فزیکل ٹیچرز، ٹیچنگ ونان ٹیچنگ سٹاف کی کل منظور شدہ اسمائیوں کی تعداد 457 ہے جن میں سے 331 اسمائیاں پر ہیں اور 126 اسمائیاں خالی ہیں۔ ادارہ وار تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) سکیل 16 اور اس سے اوپر کی اسامیوں کی بھرتی پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے عمل میں لائی جاتی ہے جس کے لئے ضروری کارروائی مکمل کر کے پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے بھرتیوں کے لئے اخبار میں اشتہار شائع ہو چکا ہے۔ تفصیل ضمیمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ سکیل 15 تک کی اسامیوں کی بھرتی پر گورنمنٹ کی طرف سے جاری کردہ لیٹر نمبر SOR-IV(S&GAD)10-15/2018(BAN) مورخہ 07-12-2018 کے تحت پابندی عائد ہے۔ لیٹر کی کاپی ضمیمہ (ه) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے البتہ ڈویلمنٹ سکیمز پر سے گورنمنٹ کی طرف جاری کردہ لیٹر نمبر SOR-IV(S&GAD)10-15/2018(BAN) مورخہ 07-03-2019 کے تحت پابندی اٹھالی گئی ہے۔ لیٹر کی کاپی ضمیمہ (و) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ محکمہ سپیشل ایجوکیشن پنجاب نے اے ڈی پی سکیمز کی خالی اسامیوں پر بھرتیوں کے لئے اخبار میں اشتہار شائع کر دیا ہے اور بھرتیوں کا عمل شروع ہو چکا ہے۔ اشتہار کی کاپی ضمیمہ (و) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

مزید برآں ان اداروں میں کوئی بھی missing facility نہیں ہے۔ ان اداروں کی عمارتیں روشن، کشادہ اور ہوا دار ہیں۔ تمام بنیادی سہولیات مثلاً چار دیواری، پانی، بجلی، واش رومز، فرنیچر وغیرہ موجود ہیں۔

ضلع سرگودھا: پی۔ پی۔ 79 کے زیر انتظام سپیشل سکولوں کی تعداد،

بسوں کی فراہمی اور تصرف کردہ فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*2394: رانا منور حسین: کیا وزیر سپیشل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ سپیشل ایجوکیشن پی۔ پی۔ 79 ضلع سرگودھا میں موجود سکولوں کی تفصیل بتائیں؟

(ب) سپیشل ایجوکیشن سنٹر سلاوالی کو کتنی بسیں فراہم کی گئی ہیں؟

(ج) کیا حکومت چک 46 جنوبی اور شاہ نکدر میں ADP 2019-20 میں سپیشل ایجوکیشن

کا سکول قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) پی پی-79 میں موجود سنٹر کے سالانہ فنڈز کی تفصیل بتائیں جو خرچ ہو رہے ہیں؟

(ه) ان کی کونسل اور عملہ کی تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق):

(الف) ضلع سرگودھا کے حلقہ پی پی-79 میں محکمہ سپیشل ایجوکیشن کا صرف ایک ہی ادارہ کام

کر رہا ہے جس کا نام درج ذیل ہے:

گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر، سلا نوالی۔

(ب) گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر سلا نوالی کو دو منی بسیں مہیا کی گئی ہیں۔ تفصیل

ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ سپیشل ایجوکیشن 2019-20 ADP میں چک 46 جنوبی اور شاہ نادر ضلع

سرگودھا میں کوئی ادارہ قائم کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا۔ اگر چک 46 جنوبی اور شاہ نادر

ضلع سرگودھا میں معذور بچوں کے لئے سکول بننا ضروری ہوا تو محکمہ کی پالیسی کے

مطابق سروے کروایا جائے گا جس سے یہ پتا چلے گا کہ اس حلقہ میں معذور بچوں کی

تعداد کتنی ہے، اگر معذور بچوں کی کثیر تعداد پائی گئی تو محکمہ اس کو نئے سال کی ADP

میں شامل کرے گا۔

(د) گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر، سلا نوالی کو مالی سال 19-2018 میں مختص کردہ بجٹ

کی تفصیل درج ذیل ہے:

سیلری بجٹ: 14.418 ملین روپے

نان سیلری بجٹ: 6.082 ملین روپے

میزان: 20.500 ملین روپے

(ه) گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر، سلا نوالی میں سکول مینجمنٹ کونسل (SMC) قائم ہے

جو معذور بچوں کی فلاح و بہبود کے لئے سرگرم رہتی ہے۔ اس کونسل میں معذور بچوں

کے والدین، ادارے کا سربراہ اور علاقے کے معزز شہری شامل ہوتے ہیں۔ تفصیل

ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ مذکورہ سکول میں ٹیچنگ اور

نان ٹیچنگ عملہ کی تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع رحیم یار خان میں سپیشل ایجوکیشن

کے اداروں کی تعداد اور ان میں خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*2611: سید عثمان محمود: کیا وزیر سپیشل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان میں سپیشل ایجوکیشن کے کتنے اور کہاں کہاں ادارے کام کر رہے ہیں؟

(ب) حکومتی اور پرائیویٹ اداروں کی تعداد کیا ہے نیز کتنے طلباء و طالبات ان اداروں سے مستفید ہو رہے ہیں؟

(ج) ان اداروں میں کہاں کہاں کون کون سی اسامیاں کب سے خالی ہیں نیز اسامیاں کب تک پر کی جائیں گی؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ سپیشل ایجوکیشن کے کل سات ادارے کام کر رہے ہیں اور

یہ ادارے کہاں کہاں واقع ہیں۔ تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع رحیم یار خان میں حکومتی اداروں کی کل تعداد سات ہے اور پرائیویٹ اداروں کی کل تعداد صرف دو ہے۔ سات حکومتی اداروں اور دو پرائیویٹ اداروں میں زیر تعلیم طلباء و طالبات کی تعداد سکولز وار ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع رحیم یار خان میں واقع سات مذکورہ بالا حکومتی اداروں میں کون کون سی اسامیاں کب سے اور کہاں کہاں خالی ہیں، ان کی تفصیل ادارہ وار ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ محکمہ سپیشل ایجوکیشن میں نان ٹیچنگ سٹاف کی بھرتی کا عمل جاری ہے اور جیسے ہی بھرتی کا عمل مکمل ہو گا محکمہ جلد ان خالی اسامیوں کو پر کر دے گا۔ علاوہ ازیں محکمہ ٹیچنگ سٹاف کی خالی اسامیوں کو بھی جلد پر کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

ملتان اور جہلم میں نئے سپیشل ایجوکیشن سنٹرز کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

*2959: محترمہ مومنہ وحید: کیا وزیر سپیشل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب ملتان اور جہلم میں نئے سپیشل ایجوکیشن سنٹرز بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) اگر جواب ہاں میں ہے تو یہ سنٹرز کب تک تعمیر ہوں گے اور ان پر کتنا خرچہ آئے گا۔

(ج) ان سنٹرز میں کیا سہولیات میسر ہوں گی۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق):

(الف) محکمہ سپیشل ایجوکیشن ضلع جہلم اور ملتان میں رواں مالی سال 2019-20 میں کوئی نیا ادارہ بنانے کا ارادہ نہیں رکھتا۔ ضلع جہلم میں سپیشل ایجوکیشن کے سات، ادارے کام کر رہے ہیں۔ جن میں دو اداروں کی نئی عمارات 192.998 ملین روپے کی لاگت سے تعمیر کی جا رہی ہیں۔ تفصیل ادارہ وار ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

علاوہ ازیں ضلع ملتان میں 14 ادارے کام کر رہے ہیں۔ جن میں سے رواں مالی سال 2019-20 میں 159.674 ملین روپے کی لاگت سے گورنمنٹ شاداب انسٹیٹیوٹ آف سپیشل ایجوکیشن برائے ذہنی معذوراں اور گورنمنٹ سیکنڈری سکول آف سپیشل ایجوکیشن برائے جسمانی معذوراں ملتان کی نئی کشادہ عمارات تعمیر کی گئی ہیں۔ تفصیل ادارہ وار ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(ب) جواب نہ میں ہے۔ محکمہ سپیشل ایجوکیشن ضلع جہلم اور ملتان میں رواں مالی سال 2019-20 میں کوئی نیا ادارہ بنانے کا ارادہ نہیں رکھتا۔

(ج) حکومت پنجاب محکمہ سپیشل ایجوکیشن کے تحت کام کرنے والے موجودہ اداروں میں مندرجہ ذیل سہولیات فراہم کر رہی ہے اور یہی سہولیات نئے بننے والے اداروں میں بھی میسر ہوں گی۔

➤ مفت تعلیم اور کتابیں۔

➤ 800/- روپے ماہانہ وظیفہ۔

➤ سال میں تین مفت وردیاں اور جوتے۔

➤ پہنچ تھراپی کی سہولت۔

➤ سکول میں لانے اور واپس لے جانے کی مفت سہولت۔

➤ طبی معائنے، سماعت و بصارت سے محروم طلباء کے لئے جانچ کروانے کی مفت سہولت۔

ضلع رحیم یار خان: خصوصی بچوں کی تعلیم کے اداروں کی تعداد نیز ان کو وظیفہ اور دیگر سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*3419: جناب ممتاز علی: کیا وزیر سیشنل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ضلع رحیم یار خان میں خصوصی بچوں کی تعلیم کے کتنے ادارے کہاں کہاں قائم ہیں؟
 (ب) صادق آباد میں خصوصی بچوں کی تعلیم کے لئے کتنے ادارے کہاں کہاں قائم ہیں؟
 (ج) ان اداروں میں بچوں کو کس جماعت تک تعلیم دی جاتی ہے؟
 (د) ضلع کے خصوصی تعلیم کے اداروں میں بچوں کو تعلیم کے ساتھ کوئی وظیفہ اور سہولیات بھی دی جاتی ہیں تو ان کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سیشنل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق):

- (الف) ضلع رحیم یار خان میں سیشنل ایجوکیشن کے سات ادارے کام کر رہے ہیں جن میں سے تحصیل رحیم یار خان میں تین، تحصیل خان پور میں دو، تحصیل صادق آباد میں ایک اور تحصیل لیاقت پور میں ایک ادارہ کام کر رہا ہے۔ تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
 (ب) تحصیل صادق آباد میں ایک ادارہ گورنمنٹ سیشنل ایجوکیشن سنٹر صادق آباد کام کر رہا ہے جو کہ گلی نمبر 1، رشیدہ آباد کالونی، صادق آباد میں واقع ہے۔
 (ج) ان اداروں میں پرائمری سے لے کر دسویں جماعت تک تعلیم دی جاتی ہے۔
 (د) جو بچے سیشنل ایجوکیشن کے تعلیمی اداروں میں زیر تعلیم ہیں ان کو 70 فیصد حاضری کی بنیاد پر -/800 روپے ماہانہ وظیفہ دیا جاتا ہے جو ہر بچے کے اپنے اکاؤنٹ میں ہر ماہ ٹرانسفر کر دیا جاتا ہے۔ حکومت پنجاب کی طرف سے تمام سیشنل بچوں کو مندرجہ ذیل سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔

➤ مفت تعلیم اور کتاہیں۔

➤ -/800 روپے ماہانہ وظیفہ۔

➤ سچھ تھراپی کی سہولت۔

- سال میں تین مفت وردیاں اور مفت جوتے۔
- ہاسٹل میں رہائش پذیر سہولت سے محروم بچوں کو مفت کھانا اور مفت رہائش۔
- سکول میں لانے اور واپس لے جانے کی مفت ٹرانسپورٹ۔
- طبی معائنے، سہولت و بصارت جانچ کروانے کی مفت سہولت۔

غیر نشان زدہ سوال اور اس کا جواب

ضلع خوشاب میں سپیشل ایجوکیشن کے اداروں سے متعلقہ تفصیلات

429: جناب محمد وارث شاد: کیا وزیر سپیشل ایجوکیشن ازراہ نوآزش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ضلع خوشاب میں محکمہ سپیشل ایجوکیشن کے کتنے ادارے کس کس جگہ چل رہے ہیں؟
- (ب) ان اداروں میں کون کون سی اسامیاں خالی ہیں تفصیل عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟
- (ج) ان اداروں میں کتنے طالب علم زیر تعلیم ہیں؟
- (د) ان اداروں کے پاس پک اینڈ ڈراپ کے لئے کون کون سی موٹر وہیکل ہیں؟
- (ه) ان اداروں کی مسنگ فسیلٹیز کون کون سی ہیں حکومت کب تک ان اداروں کے مسائل حل کرے گی؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق):

- (الف) ضلع خوشاب میں محکمہ سپیشل ایجوکیشن کے چھ ادارے کام کر رہے ہیں جن میں سے تحصیل خوشاب میں تین، تحصیل نور پور تھل میں ایک، تحصیل قائد آباد میں ایک اور تحصیل نوشہرہ میں ایک ادارہ کام کر رہا ہے۔ تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) ان اداروں میں کل 157 اسامیاں خالی ہیں۔ عہدہ اور گریڈ کے مطابق ادارہ وار خالی اسامیوں کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) ان اداروں میں 479 سپیشل بچے زیر تعلیم ہیں۔ تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

- (د) ان اداروں میں پک اینڈ ڈراپ کے لئے آٹھ منی بسیں موجود ہیں۔ تفصیل ضمیمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ه) ضلع خوشاب میں سپیشل ایجوکیشن کے چھ اداروں میں سے تین ادارے کرائے کی عمارتوں میں کام کر رہے ہیں۔ ان تمام اداروں میں بنیادی سہولیات مثلاً چار دیواری، پانی، بجلی، واش روم، فرنیچر وغیرہ موجود ہیں۔ سپیشل ایجوکیشن کے اداروں کی اپنی عمارتیں روشن، کشادہ اور Disable Friendly ہیں البتہ کرایہ کی عمارتوں میں کام کرنے والے اداروں میں کمرے کھلے اور ہوا دار تو ہیں لیکن بچوں کے کھیلنے کے لئے میدان ہیں اور نہ ہی عمارتیں Disable Friendly ہیں۔ ابتدائی طور پر ادارہ کا قیام کرایہ کی عمارت میں کیا جاتا ہے اس کے بعد محکمہ اپنی زمین کے حصول کے لئے کوشاں ہو جاتا ہے۔ گورنمنٹ ہر سال ترقیاتی پروگرام میں زیادہ سے زیادہ اداروں میں سہو لیات کی فراہمی کے لئے کوششیں کر رہی ہے۔ سہولیات کی تفصیل ضمیمہ (ه) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب محمد صفدر شاکر: جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: جی، فرمائیں!

جناب محمد صفدر شاکر: جناب چیئر مین! شکریہ۔ میں نے ایک بہت اہم مسئلے کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرانی ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ 28- دسمبر سے شوگر ملز نے گنے کی خریداری بند کی ہوئی ہے جس کی وجہ سے زمیندار اس سخت سردی میں سخت مشکلات کا شکار ہے۔ زمیندار تو پہلے ہی کسمپرسی کی زندگی بسر کر رہا ہے کھادوں اور بجلی کی قیمتیں اوپر جا رہی ہیں تو بے چارے زمیندار شوگر ملز کے گیٹوں پر خوار ہو رہے ہیں۔

جناب چیئر مین! آپ سے اور جناب محمد بشارت راجا سے میری گزارش ہے کہ اس عوامی مسئلے کی طرف خصوصی توجہ فرمائی جائے۔

جناب چیئر مین: جی، یہ بہت اہم مسئلہ ہے ہم بھی زمیندار ہیں تو اس کا کوئی حل ہونا چاہیے۔

تحریک التوائے کار

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب چیئرمین: اب ہم تحریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

سیدہ میمنت محسن: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ! آپ بات کریں۔

سیدہ میمنت محسن: جناب چیئرمین! شکریہ۔ کچھ دن پہلے میں نے یہاں ایک التجاء کی تھی کہ on both sides of the House, there is a lot of concern جو air quality ہے وہ hazardous ہو چکی ہے اور میں نے یہ request کی تھی کہ حکومت نے پہلے اس حوالے سے جو actions لئے تھے وہ بہت اچھے actions تھے اور لاہور ہائی کورٹ نے بھی ان actions کو سراہا لیکن اُس کے بعد وہ تمام actions to purify air quality بند ہو گئے تھے تو میں یہ چاہ رہی تھی کہ آپ DG, EPA کو یہ حکم کیجئے کہ وہ ہمیں کمیٹی روم میں ایک briefing دیں اُس میں

Members of both sides of the House who were interested in the environmental protection of the city and the representatives of the civil society should be involved in this briefing.

جناب چیئرمین! وہ معزز ممبران کمیٹی روم میں تشریف لائیں کیونکہ ہم وزیر متعلقہ اور DG, EPA سے چند سوالات پوچھنا چاہتے ہیں کہ انہوں نے یہ بھی اچھے actions لئے تو وہ actions اچانک بند کیوں ہو گئے۔ موبل آئل کو بار بار so called purify کر کے فروخت کرتے ہیں جو ہماری فضا میں toxic pollutant ہے اُس کے اوپر حکومت نے جو actions لئے اُس کو reverse کیوں کر دیا ہے؟

جناب چیئرمین! ہم یہ بھی پوچھنا چاہتے ہیں کہ air quality monitors ہیں وہ سوائے US, Consulate کے کہیں اور reliable نہیں لگے ہوئے اُس کے لئے بھی کوئی مناسب انتظام کیا جائے۔

That is my request. Could you please take some action on that.

جناب چیئرمین: جی، محترمہ! آپ کا پوائنٹ آف آرڈر آگیا ہے اب آپ تشریف رکھیں۔ اب جناب عمار یاسر، وزیر معدنیات ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر کا کئی و معدنیات (جناب عمار یاسر): جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد و انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے حضرت محمد مصطفیٰ اور دیگر ہستیوں کی شان میں گستاخی کرنے والوں کے خلاف مذمتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب چیئرمین: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد و انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے حضرت محمد مصطفیٰ اور دیگر ہستیوں کی شان میں گستاخی کرنے والوں کے خلاف مذمتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے لہذا اب سوال یہ ہے کہ:
 "قواعد و انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت
 قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے حضرت محمد مصطفیٰؐ اور دیگر
 ہستیوں کی شان میں گستاخی کرنے والوں کے خلاف مذمتی قرارداد پیش
 کرنے کی اجازت دی جائے۔"
 (تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد

جناب چیئرمین: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

وفاقی حکومت سے گستاخانہ مواد کی روک تھام
 کے لئے فلٹریشن اور سکریٹنگ کا مرکزی نظام فوری نافذ کرنے کا مطالبہ
 وزیر کائناتی و معدنیات (جناب عمار یاسر) جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:
 ہمارے پیارے نبیؐ، پیارے آقا خاتم النبیین، امام المرسلین، امام الانبیاء،
 رحمۃ اللہ علیہ، نبی اکرمؐ، شفیع اعظم حضرت محمد رسول اللہ کی ذات اقدس،
 تمام انبیاء کرام علیہم السلام، صحابہ کرام، امہات المؤمنین اور اہل بیت رضوان
 اللہ اجمعین کے بارے میں کسی بھی تضحیک آمیز رویے، الفاظ اور گستاخی پر
 پاکستان میں قوانین موجود ہیں لیکن ان پر حقیقی معنوں میں عملدرآمد نہ ہونے
 کی وجہ سے کچھ لوگ آزادی اظہار کی آڑ میں گستاخی کے مرتکب ہو کر مسلمانوں
 کے جذبات سے کھیل رہے ہیں۔ گستاخانہ مواد کو سوشل میڈیا اور انٹرنیٹ جیسا
 کہ فیس بک، ٹویٹر، یوٹیوب وغیرہ پر پبلش ہونے سے پہلے سعودی عرب کی
 طرز پر آٹومٹک اور چیکنگ کا مرکزی نظام لگایا جائے جس کے تحت کوئی بھی
 مواد اپ لوڈ کرنے سے پہلے اسے اس فلٹریشن یا سکریٹنگ کے مرکزی نظام

سے گزارا جائے تاکہ یہ نظام مواد کو چیک کرے اور اگر کسی کا بھی گستاخانہ مواد پایا جائے تو فوری طور پر وہ گستاخانہ مواد ہلاک کر دیا جائے۔

یہ گستاخانہ مواد نہ صرف سوشل میڈیا پر بلکہ انٹرنیشنل پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا پر بھی موجود ہوتا ہے اور ہمارے امپورٹرز بھی ایسے مواد پر مبنی کتابیں امپورٹ کر کے اس فتنہ فعل میں ملوث ہیں جس سے نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا بھر کے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوتے ہیں لہذا پنجاب کا یہ منتخب ایوان وفاقی حکومت سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ:

گستاخانہ مواد کی روک تھام کے لئے سعودی عرب کی طرز پر فلٹریشن اور سکریٹنگ کا مرکزی نظام فوری طور پر نافذ کیا جائے۔

اس سلسلہ میں فوری قانون سازی کی جائے کہ کوئی بھی ملکی و غیر ملکی دینی کتاب متحدہ علماء اور وفاقی وزارت مذہبی امور حکومت پاکستان کی اجازت اور سند کے بعد ہی پاکستان کی مارکیٹ میں چھپنے، بیچنے اور کسی بھی ذرائع ابلاغ، آن لائن یا سوشل میڈیا پر اپ لوڈ کرنے کی اجازت ہوگی۔

ایسی کتابیں جن میں گستاخانہ مواد موجود ہے ان کو فوراً قبضہ میں لیا جائے اور ان کی امپورٹ کو سختی سے روکا جائے۔

پریوینشن آف الیکٹرانک کرائمز ایکٹ 2016 اور PPC کے سیکشن 295 اور 298 پر عملدرآمد کو یقینی بنایا جائے۔ اگر ان قوانین میں کسی بھی ترمیم کی ضرورت ہے تو وہ بھی فی الفور کر کے اس میں ملوث مجرموں کو عبرتناک سزا دی جائے۔

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

ہمارے پیارے نبی، پیارے آقا خاتم النبیین، امام المرسلین، امام الانبیاء، رحمۃ اللہ علیہ، نبی اکرم، شفیع اعظم حضرت محمد رسول اللہ کی ذات اقدس، تمام انبیاء کرام علیہم السلام، صحابہ کرام، امہات المؤمنین اور اہل بیت رضوان اللہ اجمعین کے بارے میں کسی بھی تضحیک آمیز روئے، الفاظ اور گستاخی پر پاکستان میں قوانین موجود ہیں لیکن ان پر حقیقی معنوں میں عمل درآمد نہ ہونے کی وجہ سے کچھ لوگ آزادی اظہار کی آڑ میں گستاخی کے مرتکب ہو کر مسلمانوں کے جذبات سے کھیل رہے ہیں۔ گستاخانہ مواد کو سوشل میڈیا اور انٹرنیٹ جیسا کہ فیس بک، ٹویٹر، یوٹیوب وغیرہ پر پبلش ہونے سے پہلے سعودی عرب کی طرز پر آٹومیک اور چیکنگ کا مرکزی نظام لگایا جائے جس کے تحت کوئی بھی مواد اپ لوڈ کرنے سے پہلے اسے اس فلٹریشن یا سکریننگ کے مرکزی نظام سے گزارا جائے تاکہ یہ نظام مواد کو چیک کرے اور اگر کسی کا بھی گستاخانہ مواد پایا جائے تو فوری طور پر وہ گستاخانہ مواد بلاک کر دیا جائے۔

یہ گستاخانہ مواد نہ صرف سوشل میڈیا پر بلکہ انٹرنیشنل پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا پر بھی موجود ہوتا ہے اور ہمارے امپورٹرز بھی ایسے مواد پر مبنی کتابیں امپورٹ کر کے اس فتنہ فعل میں ملوث ہیں جس سے نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا بھر کے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوتے ہیں لہذا پنجاب کا یہ منتخب ایوان وفاقی حکومت سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ:

گستاخانہ مواد کی روک تھام کے لئے سعودی عرب کی طرز پر فلٹریشن اور سکریننگ کا مرکزی نظام فوری طور پر نافذ کیا جائے۔

اس سلسلہ میں فوری قانون سازی کی جائے کہ کوئی بھی ملکی وغیر ملکی دینی کتاب متحدہ علماء اور وفاقی وزارت مذہبی امور حکومت پاکستان کی اجازت اور سند کے

بعد ہی پاکستان کی مارکیٹ میں چھپنے، بیچنے اور کسی بھی ذرائع ابلاغ، آن لائن یا سوشل میڈیا پر اپ لوڈ کرنے کی اجازت ہوگی۔

ایسی کتابیں جن میں گستاخانہ مواد موجود ہے ان کو فوراً قبضہ میں لیا جائے اور ان کی اپورٹ کو سختی سے روکا جائے۔

پروپینشن آف الیکٹرانک کرائمز ایکٹ 2016 اور PPC کے سیکشن 295 اور 298 پر عملدرآمد کو یقینی بنایا جائے۔ اگر ان قوانین میں کسی بھی ترمیم کی ضرورت ہے تو وہ بھی فی الفور کر کے اس میں ملوث مجرموں کو عبرتناک سزا دی جائے۔

اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی اس لئے اب سوال یہ ہے کہ: ہمارے پیارے نبی، پیارے آقا خاتم النبیین، امام المرسلین، امام الانبیاء، رحمۃ اللہ علیہ، نبی اکرم، شفیع اعظم حضرت محمد رسول اللہ کی ذات اقدس، تمام انبیاء کرام علیہم السلام، صحابہ کرام، امہات المؤمنین اور اہل بیت رضوان اللہ اجمعین کے بارے میں کسی بھی تضحیک آمیز رویے، الفاظ اور گستاخی پر پاکستان میں قوانین موجود ہیں لیکن ان پر حقیقی معنوں میں عملدرآمد نہ ہونے کی وجہ سے کچھ لوگ آزادی اظہار کی آڑ میں گستاخی کے مرتکب ہو کر مسلمانوں کے جذبات سے کھیل رہے ہیں۔ گستاخانہ مواد کو سوشل میڈیا اور انٹرنیٹ جیسا کہ فیس بک، ٹویٹر، یوٹیوب وغیرہ پر پبلش ہونے سے پہلے سعودی عرب کی طرز پر آٹومیک اور چیکنگ کا مرکزی نظام لگایا جائے جس کے تحت کوئی بھی مواد اپ لوڈ کرنے سے پہلے اسے اس فلٹریشن یا سکریننگ کے مرکزی نظام سے گزارا جائے تاکہ یہ نظام مواد کو چیک کرے اور اگر کسی کا بھی گستاخانہ مواد پایا جائے تو فوری طور پر وہ گستاخانہ مواد بلاک کر دیا جائے۔

یہ گستاخانہ مواد نہ صرف سوشل میڈیا پر بلکہ انٹرنیشنل پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا پر بھی موجود ہوتا ہے اور ہمارے اپورٹرز بھی ایسے مواد پر مبنی کتابیں اپورٹ کر کے اس فتنہ فعل میں ملوث ہیں جس سے نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا

بھر کے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوتے ہیں لہذا پنجاب کا یہ منتخب ایوان وفاقی حکومت سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ:

گستاخانہ مواد کی روک تھام کے لئے سعودی عرب کی طرز پر فلٹریشن اور سکریٹنگ کا مرکزی نظام فوری طور پر نافذ کیا جائے۔

اس سلسلہ میں فوری قانون سازی کی جائے کہ کوئی بھی ملکی و غیر ملکی دینی کتاب متحدہ علماء اور وفاقی وزارت مذہبی امور حکومت پاکستان کی اجازت اور سند کے بعد ہی پاکستان کی مارکیٹ میں چھپنے، بیچنے اور کسی بھی ذرائع ابلاغ، آن لائن یا سوشل میڈیا پر اپ لوڈ کرنے کی اجازت ہوگی۔

ایسی کتابیں جن میں گستاخانہ مواد موجود ہے ان کو فوراً قبضہ میں لیا جائے اور ان کی امپورٹ کو سختی سے روکا جائے۔

پروپینشن آف الیکٹرانک کرانمز ایکٹ 2016 اور PPC کے سیکشن 295 اور 298 پر عملدرآمد کو یقینی بنایا جائے۔ اگر ان قوانین میں کسی بھی ترمیم کی ضرورت ہے تو وہ بھی فی الفور کر کے اس میں ملوث مجرموں کو عبرتناک سزا دی جائے۔

(قرارداد منفقہ طور پر منظور ہوئی)

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب چیئرمین: اب ہم مورخہ 24- دسمبر 2019 کے ایجنڈے سے زیر التواء قراردادیں لیتے ہیں۔ پہلی زیر التواء قرارداد جناب محمد منیب سلطان چیمہ کی ہے۔ یہ قرارداد پیش ہو چکی ہے اس پر وزیر سکولز ایجوکیشن نے حکومتی موقف پیش کرنا تھا۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔ دوسری زیر التواء قرارداد محترمہ مسرت جمشید چیمہ کی ہے۔ یہ قرارداد پیش ہو چکی ہے اس قرارداد پر وزیر صحت نے جواب دینا تھا۔ جی، ڈاکٹر صاحبہ!

نوزائیدہ بچوں کے لئے دودھ بغیر کسی ٹیکس وڈیوٹی درآمد کرنے کا مطالبہ

(--- جاری)

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن: (محترمہ یاسمین راشد)
جناب چیئر مین! جو قرارداد پیش کی گئی تھی کہ MMA (Methylmalonic Academia) ایک
organic acid disorder ہوتا ہے اس سے تحفظ کے لئے life saving medicated دودھ
لینا بڑا ضروری ہوتا ہے۔ اس پریکٹنگ کے حوالے سے پابندی لگی تھی۔ یہ معاملہ entirely وفاقی
حکومت کے purview میں آتا ہے۔ اس سلسلہ میں انہیں already letter بھیجا دیا گیا ہے
ابھی تک ہمارے پاس جواب نہیں آیا جس وقت جواب آئے گا تو ان کو بتا دیں گے۔

جناب چیئر مین: منسٹر صاحبہ نے محترمہ مسرت جمشید چیمہ کی قرارداد کا جواب دے دیا ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ نوزائیدہ

بچوں میں پائی جانے والی مہلک اور جان لیوا بیماری Methylmalonic

Academia (MMA) کا واحد علاج اور لائف سیونگ میڈیکلڈ دودھ

یا خوراک (XMTVI Maxamaid) بغیر کسی ٹیکس وڈیوٹی اور پیکنگ پر

بغیر اردو تحریر درآمد کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

جناب چیئر مین: اگلی زیر التواء قرارداد محترمہ سبین گل خان کی ہے۔ یہ قرارداد پیش ہو چکی ہے اس پر
قرارداد کا جواب وزیر ہاؤسنگ، شہری ڈویلپمنٹ نے دینا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے اس قرارداد کو
pending کیا جاتا ہے۔ اگلی زیر التواء قرارداد جناب محمد ایوب خان کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

سرکاری ملازمین کو مدت ملازمت مکمل ہونے پر گروپ انشورنس کی رقم مع منافع ادا کرنے کے لئے قانون سازی کا مطالبہ

جناب محمد ایوب خان: جناب چیئر مین! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ دیگر صوبوں کی طرز پر صوبہ پنجاب کے تمام سرکاری ملازمین کو اپنی مدت ملازمت مکمل ہونے کے بعد گروپ انشورنس کی رقم مع منافع ادا کرنے کے لئے فی الفور قانون سازی کی جائے اور قواعد و ضوابط مرتب کئے جائیں۔"

جناب چیئر مین: یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ دیگر صوبوں کی طرز پر صوبہ پنجاب کے تمام سرکاری ملازمین کو اپنی مدت ملازمت مکمل ہونے کے بعد گروپ انشورنس کی رقم مع منافع ادا کرنے کے لئے فی الفور قانون سازی کی جائے اور قواعد و ضوابط مرتب کئے جائیں۔"

چودھری اختر علی: جناب چیئر مین! اس حوالے سے میری گزارش سن لیں۔

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):

Mr Chairman: I oppose it.

جناب چیئر مین: اس قرارداد کو وزیر قانون نے oppose کیا ہے۔ جی، چودھری اختر علی!

چودھری اختر علی: جناب چیئر مین! میری گزارش یہ ہے کہ یہ گروپ انشورنس کے حوالے سے قرارداد سکیل 1 سے 22 تک کے تمام سرکاری ملازمین سے متعلق ہے۔

جناب چیئر مین! گزشتہ سال 11- دسمبر 2018 کو میرا سوال نمبر 541 تھا جس کے جواب میں وزیر قانون نے ہاؤس میں میرے موقف کو تسلیم کیا اور مجھے یہ یقین دہانی کرائی کہ عنقریب اس کا بل ہم لارہے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں نے اس پر ایک Assurance Motion بھی یہاں جمع کرائی ہے۔ اگر آپ اس قرارداد کو Assurance Committee کے سپرد کر دیں تو میرے خیال میں اس پر سارے ہاؤس کا اعتماد ہو گا۔

جناب چیئرمین! یہ مسئلہ پورے پنجاب کے سرکاری ملازمین کا ہے۔ یہ صوبہ خیر پختونخوا اور صوبہ بلوچستان میں بھی چل رہا ہے۔ ہم نے اس پر ڈیڑھ دو سال working بھی کی ہے اور تمام focal persons کو لائے۔

جناب چیئرمین! وزیر قانون کو یہ معلوم ہے کہ تمام کام مکمل ہے تو پھر اس میں دیر کس بات کی ہے۔ اس بل کو پیش کیا جانا چاہئے یا اس قرارداد کو Assurance Committee کے سپرد کر دیں تاکہ ان کو کم از کم یقین دہانی تو کرائی جاسکے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! میں نے oppose اسی لئے کیا تھا کہ میں اس پر اپنا موقف دے سکوں۔

جناب چیئرمین! میرا موقف وہی ہے جس طرح معزز ممبر نے فرمایا ہے۔ اس میں گزارش یہ ہے کہ پہلے ایک سوال آیا، اس کے بعد تحریک التوائے کار آئی، پھر ایک تحریک التوائے کار آئی اور آج چوتھی دفعہ ایک قرارداد لائی گئی ہے۔

جناب چیئرمین! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ اس پر already کام کر رہی ہے اور جس طرح معزز ممبر نے فرمایا ہے کہ اس پر کافی کام ہو چکا ہے تو اس حوالے سے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کا فنانس ڈیپارٹمنٹ سے تھوڑا difference of opinion چل رہا تھا جس پر ہم نے ان کو presentation دینی ہے۔ اس presentation کے بعد جیسے ہی ہمیں clearance ملے گی تو انشاء اللہ تعالیٰ اس پر عملدرآمد کروایا جائے گا۔

جناب چیئرمین! میں معزز ممبر کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں اور میں خود ذاتی طور پر ان کے موقف سے اتفاق کرتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس کو آگے لے کر چلیں گے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: سید حسن مرتضیٰ! پہلے اس matter کو مکمل ہو لینے دیں پھر میں آپ کو ٹائم دیتا ہوں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئر مین! میں نے مفاد عامہ سے متعلق ہی بات کرنی ہے۔

جناب چیئر مین: پہلے ان کی قرارداد کو finish کرنے دیں۔ اس قرارداد کو dispose of کر دیے ہیں۔

جناب محمد ایوب خان: جناب چیئر مین! آپ اس قرارداد کو dispose of نہ کریں کیونکہ وزیر قانون نے بھی کہا ہے کہ اس matter پر کام ہو رہا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئر مین! میں نے یہی عرض کی ہے کہ ہم اس پر کام کر رہے ہیں۔

جناب چیئر مین: جناب محمد ایوب خان! وزیر قانون نے on the floor of the House assurance دی ہے کہ یہ matter resolve ہو گا کیونکہ یہ in process ہے اور فنانس ڈیپارٹمنٹ نے اس پر اپنی رائے دینی ہے۔

جناب محمد ایوب خان: جناب چیئر مین! یہ in process نہیں ہے بلکہ اس پر کام ہوا تھا لیکن اس کے بعد اُدھر ہی ٹھپ ہو گیا تھا۔ اس کو ابھی تک process کرنا ہے اور جب تک آپ اس کو سپیشل کمیٹی کے سپرد نہیں کریں گے تو process کس طرح ہو گا؟

چودھری اختر علی: جناب چیئر مین! گروپ انشورنس کا matter already complete ہے اس لئے اس کے process کی اب ضرورت ہی نہیں ہے۔ آپ اس پر رپورٹ منگوائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئر مین! ایک معزز ممبر کہہ رہے ہیں کہ کام complete ہے جبکہ دوسرے ممبر فرما رہے ہیں کہ کام ہی نہیں ہوا۔ میں گزارش یہی کر رہا ہوں کہ اس پر کام ہوا ہے اور باقی بھی ہو رہا ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کو پایہ تکمیل تک پہنچائیں گے۔

جناب چیئرمین: انشاء اللہ۔

چودھری اختر علی: جناب چیئرمین! وزیر قانون کوئی ٹائم فریم دے دیں۔

جناب محمد ایوب خان: جناب چیئرمین! اس قرارداد کو آپ pending فرمائیں۔

جناب چیئرمین: چلیں، اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، سید حسن مرتضیٰ! آپ بات کر لیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! شکریہ۔ ابھی جناب محمد صفدر شاکر بھی بات کر رہے تھے تو میں اسی بات کو آگے بڑھاتا ہوں۔ شوگر کین کا کرشنگ سیزن mid میں پہنچا ہوا ہے جبکہ شوگر ملوں نے غیر اعلانیہ خریداری بند کر دی ہے۔

(اذانِ عشاء)

جناب چیئرمین: جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! میں شوگر ملوں کے حوالے سے عرض کر رہا تھا کہ انہوں نے غیر اعلانیہ بندش کر دی ہے۔ آپ بھی کاشتکار ہیں اس لئے ذرا توجہ سے سُن لیں۔ اجازت ہووے تے میں پنجابی اچ عرض کراں گا۔

جناب چیئرمین: جی، یہ کام کی بات ہے اس لئے آپ جس مرضی زبان میں بات کریں۔

شوگر ملیں بند ہونے سے کاشتکاروں کو پریشانی کا سامنا

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! جناب محمد صفدر شاکر نے ایوان اچ کھلو کے گزارش کی کہ شوگر ملاں بند کر دیاں گئیاں نیں تے میں ایہہ تھلے ویکھ ریاں ساں پرتساں وی کوئی دلچسپی نیں لئی تے کہہ دتا کہ چلا دینا تے کر دینا۔ ایس تزاں ایہہ معاملات خراب ہو جانداں نیں۔ ایس ہاؤس اچ بیٹھے ہوئے اسی فیصد لوگ چاہے حکومتی تے چاہے اپوزیشن دے نیں اوہناں داروزگار زراعت نال

ای منسلک ہے۔ اسیں بد بخت لوگ آں کہ ساڈی کوئی آواز نہیں ہے۔ اسیں آکھ رے آں کہ ملاں بند نہیں تے ساڈے ڈپٹی کمشنر کہندے نیں کہ ملاں چل ریاں نیں۔ تسیں جاکے پتاتے کرو کہ ساڈی خریداری تے کٹائی بند ہو گئی ہے۔ کاشتکار دا کوئی پرسان حال نہیں ہے تے اوہ ذلیل ہو ریا ہے۔ کل اک روپیہ چھپن پیسے بجلی مہنگی ہو گئی ہے تے آج انشاء اللہ تعالیٰ اڑھائی روپے پٹرول تے ڈیزل مہنگا ہو جانا ہے۔ تسیں سانوں کتھے لے جاکے کھلارن لگے جے۔ چار چار سو روپے کلو ٹماٹر لہج رے نیں، مرچاں تن سو دیاں لہج ریاں نیں، ساڈا گناؤک نہیں ریا، گورنمنٹ گنے داریٹ دو سو روپیہ کر دی ہے تے سانوں اک سو نوے روپیہ لہجدا ہے۔ اسیں گورنمنٹ نوں ایہہ آکے آکھ دے آں تے ساڈی کوئی سُن دانیں۔ اسیں کین کمشنر نوں آکھ دے آں کہ ساڈا شوگر سیس دا پیسا ہے تے اوہ اکوئی تک نہیں کہ پنجاب ایچ اوہ آوے تے اپنا جگار کھ کے واپس بھیجے تے او تھے جاکے کمشنر بھیک ایچ سڑکاں دیوے کہ اے فلاں حکومتی ایم پی اے نوں دے دیوے تے فلاں نوں نہ دیوے۔ گٹا میں کاشت کرنا آں تے سکیمیں حکومتی بچاں نوں دے رے نیں۔ سانوں اوہدے تے وی کوئی اعتراض نہیں بلکہ اسیں کہنے آں کہ دیو کیوں جے میرے ضلع ایچ ای سڑکاں بننیاں نیں ایس لئی ایہدے تے کوئی serious action لیتا جاوے۔ مینوں یقین ہے کہ آج تسیں سیشن وی ختم کر دینا ہے پَر ختم ہون توں پہلاں پہلاں تسیں کوئی رولنگ دیو تا کہ ابھوں زبردست message جاوے۔ تسیں ویکھو کہ بزنس مین نوں accommodate کرن لئی گورنمنٹ نے NRO دے دتا ہے، اوہناں واسطے صدارتی آرڈیننس جاری کر دتا گیا ہے تے اوہناں نوں نیب اچوں فارغ کر دتا گیا ہے کہ لٹو تے مارو۔ وزیر اعظم پاکستان کھلو کے آکھ ریا ہے کہ "میرے دوست بھی یہاں بیٹھے ہیں جو بڑے پریشان تھے اور نیب زدہ تھے اس لئے میں اُن کو NRO دے رہا ہوں۔"

جناب چیئرمین: جی، آپ اپنی بات wind up کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! میری عرض تے سُن لو۔ آج کاشتکار دی روزی دامسلہ ہے پَر تسیں اگر کاشتکار نوں اوہد حق نہ دیو تے ایہہ دوہرا نظام ایس ملک ایچ نہیں چلنا۔ مینوں لہور دیاں سڑکاں نال کوئی سروکار نہیں لیکن مینوں اوس ویلے تکلیف ہوندی ہے جدوں لہور دیاں سڑکاں اچوں میرے پسینے دی خوشبو آرتی ہوندی ہے۔ میرے دیہاتاں دی کمائی جدوں ابھتے لگ رتی

ہوندی اے تے مینوں اودوں تکلیف ہوندی اے۔ تسیں وی جنوبی پنجاب توں belong کر دے او، حکومت اِچ اوتے مینوں آج دسو کہ جنوبی پنجاب تے لہور اِچ کوئی فرق نہیں اے؟ ساڈا لیڈر آف دی ہاؤس میراوی وزیر اعلیٰ اے تے مینوں وی اوہدے تے فخر اے چاہے جیو جیادوی اے پُر اوہ ہاؤس اِچ آوے تے ایہتھے آکے دے کہ پنجاب دے کاشتکار نال کٹا ظلم ہو ریا اے۔ ایس ہاؤس وچوں اک ای آواز جانی چاہی دی اے کہ پنجاب حکومت تے پنجاب دی اپوزیشن کاشتکار نال کھلوتی ہوئی اے۔ ساڈی اکانومی زراعت دے اتے base کردی اے پُر اسیں زراعت نوں بالکل ای لاوارث چھڈ دتا اے تے اوہد کوئی پرسان حال نہیں اے۔ میں تہاڈے توں توقع کرنا آں کہ تسیں کوئی بہتر روئنگ دیو گے تے حکومت نوں کوئی حکم دیو گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیور علی لالی): جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: جی، فرمائیں!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیور علی لالی): جناب چیئر مین! ابھی سید حسن مرتضیٰ بات کر رہے تھے، چونکہ میں بھی اسی ضلع سے ہوں تو سوچا ان کی معلومات میں اضافہ کر دوں۔ میرے اپنے حلقہ لالیاں میں شوگر ملیں بند ہونے پر احتجاج ہوا ہے۔ جناب چیئر مین! میں غالباً جمعرات کو ہاؤس میں اس کی نشاندہی کر چکا تھا کہ اس طرح کا step شوگر مل مافیا لینے لگا ہے تب وزیر قانون بھی بیٹھے تھے۔

جناب چیئر مین! میں سید حسن مرتضیٰ کی راہنمائی کے لئے یہ بتا دوں کہ میری ابھی ڈی سی چنیوٹ سے بات ہوئی ہے تو انہوں نے سفینہ شوگر مل کے خلاف دو FIRs lodge کی ہیں کیونکہ انہوں نے بلاوجہ مل بند کی ہے اور اس مل کے جی ایم کو گرفتار کرنے کے لئے ڈی پی او سے بھی بات ہو گئی ہے۔ یہ حکومت فی الفور ایکشن لیتی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ جیتی رہے گی۔

جناب چیئر مین! دوسری بات یہ کہ ہمارا ملک agriculture based ہے جس کی economy agriculture پر چلتی ہے جس کے لئے۔۔۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! جناب تیور علی لالی اتنی صفائیاں نہ پیش کریں۔۔۔
 جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ! جب آپ بات کر رہے تھے تو کسی نے آپ کو disturb نہیں کیا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (جناب محمد ندیم قریشی): جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (جناب محمد ندیم قریشی): جناب چیئرمین! شکریہ۔
 آج 31- دسمبر 2019 ہے جو کہ سال کا آخری دن ہے۔

جناب چیئرمین! میں اس دن آپ کے توسط سے وزیر اعلیٰ جناب عثمان احمد خان بزدار اور اپنے وزیر قانون جناب محمد بشارت راجا کو پورے ہاؤس کی طرف سے پنجاب اسمبلی کی پارلیمانی تاریخ میں سب سے زیادہ قانون سازی کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)
 جناب چیئرمین! جب مورخ لکھے گا تو پنجاب کی تاریخ کے سب سے سادہ مزاج، منکسر المزاج اور انسان دوست وزیر اعلیٰ کے ناموں میں جناب عثمان احمد خان بزدار کا نام سرفہرست ہو گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! میں آپ کی اجازت سے ایک بڑی اہم بات عرض کرنا چاہتا ہوں۔ میرا تعلق شہر ملتان سے ہے جو کہ جنوبی پنجاب کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ پچھلے دنوں پاکستان پیپلز پارٹی کے میرے فاضل دوست سید علی حیدر گیلانی نے یہاں ایک تحریک التوائے کارپیش کی جو جنوبی پنجاب کے پرنٹ میڈیا کی زینت بنی جس میں انہوں نے ایک واقعہ کا ذکر کیا کہ شاید وہاں حکومت کسی شخص کو political victimization کا نشانہ بنا رہی ہے۔

جناب چیئرمین! میں آپ کی اجازت سے پورے ہاؤس کو وہ داستان الم سناتا چاہتا ہوں۔ ابھی سید حسن مرتضیٰ گفتگو فرما رہے تھے۔ ملتان میں پچھلے دس سالوں میں 72 کے قریب سائیکل سٹینڈ کی آڑ میں مافیاز بنائے گئے۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار

کی طرف سے "No, No" اور "جھوٹ بول رہے ہیں"، کی آوازیں)

جناب چیئرمین! میں آج ان دوستوں کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس ایوان میں جو گفتگو کرتے ہیں وہ سچ سے کتنی دور ہوتی ہے۔ یہی ان کا رویہ ہے کہ وہ حق بات نہیں سنتے اور یہ ہمیشہ جھوٹ بولتے ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: پارلیمانی سپیکر ٹری! بہت شکریہ۔ جی، وزیر قانون!

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! [*****] جو پورا سال ہاؤس میں نظر نہیں آئے۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک کے الفاظ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ابھی سید حسن مرتضیٰ نے جن خیالات کا اظہار کیا تو بنیادی طور پر انہوں نے کاشتکاروں کے حوالے سے بات کی۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ اس معزز ایوان میں کوئی بھی ممبر ایسا نہیں جو کاشتکاروں کے مفاد کے خلاف کوئی بات کرتا ہو۔

جناب چیئرمین! میں آپ کی اس بات سے بھی اتفاق کرتا ہوں کہ اس معزز ایوان میں بیٹھے ہوئے ممبران کی اکثریت زراعت کے شعبہ سے تعلق رکھتی ہے اور ان کا ذریعہ معاش زراعت کے ساتھ وابستہ ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ سید حسن مرتضیٰ نے اس بات کی نشاندہی کی کہ شوگر ملیں اس وقت بند ہیں اور حکومت کی پالیسی کے مطابق ان ملوں کو چلنا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں سید حسن مرتضیٰ کی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے یہ کہوں گا کہ انہوں نے most probably کافی شور ہو رہا تھا تو انہوں نے مدینہ شوگر ملز کی بات کی ہے جو کہ ان کے حلقے سے ہے کہ وہ بند ہے۔۔۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! مدینہ شوگر ملز کے ساتھ ساتھ رمضان شوگر ملز اور سفینہ شوگر ملز بھی بند ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! تینوں ملیں بند ہیں۔ ابھی یہاں سے فارغ ہو کر اگر سید حسن مرتضیٰ تشریف لے آئیں تو آپ کی موجودگی میں متعلقہ ڈپٹی کمشنر صاحبان جو ہیں۔۔۔

جناب محمد ارشد ملک: وزیر قانون! باقی شہروں کی ملیں بھی بند ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! جناب محمد ارشد ملک! پہلے میری بات تو سن لیں ناں۔ جو الفاظ آپ استعمال کر رہے تھے میں وہ دہرانا نہیں چاہتا لیکن میں اس کی مذمت ضرور کرتا ہوں۔ آپ پڑھے لکھے آدمی ہیں اور کم از کم اس معزز ایوان میں بات کرنے کا ایک طریق کار ہوتا ہے۔ آپ وزیر اعلیٰ کے خلاف جو زبان استعمال کر رہے تھے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ پورا معزز ایوان آپ کے ان الفاظ کی مذمت کرتا ہے۔ (شیم شیم)

جناب چیئرمین: وزیر قانون! میں نے ان الفاظ کو حذف کر دیا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے)

"جھوٹ، جھوٹ" اور "وزیر اعلیٰ پورا سال نظر نہیں آئے" کی آوازیں

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! یہ سچ ہے کہ وزیر اعلیٰ پورا سال ایوان میں نظر نہیں آئے میں اپنے اس بیان پر کھڑا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! جناب محمد ارشد ملک! کوئی جھوٹ نہیں بول رہا بلکہ جھوٹ آپ بول رہے ہیں۔ (شور و غل)

جناب چیئرمین! میں یہ گزارش کرنا چاہتا تھا کہ جناب عثمان احمد خان بزدار ایک واحد وزیر اعلیٰ ہیں جو پورے پنجاب کے مفاد کو آگے لے کر چل رہے ہیں۔ پچھلے دس سالوں میں انہوں نے چوربازاری مچا رکھی تھی تو آج یہ کس منہ سے یہاں پر بات کرتے ہیں۔ (شور و غل)

جناب چیئرمین! آج کے جو وزیر اعلیٰ ہیں وہ اس صوبہ کے مفاد کے لئے کام کر رہے ہیں اور یہی ان کے پیٹ میں در دہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے)

"یہ چور ہیں" اور "ڈاکو ہیں" کی آوازیں

جناب چیئرمین! چور وہ ہیں جن کو عدالتیں مستند چور قرار دے رہی ہیں۔ عدالتوں نے آپ کو چور قرار دیا ہے۔ آپ کے وزیر اعلیٰ چور ہیں، آپ کے وزیر اعلیٰ کے بیٹے چور ہیں اور آپ کے وزیر اعلیٰ کے بھائی چور ہیں۔ (شور و غل)

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! آپ نے غلط بات کی ہے۔ Happy new year to all۔ the Parliamentarians, Assembly staff and the press اور پریس گیلری میں بیٹھے ہوئے ہمارے ایک نئے دولہا گوہر علی جو کہ بہت محنتی ہیں، ان کو بھی مبارک ہو۔

And the House is adjourned sine die. Thank you very much.

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(54)/2019/2184. Dated: 6th January 2020. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

"In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, **Mohammad Sarwar**, Governor of the Punjab, hereby prorogue Provincial Assembly of the Punjab on **31st December 2019 (Tuesday)** after the conclusion of the sitting of the Assembly on that day.

Dated: 31st December 2019

**MOHAMMAD SARWAR
GOVERNOR OF THE PUNJAB"**

INDEX

	PAGE NO.
A	
AADIL BAKHSH CHATTHA, CH.	
question REGARDING-	
-Number of cases registered under sections 380 and 451 PPC in Police Station Cantt. Gujranwala (<i>Question No. 2525*</i>)	673
ABIDA BIBI, MS.	
Fateha khwani (CONDOLENCE)-	759
-On sad demise of brother of Mr. Muhammad Latasub Satti, MPA	
question REGARDING-	676
-Cases of hateful speech registered in Sargodha division in last three years (<i>Question No. 2638*</i>)	
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-	
-Attack on Punjab Institute of Cardiology by Advocates	545
-Closure of Lahore Transport Bus Service	561
-Conspiracy for making federal policy for getting substandard food products passed	611
-Death of a child due to expired injection	560
-Demand for grant of aid to deserved and needy persons from Bait-ul-Maal and Zakat and Ushr	569
-Demand for reconstruction of bridge over canal passing through Zafar Chowk Samundari	736
-Demand for upgradation of Government Girls Middle School Chak No. 56/5-L to high school	562
-Demand to make marriage bureaus and dowery under the ambit of law	565
-Demand for redressing the problems of children and legislation for it	610
-Demand to select legal advisors in Government Departments with approval of Law Department	572
-Dilapidation of roads from Sumandri to Kamalia and Mamon Kanjan	609
-Exploitation of farmers by sugar mill owners by closing of sugar crushing season	568
-Fraud of millions of rupees in Lahore Garden Housing Scheme with the convince of LDA	475
-Increase in traffic accidents due to pressure of traffic on GT Road from Lahore to Gujranwala	477
-Non availability of vaccine of rabies in RHC Zafarwal	558
-Political victimization of candidate of MPA by Government in Multan	479
-Start of illegal projects under cover of housing in Rawalpindi	478

	PAGE
NO.	
-Suspect about increase in pollution due to establishment of two palnts of exploration of Potassium in Chakwal	613
-Suspicion about falling the bridge over drain passing through Mamon Kanjan city	474
AGENDA FOR THE SESSIONS HELD ON-	
-24 th December, 2019	395
-26 th December, 2019	495
-27 th December, 2019	579
-30 th December, 2019	625
-31 st December, 2019	751
AKHTAR ALI, CHAUDRY	
questions REGARDING-	
-Financial aid granted to families of industrial workers in case of death (<i>Question No. 1456*</i>)	437
-Funds received from Sayyed Engineers Limited Bhai Pheru and Gujranwala in head of welfare of workers by Labour Department (<i>Question No. 3188*</i>)	453
-Insufficient maintenance of building of Police Station Baghbanpura, Lahore (<i>Question No. 2873*</i>)	693
Resolution REGARDING-	796
-Demand for legislation to pay Group Insurance with profit to government servants on completion of their service	618
zero hour notice REGARDING-	
-Breakdown of Laser machine in cancer ward of Mayo Hospital Lahore	
AKHTAR ALI KHAN, MR.	
point of order REGARDING-	
-Demand for provision of security to MPA due to life threats from murderers of Ex MPA Shamshad Ahmed Khan	731
ALI HAIDER GILANI, SYED	
ADJOURNMENT MOTION regarding-	
-Political victimization of candidate of MPA by Government in Multan	479
AMMAR YASIR, MR. (<i>Minister for Mines & Minerals</i>)	
MOTION for-	
-Suspension of rules for presentation of a resolution	789
Resolution REGARDING-	
-Demand for starting central screening system for filtration of blasphemous material	790
ANEEZA FATIMA, MS.	
questions REGARDING-	
-Continuity of "Kata Paal Scheme" and other projects of predecessor	540

	PAGE
NO.	
Government (<i>Question No. 821</i>)	
-Speed limit on Ferozpur road, Jail road and mall road Lahore (<i>Question No. 1502*</i>)	664
-Vacant posts in Special Education Department Sahiwal (<i>Question No. 1189*</i>)	770
-Vacant posts of District Zakat officers in the province (<i>Question No. 699</i>)	605
ANSAR MAJEED KHAN NIAZI, MR. (<i>Minister for Labour & Human Resource</i>)	
Answers to the questions REGARDING-	440
-Control over Child Labour in fruit markets in Lahore (<i>Question No. 1597*</i>)	449
-Details about establishment of new Labour Colony during August 2018 to August 2019 (<i>Question No. 2964*</i>)	443
-Details about New Born Child Care Centre in Peoples Colony Faisalabad (<i>Question No. 1897*</i>)	439
-Financial aid granted to families of industrial workers in case of death (<i>Question No. 1456*</i>)	450
-Fixation of rate of bricks out of Lahore city (<i>Question No. 3153*</i>)	459
-Free medical treatment of industrial workers in Social Security Hospitals (<i>Question No. 784</i>)	
-Funds received from Sayyed Engineers Limited Bhai Pheru and Gujranwala in head of welfare of workers by Labour Department (<i>Question No. 3188*</i>)	453
-Hospitals and dispensaries of Labour Department in district Gujranwala (<i>Question No. 1182*</i>)	435
-Hospitals and dispensaries of Labour Department in district Toba Tek Singh (<i>Question No. 1774*</i>)	442
-Hospitals and dispensaries of Labour Department in Sahiwal (<i>Question No. 580</i>)	456
-Payment of pension or monthly allowance to industrial workers after service (<i>Question No. 2626*</i>)	448
-Posting of doctors in Social Security Hospital, Sialkot (<i>Question No. 2260*</i>)	447
-Registration and inspection of Petrol Pumps and CNG stations in PP-72 Sargodha (<i>Question No. 2073*</i>)	445
-Registration of unemployed persons in the province (<i>Question No. 579</i>)	455
-Schools and hospitals of Labour Department in district Kasur (<i>Question No. 1552*</i>)	438
-Schools, offices, hospitals and dispensaries of Labour Department in district Rajanpur (<i>Question No. 3172*</i>)	451
-Twelve hour duty time of employees of Security Companies (<i>Question No. 661</i>)	458
ASHRAF ALI, CHOUDHARY	
questions REGARDING-	
-Details about installation of CCTV cameras in district Lahore (<i>Question No. 1855*</i>)	646
	530

	PAGE
NO.	
-Details about ostrich farming schemes (<i>Question No. 1607*</i>)	
-Establishment of Child Protection and Welfare Bureau at district level (<i>Question No. 1391*</i>)	634
-Establishment of Provincial Zakat Council and details about zakat funds (<i>Question No. 1448*</i>)	594
-Hospitals and dispensaries of Labour Department in district Gujranwala (<i>Question No 1182*</i>)	435
-Provision of funds to district Zakat & Ushr Committee in Gujranwala division (<i>Question No. 518</i>)	601
-Regularization of employees of Punjab Emergency Service (<i>Question No. 1660*</i>)	665
-Salaries of staff of Zakat Department (<i>Question No. 1392*</i>)	591
-Vehicles for transportation of prisoners in the province (<i>Question No. 31</i>)	696
-Veterinary hospitals, dispensaries and laboratories in Gujranwala (<i>Question No. 1966*</i>)	531
ASIA AMJAD, MS.	
report (<i>LAID IN THE HOUSE</i>) REGARDING-	417
-The University of North Punjab, Chakwal Bill 2019 (Bill No. 40 of 2019)	
AYSHA IQBAL, MS.	
questions REGARDING-	505
-Efficiency of prevention of cruelty to animals department (<i>Question No. 1713*</i>)	
-Number of Labour Inspectors and punishment to violators of Labour Act (<i>Question No. 1714*</i>)	412
-Steps taken by Government for protection of children from child abuse (<i>Question No. 2788*</i>)	690
-Twelve hour duty time of employees of Security Companies (<i>Question No. 661</i>)	457
AZMA ZAHID BOKHARI, MRS.	
question REGARDING-	512
-Shifting of Gawala Colony Harbanspura Lahore (<i>Question No. 1625*</i>)	
B	
BILL-	
-The University of North Punjab, Chakwal Bill 2019 (<i>Considered and passed by the House</i>)	737-748

	PAGE NO.
C	
Call attention Notices REGARDING-	543
-Death of 45 year old citizen in Sunadr (Lahore)	727
-Escape of murderer of wife from custody of Police in Khushab	725
-Injury to shopkeeper by firing of robbers in Shadbagh Lahore	543
-Robbery and murder of shopkeeper in Nawab Toan, Lahore	
CHIEF MINISTER OF PUNJAB	
-SEE UNDER USMAN AHMED KHAN BUZDAR, MR.	
D	
DISCUSSION On-	
-Annual report of Punjab Public Service Commission for the year 2017	614
F	
FARAH AZMI, SYEDA	
question REGARDING-	
-Posting of doctors in Social Security Hospital, Sialkot (Question No. 2260*)	446
Fateha khwani (CONDOLENCE)-	759
-On sad demise of brother of Mr. Muhammad Latasub Satti, MPA	
G	
GULNAZ SHAHZADI, MRS.	
ADJOURNMENT MOTION regarding-	
-Demand for grant of aid to deserved and needy persons from Bait-ul-Maal and Zakat and Ushr	569
H	
HASHIM JAWAN BAKHT, MAKHDOOM (Minister for Finance)	
point of order REGARDING-	
-Demand for control over increasing problems of environmental pollution in big cities	463
HASSAN MURTAZA, SYED	
point of order REGARDING-	799

	PAGE NO.
-Anxiety amongst sugarcane farmers due to closure of sugar mills	
QUESTIONS regarding-	
-Enforcement of E-Challan system without amendment in Law of Punjab Safe City Authority (<i>Question No. 2490*</i>)	671
-Number of challans by Punjab Safe City Authority in 2018-19 (<i>Question No. 2491*</i>)	672
HINA PERVAIZ BUTT, MS.	
ADJOURNMENT MOTION regarding-	
-Non availability of vaccine of rabies in RHC Zafarwal	558
Call attention Notice REGARDING-	543
-ROBBERY AND MURDER OF SHOPKEEPER IN NAWAB TOAN, LAHORE	717
	685
questions REGARDING-	674
-Arrest of accused persons involved in acid throwing (<i>Question No. 718</i>)	
-Details about orders issued by Chairperson of Child Protection and Welfare Bureau (<i>Question No. 2699*</i>)	
-Installation of CCTV Cameras in the province under Punjab Safe City Project (<i>Question No. 2571*</i>)	
HOME DEPARTMENT-	
QUESTIONS regarding-	
-Action against culprits under Safe City Project (<i>Question No. 803</i>)	722
-Allocated budget of Police Department in district Faisalabad (<i>Question No. 2435*</i>)	669
-Arrest of accused persons involved in acid throwing (<i>Question No. 718</i>)	717
-Cases of hateful speech registered in Sargodha division in last three years (<i>Question No. 2638*</i>)	676
-Cases of motorcycle snatching registered in Police Station Chung Lahore in February, 2016 (<i>Question No. 736</i>)	720
-Cases registered under National Action Plan in Multan division during last four years (<i>Question No. 716</i>)	716
-Cases registered under National Action Plan in Sahiwal division (<i>Question No. 698</i>)	710
-Completion of building of Rescue 1122 in Fateh Jhang, district Attock (<i>Question No. 627</i>)	700
-Details about ban on kite flying (<i>Question No. 1509*</i>)	637
-Details about buildings of Police Stations in Lahore (<i>Question No. 2096*</i>)	659
-Details about buildings of Rescue 1122 in Bhalwal, Sargodha (<i>Question No. 2734*</i>)	687
-Details about installation of CCTV cameras in district Lahore (<i>Question No. 1855*</i>)	646
-Details about orders issued by Chairperson of Child Protection and Welfare Bureau (<i>Question No. 2699*</i>)	685

	PAGE
	NO.
-Enforcement of E-Challan system without amendment in Law of Punjab Safe City Authority (<i>Question No. 2490*</i>)	671
-Establishment of Child Protection and Welfare Bureau at district level (<i>Question No. 1391*</i>)	634
-Establishment of women desk in each Police Station (<i>Question No. 2095*</i>)	655
-Incidents of Child abuse in Lahore (<i>Question No. 1906*</i>)	649
-Incidents of robbery in area of Police Station Muradpur Sialkot (<i>Question No. 1610*</i>)	641
-Informations provided to Police under Punjab Information of Temporary Residents Act 2015 (<i>Question No. 722</i>)	719
-Installation of automatic Biometric system in Punjab Forensic Science Agency (<i>Question No. 2842*</i>)	690
-Installation of CCTV Cameras in the province under Punjab Safe City Project (<i>Question No. 2571*</i>)	674
-Insufficient maintenance of building of Police Station Baghbanpura, Lahore (<i>Question No. 2873*</i>)	693
-Number of cases registered under National Action Plan in Gujranwala division (<i>Question No. 2649*</i>)	681
-Number of cases registered under sections 380 and 451 PPC in Police Station Cantt. Gujranwala (<i>Question No. 2525*</i>)	673
-Number of challans by Punjab Safe City Authority in 2018-19 (<i>Question No. 2491*</i>)	672
-Number of employees of Dolphin Squad in Lahore and budget allocated for maintenance of their Motorcycles (<i>Question No. 638</i>)	702
-Number of motor vehicles, ambulances and employees with Rescue 1122 (<i>Question No. 715</i>)	714
-Number of offices and employees of Dolphin Squad in district Lahore (<i>Question No. 703</i>)	711
-Number of Police Complaint Cells in Lahore and In charges thereof (<i>Question No. 624</i>)	698
-Number of Police Inspectors recruited through PPSC and their procedure of promotion (<i>Question No. 2434*</i>)	668
-Number of Police Stations in tehsil Jampur district Rajanpur and employees therein (<i>Question No. 2771*</i>)	688
-Number of Police Stations in tehsil Sadiqabad and employees and registration of case therein (<i>Question No. 690</i>)	706
-Number of Police Stations, and employees posted therein district Sheikhpura (<i>Question No. 1160*</i>)	629
-Procedure of issuance of driving licence in Vehari (<i>Question No. 2235*</i>)	666
-Recruitment in Rescue 1122 in district Rahim Yar Khan (<i>Question No. 2610*</i>)	676
-Recruitment of stenographers in office of Patrolling Police (<i>Question No. 645</i>)	703
-Registration of case of crimes in Police Stations of tehsil Jampur, district Rajanpur since January 2018 (<i>Question No. 684</i>)	705
-Registration of cases in Bahawalpur division under National	

	PAGE
	NO.
Action Plan (<i>Question No. 617</i>)	697
-Registration of cases in Police Stations of PP-266 Rahim Yar Khan (<i>Question No. 770</i>)	721
-Registration of Imams and Ulama under National Action Plan in Sargodha division (<i>Question No. 2659*</i>)	685
-Registration of masjids , madrassas and Ulma-e-Karam under National Action Plan in Sahiwal division (<i>Question No. 2476*</i>)	670
-Registration of religious scholars as Imam in Lahore under National Action Plan (<i>Question No. 721</i>)	718
-Regularization of employees of Punjab Emergency Service (<i>Question No. 1660*</i>)	665
-Registration of Ulama, Masjids and Imam under National Action Plan (<i>Question No. 2640*</i>)	677
-Speed limit on Ferozpur road, Jail road and mall road Lahore (<i>Question No. 1502*</i>)	664
-Steps taken by Government for protection of children from child abuse (<i>Question No. 2788*</i>)	706
-Steps taken for control over hateful speeches in Gujranwala division (<i>Question No. 2648*</i>)	678
-Steps taken for control over hateful speeches under National Action Plan in Sargodha (<i>Question No. 2658*</i>)	684
-Steps taken for eradication of hateful speeches and cases registered in this regard during last three years (<i>Question No. 697</i>)	708
-Vacant posts in Border Military Police in districts Dera Ghazi Khan and Rajanpur (<i>Question No. 2945*</i>)	694
-Vehicles for transportation of prisoners in the province (<i>Question No. 31</i>)	696
HUSNAIN BAHADAR, SARDAR (<i>Minister for Livestock & Dairy Development</i>)	
Answers to the questions REGARDING-	538
-Activation of Halal Meat Agency (<i>Question No. 3202*</i>)	540
-Allocated funds for projects for farmers in 2019-20 (<i>Question No. 799</i>)	510
-Budget of University of Veterinary and Animal Sciences from 2008 to 2018 (<i>Question No. 1029*</i>)	535
-Categorization of breeding of heads of cattle (<i>Question No. 2886*</i>)	541
-Continuity of "Kata Paal Scheme" and other projects of predecessor Government (<i>Question No. 821</i>)	507
-Control over diseases of animals (<i>Question No. 1028*</i>)	502
-Details about Bahadur Nagar Farm Okara (<i>Question No. 1558*</i>)	500
-Details about dairy farm Noor Sir Balouchan Yazman (<i>Question No. 965*</i>)	514
-Details about funds for starting of healthy calf project (<i>Question No. 2010*</i>)	530
-Details about ostrich farming schemes (<i>Question No. 1607*</i>)	524
-Details about per day demand of milk in Lahore (<i>Question No. 2631*</i>)	506
-Efficiency of prevention of cruelty to animals department	

	PAGE
	NO.
(<i>Question No. 1713*</i>)	533
-Establishment of Veterinary University in Bahawalpur (<i>Question No. 2025*</i>)	534
-Implementation and violation of Punjab Livestock Breeding Act 2014 (<i>Question No. 2377*</i>)	534
-Implementation of the Punjab Livestock (Registration and Control) Ordinance 1979 (<i>Question No. 2376</i>)	519
-Issuance of development funds and under completion projects of Livestock and Dairy Development Department (<i>Question No. 2011*</i>)	539
-Number and area of livestock farms in district Jhang (<i>Question No. 3204*</i>)	538
-Provision of funds to veterinary hospitals of Okara in 2018-19 (<i>Question No. 3080*</i>)	527
-Running projects of public interests by Dairy Development Board (<i>Question No. 2757*</i>)	537
-Shifting of cattle farm from Gujranwala to Hafizabad (<i>Question No. 3074*</i>)	513
-Shifting of Gawala Colony Harbanspura Lahore (<i>Question No. 1625*</i>)	542
-Veterinary hospitals and dispensaries in district Jhang (<i>Question No. 874</i>)	531
-Veterinary hospitals, dispensaries and laboratories in Gujranwala (<i>Question No. 1966*</i>)	

I

IFTIKHAR AHMED KHAN, MR.

question REGARDING-

-Completion of building of Rescue 1122 in Fateh Jhang, district Attock (<i>Question No. 627</i>)	700

IFTIKHAR HUSSAIN CHHACHHAR, CH.**ADJOURNMENT MOTION regarding-**

-Fraud of millions of rupees in Lahore Garden Housing Scheme with the convince of LDA	475

questions REGARDING-

-Details about Bahadur Nagar Farm Okara (<i>Question No. 1558*</i>)	502
-Details about dairy farm Noor Sir Balouchan Yazman (<i>Question No. 965*</i>)	499
-Provision of funds to veterinary hospitals of Okara in 2018-19 (<i>Question No. 3080*</i>)	537
	492

Resolution REGARDING-

-Demand for establishment of Cardiology Centres at district level	

J

JALIL AHMED, MIAN

	PAGE
	NO.
question REGARDING-	629
-Number of Police Stations, and employees posted therein district Sheikhpura (<i>Question No. 1160*</i>)	
K	
KANWAL PERVAIZ CH, MS.	
point of order REGARDING-	556
-Demand for increasing pay of polio workers	
questions REGARDING-	440
-Control over Child Labour in fruit markets in Lahore (<i>Question No. 1597*</i>)	659
-Details about buildings of Police Stations in Lahore (<i>Question No. 2096*</i>)	655
-Establishment of women desk in each Police Station (<i>Question No. 2095*</i>)	703
-Recruitment of stenographers in office of Patrolling Police (<i>Question No. 645</i>)	
KHADIJA UMER, MS.	
ADJOURNMENT MOTION regarding-	
-Demand for upgradation of Government Girls Middle School Chak No. 56/5-L to high school	562
question REGARDING-	
-Senior officers working under junior officers in Special Education Department in Bahawalpur division (<i>Question No. 1103*</i>)	767
KHALID MEHMOOD, MR.	
question REGARDING-	666
-Procedure of issuance of driving licence in Vehari (<i>Question No. 2235*</i>)	
KHALID MEHMOOD BABAR, MALIK	
question REGARDING-	532
-Establishment of Veterinary University in Bahawalpur (<i>Question No. 2025*</i>)	
KHALIDA MANSOOR, MS.	
questions REGARDING-	
-Number of motor vehicles, ambulances and employees with Rescue 1122 (<i>Question No. 715</i>)	714
-Number of offices and employees of Dolphin Squad in district Lahore (<i>Question No. 703</i>)	711

PAGE

NO.

L

LABOUR & HUMAN RESOURCE DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Aid package provided to industrial workers in case of accidents (<i>Question No. 1850*</i>)	415
-Control over Child Labour in fruit markets in Lahore (<i>Question No. 1597*</i>)	440
-Details about establishment of new Labour Colony during August 2018 to August 2019 (<i>Question No. 2964*</i>)	449
-Details about New Born Child Care Centre in Peoples Colony Faisalabad (<i>Question No. 1897*</i>)	443
-Facilities available in hospitals of Labour Department in Lahore (<i>Question No. 1870*</i>)	431
-Financial aid granted to families of industrial workers in case of death (<i>Question No. 1456*</i>)	437
-Fixation of rate of bricks out of Lahore city (<i>Question No. 3153*</i>)	450
-Free medical treatment of industrial workers in Social Security Hospitals (<i>Question No. 784</i>)	459
-Funds received from Sayyed Engineers Limited Bhai Pheru and Gujranwala in head of welfare of workers by Labour Department (<i>Question No. 3188*</i>)	453
-Hospitals and dispensaries of Labour Department in district Gujranwala (<i>Question No 1182*</i>)	435
-Hospitals and dispensaries of Labour Department in district Toba Tek Singh (<i>Question No. 1774*</i>)	441
-Hospitals and dispensaries of Labour Department in Lahore (<i>Question No. 1868*</i>)	424
-Hospitals and dispensaries of Labour Department in Sahiwal (<i>Question No. 580</i>)	455
-Implementation of Labour Laws in tehsil Sadiqabad (<i>Question No. 1575*</i>)	410
-Number of Labour Inspectors and punishment to violators of Labour Act (<i>Question No. 1714*</i>)	412
-Payment of pension or monthly allowance to industrial workers after service (<i>Question No. 2626*</i>)	448
-Posting of doctors in Social Security Hospital, Sialkot (<i>Question No. 2260*</i>)	446
-Posting of Judges and staff in Labour Courts in Sahiwal (<i>Question No. 1428*</i>)	401
-Registration and inspection of Petrol Pumps and CNG stations in PP-72 Sargodha (<i>Question No. 2073*</i>)	444
-Registration of unemployed persons in the province (<i>Question No. 579</i>)	455

	PAGE
	NO.
-Schools and hospitals of Labour Department in district Kasur (<i>Question No. 1552*</i>)	438
-Schools, offices, hospitals and dispensaries of Labour Department in district Rajanpur (<i>Question No. 3172*</i>)	451
-Twelve hour duty time of employees of Security Companies (<i>Question No. 661</i>)	457
LIVESTOCK & DAIRY DEVELOPMENT DEPARTMENT-	
questions REGARDING-	538
-Activation of Halal Meat Agency (<i>Question No. 3202*</i>)	540
-Allocated funds for projects for farmers in 2019-20 (<i>Question No. 799</i>)	510
-Budget of University of Veterinary and Animal Sciences from 2008 to 2018 (<i>Question No. 1029*</i>)	535
-Categorization of breeding of heads of cattle (<i>Question No. 2886*</i>)	540
-Continuity of "Kata Paal Scheme" and other projects of predecessor Government (<i>Question No. 821</i>)	507
-Control over diseases of animals (<i>Question No. 1028*</i>)	502
-Details about Bahadur Nagar Farm Okara (<i>Question No. 1558*</i>)	499
-Details about dairy farm Noor Sir Balouchan Yazman (<i>Question No. 965*</i>)	514
-Details about funds for starting of healthy calf project (<i>Question No. 2010*</i>)	530
-Details about ostrich farming schemes (<i>Question No. 1607*</i>)	524
-Details about per day demand of milk in Lahore (<i>Question No. 2631*</i>)	505
-Efficiency of prevention of cruelty to animals department (<i>Question No. 1713*</i>)	532
-Establishment of Veterinary University in Bahawalpur (<i>Question No. 2025*</i>)	534
-Implementation and violation of Punjab Livestock Breeding Act 2014 (<i>Question No. 2377*</i>)	533
-Implementation of the Punjab Livestock (Registration and Control) Ordinance 1979 (<i>Question No. 2376</i>)	519
-Issuance of development funds and under completion projects of Livestock and Dairy Development Department (<i>Question No. 2011*</i>)	538
-Number and area of livestock farms in district Jhang (<i>Question No. 3204*</i>)	537
-Provision of funds to veterinary hospitals of Okara in 2018-19 (<i>Question No. 3080*</i>)	526
-Running projects of public interests by Dairy Development Board (<i>Question No. 2757*</i>)	536
-Shifting of cattle farm from Gujranwala to Hafizabad (<i>Question No. 3074*</i>)	512
-Shifting of Gawala Colony Harbanspura Lahore (<i>Question No. 1625*</i>)	541
-Veterinary hospitals and dispensaries in district Jhang (<i>Question No. 874</i>)	531
-Veterinary hospitals, dispensaries and laboratories in Gujranwala (<i>Question No. 1966*</i>)	

M

MAIMANAT MOHSIN, SYEDA

	PAGE
	NO.
point of order REGARDING-	461
-Demand for protest against India on making discriminatory laws against Muslims	
MANAN KHAN, MR.	
questions REGARDING-	
-Number of cases registered under National Action Plan in Gujranwala division (<i>Question No. 2649*</i>)	681
-Steps taken for control over hateful speeches in Gujranwala division (<i>Question No. 2648*</i>)	678
MANAZAR HUSSAIN RANJHA	
question REGARDING-	
-Incidents of robbery in area of Police Station Muradpur Sialkot (<i>Question No. 1610*</i>)	641
MEHWISH SULTANA, MS.	
ADJOURNMENT MOTION regarding-	
-Suspect about increase in pollution due to establishment of two plants of exploration of Potassium in Chakwal	613
BILL (<i>Discussed upon</i>)-	728
-THE UNIVERSITY OF NORTH PUNJAB, CHAKWAL BILL 2019	697
DISCUSSION On-	
-ANNUAL REPORT OF PUNJAB PUBLIC SERVICE COMMISSION FOR THE YEAR 2017	
MINISTER FOR AGRICULTURE	
- <i>See under Nauman Ahmad Langrial, Malik</i>	
MINISTER FOR FINANCE	
- <i>See under Hashim Jawan Bakht, Makhdoom</i>	
MINISTER FOR HIGHER EDUCATION ADDITIONAL CHARGE OF PUNJAB INFORMATION AND TECHNOLOGY BOARD	
- <i>See under Yasir Humayun, Mr.</i>	
MINISTER FOR LABOUR & HUMAN RESOURCE	
- <i>See under Ansar Majeed Khan Niazi, Mr.</i>	
MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS, SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL, S&GAD & HOME	
- <i>See under Muhammad Basharat Raja, Mr.</i>	
MINISTER FOR LIVESTOCK & DAIRY DEVELOPMENT	
- <i>See under Husnain Bahadar, Sardar</i>	
MINISTER FOR MINES & MINERALS	
- <i>See under Ammar Yasir, Mr.</i>	

	PAGE NO.
MINISTER FOR PRIMARY & SECONDARY HEALTHCARE AND SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION	
-See under Yasmin Rashid, Ms.	
MINISTER FOR SPECIAL EDUCATION	
-See under Muhammad Akhlaq, Mr.	
MINISTER FOR ZAKAT & USHR	
-See under Shoukat Ali Laleka, Mr.	
MOMINA WAHEED, MS.	
questions REGARDING-	540
-Allocated funds for projects for farmers in 2019-20 (<i>Question No. 799</i>)	449
-Details about establishment of new Labour Colony during August 2018 to August 2019 (<i>Question No. 2964*</i>)	783
-Establishment of new Special Education Centres in Multan and Jhelum (<i>Question No. 2959*</i>)	459
-Free medical treatment of industrial workers in Social Security Hospitals (<i>Question No. 784</i>)	706
-Installation of automatic Biometric system in Punjab Forensic Science Agency (<i>Question No. 2842*</i>)	597
-Provision of zakat fund for personal business (<i>Question No. 2967*</i>)	
MOTION for-	
-Suspension of rules for presentation of a resolution	483, 789
MUHAMMAD ABDULLAH WARRAICH, MR.	
ADJOURNMENT MOTION regarding-	
-Closure of Lahore Transport Bus Service	561
 MUHAMMAD AFZAL, MR.	
question REGARDING-	
-Payment of pension or monthly allowance to industrial workers after service (<i>Question No. 2626*</i>)	448
MUHAMMAD AHMAD KHAN, MALIK	
question REGARDING-	
-Schools and hospitals of Labour Department in district Kasur (<i>Question No. 1552*</i>)	438
MUHAMMAD AKHLAQ, MR. (<i>Minister for Special Education</i>)	
Answers to the questions REGARDING-	
-Establishment of new Special Education Centres in Multan and Jhelum (<i>Question No. 2959*</i>)	784
-Institutions of special education in Faisalabad city (<i>Question No. 1038*</i>)	764
-Institutions of special education in Rahim Yar Khan and facilities available	761

	PAGE
	NO.
therein (<i>Question No. 815*</i>)	
-Number of government and private institutions of special education in district Multan (<i>Question No. 1690*</i>)	780
-Number of institutions of special education in district Khushab (<i>Question No. 429</i>)	786
-Number of institutions of special education in district Rahim Yar Khan and grant of scholarships and other facilities therein (<i>Question No. 3419*</i>)	785
-Number of institutions of special education in district Rahim Yar Khan and vacant posts therein (<i>Question No. 2611*</i>)	783
-Number of schools of special education in PP-79, Sargodha, provision of buses and funds therein (<i>Question No. 2394*</i>)	782
-Number of schools of special education in Rajanpur (<i>Question No. 788*</i>)	757
-Vacant posts in Special Education Department Sahiwal (<i>Question No. 1189*</i>)	771
-Schools established for blind children in tehsil Jampur (<i>Question No. 1524*</i>)	777
-Senior officers working under junior officers in Special Education Department in Bahawalpur division (<i>Question No. 1103*</i>)	767
MUHAMMAD ARSHAD MALIK, MR.	
questions REGARDING-	
-Aid package provided to industrial workers in case of accidents (<i>Question No. 1850*</i>)	415
-Details about District Zakat Committee in the province (<i>Question No. 1312*</i>)	583
-Details about funds for starting of healthy calf project (<i>Question No. 2010*</i>)	514
-Distribution of zakat fund in district Sahiwal (<i>Question No. 506</i>)	600
-Function of District Zakat Committees in the province (<i>Question No. 1319*</i>)	588
-Grant of aid to the deserving persons out of Zakat & Ushr fund in district Sahiwal (<i>Question No. 693</i>)	604
-Hospitals and dispensaries of Labour Department in Sahiwal (<i>Question No. 580</i>)	455
-Issuance of development funds and under completion projects of Livestock and Dairy Development Department (<i>Question No. 2011*</i>)	519
-Posting of Judges and staff in Labour Courts in Sahiwal (<i>Question No. 1428*</i>)	401
-Registration of unemployed persons in the province (<i>Question No. 579</i>)	455
MUHAMMAD AYUB KHAN, MR.	
question REGARDING-	
-Hospitals and dispensaries of Labour Department in district Toba Tek Singh (<i>Question No. 1774*</i>)	441
Resolution REGARDING-	796
-Demand for legislation to pay Group Insurance with profit to government	

	PAGE
	NO.
servants on completion of their service	
MUHAMMAD BASHARAT RAJA, MR. (<i>Minister for Law & Parliamentary Affairs, Social Welfare & Bait-ul-Maal, S&GAD & Home</i>)	
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-	
-Attack on Punjab Institute of Cardiology by Advocates	541
-Demand to make marriage bureaus and dowery under the ambit of law	562
-Demand for redressing the problems of children and legislation for it	610
Answers to the questions REGARDING-	638
-Details about ban on kite flying (<i>Question No. 1509*</i>)	659
-Details about buildings of Police Stations in Lahore (<i>Question No. 2096*</i>)	
-Details about installation of CCTV cameras in district Lahore (<i>Question No. 1855*</i>)	646
-Establishment of Child Protection and Welfare Bureau at district level (<i>Question No. 1391*</i>)	635
-Establishment of women desk in each Police Station (<i>Question No. 2095*</i>)	656
-Incidents of Child abuse in Lahore (<i>Question No. 1906*</i>)	650
-Incidents of robbery in area of Police Station Muradpur Sialkot (<i>Question No. 1610*</i>)	642
-Number of Police Stations, and employees posted therein district Sheikhpura (<i>Question No. 1160*</i>)	630
BILL (<i>Discussed upon</i>)-	737
-THE UNIVERSITY OF NORTH PUNJAB, CHAKWAL	543
BILL 2019	727
	726
Call attention Notices REGARDING-	544
-DEATH OF 45 YEAR OLD CITIZEN IN SUNADR (LAHORE)	614
-Escape of murderer of wife from custody of Police in Khushab	
-Injury to shopkeeper by firing of robbers in Shadbagh Lahore	733
-Robbery and murder of shopkeeper in Nawab Toan, Lahore	
DISCUSSION On-	545
-ANNUAL REPORT OF PUNJAB PUBLIC SERVICE COMMISSION FOR THE YEAR 2017	490
point of order REGARDING-	
-DEMAND FOR PROVISION OF SECURITY TO MPA DUE TO LIFE THREATS FROM MURDERERS OF EX MPA SHAMSHAD AHMED KHAN	

	PAGE NO.
report (LAI D IN THE HOUSE) REGARDING-	
-AUDIT REPORT ON THE ACCOUNTS OF EXPENDITURES OF GOVERNMENT OF THE PUNJAB FOR THE AUDIT YEAR 2017-18 (VOL-I AND II)	
Resolution REGARDING-	
-Demand to give status of tehsil to Mamon Kanjan MUHAMMAD LATASUB SATTI, MR.	
Resolution REGARDING-	
-Demand for implementation upon decision of High Court about lifting ban on construction of buildings in Murree	482
MUHAMMAD MOAVIA, MR.	
questions REGARDING-	538
-Activation of Halal Meat Agency (<i>Question No. 3202*</i>)	538
-Number and area of livestock farms in district Jhang (<i>Question No. 3204*</i>)	598
-Transfer of zakat fund to hospitals and audit thereof (<i>Question No. 3218*</i>)	541
-Veterinary hospitals and dispensaries in district Jhang (<i>Question No. 874</i>) MUHAMMAD NADEEM QURESHI, MR. (<i>Parliamentary Secretary for Information & Culture</i>)	
point of order REGARDING-	802
-Anxiety amongst sugarcane farmers due to closure of sugar mills MUHAMMAD SAFDAR SHAKIR, MR.	
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-	
-Attack on Punjab Institute of Cardiology by Advocates	545
-Demand for reconstruction of bridge over canal passing through Zafar Chowk Samundari	736
-Dilapidation of roads from Sumandri to Kamalia and Mamon Kanjan	609
-Suspicion about falling the bridge over drain passing through Mamon Kanjan city	474
Resolution REGARDING-	489
-Demand to give status of tehsil to Mamon Kanjan MUHAMMAD SAQIB KHURSHED, MR.	
question REGARDING-	
-Period of posting of Chairman District Zakat and Ushr Committee	600

	PAGE
	NO.
(Question No. 438)	
MUHAMMAD TAHIR PERVAIZ, MR.	
questions REGARDING-	
-Allocated budget of Police Department in district Faisalabad (Question No. 2435*)	669
-Cases of motorcycle snatching registered in Police Station Chung Lahore in February, 2016 (Question No. 736)	720
-Details about New Born Child Care Centre in Peoples Colony Faisalabad (Question No. 1897*)	443
-Establishment of District Zakat & Ushr Committee in Faisalabad (Question No. 1618*)	595
-Institutions of special education in Faisalabad city (Question No. 1038*)	763
-Number of Police Inspectors recruited through PPSC and their procedure of promotion (Question No. 2434*)	668
MUHAMMAD WAHEED, MALIK	
question REGARDING-	
-Number of employees of Dolphin Squad in Lahore and budget allocated for maintenance of their Motorcycles (Question No. 638)	702
MUHAMMAD WARIS SHAD, MR.	
BILL (Discussed upon)-	
-THE UNIVERSITY OF NORTH PUNJAB, CHAKWAL BILL 2019	722
	786
question REGARDING-	
-Number of institutions of special education in district Khushab (Question No. 429)	
MUMTAZ ALI, MR.	
questions REGARDING-	
-Number of institutions of special education in district Rahim Yar Khan and grant of scholarships and other facilities therein (Question No. 3419*)	785
-Registration of cases in Police Stations of PP-266 Rahim Yar Khan (Question No. 770)	721
MUNAWAR HUSSAIN, RANA	
question REGARDING-	
-Number of schools of special education in PP-79, Sargodha, provision of buses and funds therein (Question No. 2394*)	781
MUSSARAT JAMSHED, MS.	
Resolution REGARDING-	

	PAGE
	NO.
-Demand for start of “Hum Qadam” programme for special persons at district level	487
N	
NAAT-E-RASOOL-E-MAQBOOL (صلی اللہ علیہ وسلم) PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON-	
-24 th December, 2019	400
-26 th December, 2019	498
-27 th December, 2019	582
-30 th December, 2019	628
-31 st December, 2019	756
NASEER AHMAD, MR.	
ADJOURNMENT MOTION regarding-	
-Conspiracy for making federal policy for getting substandard food products passed	611
point of order REGARDING-	
-Demand for control over increasing problems of environmental pollution in big cities	462
NAUMAN AHMAD LANGRIAL, MALIK (Minister for Agriculture)	
Resolution REGARDING-	480
-Demand for withdrawal of increase in prices of fertilizers	
NOTIFICATION of-	
-Prorogation of 17 th session of 17 th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 18 th December, 2019	805

P**PARLIAMENTARY SECRETARY FOR AUQAF & RELIGIOUS AFFAIRS***-Seed under Tamoor Ali Lali, Mr.***PARLIAMENTARY SECRETARY FOR INFORMATION & CULTURE***-See under Muhammad Nadeem Qureshi, Mr.***PARLIAMENTARY SECRETARY FOR LABOUR & HUMAN RESOURCE***-See under Shakeel Shahid, Mr.*

	PAGE
	NO.
points of order REGARDING-	799
-Anxiety amongst sugarcane farmers due to closure of sugar mills	462
-Demand for control over increasing problems of environmental pollution in big cities	556
-Demand for increasing pay of polio workers	461
-Demand for protest against India on making discriminatory laws against Muslims	731
-Demand for provision of security to MPA due to life threats from murderers of Ex MPA Shamshad Ahmed Khan	
Prorogation-	805
-NOTIFICATION OF PROROGATION OF 17TH SESSION OF 17TH PROVINCIAL ASSEMBLY	
of the Punjab commenced on 18 th December, 2019	
	Q
questions REGARDING-	722
HOME DEPARTMENT-	
-Action against culprits under Safe City Project (<i>Question No. 803</i>)	669
-Allocated budget of Police Department in district Faisalabad (<i>Question No. 2435*</i>)	717
-Arrest of accused persons involved in acid throwing (<i>Question No. 718</i>)	676
-Cases of hateful speech registered in Sargodha division in last three years (<i>Question No. 2638*</i>)	720
-Cases of motorcycle snatching registered in Police Station Chung Lahore in February, 2016 (<i>Question No. 736</i>)	716
-Cases registered under National Action Plan in Multan division during last four years (<i>Question No. 716</i>)	710
-Cases registered under National Action Plan in Sahiwal division (<i>Question No. 698</i>)	700
-Completion of building of Rescue 1122 in Fateh Jhang, district Attock (<i>Question No. 627</i>)	637
-Details about ban on kite flying (<i>Question No. 1509*</i>)	659
-Details about buildings of Police Stations in Lahore (<i>Question No. 2096*</i>)	687
-Details about buildings of Rescue 1122 in Bhalwal, Sargodha (<i>Question No. 2734*</i>)	646
-Details about installation of CCTV cameras in district Lahore (<i>Question No. 1855*</i>)	685
-Details about orders issued by Chairperson of Child Protection and Welfare Bureau (<i>Question No. 2699*</i>)	671
-Enforcement of E-Challan system without amendment in Law	

	PAGE
NO.	
of Punjab Safe City Authority (<i>Question No. 2490*</i>)	
-Establishment of Child Protection and Welfare Bureau at district level (<i>Question No. 1391*</i>)	634
-Establishment of women desk in each Police Station (<i>Question No. 2095*</i>)	655
-Incidents of Child abuse in Lahore (<i>Question No. 1906*</i>)	649
-Incidents of robbery in area of Police Station Muradpur Sialkot (<i>Question No. 1610*</i>)	641
-Informations provided to Police under Punjab Information of Temporary Residents Act 2015 (<i>Question No. 722</i>)	719
-Installation of automatic Biometric system in Punjab Forensic Science Agency (<i>Question No. 2842*</i>)	690
-Installation of CCTV Cameras in the province under Punjab Safe City Project (<i>Question No. 2571*</i>)	674
-Insufficient maintenance of building of Police Station Baghbanpura, Lahore (<i>Question No. 2873*</i>)	693
-Number of cases registered under National Action Plan in Gujranwala division (<i>Question No. 2649*</i>)	681
-Number of cases registered under sections 380 and 451 PPC in Police Station Cantt. Gujranwala (<i>Question No. 2525*</i>)	673
-Number of challans by Punjab Safe City Authority in 2018-19 (<i>Question No. 2491*</i>)	672
-Number of employees of Dolphin Squad in Lahore and budget allocated for maintenance of their Motorcycles (<i>Question No. 638</i>)	702
-Number of motor vehicles, ambulances and employees with Rescue 1122 (<i>Question No. 715</i>)	714
-Number of offices and employees of Dolphin Squad in district Lahore (<i>Question No. 703</i>)	711
-Number of Police Complaint Cells in Lahore and In charges thereof (<i>Question No. 624</i>)	698
-Number of Police Inspectors recruited through PPSC and their procedure of promotion (<i>Question No. 2434*</i>)	668
-Number of Police Stations in tehsil Jampur district Rajanpur and employees therein (<i>Question No. 2771*</i>)	688
-Number of Police Stations in tehsil Sadiqabad and employees and registration of case therein (<i>Question No. 690</i>)	706
-Number of Police Stations, and employees posted therein district Sheikhpura (<i>Question No. 1160*</i>)	629
-Procedure of issuance of driving licence in Vehari (<i>Question No. 2235*</i>)	666
-Recruitment in Rescue 1122 in district Rahim Yar Khan (<i>Question No. 2610*</i>)	676
-Recruitment of stenographers in office of Patrolling Police (<i>Question No. 645</i>)	703
-Registration of case of crimes in Police Stations of tehsil Jampur, district Rajanpur since January 2018 (<i>Question No. 684</i>)	705
-Registration of cases in Bahawalpur division under National Action Plan (<i>Question No. 617</i>)	697
-Registration of cases in Police Stations of PP-266 Rahim Yar Khan	721

	PAGE
NO.	
(Question No. 770)	
-Registration of Imams and Ulama under National Action Plan in Sargodha division (Question No. 2659*)	685
-Registration of masjids , madrassas and Ulma-e-Karam under National Action Plan in Sahiwal division (Question No. 2476*)	670
-Registration of religious scholars as Imam in Lahore under National Action Plan (Question No. 721)	718
-Regularization of employees of Punjab Emergency Service (Question No. 1660*)	665
-Registration of Ulama, Masjids and Imam under National Action Plan (Question No. 2640*)	677
-Speed limit on Ferozpur road, Jail road and mall road Lahore (Question No. 1502*)	664
-Steps taken by Government for protection of children from child abuse (Question No. 2788*)	690
-Steps taken for control over hateful speeches in Gujranwala division (Question No. 2648*)	678
-Steps taken for control over hateful speeches under National Action Plan in Sargodha (Question No. 2658*)	684
-Steps taken for eradication of hateful speeches and cases registered in this regard during last three years (Question No. 697)	708
-Vacant posts in Border Military Police in districts Dera Ghazi Khan and Rajanpur (Question No. 2945*)	694
-Vehicles for transportation of prisoners in the province (Question No. 31)	696
LABOUR & HUMAN RESOURCE DEPARTMENT-	
-Aid package provided to industrial workers in case of accidents (Question No. 1850*)	415
-Control over Child Labour in fruit markets in Lahore (Question No. 1597*)	440
-Details about establishment of new Labour Colony during August 2018 to August 2019 (Question No. 2964*)	449
-Details about New Born Child Care Centre in Peoples Colony Faisalabad (Question No. 1897*)	443
-Facilities available in hospitals of Labour Department in Lahore (Question No. 1870*)	431
-Financial aid granted to families of industrial workers in case of death (Question No. 1456*)	437
-Fixation of rate of bricks out of Lahore city (Question No. 3153*)	450
-Free medical treatment of industrial workers in Social Security Hospitals (Question No. 784)	459
-Funds received from Sayyed Engineers Limited Bhai Pheru and Gujranwala in head of welfare of workers by Labour Department (Question No. 3188*)	453
-Hospitals and dispensaries of Labour Department in district Gujranwala (Question No 1182*)	435
-Hospitals and dispensaries of Labour Department in district	441

	PAGE
NO.	
Toba Tek Singh (<i>Question No. 1774*</i>)	
-Hospitals and dispensaries of Labour Department in Lahore (<i>Question No. 1868*</i>)	424
-Hospitals and dispensaries of Labour Department in Sahiwal (<i>Question No. 580</i>)	455
-Implementation of Labour Laws in tehsil Sadiqabad (<i>Question No. 1575*</i>)	410
-Number of Labour Inspectors and punishment to violators of Labour Act (<i>Question No. 1714*</i>)	412
-Payment of pension or monthly allowance to industrial workers after service (<i>Question No. 2626*</i>)	448
-Posting of doctors in Social Security Hospital, Sialkot (<i>Question No. 2260*</i>)	446
-Posting of Judges and staff in Labour Courts in Sahiwal (<i>Question No. 1428*</i>)	401
-Registration and inspection of Petrol Pumps and CNG stations in PP-72 Sargodha (<i>Question No. 2073*</i>)	444
-Registration of unemployed persons in the province (<i>Question No. 579</i>)	455
-Schools and hospitals of Labour Department in district Kasur (<i>Question No. 1552*</i>)	438
-Schools, offices, hospitals and dispensaries of Labour Department in district Rajanpur (<i>Question No. 3172*</i>)	451
-Twelve hour duty time of employees of Security Companies (<i>Question No. 661</i>)	457
LIVESTOCK & DAIRY DEVELOPMENT DEPARTMENT-	538
-Activation of Halal Meat Agency (<i>Question No. 3202*</i>)	540
-Allocated funds for projects for farmers in 2019-20 (<i>Question No. 799</i>)	
-Budget of University of Veterinary and Animal Sciences from 2008 to 2018 (<i>Question No. 1029*</i>)	510
-Categorization of breeding of heads of cattle (<i>Question No. 2886*</i>)	535
-Continuity of "Kata Paal Scheme" and other projects of predecessor Government (<i>Question No. 821</i>)	540
-Control over diseases of animals (<i>Question No. 1028*</i>)	507
-Details about Bahadur Nagar Farm Okara (<i>Question No. 1558*</i>)	502
-Details about dairy farm Noor Sir Balouchan Yazman (<i>Question No. 965*</i>)	499
-Details about funds for starting of healthy calf project (<i>Question No. 2010*</i>)	514
-Details about ostrich farming schemes (<i>Question No. 1607*</i>)	530
-Details about per day demand of milk in Lahore (<i>Question No. 2631*</i>)	524
-Efficiency of prevention of cruelty to animals department (<i>Question No. 1713*</i>)	505
-Establishment of Veterinary University in Bahawalpur (<i>Question No. 2025*</i>)	532
-Implementation and violation of Punjab Livestock Breeding Act 2014 (<i>Question No. 2377*</i>)	534
-Implementation of the Punjab Livestock (Registration and Control)	533

	PAGE
NO.	
Ordinance 1979 (<i>Question No. 2376</i>)	
-Issuance of development funds and under completion projects of Livestock and Dairy Development Department (<i>Question No. 2011*</i>)	519
-Number and area of livestock farms in district Jhang (<i>Question No. 3204*</i>)	538
-Provision of funds to veterinary hospitals of Okara in 2018-19 (<i>Question No. 3080*</i>)	537
-Running projects of public interests by Dairy Development Board (<i>Question No. 2757*</i>)	526
-Shifting of cattle farm from Gujranwala to Hafizabad (<i>Question No. 3074*</i>)	536
-Shifting of Gawala Colony Harbanspura Lahore (<i>Question No. 1625*</i>)	512
-Veterinary hospitals and dispensaries in district Jhang (<i>Question No. 874</i>)	541
-Veterinary hospitals, dispensaries and laboratories in Gujranwala (<i>Question No. 1966*</i>)	531
SPECIAL EDUCATION DEPARTMENT-	
-Establishment of new Special Education Centres in Multan and Jhelum (<i>Question No. 2959*</i>)	783
-Institutions of special education in Faisalabad city (<i>Question No. 1038*</i>)	763
-Institutions of special education in Rahim Yar Khan and facilities available therein (<i>Question No. 815*</i>)	761
-Number of government and private institutions of special education in district Multan (<i>Question No. 1690*</i>)	780
-Number of institutions of special education in district Khushab (<i>Question No. 429</i>)	786
-Number of institutions of special education in district Rahim Yar Khan and grant of scholarships and other facilities therein (<i>Question No. 3419*</i>)	785
-Number of institutions of special education in district Rahim Yar Khan and vacant posts therein (<i>Question No. 2611*</i>)	783
-Number of schools of special education in PP-79, Sargodha, provision of buses and funds therein (<i>Question No. 2394*</i>)	781
-Number of schools of special education in Rajanpur (<i>Question No. 788*</i>)	757
-Vacant posts in Special Education Department Sahiwal (<i>Question No. 1189*</i>)	770
-Schools established for blind children in tehsil Jampur (<i>Question No. 1524*</i>)	776
-Senior officers working under junior officers in Special Education Department in Bahawalpur division (<i>Question No. 1103*</i>)	767
ZAKAT & USHR DEPARTMENT-	
-Allocation of zakat fund for Dowry and Living Allowance for PP-264 district Rahim Yar Khan (<i>Question No. 712</i>)	606
-Details about District Zakat Committee in the province (<i>Question No. 1312*</i>)	583
-Distribution of zakat fund and procedure for posting of Chairman Zakat Committees in the province (<i>Question No. 913</i>)	607
-Distribution of zakat fund in district Sahiwal (<i>Question No. 506</i>)	600
-Distribution of zakat fund in 2018-19 (<i>Question No. 2498*</i>)	596
-Establishment of Provincial Zakat Council and details about	594

	PAGE
NO.	
zakat funds (<i>Question No. 1448*</i>)	
-Establishment of District Zakat & Ushr Committee in Faisalabad (<i>Question No. 1618*</i>)	595
-Formation of new Zakat Committees (<i>Question No. 584</i>)	603
-Function of District Zakat Committees in the province (<i>Question No. 1319*</i>)	588
-Grant of aid to the deserving persons out of Zakat & Ushr fund in district Sahiwal (<i>Question No. 693</i>)	604
-Period of posting of Chairman District Zakat and Ushr Committee (<i>Question No. 438</i>)	600
-Provision of funds to district Zakat & Ushr Committee in Gujranwala division (<i>Question No. 518</i>)	601
-Provision of zakat fund for personal business (<i>Question No. 2967*</i>)	597
-Salaries of staff of Zakat Department (<i>Question No. 1392*</i>)	591
-Transfer of zakat fund to hospitals and audit thereof (<i>Question No. 3218*</i>)	598
-Treatment of patients in Government Hospitals out of zakat fund during 2018-19 (<i>Question No. 720</i>)	607
-Vacant posts of District Zakat officers in the province (<i>Question No 699</i>)	605

R

RABIA NASEEM FAROOQI, MS.

Call attention Notice REGARDING-	543
-DEATH OF 45 YEAR OLD CITIZEN IN SUNADR (LAHORE)	722
	524
questions REGARDING-	431
-Action against culprits under Safe City Project (<i>Question No. 803</i>)	
-Details about per day demand of milk in Lahore (<i>Question No. 2631*</i>)	424
-Facilities available in hospitals of Labour Department in Lahore (<i>Question No. 1870*</i>)	649
-Hospitals and dispensaries of Labour Department in Lahore (<i>Question No. 1868*</i>)	698
-Incidents of Child abuse in Lahore (<i>Question No. 1906*</i>)	526
-Number of Police Complaint Cells in Lahore and In charges thereof (<i>Question No.624</i>)	
-Running projects of public interests by Dairy Development Board (<i>Question No. 2757*</i>)	

RAHEELA NAEEM, MRS.

	PAGE
	NO.
	710
questions REGARDING-	637
-Cases registered under National Action Plan in Sahiwal division (<i>Question No. 698</i>)	719
-Details about ban on kite flying (<i>Question No. 1509*</i>)	670
-Informations provided to Police under Punjab Information of Temporary Residents Act 2015 (<i>Question No. 722</i>)	718
-Registration of masjids , madrassas and Ulma-e-Karam under National Action Plan in Sahiwal division (<i>Question No. 2476*</i>)	708
-Registration of religious scholars as Imam in Lahore under National Action Plan (<i>Question No. 721</i>)	
-Steps taken for eradication of hateful speeches and cases registered in this regard during last three years (<i>Question No. 697</i>)	
RECITATION From the Holy Quran and its translation presented in the House in sessions held on -	399
-24 th December, 2019	497
-26 th December, 2019	581
-27 th December, 2019	627
-30 th December, 2019	755
-31 st December, 2019	
reports (LAI D IN THE HOUSE) REGARDING-	
	545
-AUDIT REPORT ON THE ACCOUNTS OF EXPENDITURES OF GOVERNMENT OF THE PUNJAB FOR THE AUDIT YEAR 2017-18 (VOL-I AND II)	417
-THE UNIVERSITY OF NORTH PUNJAB, CHAKWAL BILL 2019 (BILL NO. 40 OF 2019)	
Resolutions REGARDING-	484
-Demand for construction of toilets for ladies in villages	492
-Demand for establishment of Cardiology Centres at district level	
-Demand for implementation upon decision of High Court about lifting ban on construction of buildings in Murree	482
-Demand for import of milk for infants free of tax & duty	796
-Demand for legislation to pay Group Insurance with profit to government servants on completion of their service	486
-Demand for repaire of fences at sides of motorway	
-Demand for start of "Hum Qadam" programme for special persons at district level	487
-Demand for starting central screening system for filtration of blasphemous material	790
	480
	489

	PAGE NO.
-Demand for withdrawal of increase in prices of fertilizers	
-Demand to give status of tehsil to Mamon Kanjan	
S	
SABEEN GUL KHAN, MS.	
questions REGARDING-	
-Number of government and private institutions of special education in district Multan (<i>Question No. 1690*</i>)	780
-Registration of cases in Bahawalpur division under National Action Plan (<i>Question No. 617</i>)	697
SADIQA SAHIBDAD KHAN, MS.	
MOTION for-	
-SUSPENSION OF RULES FOR PRESENTATION OF A RESOLUTION	483
	484
Resolution REGARDING-	
-Demand for construction of toilets for ladies in villages	
SAJIDA BEGUM, MS.	
Call attention Notice REGARDING-	727
-Escape of murderer of wife from custody of Police in Khushab	
SALMA SAADIA TAIMOOR, MS.	
questions REGARDING-	596
-Distribution of zakat fund in 2018-19 (<i>Question No. 2498*</i>)	534
-Implementation and violation of Punjab Livestock Breeding Act 2014 (<i>Question No. 2377*</i>)	533
-Implementation of the Punjab Livestock (Registration and Control) Ordinance 1979 (<i>Question No. 2376</i>)	607
-Treatment of patients in Government Hospitals out of zakat fund during 2018-19 (<i>Question No. 720</i>)	
SEEMABIA TAHIR, MS.	
question REGARDING-	677
-REGISTRATION OF ULAMA, MASJIDS AND IMAM UNDER NATIONAL ACTION PLAN	486
(<i>QUESTION NO. 2640*</i>)	
Resolution REGARDING-	

	PAGE
NO.	
-Demand for repair of fences at sides of motorway	
SHAHEEN RAZA, MS.	
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-	
-Demand to make marriage bureaus and dowry under the ambit of law	565
-Increase in traffic accidents due to pressure of traffic on GT Road from Lahore to Gujranwala	477
question REGARDING-	
-Shifting of cattle farm from Gujranwala to Hafizabad (<i>Question No. 3074*</i>)	536
SHAHIDA AHMED, MS.	
question REGARDING-	450
-Fixation of rate of bricks out of Lahore city (<i>Question No. 3153*</i>)	
SHAKEEL SHAHID, MR. (<i>Parliamentary Secretary for Labour & Human Resource</i>)	
Answers to the questions REGARDING-	
-Aid package provided to industrial workers in case of accidents (<i>Question No. 1850*</i>)	415
-Facilities available in hospitals of Labour Department in Lahore (<i>Question No. 1870*</i>)	432
-Hospitals and dispensaries of Labour Department in Lahore (<i>Question No. 1868*</i>)	424 410
-Implementation of Labour Laws in tehsil Sadiqabad (<i>Question No. 1575*</i>)	412
-Number of Labour Inspectors and punishment to violators of Labour Act (<i>Question No. 1714*</i>)	402
-Posting of Judges and staff in Labour Courts in Sahiwal (<i>Question No. 1428*</i>)	
SHAMSA ALI, MS.	
ADJOURNMENT MOTION regarding-	
-Demand for redressing the problems of children and legislation for it	610
DISCUSSION On-	
	617
-ANNUAL REPORT OF PUNJAB PUBLIC SERVICE COMMISSION FOR THE YEAR 2017	
SHAZIA ABID, MS.	
questions REGARDING-	
-Number of Police Stations in tehsil Jampur district Rajanpur and employees therein (<i>Question No. 2771*</i>)	688 757
-Number of schools of special education in Rajanpur (<i>Question No. 788*</i>)	705
-Registration of case of crimes in Police Stations of tehsil Jampur, district Rajanpur since January 2018 (<i>Question No. 684</i>)	776
-Schools established for blind children in tehsil Jampur (<i>Question No. 1524*</i>)	

	PAGE
	NO.
-Schools, offices, hospitals and dispensaries of Labour Department in district Rajanpur (<i>Question No. 3172*</i>)	451
SHOUKAT ALI LALEKA, MR. (<i>Minister for Zakat & Ushr</i>)	
Answers to the questions REGARDING-	
-Allocation of zakat fund for Dowry and Living Allowance for PP-264 district Rahim Yar Khan (<i>Question No. 712</i>)	606
-Details about District Zakat Committee in the province (<i>Question No. 1312*</i>)	583
-Distribution of zakat fund and procedure for posting of Chairman Zakat Committees in the province (<i>Question No. 913</i>)	608
-Distribution of zakat fund in district Sahiwal (<i>Question No. 506</i>)	601
-Distribution of zakat fund in 2018-19 (<i>Question No. 2498*</i>)	597
-Establishment of Provincial Zakat Council and details about zakat funds (<i>Question No. 1448*</i>)	594
-Establishment of District Zakat & Ushr Committee in Faisalabad (<i>Question No. 1618*</i>)	596
-Formation of new Zakat Committees (<i>Question No. 584</i>)	603
-Function of District Zakat Committees in the province (<i>Question No. 1319*</i>)	588
-Grant of aid to the deserving persons out of Zakat & Ushr fund in district Sahiwal (<i>Question No. 693</i>)	604
-Period of posting of Chairman District Zakat and Ushr Committee (<i>Question No. 438</i>)	600
-Provision of funds to district Zakat & Ushr Committee in Gujranwala division (<i>Question No. 518</i>)	602
-Provision of zakat fund for personal business (<i>Question No. 2967*</i>)	597
-Salaries of staff of Zakat Department (<i>Question No. 1392*</i>)	592
-Transfer of zakat fund to hospitals and audit thereof (<i>Question No. 3218*</i>)	598
-Treatment of patients in Government Hospitals out of zakat fund during 2018-19 (<i>Question No. 720</i>)	607
-Vacant posts of District Zakat officers in the province (<i>Question No. 699</i>)	605
SOHAIB AHMAD MALIK, MR.	
questions REGARDING-	
-Registration and inspection of Petrol Pumps and CNG stations in PP-72 Sargodha (<i>Question No. 2073*</i>)	444
-Registration of Imams and Ulama under National Action Plan in Sargodha division (<i>Question No. 2659*</i>)	685
-Steps taken for control over hateful speeches under National Action Plan in Sargodha (<i>Question No. 2658*</i>)	684
SPECIAL EDUCATION DEPARTMENT-	
questions REGARDING-	
-Establishment of new Special Education Centres in Multan and Jhelum	783

	PAGE
	NO.
(<i>Question No. 2959*</i>)	763
-Institutions of special education in Faisalabad city (<i>Question No. 1038*</i>)	
-Institutions of special education in Rahim Yar Khan and facilities available therein (<i>Question No. 815*</i>)	761
-Number of government and private institutions of special education in district Multan (<i>Question No. 1690*</i>)	780
-Number of institutions of special education in district Khushab (<i>Question No. 429</i>)	786
-Number of institutions of special education in district Rahim Yar Khan and grant of scholarships and other facilities therein (<i>Question No. 3419*</i>)	785
-Number of institutions of special education in district Rahim Yar Khan and vacant posts therein (<i>Question No. 2611*</i>)	783
-Number of schools of special education in PP-79, Sargodha, provision of buses and funds therein (<i>Question No. 2394*</i>)	781
-Number of schools of special education in Rajanpur (<i>Question No. 788*</i>)	757
-Vacant posts in Special Education Department Sahiwal (<i>Question No. 1189*</i>)	770
-Schools established for blind children in tehsil Jampur (<i>Question No. 1524*</i>)	776
-Senior officers working under junior officers in Special Education Department in Bahawalpur division (<i>Question No. 1103*</i>)	767
SUNBAL MALIK HUSSAIN, MS.	
question REGARDING-	603
-Formation of new Zakat Committees (<i>Question No. 584</i>)	
T	
TAHIA NOON, MS.	
question REGARDING-	535
-Categorization of breeding of heads of cattle (<i>Question No. 2886*</i>)	
TAMoor ALI LALI, MR. (<i>Parliamentary Secretary for Auqaf & Religious Affairs</i>)	
ADJOURNMENT MOTION regarding-	
-Exploitation of farmers by sugar mill owners by closing of sugar crushing season	568
point of order REGARDING-	801
-Anxiety amongst sugarcane farmers due to closure of sugar mills	
U	
UMER TANVEER, MR.	
ADJOURNMENT MOTION regarding-	
-Start of illegal projects under cover of housing in Rawalpindi	

	PAGE
	NO.
	478
USMAN AHMED KHAN BUZDAR, MR. (<i>Chief Minister of Punjab</i>)	
Answers to the questions REGARDING-	
-Action against culprits under Safe City Project (<i>Question No. 803</i>)	
-Allocated budget of Police Department in district Faisalabad (<i>Question No. 2435*</i>)	723
-Arrest of accused persons involved in acid throwing (<i>Question No. 718</i>)	
-Cases of hateful speech registered in Sargodha division in last three years (<i>Question No. 2638*</i>)	
-Cases of motorcycle snatching registered in Police Station Chung Lahore in February, 2016 (<i>Question No. 736</i>)	6704
-Cases registered under National Action Plan in Multan division during last four years (<i>Question No. 716</i>)	717
-Cases registered under National Action Plan in Sahiwal division (<i>Question No. 698</i>)	
-Completion of building of Rescue 1122 in Fateh Jhang, district Attock (<i>Question No. 627</i>)	677
-Details about buildings of Rescue 1122 in Bhalwal, Sargodha (<i>Question No. 2734*</i>)	
-Details about orders issued by Chairperson of Child Protection and Welfare Bureau (<i>Question No. 2699*</i>)	721
-Enforcement of E-Challan system without amendment in Law of Punjab Safe City Authority (<i>Question No. 2490*</i>)	
-Informations provided to Police under Punjab Information of Temporary Residents Act 2015 (<i>Question No. 722</i>)	717
-Installation of automatic Biometric system in Punjab Forensic Science Agency (<i>Question No. 2842*</i>)	
-Installation of CCTV Cameras in the province under Punjab Safe City Project (<i>Question No. 2571*</i>)	710
-Insufficient maintenance of building of Police Station Baghbanpura, Lahore (<i>Question No. 2873*</i>)	
-Number of cases registered under National Action Plan in Gujranwala division (<i>Question No. 2649*</i>)	701
-Number of cases registered under sections 380 and 451 PPC in Police Station Cantt. Gujranwala (<i>Question No. 2525*</i>)	687
-Number of challans by Punjab Safe City Authority in 2018-19 (<i>Question No. 2491*</i>)	
-Number of employees of Dolphin Squad in Lahore and budget allocated for maintenance of their Motorcycles (<i>Question No. 638</i>)	686
-Number of motor vehicles, ambulances and employees with Rescue 1122 (<i>Question No. 715</i>)	
-Number of offices and employees of Dolphin Squad in district Lahore (<i>Question No. 703</i>)	672

	PAGE
NO.	
-Number of Police Complaint Cells in Lahore and In charges thereof (<i>Question No.624</i>)	
-Number of Police Inspectors recruited through PPSC and their procedure of promotion (<i>Question No. 2434*</i>)	720
-Number of Police Stations in tehsil Jampur district Rajanpur and employees therein (<i>Question No. 2771*</i>)	
-Number of Police Stations in tehsil Sadiqabad and employees and registration of case therein (<i>Question No. 690</i>)	691
-Procedure of issuance of driving licence in Vehari (<i>Question No. 2235*</i>)	
-Recruitment in Rescue 1122 in district Rahim Yar Khan (<i>Question No. 2610*</i>)	
-Recruitment of stenographers in office of Patrolling Police (<i>Question No. 645</i>)	
-Registration of case of crimes in Police Stations of tehsil Jampur, district Rajanpur since January 2018 (<i>Question No. 684</i>)	675
-Registration of cases in Bahawalpur division under National Action Plan (<i>Question No. 617</i>)	694
-Registration of cases in Police Stations of PP-266 Rahim Yar Khan (<i>Question No. 770</i>)	682
-Registration of Imams and Ulama under National Action Plan in Sargodha division (<i>Question No. 2659*</i>)	
-Registration of masjids , madrassas and Ulma-e-Karam under National Action Plan in Sahiwal division (<i>Question No. 2476*</i>)	674
-Registration of religious scholars as Imam in Lahore under National Action Plan (<i>Question No. 721</i>)	
-Registration of Ulama, Masjids and Imam under National Action Plan (<i>Question No. 2640*</i>)	673
-Regularization of employees of Punjab Emergency Service (<i>Question No. 1660*</i>)	
-Speed limit on Ferozpur road, Jail road and mall road Lahore (<i>Question No. 1502*</i>)	
-Steps taken by Government for protection of children from child abuse (<i>Question No. 2788*</i>)	702
-Steps taken for control over hateful speeches in Gujranwala division (<i>Question No. 2648*</i>)	714
-Steps taken for control over hateful speeches under National Action Plan in Sargodha (<i>Question No. 2658*</i>)	
-Steps taken for eradication of hateful speeches and cases registered in this regard during last three years (<i>Question No. 697</i>)	712
-Vacant posts in Border Military Police in districts Dera Ghazi Khan and Rajanpur (<i>Question No. 2945*</i>)	
-Vehicles for transportation of prisoners in the province (<i>Question No. 31</i>)	698
	668

	PAGE
	NO.
	689
	707
	667
	677
	704
	705
	697
	722
	685
	671
	718
	677
	666
	664
	690
	679
	684
	708
	695
	696
USMAN MEHMOOD, SYED	
questions REGARDING-	
-Allocation of zakat fund for Dowry and Living Allowance for PP-264 distict Rahim Yar Khan (<i>Question No. 712</i>)	
-Recruitment in Rescue 1122 in district Rahim Yar Khan (<i>Question No. 2610*</i>)	
-Implementation of Labour Laws in tehsil Sadiqabad (<i>Question No. 1575*</i>)	606
-Institutions of special education in Rahim Yar Khan and facilities available therein (<i>Question No. 815*</i>)	676
-Number of institutions of special education in district Rahim Yar Khan and vacant posts therein (<i>Question No. 2611*</i>)	410

	PAGE
	NO.
-Number of Police Stations in tehsil Sadiqabad and employees and registration of case therein (<i>Question No. 690</i>)	761
-Vacant posts in Border Military Police in districts Dera Ghazi Khan and Rajanpur (<i>Question No. 2945*</i>)	783
	706
	694
USWAH AFTAB, MS.	
question REGARDING-	
-Distribution of zakat fund and procedure for posting of Chairman Zakat Committees in the province (<i>Question No. 913</i>)	
	607
UZMA KARDAR, MS.	
Call attention Notice REGARDING-	
-Injury to shopkeeper by firing of robbers in Shadbagh Lahore	
questions REGARDING-	725
-Budget of University of Veterinary and Animal Sciences from 2008 to 2018 (<i>Question No. 1029*</i>)	
-Control over diseases of animals (<i>Question No. 1028*</i>)	510
	507
W	
WASEEM KHAN BADOZAI, NAWABZADA	
question REGARDING-	
-Cases registered under National Action Plan in Multan division during last four years (<i>Question No. 716</i>)	
	716
Y	
YASIR HUMAYUN, MR. (<i>Minister for Higher Education Additional Charge of Punjab Information and Technology Board</i>)	

	PAGE
	NO.
BILL (<i>Discussed upon</i>)-	724
-THE UNIVERSITY OF NORTH PUNJAB, CHAKWAL BILL 2019	
YASMIN RASHID, MS. (<i>Minister for Primary & Secondary Healthcare and Specialized Healthcare & Medical Education</i>)	
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-	
-Death of a child due to expired injection	560
-Non availability of vaccine of rabies in RHC Zafarwal	558
Resolution REGARDING-	795
-Demand for import of milk for infants free of tax & duty	
zero hour notice REGARDING-	573
-Increase in fee of medical and dental colleges by Medical and Dental Council Paksitan	
YASIR ZAFAR SANDHU, MR.	
question REGARDING-	
-Details about buildings of Rescue 1122 in Bhalwal, Sargodha (<i>Question No. 2734*</i>)	687
Z	
ZAINAB UMAIR, MS.	
ADJOURNMENT MOTION regarding-	
-Demand to select legal advisors in Government Departments with approval of Law Department	572
ZAKAT & USHR DEPARTMENT-	
questions REGARDING-	
-Allocation of zakat fund for Dowry and Living Allowance for PP-264 distict Rahim Yar Khan (<i>Question No. 712</i>)	606
-Details about District Zakat Committee in the province (<i>Question No. 1312*</i>)	583
-Distribution of zakat fund and procedure for posting of Chairman Zakat Committees in the province (<i>Question No. 913</i>)	607
-Distribution of zakat fund in district Sahiwal (<i>Question No. 506</i>)	600
-Distribution of zakat fund in 2018-19 (<i>Question No. 2498*</i>)	596
-Establishment of Provincial Zakat Council and details about zakat funds (<i>Question No. 1448*</i>)	594
-Establishment of District Zakat & Ushr Committee in Faisalabad (<i>Question No. 1618*</i>)	595
-Formation of new Zakat Committees (<i>Question No. 584</i>)	603
-Function of District Zakat Committees in the province	588

	PAGE
	NO.
(<i>Question No. 1319*</i>)	
-Grant of aid to the deserving persons out of Zakat & Ushr fund in district Sahiwal (<i>Question No. 693</i>)	604
-Period of posting of Chairman District Zakat and Ushr Committee (<i>Question No. 438</i>)	600
-Provision of funds to district Zakat & Ushr Committee in Gujranwala division (<i>Question No. 518</i>)	601 597
-Provision of zakat fund for personal business (<i>Question No. 2967*</i>)	591
-Salaries of staff of Zakat Department (<i>Question No. 1392*</i>)	
-Transfer of zakat fund to hospitals and audit thereof (<i>Question No. 3218*</i>)	598
-Treatment of patients in Government Hospitals out of zakat fund during 2018-19 (<i>Question No. 720</i>)	607
-Vacant posts of District Zakat officers in the province (<i>Question No 699</i>)	605
zero hour notices REGARDING-	618
-Breakdown of Laser machine in cancer ward of Mayo Hospital Lahore	
-Increase in fee of medical and dental colleges by Medical and Dental Council Paksitan	573